

مَعَ اُرْدُو ترجمہ

اَشَارُ السَّانِي

لِلْعَلَّامَةِ الْاَبْلِ وَالْمُحَرِّثِ الْاَكْمَلِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الْيَمِينِيِّ رَحِمَهُ اللهُ

المتوفى ۱۲۲۲ھ

ترجمہ: اعراب، حاشیہ، تخریج

مُجَلَّد اَشْرَف

فاضل مدرسۃ العلوم گوجرانوالہ و فاق المدارس العربیۃ پاکستان

مِکْتَبِ حَسَنِیَّہ

قذافی روڈ، گرجا کھ، گوجرانوالہ

طبع پنجم جملہ حقوق بحق مترجم محفوظ ہیں

نام کتاب	آثار السنن
مترتب	علامہ محمد بن علی النبیوی المتوفی ۱۳۲۲ھ
اردو ترجمہ، اعراب، تخریج، اردو حاشی : محمد اشرف خاں قرظی، قراۃ العلوم و دفاق المدارس العربیہ پاکستان	
طبع	
طبع اول	محرم الحرام ۱۴۱۲ھ، مطابق جولائی ۱۹۹۱ء
طبع دوم	جمادی الاخریٰ ۱۴۱۲ھ، مطابق دسمبر ۱۹۹۱ء
طبع سوم	رمضان المبارک ۱۴۱۸ھ مطابق جنوری ۱۹۹۸ء
طبع چہارم	صفر المنظر ۱۴۲۵ھ مطابق اپریل ۲۰۰۴ء
طبع پنجم	رمضان المبارک ۱۴۲۸ھ مطابق اکتوبر ۲۰۰۷ء
سرورق	سید المظاہرین سید نفیس رقم مدظلہ
کتابت	شوکت محمود صدیقی، محمد یوسف اعجاز
طالب دناشر	مکتبہ حسینیہ قذافی روڈ گرجا گھر گوجرانوالہ
قیمت	روپے

- ۱۔ مکتبہ حسینیہ، قذافی روڈ، گرجا گھر، گوجرانوالہ
- ۲۔ کتب خانہ رشیدیہ راجہ بازار راولپنڈی
- ۳۔ قدیمی کتب خانہ کراچی
- ۴۔ مکتبہ قاسمیہ اردو بازار لاہور
- ۵۔ مکتبہ سید احمد شہید اردو بازار لاہور
- ۶۔ مدینہ کتب گھر اردو بازار گوجرانوالہ
- ۷۔ مکتبہ حقانیہ ملتان
- ۸۔ کتب خانہ مجیدیہ ملتان
- ۹۔ مکتبہ رشیدیہ سرگئی روڈ کوئٹہ
- ۱۰۔ مکتبہ حقانیہ جنگی بازار پشاور
- ۱۱۔ کتب خانہ صدیقیہ اکوڑہ خٹک

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

عرض حال

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ خَاتَمِ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَأَزْوَاجِهِ
وَاتَّبَاعِهِ أَجْمَعِينَ آمِينَ يَوْمَ الدِّينِ آمَنَّا بَعْدُ

علامہ نعیمی کی آثار السنن کا ترجمہ قارئین کے ہاتھوں میں ہے۔ ترجمہ کے ساتھ اصل نسخہ کے ابواب و صفحات، اعراب اور مختصر اردو حواشی کا متن کام بھی نصرت ایزدی سے مجلہ شریعت کیلکچر کے مدیر نے شریفی کے حوالے سے پیش کیا ہے۔ اس پر زیادہ تر انحصار کیا گیا ہے اور اپنی حواشی کو بہت مختصر آسان اور عام فہم انداز میں تحریر کیا ہے۔ آج کل مولانا عبدالعزیز سالوی محدث گوجرانوالہ کے حواشی اور بعض دیگر کتب سے بھی استفادہ کیا گیا ہے۔ کتب کی قلت اور عدم دستیابی سے کچھ حوالہ جات نزل کے اس لیے شامل اشاعت نہ ہو سکے۔

کتاب مذکور کی تیسری میں بھی میرے مرئی استاد مولانا حافظ عزیز الرحمن غلطی۔ ایم اے۔ ایل ایل بی فاضل مدرسہ نصرت معلوم گوجرانوالہ کی شفقت خاص شامل رہی۔ متن اور ترجمہ حروف و الفاظ کا پڑھ کر اعراب ترجمہ کے سلسلہ میں اپنی عالمانہ رائے سے سرفراز فرماتے ہیں۔ متن اور حوالہ جات کے پروف پڑھنے میں مشفق استاد مولانا عبدالعزیز غلطی فاضل دیوبند ساتھ ہے۔ اور پھر طباعت کے نازک اور اہم مرحلہ پر عبدالستین چوہان گوجرانوالہ کی قیمتی آراء اور رنگ و روغن نے اسے خوب سے خوب تر بنانے میں کافی کام کیا۔

میں ان تمام حضرات کا تہ دل سے مشکور ہوں جنہوں نے اس سلسلہ میں میرے ساتھ کسی قسم کا بھی تعاون کیا ہے۔ اہل علم قارئین اگر کوئی غلطی یا غلط فہمی اس سیاہ کار کی خام کاری کا نتیجہ سمجھتے ہوئے عفو و درگزر سے کام لیں اور قابل اصلاح باتوں سے مطلع فرمائیں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں اصلاح ہو سکے۔ نیز دلی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو جلد معاونین، اس سیاہ کار اور اس کے والدین نیز تمام اساتذہ کرام کی بخشش کا ذریعہ بنائیں اور زیادہ سے زیادہ مسلمانوں کو اس سے استفادہ کا موقع دیں۔

وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللَّهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيبُ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى خَيْرِ خَلْقِهِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَأَصْحَابِهِ
وَأَزْوَاجِهِ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ

نقطہ
محمد شفیع

فاضل مدرسہ العلوم گوجرانوالہ، فاضل مذاق المدارس العسریہ پاکستان
۲۸ ذوالحجہ ۱۴۲۸ھ مطابق ۱۱ جولائی ۱۹۹۱ء

۴
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ابتدائیہ

حائداً ومصلياً

احکام اسلامی کا دوسرا مصدر حدیث ہے۔ حدیث جو کہ نسل انسانی کے لیے آخری رہبر و رہنما
تہمید حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قول و فعل اور آپ کی پسند کا نام ہے۔ درحقیقت احکام
اسلامی کے مصدر اول یعنی قرآن حکیم کی تشریح و توضیح ہے جس سے کلام الہی کا غشاء و مراء متعین ہوتا ہے اور اس کے
مطابق روزمرہ زندگی کو احکام خداوندی کے سانچوں میں ڈھالنا آسان ہو جاتا ہے۔

اہمیت حدیث

حدیث کی اہمیت ہر ذی شعور اور صاحب علم پر واضح ہے۔ عرب جو قرآن کی زبان سے
در صرف واقف و آشنا تھے، بلکہ ان کی مادری زبان عربی ہی تھی اور اپنی زبان دانی، فصاحت
بلاغت نیز قادر الکلام ہونے پر فخر کرتے تھے اور اپنے سوا دیگر اقوام کو عجی کہتے تھے وہ بھی متعدد مقامات پر قرآن کے
مقاصد و مطالب متعین کرنے میں اپنی ناکامی کا اعتراف لیے بارگاہ رسالت میں حاضر ہوتے تھے اور زبان نبوت
سے غشاء خداوندی کا تعین سننے تو ان کے قلوب و اذہان کو اطمینان میسر آتا۔ قرآن حکیم نے تو اس بارے میں اس قدر
دانشگاہ اعلان فرمایا ہے کہ کسی قسم کا تردد باقی نہیں رہتا۔ آپ کی باتیں درحقیقت وحی الہی ہیں۔ سورہ النجم میں ہے۔

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ ۖ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ ۖ

ترجمہ: اور نہ آپ اپنی خواہش نفسانی سے بات بناتے ہیں ان کا ارشاد ذری وحی ہے جو ان پر وحی بھیجی جاتی ہے۔
اللہ تعالیٰ نے زبان نبوت سے جاری ہونے والی تشریح و توضیح کو انتھاری ہی قرار نہیں دیا، بلکہ اسے اپنا کلام
کہا، اسی لیے علماء امت نے وحی کو جلی اور خفی یا مستور اور غیر متلذذ و حصول میں تقسیم کیا۔ گو وحی جلی کو اولیت اور فوقیت
حاصل ہے، مگر جب وحی خفی کا انساب خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہو جائے تو پھر نہ اس کا انکار کیا جاسکتا
ہے اور نہ ہی اس سے صرف نظر اس پر عمل پیرا ہونا ہی اسلام ہے۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

مَنْ يُطِيعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ - الْاٰیٰتِہ

ترجمہ: جس نے رسول کی اطاعت کی تو بلاشبہ اس نے اللہ کی اطاعت کی۔

حدیث کی اہمیت کو مد نظر رکھتے ہوئے امت مسلمہ کے اہل علم حضرات عہد رسالت سے ہی
حفاظت حدیث اس کی حفاظت اور اشاعت میں ہمہ تن کوشش رہے۔ عہد بنی امیہ جو امت مسلمہ کا دشمن ترین
اور سنہری دور ہے اس میں حدیث نبوی کی ترویج و اشاعت کے لیے باقاعدہ شعبہ مقرر کیا گیا جس کی بدولت آج قرآن مجید

کے ساتھ ساتھ سنت رسول بھی حکم و اضافہ، ترمیم و تنسیخ اور تحریف و تضعیف سے پاک امت مسلمہ کے ہاتھوں میں موجود ہے اور متلاشیان حق کی رہنمائی کر رہی ہے۔ اگرچہ عہد عباسیہ میں رطب و یابس اور عجی قیل و قال کو اس میں داخل کرنے کی ناپاک سعی کی گئی، مگر اس کے اصلی خدو خال کو محفوظ کرنے اور انہیں نکھارنے کے لیے علماء اُمت کا ایک گروہ ہر دور میں مصروف عمل رہا، ان کی محنت اور مسلسل جدوجہد نے ایک نسل سے دوسری نسل میں اس کے انتقال کا سلسلہ جاری رکھا اور تاقیامت یہ جاری و ساری رہے گا کیونکہ اسی سے امت مسلمہ کی بقا اور اس کی پہچان وابستہ ہے۔

چنانچہ حدیث کی حفاظت و اشاعت دونوں طرح انجام دی جاتی رہی، زبانی حفظ کرنا اور دوسرے لوگوں تک اسے پہنچانا، یا تحریری طور پر اسے محفوظ کر کے نئی نسل کے حوالے کرنا۔ یہ دونوں کام ہوتے رہے۔ جب پریس کا نظام جدید بنیادوں پر استوار ہو گیا، تو زبانی حفظ کا سلسلہ کمزور پڑ گیا، البتہ کتابی شکل میں حدیث کی اشاعت میں اضافہ ہوا۔

ابتدائی ادوار میں تدوین حدیث کے سلسلہ میں مختلف طرز اختیار کیے گئے جامع، متن، مہند، متدرک، مستخرج وغیرہ عنوانات کے تحت اس کی تحریری حفاظت و اشاعت کو انجام دیا گیا اور اطراف و اکناف عالم میں ان کتب حدیث کی تعلیم و تدریس کا کام جاری رہا۔ مسلمان طلبہ پہلے عربی زبان سے ضروری شناسائی حاصل کرتے اور پھر قرآن و حدیث کا مطالعہ کرتے یہ عمل رفتار کی کمی بیشی کے ساتھ آج تک جاری ہے۔

برصغیر میں حدیث کی خدمت
برصغیر پاک و ہند جو ایک لمبی مدت مسلمان بادشاہوں کے زیرِ نگیں رہا اور عظیم الشان مسلمان حکومتیں یہاں قائم رہیں، لیکن اس کی بدقسمتی کہ اس کے درمیان اور مرکز اسلام جزیرہ عرب کے درمیان براہِ خشکی ایران حائل رہا، اگرچہ یہ خطہ بھی اسلامی سلطنت کا ایک حصہ رہا۔ لیکن اس کی قلبی نفرت اور محبوس فطرت نے اسے زبانِ نبوت سے دور رکھا اور اس کا اثر برصغیر پر بھی پڑا۔ مغرب کی جانب عربی زبان بجا و قیاس کے ساحل تک پہنچی اور آج بھی پوری آب و تاب کے ساتھ موجود ہے، مگر مشرق میں یہ عراق کی سرزمین عبودیت نہ کر سکی، کیونکہ آگے غاتانی اور کسروی سمندر اپنی تمام تر تاریکیوں کے ساتھ سبّ راہ تھا۔ البتہ اس کی کوریصغیر کے علماء نے عربی زبان سے اردو میں ترجمہ کر کے پورا کیا، تاکہ یہاں کے مسلمان باشندے اپنے بے مثل مادی و مَرشہ کے اقوال و افعال اور پسند و ناپسند سے آگاہ ہوں، اپنی زندگی کو قرآن و سنت کے مطابق بنائیں اور سعادتِ دارين حاصل کر سکیں۔

فائل مترجم ایسے ہی امت کے خیر خواہ اور ملت کے درد مند علماء حضرات میں سے موجودہ دور کے ایک نوجوان عالم مولوی محمد اشرف مدرس مدرسہ نصرت العلوم گوجرانوالہ ہیں جنہوں نے سب سے پہلے اہم نسانی کی شہرہ آفاق کتاب "عمل الیوم واللیلہ" کا اردو ترجمہ کیا جس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے شب و روز کے اشغال اور دن رات کے اعمال کا تذکرہ تھا۔ جسے علمی حلقوں میں کافی مقبولیت حاصل ہوئی اور ان کی اس کاوش کو علمی حلقوں میں سراہا گیا۔

آثار السنن احادیث کا یہ مجموعہ علامہ نبویؒ نے مرتب کیا۔ علامہ نبویؒ برصغیر پاک و ہند کے ممتاز علماء میں سے تھے۔ آپ کو علم حدیث سے خاص لگاؤ تھا۔ فقہ حنفی کے پیروکار تھے۔ آپ نے آثار السنن کے نام سے احادیث نبویؐ کا مجموعہ تیار کرنا چاہا، مگر آپ کی زندگی نے وفانہ کی اور اس کے ابتدائی حصے کی اشاعت ہوئی جو کتاب الطہارۃ اور کتاب الصلوٰۃ پر مشتمل ہے اس مجموعہ کی خصوصیت یہ ہے کہ نماز کے ایک ایک عمل پر جس قدر احادیث و آثار میسر آسکتے تھے سب کو یکجا کیا عموماً پہلے دوسرے فرق کی روایات نقل کیں اور آخر میں احناف کی مستدل احادیث و آثار ذکر کیں پھر ان پر اصول حدیث کی روشنی میں نقد و جرح کر کے راجح اور اولیٰ کی نشاندہی کی جس سے عام آدمی اور مولوی پڑھا لکھا شخص بھی واضح فرق محسوس کر لیتا ہے اس کتاب کے مصنف ہونے کے لیے یہ شہادت بھی کافی ہے کہ حضرت شیخ الحدیث رحمہ اللہ تھانویؒ کے مشورے سے مؤلف دوران تالیف اپنے مسودات امام احمد حضرت علامہ محمد انور شاہ کشمیریؒ کے پاس بھیجتے تھے اور انکی اصلاح و اضافہ سے یہ لکھتے تھے کہ اللہ تعالیٰ جو آتش ہو کر تیار ہوئی چنانچہ یہ مجموعہ ایک مفرد مقام کا حامل ہے کاش یکل ہو جاتا تو فقہ حنفی کا سنت نبویؐ کے عین مطابق مواضع و تصانیف کے سورج کی مانند واضح ہوتا۔ اس مجموعہ کی ان خصوصیات کو مد نظر رکھتے ہوئے وفاق المدارس العربیہ پاکستان نے اسے اپنے نصاب تعلیم میں شامل کر لیا ہے۔

ترجمہ کی ضرورت موجودہ دور میں مذہبی تعلیم جس عدم توجہ اور بے اعتنائی کا شکار ہے۔ اس کا نتیجہ علمی انحطاط اور فکری پسینی کی صورت میں ظاہر ہو رہا ہے۔ معمولی سی بحث و تمحیص ہمارے فضلاء کو شک و شبہ میں ڈال دیتی ہے اور اپنے مسک سے اعتماد اٹھ جاتا ہے۔ اس لیے اس ضروری تھا کہ ایسی کتابیں جو احکام اسلامی کے مافہم اور مصدر سے متعلق مواد پر مشتمل ہیں ان کا اردو میں ترجمہ پیش کیا جائے اور طلبہ کی معلومات میں اضافہ کا بندوبست کیا جائے، کیونکہ عربی زبان پر عبور تو کجا اس سے شناسائی بھی مفقود ہو رہی ہے۔ اس بنا پر فائل مترجم نے اس عظیم ذمہ داری کو نبھانے کا بیڑا اٹھایا ہے۔ اللہ رب العزت انہیں کتاب و سنت کی اشاعت و حفاظت میں حصہ لینے کی عزت و توفیق عطا فرمائے۔

خصوصیات فائل مترجم نے آثار السنن کا صرف ترجمہ ہی نہیں کیا، بلکہ اس پر تحقیق و تیسرچ میں ہمہ پہلو توجہ دی، چنانچہ جن اہم امور کو انجام دینے کی کوشش کی گئی۔ ان میں مندرجہ ذیل نمایاں حیثیت کے حامل ہیں عربی زبان کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ حرکات و سکنات کی تبدیلی سے اس کا مفہوم بدل جاتا ہے۔

اعراب پورے جملہ میں اگر ایک حرکت کی بجائے دوسری حرکت پڑھ دی جائے، تو متکلم کے مقصد سے کوسوں

دوری پیدا ہو جاتی ہے۔ اس لیے عربی گرامر سے واقفیت حاصل کرنا انتہائی ضروری اور حرکات و سکنات کا لحاظ کرنا لازمی امر ہے۔ بالخصوص قرآن و حدیث میں اس کا دھیان رکھنا اشد ضروری ہے۔ ورنہ مفہوم بالکل بدل جاتا ہے اور بعض مقامات میں عمداً ایسا کرنے سے گھر لازم آ جاتا ہے۔ فاضل مترجم نے طلبہ اور اساتذہ کی سہولت کے لیے انتہائی عرق ریزی سے مجموعہ آثار السنن کی عبارات کو اعراب سے مزین کیا ہے جو ان کی عربی زبان کی گرامر سے واقفیت اس پر عبور اور محنت قد کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

اردو ترجمہ فاضل مترجم نے ترجمہ میں بھی اساتذہ و طلبہ کی سہولت کو مد نظر رکھا ہے، سادہ، سلیس اور رائج لائق اردو اصطلاحات کو ترجمہ میں لاکر اسے اس قدر عام فہم بنا دیا ہے کہ اردو زبان سے معمولی شناسائی رکھنے والا قاری بھی اس سے پوری طرح مستفید ہو سکتا ہے۔ گرامر کا پورا خیال رکھا گیا ہے اور با محاورہ ترجمہ میں بھی الفاظ کی انفرادی حیثیت کو نظر انداز نہیں کیا گیا۔

تحقیق فاضل مترجم نے اس کتاب کو ایک علمی شاہکار بنانے میں جس چیز کا اضافہ کیا ہے وہ تحقیق و ریسرچ ہے عام مترجم صرف ترجمہ پر اکتفا کرتے ہیں مگر موصوف نے ترجمہ کے ساتھ ساتھ حواشی کی صورت میں آثار و احادیث کی اسناد اور متن پر کہیں تائیداً اور کسی مقام پر تنقیدی پہلو سے بحث کی ہے اور اس میں اصل کتابوں کی ورق گردانی کر کے پورے یقین اور وثوق کے بعد اسے قارئین کے ہدیہ نظر کیا ہے نیز مشکل مقامات کی تسہیل اور اختلافی عبارات پر تطبیق کا انتہائی کٹھن کام انجام دے کر اسے اس قدر آسان کر دیا ہے کہ اس کے مطالعہ سے عوام الناس بھی استفادہ کر سکتے ہیں۔

اعتراف حقیقت مولانا موصوف نے احقر کو اس کتاب کا ابتدائیہ لکھنے کا حکم دیا تو میں نے محذرت کرنے کا پختہ ارادہ کر لیا تھا، کیونکہ کتاب کے شایان شان ابتدائیہ لکھنا میرے بس کی بات ہے اور نہ ہی مجھے اس کا تجربہ ہے مگر ان کے ساتھ برادرانہ تعلقات اور ان کے غلوں کی وجہ سے ان کے اعتماد کو ٹھیس پہنچانا بھی مجھے اچھا نہ لگا۔ اس لیے جو کچھ مجھ میں آیا، سپرد قلم کر دیا۔ لیکن حقیقی بات یہ ہے کہ کتاب پڑھنے کے بعد آپ خود اندازہ لگا سکیں گے کہ میرے الفاظ اس کی خوبیوں اور کمالات کو تعبیر کرنے سے قاصر ہیں۔

آخر میں بارگاہ رب العزیز میں التجا ہے کہ وہ فاضل مترجم کو کتاب و سنت کی خدمت کی مزید توفیق بخشے اور ان سے اپنے خاص لطف و کرم کا معاملہ فرمائے۔ (آمین) این دُعا از من و از جملہ جہاں آمین باد

مؤلف آثار السنن کا مختصر سوانحی خاکہ

نام و نسب محمد بن سحان علی، آپ کا سلسلہ نسب علیہ السلام اول امیر المؤمنین حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے جانتا ہے اور آپ کے والد ماجد سحان علی صدیقی کہلاتے تھے۔

ابو الحیجر

کنیت

ظہیر احسن

عرفی نام
مخلص

چونکہ آپ شعری ذوق بھی رکھتے تھے اور علم عروض و قوافی میں آپ سند کا درجہ رکھتے تھے۔ آپ کے کلام کا ایک مجموعہ شتوی سوز و گداز کے نام سے شائع ہوا۔ آپ کا تخلص شوق نبوی تھا۔ آپ کا وطن مالوف بستی نبی ہے جو بھارت میں صوبہ یوپی کے مشہور شہر عظیم آباد کے مضافات میں مشرقی جانب چاریل کے قصبے پر واقع ہے، لیکن آپ کی ولادت صوبہ بہار کے ایک شہر صالح پور میں ہوئی، جہاں آپ کی خالہ رہائش پذیر تھیں۔

مولد و مکن

تاریخ و سنہ ولادت آپ بروز بدھ مورخہ ۱۴ جمادی الاول ۱۳۸۸ھ میں پیدا ہوئے۔

خاندانی پس منظر آپ عظیم آباد کے ایک مشہور علمی گھرانے سے تعلق رکھتے تھے۔ آپ کے والد ماجد نہ صرف اور ابتدائی حالات علوم ظاہری میں کمال رکھتے تھے، بلکہ علوم باطنی اور روحانی کمالات کی بنا پر وہ ایک ولی کامل اور عارف باللہ ہستی کی حیثیت سے علاقہ بھر میں معروف تھے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم گھر پر حاصل کی اور اس کے بعد اس دور کے ممتاز علماء کرام سے درسی علوم کی تکمیل کی برصغیر کے نامور علماء اور محدث حضرت حافظ محمد عبداللہ غازی پوری، حضرت علامہ عبدالحی لکھنوی، قطب زمان حضرت مولانا شاہ محمد فضل الرحمن مراد آبادی وغیرہم آپ کے اساتذہ و مشائخ ہیں۔ آپ نے روحانی علوم کی تکمیل کے لیے حضرت شاہ محمد فضل الرحمن مراد آبادی کے دستِ حق پرست پر بیعت کی اور اس دور کے قطب زمان سے وابستہ ہو کر آپ علوم ظاہر و

باطن میں یگانہ روزگار بن گئے۔

ازدواجی زندگی آپ نے دوشادیاں کیں۔ آپ کا ایک بیٹا محمد عبدالسلام نوجوانی کی حالت میں اللہ کو پیارا ہو گیا اور دوسرا بیٹا مولانا عبدالرشید علوم دینیہ کا ایک مستند اور ممتاز عالم ہوا۔ جس نے آپ کے حالات زندگی قلمبند کیے اور آپ کی تصنیفات و تالیفات کو شائع کر کے آپ کے علمی جواہر پاروں سے خواص و عوام کو مستفید ہونے کا موقع فراہم کیا۔

تالیفات و تصنیفات آپ اہم عظیم البصیرۃ کے پیروکار تھے اور اس خاص تعلق کی بنا پر آپ نے احادیث کو جمع کر کے مسک حنفی کی مؤیدات کی ترجیح و توضیح میں گر القدر کارنامہ انجام دیا۔ اس سلسلہ میں آپ کی شہرہ آفاق تصنیف آثار السنن ہے۔ جس کا ترجمہ پیش کیا جا رہا ہے۔ آپ کی دیگر مشہور تصنیفات یہ ہیں۔

- ۱۔ جبل المتین فی الاختصار بآئین عربی
- ۲۔ جلاء العین فی ترک رفع الیدین
- ۳۔ وسیلۃ العقبی فی احوال المرضی والموتی فارسی
- ۴۔ لامع الانوار
- ۵۔ اوشحۃ الجید فی بیان التقلید
- ۶۔ ازاخۃ الاغلاط
- ۷۔ مثنوی سوز و گداز

وفات حسرت علوم ظاہری و باطنی کا یہ آفتاب مورخہ ۷ رمضان المبارک ۱۳۲۲ھ کو بروز جمعہ بوقت آیات خطبہ مسنونہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے غروب ہو گیا اور اس دار فانی سے کوچ کر کے دار بقائیں سکونت پذیر ہو گیا۔ اللہم اغفرہ وارحمہ واکرم نزله

حافظ عزیز الرحمن

سابق مدرس مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ۔ حال ریچ ایم سی ٹیکسلا

فہرست مضامین آثار السنن مترجم

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۵۴	باب کفہ کے برتنوں کے بارہ میں		کتاب الطہارۃ
۵۵	باب بیت الخلاء کے آداب کے بارہ میں	۱۹	باب پانیوں کے احکام
۶۰	باب جو روایات کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کے بارہ میں ہیں		البواب النجاسات
۶۱	باب جو روایات جمع کیے ہوئے پیشاب کے بارہ میں وارد ہوئی ہیں	۲۵	باب بلی کے پس خوردہ کے احکام میں
۶۲	باب غسل واجب کرنے والی چیزوں میں	۲۸	باب کتے کے پس خوردہ میں
۶۷	باب غسل کے طریقہ میں	۳۰	باب مٹی کے ناپاک ہونے کا بیان
۷۱	باب جنی کا حکم	۳۶	باب وہ روایات جو اس کے برعکس ہیں
۷۴	باب حیض کے بیان میں	۳۷	باب مٹی کھرچنے کے بیان میں
۷۶	باب استحاضہ کے بیان میں	۳۹	باب ندی کے بارہ میں جو حکم ہے
۷۸	وضو کے ابواب	۴۱	باب پیشاب کے بارہ میں جو حکم آیا ہے
"	باب سواک کا بیان	۴۲	باب بچہ کے پیشاب کے متعلق احادیث
۸۲	باب وضو کے وقت بسم اللہ پڑھنا	۴۶	باب ملال گوشت والے جانوروں کے پیشاب کے بارہ میں
۸۳	باب جو روایات طریقہ وضو کے بارہ میں ہیں	۴۷	باب لید کی نجاست میں
۸۴	باب مضضہ اور اشتقاق اکٹھا کرنا		باب جس میں پسینہ والا خون نہ ہو اس کے
۸۵	باب مضضہ اور اشتقاق علیحدہ علیحدہ کرنا	۴۸	مرنے سے پانی وغیرہ ناپاک نہیں ہوتا
۸۶	باب جس سے مضضہ اور اشتقاق علیحدہ علیحدہ کرنا سمجھا جاتا ہے	"	باب حیض کے خون کی نجاست میں
۸۸	باب دائرہ کے غلال میں	۴۹	باب جو تے پر لگنے والی گندگی کا بیان
۸۹	باب انگلیوں کے غلال میں	۵۰	باب جو روایات عورت کے پس ماندہ
۹۰	باب کانوں کے مسح میں		(بچے ہوئے، پانی کے بارہ میں ہیں)
۹۱	باب وضو میں دائیں طرف سے ابتداء کرنا		باب جو روایات وباغت کے مطہر
۹۱	باب وضو سے فارغ ہو کر کیا دعا پڑھے	۵۲	ہونے کے بارہ میں ہیں -

۱۶۱	باب اذان سنتے وقت کیا کہے	۹۲	باب سوزدوں پر مسح کرنا
۱۶۳	باب اذان کے بعد کیا دعا پڑھے	۹۶	البواب وضوء توڑنے والی چیزوں میں
۱۶۴	باب جو روایات طلوع فجر سے پہلے اذان فجر کے بارہ میں آئی ہیں	"	باب دلوں راستوں سے کسی ایک سے کوئی چیز نکلنے پر وضوء
۱۶۹	باب جو روایات مسافر کی اذان کے بارہ میں آئی ہیں	۹۸	باب جو حدیث نیند کے بارہ میں ہیں
	باب گھر میں نماز پڑھنے والے کے لیے	۱۰۰	باب خون (نکلنے) سے وضوء
۱۷۰	{ اذان چھوڑ دینے کے جوازیں	۱۰۱	باب قے سے وضوء
۱۷۱	باب قبلہ کی طرف منہ کرنا	۱۰۲	باب ہنسنے سے وضوء
۱۷۳	باب غازی کا سترہ	۱۰۳	باب عضو تناسل کے چھوٹنے سے وضوء
۱۸۰	باب مسجدوں کے بارہ میں	۱۰۴	باب آگ سے بچی ہوئی چیز سے وضوء
۱۸۵	باب عورتوں کا مسجدوں میں جانا	۱۱۰	باب عورت کے چھوٹنے سے وضوء
	البواب نماز کا طریقہ	۱۱۳	باب تیمم
۱۹۰	باب تکبیر سے نماز شروع کرنا	۱۱۹	کتاب الصلوة
۱۹۱	{ باب تکبیر تحریر کے وقت ہاتھ اٹھانا	"	باب ادقات میں
	اور ہاتھ اٹھانے کے مقام	۱۲۵	جو روایات وقت ظہر کے بارہ میں آئی ہیں
۱۹۴	باب دایاں ہاتھ بائیں پر رکھنا	۱۲۹	جو روایات وقت عصر کے بارہ میں آئی ہیں
۱۹۶	باب ہاتھوں کو سینے پر رکھنا	۱۳۱	جو روایات نماز مغرب کے بارہ میں آئی ہیں
۱۹۹	باب ہاتھوں کو ناف کے اوپر رکھنے کے بارہ میں	۱۳۲	جو روایات عشاء کے بارہ میں آئی ہیں
۲۰۱	باب ہاتھوں کو ناف کے نیچے رکھنا	۱۳۵	جو روایات منہ اندھیرے (نماز پڑھنے) کے بارہ میں آئی ہیں
۲۰۲	باب تکبیر تحریر کے بعد کیا دعا پڑھے	۱۳۷	جو روایات روشنی میں نماز پڑھنے کے بارہ میں آئی ہیں
۲۰۷	باب تَعُوْذ اور بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھنا	۱۴۳	اذان کے ابواب
۲۱۱	باب سورۃ فاتحہ پڑھنے کے بارہ میں	"	باب اذان کی ابتداء میں
۲۱۴	باب اہم کے پیچھے پڑھنے کے بارہ میں	۱۴۵	باب جو روایات ترجیع کے بارہ میں آئی ہیں
۲۲۳	باب اہم کے پیچھے جبری نمازوں میں قراۃ نہ کرنا	۱۴۸	باب جو روایات علم ترجیع کے بارہ میں آئی ہیں
۲۲۵	باب تمام نمازوں میں اہم کے پیچھے قراۃ نہ کرنا	۱۵۱	باب اقامت کو اکبر کہنے کے بارہ میں
۲۳۰	باب اہم کا آمین کہنا	۱۵۲	باب دو، دو بار اقامت کہنے کے بارہ میں
۲۳۲	باب اوپری آواز سے آمین کہنا	۱۵۸	باب الصلوة خیر من النّوحر کے بارہ میں
۲۳۵	باب آمین اوپری نہ کہنا	۱۶۰	باب چہرے کو دائیں بائیں پھرنے کے بارہ میں

۲۷۷	باب دوسری رکعت کو قمرۃ سے شروع کرنا	۲۳۹	باب پہلی دو رکعتوں میں فاتحہ کے بعد سورۃ پڑھنا
۲۷۸	باب جو روایات تورک کے بارہ میں آئی ہیں	۲۴۱	باب رکوع جاتے اور رکوع سے سراٹھاتے وقت ہاتھ اٹھانے
۲۷۹	باب تورک نہ کرنے کے بارہ میں جو روایات آئی ہیں	۲۴۲	باب جس روایت سے استدلال کیا گیا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع میں ہاتھ اٹھانے پر ہیشگی کی ہے۔ جب تک کہ آپ زندہ رہے۔
۲۸۱	باب جو روایات تشہد کے بارہ میں آئی ہیں	۲۴۳	باب دو رکعتوں سے اٹھتے وقت ہاتھ اٹھانا
۲۸۳	باب شہادت کی انکلی سے اشارہ کرنا	۲۴۴	باب سجدہ کے وقت ہاتھ اٹھانا
۲۸۶	باب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود	۲۴۷	باب تکبیر تحریر کے علاوہ رفع یدین نہ کرنا
۲۸۹	باب جو روایات سلام پھیرنے کے بارہ میں ہیں	۲۵۰	باب رکوع سجدہ اور اٹھتے وقت تکبیر (کہنا)
۲۹۰	اسلام کے بعد (مقتدیوں کی طرف) پھرنا	۲۵۳	باب رکوع کی حالتیں
۲۹۱	باب نماز کے بعد ذکر	۲۵۵	باب رکوع اور سجدہ میں اعتدال
۲۹۵	باب جو روایات فرض نماز کے بعد دعل کے بارہ میں ہیں	۲۵۹	باب رکوع اور سجدہ میں کیا کیا جائے
۲۹۶	باب دعائیں ہاتھ اٹھانا	۲۶۱	باب جب رکوع سے سراٹھائے تو کیا کہے
۲۹۷	باب جماعت نماز کے بارہ میں	۲۶۳	باب سجدہ کے لیے جھکتے وقت گھٹنوں سے پہلے ہاتھ رکھنا۔
۳۰۲	باب عذر کی وجہ سے جماعت چھوڑنا	۲۶۴	باب سجدہ کے لیے جھکتے وقت ہاتھوں سے پہلے گھٹنے رکھنا۔
۳۰۴	باب صفوں کو سیدھا کرنا	۲۶۵	باب سجدہ کی کیفیات
۳۰۷	باب پہلی صف کو پورا کرنا	۲۶۸	باب سجدے کی طرح بیٹھنے کی ممانعت
"	باب امام اور مقتدی کے کھڑا ہونے کی جگہ	۲۶۹	باب دو سجدوں کے درمیان ایڑھیوں پر بیٹھنا
۳۱۰	باب امام کا دو آدمیوں کے درمیان کھڑے ہو کر نماز پڑھنا	۲۷۰	باب دو سجدوں کے درمیان بایاں پاؤں پھیلا کر اس پر بیٹھنا اور ایڑھیوں پر نہ بیٹھنا
۳۱۱	باب امامت کا زیادہ مقدار کون ہے؟	۲۷۱	باب دو سجدوں کے درمیان جو دعا پڑھی جائے
۳۱۲	باب عورتوں کی امامت	۲۷۲	باب پہلی اور تیسری رکعت میں دو سجدوں کے درمیان جلسہ استراحت
۳۱۴	باب اندھے کی امامت	۲۷۳	باب جلسہ استراحت نہ کرنا
۳۱۵	باب غلام کی امامت		
۳۱۷	باب جو روایات بیٹھنے والے کی امامت کے بارہ میں ہیں		
۳۲۱	باب فرض پڑھنے والے کی نماز نفل پڑھنے والے کے پیچھے		
۳۲۳	باب وضو کرتے والے کی نماز نیم کھانے والے کے پیچھے		
۳۲۴	باب مسجد میں دوبارہ جماعت کے کردہ ہونے پر جس روایت سے استدلال کیا گیا ہے۔		

۳۵۶	باب مقتدی پر (نماز میں امام کی) کتنی پیردی ضروری ہے	۳۲۴	باب مسجد میں دوبارہ جماعت کے جوازیں جو روایات ہیں
۳۵۸	البواب نماز و قنوت	۳۲۶	باب صفت کے پیچھے ایسے شخص کی نماز
"	باب جن روایات سے نماز وتر کے واجب ہونے پر استدلال کیا گیا ہے۔	۳۲۸	البواب جو چیزیں میں نفاق میں خلجائیں ہیں اور جو جائز ہیں۔
۳۶۲	باب وتر پانچ رکعت ہیں یا اس سے زیادہ	۳۲۸	باب نماز میں مٹی برابر کر کے اور سنگریاں چھونے کی ممانعت
۳۶۴	باب ایک رکعت وتر	۳۲۹	باب پہلو پر ہاتھ رکھنے کی ممانعت
۳۶۴	باب تین رکعت وتر	۳۳۰	باب نماز میں دائیں، بائیں گردن موڑنے کی ممانعت
۳۸۴	باب جس نے کہا کہ وتر تین رکعت ہیں لیکن وہ ایک تشہد سے پڑھے جائیں۔	۳۳۱	باب نماز میں سانپ اور بچھو مارنا
۳۸۶	باب وتر میں قنوت	۳۳۲	باب نماز میں اسدل کی ممانعت
۳۸۶	باب رکوع سے پہلے وتر کا قنوت	"	باب جو شخص نماز پڑھے اور اس کا سر گوندھا ہو
۳۹۰	باب قنوت وتر کے وقت ہاتھ اٹھانا	۳۳۳	باب تسبیح کہنا اور تالی بیکار رہا تھ
۳۹۱	باب نماز فجر میں قنوت	۳۳۳	کی پشت پر دوسرا ہاتھ مارنا
۳۹۲	باب فجر کی نماز میں قنوت نہ پڑھنا	۳۳۶	باب نماز میں باتیں کرنے کی ممانعت
۴۰۱	باب ایک رات میں دو بار نہیں	۳۴۰	باب ان احادیث میں جن سے استدلال کیا گیا کہ بھول کر کلام کرنا اور ایسے شخص کا کلام کرنا جو یہ خیال کرتا ہے کہ نماز پوری ہو چکی ہے، نماز کو باطل نہیں کرتا۔
۴۰۴	باب وتر کے بعد دو رکعت	۳۴۲	باب جن روایات سے نماز میں اشارہ سے سلام کا جواب دینے پر استدلال کیا گیا ہے۔
۴۰۶	باب پانچ نمازوں کے لیے نفل	۳۴۶	باب جن روایات سے نماز میں اشارہ سے سلام کا جواب دینے کی غرض سے پڑھنے پر استدلال کیا گیا ہے
۴۱۳	باب وہ روایات جن سے دن کی چار سنتوں کے درمیان سلام کے ساتھ فاصلہ پر استدلال کیا گیا ہے	۳۴۶	باب امام کو قلم درنا
۴۱۴	باب مغرب سے پہلے نفل	۳۴۸	باب نماز میں بے وضو ہونا
۴۱۶	باب جس نے مغرب سے پہلے نفل پڑھنے کا انکار کیا ہے	۳۵۰	باب نماز میں پیشاب، پاخانہ روکنے کے بارہ میں
۴۱۸	باب نماز عصر کے بعد نفل	۳۵۲	باب کھانے کی موجودگی میں نماز
۴۲۰	باب نماز عصر اور فجر کے بعد نفل ادا کرنے کی کراہیت		الجزء الثانی
۴۲۲	باب طلوع فجر کے بعد فجر کی دو سنتوں کے علاوہ نفل پڑھنے کی کراہیت۔		باب امام کو کیا لازم ہے ؟
۴۲۵	باب فجر کی سنتوں کی تاکید		
۴۲۶	باب فجر کی سنتوں کی تخفیف میں		

۴۸۶	باب مریض کی نماز	۴۲۷	باب جب مؤذن اقامت شروع کر دے { تو فجر کی سنتوں کا مکروہ ہونا
۴۸۷	باب تلاوت کے بعد		
۴۹۱	ابواب مسافر کی نصاب		
"	باب سفر میں قصر	۴۳۱	باب جس نے یہ کہا کہ جب امام فرض پڑھانے میں مشغول ہو تو فجر کی سنتیں مسجد کے باہر یا گونے میں یا ستون کے پیچھے پڑھ لی جائیں جب یہ امید ہو کہ فرض کی ایک رکعت پالے گا
۴۹۶	باب جس نے قصر کی مسافت کو چار منزل کے ساتھ اندازہ کیا ہے۔		
۴۹۸	باب جن روایات میں قصر کی مسافت تین دن ہونے پر استدلال کیا گیا ہے۔	۴۳۷	باب سورج کے طلوع ہونے سے پہلے فجر کی سنتوں کی قضا
۵۰۰	باب جب (شہر کے) گھروں سے جدا ہو جائے (تو) قصر کرنا	۴۳۹	باب سورج کے طلوع ہونے سے پہلے فجر کی سنتیں مکروہ ہونا۔
۵۰۱	باب وہ مسافر جو (کسی جگہ) ٹھہرنے کا ارادہ نہ کرے وہ قصر کرے اگرچہ اس کا ٹھہرنا لمبا ہو جائے اور لشکر جو برسرِ پیکار دشمن کے ملک میں داخل ہو تو وہ بھی (قصر کرے) اگرچہ لشکر ٹھہرنے کا ارادہ بھی کرے۔	۴۴۳	باب فجر کی دو رکعتوں کی فرض نماز کے ساتھ قضاء
		۴۴۶	باب مکہ میں ہر وقت نماز جائز ہونا
		۴۴۸	باب مکروہ اوقات میں کو کریم میں نماز کی کراہت
		۴۴۹	باب جماعت کی وجہ سے فرض نماز ٹوٹنا
		۴۵۳	باب نماز چاشت
		۴۵۷	باب صلوة التیمم
۵۰۳	باب اس شخص کا وجہ یہ کہتا ہے کہ مسافر چار دن کی نیت کے ساتھ مقیم ہو جاتا ہے۔	۴۶۰	ابواب تراویح
۵۰۵	باب جس شخص نے کہا کہ مسافر پندرہ دن کی نیت سے مقیم ہو جاتا ہے۔	"	باب تراویح کی فضیلت
۵۰۷	باب مسافر کا مقیم کو نماز پڑھانا۔	۴۶۱	باب تراویح کی جماعت میں
"	باب مقیم کا مسافر کو نماز پڑھانا	۴۶۷	باب آٹھ رکعات تراویح
۵۰۸	باب عرفات میں ظہر اور عصر کو ظہر کے وقت میں جمع کرنا	۴۷۱	باب آٹھ رکعات سے زیادہ تراویح میں
۵۱۰	باب مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کو عصر کے وقت کے کے وقت اکٹھا پڑھنا	۴۷۲	باب بیس رکعات تراویح میں
۵۱۱	باب سفر میں جمع تقدیم (دو نمازوں کو پہلی نماز کے وقت اکٹھا پڑھنا)	۴۷۶	باب فوت شدہ نمازوں کی قضاء
		۴۷۸	ابواب سجدة سهو
		"	باب سلام سے پہلے سجدہ سهو
		۴۸۰	باب سلام کے بعد سجدہ سهو
			باب سلام پھیرنے کے بعد سهو
۵۱۵	باب جو روایات سفر میں دو نمازوں کو پہلے وقت میں اکٹھا پڑھنے کے ترک پر دلالت کرتی ہے۔	۴۸۳	باب دو سجدہ کرے پھر سلام پھیرے

۵۶۳	باب (لوگوں کو) جدا کر کے اور بھانڈے کی ممانعت	۵۱۶	باب سفر میں دو نمازوں کے درمیان جمع تاخیر
۵۶۵	باب جمعہ کی نماز سے پہلے اور اس کے بعد سنتیں	۵۱۹	باب جو روایات اس پر دلالت کرتی ہیں کہ سفر میں دو نمازوں کو اکٹھا پڑھنا جمع صوری تھا۔
۵۶۹	باب خطبہ میں	۵۲۴	باب حضر (اپنے شہر جس میں مقیم ہو) میں { دو نمازوں کو جمع کرنا۔
۵۷۳	باب منبر پر ہاتھ اٹھانے کی کراہت	۵۲۵	باب حضر میں دو نمازوں کو اکٹھا پڑھنے کی ممانعت
۵۷۴	باب امام کے خطبہ کے دوران نفل پڑھنا	۵۲۷	جمعتہ کے ابواب
۵۷۵	باب خطبہ کے دوران کلام اور نماز کی ممانعت	"	باب جمعہ کے دن کی فضیلت
۵۷۸	باب جمعہ کی نماز میں کیا پڑھا جائے	۵۳۳	باب جس شخص پر جمعہ واجب ہے اس کے جمعہ چھوڑنے پر سختی
۵۸۱	الابواب عیدین کی نماز	۵۳۴	باب غلام، عودوں، بچوں اور بیمار پر جمعہ واجب نہ ہونا
"	باب عید کے دن زینت حاصل کرنا	۵۳۵	باب جمعہ مسافر پر واجب نہیں
۵۸۲	باب عید الفطر کے دن (عید گاہ میں) جانے سے پہلے اور عید الاضحیٰ کے دن نماز (عید) کے بعد کھانا کھانا مستحب ہے۔	"	باب جو شخص شہر سے باہر ہو اس پر جمعہ واجب نہ ہونا
۵۸۳	باب نماز عید کے لیے صحر (کھلی جگہ) عید گاہ کی طرف نکلتا	۵۳۸	باب دیہات میں جمعہ قائم کرنا
۵۸۵	باب عید کی وجہ سے مسجد میں عید کی نماز پڑھنا	۵۴۳	باب جمعہ صرف بڑے شہر میں ہے
۵۸۶	باب دیہات میں عیدین کی نماز	۵۴۵	باب جمعہ کے لیے غسل
۵۸۷	باب دیہات میں عید کی نماز نہیں	۵۴۹	باب جمعہ کے لیے مسواک کرنا
۵۸۸	باب اذان، ہنادی اور اقامت کے بغیر عید کی نماز	۵۵۰	باب جمعہ کے دن زینت اختیار کرنا اور خوشبو لگانا
۵۸۹	باب خطبہ سے پہلے عیدین کی نماز	۵۵۲	باب جمعہ کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کی فضیلت
۵۹۱	باب عیدین کی نماز میں کیا پڑھا جائے	۵۵۳	باب گنیمت جس نے زوال سے پہلے جمعہ پڑھنے کی اجازت دی ہے۔
۵۹۳	باب بارہ بیکمروں کے ساتھ عیدین کی نماز	۵۵۷	باب زوال کے بعد جمعہ پڑھنا
۵۹۶	باب عیدین کی نماز چھ زائد بیکمروں کے ساتھ	۵۶۱	باب جمعہ کے لیے دو اذانیں
۶۰۰	باب نماز عید سے پہلے اور اس کے بعد نفل نہ پڑھنا	۵۶۲	باب خطبہ کے وقت مسجد کے دروازے پر اذان کہنا
۶۰۲	باب عید گاہ کی طرف ایک راستہ سے جانا اور دوسرے راستہ سے واپس آنا	۵۶۳	باب جو روایت اس پر دلالت کرتی ہے کہ جمعہ کے دن خطبہ کے وقت امام کے پاس اذان کی جلتی۔
۶۰۳	باب تکبیرات تشریف		
۶۰۵	الابواب سورج گرہن کے وقت نماز		
"	باب سورج گرہن میں نماز صدقہ اور استغفار پر آمادہ کرنا		

۶۳۰	باب عورت کے لیے اپنے خاندان کو غسل دینا	۶۰۸	باب نماز کسوف کی ہر رکعت میں پانچ رکوع
"	باب سفید کپڑوں میں کفن دینا	۶۱۰	باب ہر رکعت چار رکوع کے ساتھ
۶۳۲	باب اچھا کفن پہنانا	۶۱۲	باب ہر رکعت میں تین رکوع
۶۳۳	باب مرد کو تین کپڑوں میں کفن دینا	۶۱۴	باب ہر رکعت دو رکوع کے ساتھ
۶۳۵	باب عورت کو پانچ کپڑوں میں کفن دینا	۶۱۶	باب ہر رکعت ایک رکوع کے ساتھ
۶۳۶	باب جو روایات میت پر نماز کے بارہ میں ہیں	۶۲۳	باب سورج گہن کی نماز میں اونچی آواز سے قنارت کرنا
۶۵۱	باب شہیدوں پر نماز جنازہ نہ پڑھنا	"	باب نماز کسوف میں قنارت آہستہ آواز سے کرنا
۶۵۲	باب شہداء پر نماز جنازہ پڑھنا	۶۲۴	باب بارش مانگنے کے لیے نماز
۶۵۶	باب جنازہ اٹھانے میں	۶۲۹	باب نماز خوف
۶۵۷	باب جنازہ کے پیچھے چلنے کی فضیلت	۶۳۳	البواب جنازوں کے احکام
۶۵۹	باب جنازہ کے لیے کھڑا ہونا	"	باب قریب المرگ کو دگر کی تلقین کرنا
۶۶۰	باب جنازہ کے لیے قیام منسوخ کرنا	۶۳۴	باب مرے والے کا قبلہ کی طرف منہ کرنا
۶۶۲	باب دفن اور قبروں کے بعض احکام میں	۶۳۵	باب میت کے پاس سورۃ یٰسین پڑھنا
۶۶۹	باب میت کے لیے قرآن پاک پڑھنا	۶۳۵	باب میت کی آنکھیں بند کرنا
۶۷۰	باب قبروں کی زیارت کرنے میں	۶۳۷	باب میت کو کپڑے سے ڈھانکنا
۶۷۲	باب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم	"	باب میت کو غسل دینا
	کے روضہ مبارک کی زیارت میں	۶۳۸	باب مرد کے لیے اپنی بیوی کو غسل دینا

الجزء الاول

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 نَحْمَدُكَ يَا مَنْ جَمَلَ صُورَنَا مَشَكَةً لِمَصَابِيحِ الْأَنْوَارِ - وَنُورَ
 قُلُوبِنَا بِنُورِ مَعْرِفَةِ مَعَالِي الْأَشَارِ - وَنُصَلِّي وَنُسَلِّمُ عَلَى حَبِيبِكَ الْمُجْتَبَى
 الْمُخْتَارِ وَرَسُولِكَ الْمَبْعُوثِ بِصَحَاحِ الْأَخْبَارِ وَعَلَى آلِهِ الْأَخْيَارِ وَأَصْحَابِهِ
 الْكِبَارِ وَمُتَّبِعِيهِمُ الَّذِينَ اخْتَارُوا سُنَنَ الْهُدَى وَاسْتَمْسَكُوا بِأَحَادِيثِ
 سَيِّدِ الْأَبْرَارِ -

أَمَّا بَعْدُ فَيَقُولُ الْخَادِمُ لِلْحَدِيثِ النَّبَوِيِّ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ النَّيْمَوِيُّ
 إِنَّ هَذِهِ نُبْذَةٌ مِنَ الْأَحَادِيثِ وَالْأَشَارِ وَجُمْلَةٌ مِنَ الرِّوَايَاتِ وَالْأَخْبَارِ ائْتَجْتُمْتُهَا
 مِنَ الصَّحَاحِ وَالسُّنَنِ وَالْمَعَاجِمِ وَالْمَسَانِيدِ وَعَزَّوْتُهَا إِلَى مَنْ

شروع کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کے نام سے جو بے حد مہربان نہایت رحم فرمانے والے ہیں ،
 ہم آپ کی تعریف کرتے ہیں اے وہ ذات جس نے ہمارے سینوں کو روشن چراغوں کیلئے طاق بنایا اور ہمارے دلوں
 کو معافی احادیث کی معرفت کے نور سے منور فرمایا ، ہم آپ کے برگزیدہ و پسندیدہ اور صحیح اطلاعات دے کر بھیجے ہوئے
 محبوب اور آپ کی پسندیدہ آل اور صحابہ کبار اور ان پیروکاروں پر صلوٰۃ والسلام بھیجتے ہیں جنہوں نے ہدایت کے
 راستوں کو اختیار کیا ، اور کائنات کے سردار صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث (مبارکہ) سے استدلال کیا ۔
 بعد حمد و صلوٰۃ کے حدیث نبوی کا خادم محمد بن علی النیموی عرض پر داز ہے کہ یہ احادیث و آثار کا ایک مختصر
 مجموعہ ہے اور روایات و اخبار کا ایک ذخیرہ ہے جس میں نے صحاح ، سنن ، معاجم مسانید سے منتخب کیا ہے اور
 علہ محدثین کرام نے کتب حدیث کو مختلف طریقوں سے جمع کیا ہے ۔ علامہ نبویؒ انہیں مختلف اقسام کا ذکر کر رہے ہیں ۔

أَخْرَجَهَا وَأَعْرَضْتُ عَنِ الْإِطَالَةِ بِذِكْرِ الْأَسَانِيدِ وَبَيَّنْتُ أَحْوَالَ الرِّوَايَاتِ
الَّتِي لَيْسَتْ فِي الصَّحِيحَيْنِ بِالطَّرِيقِ الْحَسَنِ وَسَمَّيْتُ هَذَا الْكِتَابَ
مُسْتَخِيرًا بِاللَّهِ تَعَالَى بِأَثَارِ السَّنَنِ أَسْأَلُهُ أَنْ يَجْعَلَهُ خَالِصًا
لِوَجْهِهِ الْكَرِيمِ وَوَسِيلَةً إِلَى لِقَائِهِ فِي جَنَّاتِ النَّعِيمِ -

میں نے اس حدیث کی نسبت اس محدث کی طرف کر دی ہے، جس نے وہ حدیث نقل کی اور میں نے سندوں
کے ذکر کرنے سے کتاب کو لمبا کرنے سے اعراض کیا اور جو روایات بخاری و مسلم میں نہیں ہیں، ان کے احوال
اچھے طریقہ سے بیان کر دیے ہیں۔

اس کتاب کا نام میں نے اللہ تعالیٰ سے استخارہ کرتے ہوئے آثار السنن رکھا، اللہ تعالیٰ سے دعاگو
ہوں کہ وہ اس کتاب کو صرف اپنی کریم ذات کے لیے بنادے اور نعمتوں والی جنتوں میں اپنے دیدار کا وسیلہ
بنادے۔

صحاح صحیح کی جمع ہے صحیح اس کتاب کو کہتے ہیں جس میں محدث نے اپنی شرائط کے مطابق صحیح احادیث جمع کی ہوں۔
جیسے صحیح بخاری، صحیح مسلم، صحیح ابن حبان، صحیح ابن خزیمہ و صحیح ابی حنبلہ وغیرہ۔

سنن سنن وہ کتاب ہے جسے محدث نے فقہی طرز پر ترتیب دیا ہو، اس میں فقہی ابواب کی ترتیب
پیش نظر ہوتی ہے، تمام ابواب کی احادیث اس میں جمع نہیں کی جاتیں۔ جیسے سنن ابی داؤد، سنن نسائی، سنن
ابن ماجہ سنن دارقطنی اور جس میں تمام ابواب کی احادیث جمع کی جائیں، انہیں جامع کہتے ہیں۔

معجم معجم کی جمع ہے معجم اس کتاب کو کہتے ہیں جس میں صحابہ کرام یا اپنے شیوخ کی روایت کو حروف تہجی کے اعتبار سے
ترتیب دیا گیا ہو، جیسا کہ طبرانی کی معجم کبیر، معجم اوسط اور معجم صغیر، معجم کبیر میں امام نے صحابہ کرام کی روایات کو حروف تہجی کے
لحاظ سے جمع کیا ہے، سب سے پہلے حضرات عشرہ مبشرہ کی روایات سے آغاز کر کے پھر باقی صحابہ کرام کی روایات کو الف ب
ت، ث کے اعتبار سے جمع کیا ہے اور معجم صغیر میں اپنے شیوخ کی روایات کو الف ب ت ث حروف تہجی کے اعتبار سے
جمع کیا ہے۔

مسانید مسند کی جمع ہے، جس میں صرف صحابہ کرام کی روایت کردہ احادیث ہوں اور ہر صحابی کی روایت کردہ جملہ احادیث کو
جو اس محدث تک اپنے کسی بھی شیخ کے واسطے سے پہنچی ہوں ایک جگہ جمع کر دیا گیا ہو، یعنی حضرت ابو بکر کی روایات ایک

کتاب الطہارۃ

باب المِیاءِ

۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَبُولَنَّ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ الَّذِي لَا يَجْرِي ثُمَّ يَغْتَسِلُ فِيهِ رَوَاهُ الْجَمَاعَةُ ۚ

بخاری کتاب الطہارۃ ۳۱ باب البول فی المِیاء الدائم، مسلم کتاب الطہارۃ ۱۳۸ باب النهی فی المِیاء الراکد، ترمذی ابواب الطہارات ۱۱۱ باب کراہیۃ البول فی المِیاء الراکد، نسائی کتاب الطہارۃ ۱۵۱ باب النهی عن البول فی المِیاء الراکد، الخ، ابن ماجہ ابواب الطہارۃ وسننہا ۲۹ باب النهی فی المِیاء الراکد، ابوداؤد کتاب الطہارۃ ۱۱۱ باب البول فی المِیاء الراکد، مسند احمد ۲۵۹ -

کتاب الطہارۃ

باب — پانیوں کے احکام

۱- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص ہرگز رُسکے ہوئے پانی میں جو کہ جاری نہ ہو، پیشاب نہ کرے کہ پھر اس میں غسل کرے۔ یہ حدیث محدثین کی جماعت نے نقل کی ہے۔

بلکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ایک جگہ اسی طرح ہر صحابی کی روایت اور ان میں روایات کی تقدیم و تاخیر میں کبھی فضیلت و منقبت پیش نظر ہوتی ہے اور کبھی حروف تہجی کی ترتیب۔

ان کے علاوہ بھی کتب حدیث کی متعدد اقسام ہیں جیسے الاجزاء المستخرجات، المستدرکات، مسلمات، العلل الاطراف الامالی، الشائل، التخریجات، الرسائل، المغازی وغیرہ، چونکہ یہاں اقسام کا احاطہ مقصود نہیں ہے۔ لہذا یہ ابکات دوسری کتب میں ملاحظہ کر لی جائیں۔

۲- کتاب مذکور میں علامہ بیہقی نے بہت سے مقامات پر صرف علامت ہی بیان کی ہے جسے اس طرح سمجھنا چاہیے شیخین سے بخاری اور مسلم راوی ہے۔ اصحاب ثلاثہ سے ابوداؤد، نسائی، ترمذی اور ابن ماجہ راوی ہے۔ اصحاب خمسہ سے یہ چاروں اور امام احمد راوی ہیں۔ اصحاب ستہ سے بخاری، مسلم، ترمذی، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ اور جماعت محدثین سے۔ اصحاب صحاح ستہ اور امام احمد راوی ہیں۔

۲۔ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ نَهَى أَنْ يُبَالَ فِي الْمَاءِ التَّرَاكُدِ - رَوَاهُ مُسْلِمٌ -

۳۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : إِذَا شَرِبَ الْكَلْبُ فِي إِنَاءٍ أَحَدِكُمْ فَلْيَغْسِلْهُ سَبْعًا - رَوَاهُ الشَّيْخَانِ -

۴۔ وَعَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ

۲ مسلم کتاب الطہارۃ ص ۱۳۱ باب النہی عن البول فی الماء التراکد ، نسائی کتاب الطہارۃ ص ۱۱۷ باب النہی فی الماء التراکد -

۳ بخاری کتاب الطہارۃ ص ۲۹۹ باب اذا شرب الکلب فی الاناء ، مسلم کتاب الطہارۃ ص ۱۳۷ باب حکم و لون الکلب -

۲۔ حضرت جابرؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا۔ آپ نے اس بات سے منع فرمایا کہ رُکے ہوئے پانی میں پشاب کیا جائے۔ یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

۳۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کتا تم میں سے کسی کے برتن میں پیتے ، تو اسے سات بار دھوئے۔ یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے۔

۴۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں

سلحہ مذکورہ بالا دونوں روایتوں میں رُکے ہوئے پانی میں پشاب کرنے سے منع فرمایا گیا ہے ، جس سے واضح ہے کہ نجاست گرنے سے پانی ناپاک ہو جاتا ہے۔ اس حدیث میں کتے کے منہ ڈالنے سے برتن دھونے کا حکم ہے۔ ظاہر ہے کہ برتن میں تھوڑی مقدار میں پانی آتا ہے۔ حوض یا تالاب برتن میں نہیں آتا اور کتے کے منہ ڈالنے سے نہ پانی کا رنگ بدلتا ہے نہ ذائقہ بدلتا ، اس کے باوجود آپ پانی تو کجا برتن کے ناپاک ہونے کا حکم بھی لگا رہے ہیں۔

یہی یہ بات کہ اس حدیث میں کتے کے منہ ڈالنے سے سات بار برتن دھونے کا ذکر ہے۔ جب کہ احناف کرام تین بار برتن دھونے کے قائل ہیں تو عرض یہ ہے کہ اس حدیث کے راوی حضرت ابو ہریرہؓ ہیں اور ان کا اپنا قویٰ بسند صحیح جو کہ حدیث ، نہیزاً بار درج ہے۔ اس طرح ہے کہ برتن کو تین بار دھویا جائے۔ اگر سات بار دھوئے گا فسوخ ہونا یا سات بار تک مسح ہونا نہ نرت ابو ہریرہؓ کے علم میں نہ تھا تو وہ بعد میں اپنی ہی روایت کردہ حدیث اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی کے خلاف فتویٰ ہرگز نہ دیتے۔

إِنَّا نَرْكَبُ الْبَحْرَ وَنَحْمِلُ مَعَنَا الْقَلِيلَ مِنَ الْمَاءِ فَإِنْ تَوَضَّأْنَا بِهِ عَطَشْنَا
أَفْتَوْضَّأْنَا مِنْ مَاءِ الْبَحْرِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ هُوَ الطَّهُورُ وَمَاؤُهُ وَالْحِلُّ
مَيْتَتُهُ. رَوَاهُ مَالِكٌ وَالْأَخْرُونَ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ.

۵۔ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الْمَاءِ
وَمَا يَتَوَضَّأُ مِنَ الدَّوَابِّ وَالسَّبَاعِ فَقَالَ إِذَا كَانَ الْمَاءُ قَلَّتَيْنِ لَمْ يَحْمِلِ
الْخَبَثَ رَوَاهُ الْخُمْسَةُ وَالْأَخْرُونَ وَهُوَ حَدِيثٌ مُعْلُولٌ.

۴ مؤطا امام مالک کتاب الطہارۃ ص ۱۸۱ باب الطہور للوضوء ، ابوداؤد کتاب الطہارۃ
ص ۱۱۱ باب الوضوء بماء البحر ، نسائی کتاب المیاء ص ۲۱۱ باب الوضوء بماء البحر۔

۵ ابوداؤد کتاب الطہارۃ ص ۱۱۱ باب ما ینجس الماء ، ترمذی ابواب الطہارات ص ۲۱۱ باب
ما جاء ان الماء لا ینجسہ شیء ، نسائی کتاب الطہارۃ ص ۲۱۱ باب توقیت فی الماء ، ابن ماجہ
ابواب الطہارۃ و سننہا ص ۱۸۱ باب مقدار الماء الذی لا ینجس ، مستد احمد ص ۱۲۱۔

حاضر ہو کر عرض پر دراز ہوا ، اسے اللہ تعالیٰ کے پیغمبر! ہم سمندری سفر کرتے ہیں اور اپنے ساتھ تھوڑی مقدار میں
پانی اٹھا رکھتے ہیں ، اگر ہم اس پانی سے وضو کریں تو پیلا سے رہیں گے ، کیا ہم سمندر کے پانی سے وضو کر سکتے ہیں ؟
تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کا پانی پاک ہے اور اس کا میتہ حلال ہے۔ یہ حدیث مالک اور
دوسرے محدثین نے نقل کی ہے اور اس کی سند صحیح ہے۔

۵۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پانی اور اس پر جانوروں اور درندوں کے
بار بار آنے کے بارہ میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا جب پانی دو قلعے ہو تو نجاست نہیں اٹھاتا یعنی نجس نہیں
ہوتا۔

اسے اصحاب خمسہ نے روایت کیا ہے اور یہ حدیث معلول ہے۔

۱۔ عربی لغت میں لفظ قلعہ متعدد معنوں میں استعمال ہوتا ہے ، جیسا کہ چھوٹا کوزہ ، سر ، پہاڑ یا ہر چیز کا بالائی حصہ ، بڑا گھر ، صباغ اللہ
مستحکم اور بعض نے مشک ، چلو ، گھر اور غیر وہ بھی ۔ معنی بیان کیے ہیں۔

۲۔ علامہ زبیدیؒ المتوفی ۷۴۲ھ کے نسب الراہ میں ص ۱۱۱۲ تک اس حدیث پر مفصل بحث کر کے اس کے سنوین
اور الفاظ میں اضطراب ثابت کیا ہے ، اضطراب کی وجہ سے ہی علامہ نبویؒ اسے معلول کر رہے ہیں اور اضطراب ضعیف کا سبب ہے

۶۔ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہ قَالَ إِذَا بَلَغَ الْمَاءُ أَرْبَعِينَ قَلَّةً لَمْ يَنْجُسْ . رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ .

۷۔ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ اغْتَسَلَتْ مِنْ جَنَابَةِ فَتَوَضَّأَ النَّبِيُّ ﷺ بِفَضْلِهِ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ إِنَّ الْمَاءَ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ . رَوَاهُ أَحْمَدُ . وَفِي إِسْنَادِهِ لَيْئٌ .

۸۔ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ اتَّوَضَّأُ مِنْ كَبِيرٍ بُضَاعَةً وَهِيَ بَيْرٌ يُطْرَحُ فِيهَا الْحُحُوءُ الْكِلَابُ

۶ سنن دارقطنی کتاب الطہارۃ ۱/۱۲۱ باب حکم الماء اذا لاقته النجاسة .

۷ مسند احمد ۲۳۵-۲۸۴-۳۸۰ ، نسائی کتاب الطہارۃ ۱/۱۲۱ .

۶۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا ”جب پانی چالیس قلمے تک پہنچ جائے تو نجس نہیں ہوتا۔

یہ حدیث دارقطنی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۷۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بنی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات میں سے ایک نے جنابت سے غسل کیا، پھر بنی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے پیکے ہوئے پانی سے وضو فرمایا ام المؤمنین نے یہ بات آپ سے ذکر کی تو آپ نے فرمایا، بلاشبہ پانی کو کوئی چیز بھی ناپاک نہیں کرتی۔

یہ حدیث امام احمد نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد میں کمزوری ہے بلکہ

۸۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا، عرض کیا گیا ”اے اللہ تعالیٰ کے پیغمبر! کیا آپ بئر بضاعہ سے وضو کرتے

ہیں اور یہ ایک ایسا کنواں ہے جس میں کتوں کا گوشت، حیض کے خون آلود کپڑے اور دیگر، بدبو دار اشیاء ڈالی

اور پھر قلمہ کی مقدار کے بارہ میں حدیث میں کوئی صراحت نہیں کہ قلمہ میں کتنا پانی آتا ہے، جب کہ قلمہ متعدد معانی میں استعمال ہوتا ہو، اور مقدار قلمہ کی صراحت نہ ہو تو اس حدیث سے استدلال کیسے ہو سکتا ہے۔

غلاذہ ازہی متعدد علمائے حدیث نے اسے ضعیف قرار دیا ہے، جیسا کہ اسماعیل قاضی، ابوبکر بن عربی، ابن حبان اور

ابن تیمیہ وغیرہ۔

۱۔ اس کی سند میں سماک بن حرب عن عکرمہ عن ابن عباس ہے اور سماک عکرمہ سے روایت کرنے میں مختلف فیہ ہے، دیکھو تہذیب

وَالْحَيْضُ وَالنِّتْنُ فَقَالَ الْمَاءُ طَهُورٌ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ. رَوَاهُ الثَّلَاثَةُ
وَاخَرُونَ وَصَحَّحَهُ أَحْمَدُ وَحَسَنَهُ التِّرْمِذِيُّ وَضَعْنَاهُ ابْنُ الْقَطَّانِ -
۹- وَعَنْ عَطَاءٍ أَنَّ حَبْشِيًّا وَقَعَ فِي زُمْزَمَ فَمَاتَ فَأَمَرَ ابْنُ الزُّبَيْرِ
فَنُزِحَ مَائُوهَا فَجَعَلَ الْمَاءُ لَا يَنْقَطِعُ فَنَظَرَ فَإِذَا عَيْنُ تَجْرِي
مِنْ قِبَلِ الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ فَقَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ حَسْبُكُمْ. رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ
وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ -

۸ ابوداؤد کتاب الطہارۃ ص ۱۱۱ باب ماجاء فی بیضاعتہ ، ترمذی ابواب الطہارۃ ص ۱۱۱
باب ماجاء ان الماء لا ینجسہ شیء ، نسائی کتاب المیاء ص ۱۱۱ باب ذکر بیضی بضاۃ ، مسند احمد ص ۱۱۱ -
۹ طحاوی کتاب الطہارۃ ص ۱۱۱ باب الماء یقع فیہ النجاسة مصنف ابن ابی شیبۃ کتاب
الطہارات ص ۱۱۱ باب فی القارة والدجاجة واشباهها تقع فی البئر -

جاتی ہیں تو آپ نے فرمایا، پانی پاک ہے اسے کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی یہ حدیث اصحاب ثلاثہ نے نقل کی ہے
امام احمد نے اسے صحیح امام ترمذی نے حسن اود ابن القطان نے اسے ضعیف قرار دیا ہے -
۹- عطاء سے روایت ہے کہ ایک حبشی زمرم میں گر کر مر گیا، تو حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کے حکم دینے پر اس کا
پانی نکالا گیا۔ اسکا پانی ختم نہ ہوتا تھا جب دیکھا اچانک نظر آیا کہ حجر اسود کی جانب سے ایک چشمہ جاری ہے حضرت
ابن زبیرؓ نے کہا تمہیں اتنا ہی کافی ہے "مزید پانی نکالنے کی ضرورت نہیں" اسے امام طحاویؒ اود ابن ابی شیبہ
نے روایت کیا ہے، سند اس کی صحیح ہے -

السنن ص ۳۵۳۸ ومیزان الاعتدال ص ۳۵۳۸

۱- امام طحاویؒ کہتے ہیں: علماء کا اس مسئلہ پر اتفاق ہے کہ نجاست گرنے سے جب کنوئیں کے پانی کا رنگ ذائقہ اور بو بدل
جستے تو پانی ناپاک ہو جاتا ہے۔ مذکورہ حدیث زبیر رضی اللہ عنہ میں ایسی کوئی بات نہیں کہ آپ نے رنگ، ذائقہ یا بو بدلنے کے باوجود
پانی کے پاک ہونے کا حکم دیا ہو، جب کہ یہ بات تو بالکل عیاں ہے کہ مذکورہ نجاستوں میں سے ایک کے گرنے سے بھی اس کے
اوصاف ثلاثہ بدل جلتے ہیں، اس حدیث میں تو یہ بات ہے کہ آپ سے پوچھا گیا کہ میں کتوں کا گوشت، حیض کے خون اور کپڑے
اور بدبو دار اشیاء ڈال جاتی ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ پانی کو کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی، پانی میں کتوں کا گوشت اور حیض کے خون آلود
کپڑوں اور بدبو دار اشیاء کی موجودگی میں ہی آپ پانی کے پاک ہونے کا حکم لگادیں، یہ ناممکن ہے جب کہ ان اشیاء کے پڑنے سے

۱۰۔ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَيْرِينَ أَنَّ زُنَجِيًّا وَقَعَ فِي زَمْزَمَ لَيْعِي فَمَاتَ فَأَمَر بِهِ ابْنُ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ فَأُخْرِجَ وَأَمَرَ بِهَا أَنْ تُنْزَحَ قَالَ فَعَلَبْتَهُمْ عَيْنُ جَاءَ تَهُمُ مِنَ الرُّكْنِ فَأَمَرَ بِهَا فَدَسَتْ بِالْقَبَاطِيِّ وَالْمَطَارِفِ حَتَّى نَزَحُوهَا فَلَمَّا نَزَحُوهَا انْفَجَرَتْ عَلَيْهِمْ - رَوَاهُ الدَّارِقُطْنِيُّ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ -

۱۱۔ وَعَنْ مُبَسَّرَةَ أَنَّ عَلِيًّا رضی اللہ عنہ قَالَ فِي بَيْتٍ وَقَعَتْ فِيهَا فَارَةٌ فَمَاتَتْ قَالَ يُنْزَحُ مَاؤُهَا - رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ - وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ قَالَ

۱۔ سنن دارقطنی کتاب الطہارۃ ص ۳۳ باب البثر اذا وقع فیہا حیوان -
 ۱۱۔ معانی الآثار کتاب الطہارۃ ص ۱۱۱ باب الماء یقع فیہ النجاسۃ -

۱۔ محمد بن سیرین سے روایت ہے کہ ایک حبشی زمرم میں گر کر مر گیا، حضرت ابن عباسؓ کے کہنے پر اسے نکال لایا اور ابن عباسؓ نے اس کا پانی نکالنے کا حکم دیا، راوی کہتا ہے، حجرِ اسود کی طرف سے آنے والا چشمہ ان پر غالب آگیا (یعنی تمام پانی نہ نکال سکے)، پھر انہوں نے حکم دیا تو (چشمہ کے سوراخ میں) موتی اور لیشی کیڑے دھسلے گئے۔ یہاں تک کہ لوگوں نے تمام پانی نکال لیا، جب انہوں نے نکالا تو اور پھوٹ پڑا۔ اسے دارقطنی نے روایت کیا ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۱۱۔ مبسرہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کنوئیں کے بارہ میں کہا جس میں چوہا گر کر مر جائے

پانی کے اوصافِ ثلاثہ کا بدل جانا کھلی بات ہے اور ایسی حالت میں صحابہ کرامؓ کا آپ سے ایسے پانی کے بارہ میں سوال کرنا اور آپ کا ان کو ایسے ہی پانی کے بارہ میں جواب دینا ناقابلِ فہم ہے۔ دراصل بات یہ ہے کہ کنواں دور افتادہ ہونے اور منڈیر نہ ہونے اور بارانی نالہ کے قریب یا تندرست ہواؤں کی وجہ سے اس میں یہ اشیاء پڑ جاتی تھیں (کنوئیں سے مذکورہ اشیاء اور تمام پانی نکالنے کے بعد تیار پانی آنے پر صحابہؓ نے آپ سے پانی کے بارہ میں سوال کیا اور اس میں وجہ اشکال بھی موجود ہے کہ نہ تو کنوئیں کی دیواریں دھوئی گئیں اور نہ مٹی نکالی گئی، صرف سجاست اور پانی نکالا گیا اور یہ پانی اگر انہیں ناپاک دیواروں اور مٹی سے لگا تو کیا ہم اس سے وضو کر سکتے ہیں۔ آپ نے فرمایا پانی پاک ہے اُسے کوئی چیز ناپاک نہیں کر سکتی۔ واللہ اعلم بالصواب

النِّمَوِيُّ وَفِي السَّبَابِ اثَارٌ عَنِ التَّابِعِينَ-

أَبْوَابُ النَّجَاسَاتِ بَابُ سُورِ الْهَرِّ

۱۲- عَنْ كَبْشَةَ بِنْتِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَكَانَتْ عِنْدَ ابْنِ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ أَبَا قَتَادَةَ  دَخَلَ عَلَيْهَا قَالَتْ فَسَكَبْتُ لَهُ وَضُوءًا قَالَتْ فَجَاءَتْ هَرَّةٌ تَشْرَبُ فَأَصْغَى لَهَا الْإِنْسَاءَ حَتَّى شَرِبَتْ قَالَتْ كَبْشَةُ فَرَأَيْتُ أَنْظُرُ

اس کا تمام پانی نکالاجائے۔ اسے ام طحاوی نے روایت کیا ہے اور اس کی سند صحیح ہے۔
نیموی نے کہا اور اس باب میں تابعین سے بھی آثار منقول ہیں۔

أَبْوَابُ النَّجَاسَاتِ

باب - بلی کے پس خوردہ کے احکام میں

۱۲- حضرت کعب بن مالک کی بیٹی کبشہ سے روایت ہے اور یہ حضرت ابو قتادہ کے بیٹے کے نکاح میں تھیں کہ حضرت ابو قتادہ ان کے پاس تشریف لائے، وہ کہتی ہیں میں نے ان کے وضو کے لیے پانی بہایا۔ انہوں نے کہا جی ہاں پانی پینے لگی تو ابو قتادہ نے اس کے لیے برتن جھکا دیا، یہاں تک کہ جی نے پانی پیا کبشہ کہتی ہیں حضرت ابو قتادہ نے مجھے دیکھا کہ میں ان کی طرف (تعجب سے) دیکھ رہی ہوں تو انہوں نے کہا اے

۱- مذکورہ اور مندرجہ ذیل روایات اس بات پر واضح دلالت کرتی ہیں کہ کنواں نجاست گرنے سے ناپاک ہو جاتا ہے اور کنوئیں میں موجود پانی نکالنا کافی ہے۔ چشموں والے کنوؤں میں مزید پانی آجائے تو وہ پاک ہے۔ تباہی علاوہ ازیں مٹی نکالنے اور دیواریں دھونے کی ضرورت نہیں۔

إِلَيْهِ فَقَالَ اتَّعَجِبِينَ يَا ابْنَةَ أَخِي فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنَّهَا لَيْسَتْ بِنَجَسٍ إِنَّمَا هِيَ مِنَ الطَّوَافِينَ عَلَيْكُمْ أَوِ الطَّوَافَاتِ رَوَاهُ الْخُمْسَةُ وَصَحَّحَهُ التِّرْمِذِيُّ.

۱۳۔ وَعَنْ دَاوُدَ بْنِ صَالِحٍ بْنِ دِينَارٍ التَّمَارِيِّ عَنْ أُمِّهِ أَنَّ مَوْلَاتَهَا أَرْسَلَتْهَا بِهَرِيسَةَ إِلَى عَائِشَةَ ؓ فَوَجَدَتْهَا تُصَلِّي فَأَمَّارَتْ إِلَى أَنْ ضَعِيهَا فَجَاءَتْ هَرَّةٌ فَأَكَلَتْ مِنْهَا فَلَمَّا انْصَرَفَتْ أَكَلَتْ مِنْ حَيْثُ أَكَلَتِ الْهَرَّةُ فَقَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنَّهَا لَيْسَتْ بِنَجَسٍ إِنَّمَا هِيَ مِنَ الطَّوَافِينَ عَلَيْكُمْ وَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

۱۳۔ ترمذی ابواب الطہارۃ میں باب ماجاء فی سورۃ الہرۃ ابو داؤد کتاب الطہارات میں باب سورۃ الہرۃ، نسائی کتاب المیاء میں باب سورۃ الہرۃ، ابن ماجہ ابواب الطہارۃ میں باب سورۃ الہرۃ، مسند احمد میں

بھتیجی ایک تم تعجب کرتی ہو، میں نے کہا، ہاں۔ انہوں نے کہا بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ ناپاک (کرنے والی) نہیں، یہ تمہارے پاس (گھروں میں) بار بار آنے والی ہے۔ (راوی کو شک ہے کہ آپ نے طوافین کا لفظ استعمال فرمایا یا طوافات کا۔ یہ حدیث اصحاب خمسہ نے نقل کی ہے اور ترمذی نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

۱۳۔ داؤد بن صالح بن دینار التماری نے اپنی والدہ کے حوالہ سے بیان کیا کہ ان کی مالکہ نے انہیں علو ادے کر ام المؤمنین حضرت عائشہؓ صدیقہ کی خدمت میں بھیجا تو انہوں نے انہیں نماز پڑھتے ہوئے پایا، ام المؤمنینؓ نے اشارہ کیا کہ اسے رکھ دے، پھر بتی آئی تو اس نے اس میں سے کچھ کھالیا، جب ام المؤمنینؓ نماز سے فارغ ہوئیں۔ تو انہوں نے بھی وہیں سے کھایا جہاں سے بتی نے کھایا تھا، پھر کہا بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تحقیق یہ ناپاک (کرنے والی) نہیں، یہ تمہارے پاس بار بار آنے والی ہے اور تحقیق میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کے بچے ہوئے پانی سے وضو فرماتے ہوئے دیکھا ہے۔

۱۴۔ مذکورہ روایت میں داؤد بن صالح بن دینار التماری کی والدہ مجہول ہیں۔ لہذا اس سے استدلال درست نہیں۔ البتہ مذکورہ

يَتَوَضَّأُ بِفَضْلِهَا رَوَاهُ الْبُودَاوُدُ وَاسْنَادُهُ حَسَنٌ

۱۴۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ يُغَسَّلُ الْإِنَاءُ إِذَا وَلِغَ فِيهِ الْكَلْبُ سَبْعَ مَرَّاتٍ أَوْ لَاهُنَّ أَوْ أَخْرَاهُنَّ بِالسُّرَابِ وَإِذَا وَلِغَتْ فِيهِ الْهَمْرَةُ غُسِلَ مَرَّةً رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ۔

۱۵۔ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ طُهُورُ الْإِنَاءِ إِذَا وَلِغَ فِيهِ الْهَمْرُ أَنْ يُغَسَّلَ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ۔ رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَآخَرُونَ

۱۳۔ ابوداؤد کتاب الطہارۃ ص ۲۱۲ باب سؤر الہرق۔

۱۴۔ ترمذی ابواب الطہارات ص ۱۱۱ باب ما جاء فی سؤر الہرق۔

اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے، اس کی سند حسن ہے۔

۱۳۔ اور حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کتا برتن میں منہ ڈالے تو اسے سات مرتبہ دھویا جائے، ان میں پہلی یا آخری مرتبہ مٹی سے مانجا جائے، اور جب بلی برتن میں منہ ڈالے تو ایک مرتبہ دھویا جائے۔

اسے ترمذی نے روایت کیا ہے اور اسے صحیح قرار دیا ہے۔

۱۵۔ اور ابنی سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب بلی برتن میں منہ ڈالے تو اس کا پاک ہونا اس طرح ہوگا کہ اسے ایک یا دو مرتبہ دھویا جائے، اسے طحاوی نے روایت کیا ہے اور قاضی نے کہا

بالا روایات بلی کے پس خردہ کی طہارت پر دلالت کرتی ہے، تو علمائے اخاف نے بھی اسے ظاہر قرار دیا اور مندرجہ ذیل روایات اس کے محسوس ہونے پر دلالت کرتی ہیں تو علمائے اخاف نے اسے مکروہ قرار دیا، علمائے اخاف کے نزدیک ظاہر مع الکرہ ہے، یعنی ظاہر بھی ہے اور مکروہ، اور اگر پانی مل جائے، تو وہ بہتر ہے اگر نہ ملے، صرف بلی کا پس خردہ ہو تو بلی کے پس خردہ سے وضو کرنا ضروری ہے۔ امام احمدؒ کہتے ہیں کہ بلی کے پس خردہ پانی سے وضو کرنے میں کوئی حرج نہیں لیکن اس کے علاوہ پانی بھارے نزدیک زیادہ بہتر ہے اور امام ابو یوسفؒ کا قول بھی یہی ہے۔ مؤطا امام محمدؒ ص ۸۲۔ امام حمادیؒ کہتے ہیں۔ امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ کے نزدیک بلی کے پس خردہ میں کوئی حرج نہیں۔ حمادی ص ۲۱۱ واضح رہے کہ بلی نے مردار اگر کھایا ہی ہے، تو اس کا پس خردہ بوجہ اس مردار کی نجاست کے مکروہ تحریمی ہوگا، لیکن اگر اس نے خودی دیر طہر کر منہ صاف کر کے پانی میں منہ ڈال دیا ہے تو اس کا پس خردہ مکروہ تنزیہی ہے۔ دانش عالم بالصواب

وَقَالَ الدَّارَقُطْنِيُّ هَذَا صَحِيحٌ -

۱۶ - وَعَنْهُ قَالَ إِذَا وَلَغَ الْهَرُّ فِي الْإِنَاءِ فَأَهْرِقْهُ وَاغْسِلْهُ
مَرَّةً - رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ وَاسْنَادُهُ صَحِيحٌ قَالَ النَّيْمَوِيُّ وَالْمَوْقُوفُ
أَصَحُّ فِي الْبَابِ -

بَابُ سُورِ الْكَلْبِ

۱۷ - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ طَهِّرْ إِنْ شَاءَ
أَحَدِكُمْ إِذَا وَلَغَ فِيهِ الْكَلْبُ أَنْ يَغْسِلَهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ أَوْ لَاهُنَ بِالْمُتَرَابِ

طحاوی کتاب الطہارۃ ص ۲۱۱ باب سور الہر، سنن دارقطنی کتاب الطہارۃ ص ۶۷

باب سور الہرۃ -

۱۶ سنن دارقطنی کتاب الطہارۃ ص ۲۱۱ باب سور الہرۃ -

کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۷ اور انہوں (حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) نے کہا، جب بلی برتن میں منہ ڈالے تو اس پانی کو گرادو اور برتن کو ایک مرتبہ
دھو ڈالو۔

اسے دارقطنی نے روایت کیا ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

نیموی نے کہا اور (حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) کی موقوف روایت اس باب میں سب سے زیادہ صحیح ہے۔

باب - کتے کے پس خوردہ میں

۱۸ - حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تم میں سے کسی کے برتن میں جب کتا منہ

ڈالے تو اس کا پاک ہونا اس طرح ہوگا کہ اسے سات مرتبہ دھوئے، ان میں سے پہلی مرتبہ مٹی کے ماتھہ مانجے۔"

ملے کتے کا منہ والا ہوا برتن تین بار دھونا ضروری ہے اور اس سے اوپر پانچ سات یا آٹھ مرتبہ تک دھونا مستحب ہے۔ امام محمدی کہتے
ہیں کہ اگر سب سے زیادہ غلیظ نجاست یعنی پیشاب یا پھانسی پر تین بار دھونے سے پاک ہو جائے تو پس خوردہ تین بار دھونے سے کیوں پاک

رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۱۸۔ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغَفَّلِ رضی اللہ عنہ قَالَ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِقَتْلِ الْكِلَابِ ثُمَّ قَالَ مَا بِالْهَمِّ وَبِالْأُكْلَابِ ثُمَّ رَخَّصَ فِي كَلْبِ الصَّيِّدِ وَكَلْبِ الْغَنَمِ وَقَالَ إِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِي الْإِنَاءِ فَأَغْسِلُوهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَعَفِّرُوهُ الشَّامِنَةَ بِالشُّرَابِ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۱۹۔ وَعَنْ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ كَانَ إِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِي الْإِنَاءِ أَهْرَاقَهُ وَغَسَلَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ۔ رَوَاهُ الدَّارِقُطْنِيُّ وَآخَرُونَ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ۔

۱۷ کتاب الطہارۃ ص ۱۳۴ باب حکم ولوغ الکلب ۔

۱۸ مسلم کتاب الطہارۃ ص ۱۳۴ باب حکم ولوغ الکلب ۔

۱۹ سنن دارقطنی کتاب الطہارۃ ص ۶۶ باب ولوغ الکلب فی الإناء ۔

اسے مسلم نے نقل کیا ہے۔

۱۸۔ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتوں کو قتل کرنے کا حکم فرمایا، پھر فرمایا کیا حال ہے لوگوں کا اور کیا حال ہے کتوں کا، پھر شرکار اور بکریوں (کی حفاظت) کے کتے میں رخصت عطا فرمادی اور فرمایا، جب کتا برتن میں منہ ڈالے، تو اسے سات بار دھو ڈالو، اور آٹھویں بار مٹی کے ساتھ مانجھو۔ یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

۱۹۔ عطاء نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا کہ جب کتا برتن میں منہ ڈالتا تو وہ پانی گرانے اور برتن کو تین بار دھونے کا حکم دیتے۔ اسے دارقطنی اور دیگر محدثین نے نقل کیا ہے، اس کی اسناد صحیح ہے۔

میں بولتی (طحاوی ص ۲۳۱) ویسے تعجب کی بات ہے کہ کتے کے پیشاب اور پاخانہ تو تین بار دھونے سے پاک ہو جائے اور اس کا منہ ڈالا ہوا برتن پاک نہ ہو۔

۲۰۔ وَعَنْهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ إِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِي الْإِنَاءِ فَاهْرِقْهُ ثُمَّ اغْسِلْهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ رَوَاهُ الدَّارِقُطْنِيُّ وَالطَّحَاوِيُّ وَاسْنَادُهُ صَحِيحٌ۔

۲۱۔ وَعَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِي عَطَاءٌ يُغْسِلُ الْإِنَاءَ الَّذِي وَلَغَ الْكَلْبُ فِيهِ قَالَ كُلُّ ذَلِكَ سَبْعًا وَخَمْسًا وَثَلَاثَ مَرَّاتٍ رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ فِي مُصَنَّفِهِ وَاسْنَادُهُ صَحِيحٌ۔

بَابُ نَجَاسَةِ الْمَنِيِّ

۲۲۔ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا عَنِ الْمَنِيِّ

۲۰ سنن دارقطنی کتاب الطہارۃ ص ۱۱۱ باب وبلغ الکلب فی الإناء شرح معانی الآثار کتاب الطہارۃ ص ۲۳ باب سور الکلب۔

۲۱ مصنف عبد الرزاق البواب المبیہ ص ۹۶ باب الکلب یبلغ فی الإناء۔

۲۰۔ اور انہیں سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا ”جب کتا برتن میں منہ ڈالے تو پانی گرا دے اور

برتن کو تین بار دھو ڈال۔“

اسے دارقطنی اور طحاوی نے روایت کیا ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۲۱۔ ابن جریر نے کہا کہ عطاء بن ابی رباح نے مجھے کہا ”جس برتن میں کتے نے منہ ڈالا ہو، تو اسے دھویا جائے

انہوں نے کہا یہ تمام سات، پانچ اور تین بار (تین بار دھو جاؤ اور بقایا استحباً)

اسے عبد الرزاق نے مصنف میں روایت کیا ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

باب - منی کے ناپاک ہونے کا بیان

۲۲۔ سلیمان بن لیث نے کہا میں نے ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ کونسا منی کے بارہ

يُصِيبُ الثُّوبَ فَقَالَ كُنْتُ اَغْسِلُهُ مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَيَخْرُجُ
اِلَى الصَّلَاةِ وَاثْرُ الْغَسْلِ فِي ثَوْبِهِ يُقَعُّ الْمَاءُ - رَوَاهُ الشَّيْخَانِ -

۲۳۔ وَعَنْ مَيْمُونَةَ ؓ قَالَتْ اَدْنَيْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ غَسْلَهُ
مِنَ الْجَنَابَةِ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا ثُمَّ ادْخَلَ يَدَهُ فِي
الْإِنَاءِ ثُمَّ اَفْرَغَ بِهِ عَلَى فَرْجِهِ وَغَسَلَهُ بِشِمَالِهِ ثُمَّ ضَرَبَ
بِشِمَالِهِ الْاَرْضَ فَدَلَكَهَا دَلَكًا شَدِيدًا ثُمَّ تَوَضَّأَ وَضُوءَهُ
لِلصَّلَاةِ ثُمَّ اَفْرَغَ عَلَى رَأْسِهِ ثَلَاثَ حَفَنَاتٍ مِلًّا كَفَّيْهِ ثُمَّ غَسَلَ

۲۲ بخاری کتاب الغسل ۱۱۲ باب غسل المتی وفرکہ ، مسلم بمعناه کتاب الطہارۃ ۱۱۲
باب حکم المتی -

میں دریافت کیا تو انہوں نے کہا، میں اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑوں سے دھویا کرتی تھی، آپ نماز
کے لیے تشریف لے جاتے اور آپ کے کپڑوں میں دھونے کا نشان پانی کی تری ہوتی تھی؟ اسے شیخین نے نقل
کیا ہے۔

۲۳۔ ام المومنین حضرت میمونہؓ نے کہا ”جنابت سے غسل کرنے کے لیے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
قریب پانی کیا تو آپ نے دونوں ہاتھوں کو دو یا تین بار دھویا، پھر برتن میں اپنا ہاتھ مبارک ڈالا اور پانی ڈال
کر بائیں ہاتھ سے استنجا فرمایا، پھر بایاں ہاتھ مٹی پر رکھ کر زور سے ملا، اس کے بعد وضو فرمایا جیسا کہ نماز کے
لیے وضو فرماتے۔ پھر اپنی پھیل بھر کر اپنے سر مبارک پر تین چلو پانی ڈالا، پھر تمام جسد اطہر پر پانی ڈالا، پھر اپنی اس جگہ

علہ منی نپاک ہے البتہ اگر یہ کپڑے پر گئے اور گیل نہ ہو، بلکہ خشک ہو اور پتلی نہ ہو، کھرج کر دور ہو سکتی ہو تو کپڑا صرف منی
کھرچنے سے دھوئے بغیر بھی پاک ہو جاتے گا، اور اگر گیلی ہو تو کپڑا دھونا ضروری ہے، اگر کپڑے کی بجائے شیشہ، تلوار یا موزہ پر
لگ جائے تو زمین یا گھاس وغیرہ سے رگڑ کر اگر دور کر لی جائے تو یہی شیشہ، موزہ وغیرہ پاک ہو جائے گا۔ علامہ شوکانیؒ، نیل الاوطار
۳۴ میں لکھتے ہیں۔ ”صحیح بات یہ ہے کہ منی نجس ہے اور علامہ مبارکپوریؒ ”علامہ شوکانیؒ کا کلام نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں۔“ قُلْتُ
كَلَامُ الشَّوْكَانِيِّ فِي هَذَا احْسَنُ جَيِّدٌ“ میں کہتا ہوں، شوکانی کا یہ کلام بہت ہی اچھا ہے۔ (تحفۃ الاحوذی ص ۱۱۴)

ابواب الطہارۃ ، باب فی المتی یصیب الثوب

سَايِرِ جَسَدِهِ ثُمَّ تَنَحَّى عَنْ مَقَامِهِ ذَلِكَ فَغَسَلَ رِجْلَيْهِ أَخْرَجَهُ
الشَّيْخَانِ -

۲۴۔ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ قَالَ ذَكَرَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ
رضی اللہ عنہ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ تُصِيبُهُ الْجَنَابَةُ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ لَهُ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَوَضَّأْ وَاغْسِلْ ذَكَرَكَ ثُمَّ نَمْ - رَوَاهُ الشَّيْخَانِ -

۲۵۔ وَعَنْ أَبِي السَّائِبِ مَوْلَى هِشَامِ بْنِ زُهْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَغْتَسِلُ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ وَهُوَ
جُنُبٌ فَقَالَ كَيْفَ يَفْعَلُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ يَتَنَاوَلُهُ تَنَاوُلًا - رَوَاهُ مُسْلِمٌ -

۲۳ بخاری فی الغسل ص ۱۲۶ باب تفریق الغسل والوضوء ، مسلم کتاب الحيض ص ۱۲۶ باب
صفة غسل الجنابة -

۲۴ بخاری فی الغسل ص ۱۲۶ باب الجنب يتوضأ ثم ينام ، مسلم کتاب الحيض ص ۱۲۶ باب
غسل الوجه واليدين ... الخ -

۲۵ کتاب الظهارة ص ۱۳۶ باب النهي عن الاغتسال في الماء الراكد -

سے ہٹ کر اپنے دونوں پاؤں دھوئے " اسے شیخین نے نقل کیا ہے۔

۲۴۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر فرمایا کہ مجھے
رات کو جنابت ہو جاتی ہے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا "وضو کرو اور استنجاء کرو، پھر سوجاؤ"
یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے۔

۲۵۔ ابو سائب مولى ہشام بن زہرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا تم میں سے کوئی جنابت کی حالت میں رُکے ہوئے پانی میں غسل نہ کرے تو (شاگرد نے) کہا، اے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ!
وہ کیسے کرے تو انہوں نے کہا، وہ اس سے پانی لے لے " (ابو ہریرہ غسل کرے، برتن یا چلو بھر کر اپنے اوپر ڈالے
پانی میں داخل نہ ہو) یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

۲۶۔ وَعَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ سَأَلَ أُخْتَهُ أُمَّ حَبِيبَةَ رضی اللہ عنہا زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ هَلْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي فِي الشَّوْبِ الَّذِي يُجَامِعُهَا فِيهِ فَقَالَتْ نَعَمْ إِذَا لَمْ يَرَفِ فِيهِ أَذًى رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَآخَرُونَ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ۔

۲۷۔ وَعَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَاطِبٍ أَنَّهُ اعْتَمَرَ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ فِي رَكْبٍ فِيهِمْ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ رضی اللہ عنہ وَأَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ عَرَسَ بِبَعْضِ الطَّرِيقِ قَرِيبًا مِنْ بَعْضِ الْمِيَاهِ فَاحْتَلَمَ عَمْرُو رضی اللہ عنہ وَقَدْ كَادَ أَنْ يُصْبِحَ فَلَمْ يَجِدْ مَعَ الرَّكْبِ مَاءً فَرَكِبَ حَتَّى إِذَا جَاءَ الْمَاءُ فَجَعَلَ يَفْسِلُ مَا رَأَى مِنْ ذَلِكَ لِإِخْتِلَامِهِ حَتَّى اسْفَرَ فَقَالَ لَدَى عَمْرُو بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہ أَصْبَحْتَ وَمَعَنَا شِيَابُ

۲۶ ابو داؤد کتاب الطہارۃ ۵۳۱ باب الصلوۃ فی الشوب الذی یشیب اہلہ۔

۲۶۔ حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنی بہن ام حبیبہ زوجہ مطہرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کپڑوں میں نماز ادا فرماتے تھے جن میں ان سے مجامعت فرماتے تو انہوں نے کہا، ہاں! جب کہ ان میں کوئی آذیت دینے والی چیز نہ دیکھتے اسے ابو داؤد اور دوسروں نے روایت کیا ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۲۷۔ یحییٰ بن عبد الرحمن بن حاطب سے روایت ہے کہ میں نے عمر بن الخطابؓ کے ساتھ ایسے قافلہ میں عمر کیا جس میں عمرو بن العاصؓ بھی تھے۔ ایک راستہ پر حضرت عمرو بن الخطابؓ نے رات کے آخری حصہ میں پانی کے کسی گھاٹ کے قریب آرام کیا، حضرت عمرؓ کو احتلام ہو گیا۔ قریب تھا کہ وہ صبح کرتے اور قافلہ والوں کے پاس پانی نہیں تھا۔ حضرت عمرؓ سوار ہو گئے۔ جب پانی کے پاس لگے کپڑے پر اس احتلام کا جوشان دیکھا اسے دھونا شروع کر دیا۔ یہاں تک کہ روشنی ہو گئی۔ ان سے حضرت عمرو بن العاصؓ نے کہا، آپ نے صبح کر دی ہے، حالانکہ ہمارے پاس کپڑے موجود ہیں۔ آپ اپنے کپڑے کو رہنے دیجئے دھلتا رہے گا، تو

فَدَعُ ثَوْبَكَ يُغْسَلُ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ وَاعْجَبًا لَكَ يَا عَمْرُو
 بَنَ الْعَاصِ لَيْنٌ كُنْتَ تَجِدُ شَيْبًا أَفْكُلُ النَّاسَ يَجِدُ شَيْبًا وَاللَّهِ لَوْ
 فَعَلْتُهَا لَكَانَتْ سُنَّةً بَلْ أَعْسَلُ مَا رَأَيْتُ وَأَنْضَحُ مَا لَمْ أَرَ - رَوَاهُ
 مَالِكٌ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ -

۲۸ - وَعَنْ عَالِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّهَا قَالَتْ فِي الْمَنِيِّ إِذَا أَصَابَ الثَّوْبَ إِذَا
 رَأَيْتَهُ فَاغْسِلْهُ وَإِنْ لَمْ تَرَهُ فَانْضَحْهُ - رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَإِسْنَادُهُ
 صَحِيحٌ -

۲۹ - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ فِي الْمَنِيِّ يُصِيبُ الثَّوْبَ إِنْ رَأَيْتَهُ
 فَاغْسِلْهُ وَإِلَّا فَاغْسِلِ الثَّوْبَ كُلَّهُ - رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ -

۲۷ موطأ امام مالک کتاب الطہارۃ ص ۳۱ باب إعادة الجنب الصلوة -

۲۸ طحاوی کتاب الطہارۃ ص ۳۳ باب حکم المني -

۲۹ طحاوی کتاب الطہارۃ ص ۳۳ باب حکم المني -

عمر بن الخطابؓ نے کہا، تم پر تعجب ہے اسے عمر بن العاص! اگر تمہارے پاس کپڑے ہیں تو کیا تمام لوگوں کے
 پاس کپڑے ہیں۔ خدا کی قسم اگر میں ایسا کرتا تو یہ ایک سنت ہو جاتا، بلکہ جو میں نے دیکھا اُسے دھوؤں گا اور جو
 نہیں دیکھا اُس پر چھینٹیں ماروں گا۔

اسے مالکؒ نے روایت کیا ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۲۸ - ام المؤمنین حضرت عائشہؓ متذللہ نے منی کے بارہ میں کہا، جب کپڑے کو لگ جائے جب تو اسے دیکھے
 تو اسے دھو ڈال اور اگر دکھائی نہ دے تو اس پر چھینٹیں مار۔
 اسے طحاویؒ نے روایت کیا اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۲۹ - حضرت ابو ہریرہؓ نے منی کے بارہ میں کہا جب کپڑے کو لگ جائے، اگر تو اسے دیکھ لے تو اسے دھو
 ڈال، ورنہ سارے کپڑے کو دھو ڈال۔

۳۰۔ وَعَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ سَأَلَ جَابِرُ بْنُ سَمْرَةَ رضی اللہ عنہ وَأَنَا عَنْهُ عَنِ الرَّجُلِ يُصَلِّي فِي الثَّوْبِ الَّذِي يُجَامِعُ فِيهِ أَهْلُهُ قَالَ صَلَّ فِيهِ إِلَّا أَنْ تَرَى فِيهِ شَيْئًا فَتَغْسِلُهُ وَلَا تَنْضَحُهُ فَإِنَّ النَّضْحَ لَا يَزِيدُهُ إِلَّا شَرًّا۔ رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَاسْنَادُهُ حَسَنٌ۔

۳۱۔ وَعَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ رَشِيدٍ قَالَ سَأَلَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ عَنْ قَطِيفَةٍ أَصَابَتْهَا جَنَابَةٌ لَا يُدْرَى آيْنَ مَوْضِعُهَا قَالَ اغْسِلْهَا رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَاسْنَادُهُ صَحِيحٌ۔

۳۰۔ طحاوی کتاب الطہارۃ ص ۴۴ باب حکم المعنی۔

۳۱۔ طحاوی کتاب الطہارۃ ص ۴۴ باب حکم المعنی۔

اسے طحاوی نے روایت کیا ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۳۰۔ عبد الملک بن عمیر نے کہا کہ حضرت جابر بن سمرہ سے جب کہ میں ان کے پاس تھا۔ اس شخص کے بارہ میں پوچھا گیا، جو اس کپڑے میں نماز پڑھتا ہے، جس میں اس نے اپنی بیوی سے جماع کیا، انہوں نے کہا، اس میں نماز پڑھ، مگر یہ کہ تو اس میں کوئی چیز دیکھے تو اُسے دھو ڈال اور چھینٹے مت مار، بے شک چھینٹے تو اس میں خرابی زیادہ کریں گے۔

اسے طحاوی نے روایت کیا ہے اور اس کی سند حسن ہے۔

۳۱۔ عبد الکرم بن رشید نے کہا، حضرت انس بن مالک سے اس چادر کے بارہ میں پوچھا گیا جسے مٹی لگ گئی، یہ معلوم نہیں ہو سکتا کہ کس جگہ لگی ہے، انہوں نے کہا اُسے دھو ڈال۔ اسے طحاوی نے روایت کیا ہے اور اس کی سند صحیح ہے۔

بَابُ مَا يَعَارِضُهُ

۳۲۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الْمَنِيِّ يُصِيبُ الشَّوْبَ قَالَ إِنَّمَا هُوَ بِمَنْزِلَةِ الْمَخَاطِ وَالْبُرَاقِ وَإِنَّمَا يَكْفِيكَ أَنْ تَمْسَحَهُ بِخُرْقَةٍ أَوْ بِإِذْخِرَةٍ - رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ وَإِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ وَرَفَعَهُ وَهْمٌ -

۳۳۔ وَعَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّهَا كَانَتْ تَحْتُ الْمَنِيِّ مِنْ ثِيَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ - رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَإِسْنَادُهُ مُنْقَطِعٌ -

۳۲ سنن دارقطنی کتاب الطہارۃ ۱۲۴ باب ما ورد فی طہارۃ المنی ... الخ -
۳۳ صحیح ابن خزیمة جامع البواب تطہیر الثیاب ۱۴۰ رقم الحدیث ۵۰۱۰ معرفۃ السنن والآثار
کتاب الصلوۃ ۳۸۳ باب المنی رقم الحدیث ۵۰۱۰ تلخیص الجید کتاب الطہارۃ ۳۱۲ باب الخیسات -

باب - وہ روایات جو اس کے برعکس ہیں

۳۲۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منی کے بارہ میں پوچھا گیا جو کپڑے کو لگ جائے آپ نے فرمایا، بلاشبہ وہ بلغم (یعنی رینٹ) اور تھوک کی طرح ہے اور تمہیں اتنا ہی کافی کہ اُسے کسی دھجی یا گھاس سے پونچھ ڈالو۔

اسے دارقطنی نے روایت کیا ہے اور اس کی اسناد ضعیف ہے اور اسے مرفوع بیان کرنا وہم ہے۔
۳۳۔ محارب بن دثار نے ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بیان کیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑوں سے منی کھرج کر دُور کر دیتی تھی۔ جب کہ آپ نماز میں ہوتے تھے (یعنی جب گھر میں نماز پڑھتے تھے) اسے بہتی اور ابن خزیمہ نے بیان کیا اور اس کی اسناد منقطع ہے۔

۳۴۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ قَالَ فِي الْمَنِيِّ يُصِيبُ الثُّوبَ قَالَ أَمْطَهُ عَنْكَ بِمُؤَدٍّ أَوْ إِذْخَرَهُ فَإِنَّهُ هُوَ بِمَنْزِلَةِ الْمُخَاطِ أَوِ الْبَصَاقِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الْمَعْرِفَةِ وَصَحَّحَهُ۔

قَالَ التِّيمُوذِيُّ هَذَا أَقْوَى الْأَثَارِ لِمَنْ ذَهَبَ إِلَى طَهَارَةِ الْمَنِيِّ وَلَكِنَّهُ لَا يُسَاوِي الْأَخْبَارَ الصَّحِيحَةَ الَّتِي أُسْتَدِلَّ بِهَا عَلَى النَّجَاسَةِ وَمَعَ ذَلِكَ يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُونَ التَّشْبِيهُ فِي الْإِزَالَةِ وَالتَّطْهِيرِ لَا فِي الطَّهَارَةِ۔

بَابُ فِي فَرْكِ الْمَنِيِّ

۳۵۔ عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْأَسْوَدِ أَنَّ رَجُلًا نَزَلَ بِعَالِشَةَ رضی اللہ عنہا فَأَصْبَحَ

معرفة السنن والآثار للبيهقي كتاب الصلوة ۳۸۳ باب المغنى ، رقا الحديث ۵۰۱۲ ،
والمناسن الكبرى كتاب الصلوة ۴۱۲ باب المغنى يصيب الثوب -

۳۴۔ حضرت ابن عباس نے منی کے بارہ میں جب کہ وہ کپڑے کو لگ جائے گا کہ اُسے لکڑی یا گھاس سے دُور کر دو، بلاشبہ وہ بلغم یا تھوک کی طرح ہے۔

اسے بیہقی نے کتاب المعرفة میں روایت کیا ہے اور اُسے صحیح قرار دیا ہے۔
نیموی نے کہا، یہ آثار میں سب سے زیادہ مضبوط اثر ہے۔ اس شخص کے لیے جو منی کے پاک ہونے کا قائل ہے، لیکن یہ اثر بھی ان احادیث صحیحہ کے برابر نہیں جس سے منی کے ناپاک ہونے پر استدلال کیا گیا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی احتمال ہے کہ منی کی بلغم کے ساتھ تشبیہ پاک ہونے میں نہیں، بلکہ اُسے دور کرنے اور صاف کرنے میں ہے (یعنی جیسا کہ بلغم یا تھوک کو کپڑے سے صاف کیا جاتا ہے، اسی طرح اسے بھی صاف کیا جائے، نہ کہ جیسا کہ یہ پاک ہیں، منی بھی پاک ہے۔)

باب۔ منی کھرچنے کے بیان میں

۳۵۔ علقمہ اور اسود سے روایت ہے کہ ایک شخص ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ کے ہاں مہمان ہوا،

يُغْسِلُ ثَوْبَهُ فَقَالَتْ عَائِشَةُ رضي الله عنها إِنَّمَا كَانَ يَجْزِيكَ إِنْ رَأَيْتَهُ أَنْ تَغْسِلَ مَكَانَهُ فَإِنْ لَمْ تَرَهُ نَضَحْتَ حَوْلَهُ لَقَدْ رَأَيْتَنِي أَفْرُكُهُ مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَرَأَا فَيَضَعُ فِيهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ. وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ لَقَدْ رَأَيْتَنِي وَإِنِّي لَأَحْكُهُ مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَا بَسَاءُ يَظْفِرِي -

۳۶۔ وَعَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ أَفْرُكُ الْمَنِيَّ مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِذَا كَانَ يَا بَسَاءً وَأَغْسِلُهُ إِذَا كَانَ رَطْبًا. رَوَاهُ الدَّارِقُطْنِيُّ وَالطَّحَاوِيُّ وَابُوعَوَانَةَ فِي صَحِيحِهِ وَاسْنَادُهُ صَحِيحٌ -

۳۵ مسلم کتاب الطہارۃ ص ۱۲۱ باب حکم المنی -

۳۶ دارقطنی کتاب الطہارۃ ص ۱۲۵ باب ما ورد فی طہارۃ المنی .. الخ ، طحاوی کتاب الطہارۃ ص ۱۲۱ باب حکم المنی ، ابو عوانۃ ص ۲۴۲ بیان تطہیر الثوب -

صبح وہ اپنے کپڑے کو دھو رہا تھا، تو ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ نے کہا اگر تو نے اسے دیکھا تو تجھے کافی تھا کہ اس کی جگہ دھو ڈالتا اور اگر نہیں دیکھا تو اس کے ارد گرد چھینٹے مار دیتا، بلاشبہ میں اپنے آپ کو دیکھ رہی ہوں کہ میں اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے کھرچ رہی ہوں اور پھر آپ اس میں نماز پڑھ رہے ہیں۔

اسے مسلم نے روایت کیا ہے اور مسلم ہی کی ایک روایت ہے کہ میں اب بھی اپنے آپ کو دیکھ رہی ہوں کہ میں اسے جب کہ وہ خشک تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے اپنے ناخن سے کھرچ رہی ہوں۔

۳۶۔ ام المؤمنینؓ نے کہا، میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے منی کھرچتی تھی، جب کہ وہ خشک ہوتی، اور اسے دھوتی تھی، جب کہ وہ گیلی ہوتی، اسے دارقطنی، طحاوی اور ابو عوانہ نے اپنی صحیح میں روایت کیا ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۳۷۔ وَعَنْ هَمَامِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ كَانَ ضَيْفٌ عِنْدَ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا فَأُجْنِبَ فَجَعَلَ يَغْسِلُ مَا أَصَابَهُ فَقَالَتْ عَائِشَةُ رضی اللہ عنہا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَأْمُرُنَا بِحَتْمِهِ - رَوَاهُ ابْنُ الْجَارُودِ فِي الْمُتَّقَى وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمَذْيِ

۳۸۔ عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً فَكُنْتُ اسْتَحْيِي أَنْ أَسْأَلَ النَّبِيَّ ﷺ بِمَكَانِ ابْنَتِهِ فَأَمَرْتُ الْمُقَدَّادَ بْنَ الْأَسْوَدِ فَسَأَلَهُ فَقَالَ يَغْسِلُ ذَكَرَهُ وَيَتَوَضَّاءُ - رَوَاهُ الشَّيْخَانِ.

۳۷ منتقی ابن جارود ۵۵ باب التنزہ فی الابدان والشیاب ... الخ

۳۸ بخاری فی الغسل ۴۱۶ باب غسل الذی والوضوء منه ومسلم کتاب الحيض ۱۲۳ باب المذی.

۳۷۔ ہمام بن الحارث نے کہا، ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ کے ہاں ایک مہمان تھا۔ اسے احتلام ہو گیا اس نے جو اسے لگا تھا دھونا شروع کیا، تو عائشہ صدیقہ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہیں اسے جھاڑ دینے کا حکم فرماتے تھے۔

اسے ابن جارود نے منتقی میں روایت کیا ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

باب - مذی کے بارہ میں جو حکم ہے

۳۸۔ حضرت علیؑ نے کہا میں بہت مذی والا شخص تھا (یعنی مجھے مذی بہت آتی تھی) میں شرماتا کہ (براہ راست) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ پوچھوں، کیونکہ آپ کی صاحبزادی میرے نکاح میں تھی، میں نے مقداد بن الاسود سے کہا تو انہوں نے آپ سے پوچھا، آپ نے فرمایا، استنجاء کرے اور وضوء کرے (یعنی غسل فرض نہیں ہوتا)۔

اسے شیخین نے روایت کیا ہے۔

۳۹۔ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ رضی اللہ عنہ قَالَ كُنْتُ أَلْقَى مِنَ الْمَذْيِ شِدَّةً وَكُنْتُ أَكْثَرُ مِنْهُ الْإِعْتِسَالَ فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ إِنَّمَا يَجْزِيكَ مِنْ ذَلِكَ الْوُضُوءُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَكَيْفَ بِمَا يُصِيبُ ثَوْبِي مِنْهُ قَالَ يَكْفِيكَ بَأْنُ تَأْخُذَ كَفًّا مِنْ مَاءٍ فَتَنْضَحَ بِهِمَا مِنْ ثَوْبِكَ حَيْثُ تَرَى أَنَّهُ أَصَابَهُ - رَوَاهُ الْأَزْبَعَةُ إِلَّا النَّسَائِيَّ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ -

۴۰۔ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ هُوَ الْمَنِيُّ وَالْمَذْيُ وَالْوَدْيُ فَأَمَّا الْمَذْيُ وَالْوَدْيُ فَابْتَدَأَ يَفْسِدُ ذِكْرُهُ وَيَتَوَضَّأُ وَأَمَّا الْمَنِيُّ فَفِيهِ الْغُسْلُ رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ -

۳۹ ابوداؤد کتاب الطہارۃ میں باب فی المذی، ترمذی ابواب الطہارات میں باب فی المذی یصیب الثوب، ابن ماجہ ابواب الطہارۃ میں باب الوضوء من المذی۔
۴۰ طحاوی کتاب الطہارۃ میں باب الرجل یخرج من ذکره المذی۔

۳۹۔ حضرت سہل بن حنیفؓ نے کہا، میں مذی کی بہت شدت پاتا تھا اور اکثر اس سے غسل کرتا، میں نے اس کے بارہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو آپ نے فرمایا، تمہارے لیے اس سے وضو کافی ہے، میں نے عرض کیا، اے اللہ تعالیٰ کے پیغمبر! تو اس کا کیا ہوگا جو اس میں سے میرے کپڑے کو لگے؟ آپ نے فرمایا ”تمہیں اتنا کافی ہے کہ تم پانی کا چلو لے کر جہاں اسے لگا ہوا دیکھو چھینٹے مار دو“ اسے نسائی کے علاوہ اصحاب اربعہ نے روایت کیا ہے اور اس کی اسناد حسن ہے۔

۴۰۔ حضرت ابن عباسؓ نے کہا ”وہ منی، مذی اور ودی ہے۔ مگر مذی اور ودی تو ان سے استبراء اور وضو کیا جائے اور منی تو اس میں غسل ہے۔ اسے طحاوی نے روایت کیا اور اس کی اسناد حسن ہے۔“

لحہ منی۔ گاڑھا مادہ ہوتا ہے جو عموماً احتلام یا جماع میں خارج ہوتا اور اس کے خروج سے شہوت ختم ہو جاتی ہے مذی پتلا پانی کی طرح سفید مادہ جو جماع سے پہلے خارج ہوتا ہے اور اس سے شہوت بڑھ جاتی ہے، ختم نہیں ہوتی، ودی پیشاب کے بعد مذی کی طرح کے قطرات خارج ہونا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْبُؤْلِ

۴۱- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ بِقَبْرَيْنِ فَقَالَ إِنَّهُمَا كَيَعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِي كَبِيرٍ أَمَّا أَحَدُهُمَا فَكَانَ لَا يَسْتَرُ مِنْ الْبُؤْلِ وَأَمَّا الْآخَرُ فَكَانَ يَمْشِي بِالنَّمِيمَةِ ثُمَّ أَخَذَ جَرِيدَةً رَطْبَةً فَشَقَّهَا نِصْفَيْنِ فَغَسَرَ فِي كُلِّ قَبْرِ وَاحِدَةٍ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ لِمَ فَعَلْتَ هَذَا قَالَ لَعَلَّهُ يُخَفَّفُ عَنْهُمَا مَا لَهُمْ يَبْسًا. رَوَاهُ الشَّيْخَانِ -

۴۲- وَعَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَكْثَرُ عَذَابِ الْقَبْرِ مِنَ الْبُؤْلِ - رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَآخَرُونَ

۴۱ بخاری فی الوضوء ص ۳۵، مسلم کتاب الطہارۃ ص ۱۱۱ باب الدلیل علی نجاستہ البول -

باب - پیشاب کے بارہ میں جو حکم آیا ہے

۴۱- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دو قبروں کے پاس سے گزرے تو آپ نے فرمایا، بلاشبہ ان دونوں کو عذاب دیا جا رہا ہے اور انہیں (لوگوں کے خیال میں) کسی بڑے معاملہ میں عذاب نہیں دیا جا رہا۔ ان میں سے ایک تو وہ پیشاب سے نہیں بچتا تھا اور دوسرا وہ چغلی کرتا تھا، پھر آپ نے ایک ہری ٹہنی لے کر اسے توڑ کر آدھا آدھا کر دیا اور ہر قبر میں ایک ایک گاڑ دی، صحابہ نے عرض کیا اے اللہ تعالیٰ کے پیغمبر! آپ نے ایسا کیوں کیا؟ آپ نے فرمایا، شاید کہ ان سے تخفیف ہو جائے جب تک کہ یہ خشک نہ ہو جائیں! اس حدیث کو شیخین نے روایت کیا ہے۔

۴۲- ابوصالح سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قبر کا عذاب اکثر پیشاب (سے نہ بچنے) سے ہوتا ہے۔ اس روایت کو ابن ماجہ اور دوسرے محدثین نے بیان کیا ہے، امام

وَصَحَّحَهُ الدَّارَقُطْنِيُّ وَالْحَاكِمُ۔

۴۳۔ وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رضی اللہ عنہ قَالَ سَأَلْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

عَنِ الْبَوْلِ فَقَالَ إِذَا مَسَّكُمْ شَيْءٌ فَأَغْسِلُوهُ فَإِنِّي أَظُنُّ أَنَّ مِنْهُ عَذَابُ الْقَبْرِ۔ رَوَاهُ الْبَزَّازُ وَقَالَ فِي التَّلْخِصِ إِسْنَادُهُ حَسَنٌ۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي بَوْلِ الصَّبِيِّ

۴۴۔ عَنْ أُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مَحْصَنٍ رضی اللہ عنہا أَنَّهَا أَتَتْ بِابْنٍ لَهَا صَغِيرٍ لَمْ يَأْكُلِ الطَّعَامَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَاجْلَسَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي حَجَرِهِ

۴۳ ابن ماجہ ابواب الطہارۃ ص ۲۹ باب التشدید فی البول، سنن دارقطنی کتاب الطہارت ص ۱۲۸ باب نجاستہ البول... الخ، مستدرک حاکم کتاب الطہارۃ ص ۱۸۳ باب عامۃ عذاب القبر من البول۔

۴۴ کشف الاستار عن زوائد البزار ص ۱۳۳ باب الاستنجاء بالماء وتلخیص الحبیص ص ۱۲۱۔

دارقطنیؒ اور امام حاکمؒ نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

۴۳۔ حضرت عبادۃ بن صامتؓ نے کہا، ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پیشاب کے بارہ میں دریافت کیا، تو آپؐ نے فرمایا، جب تمہیں اس میں سے کوئی چیز لگ جائے، تو اسے دھو ڈالو، تحقیق میرا غالب گمان یہ ہے کہ بلاشبہ قبر کا عذاب اسی سے ہوتا ہے۔ اس حدیث کو بزار نے روایت کیا ہے۔ (حافظؒ نے تلخیص المجیر میں کہا ہے کہ اس کی اسناد حسن ہے۔

باب۔ بچہ کے پیشاب کے متعلق احادیث

۴۴۔ ام قیس بنت محصنؓ نے بیان کیا کہ میں اپنے چھوٹے بچے کو جرابھی کھانا نہیں کھاتا تھا (شیرخوار تھا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں لے کر حاضر ہوئی، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے

فَبَالَ عَلَى ثَوْبِهِ فَدَعَا بِمَاءٍ فَغَسَّغَهُ وَلَمْ يُغْسِلْهُ. رَوَاهُ الْجَمَاعَةُ.
 ۴۵- وَعَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رضی اللہ عنہا أَنَّهَا قَالَتْ أَتَى رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم بِصَبِيٍّ فَبَالَ عَلَى ثَوْبِهِ فَدَعَا بِمَاءٍ فَاتَّبَعَهُ آيَاهُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.
 ۴۶- وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم يُؤْتِي بِالصَّبْيَانِ فَيَدْعُوهُمْ
 فَأَتِي بِصَبِيٍّ مَرَّةً فَبَالَ عَلَيْهِ فَقَالَ مُتَّبِعُوا عَلَيْهِ الْمَاءَ صَبَّارًا وَهُوَ الطَّحَاوِيُّ
 وَاسْنَادُهُ صَحِيحٌ.

۴۵ بخاری فی الموضوع ۳۵۱ باب بول الصبیان، مسلم کتاب الطہارۃ ۱۳۹ باب حکم بول الطفل الرضيع... الخ، ابوداؤد کتاب الطہارۃ ۵۳۰ باب بول الصبی یصیب الثوب، ترمذی ابواب الطہارۃ ۳۱۱ باب ماجاء فی نضح بول الغلام، نسائی کتاب الطہارۃ ۵۱۵ باب بول الصبی الذی... الخ، ابن ماجہ ابواب الطہارۃ ۳۸۰ باب ماجاء فی بول الصبی الذی لم یطعم، مسند احمد ۲۵۵/۶۴

بخاری کتاب الموضوع ۳۵۱ باب بول الصبیان۔

طحاوی کتاب الطہارۃ ۳۸۰ باب حکم بول الغلام۔

اپنی گود مبارک میں بٹھالیا، اس نے آپ کے کپڑے پر پشیاں کر دیا، آپ نے پانی منگا کر اس پر چھڑک دیا اور اسے دھویا نہیں۔ یہ حدیث اصحاب صحاح ستہ اور امام احمد نے نقل کی ہے۔
 ۴۵۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ نے کہا کہ ایک بچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا تو اس نے آپ کے کپڑے پر پشیاں کر دیا، آپ نے پانی منگا کر اس پر بھاڑ دیا (دھویا نہیں)۔
 اس حدیث کو بخاری نے روایت کیا ہے۔

۴۶۔ انہیں سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس (شیر خوار) بچے لائے جلتے تھے، تو آپ ان کے لیے دعا فرماتے، ایک دفعہ ایک بچہ لایا گیا، اس نے آپ پر پشیاں کر دیا۔ آپ نے فرمایا: اس پر پانی بہا دو۔ یہ حدیث طحاوی نے روایت کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۴۷- وَعَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : بَوْلُ الْغُلَامِ يُنْضَحُ عَلَيْهِ وَبَوْلُ الْجَارِيَةِ يُغْسَلُ قَالَ قَتَادَةُ هَذَا مَالٌ يَطْعَمُ فَإِذَا طَعِمَا غُسِلَ بَوْلُهُمَا . رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابُودَاوُدَ وَآخَرُونَ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ .

۴۸- وَعَنْ أَبِي السَّمْحِ رضی اللہ عنہ قَالَ كُنْتُ خَادِمَ النَّبِيِّ ﷺ فَجِئْتُ بِالْحَسَنِ أَوِ الْحُسَيْنِ رضی اللہ عنہ فَقَالَ عَلِيٌّ صَدْرِهِ فَأَرَادُوا أَنْ يَغْسِلُوهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : رُبُّهُ فَإِنَّهُ يُغْسَلُ بَوْلُ الْجَارِيَةِ وَيُرَشُّ مِنْ بَوْلِ الْغُلَامِ . رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَأَبُو دَاوُدَ وَآخَرُونَ

۴۷ ابوداؤد کتاب الطہارۃ ص ۵۲۱ باب بول الصبی یصیب الثوب ، مسند احمد ص ۶۱ -

۴۸ ابوداؤد کتاب الطہارۃ ص ۵۲۱ باب بول الصبی یصیب الثوب ، نسائی ابواب الطہارۃ ص ۵۲۱ باب بول الجاریۃ ، ابن ماجہ ابواب الطہارات ص ۲۸۰ باب ماجاء فی بول الصبی... الخ ابن خزیمہ کتاب الوضوء ص ۱۴۳ رقم الحدیث ۲۸۵۲ ، مستدرک حاکم کتاب الطہارۃ ص ۱۶۱ باب ینضح بول الغلام... الخ .

۴۷- حضرت علیؑ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”لوٹکے کے پیشاب پر پانی بہا دیا جائے گا اور لوٹکی کے پیشاب کو دھویا جائے“ قتادہؒ نے کہا، یہ حکم اس وقت ہے جب کہ کھانا نہ کھانے لگیں اور جب کھانا کھانے لگیں تو دونوں کے پیشاب کو دھویا جائے۔

یہ حدیث احمد، ابوداؤد اور دیگر محدثین نے روایت کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۴۸- حضرت ابوالسّمحؒ نے کہا، میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا خادم تھا، آپ کے پاس حضرت حسنؑ یا حضرت حسینؑ لائے گئے، تو انہوں نے آپ کے سینہ اطہر پر پیشاب کر دیا، صحابہؓ نے چاہا کہ اسے دھو ڈالیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، پانی چھڑک ڈالو، لوٹکی کے پیشاب کو دھویا جائے اور لوٹکے کے پیشاب کی وجہ سے پانی چھڑک دیا جائے۔

یہ حدیث ابن ماجہ، ابوداؤد، نسائی اور دیگر محدثین نے بیان کی ہے۔ ابن خزیمہؒ اور حاکمؒ نے اسے صحیح

وَصَحَّحَهُ ابْنُ خُرَيْمَةَ وَالْحَاكِمُ وَحَسَنَهُ الْبُخَارِيُّ -
 ۴۹- وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي كَيْسٍ عَنْ أَبِيهِ رضی اللہ عنہ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا
 عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَعَلَى بَطْنِهِ أَوْ عَلَى صَدْرِهِ حَسَنٌ رضی اللہ عنہ أَوْ حُسَيْنٌ
رضی اللہ عنہ فَبَالَ عَلَيْهِ حَتَّى رَأَيْتُ بَوْلَهُ أَسَارِيْعَ فَتَمَنَّا إِلَيْهِ فَمَتَّالٍ
 دَعُوهُ قَدَعًا بِمَاءٍ فَصَبَّهُ عَلَيْهِ - رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَإِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ -
 ۵۰- وَعَنْ أُمِّ الْفَضْلِ رضی اللہ عنہا قَالَتْ لَمَّا وَلِدَ الْحُسَيْنُ رضی اللہ عنہ قُلْتُ
 يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَعْطِنِيهِ أَوْ أَدْفَعْهُ إِلَيَّ فَلَا كِفْلَةَ أَوْ أُرْضِعْهُ
 بِلَبَنِي فَنَفَعَلْ فَأَتَيْتُهُ بِهِ فَوَضَعَهُ عَلَى صَدْرِهِ فَبَالَ عَلَيْهِ فَأَصَابَ
 إِزَارَهُ فَقُلْتُ لَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَعْطِنِي إِزَارَكَ أَعْغِسْهُ قَالَ لَمَّا يَصِبُ
 ۴۹ طحاوی کتاب الطہارۃ ص ۶۸ باب حکم بول النملاء -

اور ایام بخاری نے حسن قرار دیا ہے ۔

۴۹- عبد الرحمن بن ابی کئی نے بیان کیا کہ میرے والد نے کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا تھا آپ کے پیٹ مبارک یا سینہ اطہر پر حضرت حسن یا حضرت حسین تھے ، انہوں نے آپ پر پیشاب کر دیا ، یہاں تک کہ میں نے ان کے پیشاب کی دھاریں دیکھیں ۔ ہم آپ کی طرف پکے ، تو آپ نے فرمایا : اسے چھوڑو پھر آپ نے پانی منگایا تو وہ اس پر بہا دیا ، یہ حدیث طحاوی نے بیان کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے ۔

۵۰- حضرت ام الفضل نے کہا ، جب حضرت حسین پیدا ہوئے ، میں نے عرض کیا ، اے اللہ تعالیٰ کے پیغمبر ! یہ بچہ مجھے عطا فرمائیں ، تاکہ میں اس کی کفالت کروں یا یوں کہاں کریں اسے اپنا دودھ پلاؤں ، آپ نے ایسا کر دیا ۔

(ایک دفعہ) میں انہیں لے کر آپ کے پاس آئی آپ نے انہیں اپنے سینہ اطہر پر بٹھالیا ، تو انہوں نے آپ پر پیشاب کر دیا ، پیشاب آپ کی چادر مبارک کو لگا ، میں نے آپ سے عرض کیا ، اے اللہ تعالیٰ کے پیغمبر ! اپنی چادر مجھے دیں میں اسے دھو ڈالوں ، آپ نے فرمایا : بلاشبہ لڑکے کے پیشاب پر پانی بہایا جائے اور لڑکے کے پیشاب

عَلَى بَوْلِ الْغُلَامِ وَيُغْسَلُ بَوْلُ الْجَارِيَةِ. رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

۵۱- وَعَنِ الْحَسَنِ عَنْ أُمِّهِ أَنَّهَا أَبْصَرَتْ أُمَّرَسَلَمَةَ  تَصَبَّ الْمَاءَ عَلَى بَوْلِ الْغُلَامِ مَا لَمْ يَطْعَمْ فَإِذَا طَعِمَ غَسَلَتْهُ وَكَانَتْ تَغْسِلُ بَوْلَ الْجَارِيَةِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ.

قَالَ النَّيْمَوِيُّ لِأَجْلِ أَمْثَالِ هَذِهِ الزَّوَايَاتِ ذَهَبَ الطَّحَاوِيُّ إِلَى أَنَّ الْمُرَادَ بِالنَّضْحِ فِي بَوْلِ الْغُلَامِ صَبُّ الْمَاءِ عَلَيْهِ تَوْفِيقًا بَيْنَ الْأَخْبَارِ -

بَابُ فِي بَوْلِ مَا يُؤْكَلُ لِحْمُهُ

۵۲- عَنِ الْبَرَاءِ  قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  لَا بَأْسَ

۵۰. طحاوی کتاب الطہارۃ ص ۶۶ باب حکم بول الغلام۔

۵۱. ابو داؤد کتاب الطہارۃ ص ۵۲ باب بول الصبی یصیب الثوب۔

کو دھویا جائے، یہ حدیث طحاوی نے بیان کی ہے اور اس کی اسناد حسن ہے۔

۵۱- حسن بصریؒ نے اپنی والدہ سے بیان کیا کہ انہوں نے ام المؤمنین حضرت ام سلمہؓ کو دیکھا، وہ لڑکے کے پیشاب پر جب کہ وہ کھانا نہ کھاتا، پانی بہا دیتی تھیں، جب کھانا کھاتا تو اسے دھوتیں اور لڑکے کے پیشاب کو (بر حالت میں) دھوتیں تھیں۔

یہ حدیث ابو داؤد نے روایت کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔ (مصحف آثار السنن) نیروی نے کہا، ان جیسی روایات کے پیش نظر امام طحاویؒ نے مختلف روایات میں تطبیق دیتے ہوئے یہ بات کہی ہے کہ لڑکے کے پیشاب پر پانی چھڑکنے سے مراد اس پر پانی بہانا ہے۔

بَابُ حَلَالِ گوشت والے جانوروں کے پیشاب میں

۵۲- حضرت براءؓ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جن جانوروں کا گوشت کھایا جاتا ہے ان کے سے نضح اور غسل دونوں طرح کے الفاظ مذی کے بارہ میں بھی احادیث میں موجود ہیں۔ وہاں بھی پانی بہانا ہی مراد ہے۔

يَبُولُ مَا أُكِلَ لَحْمُهُ - رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ - وَضَعَفَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ
وَأَسْنَادُهُ وَاهٍ جِدًّا -

بَابُ فِي نَجَاسَةِ الرَّوْثِ

۵۳- وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ رضی اللہ عنہ قَالَ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ الْغَائِطَ فَأَمَرَنِي أَنْ
أَتِيَهُ بِثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ فَوَجَدْتُ حَجَرَيْنِ وَالتَّمَسْتُ الثَّالِثَ فَلَمْ أَجِدْ
فَأَخَذْتُ رَوْثَةً فَأَتَيْتُهُ بِهَا فَأَخَذَ الْحَجَرَيْنِ وَالْقَى الرَّوْثَةَ وَقَالَ
هَذَا رِكْسٌ - رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ -

۵۲ دارقطنی کتاب الطہارۃ ص ۱۲۱ باب نجاستہ البول ... الخ -

۵۳ بخاری کتاب الوضوء ص ۱۲۱ باب لا یتنجی بروث -

پیشاب میں کوئی حرج نہیں۔

یہ حدیث دارقطنی نے بیان کی ہے اور اسے ضعیف قرار دیا ہے، اور اسی طرح کی روایت حضرت جابرؓ
سے بھی منقول ہے، اس کی سند بہت زیادہ کمزور ہے۔

باب - لید کی نجاست میں

۵۳ - حضرت عبد اللہؓ نے کہا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کے لیے تشریف لے گئے، تو مجھے فرمایا
کہ میں آپ کے پاس تین پتھر لے کر آؤں، دو پتھر تو میں نے لے لیے اور تیسرے کو تلاش کیا، مجھے نہ ملا، میں نے
روث (لید) لیا، وہ آپ کے پاس لایا، آپ نے دونوں پتھر لے لیے اور روث پھینک دیا، اور فرمایا: یہ
گندگی ہے۔ یہ حدیث بخاری نے روایت کی ہے۔

دیکھیے ابی داؤد ص ۲۴۱ باب فی المنیٰ اور بخاری ص ۱۳۱ باب فی المنیٰ -

بَابُ فِي أَنَّ مَا لَافْسَ لَهُ سَائِلَةٌ لَا يَنْجُسُ بِالْمَوْتِ

۵۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِي شَرَابٍ أَحَدَكُمْ فَلْيَغْمِسْهُ ثُمَّ لِيَنْزِعْهُ فَإِنَّ فِي أَحَدِ جَنَاحَيْهِ دَاءٌ وَفِي الْآخَرِ شِفَاءٌ- رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ-

بَابُ نَجَاسَةِ دَمِ الْحَيْضِ

۵۵- عَنْ أَسْمَاءَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ إِحْدَانَا يُصِيبُ ثَوْبَهَا مِنْ دَمِ الْحَيْضَةِ كَيْفَ تَصْنَعُ بِهِ قَالَ تَحْتُهُ ثُمَّ تَقْرِصُهُ بِالْمَاءِ ثُمَّ تَنْضَحُهُ ثُمَّ تُصَلِّيُ فِيهِ- رَوَاهُ الشَّيْخَانِ-

۵۴ فی بدء الخلق ۳۶ باب اذا وقع الذباب... الخ.
۵۵ بخاری فی الوضوء ۳۶ باب غسل الدم، مسلم کتاب الطهارة ۳۶ باب نجاسة الدم وكيفية غسله-

باب جس میں بہنے والا خون نہ ہو اس کمرے سے پانی وغیرہ ناپاک نہیں ہوتا

۵۴- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کبھی تمہارے پینے کی چیز میں گر جائے تو وہ اسے ڈبو دے پھر اسے نکالے، بلاشبہ اس کے ایک پر میں بیماری ہے اور دوسرے میں شفا ہے۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

باب- حیض کے خون کی نجاست میں

۵۵- حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے کہا، ایک عورت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا، ہم عورتوں میں سے کسی کے کپڑے کو حیض کا خون لگ جاتا ہے، تو وہ اس کپڑے کے ساتھ رپاک کرنے کے لیے کیا کرتے آپ نے فرمایا ”انگلیوں کے پوروں سے پکڑ کر دگڑ کر جھاڑے پھر اسے پانی سے دھوئے، پھر اس پر چھینٹے مارے پھر اس میں نماز پڑھے“ اسے شیخین نے بیان کیا ہے۔

۵۶۔ وَعَنْ أُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مَحْصَنٍ رضی اللہ عنہا قَالَتْ سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ دَمِ الْحَيْضِ يَكُونُ فِي الثَّوْبِ قَالَ حَكَيْهِ يَضْلَعُ وَاغْسِلِيهِ بِمَاءٍ وَاسِدِرِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ حِبَّانَ وَاسْنَادُهُ صَحِيحٌ -

بَابُ الْأَذَى يُصِيبُ النِّعْلَ

۵۷۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا وَطِئَ الْأَذَى بِخُفَيْهِ فَطَهَّرْهُمَا التُّرَابُ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَاسْنَادُهُ حَسَنٌ وَعِنْدَهُ لَهُ شَاهِدٌ

۵۶ ابوداؤد کتاب الطہارۃ ص ۲۱۵ باب المرأة تغسل ثوبها... الخ، نسائی کتاب المیاء ص ۲۱۶ باب دم الحيض يصيب الثوب، ابن ماجه ابواب الطہارۃ ص ۲۱۶ باب ما جاء في دم الحيض يصيب الثوب، صحيح ابن خزيمة ص ۲۱۶ باب استحباب غسل دم الحيض من الثوب بالماء والسدر رقم الحديث ۲۴۴، ابن حبان کتاب الطہارۃ ص ۲۱۶ باب تطهير النجاسة. ۵۷ ابوداؤد کتاب الطہارۃ ص ۲۱۵ باب الاذى يصيب النعل -

۵۶۔ ام قیس بنت محسنؓ نے کہا، میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حیض کے خون کے بارہ میں دریافت کیا جو کہ کپڑے میں لگا ہوا ہو، آپ نے فرمایا ”کپڑے کے پہلوؤں سے اُسے رگڑو اور اُسے بیری کے (پتوں کے) ساتھ پکے ہوئے پانی سے دھو ڈالو“

یہ حدیث ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، ابن خزمیر اور ابن حبان نے بیان کی ہے اور اس کی سند صحیح ہے۔

باب۔ جوتے پر لگنے والی گندگی کا بیان

۵۷۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جب کوئی شخص اپنے جوتوں سے نجاست دوند ڈالے تو ان کی طہارت مٹی ہے (یعنی زمین پر چلنے سے جوتے پاک ہو جائیں گے) یہ حدیث ابوداؤد نے بیان کی ہے، اور اس کی سند حسن ہے، اور ابوداؤد میں ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ کی حدیث

بِمَعْنَاهُ مِنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا

بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ طَهْوْرِ الْمَرْأَةِ

۵۸۔ عَنْ الْحَكَمِ بْنِ عَمْرِو الْغَفَارِيِّ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى أَنْ يَتَوَضَّأَ الرَّجُلُ بِفَضْلِ طَهْوْرِ الْمَرْأَةِ رَوَاهُ الْخَمْسَةُ وَآخَرُونَ وَحَسَنَهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ ۔

۵۹۔ وَعَنْ حُمَيْدِ الْحَمِيرِيِّ قَالَ لَقِيتُ رَجُلًا صَحِبَ النَّبِيَّ ﷺ أَرْبَعَ سِنِينَ كَمَا صَحِبَهُ أَبُو هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

۵۸ ابوداؤد کتاب الطہارۃ ص ۱۱۱ باب الوضوء بفضل المرأة ہرمذی ابواب الطہارات ص ۱۱۱ باب کراہیۃ فضل طہور المرأة، نسائی کتاب المیاء ص ۶۲۳ باب النہی عن فضل وضوء المرأة، ابن ماجہ کتاب الطہارۃ ص ۳۱۱ باب النہی عن ذلک، صحیح ابن حبان کتاب الطہارۃ ص ۲۲۳ باب الوضوء بفضل وضوء المرأة۔

سے اس کا ہم معنی شاہد موجود ہے۔

باب۔ جو روایات عورت کے پس ماندہ (بچے ہوئے) پانی کے بارہ میں ہیں

۵۸۔ حکم بن عمرو الغفاری سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مرد کو عورت کے بچے ہوئے پانی سے وضو کرنے سے منع فرمایا۔

یہ حدیث اصحاب رحمہ اور دیگر محدثین نے بیان کی ہے۔ امام ترمذی نے اسے حسن اور ابن حبان نے صحیح قرار دیا ہے۔

۵۹۔ حمید الحمیری نے کہا، میں ایک ایسے شخص سے ملا، جو چار سال نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہا، جیسا کہ ابو ہریرہؓ آپ کی صحبت میں رہے (یعنی جس طرح حضرت ابو ہریرہؓ اپنا اکثر وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں صرف کرتے تھے)، اس صحابی نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ عورت مرد کے

أَنْ تَغْتَسِلَ الْمَرْأَةُ بِفَضْلِ الرَّجُلِ وَتَغْتَسِلَ الرَّجُلُ بِفَضْلِ الْمَرْأَةِ
وَلْيُخْتَرِ فَا جَمِيعًا. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ -

۶۰۔ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَغْتَسِلُ
بِفَضْلِ مَيْمُونَةَ رضی اللہ عنہا رَوَاهُ مُسْلِمٌ -

۶۱۔ وَعَنْهُ قَالَ اغْتَسَلَ بَعْضُ أَرْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ فِي حَفْنَةٍ فَجَاءَ
النَّبِيُّ ﷺ لِيَتَوَضَّأَ مِنْهَا أَوْ يَغْتَسِلَ فَقَالَتْ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ
كُنْتُ جُنْبًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ الْمَاءَ لَا يَجُنُبُ - رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

۵۹ ابو داؤد کتاب الطہارۃ ص ۱۱۱ باب الوضوء بفضل المرأة، نسائی کتاب الطہارۃ
ص ۱۱۲ باب ذکر النهی عن الاغتسال بفضل الجنب -

۶۰ کتاب الحيض ص ۱۱۲ باب القدر المستحب من الماء... الخ
۶۱ ابو داؤد کتاب الطہارۃ ص ۱۱۱ باب الماء لا يجنب، ترمذی ابواب الطہارات ص ۱۱۱
باب الرخصة في ذلك، صحيح ابن خزيمة ص ۱۱۲ باب اباخه الوضوء بفضل غسل
المرأة... الخ رفقہ الحديث ص ۱۱۲ -

بچے ہونے پانی سے غسل کرے اور مرد و عورت کے بچے ہونے پانی سے غسل کرے اور چاہیے کہ وہ اکٹھے چلو بھرتی
یہ حدیث ابو داؤد اور نسائی نے بیان کی ہے اور اس کی سند صحیح ہے۔

۶۰۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، ام المؤمنین حضرت ميمونہ رضی اللہ عنہا کے بچے ہونے
پانی سے غسل فرماتے تھے۔

یہ حدیث مسلم نے بیان کی ہے۔

۶۱۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا، امات المؤمنین میں سے ایک نے ٹب میں پانی لے کر غسل کیا، پھر
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے تاکہ اس سے وضو فرمائیں یا غسل راوی کو شک ہے، اس ام المؤمنین
نے آپ سے عرض کیا، اے اللہ تعالیٰ کے پیغمبر! میں تو جنابت کی حالت میں تھی، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا "بلاشبہ پانی ناپاک نہیں ہوتا۔"

یہ حدیث ابو داؤد اور دیگر محدثین نے بیان کی ہے، امام ترمذی اور ابن خزيمة نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

وَاٰخِرُونَ وَصَحَّحَهُ السِّرْمَدِيُّ وَابْنُ خُرَيْمَةَ۔
 قَالَ النِّيمَوِيُّ اخْتَلَفُوا فِي التَّوْفِيقِ بَيْنَ الْاَحَادِيثِ فَجَمَعَ
 بَعْضُهُمْ بِحَمْلِ النَّهْيِ عَلَى التَّنْزِيهِ وَبَعْضُهُمْ بِحَمْلِ اَحَادِيثِ
 النَّهْيِ عَلَى مَا سَاقَطَ مِنَ الْاَعْضَاءِ بِكَوْنِهِ صَارَ مُسْتَعْمَلًا وَالْجَوَازُ
 عَلَى مَا بَقِيَ مِنَ الْمَاءِ وَبِذَلِكَ جَمَعَ الْخَطَّابِيُّ۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي تَطْهِيرِ الدِّبَاجِ

۶۲۔ عَنِ بْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ تَصَدَّقَ عَلَى مَوْلَاةٍ لِّمَيْمُونَةَ
 بِشَاةٍ فَمَاتَتْ فَمَرَّ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ هَلَّا اخَذْتُمْ
 اِهَا بِهَا فَدَبَغْتُمُوهُ فَانْتَفَعْتُمْ بِهِ فَقَالُوا اِنَّهَا مَيْتَةٌ فَقَالَ اِنَّمَا

نیروی نے کہا، محدثین نے ان روایات کی تطبیق میں اختلاف کیا ہے، بعض نے اس طرح تطبیق دی ہے کہ
 ریس ماندہ پانی کے استعمال سے منع والی احادیث کو مکروہ تنزیہ پر حمل کیا ہے اور بعض نے منع والی احادیث
 کو اس پانی پر حمل کیا ہے جو اعضا سے گرے، کیونکہ وہ مستعمل ہو جاتا ہے، اور جواز والی روایات کو پس ماندہ پانی
 پر حمل کیا ہے۔ امام خطابیؒ نے اسی طرح تطبیق دی ہے۔

باب۔ جو روایات دباغت کے مطہر ہونے کے بارہ میں ہیں

۶۲۔ حضرت ابن عباسؓ نے کہا، ام المؤمنین حضرت میمونہؓ کی آزاد کردہ باندی کو صدقہ کی ایک بکری دی گئی
 وہ مر گئی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس سے گزرے تو فرمایا ”تم نے اس کا چمڑا کیوں نہ اتارا، پھر تم
 اسے دباغت دے دیتے، پھر اس کے ساتھ فائدہ اٹھاتے، انہوں نے عرض کیا، یہ بکری تو مردار ہے، آپ نے

سلسلہ مسائل و دھوپ کے ساتھ چمڑے کو پکانا۔

حَرَّمَ أَكْلَهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۶۳۔ وَعَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِذَا دَبِغَ الْإِهَابُ فَقَدْ طَهِّرَ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۶۴۔ وَعَنْ مَيْمُونَةَ ؓ قَالَ مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِشَاةٍ يَجْرُونَ فِيهَا فَقَالَ لَوْ أَخَذْتُكُمْ إِهَابِهَا فَقَالُوا إِنَّهَا مَيْتَةٌ قَالَ يَطْهَرُهَا الْمَاءُ وَالْقِرْظُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَآخَرُونَ وَصَحَّحَهُ ابْنُ السَّكَنِ وَالْحَاكِمُ۔

۶۵۔ وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْمَحْبِقِ ؓ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ دَعَا بِمَاءٍ مِنْ قُرْبَةٍ عِنْدَ امْرَأَةٍ فَقَالَتْ إِنَّهَا مَيْتَةٌ فَقَالَ أَلَيْسَ قَدْ دَبَغْتُهَا

۶۲۔ مسلم کتاب الحيض ۱۵۹ باب الطهارة جلود الميتة بالدباغ۔

۶۳۔ مسلم کتاب الحيض ۱۵۹ باب طهارة جلود الميتة بالدباغ۔

۶۴۔ ابوداؤد کتاب اللباس ۲۱۳ باب فی اھب الميتة، نسائی کتاب الفروع والعتيرة ۱۹۹ باب ما يدبغ به جلود الميتة۔

فرمایا "بلاشبہ اس کا کھانا حرام ہے" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

۶۳۔ ابن عباسؓ نے کہا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا "جب کچی کھال کو دباغت دے دی گئی تو وہ پاک ہو گئی" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

۶۴۔ ام المومنین حضرت میمونہؓ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک بکری کے پاس سے گزرے جسے لوگ گھسیٹ رہے تھے، تو آپؐ نے فرمایا "اگر تم اس کی کھال اتار لیتے؟ انہوں نے کہا، یہ مردار ہے، آپؐ نے فرمایا "پانی اور سلم (کیکڑے کے مشابہ ایک درخت ہے) اسے پاک کر دے گا" اس حدیث کو ابوداؤد، نسائی اور دیگر محدثین نے بیان کیا ہے، ابن السکن اور حاکم نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

۶۵۔ سلمہ بن الجحیفؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مشک سے جو کہ ایک عورت کے پاس تھی پانی منگایا، اس نے کہا، یہ مردار کی کھال سے بنی ہوئی ہے، تو آپؐ نے فرمایا "کیا تو نے اسے دباغت

قَالَتْ بَلَىٰ قَالَ دَبَا عَنْهَا ذَكَاتُهَا - رَوَاهُ أَحْمَدُ وَآخَرُونَ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ -
 ۶۶ - وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُكَيْمٍ رضی اللہ عنہ قَالَ كَتَبَ إِلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
 قَبْلَ وَفَاتِهِ بِشَهْرٍ أَنْ لَا تَتَفَعَّوْا مِنَ الْمَيْتَةِ بِأَهَابٍ وَلَا عَصَبٍ رَوَاهُ
 الْخُمْسَةُ وَهُوَ مَعْلُولٌ بِالْأَلْفِ نَقْطَاعٍ وَالْإِضْطِرَابِ -

بَابُ إِنْجِيَةِ الْكُفَّارِ

۶۷ - وَعَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُسَنِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا
 بِأَرْضٍ قَوْمُ أَهْلِ الْكِتَابِ أَفْنَا كُلَّ فِيْ إِنْجِيَتِهِمْ فَقَالَ لَا تَأْكُلُوا فِيْهَا

۶۵ - مسند احمد ص ۳۱۶ ، نسائی کتاب الفروع والعتيرة ص ۱۹۱ باب جلود الميتة -
 ۶۶ - ابوداؤد کتاب اللباس ص ۲۱۴ باب فی اہل الميتة ، ترمذی ابواب اللباس ص ۳۱۳
 باب ما جاء فی جلود الميتة اذا دلفت ، نسائی کتاب الفروع والعتيرة ص ۱۹۱ باب
 ما يدلیغ بہ جلود الميتة ، ابن ماجہ کتاب اللباس ص ۲۶۶ باب من کان لا ینتفع من
 الميتة باہاب ولا عصب ، مسند احمد ص ۳۱۶ -

نہیں دی تھی؟ اس نے عرض کیا اچھی ہاں آپ نے فرمایا ”اس کی دباغت ہی اس کے لیے پاک کرنے والی ہے
 یہ حدیث احمدؒ اور دیگر محدثین نے بیان کی ہے، اور اس کی سند صحیح ہے۔

۶۶ - حضرت عبداللہ بن عکیمؓ نے کہا ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی وفات سے ایک ماہ قبل ہماری طرف
 لکھا کہ ”مردار کے چمڑے اور پھٹوں سے فائدہ نہ اٹھاؤ“

اسے اصحاب خمسہ نے بیان کیا ہے، اور یہ حدیث انقطاع اور اضطراب کی وجہ سے معلول ہے۔

باب - کفار کے برتنوں کے بارہ میں

۶۷ - ابو ثعلبہ الخشنیؓ نے کہا، میں نے عرض کیا، اے اللہ تعالیٰ کے پیغمبر! ہم اہل کتاب کی قوم کے علاقہ میں
 رہتے ہیں، کیا ہم ان کے برتنوں میں کھا سکتے ہیں؟ تو آپ نے فرمایا ”ان میں مت کھاؤ، مگر یہ کہ تمہیں اس کے

إِلَّا أَنْ لَا تَجِدُوا غَيْرَهَا فَاغْسِلُوهَا وَكُلُّوْا فِيهَا. رَوَاهُ الشَّيْخَانِ -

بَابُ آدَابِ الْخَلَاءِ

۶۸- عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ رضي الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِذَا أَتَيْتُمُ الْغَائِطَ فَلَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ وَلَا تَسْتَدْبِرُوهَا بِبَوْلٍ وَلَا بَغَائِطٍ وَلَكِنْ شَرِّقُوا أَوْ غَرِّبُوا. رَوَاهُ الْجَمَاعَةُ -

۶۹- وَعَنْ سَلْمَانَ رضي الله عنه قَالَ لَقَدْ نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ تَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ بِغَائِطٍ أَوْ بَوْلٍ أَوْ أَنْ تَسْتَنْجِيَ بِالْيَمِينِ أَوْ أَنْ

۶۷ بخاری کتاب الذبائح ۸۲ باب آئیۃ المجوس والمیتۃ و مسلم کتاب الصید ۱۲۲

باب الصید بالکلاب المعلمۃ - ۶۸ بخاری کتاب الوضوء ۳۲ باب لا تستقبل القبلة ... الخ ، مسلم کتاب الطہارۃ

۳۱ باب الاستطابہ ، البوداؤد کتاب الطہارۃ ۳۱ باب کراہیۃ استقبال القبلة عند

... الخ ، ترمذی ابواب الطہارات ۳۱ باب فی النهی عن استقبال القبلة ... الخ ، نسائی

کتاب الطہارۃ ۳۱ باب استدبار القبلة عند الحاجة ، ابن ماجہ

ابواب الطہارۃ ۲۱ باب النهی عن استقبال القبلة بالغائط والبول ، ترمذی ابواب الطہارۃ ۳۱

باب فی النهی عن استقبال القبلة بغائط أو بول ، مسند أحمد ۲۲۵ -

سوا (دوسرا برتن) نہ ملے تو اسے دھو کر اس میں کھاؤ“ یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے۔

باب - بیت الخلاء کے آداب میں

۶۸- حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جب تم بیت الخلاء میں جاؤ، تو قبلہ کی طرف منہ نہ کرو نہ اس کی طرف پشت کرو، پیشاب کرتے ہوئے اور نہ پاخانہ کرتے ہوئے لیکن مشرق و مغرب کی طرف منہ کرو۔ یہ حدیث محدثین کی جماعت نے بیان کی ہے۔

۶۹- حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں منع فرمایا کہ ہم پاخانہ، پیشاب کرتے وقت

سے وہاں قبلہ شمال، جنوب ہے۔ اس لیے مشرق اور مغرب کی طرف منہ کرنے کا حکم دیا ہے۔

نُتَنَجِي بِأَقْلٍ مِنْ ثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ أَوْ أَنْ تُسْتَنَجَى بِرَجِيعٍ أَوْ بِعَظْمٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.
۷۰۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا جَلَسَ أَحَدُكُمْ

عَلَى حَاجَتِهِ فَلَا يَسْتَقْبِلَنَّ الْقِبْلَةَ وَلَا يَتَدَبَّرُهَا۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۷۱۔ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ رَقِيتُ يَوْمًا عَلَى بَيْتِ أُخْتِي
حَفْصَةَ رضی اللہ عنہا فَارَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَاعِدًا لِلْحَاجَتِ مُسْتَقْبِلَ الشَّامِ
مُسْتَدْبِرَ الْقِبْلَةِ۔ رَوَاهُ الْجَمَاعَةُ۔

۷۲۔ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رضی اللہ عنہ قَالَ لَهِيَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ أَمْسَ
۶۹۔ مسلم کتاب الطہارۃ من ۱۳ باب الاستطابۃ۔

کتاب الطہارۃ من ۱۳ باب الاستطابۃ۔

۷۱ بخاری کتاب الوضوء من ۲۲ باب التبرز فی البیوت، مسلم کتاب الطہارۃ من ۱۳ باب
الاستطابۃ، ابوداؤد کتاب الطہارۃ من ۱۳ باب الرخصة فی ذلك، ترمذی ابواب الطہارۃ
من ۹ باب ما جاء فی الرخصة فی ذلك، نسائی کتاب الطہارۃ من ۱۳ باب الرخصة فی
ذلك فی البیوت، ابن ماجہ ابواب الطہارۃ من ۲۲ باب الرخصة فی ذلك فی الکلیف منہ احمد ۱۳۱۱۔

منہ قبلہ کی طرف کریں یا ہم دائیں ہاتھ، تین پتھروں سے کم، گوبر یا ہڈی سے استنجا کریں۔ یہ حدیث مسلم نے
بیان کی ہے۔

۷۰۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم میں سے کوئی
قضائے حاجت کے لیے بیٹھے تو نہ قبلہ کی طرف منہ کرے اور نہ پشت۔
یہ حدیث مسلم نے بیان کی ہے۔

۷۱۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا، میں ایک دن اپنی بہن ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے مکان پر چڑھا تو
میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شام کی طرف منہ اور قبلہ کی طرف پشت کیے ہوئے قضا حاجت کے لیے
بیٹھے ہوئے دیکھا یہ حدیث جماعت محدثین نے بیان کی ہے۔

۷۲۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہا، اللہ تعالیٰ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ ہم پیشاب کرتے

تَسْتَقْبِلُ الْقِبْلَةَ بِبَوْلٍ فَرَأَيْتُهُ قَبْلَ أَنْ يَقْبُضَ بِعَاهٍ يَسْتَقْبِلُهَا - رَوَاهُ الْخَمْسَةُ
إِلَّا النَّسَائِيَّ وَحَسَنَهُ التِّرْمِذِيُّ وَنَقَلَ عَنِ الْبُخَارِيِّ تَصْحِيحَهُ -
قَالَ النِّيمَوِيُّ النَّهْيُ لِلتَّنْزِيهِ وَفَعَلَهُ ﷺ كَانَ لِلْبَاحَةِ أَوْ مَخْصُومًا
بِهِ جَمْعًا بَيْنَ الْأَحَادِيثِ -

۷۳- وَعَنْ مَرْوَانَ الْأَصْفَرِ قَالَ رَأَيْتُ بَنَ عُمَرَ ﷺ أَنَاخَ رَاحِلَتَهُ
مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ ثُمَّ جَلَسَ يَبْوُلُ إِلَيْهَا فَقُلْتُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْيَسْرُ
قَدْ نَهَى عَنْ ذَلِكَ قَالَ بَلَى إِنَّمَا نَهَى عَنْ ذَلِكَ فِي الْفَضَاءِ فَإِذَا كَانَ بَيْنَكَ
وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ شَيْءٌ لَيْسَتْ رُكُوعُ فَلَا بَأْسَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَآخَرُونَ وَاسْنَادُهُ
حَسَنٌ -

۷۲ ابوداؤد کتاب الطہارۃ ص ۳۱ باب کراہیۃ استقبال القبلة... الخ ، ترمذی ابواب الطہارات
ص ۳۱ باب ما جاء من الرخصة في ذلك ، ابن ماجہ ابواب الطہارۃ ص ۳۱ باب الرخصة في ذلك
في الكنيف... الخ ، مسند احمد ص ۳۲ -

۷۳ ابوداؤد کتاب الطہارۃ ص ۳۱ باب کراہیۃ استقبال القبلة -
وقت قبلہ کی طرف نہ کریں ، میں نے آپ کو آپ کی وفات سے ایک سال قبل ، قبلہ کی طرف منہ کیے ہوئے
دیکھا ، یہ حدیث نسائی کے علاوہ اصحاب خمسہ نے بیان کی ہے ، امام ترمذی نے اسے حسن قرار دیا ہے ، اور
امام بخاری نے اس کی تصحیح منقول ہے ۔ نبوی نے مختلف احادیث میں تطہیر دیتے ہوئے کہا ، (قبلہ کی طرف
منہ یا پشت کرنے سے) ، نہی ، کراہت تنزیہ کے لیے ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا منہ کرنا بیان جواز
کے لیے ہے یا صرف آپ کے ساتھ مخصوص ہے ۔

۷۴- مروان الاصغر نے کہا ، میں نے حضرت ابن عمر کو دیکھا کہ انہوں نے اپنی سواری کا جانور قبلہ کی جانب
بٹھایا ، پھر بیٹھ کر اسی طرف پیشاب کیا ، میں نے کہا ، اسے ابو عبد الرحمن ! کیا اس سے منع نہیں کیا گیا ؟ انہوں نے کہا
ہاں ، بلاشبہ اس سے کھلی جگہ میں منع کیا گیا ہے ، پس جب تیرے اور قبلہ کے درمیان کوئی چیز پردہ ہو تو کوئی
حرج نہیں ۔ یہ حدیث ابوداؤد اور دیگر محدثین نے بیان کی ہے ، اور اس کی اسناد حسن ہے ۔

قَالَ النَّيْمِيُّ هَذَا اجْتِهَادُ مَنْ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ وَلَمْ يُرَوْ فِي
الْبَابِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ شَيْءٌ۔

۷۴۔ وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا دَخَلَ الْخُلَاءَ
قَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخُبْثِ وَالْخَبَائِثِ۔ رَوَاهُ الْجَمَاعَةُ۔

۷۵۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا خَرَجَ مِنَ الْخُلَاءِ قَالَ
عُفِّرَانُكَ۔ رَوَاهُ الْخُمْسَةُ إِلَّا النَّسَائِيَّ وَصَحَّحَهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ حِبَّانَ

۷۴۔ بخاری کتاب الوضوء ص ۲۳۱ باب ما يقول عند الخلاء، مسلم کتاب الطہارۃ ص ۱۳۳ باب ما
يقول اذا اراد الدخول... الخ، ابوداؤد کتاب الطہارۃ ص ۳۱۱ باب ما يقول رجل اذا دخل الخلاء،
ترمذی ابواب الطہارۃ ص ۳۱۱ باب ما يقول اذا دخل الخلاء، نسائی کتاب الطہارۃ ص ۹۱ باب
القول عند دخول الخلاء، ابن ماجہ ابواب الطہارۃ ص ۲۱۱ باب ما يقول اذا دخل الخلاء
مسند احمد ص ۳۶۹ ج ۳۔

نیموی نے کہا، یہ حضرت ابن عمرؓ کا اپنا اجتہاد ہے حالانکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس سلسلہ میں کوئی
چیز بیان نہیں کی گئی۔

۷۴۔ حضرت انس بن مالکؓ نے کہا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب بیت الخلاء میں داخل ہوتے (یعنی داخلہ
کا ارادہ فرماتے) تو یہ دعا پڑھتے۔

اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ
مِنَ الْخُبْثِ وَالْخَبَائِثِ

(اے اللہ! میں آپ کی پناہ چاہتا ہوں۔ تکلیف
دینے والے نراور مادہ جنوں سے)

یہ حدیث جماعت محدثین نے بیان کی ہے۔

۷۵۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ نے کہا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب بیت الخلاء سے باہر تشریف
لائے تو یہ دعا پڑھتے تھے۔

عُفِّرَانُكَ

(اے اللہ! میں آپ کی بخشش طلب کرتا ہوں)

وَالْحَاكِمُ وَالْبُوحَاتِي -

۷۶- وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يُمَسِّكُنْ أَحَدُكُمْ ذِكْرَهُ بِيَمِينِهِ وَهُوَ يَبُولُ وَلَا يَتَمَسَّحُ مِنَ الْخَلَاءِ بِيَمِينِهِ وَلَا يَتَنَفَّسُ فِي الْإِنَاءِ - رَوَاهُ الشَّيْخُ حَاتِمٌ -

۷۷- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ اتَّقُوا اللَّعَّانَيْنِ قَالُوا وَمَا اللَّعَّانَانِ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الَّذِي يَتَخَلَّى فِي طَرِيقِ النَّاسِ أَوْ فِي ظِلِّهِمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ -

۷۵ ابوداؤد کتاب الطہارۃ ص ۱۵۱ باب ما یقول اذا خرج من الخلاء، ترمذی البواب الطہارات ص ۱۱۱ باب ما یقول اذا خرج من الخلاء، ابن ماجہ البواب الطہارۃ ص ۲۲۲ باب ما یقول اذا خرج من الخلاء، ابن خزیمة ص ۲۱۲ رقم الحدیث منہ، مسند احمد ص ۲۲۲، مستدرک حاکم کتاب الطہارۃ ص ۱۵۱ باب ما یقول اذا خرج من الخلاء، صحیح ابن حبان کتاب الطہارۃ ص ۲۹۹ مرقع ۱۲۲۱
۷۶ بخاری کتاب الوضوء ص ۱۱۲ باب لا یمسک ذکرہ بیمینہ اذا بال، مسند کتاب الطہارۃ ص ۱۳۱ باب الاستطابۃ -

۷۷ مسند کتاب الطہارۃ ص ۱۳۲ باب الاستطابۃ -

یہ حدیث امام نسائی کے علاوہ اصحاب خمسہ نے بیان کی ہے، ابن خزیمہ، ابن حبان، حاکم اور ابو حاتم نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

۷۶- حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم میں سے کوئی شخص پیشاب کرتے ہوئے دائیں ہاتھ سے اپنا عضو تناسل نہ پکڑے اور نہ دائیں ہاتھ سے استنجہ کرے اور نہ (پانی وغیرہ پیتے ہوئے) برتن میں سانس لے۔ یہ حدیث شیخین نے بیان کی ہے۔

۷۷- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "بہت زیادہ لعنت کرنے والی دو چیزوں سے بچو، (یعنی دو چیزیں کثرت لعنت کا سبب ہیں) صحابہؓ نے عرض کیا۔ اے اللہ تعالیٰ کے پیغمبر! وہ کثرت سے لعنت کرنے والی دو چیزیں کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا "وہ شخص جو لوگوں کے راستہ یا ان کے سایہ کی جگہ میں پاخانہ کرتا ہے" یہ روایت مسلم نے بیان کی ہے۔

۷۸- وَعَنْ النَّسَبِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدْخُلُ الْخَلَاءَ فَاحْمِلُ أَنَا وَغُلَامٌ رَادَاةٌ مِّنْ مَّاءٍ وَعَنْزَةٌ يَسْتَنْجِي بِالمَاءِ. رَوَاهُ الشَّيْخَانِ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْبَوْلِ قَائِمًا

۷۹- عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ مَنْ حَدَّثَكُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَالَ قَائِمًا فَلَا تَصِدِّقُوهُ مَا كَانَ يَبُولُ إِلَّا جَالِسًا. رَوَاهُ الْخَمْسَةُ إِلَّا أَبَا دَاوُدَ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

۸۰- وَعَنْ حُذَيْفَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ أَلَى النَّبِيِّ ﷺ سَبَاطَةٌ قَوْمٍ قَبَالَ قَائِمًا

۷۸ بخاری کتاب الوضوء ص ۲۲ باب حمل العنزۃ ... الخ، مسلم کتاب الطہارۃ ص ۱۱۱ باب الاستطابۃ۔

۷۹ ترمذی ابواب الطہارات ص ۹۱ باب النہی عن البول قائمًا، نسائی کتاب الطہارۃ ص ۱۱۱ باب البول فی البیت جالسًا، ابن ماجہ ابواب الطہارۃ ص ۱۱۱ باب فی البول قاعدا، مسند احمد ص ۱۹۲۔

۷۸- حضرت انس بن مالک نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فضلے حاجت کے لیے تشریف لے جاتے تھے، تو میں اور ایک اور لڑکا پانی کا ایک چھوٹا برتن (لوٹا)، اور چھوٹا نیزہ اٹھاتے تھے، آپ پانی سے استنجا فرماتے، یہ حدیث شیخین نے بیان کی ہے۔

باب - جو روایات کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کے بارہ میں ہیں

۷۹- ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ نے کہا "جو شخص تم میں سے بیان کرے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر پیشاب فرماتے تھے، تو اس کی تصدیق نہ کرو، آپ تو بیٹھ کر ہی پیشاب فرماتے تھے" یہ حدیث ابو داؤد کے علاوہ اصحاب خمسہ نے روایت کی ہے اور اس کی سند حسن ہے۔

۸۰- حضرت حذیفہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک قوم کے کوڑا کرکٹ کے ڈھیر کے

ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَجِئَتْهُ بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ. رَوَاهُ الْجَمَاعَةُ.

۸۱۔ وَعَنْ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ مَا بَلْتُ قَائِمًا مِّنْذُ اسْلَمْتُ. رَوَاهُ الْبَزَّازُ
وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ رِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْبَوْلِ الْمُنْتَقِ

۸۲۔ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ مَاعِزٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ يَزِيدَ رضی اللہ عنہ يُحَدِّثُ

۸۱ بخاری کتاب الوضوء ۳۵ باب البول قائماً وقاعداً، مسلم کتاب الطہارۃ
۱۳۳ باب المسح علی الخفین، البوداؤد کتاب الطہارۃ ۴۱ باب البول قائماً، ترمذی
البواب الطہارات ۴۹ باب ما جاء من الرخصة فی ذلك، نسائی کتاب الطہارۃ ۴۱
باب الرخصة فی البول فی الصحراء، ابن ماجہ الباب الطہارۃ ۲۶ باب ما جاء فی البول
قاعداً، مسند احمد ۳۸۲ -

۸۱۔ کشف الاستار عن زوائد البزار ۱۳۱ رفتح الحديث ۲۲۲، مجمع الزوائد
کتاب الطہارۃ ۴۱ باب البول قائماً۔

پاس تشریف لائے، تو آپ نے کھڑے ہو کر پیشاب فرمایا، پھر آپ نے پانی منگایا، تو میں آپ کے پاس
پانی لایا، پھر آپ نے وضو فرمایا۔

اسے محدثین کی جماعت نے بیان کیا ہے۔

۸۱۔ حضرت عمرؓ نے کہا ”میں جب سے اسلام لایا ہوں، میں نے کبھی بھی کھڑے ہو کر پیشاب نہیں کیا۔“
اسے بزار نے روایت کیا ہے (علامہ) مہیثمی نے کہا اس کے رجال ثقہ ہیں۔

باب جو روایات جمع کیے ہوئے پیشاب کے بارہ میں وارد ہوتی ہیں

۸۲۔ بکر بن ماعز نے کہا، میں نے حضرت عبداللہ بن یزیدؓ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث بیان کرتے
سے بیماری وغیرہ کے ذکر کی وجہ سے کھڑے ہو کر پیشاب کرنا درست ہے۔ واللہ اعلم۔

عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا يَنْقَعُ بَوْلٌ فِي طَسْتٍ فِي الْبَيْتِ فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ بَوْلٌ مُنْتَقِعٌ وَلَا تَبُولَنَّ فِي مَغْتَسِلِكَ . رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ إِسْنَادُهُ حَسَنٌ .

۸۳۔ وَعَنْ أُمِّمَةَ بِنْتِ رُقَيْقَةَ عَنْ أُمِّهَا قَالَتْ كَانَ لِلنَّبِيِّ ﷺ قَدَحٌ مِّنْ عَيْدَانٍ تَحْتَ سَرِيرِهِ كَانَ يَبُولُ فِيهِ بِاللَّيْلِ . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ وَإِسْنَادُهُ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ .

بَابُ مُوجِبَاتِ الْغُسْلِ

۸۴۔ عَنْ عَلِيٍّ ﷺ قَالَ كُنْتُ رَجُلًا مَّذَّاءً فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ

۸۲ مجمع الزوائد كتاب الطهارة ۲/۱۱۱ باب نهى عن التخلی فیہ نقلًا عن الطبرانی .
۸۳ ابوداؤد کتاب الطهارة ۱/۱۱۱ باب فی الرجل یبول سئلًا ، نسائی کتاب الطهارة ۱/۱۱۱ ، باب البول فی الاناء ، مستدرک حاکم کتاب الطهارة ۱/۱۱۱ باب البول فی القدح باللیل ، صحیح ابن حبان کتاب الطهارة ۲/۲۹۳ برقم ۱۲۲۳ .

ہوئے سنا کہ آپ نے فرمایا "گھر میں کسی برتن میں پیشاب جمع نہ کیا جائے" بلاشبہ فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں پیشاب جمع کیا ہوا ہو، اور تم اپنے غسل خانہ میں بھی پیشاب نہ کرو۔

یہ حدیث طبرانی نے اوسط میں بیان کی ہے اور ہیثمی نے کہہ ہے کہ اس کی اسناد حسن ہے۔
۸۳۔ امیمہ بنت رقیقہ سے روایت ہے کہ میری والدہ نے کہا "نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گڑھی سے بنا ہوا ایک پیالہ، جو کہ آپ کی چار پائی مبارک کسے نیچے ہوتا تھا، آپ رات کو اس میں پیشاب فرماتے تھے" یہ حدیث ابوداؤد، نسائی، ابن حبان، حاکم نے بیان کی ہے، اور اس کی سند قوی نہیں ہے۔

باب غسل واجب کرنے والی چیزوں میں

۸۴۔ حضرت علیؑ نے کہا میں بہت ندی والی آدمی تھا، میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا، تو

فِي الْمَذْيِ الْوُضُوءُ وَفِي الْمَنِيِّ الْغُسْلُ - رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ -
 ۸۵ - وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ إِنَّكَ إِذَا
 الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ - رَوَاهُ مُسْلِمٌ -

۸۶ - وَعَنْ عَتَبَانَ بْنِ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنِّي
 كُنْتُ مَعَ أَهْلِي فَلَمَّا سَمِعْتُ صَوْتَكَ أَقْلَعْتُ فَأَعْتَسَلْتُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ - رَوَاهُ أَحْمَدُ وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ إِسْنَادُهُ حَسَنٌ -

۸۷ - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا جَلَسَ بَيْنَ شَجْهَيْهِ الْأَرْبَعِ

۸۴ ترمذی ابواب الطہارات ص ۳۱ باب ماجاء فی المنی والمذی ، ابن ماجہ ابواب

الطہارة ص ۳۹ باب الوضوء من المذی ، مسند احمد ص ۸۶ -

۸۵ مسند کتاب الحيض ص ۱۵۵ باب بيان ان الجماع ... الخ -

۸۶ مسند احمد ص ۲۳۲ ، مجمع الزوائد کتاب الطہارة ص ۲۶۷ باب فی قوله الماء من الماء -

آپ نے فرمایا ”مذی میں وضو اور منی میں غسل ہے۔ یہ حدیث امام احمد، ابن ماجہ، ترمذی نے بیان کی ہے
 اور ترمذی نے اسے صحیح کہا ہے۔

۸۵ - حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”بلاشبہ پانی سے پانی ہے۔“
 (یعنی منی سے غسل ہے)۔

یہ حدیث مسلم نے بیان کی ہے۔

۸۶ - عتبان بن مالک انصاریؓ نے کہا، میں نے عرض کیا، اے اللہ تعالیٰ کے نبی! میں اپنے گھر والوں کے
 ساتھ (مشغول جماع) تھا جب میں نے آپ کی آواز مبارک سنی، تو علیحدہ ہو کر غسل کیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے فرمایا ”پانی سے پانی ہے“

یہ حدیث احمد نے بیان کی ہے، اویشمی نے کہا ہے کہ اس کی سند حسن ہے۔

۸۷ - حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جب آدمی نے جماع کیا، تو غسل

ثُمَّ جَعَلَهَا فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ. رَوَاهُ الشَّيْخَانُ وَزَادُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَابْنُ
لَهُ يُنْزَلُ -

۸۸۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا قَعَدَ بَيْنَ
شَعْبَيْهَا الْأَرْبَعِ ثَمَّ مَسَّ الْخِتَانُ الْخِتَانَ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ - رَوَاهُ
أَحْمَدُ وَمُسْلِمٌ وَابْنُ تَرْمِذٍ وَصَحَّحَهُ -

۸۹۔ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَائِدٍ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ
رضی اللہ عنہ عَمَّا يُوجِبُ الْغُسْلَ مِنَ الْجَمَاعِ وَعَنِ الصَّلَاةِ فِي التَّوْبِ الْوَاحِدِ
وَعَنْ مَا يَحِلُّ مِنَ الْكَائِضِ فَقَالَ مُعَاذٌ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ

۸۷ بخاری کتاب الغسل ص ۳۲۱ باب اذا التقى الختانان... الخ ، مسلم کتاب الحيض
ص ۱۵۶ باب بيان ان الجماع... الخ ، مسند احمد ص ۳۲۴ -

۸۸ مسلم کتاب الحيض ص ۱۵۶ باب بيان ان الجماع... الخ ، ترمذی البواب
الطهارات ص ۱۱۲ باب ما جاء اذا التقى الختانان... الخ ، مسند احمد ص ۴۰۴ و ص ۱۱۲ -

واجب ہو گیا۔ یہ روایت شیخین نے بیان کی ہے، مسلم اور احمد نے یہ الفاظ زیادہ نقل کیے ہیں: ”اگرچہ انزال نہ ہو۔“
۸۸۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جب آدمی جماع کے
لیے عورت کے پاس بیٹھے، پھر غتہ کا مقام غتہ کے مقام سے مل جائے تو تحقیق غسل لازم ہو گیا۔
یہ حدیث احمد، مسلم اور ترمذی نے بیان کی ہے اور ترمذی نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

۸۹۔ عبدالرحمن بن عائد نے کہا، ایک شخص نے حضرت معاذ بن جبل سے پوچھا، جماع میں غسل کس چیز سے لازم
ہوتا ہے؟ اور ایک کپڑے میں نماز کے بارہ میں پوچھا اور حیض والی عورت سے کتنا (بغ) اٹھانا حلال ہے، تو
حضرت معاذ نے کہا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارہ میں پوچھا، تو آپ نے فرمایا ”جب غتہ کا

سے پہلے عروہ میں عورتوں کے غتہ کا بھی رواج تھا۔

ذَلِكَ فَقَالَ إِذَا جَاوَزَ الْخِتَانُ الْخِتَانَ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ وَأَمَّا الصَّلَاةُ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ فَتَوَشَّحْ بِهِ وَأَمَّا مَا يَحِلُّ مِنَ الْحَائِضِ فَإِنَّهُ يَحِلُّ مِنْهَا مَا فَوْقَ الْإِرَارِ وَاسْتِعْفَاةً عَنْ ذَلِكَ أَفْضَلُ - رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ إِسْنَادُهُ هَذَا حَسَنٌ -

۹۰۔ وَعَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ الْفُتْيَا اللَّتِي كَانُوا يَقُولُونَ الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ رُخْصَةً كَانَ رَسُولُ اللَّهِ رَخَّصَ بِهَا فِي أَوَّلِ الْإِسْلَامِ شَرَّ امْرَأَةٍ بِالْإِغْتِسَالِ - رَوَاهُ أَحْمَدُ وَآخَرُونَ وَصَحَّحَهُ التِّرْمِذِيُّ -

۹۱۔ وَعَنْ أُورَسَلَمَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّهَا قَالَتْ جَاءَتْ أُمُّ سَلَيْمٍ امْرَأَةُ أَبِي طَلْحَةَ رضی اللہ عنہ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ

۸۹ المعجم الكبير منہ رفقہ الحدیث ۱۹۲ ، مجمع الزوائد کتاب الطہارۃ ص ۲۶۴ باب فـ قوله الماء من الماء -

۹۰ ترمذی ابواب الطہارات ص ۳۱۱ باب ما جاء ان الماء من الماء ، مستند احمد ص ۱۱۵ -

مقام غنیمت کے مقام سے تجا و زکر جاتے تو غسل لازم ہو گیا اور مگر ایک کپڑے میں نماز تو اسے کندھوں پر ڈال کر اوڑھ لو، اور حیض والی عورت سے کیا حلال ہے، تو بلاشبہ اس سے تہبند سے اوپر حلال ہے اور اس سے بھی اس کا پچنا افضل ہے۔

یہ حدیث طبرانی نے کبیر میں بیان کی ہے، اور ہیثمی نے کہا ہے کہ اس کی سند حسن ہے۔

۹۰۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ فتویٰ جو کہ لوگ کہتے تھے ”پانی سے پانی ہے“ رخصت تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام کے شروع زمانہ میں اس کی رخصت دی تھی، پھر ہمیں غسل کا حکم دیا۔ یہ حدیث احمد اور دیگر محدثین نے بیان کی ہے، اور ترمذی نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

۹۱۔ ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا، حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کی بیوی ام سلمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا، اے اللہ تعالیٰ کے پیغمبر! بلاشبہ اللہ تعالیٰ حق سے جیسا نہیں فرماتے، کیا عورت پر بھی غسل

لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ هَلْ عَلَى الْمَرْأَةِ مِنْ غُسْلٍ إِذَا هِيَ احْتَلَمَتْ فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَعَمْ إِذَا رَأَتْ الْمَاءَ - رَوَاهُ الشَّيْخَانِ .

۹۲- وَعَنْ خَوْلَةَ بِنْتِ حَكِيمٍ ؓ أَنَّهَا سَأَلَتِ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ
الْمَرْأَةِ تَرَى فِي مَنَامِهَا مَا يَرَى الرَّجُلُ فَقَالَ لَيْسَ عَلَيْهَا غُسْلٌ، حَتَّى
تُنْزَلَ كَمَا أَنَّ الرَّجُلَ لَيْسَ عَلَيْهِ غُسْلٌ حَتَّى يُنْزَلَ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ
مَاجَةَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ .

۹۳- وَعَنْ عَائِشَةَ ؓ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ أَبِي جُبَيْشٍ كَانَتْ تُسْتَحَاضُ
فَسَأَلَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ ذَلِكَ عَرَقٌ وَلَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ فَإِذَا أَقْبَلَتْ

۹۱. بخاری کتاب الغسل ۳۶۶ باب اذا احتلمت المرأة ، مسلم کتاب الحيض ۱۳۶
باب وجوب الغسل على المرأة ... الخ -

۹۲ مسند احمد ۴۹۶ ، ابن ماجه ابواب الطهارة ۳۵۴ باب في المرأة ترى في
منامها ... الخ ، نسائي کتاب الطهارة ۳۶۶ باب غسل المرأة ترى في منامها ... الخ
مصنف ابن ابی شیبہ کتاب الطهارات ۳۶۶ باب في المرأة ترى في منامها -

ہے ، جب اسے احلام ہو جائے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ” ہاں جب وہ پانی (مٹی) دیکھے۔
یہ حدیث شیخین نے بیان کی ہے۔

۹۲۔ خولہ بنت حکیم سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عورت کے بارہ میں پوچھا جو کہ
خواب میں وہ دیکھے ، جو مرد دیکھتا ہے ، تو آپ نے فرمایا ” اس پر غسل نہیں ہے۔ یہاں تک کہ اسے انزال ہو جائے
جیسا کہ مرد پر بھی غسل نہیں ہے۔ یہاں تک کہ اسے انزال ہو جائے۔“

یہ حدیث احمد ، ابن ماجہ ، نسائی اور ابن ابی شیبہ نے بیان کی ہے اور اس کی سند صحیح ہے۔

۹۳۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت ہے کہ فاطمہ بنت ابی جہش کو استحاضہ کا مرض تھا اس نے
سے حیض اور نفاس کے علاوہ خون جو کہ کسی بیماری کی وجہ سے عورت کے فرج سے خارج ہو ، استحاضہ کہلاتا ہے۔

الْحَيْضَةُ فَدَعَى الصَّلَاةَ وَإِذَا أَدْبَرَتْ فَأَغْتَسَلِي وَصَلِّي رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

بَابُ صِفَةِ الْغُسْلِ

۹۴۔ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ يَبْدَأُ فَيَغْسِلُ يَدَيْهِ ثُمَّ يَفْرِغُ بِيَمِينِهِ عَلَى شِمَالِهِ فَيَغْسِلُ فَرْجَهُ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ وَضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ يَأْخُذُ الْمَاءَ فَيُدْخِلُ أَصَابِعَهُ فِي أُصُولِ الشَّعْرِ حَتَّى إِذَا رَأَى أَنَّ قَدِ اسْتَبْرَأَ حَفَنَ عَلَى رَأْسِهِ ثَلَاثَ حَفَنَاتٍ ثُمَّ أَفَاضَ عَلَى سَائِرِ جَسَدِهِ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ . رَوَاهُ الشَّيْخَانِ .

۹۳ بخاری کتاب الوضوء ص ۳۶ باب غسل المذمر۔

۹۴ بخاری کتاب الغسل ص ۳۹ باب الوضوء قبل الغسل ، مسلم کتاب الحيض ص ۱۲۴ باب صفة غسل الجنابة۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا، تو آپ نے فرمایا "یہ ایک رگ ہے، حیض نہیں ہے، جب حیض آئے تو ناز چھوڑ دو جب حیض ختم ہو جائے تو غسل کرو اور ناز پڑھو" یہ حدیث بخاری نے بیان کی ہے۔

باب - غسل کے طریقہ میں

۹۴۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ فاضلہ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب جنابت سے غسل فرماتے تھے، تو دونوں ہاتھوں کے دھونے سے شروع فرماتے، پھر اپنے دائیں ہاتھ سے بائیں میں پانی ڈال کر استنجاء فرماتے، پھر ایسے وضو فرماتے جیسا کہ آپ نماز کے لیے وضو فرماتے، پھر پانی لے کر اپنی مبارک انگلیاں (سر کے بالوں کی جڑوں میں داخل کرتے، یہاں تک کہ جب سمجھتے کہ اس سے فارغ ہو چکے ہیں (یعنی جڑیں تر ہو چکی ہیں)، تو اپنے سر مبارک پر تین چلو ڈالتے، پھر اپنے تمام جسم اطہر پر پانی بہاتے، پھر پاؤں مبارک دھوتے۔ یہ حدیث شیعین نے بیان کی ہے۔

۹۵۔ وَعَنْ مَيْمُونَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ وَضَعْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ غَسَلًا فَتَرْتُهُ بِثَوْبٍ وَصَبَّ عَلَى يَدَيْهِ فَغَسَلَهُمَا ثُمَّ صَبَّ بِيَمِينِهِ عَلَى شِمَالِهِ فَغَسَلَ قَرْجَهُ فَضَرَبَ بِيَدِهِ الْأَرْضَ فَمَسَحَهَا ثُمَّ غَسَلَهَا فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَغَسَلَ وَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ ثُمَّ صَبَّ عَلَى رَأْسِهِ وَأَفَاضَ عَلَى جَسَدِهِ ثُمَّ تَنَحَّى فَغَسَلَ قَدَمَيْهِ فَنَاولَتْهُ ثَوْبًا فَلَمْ يَأْخُذْهُ فَأَنطَلَقَ وَهُوَ يَنْفُضُ يَدَيْهِ . رَوَاهُ الشَّيْخَانِ .

۹۶۔ وَعَنْ أُورَسَلَمَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي امْرَأَةٌ أَشَدُّ ضَفَرًا رَأْسِي أَفَأَنْقُضُهُ يَغُسِّلُ الْجَنَابَةَ فَقَالَ لَا إِنَّمَا يَكْفِيكَ أَنْ تَحْتَمِيَ عَلَى رَأْسِكَ ثَلَاثَ حَثِيَّاتٍ ثُمَّ تُفَيِّضِينَ عَلَيْهِ الْمَاءَ فَتَطْهُرِينَ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

۹۵ بخاری کتاب الغسل ۱۱۴ باب نفوذ الیٰدین من غسل الجنابة ، مسلم کتاب الحيض ۱۲۴ باب صفة غسل الجنابة .

۹۶ مسلم کتاب الحيض ۱۲۹ باب حکم ضفائر المختلطة .

۹۵۔ ام المؤمنین حضرت ميمونہؓ نے کہا، میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے غسل کے لیے پانی رکھا اور کپڑے سے آپ کو پردہ کیا، تو آپ نے اپنے دونوں مبارک ہاتھوں پر پانی ڈال کر انہیں دھویا، پھر اپنے دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈال کر استنجا فرمایا، پھر زمین پر ہاتھ مار کر اسے رگڑا، پھر اسے دھویا، پھر گلی کی اور ناک میں پانی ڈالا، اور اپنا چہرہ اور ہاتھ دھوئے، پھر اپنے سر مبارک پر پانی ڈالا اور تمام جسم اطہر پر بہایا، پھر اس جگہ سے ہٹ کر دونوں پاؤں مبارک دھوئے، پھر میں نے انہیں (جسم خشک کرنے کے لیے) کپڑا دیا، آپ نے نہیں لیا، پھر آپ اپنے ہاتھوں کو جھاڑتے ہوئے چلے گئے۔ یہ حدیث شیخین نے بیان کی ہے۔

۹۶۔ ام المؤمنین حضرت ام سلمہؓ نے کہا، میں نے عرض کیا، اللہ تعالیٰ کے رسول! بلاشبہ میں اپنے سر کے بالوں کی مینڈیاں سخت بانٹنے والی عورت ہوں، کیا غسل جنابت کے لیے انہیں کھولوں؟ تو آپ نے فرمایا "نہیں تحقیق تمہیں اتنا ہی کافی ہے کہ تین پتھر بھر کر اپنے سر پر ڈالو، پھر اپنے آپ پر پانی بہاؤ، تو پاک ہو جاؤ گی۔

یہ حدیث مسلم نے بیان کی ہے۔

۹۷۔ وَعَنْ عَائِشَةَ ۞ أَنَّ النَّبِيَّ ۞ قَالَ لَهَا وَكَانَتْ حَائِضًا انْقَضِيَ شَعْرُكَ وَاعْتَسِلِي. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَاسْنَادُهُ صَحِيحٌ.

۹۸۔ وَعَنْ عَبْدِ بَنِ عَمْرِو قَالَ بَلَغَ عَائِشَةَ ۞ أَنَّ عَيْدَ اللَّهِ بَنَ عَمَرَ ۞ يَأْمُرُ النِّسَاءَ إِذَا اغْتَسَلْنَ أَنْ يَنْقُضْنَ رُءُوسَهُنَّ فَقَالَتْ أَفَلَا يَأْمُرُهُنَّ أَنْ يَحْلِقْنَ رُءُوسَهُنَّ لَقَدْ كُنْتُ اغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ ۞ مِنْ إِسَاءَةٍ وَاحِدَةٍ وَمَا أَرِيدُ عَلَى أَنْ أَفْرُغَ عَلَى رَأْسِي ثَلَاثَ أَفْرَاجَاتٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۹۹۔ وَعَنْ عَائِشَةَ ۞ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ۞ لَا يَتَوَضَّأُ بَعْدَ

۹۷ ابن ماجہ ابواب الطہارۃ ص ۱۱۶ باب فی الحائض کیف تغتسل۔

۹۸ مسلم کتاب الطہارۃ ص ۱۱۶ باب حکم ضفائر المغتسلۃ۔

۹۷۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا جب کہ میں حیض میں تھی، اپنے بالوں کو کھولو، اور غسل کرو۔
یہ حدیث ابن ماجہ نے بیان کی ہے اور اس کی سند صحیح ہے۔

۹۸۔ عبید بن عمیر نے کہا، ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ یہ بات پہنچی کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ غسل کے وقت عورتوں کو سروں کے بال کھولنے کا حکم دیتے ہیں، تو ام المؤمنینؓ نے کہا ”اے عمرؓ کے لیے تعجب ہے کہ عورتوں کو غسل کے وقت سروں کے کھولنے کا حکم دیتے ہیں، انہیں یہ حکم کیوں نہیں دیتے کہ وہ اپنے سروں کو استرے سے صاف کرا دیں۔ تحقیق میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل کرتے تھے۔ اور میں اپنے سر پر تین بار پانی ڈالنے سے زیادہ کچھ نہ کرتی تھی (یعنی گوندھے ہوئے بال نہ کھولتی، بلکہ تین دفعہ پانی ڈال کر بالوں کی جڑیں تر کر لیتی)۔

اس حدیث کو مسلم نے بیان کیا ہے۔

۹۹۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ نے کہا ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غسل کے بعد وضو نہیں فرماتے تھے“۔

الْغُسْلُ - رَوَاهُ الْخُمْسَةُ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ -

۱۰۰۔ وَعَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ يَطُوفُ عَلَى نِسَائِهِ يَغُسِّلُ وَاحِدٍ - رَوَاهُ مُسْلِمٌ -

۱۰۱۔ وَعَنْ أَبِي رَافِعٍ رضی اللہ عنہ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم طَافَ عَلَى نِسَائِهِ فِي لَيْلَةٍ فَأَغْتَسَلَ عِنْدَ كُلِّ امْرَأَةٍ مَنَّهُنَّ غُسْلًا فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ اغْتَسَلْتَ غُسْلًا وَاحِدًا فَقَالَ هَذَا أَطْهَرُ وَأَطْيَبُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَآخَرُونَ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ -

۹۹ ابوداؤد کتاب الطہارۃ ۳۱۱ باب الوضوء بعد الغسل ، ترمذی ابواب الطہارات

منہج باب فی الوضوء بعد الغسل ، نسائی کتاب الغسل والتمیم ۳۱۱ باب ترک الوضوء بعد الغسل ، ابن ماجہ ابواب الطہارۃ ۳۱۱ باب فی الوضوء بعد الغسل ، مسند احمد ۶۶۶

۱۰۰ مسند احمد ۱۲۲ باب جواز نومر الجنب -

۱۰۱ مسند احمد ۳۹۹ -

یہ حدیث اصحاب خمسہ نے بیان کی ہے اور اس کی سند صحیح ہے -

۱۰۰۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک غسل کے ساتھ اپنی ازواج کے پاس چکر لگاتے تھے (یعنی آخر میں ایک بار غسل فرماتے -)

اس حدیث کو مسلم نے بیان کیا ہے -

۱۰۱۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام البراء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رات اپنی ازواج کے پاس چکر لگایا اور ان میں ہر بیوی کے پاس غسل فرمایا، میں نے عرض کیا - اے اللہ تعالیٰ کے رسول! اگر آپ ایک ہی بار غسل فرماتے، تو آپ نے فرمایا "یہ زیادہ طہارت اور زیادہ پاکیزگی ہے -

اس حدیث کو احمد اور دیگر محدثین نے بیان کیا ہے اور اس کی سند حسن ہے -

بَابُ حُكْمِ الْجَنْبِ

۱۰۲۔ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنَامَ وَهُوَ جَنْبٌ غَسَلَ فَرْجَهُ وَتَوَضَّأَ وَضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ. رَوَاهُ الْجَمَاعَةُ.

۱۰۳۔ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ يَأْسُؤُ اللَّهُ أَيُّقُدُ أَحَدُنَا وَهُوَ جَنْبٌ قَالَ لَعَمْرُؤُ إِذَا تَوَضَّأَ. رَوَاهُ الْجَمَاعَةُ.

۱۰۲۔ بخاری کتاب الغسل ۴۳ باب الجنبی يتوضأ... الخ، مسلم کتاب الحيض ۱۴۲ باب جواز نوم الجنب، ابوداؤد کتاب الطهارة ۲۹۹ باب الجنب يأكل، ترمذی ابواب الطهارة ۳۳ باب فی الوضوء للجنب إذا أراد أن ينام، نسائی کتاب الطهارة ۵۹ باب وضوء الجنب إذا أراد أن ينام، ابن ماجه ابواب الطهارة ۳۳ باب من قال لا ينام الجنب حتى يتوضأ... الخ، مسند احمد ۳۶۱۔

۱۰۳۔ بخاری کتاب الغسل ۴۳ باب الجنبی يتوضأ... الخ، مسلم کتاب الحيض ۱۴۲ باب جواز نوم الجنب، ابوداؤد کتاب الطهارة ۲۹۹ باب الجنب يأكل، ترمذی ابواب الطهارات ۳۳ باب فی الوضوء للجنب إذا أراد أن ينام، نسائی کتاب الطهارة ۵۹ باب وضوء الجنب إذا أراد أن ينام، ابن ماجه ابواب الطهارات ۳۳ باب من قال لا ينام الجنب حتى يتوضأ... الخ، مسند احمد ۳۶۱۔

باب۔ جنبی کا حکم

۱۰۲۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ نے کہا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حالت جنابت میں جب سونے کا ارادہ فرماتے، تو استنجاء کرتے اور وضو فرماتے، جیسا کہ آپ نماز کے لیے وضو کرتے تھے۔
اس حدیث کو محدثین کی جماعت نے بیان کیا ہے۔

۱۰۳۔ حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے کہا، اے اللہ تعالیٰ کے پیغمبر! کیا ہم میں کوئی حالت جنابت میں سو سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا "جب کہ وہ وضو کر لے"۔
اس حدیث کو جماعت محدثین نے بیان ہے۔

۱۰۴۔ وَعَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَخَّصَ لِلْجُنُبِ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَأْكُلَ أَوْ يَشْرَبَ أَوْ يَنَامَ أَنْ يَتَوَضَّأَ وَضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ - رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ -

۱۰۵۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنَامَ وَهُوَ جُنُبٌ تَوَضَّأَ وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَأْكُلَ أَوْ يَشْرَبَ قَالَتْ غَسَلَ يَدَيْهِ ثُمَّ يَأْكُلُ أَوْ يَشْرَبُ - رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ -

۱۰۶۔ وَعَنْهَا قَالَتْ إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَطْعَمَ وَهُوَ جُنُبٌ غَسَلَ يَدَيْهِ ثُمَّ يَطْعَمُ - رَوَاهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ -

۱۰۴۔ ابوداؤد کتاب الطہارۃ ص ۲۹۹ باب من قال الجنب يتوضأ ، مسند احمد ص ۳۳۳

۱۰۵۔ نسائی کتاب الطہارۃ ص ۱۵۱ باب اقتصار الجنب علی غسل یدیه الخ -

۱۰۶۔ صحیح ابن خزیمۃ ص ۱۹۹ رقم الحدیث ۲۱۸ -

۱۰۴۔ عمار بن یاسر سے روایت ہے کہ ”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنبی کو جب وہ کھانا پینا یا سونا چاہے تو رخصت عطا فرمائی کہ وہ نماز کے وضو جیسا وضو کرے“

اسے احمد اور ترمذی نے بیان کیا ہے اور ترمذی نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

۱۰۵۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب حالت جنابت میں سونے کا ارادہ فرماتے تو وضو فرماتے اور جب کھانا پینا چاہتے، ام المؤمنینؓ نے کہا، آپ اپنے دونوں ہاتھ مبارک دھوتے پھر کھاتے یا پیتے۔

اس حدیث کو امام نسائیؒ نے بیان کیا ہے اور اس کی سند صحیح ہے۔

۱۰۶۔ ام المؤمنینؓ نے کہا ”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کھانے کا ارادہ فرماتے اور آپ جنبی ہوتے، دونوں ہاتھ مبارک دھوتے پھر کھاتے“

یہ حدیث ابن خزمیر نے بیان کی ہے اور اس کی سند صحیح ہے۔

- ۱۰۷۔ وَعَنْ عَلِيٍّ ؓ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ وَلَا كَلْبٌ وَلَا جَنْبٌ۔ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاسْنَادُهُ حَسَنٌ۔
- ۱۰۸۔ وَعَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُقْرِئُنَا الْقُرْآنَ مَا لَمْ يَكُنْ جَذْبًا۔ رَوَاهُ الْخَمْسَةُ وَحَسَنَهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ وَآخَرُونَ۔
- ۱۰۹۔ وَعَنْ عَائِشَةَ ؓ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنِّي لَا أُحِلُّ الْمَسْجِدَ لِخَائِضٍ وَلَا جَنْبٍ۔

۱۰۷۔ ابوداؤد کتاب الطہارۃ میں باب ۳۱۱ فی الجنب یؤخر الغسل، نسائی کتاب الطہارۃ میں باب ۱۱۱ فی الجنب اذا لم یتوضأ۔

۱۰۸۔ ابوداؤد کتاب الطہارۃ میں باب ۳۱۲ فی الجنب یقرئ القرآن، ترمذی ابواب الطہارۃ میں باب ما جاء فی الرجل یقرئ القرآن... الخ، نسائی کتاب الطہارۃ میں باب حجب الجنب من قرأ القرآن، ابن ماجہ ابواب الطہارۃ میں باب ما جاء فی قراءة القرآن علی غیر طہارۃ، مسند احمد میں ۱۱۳، ابن حبان میں ۳۱۱ برقم ۷۹۸۔

۱۰۷۔ حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ بنی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”رحمت کے، فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے، جس میں تصویر، کتا یا جنبی ہو“

اس حدیث کو ابوداؤد، اور نسائی نے بیان کیا ہے اور اس کی سند حسن ہے۔

۱۰۸۔ حضرت علیؓ نے کہا ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں قرآن پاک کی تعلیم دیتے تھے، جب کہ آپ جنبی نہ ہوتے“

اس حدیث کو اصحاب خمسہ نے بیان کیا ہے، اسے ترمذی نے حسن ابن حبان اور دیگر محدثین نے صحیح قرار دیا ہے۔

۱۰۹۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”میں حلال نہیں قرار دیتا۔ مسجد (میں داخلہ کو) حیض والی عورت اور نہ جنبی شخص کے لیے“

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَآخَرُونَ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حَزِيمَةَ۔

۱۱۰۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ لَقِيتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَأَنَا جُنُبٌ فَأَخَذَ بِيَدِي فَمَشَيْتُ مَعَهُ حَتَّى قَعَدَ فَنَسَلْتُ فَأَتَيْتُ الرَّحْلَ فَأَعْتَلْتُ ثُمَّ جِئْتُ وَهُوَ قَاعِدٌ فَقَالَ أَيْنَ كُنْتَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ فَقُلْتُ لَهُ فَقَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَا يَنْجُسُ۔ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ۔

بَابُ الْحَيْضِ

۱۱۱۔ عَنْ مُعَاذَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا فَقُلْتُ مَا بَالُ الْحَائِضِ تَقْضِي

۱۰۹۔ ابوداؤد کتاب الطہارۃ ص ۳۳۱ باب فی الجنب یدخل المسجد، صحیح ابن خزیمہ
ج ۱۰ ابواب فضائل المسجد ص ۲۸۴ باب الزجر عن جلوس الجنب والحائض... الخ برقمہ ۱۳۲۔
۱۱۰۔ بخاری کتاب الغسل ص ۴۲۲ باب الجنب یدخل المسجد... الخ، مسلم کتاب الحیض
ص ۱۶۲ باب الدلیل علی ان المسلم لا ینجس۔

اس حدیث کو ابو داؤد اور دیگر محدثین نے بیان کیا ہے اور ابن خزیمہ نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

۱۱۰۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے ملے اُس وقت میں جنبی تھا۔ آپ نے میرا ہاتھ پکڑا تو میں آپ کے ساتھ چل پڑا، یہاں تک کہ آپ بیٹھ گئے، میں چپکے سے کھسک کر گھر آیا اور غسل کیا، پھر آیا تو آپ بیٹھے ہوئے تھے، آپ نے فرمایا "اے ابو ہریرہ! تم کہاں تھے؟" میں نے آپ کو بتا دیا، آپ نے فرمایا "اللہ تعالیٰ کی ذات پاک ہے، بلاشبہ مومن نجس نہیں ہوتا"۔
اس حدیث کو شیخین نے بیان کیا ہے۔

باب۔ حیض کے بیان میں

۱۱۱۔ معاذہ نے کہا، میں نے ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا، حیض والی عورت کو کیا ہے کہ وہ روزہ

الصَّوْمَ وَلَا تَقْضِيَ الصَّلَاةَ فَقَالَتْ أَحْرُورِيَّةُ أَنْتِ قُلْتَ لَسْتُ بِحُرُورِيَّةٍ
وَلَكِنِّي أَسْأَلُ قَالَتْ يُصِيبُنَا ذَلِكَ فَنُؤْمِرُ بِقَضَاءِ الصَّوْمِ وَلَا نُؤْمِرُ بِقَضَاءِ
الصَّلَاةِ - رَوَاهُ الْجَمَاعَةُ -

۱۱۲- وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ فِي حَدِيثِهِ لَهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ أَلَيْسَ إِذَا حَاضَتْ لَمْ تَصَلِّ وَلَمْ تَصُمْ - رَوَاهُ الشَّيْخَانِ -

۱۱۳- وَعَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ أُمِّهِ مَوْلَاةِ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رضی اللہ عنہا أَنَّهَا
قَالَتْ كَانَ النِّسَاءُ يُبْعَثْنَ إِلَى عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا بِالذَّرَجَةِ فِيهَا الْكُرْسِيُّ فِيهِ

۱۱۱ ابوداؤد کتاب الطہارۃ ص ۳۵۱ باب فی الحائض لا تقضی الصلوۃ ، ترمذی ابواب الطہارات
ص ۳۲۱ باب ما جاء فی الحائض انہا لا تقضی الصلوۃ ، بخاری کتاب الحيض ص ۱۱۲ باب
لا تقضی الحائض الصلوۃ ، نسائی کتاب الصور ص ۳۱۹ باب وضع الصيام عن الحائض ،
مسلم کتاب الحيض ص ۱۵۱ باب وجوب قضاء الصوم على الحائض الخ ، ابن ماجہ
ابواب الطہارۃ ص ۲۶۱ باب الحائض لا تقضی الصلوۃ ، مسند احمد ص ۲۳۱ -
۱۱۲ بخاری کتاب الغسل ص ۴۲۱ باب ترك الحائض الصوم ، مسلم کتاب الايمان
ص ۳۱۱ باب بيان نقصان الايمان -

قضا کرتی ہے اور نماز قضا نہیں کرتی ، تو ام المؤمنین نے کہا ، کیا تو حُرور ہے ؟ میں نے کہا ، میں تو حُرور یہ نہیں
ہوں ، لیکن (آپ سے) مسئلہ پوچھ رہی ہوں ، ام المؤمنین نے کہا ، ہمیں حیض آتا تو ہمیں روزہ کی قضا کا حکم دیا
جاتا اور نماز کی قضا کا حکم نہیں دیا جاتا تھا -

اس حدیث کو جماعت محدثین نے بیان کیا ہے -

۱۱۲- حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے اپنی ایک حدیث میں کہا ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ، کیا ایسا نہیں
کہ عورت جب حیض میں ہوتی ہے نہ نماز پڑھتی ہے اور نہ روزہ رکھتی ہے -

اس حدیث کو شیخین نے بیان کیا ہے -

۱۱۳- علقمہ نے کہا ، میری والدہ جو کہ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ کی آزاد کردہ باندی میں نے کہا ، ام المؤمنین

الصُّفْرَةُ مِنْ دَمِ الْحَيْضِ يَسْأَلْنَهَا عَنِ الصَّلَاةِ فَقُولُ لَهُنَّ لَا تَعْجَلْنَ حَتَّى تَرَيْنِ الْقَصَّةَ الْبَيْضَاءَ تُرِيدُ بِذَلِكَ الطُّهْرَ مِنَ الْحَيْضَةِ - رَوَاهُ مَالِكٌ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ وَالْبُخَارِيُّ تَعْلِيْقًا -

بَابُ الْإِسْتِحَاظَةِ

۱۱۴- عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ جَاءَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ أَبِي حُبَيْشٍ إِلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي امْرَأَةٌ اسْتَحَاضُ فَلَا أَطْهَرُ أَفَادَعُ الصَّلَاةَ فَقَالَ لَا إِنَّمَا ذَلِكَ عَرَقٌ وَلَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ فَإِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةَ

۱۱۳ بخاری کتاب الحيض ص ۳۶ باب اقبال الحيض وادباره، مؤطا امام مالک کتاب الطهارة ص ۴۳ باب طهر الحائض، مصنف عبد الرزاق کتاب الحيض ص ۳۱ باب كيف الطهر برقم ۱۱۵۹ -

حضرت عائشہ صدیقہؓ کے پاس عورتیں چھوٹی چھوٹی تھیلیاں بھجھتیں جن میں روئی ہوتی، روئی میں حیض کے خون کا زرد رنگ ہوتا، ام المؤمنینؓ سے نماز کے بارہ میں پوچھتیں، تو ام المؤمنینؓ ان سے کہتیں جلدی نہ کرو، یہاں تک کہ تم سفید چمنے (کے رنگ) کو دیکھ لو۔ ام المؤمنینؓ اس حیض سے طہر کا ارادہ کرتیں۔ اس حدیث کو مالک اور عبد الرزاق نے اسناد صحیح کے ساتھ اور بخاری نے تعلیقاً بیان کیا ہے۔

باب - استحاضہ کے بیان میں

۱۱۴- ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ نے کہا، فاطمہ بنت ابی حبیشؓ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض پر داز ہوئی، اے اللہ تعالیٰ کے پیغمبر! بلاشبہ میں استحاضہ والی عورت ہوں رکھی، پاک نہیں ہوتی، کیا میں نماز چھوڑ دوں؟ آپ نے فرمایا "نہیں، یہ ایک رگ ہے، حیض نہیں ہے جب حیض آئے تو نماز

فَدَعَى الصَّلَاةَ وَإِذَا أَدْبَرْتُ فَأَغْسِلِي عَنْكَ الدَّمَ وَصَلِّي رَوَاهُ الشَّيْخَانِ وَ
فِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ وَلَكِنْ دَعَى الصَّلَاةَ قَدْرَ الْيَوْمِ الَّتِي كُنْتَ تَحِيضِينَ
فِيهَا ثُمَّ اغْتَسِلِي وَصَلِّي۔

۱۱۵۔ وَعَنْهَا قَالَتْ إِنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ أَبِي حُبَيْشٍ أَتَتْ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ
يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أُسْتَحَاضُ الشَّهْرَ وَالشَّهْرَيْنِ فَقَالَ لَيْسَ ذَلِكَ بِحَيْضٍ وَلَكِنَّهُ
عَرَقٌ فَإِذَا أَقْبَلَ الْحَيْضُ فَدَعَى الصَّلَاةَ عَدَدَ أَيَّامِكَ الَّتِي كُنْتَ تَحِيضِينَ
فَإِذَا أَدْبَرْتُ فَأَغْسِلِي وَتَوَضَّأِي بِكُلِّ صَلَاةٍ رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ۔
۱۱۶۔ وَعَنْهَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْمُسْتَحَاضَةِ فَقَالَ

۱۱۴ بخاری کتاب الغسل ص ۱۱۴ باب الاستحاضة ، مسلم کتاب الحيض ص ۱۱۴ باب
المستحاضة ۔

۱۱۵ صحیح ابن حبان ص ۲۶۵ برقم ۱۳۵۱۔

چھوڑ دو اور جب حیض چلا جائے تو اپنے سے خون دھو ڈالو، (یعنی غسل حیض کرو) اور نماز پڑھو۔
اس حدیث کو شیخین نے بیان کیا ہے اور بخاری کی روایت میں یہ الفاظ ہیں۔
”اور لیکن اتنے دنوں کی مقدار نماز چھوڑ دو جن میں تمہیں حیض آتا تھا، پھر غسل کرو اور نماز پڑھو۔“
۱۱۵۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ نے کہا، فاطمہ بنت ابی حبیشؓ بنی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں
حاضر ہوئی اور عرض کیا، اے اللہ تعالیٰ کے پیغمبر! میں ایک ایک دو دو مہینہ تک مستحاضہ رہتی ہوں، تو آپ
نے فرمایا، یہ حیض نہیں ہے اور لیکن یہ ایک رگ ہے، پس جب حیض آجائے تو اتنے ایام کی تعداد جن میں
تمہیں حیض آتا تھا نماز چھوڑ دو، پھر جب حیض چلا جائے تو غسل کرو اور ہر نماز کے لیے وضو کرو۔
اس حدیث کو ابن حبان نے بیان کیا ہے اور اس کی سند صحیح ہے۔
۱۱۶۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے استحاضہ والی عورت کے

تَدْعُ الصَّلَاةَ أَيَّامَ أَقْرَابِهَا ثُمَّ تَغْتَسِلُ غُسْلًا وَاحِدًا ثُمَّ تَتَوَضَّأُ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ - رَوَاهُ ابْنُ حَبَّانَ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ -

أَبْوَابُ الْوُضُوءِ

بَابُ السَّوَاكِ

۱۱۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَوْلَا أَنْ أَشَقَّ عَلَى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ بِالسَّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ - رَوَاهُ الْجَمَاعَةُ - وَفِي رِوَايَةٍ

۱۱۶- صحيح ابن حبان ۲۶۶ برقم ۱۲۵۲

۱۱۷ بخاری کتاب الجمعة ۱۲۱ باب السواک يوم الجمعة ، مسلم کتاب الطهارة ۱۲۸ باب السواک ، ابوداؤد کتاب الطهارة ۱۱۶ باب السواک ، ترمذی ابواب الطهارات ۱۲۱ باب ما جاء في السواک ، نسائی کتاب الطهارة ۱۱۶ باب الرخصة في السواک بالعشي للصائم ، ابن ماجه ابواب الطهارة ۱۲۵ باب السواک ، مسند احمد ۲۳۵ -

بارہ میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: "اپنے حیض کے دنوں میں نماز چھوڑ دے، پھر ایک بار غسل کرے۔ پھر ہر نماز کے وقت وضو کرے۔"

اس حدیث کو ابن حبان نے بیان کیا ہے اور اس کی سند صحیح ہے۔

وضو کے ابواب

باب - مسواک کا بیان

۱۱۸- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اگر میرے لیے اپنی امت کو مشقت میں ڈالنے والی بات نہ ہوتی تو انہیں ہر نماز کے وقت مسواک کا حکم دیتا۔"

لَا أَحْمَدَ لَأَمْرَتُهُمْ بِالسَّوَالِ مَعَ كُلِّ وُضُوءٍ وَلِلْبُخَارِيِّ تَعْلِيْقًا لَأَمْرَتِهِمْ
بِالسَّوَالِ عِنْدَ كُلِّ وُضُوءٍ -

۱۱۸۔ وَعَنْهُ أَنَّهُ قَالَ كَوْلًا أَنْ يَشُقَّ عَلَى أُمَّتِهِ لَأَمْرُهُمْ بِالسَّوَالِ مَعَ
كُلِّ وُضُوءٍ - رَوَاهُ مَا لِكُ وَاسْنَادُهُ صَحِيحٌ -

۱۱۹۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ السَّوَالُ مَطْهَرَةٌ لِلنِّفَمِ
مَرْضَاةٌ لِلرَّبِّ - رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ وَالْبُخَارِيُّ تَعْلِيْقًا -

۱۱۷ بخاری کتاب الصوم ۲۵۹ باب السَّوَالِ الرُّطْبِ وَالْيَابِسِ -

۱۱۸ مؤطا امام مالک کتاب الطهارة ۵۷ باب ماجاء فی السَّوَالِ -

۱۱۹ بخاری کتاب الصوم ۲۵۹ باب السَّوَالِ الرُّطْبِ وَالْيَابِسِ... الخ ، مسند احمد ۳/۲۰۰ ،

نسائی کتاب الطهارة ۵۷ باب الترغیب فی السَّوَالِ -

اس حدیث کو جماعت محدثین نے بیان کیا ہے اور احمد کی روایت میں یہ الفاظ ہیں -

” میں انہیں ہر وضو کے ساتھ مسواک کا حکم دیتا، اور بخاری نے تعلیقاً یہ الفاظ نقل کیے ہیں۔“

”میں انہیں ہر وضو کے وقت مسواک کا حکم دیتا“

۱۱۸۔ حضرت ابو ہریرہؓ نے کہا، اگر آپ کی امت پر مشقت والی بات نہ ہوتی، تو آپ انہیں ہر وضو کے
ساتھ مسواک کا حکم دیتے؟

اس حدیث کو مالکؒ نے بیان کیا ہے اور اس کی شدید صحیح ہے -

۱۱۹۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”مسواک منہ
کو پاکیزہ اور پردہ دگار کو راضی کرنے والی ہے“

اس حدیث کو احمد اور نسائی نے صحیح سند سے اور بخاری نے تعلیقاً بیان کیا ہے -

۱۔ مؤطا امام مالک کے علاوہ مذکورہ روایت مسند احمد ص ۲۵۰ صحیح ابن خزمہ ص ۴۴ متدرک حاکم ص ۱۳۶ میں بھی
موجود ہے اور مسند احمد ص ۲۵۹ میں یہ الفاظ ہیں كَوْلًا اَنْ يَشُقَّ عَلَى اُمَّتِي لَأَمْرَتِهِمْ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ
بِوُضُوءٍ وَمَعَ كُلِّ وُضُوءٍ بِالسَّوَالِ -

۱۲۰- وَعَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ كَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي لَأَمْرُتُهُمْ
بِالسَّوَالِ مَعَ الْوُضُوءِ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ - رَوَاهُ ابْنُ حَبَّانٍ فِي صَحِيحِهِ
وَأَسْنَدُهُ صَحِيحٌ -

۱۲۱- وَعَنْ عَلِيٍّ ؓ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كَوْلَا أَنْ أَشُقَّ
عَلَى أُمَّتِي لَأَمْرُتُهُمْ بِالسَّوَالِ مَعَ كُلِّ وُضُوءٍ - رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي
الْأَوْسَطِ وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ إِسْنَادُهُ حَسَنٌ -

۱۲۲- وَعَنِ الْمُقَدَّامِ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ ؓ
بِأَيِّ شَيْءٍ كَانَ يَبْدَأُ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا دَخَلَ بَيْتَهُ - قَالَتْ بِالسَّوَالِ

۱۲۰ صحیح ابن حبان ۱۴۸ برقم ۱۰۶۶ -

۱۲۱ مجمع الزوائد کتاب الطہارۃ ۲۲ باب فی السوال نقل عن الطبرانی فی الاوسط -

۱۲۰- ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میرے
لیے اپنی امت کو مشقت میں ڈالنی والی بات نہ ہوتی تو میں انہیں ہر نماز کے وقت وضو کے ساتھ مسواک
کا حکم دیتا۔

اس حدیث کو ابن حبان نے صحیح میں بیان کیا ہے اور اس کی سند صحیح ہے۔

۱۲۱- حضرت علیؓ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر میرے لیے اپنی امت کو مشقت میں ڈالنے
والی بات نہ ہوتی تو میں انہیں ہر وضو کے ساتھ مسواک کا حکم دیتا۔

اس حدیث کو طبرانی نے اوسط میں بیان کیا ہے اور بیہقی نے کہا ہے اس کی سند حسن ہے۔

۱۲۲- مقدم بن شریح سے روایت ہے کہ میرے والد نے کہا، میں نے ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ
سے کہا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے گھر تشریف لاتے تو کس چیز سے ابتدا فرماتے تھے؟ ام المؤمنینؓ
نے کہا ”مسواک سے“۔

رَوَاهُ الْجَمَاعَةُ إِلَّا الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ۔

۱۲۳۔ وَعَنْ حُذَيْفَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا قَامَ مِنَ

اللَّيْلِ يَشُومُ فَاهُ بِالسَّوَالِجِ۔ رَوَاهُ الْجَمَاعَةُ إِلَّا التِّرْمِذِيُّ۔

۱۲۴۔ وَعَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَلَأَ أَحْمِي

يَسْوَلُ وَهُوَ صَائِمٌ۔ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَحَسَنَهُ وَفِي

إِسْنَادِهِ مَقَالٌ وَرَوَاهُ الْبُخَارِيُّ تَعْلِيْقًا۔

۱۲۲ مسلم کتاب الطہارۃ ص ۱۲۸ باب السوالج ، ابوداؤد کتاب الطہارۃ ص ۱۱۱ باب السوالج

نسائی کتاب الطہارۃ ص ۱۱۱ باب السوالج فی کل حین ، ابن ماجہ ابواب الطہارۃ ص ۲۵۷ باب

السوالج ، مسند احمد ص ۳۶۶۔

۱۲۳ بخاری کتاب الموضوع ص ۳۸۱ باب السوالج ، ابوداؤد کتاب الطہارۃ ص ۱۱۱ باب السوالج

لن قام باللیل ، نسائی کتاب الطہارۃ ص ۱۱۱ باب السوالج اذا قام من اللیل ، ابن ماجہ ابواب

الطہارۃ ص ۲۵۷ باب السوالج ، مسند احمد ص ۳۸۱ ، مسلم کتاب الطہارۃ ص ۱۲۸ باب السوالج۔

۱۲۴ مسند احمد ص ۳۸۱ ، ابوداؤد کتاب الصیام ص ۳۲۲ باب للصائم ، ترمذی ابواب

الصوم ص ۱۵۲ باب ماجاء فی السوالج للصائم ، بخاری کتاب الصوم ص ۲۵۹ باب

السوالج الرطب واليابس۔

بخاری اور ترمذی کے علاوہ اسے جماعت محدثین نے بیان کیا ہے۔
۱۲۳۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو اٹھتے تو اپنے منہ مبارک کو مسواک
سے صاف فرماتے“

اس حدیث کو ترمذی کے علاوہ جماعت محدثین نے بیان کیا ہے۔

۱۲۴۔ حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ نے کہا ”میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو روزہ کی حالت میں اتنی بار
مسواک کرتے ہوئے دیکھا جسے میں شمار نہیں کر سکتا“

اس حدیث کو احمد ، ابوداؤد اور ترمذی نے بیان کیا ہے (ترمذی) نے اسے حسن کہا ہے اور اس کی اسناد
میں کلام ہے اور اسے بخاری نے تعلیقاً بیان کیا ہے۔

قَالَ الْمِصْمُوتِيُّ أَكْثَرُ أَحَادِيثِ الْبَابِ تَدُلُّ عَلَى اسْتِحْبَابِ السُّؤَالِ
لِلصَّائِلِ بَعْدَ الزَّوَالِ وَلَمْ يَثْبُتْ فِي كَرَاهَتِهِ شَيْءٌ.

بَابُ التَّسْمِيَةِ عِنْدَ الْوُضُوءِ

۱۲۵۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ
إِذَا تَوَضَّأْتَ فَقُلْ بِسْمِ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ فَإِنَّ حِفْظَكَ لَا تَبْرَحُ نَكْتَبُ لَكَ
الْحَسَنَاتِ حَتَّى تَحْدُثَ مِنْ ذَلِكَ الْوُضُوءِ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الصَّغِيرِ وَ
قَالَ الْهَيْثَمِيُّ إِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

۱۲۵۔ مجمع الزوائد کتاب الطہارۃ ص ۲۲۱ باب التسمیۃ عند الوضوء، المعجم الصغیر
للطبرانی ص ۳۹۰ قال حدثنا أحمد بن مسعود الزمیری ... الخ -

نبوی نے کہا، اس باب کی اکثر احادیث زوال کے بعد بھی روزہ دار کے لیے مسواک کے مستحب ہونے
پر دلالت کرتی ہیں اور اس کی کراہت میں کوئی چیز ثابت نہیں ہے۔

باب۔ وضو کے وقت بسم اللہ پڑھنا

۱۲۵۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اے ابو ہریرہ! جب تم وضو کرو
تو یوں کہو۔

بِسْمِ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ
اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اور تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ
کے لیے ہیں۔
بلاشبہ تمہاری حفاظت کرنے والے فرشتے تمہارے لیے اس وضو سے محدث ہونے تک برابر نیکیاں
لکھتے رہیں گے۔

اس حدیث کو طبرانی نے منیر میں بیان کیا ہے اور شیخی نے کہا ہے کہ اس کی سند حسن ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ الْوُضُوءِ

۱۳۶- عَنْ حُمْرَانَ مَوْلَى عُثْمَانَ أَنَّهُ رَأَى عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رضی اللہ عنہ دَعَا بِأَنَاءٍ فَأَفْرَغَ عَلَى كَفِّهِ ثَلَاثَ مِرَارٍ فَعَسَلَهُمَا ثُمَّ أَدْخَلَ يَمِينَهُ فِي الْأَنَاءِ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَرَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَوَيْدَ يَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ثَلَاثَ مِرَارٍ ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ ثَلَاثَ مِرَارٍ إِلَى الْكَعْبَيْنِ ثُمَّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ تَوَضَّأَ نَحْوَ وَضُوءِي هَذَا ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ لَا يُحَدِّثُ فِيهِمَا نَفْسَهُ عُقْرًا مَاتَ تَقْدَمُ مِنْ ذَنْبِهِ - رَوَاهُ الشَّيْخَانِ -

۱۳۶ بخاری کتاب الوضوء، باب الوضوء ثلاثاً، مسلم کتاب الطہارۃ، باب صفة الوضوء وکمالہ۔

باب۔ جو روایات طریقہ وضو کے بارہ میں ہیں

۱۳۶۔ حضرت عثمانؓ کے آزاد کردہ غلام حمران سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عثمان بن عفانؓ کو دیکھا انہوں نے برتن منگایا اور اپنی دونوں پھیلیوں پر پانی ڈال کر تین بار انہیں دھویا، پھر اپنے دائیں ہاتھ کو برتن میں ڈال کر کلی کی اور ناک جھاڑا۔ پھر اپنے چہرے کو تین بار دھویا اور اپنے دونوں ہاتھوں کو کینوں سمیت تین بار دھویا۔ پھر اپنے سر کا مسح کیا اور اپنے دونوں پاؤں کو ٹخنوں سمیت تین بار دھویا، پھر کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

”جس شخص نے میرے وضو جیسا وضو کیا، پھر دو رکعتیں پڑھیں، ان دونوں رکعتوں میں اپنے جی میں باتیں نہ کیں (یعنی مشغوع و خضوع کے ساتھ پڑھیں) خیال منتشر نہ ہونے دیا، تو اس کے پہلے تمام گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔“

اس حدیث کو شیخین نے بیان کیا ہے۔

بَابُ فِي الْجَمْعِ بَيْنَ الْمَضْمَةِ وَالِاسْتِنْشَاقِ

۱۲۷- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ بْنِ عَاصِمٍ الْأَنْصَارِيِّ رضی اللہ عنہ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ قَالَ قِيلَ لَهُ تَوَضَّأْنَا وَضُوءَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَدَعَا بِأَنَاءٍ فَأَكْفَأَ مِنْهُ عَلَى يَدَيْهِ فَعَسَلَهُمَا ثَلَاثًا ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فَاسْتَخْرَجَهَا فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ مِنْ كَفٍّ وَاحِدَةٍ فَفَعَلَ ذَلِكَ ثَلَاثًا ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فَاسْتَخْرَجَهَا فَعَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فَاسْتَخْرَجَهَا فَعَسَلَ يَدَيْهِ الْوَسْطَى مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فَاسْتَخْرَجَهَا فَمَسَحَ رَأْسَهُ فَأَقْبَلَ بِيَدَيْهِ وَأَذْبَرَ شَمَّهُ عَسَلَ رِجْلَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ ثُمَّ قَالَ هَكَذَا كَانَ وَضُوءُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ -

۱۲۷ بخاری کتاب الوضوء ۳۱۱ باب من مضمض واستنشق... الخ، مسلم کتاب الطہارۃ ۱۲۳ باب الآخر فی صفة الوضوء -

باب مضمضہ اور استنشاق اکٹھا کرنا

۱۲۷- حضرت عبد اللہ بن زید بن عاصم الانصاری رضی اللہ عنہ یہ صحابی ہیں نے کہا کہ ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جیسا وضو کرنے کے لیے کہا گیا، تو انہوں نے برتن منگایا اور اس میں سے اپنے دونوں ہاتھوں پر پانی ڈال کر انہیں تین بار دھویا، پھر اپنے ہاتھ کو پانی میں ڈالا، پانی نکال کر ایک ہی ہاتھ سے مضمضہ اور استنشاق کیا۔ پس تین بار ایسا ہی کیا، پھر اپنا ہاتھ برتن میں ڈال کر پانی نکالا، تین بار اپنا چہرہ دھویا، پھر اپنا ہاتھ برتن میں ڈالا، پانی نکال کر دونوں ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دو، دو بار دھویا، پھر اپنا ہاتھ برتن میں ڈال کر پانی نکالا، اپنے سر کا مسح کیا، اپنے ہاتھوں کو سر پر آگے کی طرف اور پیچھے کی طرف لے گئے، پھر اپنے دونوں پاؤں کو ٹخنوں سمیت دھویا، پھر کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو اس طرح تھا۔ اس روایت کو بخاری نے بیان کیا ہے۔

۱۲۸۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَوَضَّأَ مَرَّةً مَرَّةً وَجَمَعَ بَيْنَ الْمَضْمُضَةِ وَالْإِسْتِنْشَاقِ. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ -

بَابُ فِي الْفَصْلِ بَيْنَ الْمَضْمُضَةِ وَالْإِسْتِنْشَاقِ

۱۲۹۔ عَنْ أَبِي وَائِلٍ شَيْقِقِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ شَهِدْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ وَعُثْمَانَ بْنَ عَفَّانٍ رضی اللہ عنہ تَوَضَّأَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا وَأَفْرَدَ الْمَضْمُضَةَ مِنَ الْإِسْتِنْشَاقِ ثُمَّ قَالَا هَكَذَا رَأَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تَوَضَّأَ. رَوَاهُ ابْنُ السَّكَنِ فِي مِصْحَاحِهِ -

۱۲۸ سنن دارمی کتاب الصلوۃ ص ۱۱۱ باب الوضوء مَرَّةً مَرَّةً ابن حبان ص ۱۱۱ رقم الحديث ۱۲۹ مستدرک حاکم کتاب الطہارۃ ص ۱۱۱ باب الوضوء مرتین ... الخ - تلخیص الحبیص ص ۴۹ -

۱۲۸ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایک بار وضو فرمایا اور مضمضہ (کلی) اور استنشاق (ناک میں پانی ڈالنا) اکٹھا کیا۔
اس حدیث کو دارمی، ابن حبان، حاکم نے بیان کیا ہے اور اس کی سند حسن ہے۔

باب۔ مضمضہ اور استنشاق علیحدہ علیحدہ کرنا

۱۲۹۔ ابو داؤد شقیق بن سلمہ نے کہا، میں حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا دونوں نے تین تین بار وضو کیا اور مضمضہ کو استنشاق سے علیحدہ کیا، پھر کہا، ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طرح وضو کرتے ہوئے دیکھا ہے۔
اس حدیث کو ابن السکن نے اپنی صحاح میں بیان کیا ہے۔

بَابُ مَا يُسْتَفَادُ مِنْهُ الْفَصْلُ

۱۳۰۔ عَنْ أَبِي حَيَّةَ قَالَ رَأَيْتُ عَلِيًّا ؑ تَوَضَّأَ فَغَسَلَ كَفَيْهِ حَتَّى انْقَاهُمَا ثُمَّ مَضَمَضَ ثَلَاثًا وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا وَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَذِرَاعَيْهِ ثَلَاثًا وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ مَرَّةً ثُمَّ غَسَلَ قَدَمَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ ثُمَّ قَامَ فَأَخَذَ فَضْلَ طَهُورِهِ فَشَرِبَهُ وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ قَالَ أَحَبُّتُ أَنْ أُرِيَكُمْ كَيْفَ كَانَ طَهُورُ رَسُولِ اللَّهِ ؐ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ۔

۱۳۱۔ وَعَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ رَأَيْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانٍ ؓ سُلِّ عَنْهُ الْوُضُوءُ فَدَعَا بِمَاءٍ فَأَتَى بِمِصْنَاةٍ فَأَصْغَاَهَا عَلَى يَدِهِ الِیْمَنِ ثُمَّ ادْخَلَهَا فِي الْمَاءِ فَتَمَضَمَضَ ثَلَاثًا وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا وَغَسَلَ وَجْهَهُ

ترجمہ ابواب الطہارات ص ۱۱۱ باب فی وضوء النبی صلی اللہ علیہ وسلم کیف کان۔ ۱۳۰

باب جس سے مضمضہ اور استنشاق علیحدہ علیحدہ کرنا سمجھا جاتا ہے

۱۳۰۔ ابو حییہ نے کہا، میں نے حضرت علیؑ کو دیکھا کہ انہوں نے وضو کیا، پس اپنی دونوں ہتھیلیوں کو دھویا یہاں تک کہ انہیں خوب صاف کیا، پھر تین بار کلی کی اور تین بار ناک میں پانی ڈالا، تین بار چہرہ دھویا، دونوں بازوؤں کو بھی تین بار دھویا اور ایک بار مسح کیا، پھر اپنے دونوں پاؤں ٹخنوں سمیت دھوئے، پھر کھڑے ہو کر دھو کا بچا ہوا پانی لے کر اسے کھڑے کھڑے ہی پی لیا، پھر کہا "میں نے بہتر سمجھا کہ تمہیں دکھاؤں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو کیا تھا"

اس حدیث کو ترمذی نے بیان کیا ہے اور اسے صحیح قرار دیا ہے۔

۱۳۱۔ ابن ابی ملیکہ نے کہا، میں نے حضرت عثمان بن عفانؓ کو دیکھا ان سے وضو کے بارہ میں پوچھا گیا انہوں نے پانی منگایا تو لوٹا پیش کیا گیا۔ انہوں نے اسے اپنے دائیں ہاتھ پر ڈالا، پھر وہ ہاتھ پانی میں داخل کر کے تین بار کلی کی اور تین بار ناک جھاڑا اور تین بار اپنا چہرہ دھویا، پھر اپنا دایاں ہاتھ تین بار اور بائیں ہاتھ

ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنَى ثَلَاثًا وَغَسَلَ يَدَهُ الْيُسْرَى ثَلَاثًا ثُمَّ
أَدْخَلَ يَدَهُ فَأَخَذَ مَاءً فَصَحَّ بِرَأْسِهِ وَأَذْنَيْهِ فَغَسَلَ بَطُونَهُمَا وَ
ظُهُورَهُمَا مَرَّةً وَاحِدَةً ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ ثُمَّ قَالَ آمِينَ السَّائِلُونَ عَنِ
الْوُضُوءِ هَكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَتَوَضَّأُ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ
وَأَسْنَدُهُ صَحِيحٌ -

۱۳۲۔ وَعَنْ رَاشِدِ بْنِ نَجِيحٍ أَبِي مُحَمَّدٍ الْحِطَّانِيِّ قَالَ رَأَيْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ
بِالنَّزَاوِيَةِ فَقُلْتُ لَهُ أَخْبِرْنِي عَنْ وُضُوءِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كَيْفَ كَانَ
فَإِنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّكَ كُنْتَ تُوضِّئُهُ قَالَ نَعَمْ فَدَعَا بِوُضُوءٍ فَأَلَى بِطُسْتٍ
وَقَدَحٍ فَوَضَعَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَأَكْفَأَ عَلَى يَدَيْهِ مِنَ الْمَاءِ وَأَنَعَهُ
غَسَلَ كَفَيْهِ ثُمَّ تَمَضَّمَضَ ثَلَاثًا وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا وَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا

۱۳۱ ابو داؤد کتاب الطہارۃ ص ۱۱۱ باب صفۃ وضوء النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔

تین بار دھویا، پھر اپنا ہاتھ برتن میں ڈال پانی لے کر اپنے سر اور کانوں کا مسح کیا، دونوں کانوں کو اندر و بیروں میں ہر طرف سے ایک
بار دھویا، پھر اپنے دونوں پاؤں دھوئے اور کہا وضوء کے بارہ میں پوچھنے والے کہاں گئے؟ میں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طرح وضوء کرتے ہوئے دیکھا۔

یہ حدیث ابو داؤد نے بیان کی ہے اور اس کی سند صحیح ہے۔

۱۳۲۔ راشد بن نجیح ابو محمد الحطانی نے کہا، میں نے حضرت انس ابن مالکؓ کو زادیہ میں دیکھا، تو ان سے کہا،
مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وضوء کے بارہ میں بتائیے کہ وہ کس طرح تھا؟ تحقیق مجھے معلوم ہوا ہے
کہ آپ انیس وضوء کرتے تھے، انہوں نے کہا، ہاں تو انہوں نے پانی منگایا، ایک طشت اور پیالہ لایا گیا (جو کہ
چھیلایا گیا تھا جیسا کہ چھیلایا گیا تھا) ان کے سامنے رکھ دیا گیا تو انہوں نے اپنے ہاتھوں پر پانی ڈال کر دونوں ہاتھوں

سے ایک نسخہ میں یہ الفاظ زائد ہیں۔

ثُمَّ أَخْرَجَ يَدَهُ الْيَمْنَى فَاغْسَلَهَا ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ الْيُسْرَى ثَلَاثًا ثُمَّ
مَسَحَ بِرَأْسِهِ مَرَّةً وَاحِدَةً غَيْرَ أَنَّهُ أَمَرَهُمَا عَلَى أُذُنَيْهِ فَمَسَحَ
عَلَيْهِمَا. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ إِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

بَابُ تَخْلِيلِ اللَّحْيَةِ

۱۳۳۔ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ إِذَا تَوَضَّأَ خَلَّلَ لَحْيَتَهُ
بِالْمَاءِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

۱۳۲ المجموع الاوسط ج ۲ ص ۲۹۲، مجمع الزوائد کتاب الطہارۃ ج ۲ باب ما جاء فی الوضوء نقلًا عن الطبرانی فی الاوسط۔
۱۳۳ مستد احمد ۲۳۴۔

کو خوب اچھی طرح دھویا، پھر تین بار مٹی کی، تین بار ناک میں پانی ڈالا، اور تین بار چہرہ دھویا، پھر اپنا دایاں ہاتھ
ڈال کر اُسے تین بار دھویا، پھر بائیں ہاتھ تین بار دھویا اور اپنے سر کا ایک بار مسح کیا، البتہ انہوں نے
ہاتھ اپنے دونوں کانوں پر پھیرے اور ان کا مسح کیا۔
اس حدیث کو طبرانی نے اوسط میں بیان کیا ہے اور اس کی سند حسن ہے۔

باب۔ داڑھی کے خلال میں

۱۳۳۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ فاضلہ سے روایت ہے کہ بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب وضو
فرماتے، تو پانی کے ساتھ اپنی داڑھی مبارک کا خلال فرماتے۔
یہ حدیث احمد نے بیان کی ہے اور اس کی سند حسن ہے۔

بَابُ تَخْلِيلِ الْأَصَابِعِ

۱۳۴۔ عَنْ عَاصِمِ بْنِ لَقِيطٍ بْنِ صَبْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْبِرْنِي عَنِ الْوُضُوءِ قَالَ أَسْبَغَ الْوُضُوءَ وَخَلَّلَ الْأَصَابِعَ وَبَالَغْ فِي الْأَسْتِنْشَاقِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ صَائِمًا. رَوَاهُ الْأَرْبَعَةُ وَصَحَّحَهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ خَزِيمَةَ وَابْنُ بَعُيْنٍ وَابْنُ الْقَطَّانِ -

۱۳۵۔ وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ إِذَا تَوَضَّأْتَ فَخَلَّلْ أَصَابِعَ يَدَيْكَ وَرَجُلَيْكَ

۱۳۴ ابوداؤد کتاب الطہارۃ میں باب فی الاستنشاق، ترمذی ابواب الطہارات میں باب فی تخلیل الاصابع، نسائی کتاب الطہارۃ میں باب الامر بتخلیل اللحیۃ، ابن ماجہ ابواب الطہارۃ میں باب تخلیل الاصابع، صحیح ابن خزیمہ کتاب الطہارۃ میں رقم الحدیث ۱۵۰ -

باب۔ انگلیوں کے خلال میں

۱۳۴۔ عاصم بن لقیط بن صبرہ سے روایت ہے کہ میرے والد نے کہا، میں نے عرض کیا، اے اللہ تعالیٰ کے پیغمبر! مجھے وضو کے بارہ میں بتائیے، آپ نے فرمایا۔ ”اچھی طرح وضو کر، انگلیوں کا خلال کر، اور ناک میں خوب پانی پڑھا، مگر جب کہ تم روزہ سے ہو۔“

یہ حدیث چاروں محدثین نے بیان کی ہے۔ ترمذی، ابن خزیمہ، بغوی اور ابن قحطان نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

۱۳۵۔ حضرت عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جب تم وضو

کرو تو ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیوں کا خلال کرو۔“

سے روزہ سے ہونا ناک میں پانی ڈالتے ہوئے اعتنا طے سے کام لے، اگر پانی ناک سے ملے تو روزہ ٹوٹ جائیگا۔

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَحَسَنَهُ التِّرْمِذِيُّ.

بَابُ فِي مَسْحِ الْأُذُنَيْنِ

۱۳۶۔ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم تَوَضَّأَ فَغَرَفَ غُرْفَةً فَفَسَلَ وَجْهَهُ ثُمَّ غَرَفَ غُرْفَةً فَفَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنَى ثُمَّ غَرَفَ غُرْفَةً فَفَسَلَ يَدَهُ الْيُسْرَى ثُمَّ غَرَفَ غُرْفَةً فَمَسَحَ بِرَأْسِهِ وَأُذُنَيْهِ دَاخِلَهُمَا بِالسَّبَّابَتَيْنِ وَخَالَفَ بَابِيَّاهُمَا إِلَى ظَاهِرِ أُذُنَيْهِ فَمَسَحَ ظَاهِرَهُمَا وَبَاطِنَهُمَا ثُمَّ غَرَفَ غُرْفَةً فَفَسَلَ رِجْلَهُ الْيُمْنَى ثُمَّ غَرَفَ غُرْفَةً فَفَسَلَ رِجْلَهُ الْيُسْرَى۔

۱۳۵ ترمذی ابواب الطہارات میں باب فی تخلیل الاصابع ، ابن ماجہ ، ابواب الطہارۃ ۳۵ باب تخلیل الاصابع ، مسند احمد ۲۸۷۔

یہ حدیث احمد ، ابن ماجہ اور ترمذی نے بیان کی ہے اور ترمذی نے اسے حسن قرار دیا ہے۔

باب۔ کانوں کے مسح میں

۱۳۶۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو فرمایا، ایک چلو یا اپنا چہرہ دھویا، پھر چلو یا، اپنا دایاں ہاتھ دھویا، پھر چلو یا اپنا بائیں ہاتھ دھویا، پھر چلو یا، اپنے سر کا مسح کیا اور اپنے کانوں کے اندرونی حصہ کا مسح شہادت کی انگلیوں سے کیا اور کانوں کے بیرونی حصہ پر اپنے دونوں انگوٹھے نیچے سے اوپر لے گئے (اس طرح) دونوں کانوں کے بیرونی اور اندرونی حصہ کا مسح کیا، پھر چلو لے کر دایاں پاؤں اور پھر چلو لے کر بائیں پاؤں دھویا۔

رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَآخَرُونَ وَصَحَّحَهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ مَسْدَدٍ۔

بَابُ التَّيَمُّنِ فِي الْوُضُوءِ

۱۳۷۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا تَوَضَّأْتُمْ فَأَبْدُوا بِمِائِمَا مِنْكُمْ۔ رَوَاهُ الْأَرْبَعَةُ وَصَحَّحَهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ۔

بَابُ مَا يَقُولُ بَعْدَ الْفَرَغِ مِنَ الْوُضُوءِ

۱۳۸۔ عَنْ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ

۱۳۷ صحیح ابن حبان کتاب الطہارۃ ۱۵۴ رقم الحدیث ۱۰۸۳، صحیح ابن خزيمة کتاب الطہارۃ ۱۳۸، تلخیص الحبیب ۱۱۹ باب سنن الوضوء۔
۱۳۷۔ ابوداؤد کتاب اللباس ۱۵۴ باب فی الانتعال، نسائی کتاب ص باب
ابن ماجہ ابواب الطہارۃ ۱۳۳ باب التیمن فی الوضوء، ابن خزيمة کتاب الطہارۃ ۱۵۹ رقم الحدیث ۱۰۸۸۔

یہ روایت ابن حبان اور دیگر محدثین نے بیان کی ہے، ابن خزيمة اور ابن مسدد نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

باب۔ وضو میں دایں طرف (سے ابتدا کرنا)

۱۳۷۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جب تم وضو کرو، تو اپنے دائیں جانب سے ابتدا کرو“

یہ روایت چاروں محدثین نے بیان کی ہے اور ابن خزيمة نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

باب۔ وضو سے فارغ ہونے کے بعد کیا دعا پڑھے

۱۳۸۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”تم میں سے جو شخص وضو کرے

يَتَوَصَّأُ فَيَبْلُغُ أَوْ فَيَسْبِغُ الْوُضُوءَ ثُمَّ يَقُولُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ إِلَّا افْتَحَتْ
لَهُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةِ يَدْخُلُ مِنْ أَيِّهَا شَاءَ - رَوَاهُ مُسْلِمٌ
وَالْتِّرْمِذِيُّ وَزَادَ اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ التَّوَّابِينَ وَاجْعَلْنِي مِنَ الْمُتَطَهِّرِينَ -

بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْخَفَّيْنِ

۱۳۹- عَنْ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ

۱۳۸ مسلم کتاب الطہارۃ ص ۱۲۲ باب الذکر المستحب عقب الوضوء ، ترمذی ابواب
الطہارات ص ۱۱۱ باب ما یقال بعد الوضوء ۔

تو اچھی طرح وضو کرے ، پھر یہ دعا پڑھے ۔

”أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ

أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَ

رَسُولُهُ“

(میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی

معبود نہیں ، وہ کیلے ہیں ان کا کوئی شریک نہیں

اور میں گواہی دیتا ہوں کہ بلاشبہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)

اس کے بندے اور رسول ہیں ۔)

تو اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیے جائیں گے جس میں سے چاہے داخل ہو۔

یہ روایت مسلم اور ترمذی نے بیان کی ہے اور ترمذی نے یہ الفاظ زیادہ نقل کیے ہیں ۔

راے اللہ مجھے بہت زیادہ توبہ کرنے والوں

اور پاکیزہ لوگوں میں سے بنا دیں)

”اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ التَّوَّابِينَ

وَلِجْعَلْنِي مِنَ الْمُتَطَهِّرِينَ“

باب - موزول پر مسح کرنا

۱۳۹ حضرت مغیرہ بن شعبہ نے کہا ، میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھا کہ میں جھکا ، تاکہ

فَأُهَوِّتُ لِأَنْزِعَ خُفَّيْهِ فَقَالَ دَعُهُمَا فَإِنِّي أَدْخَلْتُهُمَا طَاهِرَتَيْنِ
فَمَسَحَ عَلَيْهِمَا - رَوَاهُ الشَّيْخَانِ -

۱۴۰۔ وَعَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ قَالَ أَتَيْتُ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَسْأَلُهَا عَنِ
الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقَالَتْ عَلَيْكَ يَا بَنِي أَبِي طَالِبٍ رضی اللہ عنہ فَاسْأَلْهُ فَإِنَّهُ
كَانَ يُسَافِرُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَسَأَلْنَاهُ فَقَالَ جَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ
صلی اللہ علیہ وسلم ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَيَالِيَهُنَّ لِلْمُسَافِرِ وَلَيَالِيَهُنَّ لِلْمُقِيمِ - رَوَاهُ مُسْلِمٌ -
۱۴۱۔ وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم جَعَلَ لِلْمُقِيمِ لَيَوْمًا
وَلَيَالِيَهُ وَلِلْمُسَافِرِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَيَالِيَهُنَّ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ -

۱۳۹ بخاری کتاب الوضوء ۳۳ باب اذا دخل رجله، مسلم کتاب الطهارة ۱۳۴ باب
المسح على الخفين -

۱۴۰ مسلم کتاب الطهارة ۱۳۴ باب التوقيت في المسح على الخفين -

آپ کے پاؤں مبارک سے موزے نکالوں، تو آپ نے فرمایا "انہیں چھوڑ دو، تحقیق میں نے یہ طہارت کی حالت
میں پہنے ہیں، پھر آپ نے ان پر مسح فرمایا"
یہ روایت شیخین نے بیان کی ہے۔

۱۴۱۔ شریح بن ہانی نے کہا، میں ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا،
تاکہ اُن سے موزوں پر مسح کے متعلق دریافت کروں، انہوں نے کہا، ابن ابی طالبؓ کے پاس جاؤ، بیشک
وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کرتے تھے، تو ہم نے حضرت علیؓ سے پوچھا، انہوں نے کہا،
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسافر کے لیے تین دن، تین راتیں اور قسیم کے لیے ایک دن اور ایک رات
(تک مسح) مقرر فرمایا۔

یہ روایت مسلم نے بیان کی ہے۔

۱۴۱۔ حضرت ابو بکرؓ سے روایت ہے کہ بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے موزوں پر مسح میں مقیم

رَوَاهُ ابْنُ الْجَارُودِ وَآخَرُونَ وَصَحَّحَهُ الشَّافِعِيُّ وَالْخَطَّابِيُّ وَابْنُ خُزَيْمَةَ۔
 ۱۴۲۔ وَعَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَأْمُرُنَا إِذَا كُنَّا سَفَرًا أَنْ لَا نُنْزِعَ خِفَافَنَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلِيَالِيَهُنَّ إِلَّا مِنْ جَنَابَةٍ لَكِنُّنْ مِنْ غَائِطٍ وَبَوْلٍ وَنَوْمٍ۔ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَآخَرُونَ وَصَحَّحَهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْخَطَّابِيُّ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَحَسَنَهُ الْبُخَارِيُّ۔

۱۴۳۔ وَعَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ لَوْ كَانَ الدِّينُ بِالرَّأْيِ لَكَانَ أَسْفَلَ الْخُفِّ

۱۴۱۔ المنتقى لابن جارود م ۳۹ رقم الحديث ۸۷، تلخيص الحبير م ۱۵ باب المسح على الخفين۔

۱۴۲۔ مسند احمد م ۲۳۹، ۲۴۰، ترمذی ابواب الطهارات م ۲۱ باب المسح على الخفين للمسافر والمقيم، نسائی کتاب الطهارة م ۳۲ باب التوقيت في المسح على الخفين للمسافر، صحيح ابن خزيمة کتاب الطهارة م ۹۹ رقم الحديث ۱۹۶، تلخيص الحبير م ۱۵ باب المسح على الخفين۔

کے لیے ایک دن ایک رات اور مسافر کے لیے تین دن، تین راتیں مدت مقرر فرمائی۔
 یہ روایت ابن جارود اور دیگر محدثین نے بیان کی ہے اور اسے امام شافعی، خطابی، اور ابن خزيمة نے صحیح قرار دیا ہے۔

۱۴۲۔ صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں ارشاد فرماتے کہ جب ہم سفر میں ہوں تو تین دن اور تین راتیں اپنے موزے نہ اتاریں، ماسوا جنابت کے، لیکن پاخانہ، پیشاب اور نمیند سے (موزے نہ اتاریں)۔

یہ حدیث احمد، نسائی، ترمذی اور دیگر محدثین نے بیان کی ہے۔ ترمذی، خطابی، ابن خزيمة نے اسے صحیح اور بخاری نے حسن قرار دیا ہے۔

۱۴۳۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا ”اگر دین رائے پر ہوتا تو موزوں کا پچھلا حصہ اوپر کے حصہ سے مسح کے لیے بہتر ہوتا۔“

أَوَّلَى بِالْمَسْحِ مِنْ أَعْلَاهُ وَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَمْسَحُ عَلَى ظَاهِرِ خَفَّيْهِ - رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ -

۱۴۴۱- وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَمَرَ نَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ بِالْمَسْحِ عَلَى الْخَفَّيْنِ قَالَ ثَلَاثٌ لِلْمَسَافِرِ وَيَوْمٌ وَلَيْلَةٌ لِلْمُقِيمِ - رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتَّبْرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ رَجُلًا لَدَى رِجَالِ الصَّحِيحِ -

۱۴۳۳- ابوداؤد کتاب الطہارۃ ۲۲ باب کیف المسح -
 ۱۴۴۱- مسند احمد ۲۴۶، مجمع الزوائد کتاب الطہارۃ ۲۵۹ باب السوqیت فی المسح علی الخفین نقلًا عن الطبرانی فی الاوسط، کشف الاستار عن زوائد السبزار کتاب الطہارۃ ۱۵۶ رقم الحدیث ۳۰۹ -

اور تحقیق میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے موزوں کے اوپر والے حصہ پر مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے
 یہ حدیث ابوداؤد نے بیان کی ہے اور اس کی اسناد حسن ہے۔
 ۱۴۳۳- حضرت عوف بن مالکؓ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ تبوک میں ہمیں موزوں پر مسح کرنے کا حکم دیا، آپ نے فرمایا ”مسافر کے لیے تین اور مقیم کے لیے ایک دن رات“
 یہ حدیث احمد اور طبرانی نے اوسط میں بیان کی ہے، ہیشمی نے کہا اس کے رجال صحیح احادیث کے رجال ہیں

أَبْوَابُ نَوَاقِصِ الْوُضُوءِ

بَابُ الْوُضُوءِ مِنَ الْخَارِجِ مِنْ أَحَدِ السَّبِيلَيْنِ

۱۴۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تُقْبَلُ صَلَاةٌ مِنْ أَحَدٍ حَتَّى يَتَوَضَّأَ قَالَ رَجُلٌ مِّنْ حَضَرٍ مَوْتٌ مَا الْحَدَّثُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ فَسَاءَ أَوْضَرَا طُ . رَوَاهُ الشَّيْخَانِ .

۱۴۶- وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا وَجَدَ أَحَدُكُمْ فِي بَطْنِهِ شَيْئًا فَاشْكَلْ عَلَيْهِ أَخْرِجْ مِنْهُ شَيْءًا أَوْ لَا فَلَا يَخْرُجَنَّ مِنْكَ

۱۴۵ بخاری کتاب الوضوء ۲۱۱ باب فی الوضوء ، مسلم کتاب الطہارۃ ۱۱۱ باب وجوب الطہارۃ للصلوۃ ۔

البواب : وضو توڑنے والی چیزوں میں

باب - دونوں راستوں میں سے کسی ایک سے کوئی چیز نکلنے پر وضو

۱۳۵- حضرت ابو ہریرہؓ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جو شخص بے وضو ہو جائے، اللہ تعالیٰ اس کی نماز قبول نہیں فرماتے، یہاں تک کہ وہ وضو کرے۔“ حضرت موتؑ اٹھ کر رہنے والے ایک شخص نے کہا، اے ابو ہریرہؓ! بے وضو ہونا کیا ہے؟ ابو ہریرہؓ نے کہا، ٹھیکسی یا پاؤں، (یعنی کچھلے راستہ سے ہوا خارج ہونا) یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے۔

۱۳۶- حضرت ابو ہریرہؓ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ”تم میں سے کوئی شخص جب اپنے پیٹ میں کوئی چیز (گڑبڑ) پائے، پھر اسے (یہ معلوم کرنا مشکل ہو گیا ہو کہ اس سے کوئی چیز (ہوا وغیرہ) نکلی ہے یا نہیں) اسے حضرت موت ایک جگہ کا نام ہے۔“

- الْمَسْجِدِ حَتَّى يَسْمَعَ صَوْتًا أَوْ يَجِدَ رِيحًا - رَوَاهُ مُسْلِمٌ -
- ۱۴۷- وَعَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ رضی اللہ عنہ مَرْفُوعًا فِي حَدِيثِ الْمَسْحِ لَكُنْتُ مِّنْ غَائِطٍ وَبَوْلٍ وَنَوْرٍ - رَوَاهُ أَحْمَدُ وَآخَرُونَ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ -
- ۱۴۸- وَعَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ كُنْتُ رَجُلًا مَّذَّاءً فَكُنْتُ أَسْتَجِئُ أَتُ اسْأَلَ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم لِمَكَانِ ابْنَتِهِ فَأَمَرْتُ الْمُقَدَّادَ بْنَ الْأَسْوَدِ فَسَأَلَهُ فَقَالَ يَغْسِلُ ذَكَرَهُ وَيَتَوَضَّأُ - رَوَاهُ الشَّيْخَانِ -
- ۱۴۹- وَعَنْ عَائِشِ بْنِ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ يَقُولُ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ عَلَى مِئْبَرِ الْكُوفَةِ يَقُولُ كُنْتُ أَحَدَ مِنَ الْمَذْيِ شِدَّةً فَأَرَدْتُ

۱۴۷ مسلم کتاب الحيض ۱۱۱ باب الدليل على ان من يتقن الخ

۱۴۷- مستند احمد ۲۲۰، ۲۳۹ -

۱۴۸ بخاری کتاب الغسل ۳۱۱ باب غسل المذی ، مسلم کتاب الطهارة ۱۲۳ باب المذی -

تو مسجد سے باہر نہ نکلے یہاں تک کہ آواز سن لے یا بو محسوس کر لے۔
اس حدیث کو مسلم نے بیان کیا ہے۔

۱۴۷- حضرت صفوان بن عسالؓ کی مسح کے بارہ میں مرفوعاً روایت میں ہے، لیکن (وضو ٹوٹ جائے گا) یا خانہ پیشاب اور نیند سے۔ یہ حدیث احمد اور دیگر محدثین نے اسناد صحیح کے ساتھ نقل کی ہے۔

۱۴۸- حضرت علیؓ نے کہا، میں بہت مذی والا شخص تھا اور میں شرماتا تھا کہ (براہ راست) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھوں، کیونکہ آپ کی صاحبزادی میرے نکاح میں تھی، میں نے مقداد بن اسودؓ سے کہا: انہوں نے پوچھا تو آپ نے فرمایا "استنجا کرے اور وضو کرے"۔ یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے۔

۱۴۹- عائشہ بن انسؓ نے کہا، میں نے حضرت علی بن ابی طالبؓ کو کوفہ کے منبر پر یہ کہتے ہوئے سنا "میں مذی کی بہت شدت پاتا تھا، میں نے چاہا کہ (خود) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھوں اور آپ کی صاحبزادیؓ سے یعنی پہلے یقیناً وضو تھا۔ پھر وضو ٹوٹنے میں شک اور تردد پڑ گیا تو اس شک اور احتمال سے وضو نہیں ٹوٹے گا جب تک کہ ہوا وغیرہ کے خارج ہونے کا قطعی یقین نہ ہو جائے۔

أَنَّ أَسْأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَكَانَتْ ابْنَتُهُ عِنْدِي فَاسْتَحْيَيْتُ
أَنَّ أَسْأَلَ فَأَمَرْتُ عَمَّارًا فَسَأَلَهُ فَقَالَ إِنَّمَا يَكْفِي مِنْهُ الْوُضُوءُ
رَوَاهُ الْحُمَيْدِيُّ فِي مُسْنَدِهِ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ -

۱۵۰- وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ سَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ
الْمُسْتَحَاضَةِ فَقَالَ تَدْعِ الصَّلَاةَ أَيَّامَ أَقْرَابِهَا ثُمَّ تَغْتَسِلُ غُسْلًا
وَاحِدًا ثُمَّ تَتَوَضَّأُ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ - رَوَاهُ ابْنُ حَبَّانٍ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ -

بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّوْمِ

وَقَدْ تَقَدَّمَ حَدِيثُ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ فِيهِ

۱۴۹ مسند حمیدی ۳۳۲ برقم ۳۹۹ و سنن نسائی کتاب الطہارۃ ۳۳۲ باب ما ینقض الوضوء
وما لا ینقض من المذی -

۱۵۰ صحیح ابن حبان کتاب الطہارۃ ۳۳۲ رقم الحدیث ۱۳۵۲ -

میرے نکاح میں تھی تو میں شریا گیا کہ آپ سے پوچھوں، میں نے عمار سے کہا، انہوں نے پوچھا تو آپ نے
فرمایا "بلاشبہ اس سے وضو کافی ہے"

یہ حدیث حمیدی نے اپنی سند میں نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۱۵۰- ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے استحاضہ والی عورت
کے بارہ میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا "جیض کے دنوں میں نماز چھوڑ دے، پھر ایک بار غسل کرے، پھر ہر نماز
کے وقت وضو کرے"

یہ حدیث ابن حبان نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

باب - جو احادیث نیند کے بارہ میں ہیں

اور اس سلسلہ میں صفوان بن عسالؓ کی روایت (گزشتہ باب میں نمبر ۱۴۲ پر گزر چکی ہے)۔

۱۵۱۔ وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَلَى عَهْدِهِ يَنْتَظِرُونَ الْعِشَاءَ حَتَّى تَخْفَقَ رُءُوسُهُمْ ثُمَّ يَصَلُّونَ وَلَا يَتَوَضَّأُونَ - رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ وَأَصْلُهُ فِي مُسْلِمٍ -

۱۵۲۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ لَيْسَ عَلَى الْمُحْتَبَى النَّائِمِ وَلَا عَلَى النَّائِمِ النَّائِمِ وَلَا عَلَى السَّاجِدِ النَّائِمِ وَضُوءٌ حَتَّى يَضْطَجَعَ فَإِذَا اضْطَجَعَ تَوَضَّأَ - رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الْمَعْرِفَةِ وَقَالَ الْحَافِظُ فِي التَّلْخِصِ - إِسْنَادُهُ جَيِّدٌ -

۱۵۱۔ ابوداؤد کتاب الطہارۃ ۲۱۶ باب فی الوضوء من النوم، ترمذی ابواب الطہارۃ ۲۱۶ باب الوضوء من النوم، مسلم کتاب الحيض ۱۱۳ باب الدلیل علی ان نوم العجائس۔ الخ۔
۱۵۲۔ معرفة السنن والآثار کتاب الطہارۃ ۳۳۹ رقم الحديث ۹۴، تلخیص المجید ۱۱۳۔

۱۵۱۔ حضرت انس بن مالک نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ آپ کے زمانہ مبارک میں نماز عشاء کا انتظار کرتے رہتے، یہاں تک کہ ان کے سر اوگھ کی وجہ سے جھکتے، پھر وہ نماز پڑھتے اور وضو نہیں کرتے تھے۔

یہ روایت ابو داؤد، ترمذی نے اسناد صحیح کے ساتھ نقل کی ہے اور اصل اس کی مسلم میں موجود ہے۔
۱۵۲۔ حضرت ابو ہریرہ نے کہا، سونے والے محتبی (جس کے چوتڑ زمین پر ٹکے ہوئے ہوں) پر وضو نہیں اور نہ کھڑے ہو کر سونے والے پر وضو ہے اور نہ ہی سجدہ میں سونے والے پر وضو ہے، یہاں تک کہ وہ پہلو پر لیٹ جائے، پس جب وہ پہلو پر لیٹ جائے تو وضو کرے۔

یہ حدیث بیہقی نے معرفت میں نقل کی ہے اور حافظ نے تلخیص المجید میں کہا ہے کہ اس کی اسناد جید ہے۔

بَابُ الْوُضُوءِ مِنَ الدَّمِ

۱۵۳۔ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ أَصَابَهُ قَاءٌ أَوْ رُعَافٌ أَوْ قَلَسٌ أَوْ مَذْيٌ فَلْيَنْصَرِفْ فَلْيَتَوَضَّأْ ثُمَّ لِيَبْنِ عَلَى صَلَوَتِهِ وَهُوَ فِي ذَلِكَ لَا يَتَكَلَّمُ۔ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَفِي إِسْنَادِهِ مَقَالٌ وَتَقَدَّمَ حَدِيثُ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا فِي بَابِ الْإِسْتِحَاضَةِ۔

۱۵۴۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما أَنَّهُ كَانَ إِذَا رَعَفَ رَجَعَ فَتَوَضَّأَ وَلَمْ يَتَكَلَّمْ ثُمَّ رَجَعَ وَبَنَى عَلَى مَا قَدْ صَلَّى۔ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَآخَرُونَ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ۔

۱۵۳۔ ابن ماجہ کتاب الصلوٰۃ ص ۸۸ باب ماجاء فی البناء علی الصلوٰۃ۔
۱۵۴۔ سنن الکبریٰ کتاب الصلوٰۃ ص ۲۵۹ باب ینبج من سبعة الحدیث الخ۔

باب. خون (نکلنے) سے وضو

۱۵۳۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جسے قے، نکسیر، لٹی یا مذی آجائے تو (نماز سے) پھر جائے اور وضو کرے، پھر اپنی اسی نماز پر بنا کرے، وہ نماز کے اندر رہے جب تک اُس نے کلام نہ کیا“۔

یہ حدیث ابن ماجہ نے بیان کی ہے اور اس کی اسناد میں کلام ہے، ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ کی حدیث باب الاستحاضہ میں اس سے پہلے گزر چکی ہے۔

۱۵۴۔ حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ جب انہیں نکسیر بھڑتی، تو لوٹ کر وضو کرتے اور کلام نہ کرتے پھر لوٹتے اور پڑھی ہوئی نماز پر بنا کرتے۔

یہ حدیث بیہقی اور دیگر محدثین نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۱۵۵۔ وَعَنْهُ قَالَ إِذَا رَعَفَ الرَّجُلُ فِي الصَّلَاةِ أَوْ ذَرَعَهُ الْقَتْلُ أَوْ
وَجَدَ مَذْيَا فَإِنَّهُ يَنْصَرِفُ وَيَتَوَضَّأُ ثُمَّ يَرْجِعُ فَيَتِمُّ مَا بَقِيَ
عَلَى مَا مَضَى مَا لَمْ يَتَكَلَّمْ - رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ فِي مُصَنَّفِهِ وَإِسْنَادُهُ
صَحِيحٌ -

بَابُ الْوُضُوءِ مِنَ الْقَتْلِ

۱۵۶۔ عَنْ مُعَدَّانِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ ﷺ قَاءَ فَتَوَضَّأَ فَلَقِيتُ ثَوْبَانَ فِي مَسْجِدِ دِمَشْقٍ فَذَكَرْتُ
ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ مَدَقَ أَنَا صَبَبْتُ لَهُ وَضُوءَهُ - رَوَاهُ الثَّلَاثَةُ وَإِسْنَادُهُ

۱۵۵۔ مصنف عبد الرزاق کتاب الصلوة ۳۳۹ باب الرجل يحدث ثم يرجع قبل أن يتكلم -

۱۵۵۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا، جب کسی شخص کو نماز میں تکبیر پھوٹ پڑے، تو غالباً آجائے یا مذی پائے، تو وہ نماز سے پھر جائے، وضو کرے، پھر لوٹے، باقی ماندہ نماز کو پڑھی ہوئی پر (بنا کرے) پوری کرے جب تک اس نے کلام نہ کیا ہو؟

یہ حدیث عبد الرزاق نے اپنی مصنف میں نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

باب قتل سے وضو

۱۵۶۔ ابراہیم معدان بن ابی طلحہ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قتل آنے پر وضو فرمایا، معدان بن ابی طلحہ نے کہا، میں حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم) سے دمشق کی مسجد میں ملا، میں نے ان سے یہ حدیث بیان کی، تو انھوں نے کہا، (ابوالدرداء رضی اللہ عنہ) سچ کہا، میں نے آپ کے لیے وضو کا پانی ڈالا تھا۔

یہ حدیث اصحاب ثلاثہ نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے، اس باب کی احادیث اس سے

صَحِيحٌ وَقَدْ تَقَدَّمَ أَحَادِيثُ الْبَابِ فِي الْبَابِ السَّابِقِ .

بَابُ الْوُضُوءِ مِنَ الضَّحَلِ

۱۵۷- عَنْ أَبِي مُوسَى رضی اللہ عنہ قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم يُصَلِّي بِالنَّاسِ إِذْ دَخَلَ رَجُلٌ فَتَرَدَّى فِي حُفْرَةٍ كَانَتْ فِي الْمَسْجِدِ وَكَانَ فِي بَصَرِهِ ضَرْرٌ فَضَحَلَ كَثِيرٌ مِّنَ الْقَوْمِ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ ضَحَلَ أَنْ يُعِيدَ الْوُضُوءَ وَيُعِيدَ الصَّلَاةَ - رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ وَالْإِسْلَامُ صَحِيحٌ فِي الْبَابِ .

۱۵۸- وَعَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ الرَّيَّاحِيِّ أَنَّ أَعْمَى تَرَدَّى فِي بَيْتِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم يُصَلِّي بِأَصْحَابِهِ فَضَحَلَ بَعْضُ مَنْ كَانَ يُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَأَمَرَ

۱۵۶. ترمذی ابواب الطہارات ص ۲۵ باب الوضوء من النقی والرعاف ، ابوداؤد کتاب الصیام ص ۲۲ باب الصائم یتقی عامۃ ۱-

۱۵۷ مجمع الزوائد کتاب الطہارۃ ص ۲۴۷ باب الوضوء من الضحک نقلًا عن الطبرانی فی الکبیر -

پہلے باب میں بھی گزر چکی ہیں - باب ہنسنے سے وضو

۱۵۷- حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے کہ ایک شخص آیا اور مسجد میں ایک گڑھا تھا اس میں گر گیا اور اس کی نظر میں نقص تھا۔ نماز ہی میں بہت سے لوگ ہنس پڑے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہنسائے، وہ وضو بھی لوٹائے اور نماز بھی۔ یہ حدیث طبرانی نے کبیر میں نقل کی ہے اور اس کے رجال ثقہ ہیں اور اس سال اس باب میں صحیح ہے۔

۱۵۸- ابو العالیہ ریاحی نے کہا، بلاشبہ ایک اندھا کنوئیں میں گر گیا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کو نماز پڑھا رہے تھے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھنے والے کچھ لوگ ہنس پڑے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ

سے یعنی اس باب میں مرفوع کے سبب سے مرسل روایت صحیح ہے اور مرسل وہ حدیث ہے جسے تابعی بلا واسطہ صحابی

قَالَ رَجُلٌ يَمَسُّ ذَكَرَهُ فِي الصَّلَاةِ أَعْلَيْهِ وَضُوءٌ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَا
 إِنَّمَا هُوَ بَضْعَةٌ مِنْكَ أَخْرَجَهُ الْخُمْسَةُ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ
 وَالطَّبْرَانِيُّ وَابْنُ حَزْمٍ وَقَالَ ابْنُ الْمَدِينِيِّ هُوَ أَحْسَنُ مِنْ حَادِ يَشِ
 بُسْرَةَ ﷺ -

۱۶۱۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ أَنَّهُ كَانَ لَا يَرَى فِي مَسِّ الذَّكَرِ وَضُوءًا
 رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَاسْنَادُهُ صَحِيحٌ -

۱۶۲۔ وَعَنْ عَلِيٍّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ مَا أَبَالِي أَنْفِي مَسَسْتُ أَوْ أَذْنِي أَوْ ذَكَرِي

۱۶۰۔ ابوداؤد کتاب الطہارۃ ص ۱۲۱ باب الرخصة فی ذلك، ترمذی ابواب الطہارۃ ص ۲۵۹ باب ترک الوضوء من مس الذکر، نسائی کتاب الطہارۃ ص ۳۱۱ باب ترک الوضوء من ذلك، ابن ماجہ ابواب الطہارۃ ص ۳۱۱ باب الرخصة فی ذلك، مسند احمد ص ۲۳، تلخیص الحبیر ص ۱۲۵ باب الاحداث معجم کبیر للطبرانی ص ۲۱۱ رقم الحديث ۸۲۳۳، ۸۲۳۲، ۸۲۳۱، صحیح ابن حبان کتاب الطہارۃ ص ۱۶۹، محلی ابن حزم کتاب الطہارۃ ص ۱۹۷ باب مس الرجل ذکر نفسه خاصة ... الخ -
 ۱۶۱۔ طحاوی کتاب الطہارۃ ص ۵۹ باب الوضوء بمس الفرج -

”ایک شخص نماز میں اپنے عضو تناسل کو چھوتا ہے، کیا اس پر وضو ہے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں، بلاشبہ وہ تو تیرے جسم کا ہی ایک حصہ ہے۔“

یہ حدیث اصحاب خمسہ نے نقل کی ہے، ابن حبان، طبرانی اور ابن حزم نے اسے صحیح قرار دیا ہے، ابن المدینی نے کہا ہے کہ یہ حدیث حضرت بسرةؓ کی حدیث سے احسن ہے۔

۱۶۱۔ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ وہ عضو تناسل کے چھونے سے وضو ضروری نہیں سمجھتے تھے۔

یہ حدیث طحاوی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۱۶۲۔ حضرت علیؓ نے کہا مجھے کچھ پرواہ نہیں کہ میں اپنی ناک یا کان کو چھوؤں یا اپنے عضو تناسل کو ہاتھ

رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَفِي إِسْنَادِهِ لَيْنٌ -

۱۶۳- وَعَنْ أَرْقَمَ بْنِ شَرَحْبِيلَ قَالَ قُلْتُ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ إِنِّي أَحَلُّ جَسَدِي وَأَنَا فِي الصَّلَاةِ فَأَمْسُ ذَكَرْتُ فَقَالَ إِنَّمَا هُوَ بَضْعَةٌ مِنْكَ . رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ فِي الْمُوطَأِ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ .

۱۶۴- وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ : قَالَ حُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ رضی اللہ عنہ فِي مَسِّ الذِّكْرِ مِثْلُ أَنْفِلَةٍ رَوَاهُ مُحَمَّدٌ فِي الْمُوطَأِ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ .

۱۶۵- وَعَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رضی اللہ عنہ قَالَ أَيَحِلُّ لِي أَنْ أَمْسَ ذَكَرْتُ وَأَنَا فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ إِنَّ عَلِمْتَ

۱۶۳ طحاوی کتاب الطہارۃ ص ۵۹ باب الوضوء بمس الفرج

۱۶۳ مؤطا امام محمد ص ۵۵ باب الوضوء من مس الذکر -

۱۶۴ مؤطا امام محمد ص ۵۵ باب الوضوء من مس الذکر -

لکاؤں (یعنی ان سب کے چھونے سے وضو نہیں ٹوٹتا)۔

یہ حدیث طحاوی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد میں کچھ نرمی ہے۔

۱۶۳- ارقم بن شریل نے کہا، میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود سے پوچھا، میں اپنے جسم کو نماز میں کھجاتا ہوں تو اپنے عضو تناسل کو چھو جاتا ہوں، تو انہوں نے کہا "بلاشبہ وہ تو تیرے جسم کا ایک حصہ ہی ہے۔"

یہ حدیث محمد بن حسن نے مؤطا میں نقل کی ہے اور اس کی اسناد حسن ہے۔

۱۶۴- حضرت براء بن قیس نے کہا، حضرت حذیفہ بن الیمان نے عضو تناسل کے چھونے کے بارہ میں کہا۔ وہ تیری ناک کی مانند ہے۔

یہ حدیث محمد نے مؤطا میں نقل کی ہے اور اس کی اسناد حسن ہے۔

۱۶۵- قیس بن حازم نے کہا، ایک شخص حضرت سعد بن ابی وقاص کے پاس آیا اور کہا، کیا میرے لیے جائز ہے کہ نماز میں اپنے عضو تناسل کو چھوؤں، تو انہوں نے کہا "اگر تیرے خیال میں وہ تیرے جسم کا ایک ناپاک حصہ

أَنَّ مِنْكَ بَضْعَةٌ نَجَسَتْ فَاقْطَعْهَا - رَوَاهُ مُحَمَّدٌ فِي الْمُوطَأِ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ -
 ۱۶۶ - وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ سَبَّلَ عَنْ مَسِّ الذِّكْرِ فَتَالَ
 إِنَّمَا هُوَ بَضْعَةٌ مِنْكَ - رَوَاهُ مُحَمَّدٌ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ -

۱۶۷ - وَعَنِ الْحَسَنِ عَنْ خَمْسَةِ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْهُمْ
 عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رضی اللہ عنہ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ وَحَدِيفَةُ بْنُ
 الْيَمَانِ رضی اللہ عنہ وَعِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ رضی اللہ عنہ وَرَجُلٌ آخَرُ أَنَّهُمْ كَانُوا
 لَا يَرُونَ فِي مَسِّ الذِّكْرِ وَضُوءًا - رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ -

۱۶۵ مؤطا امام محمد رحمہ اللہ باب الوضوء من مس الذكر -

۱۶۶ مؤطا امام محمد رحمہ اللہ باب الوضوء من مس الذكر -

۱۶۷ طحاوی کتاب الطہارۃ ص ۵۹ باب الوضوء بمس الفرج -

ہے، تو اسے کاٹ ڈالو“

یہ روایت محمد نے مؤطا میں نقل کی ہے اور اس کی اسناد حسن ہے۔

۱۶۶ - حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے عضو تناسل کو چھونے کے بارہ میں پوچھا گیا، تو انہوں نے کہا ”وہ تیرے جسم
 کا ایک حصہ ہے“

یہ حدیث محمد نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد حسن ہے۔

۱۶۷ - حسن بصری رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پانچ صحابہ کرام جن میں علی بن ابی
 طالب رضی اللہ عنہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ حدیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ عمران بن حصین رضی اللہ عنہ ایک اور صحابی رضی اللہ عنہ میں عضو تناسل کے چھونے سے
 وضو ضروری نہیں سمجھتے تھے۔

یہ حدیث طحاوی نے نقل کی ہے اور اس کے رجال ثقہ ہیں

بَابُ الْوُضُوءِ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ

۱۶۸۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ تَوَضَّأُوا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۱۶۹۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَوَضَّأُوا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۱۷۰۔ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَكَلَ كَيْفَ شَاءَ ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ۔ رَوَاهُ الشَّيْخَانُ۔

۱۶۸ مسلم کتاب الحيض ۱۵۱ باب الوضوء مما مسَّت النَّارُ۔
۱۶۹ مسلم کتاب الحيض ۱۵۱ باب الوضوء مما مسَّت النَّارُ۔
۱۷۰ بخاری کتاب الوضوء ۳۴۱ باب من لم يتوضَّأ من لحم النشاة۔

باب۔ آگ سے پکی ہوئی چیز سے وضو

۱۶۸۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ”اس چیز کے کھانے سے وضو کرو، جسے آگ نے چھوا ہو۔“

یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

۱۶۹۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”اس چیز سے وضو کرو، جسے آگ نے چھوا ہو۔“

یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

۱۷۰۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا، بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بکری کا بازو تنا دل فرمایا، پھر نماز پڑھی اور وضو نہیں فرمایا۔“

یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے

۱۷۱۔ وَعَنْ مَيْمُونَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ إِنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم أَكَلَ عِنْدَهَا كَتِفًا شَعًا صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ. رَوَاهُ الشَّيْخَانِ -

۱۷۲۔ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ الضُّمَرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم يَحْتَزُّ مِنْ كَتِفِ شَاةٍ فَأَكَلَ مِنْهَا فَدُعِيَ إِلَى الصَّلَاةِ فَقَامَ وَطَرَ حِ السَّكِينِ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ -

۱۷۳۔ وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ جَلَسَ عَلَى الْبَابِ الشَّائِئِ مِنْ مَسْجِدِ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَدَعَا بِكَتِفٍ فَتَعَرَّقَهَا شَعًا قَامَ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ ثُمَّ قَالَ جَلَسْتُ مَجْلِسَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم وَآكَلْتُ

۱۷۱۔ بخاری کتاب الوضوء ۳۳۲ باب من مضى من السويق ولم يتوضأ ، مسلم کتاب الحيض ۱۵۴ باب الوضوء مما مست النار -
۱۷۲۔ بخاری کتاب الوضوء ۳۳۲ باب من لم يتوضأ من لحم الشاة ، مسلم کتاب الحيض ۱۵۴ باب الوضوء مما مست النار

۱۷۱۔ ام المؤمنین حضرت مایمونہ رضی اللہ عنہا نے کہا ”بلاشبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے پاس (بکری کا) بازو تناول

فرمایا، پھر نماز پڑھی اور وضو نہیں فرمایا۔“

یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے۔

۱۷۲۔ حضرت عمرو بن اُمیۃ الضمری رضی اللہ عنہ نے کہا، میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بکری کا بازو کاٹتے ہوئے دیکھا

پھر آپ نے اس سے تناول فرمایا، پھر نماز کی طرف بلا لیا گیا تو آپ اٹھے، چھری ایک طرف رکھ دی، نماز ادا

فرمائی، لیکن وضو نہیں فرمایا۔“

یہ روایت شیخین نے بیان کی ہے۔

۱۷۳۔ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد کے دوسرے دروازے

(باب ثانی) پر تشریف فرما تھے، پھر ایک (بکری کا) بازو منگا کر اس کا گوشت کھایا، پھر کھڑے ہو کر نماز پڑھی

لیکن وضو نہیں کیا پھر کہا، میں وہاں بیٹھا جہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہوئے، اور میں نے

١٧٤- وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رضي الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَأْكُلُ اللَّحْمَ ثُمَّ يَقُومُ إِلَى الصَّلَاةِ وَلَا يَمْسُ مَاؤًا - رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ
قَالَ الْهَيْثَمِيُّ رَجَالُهُ مُوثِقُونَ .

١٧٥- وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَمُرُّ بِالْقَدْرِ
فَيَأْخُذُ الْعِرْقَ فَيُصِيبُ مِنْهُ ثُمَّ يُصَلِّي وَلَمْ يَتَوَضَّأْ وَلَمْ

١٧٣. مسند احمد $\frac{١}{١٢}$ ، كشف الاستار عن زوائد البزار ، كتاب الطهارة $\frac{١}{١٥٢}$ باب ترك الموضوع مما مست النار رقم الحديث ٢٩٥ ، مجمع الزوائد كتاب الطهارة $\frac{١}{٢١١}$ باب ترك الموضوع مما مست النار .

١٧٤. مسند احمد $\frac{١}{١٢}$ ، مسند ابو يعلى $\frac{١}{١٨٢}$ رقم الحديث ٥٢٢٢ ، مجمع الزوائد كتاب الطهارة $\frac{١}{٢١١}$ باب ترك الموضوع مما مست النار .

ونفخ الى على فما ليس قطرة ماء .

وہی کھایا جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تناول فرمایا اور میں نے وہی کیا جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا۔
یہ حدیث احمد، ابوالعلیٰ اور ہزار نے نقل کی ہے، بیہمی نے کہا کہ احمد کے رجال ثقہ ہیں۔
۱۸۴۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ بلاشبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گوشت تناول فرماتے
پھر نماز کے لیے تشریف لے جاتے اور پانی کو چھوڑتے تک بھی نہ تھے۔
یہ روایت احمد اور ابوالعلیٰ نے نقل کی ہے، اور بیہمی نے کہا ہے کہ اس کے رجال ثقہ ہیں۔
۱۸۵۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ نے کہا ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہنڈیا کے پاس سے گزرتے،
تو اس میں سے گوشت لے کر کھاتے، پھر نماز پڑھتے، نہ تو وضو فرماتے اور نہ پانی کو چھوڑتے۔“

يُمَسَّ مَاءً. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابُو يُعْلَى وَالْبَزَارُ وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ رَجَالُهُ
رِجَالُ الصَّحِيحِ -

بَابُ الْوُضُوءِ مِنْ مَسِّ الْمَرْأَةِ

- ۱۷۶- عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ وَطَارِقِ بْنِ شَهَابٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ رضی اللہ عنہ قَالَ فِي
قَوْلِهِ تَعَالَى (أَوْ لَا مَسَّتُمُ النِّسَاءَ) قَوْلًا مَعْنَاهُ مَا دُونَ الْجَمَاعِ. رَوَاهُ
الْبَيْهَقِيُّ فِي الْمَعْرِفَةِ وَقَالَ هَذَا إِسْنَادٌ مُوَصَّلٌ صَحِيحٌ -
- ۱۷۷- وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ قَبْلَهُ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ

۱۷۵ مسند احمد ۱/۱۱۱، مسند ابی یعلیٰ ۲/۲۲۲ رقم الحديث ۲۲۲۹، كشف الاستار
عن زوائد البزار كتاب الطهارة ۱۵۳ باب ترك الوضوء مما مسّت النار رقم الحديث
۲۹۸ مجمع الزوائد كتاب الطهارة ۲۵۳ باب ترك الوضوء مما مسّت النار -
۱۷۶ معرفة السنن والآثار كتاب الطهارة ۲۴۳ رقم الحديث ۹۵۵، سنن الكبرى للبيهقي كتاب الطهارة ۱۲۴ باب الوضوء من
العلامّة -

یہ حدیث احمد، ابویعلیٰ اور بزار نے نقل کی ہے، بیہقی نے کہا ہے کہ اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں۔

بَابُ عَمْرٍاءَ كَظُّونَ سَ وَضُو

۱۷۶- ابوعبیدہ اور طارق بن شہاب سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود نے کہا، اللہ تعالیٰ
کے ارشاد -

أَوْ لَا مَسَّتُمُ النِّسَاءَ
(یا تم نے عورتوں کو چھوا ہو)

کا معنی، جماع سے علاوہ چھونا ہے،

یہ حدیث بیہقی نے معرفت میں نقل کی ہے اور کہا ہے کہ اس کی اسناد متصل اور صحیح ہے۔

۱۷۷- حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے تھے "مرد کے لیے اپنی بیوی کا بوسہ لینا اور اسے اپنا ہاتھ لگانا یہ علامتہ

وَجَسَّهَا بِيَدِهِ مِنَ الْمَلَا مَسَتْ فَمَنْ قَبَّلَ امْرَأَتَهُ أَوْ جَسَّهَا بِيَدِهِ فَعَلَيْهِ
الْوُضُوءُ. رَوَاهُ مَالِكٌ فِي الْمَوْطَأِ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ.

۱۷۸. وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ كُنْتُ أَنَا بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللَّهِ
صلی اللہ علیہ وسلم وَرَجُلَايَ فِي قِبْلَتِهِ فَإِذَا سَجَدَ غَمَزَنِي فَتَبَضُّعْتُ رَجُلًا فَإِذَا
قَامَ بَسَطْتُهُمَا وَالْبَيُوتُ يَوْمَئِذٍ لَيْسَ فِيهَا مَصَابِيحٌ. رَوَاهُ الشَّيْخَانِ.

۱۷۹. وَعَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ فَقَدْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم
ذَاتَ لَيْلَةٍ مِنَ الْفَرَاشِ فَالْتَمَسْتُهُ فَوَقَعَتْ يَدِي عَلَى بَطْنٍ قَدْ مَيَّهَ
وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ وَهُمَا مَنْصُوبَتَانِ وَهُوَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ

۱۷۷ مؤطا امام مالک کتاب الطہارۃ ص ۳۱ باب الوضوء من قبلۃ الرجل امرأتہ۔
۱۷۸ بخاری کتاب الصلوۃ ص ۱۶۶ باب التطوع خلف المرأة، مسلم کتاب الصلوۃ ص ۱۹۰
باب سترۃ المصلی ... الخ۔

سے ہے، تو جو کوئی اپنی بیوی کا بوسہ لے یا اسے اپنے ہاتھ سے چھوتے تو اس پر وضو لازم ہے۔

یہ حدیث مالک نے مؤطا میں نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۱۷۸۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ نے کہا ”میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے لیٹی ہوتی تھی اور
میرے دونوں پاؤں آپ کے قبلہ کی جگہ ہوتے تھے۔ پس جب آپ سجدہ کرتے، مجھے چھوتے، تو میں اپنے پاؤں
سیکڑ لیتی، پھر جب آپ کھڑے ہوتے تو میں انہیں پھیلا دیتی، اور گھروں میں ان دونوں چراغ نہیں تھے۔“
یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے۔

۱۷۹۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ نے کہا، میں نے ایک رات
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بستر سے گم پایا، میں نے آپ کو تلاش کیا، تو میرا ہاتھ آپ کے مبارک قدموں کے
تلوؤں پر لگا، آپ سجدہ میں پڑے ہوئے تھے، آپ کے دونوں قدم مبارک کھڑے تھے، آپ فرما رہے تھے۔
”اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِرُضَاكَ مِنْ رَايَ اللَّهِ! میں آپ کی رضا کے ساتھ آپ کی

بِرِضَاكَ مِنْ سُخْطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوبَتِكَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ لَا أَحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .
 ۱۸۰ . وَعَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ أَنْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم لِيُصَلِّيَ وَإِنِّي لَمُعْتَرِضَةٌ بَيْنَ يَدَيْهِ إِعْتِرَاضَ الْجَنَازَةِ حَتَّى إِذَا أَرَادَ أَنْ يُؤْتِرَ مَسَنِي بِرَحْلِهِ . رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَاسْنَادُهُ صَحِيحٌ .
 ۱۸۱ . وَعَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ يَقْبَلُ بَعْضَ نِسَائِهِ ثُمَّ يُصَلِّي وَلَا يَتَوَضَّأُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَاسْنَادُهُ صَحِيحٌ .

۱۷۹ مسلم کتاب الصلوة ۱۹۲ باب ما يقول في الركوع والسجود .

۱۸۰ نسائی کتاب الطهارة ۳۱۱ باب ترك الوضوء من مس الرجل امرأته ... الخ .

۱۸۱ نصب الراية ۴۲۰ -

سُخْطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ
 عُقُوبَتِكَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ
 لَا أَحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا
 أَثْنَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ
 ناراغلی سے اور آپ کی معافات کے ساتھ آپ
 کی نرا سے ، اور آپ کے ساتھ آپ سے پناہ
 مانگتا ہوں ، میں آپ کی ثنا اس طرح نہیں کر سکتا جیسے
 آپ نے خود اپنی ثنا بیان فرمائی ہے ۔

یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے ۔

۱۸۰ - قاسم سے روایت ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ نے کہا ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا فرماتے تھے اور میں آپ کے سامنے جنازہ کی طرح پڑی ہوتی تھی ، یہاں تک کہ جب آپ وتر پڑھنے کا ارادہ فرماتے تو مجھے اپنے پاؤں مبارک سے چھوتے ۔

یہ حدیث نسائی نے بیان کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے ۔

۱۸۱ - عطاء نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ازواج مطہرات میں سے کسی کا بوسہ لیتے ، پھر نماز پڑھتے اور وضو نہیں فرماتے تھے ۔

یہ حدیث بزار نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے ۔

بَابُ التَّيَمُّمِ

۱۸۲. عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِي بَعْضِ اسْفَارِهِ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَاءِ أَوْ بِذَاتِ الْجَيْشِ انْقَطَعَ عَقْدِي فَأَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَلَى التَّمَاسِمْ وَأَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ وَلَيَسُّوْا عَلَى مَاءٍ فَأَتَى النَّاسُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ فِي الصِّدِّيقِ رضی اللہ عنہ فَقَالُوا أَلَا تَرَى مَا صَنَعَتْ عَائِشَةُ رضی اللہ عنہا أَقَامَتْ بِرَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَالنَّاسِ وَلَيَسُّوْا عَلَى مَاءٍ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ وَرَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَاضَعَ رَأْسَهُ عَلَى فَخِذِي قَدْ نَامَ فَقَالَ حَبَسَتْ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَالنَّاسِ وَلَيَسُّوْا عَلَى مَاءٍ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَعَاتَبَنِي أَبُو بَكْرٍ وَقَالَ مَا شَاءَ اللَّهُ

باب تیمم

۱۸۲۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ نے کہا ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک سفر میں ہم آپ کے ساتھ نکلے، یہاں تک کہ جب ہم بیداء یا ذات الجیش پہنچے تھے، تو میرا ہار ٹوٹ گیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے تلاش کرنے کے لیے پڑاؤ کیا، لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ پڑاؤ کیا اور وہ پانی کے پاس نہ تھے، تو لوگوں نے ابو بکر صدیقؓ کے پاس آکر کہا ”کیا تم نہیں دیکھتے جو عائشہ نے کیا ہے؟“ لوگوں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ٹھہرا لیا ہے، جب کہ وہ پانی کے پاس ہیں اور نہ ان کے پاس پانی ہے۔ ابو بکرؓ آئے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری ران پر سر مبارک رکھ کر سوچنے لگے، ابو بکرؓ نے کہا ”تو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور لوگوں کو روک لیا ہے، جب کہ وہ پانی کے پاس ہیں اور نہ ان کے پاس پانی ہے۔“ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ نے کہا ”بیداء اور ذات الجیش دونوں جگہ کے نام ہیں۔“

أَنْ يَقُولَ وَجَعَلَ يَطْعُنِي بِسَيْدِهِ فِي خَاصِرَتِي فَلَا يَمْنَعُنِي مِنْ
التَّحَرُّكِ إِلَّا مَكَانُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَلَى فُخْدِي فَقَامَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ حِينَ أَصْبَحَ عَلَى غَيْرِ مَا عَزَّ وَجَلَّ آيَةً
النَّبِيِّ فَنَتَمِّمُوا فَقَالَ أُسَيْدُ بْنُ الْحَضِيرِ مَا هِيَ بِأَوَّلِ بَرَكَتِكُمْ
يَا آلَ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ قَبَعْنَا الْبَعِيرَ الَّذِي كُنْتُ عَلَيْهِ فَأَصْبَنَا الْعِقْدَ تَحْتَهُ
رَوَاهُ الشَّيْخَانِ -

۱۸۳۔ وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ ﷺ قَالَ كُنَّا فِي سَفَرٍ مَعَ النَّبِيِّ
ﷺ فَصَلَّى بِالنَّاسِ فَلَمَّا انْفَتَلَ مِنْ صَلَاتِهِ إِذَا هُوَ بِجُلٍ مُعْتَزِلٍ
لَمْ يُصَلِّ مَعَ الْقَوْمِ فَقَالَ مَا مَنَعَكَ يَا فَلَانُ أَنْ تُصَلِّيَ مَعَ الْقَوْمِ

۱۸۲۔ بخاری کتاب التیمم ۴۸، مسلم کتاب الحيض ۶۱ باب التيمم -

مجھے ابو بکر صدیقؓ نے ڈانٹا اور جو اللہ تعالیٰ کو منظور تھا کہا، اور اپنے ہاتھ سے میرے پہلو میں کچھ کے مارنے لگے
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے میری ران پر ہونے لگے ہی مجھے ہٹنے سے روکے رکھا، رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اپنی کمر باندھی صبح کو بیدار ہوئے، تو اللہ تعالیٰ نے تیمم کی آیت نازل فرمائی، پھر لوگوں نے تیمم کیا، اُسید
بن حضیرؓ نے کہا ”اے آل ابو بکر! یہ تمہاری پہلی برکت نہیں ہے (یعنی امت مسلمہ پر تمہاری بے شمار برکات ہیں)،
ام المؤمنینؓ نے کہا، پھر ہم نے وہ اونٹ اٹھایا، جس پر میں سوار تھی، تو ہم نے ہمارے اس کے نیچے سے پالیا۔
یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے۔

۱۸۳۔ عمران بن حصینؓ نے کہا، ہم ایک سفر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے، آپ نے لوگوں کو نماز
پڑھائی، جب آپ اپنی نماز سے فارغ ہوئے، تو دیکھا کہ ایک شخص علیحدہ ہے اور اس نے لوگوں کے ساتھ نماز
نہیں پڑھی تو آپ نے فرمایا ”اے فلاں شخص! تجھے لوگوں کو کچھ نماز پڑھنے سے کس نے روکا ہے؟“ اس نے

قَالَ أَصَابَتْني جَنَابَةٌ وَلَا مَاءَ قَالَ عَلَيْكَ بِالصَّعِيدِ فَإِنَّهُ يَكْفِيكَ. رَوَاهُ الشَّيْخَانِ.
 ۱۸۴. وَعَنْ حُذَيْفَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَضَّلْنَا عَلَى
 النَّاسِ بِثَلَاثٍ جُعِلَتْ صُفُوفُنَا كَصُفُوفِ الْمَلَائِكَةِ وَجُعِلَتْ
 لَنَا الْأَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِدًا وَجُعِلَتْ تَرْتِبَتُهَا طَهُورًا إِذَا لَمْ نَجِدِ الْمَاءَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.
 ۱۸۵. وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہ قَالَ احْتَلَمْتُ لَيْلَةً بَارِدَةً فِي غَزْوَةِ
 ذَاتِ السَّلَاسِلِ فَأَشْفَقْتُ أَنْ أَغْتَسِلَ فَأَهْلِكَ فَتَيَمَّمْتُ ثَعْلَةً صَلَّيْتُ
 بِأَصْحَابِ الصُّبْحِ فَذَكَرُوا ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ يَا عَمْرُو صَلَّيْتُ

۱۸۳ بخاری کتاب التیمم ص ۳۹۹ باب الصعید الطیب وضوء المسلم... الخ، مسلم کتاب
 المساجد ص ۲۴۱ باب قضاء الصلوة الفاسدة... الخ۔
 ۱۸۴ مسلم کتاب المساجد ص ۱۹۹۔

کہا مجھے جنابت لاحق ہو گئی ہے اور پانی نہیں، آپ نے فرمایا "تمہارے لیے مٹی ہے اور وہ تمہیں کافی ہے" یعنی
 تیمم کرو اور نماز پڑھو۔
 یہ حدیث شیعین نے نقل کی ہے۔

۱۸۴۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ہمیں دوسری امتوں سے تین چیزوں کی
 فضیلت عطا کی گئی ہے، ہماری صفوں کو فرشتوں کی صفوں کی طرح قرار دیا گیا ہے اور ہمارے لیے تمام روئے زمین
 مسجد بنا دی گئی ہے (یعنی ہم ہر جگہ نماز ادا کر سکتے ہیں، جب کہ پہلی امتوں کے عبادت خانے مخصوص تھے) اور جب
 ہم پانی نہ پائیں تو زمین کی مٹی ہمارے لیے طہور بنا دی گئی ہے۔"
 یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

۱۸۵۔ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے کہا، غزوہ ذات السلاسل میں ایک سخت (ٹھنڈی رات میں مجھے اعتقاد ہو
 گیا، میں ڈرا کہ اگر غسل کیا تو ہلاک ہو جاؤں گا، میں نے تیمم کر کے اپنے ساتھیوں کو صبح کی نماز پڑھائی، انہوں نے یہ
 بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کی، آپ نے فرمایا "اے عمرو! تم نے جلی ہوئے ہوئے اپنے ساتھیوں
 سے جس سے طہارت حاصل کی جلتے۔"

بِأَصْحَابِكَ وَأَنْتَ جُنُبٌ فَأَخْبَرْتَهُ بِأَلَدِي مَنَعَنِي مِنَ الْإِغْتِسَالِ وَقُلْتُ
إِنِّي سَمِعْتُ اللَّهَ يَقُولُ (وَلَا تَقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيمًا)
فَضَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَكَهْ يَقُلْ شَيْئًا . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَ
إِسْنَادُهُ صَحِيحٌ .

۱۸۶۔ وَعَنْ عَمَّارٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ مَكُنْتُ فِي الْقَوْرِ حِينَ نَزَلَتْ
الرُّخْصَةُ فِي الْمَسْحِ بِالثَّرَابِ إِذَا لَمْ نَجِدِ الْمَاءَ فَأَمْرًا فَضَرَبْنَا
وَاحِدَةً لِلْوَجْهِ شَعْرَةً أُخْرَى لِلْيَدَيْنِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ .
رَوَاهُ الْبُزَارِيُّ وَقَالَ الْحَافِظُ فِي الدِّرَايَةِ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ .

۱۸۷۔ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ التِّيمُّ ضَرْبَةٌ
۱۸۵ ابو داؤد کتاب الطہارۃ ۴۸ باب اذا خاف الجنب البرء ایتیمم
۱۸۶ الدراریۃ کتاب الطہارۃ ۶۸ باب التیمم

کو نماز پڑھائی تو میں نے آپ کو وہ بات بتادی جس نے مجھے غسل سے روکا، اور میں نے عرض کیا، بلاشبہ
میں نے اللہ تعالیٰ کے ارشاد مبارک کو سنا کہ انہوں نے فرمایا ”اپنے آپ کو ہلاک نہ کرو، بلاشبہ اللہ تعالیٰ تم پر نہایت
رحم کرنے والا ہے“ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہنس پڑے اور کچھ نہ فرمایا۔
یہ حدیث ابو داؤد نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۱۸۶۔ حضرت عمارؓ نے کہا، ہمیں پانی نہ ملنے کی صورت میں جب مٹی کے ساتھ تیمم کی رخصت نازل ہوتی تو میں بھی
لوگوں میں موجود تھا، حکم دیا گیا، ہم نے ایک بار ہاتھ زمین پر مارے چہرے کے لیے پھر دوسری بار دونوں ہاتھوں
کے لیے کہیں تک۔

یہ حدیث بزار نے نقل کی ہے، حافظ نے درایہ میں کہا ہے کہ اس کی اسناد حسن ہے۔

۱۸۷۔ حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”تیمم ایک بار ہاتھوں کو زمین پر

لِلْوَجْهِ وَضَرْبَةً لِلذَّرَاعَيْنِ الْحَاكِمِ الْمُرْفَقَيْنِ - رَوَاهُ الدَّارِقُطْنِيُّ
وَالْحَاكِمُ وَصَحَّحَهُ -

۱۸۸. وَعَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ أَصَابَتْنِي جَنَابَةٌ وَإِنِّي تَمَعَّكْتُ فِي
السُّرَابِ فَقَالَ اضْرِبْ هَكَذَا وَضَرْبَ بِيَدِهِ الْأَرْضَ فَمَسَحَ وَجْهَهُ
بِشَمِّ ضَرْبِ بِيَدَيْهِ فَمَسَحَ بِهِمَا إِلَى الْمُرْفَقَيْنِ - رَوَاهُ الْحَاكِمُ
وَالدَّارِقُطْنِيُّ وَالطَّحَاوِيُّ وَاسْنَادُهُ صَحِيحٌ -

۱۸۹. وَعَنْ نَافِعٍ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہ عَنِ التَّيْمُمِ فَضَرْبَ
بِيَدَيْهِ إِلَى الْأَرْضِ وَمَسَحَ بِهِمَا يَدَيْهِ وَوَجْهَهُ وَضَرْبَ ضَرْبَةِ أُخْرَى

۱۸۷ دارقطنی کتاب الطہارۃ ص ۱۸۱ باب التیمم، مستدرک حاکم کتاب الطہارۃ
ص ۱۸۱ باب احکام التیمم -

۱۸۸ دارقطنی کتاب الطہارۃ ص ۱۸۲ باب التیمم، مستدرک حاکم کتاب الطہارۃ ص ۱۸۲
باب احکام التیمم، طحاوی کتاب الطہارۃ ص ۸۱ باب صفۃ التیمم کیف ہی -

مازا ہے، چہرہ کے لیے اور ایک بار بازوؤں کے لیے کہیںوں سمیت۔“

یہ حدیث دارقطنی اور حاکم نے نقل کی ہے اور حاکم نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

۱۸۸۔ حضرت جابرؓ نے کہا، ایک شخص نے آکر کہا، مجھے جنابت لاحق ہو گئی اور میں مٹی میں لوٹ پوٹ ہوا، تو
انہوں نے کہا، اس طرح مارو، اور اپنے دونوں ہاتھ زمین پر مار کر اپنے چہرے کا مسح کیا، پھر دونوں ہاتھ مار کر
ہاتھوں کا کہیںوں سمیت مسح کیا۔

یہ حدیث حاکم، دارقطنی اور طحاوی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۱۸۹۔ نافعؓ نے کہا، میں نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے تیمم کے بارہ میں پوچھا، تو انہوں نے اپنے دونوں ہاتھ زمین
پر مارے اور ان کے ساتھ اپنے دونوں ہاتھوں اور چہرہ کا مسح کیا، اور دوسری بار ہاتھ مارے تو ان کے

فَمَسَحَ بِهِمَا ذِرَاعَيْهِ - رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ -
 ۱۹۰. وَعَنْهُ أَنَّهُ أَقْبَلَ هُوَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ مِنَ الْجُرُفِ حَتَّى إِذَا
 كَانَ بِالْمَرْيَدِ نَزَلَ عَبْدُ اللَّهِ فَتَيَمَّمَّ صَعِيدًا طَيِّبًا فَمَسَحَ بِوَجْهِهِ وَ
 يَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ - رَوَاهُ مَالِكٌ فِي الْمَوْطَأِ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ -
 ۱۹۱. وَعَنْ سَالِمٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنه أَنَّهُ كَانَ إِذَا تَيَمَّمَّ ضَرْبَ
 بِيَدَيْهِ ضَرْبَةً فَمَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ ثُمَّ ضَرْبَ بِيَدَيْهِ ضَرْبَةً أُخْرَى
 ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا يَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ وَلَا يَنْفُضُ يَدَيْهِ مِنَ
 السُّرَابِ رَوَاهُ الدَّارِقُطْنِيُّ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ -

- ۱۸۹ طحاوی کتاب الطہارۃ ص ۱۱۶ باب صفۃ التیمم کیف ہی -
 ۱۹۰ مؤطا امام مالک کتاب الطہارۃ ص ۱۱۶ باب العمل فی التیمم -
 ۱۹۱ دارقطنی کتاب الطہارۃ ص ۱۸۲ باب التیمم -

ساتھ اپنے بازوؤں کا مسح کیا۔

یہ حدیث طحاوی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۱۹۰۔ نافعؒ سے روایت ہے کہ میں اور حضرت عبداللہ بن عمرؓ (مقام) جرُف سے واپس آئے۔ یہاں تک کہ جب وہ (مقام) مرید میں تھے، تو انہوں نے پاک مٹی سے تیمم کیا، اپنے چہرہ اور ہاتھوں کا کینوں سمیت مسح کیا۔ یہ حدیث مالکؒ نے مؤطا میں نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۱۹۱۔ سالمؒ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمرؓ جب تیمم کرتے، اپنے دونوں ہاتھ زمین پر مارتے، تو ان کے ساتھ اپنے چہرہ کا مسح کرتے، پھر دوسری بار دونوں ہاتھ زمین پر مارتے اور ان کے ساتھ اپنے دونوں ہاتھوں کا کینوں سمیت مسح کرتے، اور اپنے ہاتھوں کو مٹی کی وجہ سے جھاڑتے نہ تھے۔

یہ حدیث دارقطنی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

کتاب الصلوة

باب المواقیت

۱۹۲۔ عَنْ أَبِي مُوسَى رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم أَنَّهُ آتَاهُ سَائِلٌ وَیَسْأَلُهُ عَنْ مَوَاقِیتِ الصَّلَاةِ فَلَمْ یَرِدْ عَلَیْهِ شَیْءًا قَالَ فَأَمَرَ بِإِلَآءٍ فَأَقَامَ الْفَجْرَ حِینَ انْشَقَّ الْفَجْرُ وَالنَّاسُ لَا یَكَادُ یَعْرِفُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ بِالظُّهْرِ حِینَ زَالَتِ الشَّمْسُ وَالْقَائِلُ یَقُولُ قَدْ انْتَصَفَ النَّهَارُ وَهُوَ كَانَ أَعْلَمَ مِنْهُمْ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ بِالْعَصْرِ وَالشَّمْسُ

کتاب الصلوة

باب اوقات میں

۱۹۲۔ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک مسکے پوچھنے والا آیا ، اوقات نماز کے بارہ میں مسئلہ پوچھنے لگا آپ نے اُسے کچھ جواب نہ دیا را ابو موسیٰ نے کہا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا تو فجر کی جہالت کھڑی کی گئی، جب صبح ہوئی اور لوگ (اندھیرے کی وجہ) ایک دوسرے کو نہیں پہچانتے تھے، پھر ان (حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے کہا، تو ظہر کھڑی کی گئی، جب سورج ڈھل گیا اور کھنے والوں کی کتا کہ نصف النہار ہے، حالانکہ آپ ان سے زیادہ جاننے والے تھے، پھر ان سے کہا، تو عصر کھڑی کی گئی، جب کہ

مُرْتَفِعَةً ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ الْمَغْرِبَ حِينَ وَقَعَتِ الشَّمْسُ لُتْمَ أَمْرِهِ
فَأَقَامَ الْعِشَاءَ حِينَ غَابَ الشَّفَقُ ثُمَّ أَخَّرَ الْفَجْرَ مِنَ الْخَدِ حَتَّى
انْصَرَفَ مِنْهَا وَالْقَائِلُ يَقُولُ قَدْ طَلَعَتِ الشَّمْسُ أَوْ كَادَتْ ثُمَّ
أَخَّرَ الظُّهْرَ حَتَّى كَانَ قَرِيبًا مِّنْ وَقْتِ الْعَصْرِ بِالْأَمْسِ ثُمَّ أَخَّرَ
الْعَصْرَ حَتَّى انْصَرَفَ مِنْهَا وَالْقَائِلُ يَقُولُ قَدْ احْمَرَّتِ الشَّمْسُ ثُمَّ أَخَّرَ
الْمَغْرِبَ حَتَّى كَانَ عِنْدَ سَقُوطِ الشَّفَقِ ثُمَّ أَخَّرَ الْعِشَاءَ حَتَّى كَانَ
ثُلُثُ اللَّيْلِ الْأَوَّلِ ثُمَّ أَصْبَحَ فَدَعَا السَّائِلَ فَقَالَ الْوَقْتُ بَيْنَ
هَذَيْنِ - رَوَاهُ مُسْلِمٌ -

۱۹۳۔ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ
وَقْتُ الظُّهْرِ إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ وَكَانَ ظِلُّ الرَّجُلِ كَطُولِهِ مَا لَمْ تَحْضُرِ
۱۹۲ مسلم کتاب الصلوٰۃ ص ۲۲۳ باب اوقات الصلوٰۃ الخمس -

سورج بلند تھا، پھر اُن سے کہا تو مغرب کھڑی کی گئی جب کہ سورج غروب ہو گیا، پھر ان سے کہا تو عشاء کھڑی کی
گئی، جب کہ شفق غروب ہو گیا، پھر دوسرے دن فجر کو لیٹ کیا، یہاں تک کہ جب نماز سے فارغ ہوئے اور
کنے والا کہتا تھا کہ سورج طلوع ہو چکا ہے یا طلوع کے بالکل قریب ہے، پھر ظہر کو لیٹ کیا، یہاں تک کہ
پہلے دن جو عصر پڑھی تھی، اس سے بالکل قریب تھا، پھر عصر کو لیٹ کیا، یہاں تک کہ نماز سے فارغ ہوئے
تو کنے والا کہتا تھا کہ سورج سرخ ہو گیا، پھر مغرب کو لیٹ کیا، یہاں تک کہ وقت غروب شفق کے بالکل قریب
تھا، پھر عشاء کو لیٹ کیا یہاں تک رات کا ایک تہائی حصہ ہو گیا، پھر آپ نے صبح کی تو مسکے پوچھنے والے کو بلا کر
فرمایا ”وقت ان دونوں کے درمیان ہے۔“

یہ حدیث مسلم نے بیان کی ہے۔

۱۹۳۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”ظہر کا وقت جب
سورج ڈھل جائے اور آدمی کا سایہ اس کے ایک مثل ہو جائے، جب تک کہ عصر کا وقت نہ آجائے اور عصر کا

— الْعَصْرُ وَوَقْتُ الْعَصْرِ مَا لَمْ تَصْفَرِ الشَّمْسُ وَوَقْتُ صَلَاةِ
الْمَغْرِبِ مَا لَمْ يَغِبِ الشَّفَقُ وَوَقْتُ صَلَاةِ الْعِشَاءِ إِلَى نِصْفِ اللَّيْلِ
الْأَوْسَطِ وَوَقْتُ صَلَاةِ الصُّبْحِ مِنْ طُلُوعِ الْفَجْرِ مَا لَمْ تَطْلُعِ الشَّمْسُ
فَإِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَأَمْسِكَ عَنِ الصَّلَاةِ فَإِنَّهَا تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيْ الشَّيْطَانِ.
رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۱۹۴۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ أَمِنِي جِبْرِيلُ عِنْدَ
الْبَيْتِ مَرَّتَيْنِ فَصَلِّ الظُّهْرَ فِي الْأُولَى مِنْهُمَا حِينَ كَانَ الْفَجَاءُ مِثْلَ الشَّرَاكِ
ثُمَّ صَلِّ الْعَصْرَ حِينَ كَانَ كُلُّ شَيْءٍ مِثْلَ ظِلِّهِ ثُمَّ صَلِّ الْمَغْرِبَ
حِينَ وَجَبَتِ الشَّمْسُ وَأَفْطَرَ الصَّائِمُ ثُمَّ صَلِّ الْعِشَاءَ حِينَ غَابَ
الشَّفَقُ ثُمَّ صَلِّ الْفَجْرَ حِينَ بَرَقَتِ الْفَجْرُ وَحَرُّوا الطَّعَامُ عَلَى

۱۹۳۔ مسلم کتاب الصلوة ۲۲۳ باب اوقات الصلوة الخمس۔

دقت جب تک کہ سورج زرد نہ ہو جائے اور مغرب کی نماز کا وقت جب تک شفق غائب نہ ہو جائے اور نماز
عشاء کا وقت آدھی رات (درمیان حصہ کے نصف) تک اور نماز صبح کا وقت طلوع فجر سے جب تک کہ سورج
طلوع نہ ہو، پس جب سورج طلوع ہو جائے تو نماز سے رک جاؤ کیونکہ وہ شیطان کے دو سینگوں کے درمیان طلوع
ہوتا ہے۔

یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

۱۹۲۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جبریل نے مجھے بیت اللہ
کے پاس دوبارہ امت کرائی، ان میں سے پہلی بار ظہر پڑھی، جب کہ سایہ تسمہ کے برابر تھا، پھر عصر پڑھی، جب کہ
ہر چیز کا سایہ ایک مثل تھا، پھر مغرب پڑھی، جب کہ سورج چھپ گیا اور روزہ دار نے روزہ افطار کر لیا،
پھر عشاء پڑھی، جب کہ شفق غائب ہو گئی، پھر فجر پڑھی، جب کہ صبح روشن ہو گئی اور روزہ دار پر کھانا حرام

الصَّائِبِ وَصَلَّى الْمَرَّةَ الثَّانِيَةَ الظُّهْرَ حِينَ كَانَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ
مِثْلَهُ لَوْ قَتَلَ الْعَصْرَ بِالْأَمْسِ ثُمَّ صَلَّى الْعَصْرَ حِينَ كَانَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ
مِثْلَيْهِ ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ بِوَقْتِهِ الْأَوَّلِ ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ حِينَ
ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ ثُمَّ صَلَّى الصُّبْحَ حِينَ اسْفَرَّتِ الْأَرْضُ ثُمَّ انْفَتَحَ
إِلَى جَبْرِئِيلَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ هَذَا وَقْتُ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِكَ وَالْوَقْتُ
فِي مَا بَيْنَ هَذَيْنِ الْوَقَّتَيْنِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابُودَاوُدَ وَاحْمَدُ
وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَاللَّحْدَارِيُّ قُطْنِي وَالْحَاكِمُ وَاسْنَادُهُ حَسَنٌ.

قَالَ النَّيْمِيُّ الْمُرَادُ بِالْوَقْتِ وَقْتُ الْفَضْلِ جَمْعًا بَيْنَ الْأَحَادِيثِ
۱۹۵ - وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رضی اللہ عنہ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ

۱۹۴ ترمذی ابواب الصلوة ۳۳۱ باب ما جاء في مواقيت الصلوة... الخ - ابوداؤد کتاب
الصلوة ۳۳۱ باب المواقيت - مستدرک احمد ۳۳۳ - صحيح ابن خزيمة كتاب الصلوة
۳۳۱ باب ذكر الدليل على ان فرض الصلوة... الخ - دارقطني كتاب الصلوة ۳۳۱ باب
امامة جبرئيل، مستدرک حاكم كتاب الصلوة ۱۹۳ اوقات الصلوات الخمس -

ہو گیا اور دوسری بار ظہر پڑھی، جب کہ ہر چیز کا سایہ اس کے ایک مثل ہو گیا، جس وقت کہ پہلے دن عصر پڑھی
تھی، پھر عصر کی نماز پڑھی، جب کہ ہر چیز کا سایہ اس کے دو مثل ہو گیا، پھر مغرب کی نماز اس کے پہلے وقت
ہی میں پڑھی، پھر عشاء آخرہ کی نماز جب رات کا ایک تہائی حصہ گزر گیا، پھر صبح کی نماز پڑھی، جب کہ زمین روشن
ہو گئی، پھر جبرئیل نے میری طرف متوجہ ہو کر کہا "اے محمد! آپ سے پہلے انبیاء (علیہم السلام) کا یہ وقت ہے
اور وقت ان دو وقتوں کے درمیان ہے۔"

یہ حدیث ترمذی، ابوداؤد، احمد، ابن خزيمة، دارقطني اور حاکم نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد حسن ہے۔

نیموی نے احادیث میں تطبیق دیتے ہوئے کہا، وقت سے مراد "افضل وقت" ہے۔

۱۹۵ - حضرت جابر بن عبد اللہ نے کہا، ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز کے وقت کے بارہ

عَنْ وَقْتِ الصَّلَاةِ فَلَمَّا دَنَكَتِ الشَّمْسُ أَذَّنَ بِلَالٌ لِلظُّهْرِ
فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَصَلَّى ثُمَّ أَذَّنَ لِلْعَصْرِ حِينَ
ظَنَنَّا أَنَّ ظِلَّ الرَّجُلِ أَطْوَلَ مِنْهُ فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَأَقَامَ
الصَّلَاةَ وَصَلَّى ثُمَّ أَذَّنَ لِلْمَغْرِبِ حِينَ غَابَتِ الشَّمْسُ فَأَمَرَهُ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ فَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَصَلَّى ثُمَّ أَذَّنَ لِلْعِشَاءِ حِينَ ذَهَبَ بَيَاضُ
النَّهَارِ وَهُوَ الشَّفَقُ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ الصَّلَاةَ فَصَلَّى ثُمَّ أَذَّنَ لِلْفَجْرِ
حِينَ طَلَعَ الْفَجْرُ فَأَمَرَهُ فَأَقَامَ الصَّلَاةَ فَصَلَّى ثُمَّ أَذَّنَ بِلَالٌ الْغَدَ لِلظُّهْرِ
حِينَ دَنَكَتِ الشَّمْسُ فَأَخْرَاهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى صَارَ ظِلُّ كُلِّ
شَيْءٍ مِثْلَهُ فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَأَقَامَ وَصَلَّى ثُمَّ أَذَّنَ لِلْعَصْرِ
فَأَخْرَاهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى صَارَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلِيهِ فَأَمَرَهُ

میں پوچھا، پس جب سورج ڈھلا تو بلال نے ظہر کی اذان دی، پھر انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہا کہ انہوں نے نماز کی اقامت کی اور آپ نے نماز پڑھائی، پھر عصر کی اذان دی، جب کہ ہمارے خیال میں آدمی
کا سایہ اس سے لمبا تھا، پھر انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا تو انہوں نے اقامت کی اور آپ نے
نماز پڑھائی، پھر مغرب کی اذان کی، جب کہ سورج غروب ہو گیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں کہا تو
انہوں نے اقامت کی اور آپ نے نماز پڑھائی، پھر عشاء کی اذان دی، جب کہ دن کی سفیدی چلی گئی اور وہ
شفق ہے، پھر ان سے کہا تو انہوں نے اقامت کی اور آپ نے نماز پڑھائی، پھر فجر کی اذان کی جب کہ فجر طلوع ہوئی تو
آپ نے ان سے کہا انہوں نے اقامت کی اور آپ نے نماز پڑھائی پھر بلال نے دوسرے دن ظہر کی اذان کی جبکہ
سورج ڈھل گیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مؤخر کی، یہاں تک کہ ہر چیز کا سایہ اس کے ایک
مثل ہو گیا، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں کہا، تو انہوں نے اقامت کی اور آپ نے نماز پڑھی،
پھر عصر کی اذان کی، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے مؤخر فرمایا، یہاں تک کہ ہر چیز کا سایہ اس کے دو مثل

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَأَقَامَ وَصَلَّى ثُمَّ أَذَّنَ لِلْمَغْرِبِ حِينَ غَرَبَتِ الشَّمْسُ
فَآخَرَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى كَادَ يَغِيبُ بَيَاضُ النَّهَارِ وَهُوَ الشَّفَقُ
فِي مَا يُرَى ثُمَّ أَمَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَصَلَّى ثُمَّ
أَذَّنَ لِلْعِشَاءِ حِينَ غَابَ الشَّفَقُ فَنَمْنَا. ثُمَّ قُمْنَا مَرَارًا ثُمَّ خَرَجَ
إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ مَا أَحَدٌ مِّنَ النَّاسِ يَنْتَظِرُ هَذِهِ الصَّلَاةَ
غَيْرِكُمْ فَإِنَّكُمْ فِي صَلَاةٍ مَا أَنْتَظِرْتُمُوهَا وَلَوْ لَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى
أُمَّتِي لَأَمَرْتُ بِتَأْخِيرِ هَذِهِ الصَّلَاةِ إِلَى نِصْفِ اللَّيْلِ أَوْ أَقْرَبَ
مِنْ نِصْفِ اللَّيْلِ ثُمَّ أَذَّنَ لِلْفَجْرِ فَآخَرَهَا حَتَّى كَادَتِ الشَّمْسُ
أَنْ تَطْلُعَ فَأَمَرَهُ فَأَقَامَ الصَّلَاةَ فَصَلَّى ثُمَّ قَالَ الْوَقْتُ بَيْنَ هَذَيْنِ -

ہو گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا تو انہوں نے اقامت کہی اور آپ نے نماز پڑھائی، پھر مغرب
کی اذان کہی، جب کہ سورج غروب ہو گیا، پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مغرب مؤخر کی، یہاں تک
کہ باوی النظر میں دن کی سفیدی جو کہ شفق ہے غائب ہونے والی تھی، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
انہیں فرمایا، تو انہوں نے اقامت کہی اور نماز پڑھی، پھر نماز عشاء کے لیے اذان کہی، جب کہ شفق غائب ہو
گیا، تو ہم سو گئے، پھر ہم کئی بار اُٹھے، پھر سہارے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو فرمایا۔
”لوگوں میں تمہارے علاوہ اور کوئی بھی اس نماز کا انتظار نہیں کر رہا ہے، اور تم اس وقت تک نماز ہی میں ہو جب کہ اس کے
انتظار میں ہو اور تم میں اپنی اُمت پر شفقت نہ سمجھنا تو یہ نماز ادھی رات یا اس کے قریب تک مؤخر کرنے کا حکم دیتا۔“
پھر فجر کے لیے اذان کہی تو آپ نے اُسے مؤخر کیا، یہاں تک کہ سورج طلوع ہونے والا تھا، آپ
نے ان دہلالہ سے کہا، تو انہوں نے نماز کے لیے اقامت کہی اور اپنے نماز پڑھائی، پھر آپ نے فرمایا ”وقت ان
دونوں کے درمیان ہے۔“

رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ إِسْنَادُهُ حَسَنٌ -
 قَالَ النَّيْمِيُّ هَذَا الْحَدِيثُ يَدُلُّ عَلَى أَنَّ الشَّفَقَ هُوَ الْبَيَاضُ
 كَمَا ذَهَبَ إِلَيْهِ أَبُو حَنِيفَةَ رحمہ اللہ -

بَابُ مَا جَاءَ فِي الظُّهْرِ

۱۹۶۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم أَنَّهُ قَالَ إِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ
 فَأَبْرِدُوا بِالصَّلَاةِ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ - رَوَاهُ الْجَمَاعَةُ -

۱۹۵ مجمع الزوائد كتاب الصلوة ۳۱۲ باب بيان الوقت نقلًا عن الطبرانی في الأوسط
 ۱۹۶ بخاری کتاب مواقیات الصلوة ۶۲ باب الإبراد بالظهر... الخ - مسلم کتاب المساجد
 ۲۲۴ باب استحباب الإبراد بالظهر... الخ - ابوداؤد کتاب الصلوة ۵۱۵ باب وقت
 صلوة الظهر - ترمذی ابواب الصلوة ۱۱۲ باب ما جاء في تأخير الظهر... الخ - نسائی
 کتاب المواقیات ۴۱۶ باب الإبراد بالظهر... الخ - ابن ماجه کتاب الصلوة ۴۱۶ باب
 الإبراد بالظهر... الخ - مسند احمد ۲۵۶ -

یہ حدیث طبرانی نے اوسط میں بیان کی ہے اور ہیثمی نے کہا ہے کہ اس کی اسناد حسن ہے۔
 نیعمی نے کہا، یہ حدیث اس پر دلالت کرتی ہے کہ شفق وہ سفیدی ہے جیسا کہ امام ابو یوسف نے
 اختیار کیا ہے۔

باب - جو روایات (وقت) ظهر (کے بارہ) میں آتی ہیں

۱۹۷۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جب گرمی سخت ہو جائے
 تو نماز کو ٹھنڈا کرو، بلاشبہ گرمی کی شدت جہنم کے جوش مارنے کی وجہ سے ہے۔"
 یہ حدیث محدثین کی جماعت نے نقل کی ہے۔

۱۹۷۔ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ الْغِفَارِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي سَفَرٍ فَأَرَادَ الْمُؤَذِّنُ أَنْ يُؤَذِّنَ لِلظُّهْرِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ اْبْرِدْتُمْ أَرَادَ أَنْ يُؤَذِّنَ فَقَالَ لَهُ اْبْرِدْ حَتَّى رَأَيْتَافِيءُ السَّلُولِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَإِذَا اسْتَدَّ الْحَرُّ فَأَبْرِدُوا بِالصَّلَاةِ رَوَاهُ الشَّيْخَانُ -

۱۹۸۔ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنَّمَا أَجَلُكُمْ فِي أَجَلٍ مِّنْ خَلَا مِّنَ الْأُمَمِ مَا بَيْنَ صَلَاةِ الْعَصْرِ إِلَى مَغْرِبِ الشَّمْسِ وَإِنَّمَا مِثْلُكُمْ وَمِثْلُ الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى كَرَجُلٍ اسْتَعْمَلَ عَمَّالًا فَقَالَ مَنْ يَعْصِلُنِي إِلَى نِصْفِ النَّهَارِ عَلَى قَيْرَاطٍ قَيْرَاطٍ فَعَمَلْتُ ۱۹۷ بخاری کتاب مواقیات الصلوة ص ۲۱۱ باب الابراد بالظہر فی السفر - مسلم کتاب المساجد ص ۲۲۳ باب استحباب الابراد بالظہر ... الخ -

۱۹۷۔ حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ نے کہا، ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک سفر پر تھے مؤذن نے ظہر کے لیے اذان کہنی چاہی، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”ٹھنڈا کرو“ اس نے پھر اذان پکارتی چاہی تو آپ نے اُس سے فرمایا ”ٹھنڈا کرو“ یہاں تک کہ جب ہم نے ٹیلوں کا سایہ دیکھا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”بلاشبہ گرمی کی شدت جہنم کے جوش مارنے کی وجہ سے ہے، جب گرمی سخت ہو جائے، تو نماز کو ٹھنڈا کرو“ یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے۔

۱۹۸۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”بلاشبہ تمہارا وقت (زندگی) گذشتہ امتوں کے وقت کی نسبت اتنا ہے جتنا نماز عصر سے سورج کے غروب ہونے تک ہے۔ تمہاری اور یہود و نصاریٰ کی مثال اس شخص کی طرح ہے جس نے ایک مزدور کو اجرت پر لیا اور طے یہ کیا کہ جو میرا کام نصف النہار (دوپہر) تک ایک قیراط پر کرے گا اسے ایک قیراط ملے گا، تو یہود نے دوپہر تک ایک قیراط پر کام کیا (ان کے لئے قیراط ایک سکہ کا نام ہے، جو نصف دانق، بقول بعض دینار کا نصف اور بقول بعض دینار کا بیسواں حصہ ہے)۔

الْيَهُودُ إِلَى نِصْفِ النَّهَارِ عَلَى قِيَرٍ قِيَرٍ شَمَّ قَالَ مَنْ يَعْمَلُ لِي
مِنْ نِصْفِ النَّهَارِ إِلَى صَلَاةِ الْعَصْرِ عَلَى قِيَرٍ قِيَرٍ فَعَمِلَتِ النَّصَارَى
مِنْ نِصْفِ النَّهَارِ إِلَى صَلَاةِ الْعَصْرِ عَلَى قِيَرٍ قِيَرٍ شَمَّ قَالَ مَنْ
يَعْمَلُ لِي مِنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ إِلَى مَغْرِبِ الشَّمْسِ عَلَى قِيَرٍ طَيْنِ
قِيَرٍ طَيْنِ أَلَا فَانْتُمْ الَّذِينَ يَعْمَلُونَ مِنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ إِلَى مَغْرِبِ
الشَّمْسِ أَلَا لَكُمْ أَجْرٌ مَرَّتَيْنِ فَغَضِبَ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى فَقَالُوا بَحُنْ
أَكْثَرُ عَمَلًا وَأَقَلُّ عَطَاءً قَالَ اللَّهُ تَعَالَى فَهَلْ ظَلَمْتُكُمْ مِنْ حَقِّكُمْ قَالُوا
لَا قَالَ اللَّهُ تَعَالَى فَإِنَّهُ فَضَّلَنِي أُعْطِيَهُ مَنْ شِئْتُ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

۱۹۹۔ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَافِعٍ مَوْلَى أُبَيِّ سَلَمَةَ  زَوْجِ النَّبِيِّ

۱۹۸ بخاری کتاب الانبیاء ص ۳۹۹ باب ما ذکر عن بنی اسرائیل -

لیے، ایک قیراط ہے، پھر اس نے کہا، جو شخص میرا کام دوپہر سے نماز عصر تک ایک قیراط پر کرے گا، اسے ایک قیراط ملے گا، تو نصاریٰ نے دوپہر سے نماز عصر تک ایک قیراط پر کام کیا (ان کے لیے، ایک قیراط ہے، پھر اس نے کہا جو شخص میرے لیے نماز عصر سے غروب آفتاب تک دو قیراط پر کام کرے گا تو اسے دو قیراط ملیں گے خبردار اتم ہی وہ لوگ ہو، جو نماز عصر سے غروب آفتاب تک کام کر رہے ہو، خبردار! تمہارے لیے دو گنا اجر ہے، پس یہود و نصاریٰ نے غضب ناک ہو کر کہا، ہم کام کرنے کے اعتبار سے زیادہ ہیں اور اجرت کے اعتبار سے کم ہیں، تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

”کیا میں نے تمہارے لیے تمہارے (بڑے شدہ) حق سے کم کیا ہے؟ انہوں نے کہا نہیں، اللہ تعالیٰ نے

فرمایا ”بلاشبہ یہ میرا فضل ہے جسے میں چاہوں دیتا ہوں“

یہ حدیث بخاری نے نقل کی ہے۔

۱۹۹۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ ام المومنین حضرت اُم سلمہؓ کے آزاد کردہ غلام عبداللہ بن ارفع سے روایت ہے

اِنَّهُ سَأَلَ اَبَاهُ رِيَّةً ﷺ عَنْ وَقْتِ الصَّلَاةِ فَقَالَ الْوَهْرِيَّةُ
 اَنَا اُخْبِرُكَ صَلِّ الظُّهْرَ اِذَا كَانَ ظِلُّكَ مِثْلَكَ وَالْعَصْرَ اِذَا كَانَ ظِلُّكَ مِثْلَكَ
 وَالْمَغْرِبَ اِذَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَالْعِشَاءَ مَا بَيْنَكَ وَمَا بَيْنَ ثَلَاثِ اللَّيْلِ وَصَلِّ
 الصُّبْحَ بَغَبَشٍ يَعْنِي بَغْلَسٍ - رَوَاهُ مَالِكٌ فِي الْمَوْطَا وَاسْنَادُهُ صَحِيحٌ -
 قَالَ النِّيمَوِيُّ اسْتَدْلَّ الْحَنَفِيُّ بِهَذِهِ الْاَحَادِيثِ عَلَى اَنَّ وَقْتَ الظُّهْرِ
 لَا يَنْقُضُ بَعْدَ الْمَثَلِ بَلْ يَبْقَى بَعْدَهُ وَوَقْتُهِ اَزِيدُ مِنْ وَقْتِ الْعَصْرِ
 وَفِي الْاِسْتِدْلَالِ بِهَا اَبْحَاثٌ قَوَائِي كَمَا اُجِدُ حَدِيثًا صَرِيحًا صَحِيحًا
 اَوْضَعِيْفًا يَدُلُّ عَلَى اَنَّ وَقْتَ الظُّهْرِ اِلَى اَنَّ يَصِيرَ الظِّلُّ مِثْلِيَهٗ وَعَنْ
 الْاِمَامِ اَبِي حَنِيفَةَ ﷺ فِيهِ قَوْلَانِ -

۱۹۹ مؤطا امام مالک کتاب وقوت الصلوة مک

کہ میں نے حضرت ابوہریرہؓ سے نماز کے وقت کے بارہ میں پوچھا تو حضرت ابوہریرہؓ نے کہا "میں تمہیں بتاتا ہوں" ظہر اس وقت پڑھو، جب تمہارا سایہ تمہارے برابر (ایک مثل) ہو جائے اور عصر جب کہ تمہارا سایہ تمہارے دو مثل ہو جائے اور مغرب جب سورج غروب ہو جائے۔ اور عشاء اپنے اس وقت سے ایک تہائی رات کے درمیان اور صبح کی نماز اندھیرے میں پڑھو۔

یہ روایت مالک نے مؤطا میں نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

نیموی نے کہا، احناف (کرام) نے ان احادیث سے استدلال کیا کہ نماز ظہر کا وقت ایک مثل کے بعد ختم نہیں ہو جاتا، بلکہ اس کے بعد بھی باقی رہتا ہے، نیز ظہر کا وقت عصر کے وقت سے زیادہ ہے اور ان احادیث کے ساتھ استدلال کرنے میں کئی بحثیں ہیں اور مجھے کوئی حدیث صریح یا ضعیف نہیں ملی جو اس پر دلالت کرے کہ ظہر کا وقت سایہ کے دو مثل ہونے تک ہے اور امام ابو حنیفہؒ سے اس سلسلہ میں دو قول ہیں۔

سے علماء احناف کثر اللہ تعالیٰ جماعتہم کے نزدیک امتیاز اس میں ہے کہ نماز عصر دو مثل کے بعد اور نماز ظہر ایک مثل کے اندر پڑھ لی جائے۔ دیکھو فتاویٰ شاہی ص ۲۶۹ جیسا کہ حضرت ابراہیم نخعیؒ نے کہا کہ تم سے پہلے لوگ (صحابہؓ) تمہاری نسبت

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْعَصْرِ

۲۰۰۔ عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمَ الْأَحْزَابِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَلَأَ اللَّهُ قُبُورَهُمْ وَيَوْمَ تَهْمَزُ أَلْفَاظُكُمْ حَبَسُونَا وَشَغَلُونَا عَنِ الصَّلَاةِ الْوُسْطَى حَتَّى غَابَتِ الشَّمْسُ. رَوَاهُ الشَّيْخَانِ وَلِمُسْلِمٍ فِي رِوَايَةٍ شَغَلُونَا عَنِ الصَّلَاةِ الْوُسْطَى صَلَاةِ الْعَصْرِ.

۲۰۱۔ وَعَنْ شَقِيقِ بْنِ عُقْبَةَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ (حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَصَلَاةِ الْعَصْرِ) فَقَرَأْنَاهَا مَا

۲۰۰۔ بخاری کتاب المناسک من ۵۹ باب غزوة الخندق وهي الاحزاب مسلم کتاب المساجد من ۲۲ باب الدلیل لمن قال الصلوة الوسطی ... الخ -

جو روایات (وقتِ عصر کے بارہ میں) آتی ہیں

۲۰۰۔ حضرت علیؓ نے کہا، جب کہ احزاب کا دن تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اللہ تعالیٰ ان کی قبریں اور ان کے گھر آگ سے بھر دے، جیسا کہ انہوں نے یہیں صلوٰۃ وسطیٰ سے سورج کے غروب ہونے تک روکے رکھا اور مشغول رکھا"

یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے اور مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں "انہوں نے یہیں مشغول رکھا۔ صلوٰۃ وسطیٰ نماز عصر سے"

۲۰۱۔ شقیق بن عقبہ سے روایت ہے کہ حضرت براء بن عازبؓ نے کہا یہ آیت نازل ہوئی۔

حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَصَلَاةِ الْعَصْرِ
حفاظت (پابندی) کرو تمام نمازوں کی بالخصوص
نمازِ عصر کی

ظہر جلدی اور عصر مؤخر کرتے تھے، عبدالرزاق من ۵۴ لیکن ایک مثل کے بعد پڑھی جانے والی نماز عصر ادائیگی بھی جلتے گی اعادہ کی ضرورت نہیں۔ دیکھو فتاویٰ رشیدیہ ص ۳۲

شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ نَسَخَهَا اللَّهُ فَنَزَلَتْ رَحِظُوعًا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ
الْوُسْطَى فَقَالَ رَجُلٌ كَانَ جَالِسًا عِنْدَ شَقِيقٍ لَهُ هِيَ إِذَا صَلَوَةُ الْعَصْرِ
فَقَالَ الْبَرَاءُ قَدْ أَخْبَرْتُكَ كَيْفَ نَزَلَتْ وَكَيْفَ نَسَخَهَا اللَّهُ وَاللَّهُ أَعْلَمُ
رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۲۰۲۔ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَوَةُ
الْوُسْطَى صَلَوَةُ الْعَصْرِ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ۔

۲۰۳۔ وَعَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ تِلْكَ
صَلَوَةُ الْمُنَافِقِ يَجْلِسُ يَرْقُبُ الشَّمْسَ حَتَّى إِذَا كَانَتْ بَيْنَ قُرْنَيْ الشَّيْطَانِ

۲۰۱۔ مسلم کتاب المساجد ۲۲۴ باب الدلیل لمن قال الصلوة الوسطی... الخ۔

۲۰۲۔ ترمذی ابواب الصلوة ۳۴۸ باب ما جاء فی الصلوة الوسطی أنها العصر۔

تو ہم نے یہ آیت تلاوت کی جتنی دیر کہ اللہ تعالیٰ نے چاہا، پھر اللہ تعالیٰ نے اس آیت کو منسوخ فرمادیا،
تو یہ آیت نازل ہوئی۔

حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ
الْوُسْطَى۔
(تمام نمازوں کی حفاظت کرو بالخصوص نماز وسطیٰ کی)

تو ایک شخص نے جو کہ شقیق کے پاس بیٹھا ہوا تھا، ان سے کہا یہ تو پھر نماز عصر ہی ہوئی تو پھر بارش نے کہا میں
نے تمہیں بتلادیا ہے کہ یہ کیسے نازل ہوئی اور اسے اللہ تعالیٰ نے کیسے منسوخ کیا اور اللہ تعالیٰ بھتر جانتا ہے۔
یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

۲۰۲۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "صلوة الوسطی نماز عصر ہے۔"
یہ حدیث ترمذی نے نقل کی ہے اور اسے صحیح قرار دیا ہے۔

۲۰۳۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: "یہ منافق کی نماز ہے"
وہ بیٹھا رہتا ہے اور سورج کا انتظار کرتا ہے، یہاں تک کہ جب وہ شیطان کے دو سینگوں کے درمیان ہو جاتا

قَامُوا فَقَرَّمَا رُبْعًا لَا يَدُكُ اللَّهُ فِيهَا إِلَّا قَلِيلًا - رَوَاهُ مُسْلِمٌ -
 ۲۰۴ - وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم أَشَدَّ
 تَعْجِيلًا لِلظُّهْرِ مِنْكُمْ وَأَنْتُمْ أَشَدُّ تَعْجِيلًا لِلْعَصْرِ مِنْهُ - رَوَاهُ
 أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ -

بَابُ مَا جَاءَ فِي صَلَاةِ الْمَغْرِبِ

۲۰۵ - عَنْ سَلَمَةَ بِنِ الْأَكْوَعِ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ
 يُصَلِّي الْمَغْرِبَ إِذَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَتَوَارَتْ بِالْحِجَابِ -

۲۰۳ مسلم کتاب المساجد ۲۲۵ باب استحباب التكبير بالعصر -

۲۰۴ مسند احمد ۲۸۹ - ترمذی ابواب الصلوة ۳۲۲ باب ما جاء في تأخير صلوة العصر -

ہے، کھڑا ہو کر چار ٹھونگیں لگا دیتا ہے، اس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر بہت ہی تھوڑا کرتا ہے۔
 یہ روایت مسلم نے نقل کی ہے۔

۲۰۴ ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز ظہر تہماہ کی نسبت زیادہ جلدی پڑھتے
 تھے اور تم نماز عصر آپ کی نسبت زیادہ جلدی پڑھتے ہو۔
 یہ حدیث احمد اور ترمذی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

جو روایات نماز مغرب کے بارہ میں آتی ہیں

۲۰۵ - حضرت سلمہ بن الأكوع رضی اللہ عنہ نے کہا، بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز مغرب کی نماز اس وقت ادا فرماتے
 جب کہ سورج غروب ہو جاتا تھا اور پردے کے پیچھے چھپ جاتا۔

رَوَاهُ الْجَمَاعَةُ إِلَّا النَّسَائِيَّ۔

۲۰۶۔ وَعَنْ عَقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا تَزَالُ أُمَّتِي بِخَيْرٍ أَوْ عَلَى الْفِطْرَةِ مَا لَمْ يُؤَخَّرْ وَالْمَغْرِبُ حَتَّى تَشْتَبِكَ الشُّجُومُ۔ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَاسْنَادُهُ حَسَنٌ۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي صَلَاةِ الْعِشَاءِ

۲۰۷۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ أَنْ يُؤَخَّرُوا الْعِشَاءُ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ أَوْ يَصِفِهِ۔ رَوَاهُ

۲۰۵ بخاری باب سوا قیت الصلوة ۲۹۶ باب وقت المغرب۔ مسند کتاب المساجد ۲۲۱ باب بیان ان اول وقت المغرب... الخ۔ ابوداؤد کتاب الصلوة ۳۱۲ باب وقت المغرب۔ ابن ماجہ کتاب الصلوة ۳۱۵ باب وقت صلوۃ المغرب۔ ترمذی ابواب الصلوة ۳۱۲ باب ما جاء في وقت المغرب۔ مسند احمد ۳۱۵۔

۲۰۲ ابوداؤد کتاب الصلوة ۳۱۲ باب وقت المغرب۔ مسند احمد ۳۱۵۔

یہ حدیث نسائی کے علاوہ جماعت محدثین نے نقل کی ہے۔

۲۰۶۔ عقبہ بن عامر نے کہا، بلاشبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”میری امت بھلائی پر رہے گی یا فرمایا فطرت پر رہے گی، جب تک کہ وہ نماز مغرب کو ستاروں کے جھگٹے تک مؤخر نہ کریں۔
یہ حدیث احمد، ابوداؤد نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد حسن ہے۔

جو روایات نماز عشاء کے بارہ میں آتی ہیں

۲۰۷۔ حضرت ابو ہریرہؓ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”اگر میں اپنی امت پر مشقت خیال نہ کرتا تو انہیں ایک تہائی رات (فرمایا) نصف رات تک نماز عشاء کے مؤخر کرنے کا حکم دیتا۔

أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ -

۲۰۸۔ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ أَنْتَظِرُنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَيْلَةً لِّلصَّلَاةِ الْعِشَاءِ حَتَّى ذَهَبَ نَحْوُ مِثْلِ شَطْرِ اللَّيْلِ قَالَ فَجَاءَ فَصَلَّى بِنَا شَمًّا قَالَ خُذْ وَامْقَاعِدَكُمْ فَإِنَّ النَّاسَ قَدْ أَخَذُوا وَمَضَاجِعَهُمْ وَإِنَّكُمْ لَمْ تَزَالُوا فِي صَلَاةٍ مُّمْنًا أَنْتَظِرْتُمُوهَا وَلَوْ لَا ضَعُفُ الضَّعِيفِ وَسُقْمُ السَّقِيمِ وَحَاجَةُ ذِي الْحَاجَةِ لَا خَرْتُ هَذِهِ الصَّلَاةَ إِلَى شَطْرِ اللَّيْلِ - رَوَاهُ الْخُمْسَةُ إِلَّا التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ -

۲۰۷۔ مسند احمد ۲۵۱۔ ترمذی ابواب الصلوة ۲۲۱۔ باب ماجاء فی تأخیر العشاء الاخرة۔ ابن ماجه كتاب الصلوة ۱۱۵۔ باب وقت العشاء۔
۲۰۸۔ نسائی كتاب المواقيت ۱۹۳۔ باب ما يستحب من تأخير العشاء۔ ابن ماجه كتاب الصلوة ۱۱۵۔ باب وقت صلوة العشاء، ابو داؤد كتاب الصلوة ۲۱۱۔ باب وقت صلوة العشاء الاخرة۔ مسند احمد ۲۵۱۔ ابن خزيمة كتاب الصلوة ۱۱۵۔ باب استحباب تأخير صلوة العشاء وقت الحديث ۳۲۵۔

یہ حدیث احمد، ابن ماجہ اور ترمذی نے نقل کی ہے اور (ترمذی نے) اسے صحیح قرار دیا ہے۔
۲۰۸۔ حضرت ابوسعیدؓ نے کہا، ہم نے ایک رات نماز عشاء کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتظار کیا یہاں تک کہ ایک تہائی رات کے قریب وقت گزر گیا (حضرت ابوسعیدؓ نے) کہا، پھر آپ تشریف لائے تو ہمیں نماز پڑھائی، پھر فرمایا "اپنی اپنی جگہ بیٹھ رہو، بلاشبہ لوگ اپنے بستروں پر لیٹ چکے ہیں اور تم نماز میں ہی ہو جب سے تم اس کے انتظار میں ہو، اگر کمزوری کی کمزوری، بیماری کی بیماری اور ضرورت مند کی ضرورت نہ ہوتی تو میں اس نماز کو آدھی رات تک مؤخر کرتا۔"

یہ روایت ترمذی اور ابن خزيمة کے علاوہ اصحاب خمسہ نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۲۰۹۔ وَعَنْ نَافِعِ بْنِ جَبْرِ قَالَ كَتَبَ عُمَرُ ۞ إِلَى أَبِي مُوسَى ۞ وَصَلَّ الْعِشَاءَ أَيَّ اللَّيْلِ شِئْتَ وَلَا تَغْفُلْهَا - رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ -

۲۱۰۔ وَعَنْ عَبْدِ بْنِ جَرِيحٍ أَنَّهُ قَالَ لِأَبِي هُرَيْرَةَ ۞ مَا أَفْرَاطُ صَلَاةِ الْعِشَاءِ قَالَ طُلُوعُ الْفَجْرِ - رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَاسْنَادُهُ صَحِيحٌ -
قَالَ النَّيْمِيُّ دَلَّ الْحَدِيثَانِ عَلَى أَنَّ وَقْتَ الْعِشَاءِ يَبْقَى بَعْدَ مَضِيِّ نِصْفِ اللَّيْلِ إِلَى طُلُوعِ الْفَجْرِ وَلَا يَخْرُجُ بِخُرُوجِهِ فَبِالْجَمْعِ بَيْنَ الْأَحَادِيثِ كُلِّهَا يَثْبُتُ أَنَّ وَقْتَ الْعِشَاءِ مِنْ حِينَ دُخُولِهِ إِلَى نِصْفِ اللَّيْلِ أَفْضَلُ وَبَعْضُهُ أَوَّلِي مِنْ بَعْضٍ وَأَمَّا بَعْدَ نِصْفِ اللَّيْلِ فَلَا يَخْلُو مِنْ الْكِرَاهَةِ -

۲۰۹ طحاوی کتاب الصلوۃ ۳۱۱ باب مواقیت الصلوۃ -

۲۱۰ طحاوی کتاب الصلوۃ ۳۱۱ باب مواقیت الصلوۃ -

۲۰۹۔ نافع بن جبیر نے کہا، حضرت عمرؓ نے حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ کی طرف لکھا "اور عشاء کی نماز، رات کے جس حصہ میں چاہو پڑھو اور اس سے غفلت نہ کرو"۔
یہ روایت طحاوی نے نقل کی ہے اور اس کے رجال ثقہ ہیں۔

۲۱۰۔ عبیدہ بن جریج نے حضرت ابو ہریرہؓ سے کہا، عشاء کی نماز میں کوتاہی کیا ہے؟ (حضرت ابو ہریرہؓ نے) کہا "طلوع فجر"۔ یہ حدیث طحاوی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

نیموی نے کہا، دونوں حدیثیں اس پر دلالت کرتی ہیں کہ عشاء کا وقت آدمی رات گزر جانے کے بعد بھی طلوع فجر تک باقی رہتا ہے، اور آدمی رات گزرنے پر اس کا وقت نہیں نکلتا، تمام احادیث میں تطبیق اس طرح ہوگی کہ عشاء کا وقت داخل ہونے کے بعد آدمی رات تک افضل ہے (اور اس میں بھی) بعض حصہ (تہسائی رات تک) بعض (تہسائی سے نصف رات تک) سے اولیٰ ہے، مگر آدمی رات کے بعد کراہت سے خالی نہیں ہوگا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْغُلَسِ

۲۱۱- عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ كُنَّ نِسَاءُ الْمُؤْمِنَاتِ يَشْهَدْنَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم صَلَاةَ الْفَجْرِ مُتَلَفِعَاتٍ بِمِرْوَطِهِنَّ ثُمَّ يَنْقَلِبْنَ إِلَى بُيُوتِهِنَّ حِينَ يَفْضِيَنَّ الصَّلَاةَ لَا يَعْرِفُهُنَّ أَحَدٌ مِّنَ الْغُلَسِ. رَوَاهُ الشَّيْخَانِ.

۲۱۲- وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم يُصَلِّي الظُّهْرَ بِالْهَاجِرَةِ وَالْعَصْرَ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ وَالْمَغْرِبَ إِذَا وَجِبَتْ وَالْعِشَاءَ إِذَا اكْتَسَبَ النَّاسُ عَجَلًا وَإِذَا أَقْلُوا آخِرَ وَالصُّبْحَ يَغْلَسُ. رَوَاهُ الشَّيْخَانِ.

۲۱۱ بخاری کتاب مواقیات الصلوة من باب وقت الفجر - مسلو کتاب المساجد من باب استحباب التکبیر بالصبح ... الخ -

۲۱۲ بخاری کتاب مواقیات الصلوة من باب وقت العشاء اذا اجتمع الناس ... الخ - مسلو کتاب المساجد من باب استحباب التکبیر بالصبح -

جو روایات منہ اندھیرے (نماز پڑھنے) کے بارہ میں ہیں

۲۱۱- ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ نے کہا "ایمان والی عورتیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز فجر پڑھنے کے لیے حاضر ہوتیں، اپنی چادرؤں سے لپیٹی ہوتیں، پھر اپنے گھروں کو لوٹ جاتیں، جب کہ نماز پوری کر لیتیں، اندھیرا ہونے کی وجہ سے انہیں کوئی بھی نہ پہچان سکتا۔

یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے۔

۲۱۲- حضرت جابرؓ نے کہا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز دوپہر کو، عصر کی نماز جب کہ سورج روشن ہوتا، مغرب جب کہ سورج غروب ہوتا اور عشاء کی نماز اگر لوگ زیادہ ہو جاتے تو جلدی ادا فرماتے اور اگر لوگ کم ہوتے، تو مؤخر فرماتے اور صبح کی نماز منہ اندھیرے ادا فرماتے۔

یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے۔

۲۱۳۔ حضرت ابوسعود الانصاریؓ نے کہا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا جبریل نازل ہوتے اور مجھے نماز کے وقت بتائے تو میں نے ان کے ساتھ نماز پڑھی، پھر ان کے ساتھ نماز پڑھی، پھر ان کے ساتھ نماز پڑھی، پھر ان کے ساتھ نماز پڑھی، پھر ان کے ساتھ نماز پڑھی، آپ اپنی انگلیوں پر پانچ نمازیں گنتے رہے۔

تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے عصر کی نماز اس وقت پڑھی، جب کہ سورج ڈھل گیا اور کبھی جب کہ گرمی شدید ہوتی تو اسے مؤخر فرماتے اور میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ عصر کی نماز اس وقت ادا فرماتے، جب کہ سورج بلند روشن ہوتا، پہلے اس کے کہ سورج زردی میں داخل ہو، تو آدمی نماز سے فارغ ہو کر، سورج کے غروب ہونے سے پہلے پہلے ذوالحلیفہ آجاتا، اور مغرب اس وقت ادا فرماتے جب کہ سورج چھپ جاتا اور عشاء کی نماز اس وقت ادا فرماتے جب کہ افق سیاہ ہو جاتا اور لبا اوقات اسے مؤخر فرماتے تاکہ لوگ اکٹھے ہو جائیں اور صبح کی نماز کبھی منہ اندھیرے پڑھتے، پھر کبھی دوسری مرتبہ اس کو روشن کر کے پڑھتے تھے، پھر اس کے بعد آپ کی نماز منہ اندھیرے ہوتی یہاں تک کہ آپ دفات پاگئے، آپ نے اسے روشنی

مَاتَ لَمْ يَعُدْ إِلَى يُسْفَرٍ - رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ - وَابْنُ حِبَّانَ وَفِي إِسْنَادِهِ
مَقَالٌ وَالزِّيَادَةُ غَيْرُ مَحْفُوظَةٍ -

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْإِسْفَارِ

۲۱۴ - عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رضی اللہ عنہ قَالَ مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى صَلَوةً لِّغَيْرِ
مِيقَاتِهَا الْأَصْلَوَتَيْنِ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ وَصَلَّى الْفَجْرَ قَبْلَ

۲۱۳ - أَبُو دَاوُدَ كِتَابُ الصَّلَاةِ ص ۱۱۵ بَابُ الْمَوَاقِيتِ صَحِيحُ ابْنِ حِبَّانَ كِتَابُ الصَّلَاةِ
ص ۲۵ رَقْمُ الْحَدِيثِ ۱۳۹۲ -

کی طرف نہیں لٹایا۔

یہ حدیث ابو داؤد، ابن حبان نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد میں کلام ہے اور زیادتی غیر محفوظ ہے۔

جو روایات روشنی میں (نماز پڑھنے کے بارہ میں) آتی ہیں

۲۱۴ - حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دو نمازوں کے علاوہ
بغیر وقت کے کبھی نماز پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا، آپ نے مغرب اور عشاء کو جمع فرمایا اور فجر کی نماز وقت
سے پہلے پڑھی۔

۲۱۳ - اس حدیث میں اسامہ بن زید مختلف فیہ راوی ہے (میزان الاعتدال ص ۱۴۲) ثناء کاذب
صلوۃ الخ کے الفاظ نقل کرنے میں اسامہ بن زید متفق رہے۔ یہ حدیث نہری سے معمر مالک، ابن عینیہ، شعب
بن ابی حمزہ، لیث بن سعد وغیرہ نے نقل کی ہے، لیکن وہ یہ الفاظ ذکر نہیں کرتے۔ (ابو داؤد، کتاب الصلوۃ ص ۵۴
باب المواقیت)

مِيقَاتِهَا۔ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ وَبِمُسْلِمٍ قَبْلَ وَقْتِهَا بَغْلِسَ۔

۲۱۵۔ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ رضی اللہ عنہ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ عَبْدِ اللَّهِ إِلَى مَكَّةَ ثُمَّ قَدِمْنَا جَمْعًا فَصَلَّى الصَّلَوَتَيْنِ كُلَّ صَلَاةٍ وَحَدَّهَا بِأَذَانٍ وَاقَامَةً وَالْعِشَاءَ بَيْنَهُمَا ثُمَّ صَلَّى الْفَجْرَ حِينَ طَلَعَ الْفَجْرُ وَقَالَ يُقُولُ لَمْ يَطْلُعِ الْفَجْرُ ثُمَّ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنَّ هَاتَيْنِ الصَّلَوَتَيْنِ حَوْلَتَا عَنَّا وَقَتُهُمَا فِي هَذَا الْمَكَانِ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءُ فَلَا يَقْدِرُ النَّاسُ جَمْعًا حَتَّى يُعْتَمُوا وَصَلَاةُ الْفَجْرِ هَذِهِ السَّاعَةَ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۲۱۴ بخاری کتاب الحج ۲۲۸ باب متى يصلي الفجر بجمع يسلمو كتاب الحج ۲۱۴ باب استحباب زيادة التخليس ... الخ۔

۲۱۵ بخاری کتاب الحج ۲۲۸ باب متى يصلي الفجر بجمع ورواية اخرى بخاری کتاب الحج ۲۲۸ باب من اذن واقام لكل واحد منهما۔

یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے اور مسلم کی روایت میں یہ الفاظ ہیں۔ (فجر کی نماز) وقت سے پہلے منہ اندھیرے پڑھی۔

۲۱۵۔ عبد اللہ بن یزید کہتے ہیں، میں حضرت عبداللہ کے ساتھ مکہ کی طرف نکلا، پھر ہم مزدلفہ آئے تو انہوں نے دو نمازیں پڑھیں، پھر نماز علیحدہ، اذان اور اقامت کے ساتھ، اور ان دونوں کے درمیان رات کا کھانا کھایا، پھر فجر کی نماز جب فجر طلوع ہو گئی، کہنے والا کہتا کہ فجر طلوع ہو گئی ہے اور کوئی کہتا کہ فجر طلوع نہیں ہوئی پھر ابن عمر نے کہا، بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے شک یہ دو نمازیں اس جگہ اپنے وقت سے ہٹا دی گئیں ہیں، مغرب اور عشاء، پس لوگ مزدلفہ میں نہ آئیں، جب تک اندھیرا نہ کر لیں اور فجر کی نماز اس وقت پڑھیں۔ یہ حدیث بخاری نے نقل کی ہے اور بخاری ہی کی ایک روایت میں ہے۔

۲۱۴۔ وقت سے مراد وقت معتاد ہے یعنی جس وقت آپ کی عادت شرعیہ نماز پڑھنے کی تھی۔ اس وقت سے

وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ فَلَمَّا طَلَعَ الْفَجْرُ قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ لَا يُصَلِّي
هَذِهِ السَّاعَةَ إِلَّا هَذِهِ الصَّلَاةَ فِي هَذَا الْمَكَانِ مِنْ هَذَا الْيَوْمِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ
هُمَا صَلَوَتَانِ تُحَوَّلَانِ عَنْ وَقْتِهِمَا صَلَاةُ الْمَغْرِبِ بَعْدَ مَا يَأْتِي النَّاسُ
الْمُزْدَلِفَةَ وَالْفَجْرِ حِينَ يَنْزِعُ الْفَجْرُ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَفْعَلُهُ
۲۱۶. وَعَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ أَصْفَرُوا
لِصَّلَاةِ الْفَجْرِ فَإِنَّ ذَلِكَ أَكْظَمُ لِلْأَجْرِ أَوْ قَالَ لِأَجُورِكُمْ رَوَاهُ الْحَمِيدِيُّ
وَأَصْحَابُ السَّنَنِ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ.

۲۱۷. وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ لَبِيدٍ عَنْ رِجَالٍ مِنْ قَوْمِهِ الْأَنْصَارِ أَنَّ رَسُولَ

۲۱۶ مسند حمیدی ۱۹۹ برقم ۳۹۹۔ ابوداؤد کتاب الصلوة ۱۱۱ باب وقت الصبح
ترمذی ابواب الصلوة ۱۱۱ باب ما جاء فی الاسفار بالفجر۔ دارمی کتاب
الصلوة ۱۱۱ باب الاسفار بالفجر۔ ابن ماجہ ابواب مواقیب الصلوة ۱۱۱ باب وقت
صلوة الفجر۔ نسائی کتاب المواقیب ۹۹۹ باب الاسفار۔ نصب الرایۃ ۲۳۸۔

جب فجر طلوع ہوئی تو ابن عمرؓ نے کہا، بلاشبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت کوئی نماز نہیں پڑھتے
تھے، مگر یہ نماز اس جگہ، اسی دن "عبداللہؓ نے کہا، وہ دونوں نمازیں اپنے وقت سے پھر گئی ہیں، مغرب کی نماز
اس کے بعد کہ لوگ مزدلفہ میں آجائیں اور فجر بیان تک کہ صبح طلوع ہو جائے (حضرت عبداللہؓ نے) کہا، میں نے
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا ہی کرتے ہوئے دیکھا۔

۲۱۶۔ رافع بن خدیجؓ نے کہا، بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "فجر کی نماز روشن کر کے پڑھو،
بے شک یہ ثواب کے لیے زیادہ بہتر ہے یا آپ نے یوں فرمایا "تمہارے ثواب کے لیے زیادہ بہتر ہے۔"
یہ روایت حمیدی اور اصحاب سنن نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۲۱۷۔ محمود بن لبید اپنی قوم انصار کے مختلف آدمیوں سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
پہلے نماز پڑھی، یہ مطلب نہیں کہ نماز کا وقت شروع ہونے سے بھی پہلے ہی پڑھ لی۔

اللہ ﷻ قَالَ مَا اسْفَرْتُمْ بِالْفَجْرِ فَإِنَّهُ أَعْظَمُ لِلْأَجْرِ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَقَالَ الْحَافِظُ الزَّيْلَعِيُّ بِسَنَدٍ صَحِيحٍ -

۲۱۸- وَعَنْ هُرَيْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ رَوَاهُ ﷻ قَالَ سَمِعْتُ جَدِّي رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ رَوَاهُ ﷻ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِبَلَالٍ تَوَرُّ بِصَلَاةِ الصُّبْحِ حَتَّى يَبْصُرَ الْقَوْمَ مَوَاقِعَ نَبْلِهِمْ مِنَ الْإِسْفَارِ رَوَاهُ ابْنُ أَبِي حَاتِمٍ وَأَبْنُ عَدِيٍّ وَالطَّيَالِسِيُّ وَإِسْحَاقُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالطَّبْرَانِيُّ وَاسْنَادُهُ حَسَنٌ -

۲۱۹- وَعَنْ بَيَّانٍ قَالَ قُلْتُ لِأَنْسٍ رَوَاهُ ﷻ حَدَّثَنِي بِوَقْتِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي الصَّلَاةِ قَالَ كَانَ يُصَلِّي الظُّهْرَ عِنْدَ دُلُوكِ الشَّمْسِ وَيُصَلِّي

۲۱۷ نسائی کتاب المواقیت ۱۹۴ باب الاسفار -

۲۱۸ مسند الجب دأؤد طیالیسی ۱۳۹ رقم الحدیث ۹۶۱ - المعجم انکبیل للطبرانی ۲۴۸ رقم الحدیث ۲۴۱۲ کتاب العلل، احادیث فی الصلوة ۱۳۳ برقم سنہ -

”تم فجر کو جو روشن کر کے پڑھتے ہو، یہ ثواب کے لیے (غسل کی نسبت) زیادہ ہے“

یہ حدیث نسائی نے نقل کی ہے، حافظ ذہبی نے کہا ہے کہ یہ حدیث سند صحیح کے ساتھ ہے۔

۲۱۸- ہریر بن عبد الرحمن بن رافع بن خدیج نے کہا میں نے اپنے دادا رافع بن خدیجؓ کو کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلالؓ سے فرمایا ”اے بلال! صبح کی نماز یہاں تک روشن کرو کہ قوم روشنی کی دجہ سے اپنے تیروں کے گرنے کی جگہ دیکھ سکے“

یہ حدیث ابن ابی حاتم، ابن ابی عدی، طیالیسی، اسلمی، ابن ابی شیبہ اور طبرانی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۲۱۹- بیان سے روایت ہے کہ میں نے حضرت انسؓ سے کہا، مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا وقت بتا دیجیے، انہوں نے کہا ”آپ نماز سورج ڈھلنے کے وقت پڑھتے اور عصر کی نماز تمہاری پہلی نماز اور عصر

الْعَصْرِ بَيْنَ صَلَوتِكُمُ الْأُولَى وَالْعَصْرِ وَكَانَ يُصَلِّي الْمَغْرِبَ عِنْدَ غُرُوبِ
الشَّمْسِ وَيُصَلِّي الْعِشَاءَ عِنْدَ غُرُوبِ الشَّفَقِ وَيُصَلِّي الْغَدَاةَ عِنْدَ
طُلُوعِ الْفَجْرِ حِينَ يَفْتَحُ الْبَصَرَ كُلُّ مَا بَيْنَ ذَلِكَ وَقْتُ أَوْ قَالَ صَلَوةٌ
رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ إِسْنَادُهُ حَسَنٌ -

۲۲۰ - وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ قَالَ صَلَّى بِنَا مَعَاوِيَةَ رضی اللہ عنہ الصُّبْحَ
يُخَلِّسُ فَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ أَسْفَرُوا بِهَذِهِ الصَّلَاةِ فَإِنَّهُ أَفْقَهُ
لَكُمْ إِنَّمَا تُرِيدُونَ أَنْ تَخْلُوا بِحَوَاجِكُمْ رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ
وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ -

۲۲۱ - وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا رضی اللہ عنہ يَقُولُ لِمَوْذِنِهِ

۲۱۹ مسند ابی یعلیٰ م۶۶ رقم الحدیث ۱۲۲۹ - (۲۰۲) مجمع الزوائد
کتاب الصلوة م۶۶ باب بیان الوقت -

۲۲۰ طحاوی کتاب الصلوة م۱۲۶ باب وقت الفجر -
کے درمیان وقت میں پڑھتے اور سورج کے غروب کے وقت مغرب ادا فرماتے اور عشاء و غروب شفق کے وقت
ادا فرماتے اور فجر کی نماز طلوع فجر کے وقت جب کہ آنکھ کھل جاتی (یعنی چیزیں صاف نظر آنے لگ جاتیں) ان
تمام اوقات کے درمیان (نماز کا) وقت ہے یا فرمایا نماز ہے۔
یہ حدیث ابویعلیٰ نے نقل کی ہے ہمیشہ نے کہا اس کی اسناد حسن ہے۔

۲۲۰ - جبیر بن نفیر نے کہا، حضرت امیر معاویہ نے ہمیں صبح کی نماز منہ اندھیرے پڑھائی تو حضرت ابو الدرداء
نے کہا "اس نماز کو روشن کر دو، بلاشبہ یہ تمہارے لیے زیادہ کچھ کی بات ہے، تم یہ چاہتے ہو کہ اپنی ضروریات
کے لیے (جلدی) فارغ ہو جاؤ۔"

یہ حدیث طحاوی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد حسن ہے۔

۲۲۱ - علی بن ربیعہ نے کہا، میں نے حضرت علیؑ کو مؤذن سے یہ کہتے ہوئے سنا (نماز فجر کو) "روشن کر، روشن کر"

أُسْفِرَ رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالطَّحَاوِيُّ
وَأَسْنَدُهُ صَحِيحٌ.

۲۲۲۔ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ كُنَّا نَصَلِّيُ مَعَ ابْنِ مَسْعُودٍ
فَكَانَ يُسْفِرُ بِمَلَاوَةِ الصُّبْحِ. رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ
وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَسْنَدُهُ صَحِيحٌ.

۲۲۱ مصنف عبد الرزاق كتاب الصلوة ۵۶۹ باب وقت الصبح - مصنف ابن
الجب شعبة كتاب الصلوات ۳۲۱ باب من كان ينوبها... الخ - طحاوی کتاب
الصلوة ۱۲۳ باب وقت الفجر -

۲۲۲ طحاوی کتاب الصلوة ۱۲۵ باب وقت الفجر - مصنف عبد الرزاق
كتاب الصلوة ۵۶۸ باب وقت الصبح - مصنف ابن الجب شعبة كتاب الصلوات ۳۲۱
باب من كان ينوبها ويسفر... الخ -

یہ حدیث عبد الرزاق، ابو بکر بن ابی شیبہ اور طحاوی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔
۲۲۲۔ عبد الرحمن بن یزید نے کہا "ہم حضرت عبد اللہ بن مسعود کے ساتھ صبح کی نماز پڑھتے تھے، تو وہ فجر کی نماز
روشن کرتے۔"

یہ حدیث طحاوی، عبد الرزاق اور ابن ابی شیبہ نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

أَبْوَابُ الْأَذَانِ بَابُ فِي بَدْءِ الْأَذَانِ

۲۲۳۔ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَ الْمُسْلِمُونَ حِينَ قَدِمُوا الْمَدِينَةَ يَجْتَمِعُونَ فَيَتَحَيَّنُونَ الصَّلَاةَ لَيْسَ يُنَادَى لَهُمْ أَتَكَلَّمُوا يَوْمًا فِي ذَلِكَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ اتَّخِذُوا نَاقُوسًا مِثْلَ نَاقُوسِ النَّصَارَى وَقَالَ بَعْضُهُمْ بَلْ يَوْمًا مِثْلَ قَرْنِ الْيَهُودِ فَقَالَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ أَوَلَا تَبْعَثُونَ رَجُلًا يُنَادِي بِالصَّلَاةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَا بِلَالُ قُمْ فَنادِ بِالصَّلَاةِ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ -

۲۲۳ بخاری کتاب الاذان ۸۴۸ باب بدء الاذان - مسلو کتاب الصلوة ۴۶۱۱ باب بدء الاذان -

اذان کے ابواب باب۔ اذان کی ابتداء میں

۲۲۳۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا، مسلمان جب مدینہ منورہ آئے تو وہ جمع ہو کر نماز کا وقت مقرر کر لیتے نماز کے لیے کوئی پکارتا نہ تھا، انہوں نے ایک دن اس سلسلہ میں مشورہ کیا، کچھ لوگوں نے کہا، عیسائیوں جیسا ناقوس بنالو، اور بعض نے کہا، یہود کے سینگ کی طرح بگل بنالو، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا، تم کیوں کسی آدمی کو نہیں بھیجتے جو نماز کے لیے پکارتے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اے بلال! اٹھو اور نماز کے لیے پکارو" یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے۔

۲۲۴۔ وَعَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ ذَكَرُوا النَّارَ وَالنَّاقُوسَ فَذَكَرُوا
الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى فَأَمَرَ بِلَالٌ رضی اللہ عنہ أَنْ يَشْفَعَ الْأَذَانَ وَأَنْ يُؤْتِيَ الْإِقَامَةَ
رَوَاهُ الشَّيْخَانِ -

۲۲۵۔ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ رَبِّهِ رضی اللہ عنہ قَالَ لَمَّا أَمَرَ
رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم بِالنَّاقُوسِ يُعْمَلُ لِيُضْرَبَ بِهِ لِلنَّاسِ لِجَمْعِ
الصَّلَاةِ طَافَ بِي وَأَنَا نَائِبُهُ رَجُلٌ يَحْمِلُ نَاقُوسًا فِي يَدِهِ فَقُلْتُ لَهُ
يَا عَبْدَ اللَّهِ اتَّبِعْ النَّاقُوسَ فَقَالَ وَمَا تَصْنَعُ بِهِ فَقُلْتُ نَدْعُو بِهِ إِلَى
الصَّلَاةِ قَالَ أَفَلَا أَدُلُّكَ عَلَى مَا هُوَ خَيْرٌ مِنْ ذَلِكَ فَقُلْتُ لَهُ بَلَى
قَالَ فَقَالَ تَقُولُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ فَذَكَرَ الْأَذَانَ وَالْإِقَامَةَ

۲۲۴ بخاری کتاب الاذان ۵۱۱ باب بدء الاذان ، مسلم کتاب الصلوة ۱۱۱۱ باب بدء الاذان .

۲۲۴۔ حضرت انس نے کہا، (صحابہ نے مشورہ میں) آگ اور ناقوس کا ذکر کرتے ہوئے یہود و نصاریٰ کا تذکرہ کیا
تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال سے فرمایا کہ اذان کو دوہرا اور اقامت کو اکرا کہو،
یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے۔

۲۲۵۔ حضرت عبداللہ بن زید بن عبدالربہ نے کہا، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ناقوس بنانے کا حکم
دے دیا، تاکہ لوگوں کو نماز کے لیے جمع کرنے کی خاطر بجایا جاتے۔ تو میں سو رہا تھا۔ میرے پاس ایک آدمی آیا
جو کہ اپنے ہاتھ میں ناقوس اٹھائے ہوئے تھا، میں نے اسے کہا، اے اللہ کے بندے! کیا تم ناقوس بجاتے ہو؟
اس نے کہا تم اسے کیا کرو گے، میں نے کہا، ہم اس کے ساتھ لوگوں کو نماز کے لیے بلاتے ہیں گے، اس نے کہا۔
لیکن میں تمہیں اس سے بہتر بات نہ بتاؤں؟ میں نے اسے کہا، ہاں (بتائیے) اس نے کہا یوں کہو۔ اللہ اکبر
اللہ اکبر (اللہ تعالیٰ سب سے بڑے ہیں، اللہ تعالیٰ سب سے بڑے ہیں)۔ تو اس نے پوری اذان اور اقامت

قَالَ فَلَمَّا أَصْبَحْتُ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَأَخْبَرْتُهُ بِمَا رَأَيْتُ فَقَالَ إِنَّهَا لَرُؤْيَا حَقٌّ إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَمَتَّمُ مَعَ بِلَالٍ فَجَعَلْتُ الْقِيَمَ عَلَيْهِ وَيُؤَذِّنُ بِهِ قَالَ فَسَمِعَ ذَلِكَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَهُوَ فِي بَيْتِهِ فَخَرَجَ يَجُرُّ رِدْأَهُ يَقُولُ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَقَدْ رَأَيْتُ مِثْلَ مَا أَرَى فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَلِلَّهِ الْحَمْدُ - رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَاحْمَدُ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ .

بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّرْجِيعِ

۲۲۶- عَنْ أَبِي مَحْذُورَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ عَلَّمَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْإِذَانَ

۲۲۵ ابو داؤد کتاب الصلوٰۃ ص ۱۱۱ باب کیف الاذان - مسند احمد ص ۴۳۳ -

کا ذکر کیا (حضرت عبداللہ بن زیدؓ نے) کہا، جب میں نے صبح کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر جو میں نے دیکھا تھا آپ کو اس کی اطلاع دی، اس پر آپ نے فرمایا بلاشبہ سچا خواب ہے انشاء اللہ تم بلالؓ کے ساتھ کھڑے ہو جاؤ، تو میں وہ کلمات (بلالؓ کو) بتاتا اور وہ اذان پکارتے (حضرت عبداللہ بن زیدؓ نے) کہا، یہ اذان حضرت عمر بن الخطابؓ نے سنی، جب کہ وہ اپنے گھر میں تھے، وہ اپنی چادر گھیسٹے ہوئے (یعنی جلدی سے) بیٹھتے ہوئے نکلے، اسے اللہ تعالیٰ کے پیغمبر! اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے۔ بلاشبہ میں نے (رات) بھی ایسا ہی خواب دیکھا ہے، جیسا اب دیکھ رہا ہوں، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں"

یہ حدیث ابو داؤد اور احمد نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد حسن ہے۔

باب - جو روایات ترجیع کے بارہ میں آئی ہیں

۲۲۶- حضرت ابو محذورہؓ نے کہا، مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اذان سکھائی، آپ نے فرمایا۔

اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ
اللَّهُ أَكْبَرُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ
إِلَّا اللَّهُ - أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا
رَسُولُ اللَّهِ - أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا
رَسُولُ اللَّهِ -

اللہ تعالیٰ سب سے بڑے ہیں اللہ تعالیٰ سب
سے بڑے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب سے بڑے ہیں
اللہ تعالیٰ سب سے بڑے ہیں، میں گواہی دیتا
ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کا مستحق
نہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا
کوئی عبادت کا مستحق نہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ
بلاشبہ محمد اللہ تعالیٰ کے پیغمبر ہیں، میں گواہی دیتا
ہوں کہ بلاشبہ محمد اللہ تعالیٰ کے پیغمبر ہیں

وہ مڑوٹوں، لوٹے اور کھے۔

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْهَدُ
أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ - أَشْهَدُ أَنْ
مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ أَشْهَدُ أَنْ
مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ - حَمْدُ

۲۲۶۔ حضرت ابو محمد ورثہ دوسرے صحابہ کے برعکس اذان میں ترجیع (شہادتین کو دوبارہ سنانا) نقل فرماتے ہیں، وجہ درہل یہ ہے کہ انہوں نے جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اذان کہی تو شہادتین کے الفاظ آہستہ آواز میں کہے، جب کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان سے یہ الفاظ بلند آواز سے کہلاتا چاہتے تھے، کیونکہ ان الفاظ سے ہی ان کے پہلے عقیدہ کی نفی ہوتی تھی، اس لیے آپ نے اُن سے دوبارہ یہ الفاظ کہلائے۔ اگر اذان ترجیع سے ہی ہوتی تو آپ کے تمام مؤذن ترجیع نقل فرماتے، حالانکہ ایسا نہیں۔ البتہ الواو کی روایت جس میں صراحۃً ثَلَاثُوْا لِقَوْلِ رَزَم

اللّٰهُ حَتَّى عَلَى الصَّلَاةِ حَتَّى عَلَى الصَّلَاةِ حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ
 اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ - رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابُودَاوُدُ وَابْنُ
 مَاجَةَ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ وَأَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ بِتَثْنِيَةِ التَّكْبِيرِ -
 ۲۲۷ - وَعَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ عَلَّمَهُ الْإِذَانَ تِسْعَ عَشْرَةَ كَلِمَةً وَالْإِقَامَةَ
 سَبْعَ عَشْرَةَ كَلِمَةً رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَآخَرُونَ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ -

۲۲۶ نسائی کتاب الاذان ۳۱۱ باب کیف الاذان - ابوداؤد کتاب الصلوة ۳۱۱
 باب کیف الاذان - ابن ماجہ کتاب الصلوة ۳۱۱ باب الترغیع الاذان - مسلم
 کتاب الصلوة ۳۱۱ باب الامر بشفع الاذان -
 ۲۲۷ ترمذی ابواب الصلوة ۳۱۱ باب ماجاء فی الترغیع فی الاذان - ابوداؤد
 کتاب الصلوة ۳۱۱ باب کیف الاذان -

عَلَى الصَّلَاةِ حَتَّى عَلَى الصَّلَاةِ
 حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ
 اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
 رَأَوْ نَازَكَ لِي، أَوْ نَازَكَ لِي أَوْ كَامِيَا
 كَلِي أَوْ كَامِيَا كَلِي، اللَّهُ تَعَالَى سَبْعَ
 بَرَسَ هِيَ - اللَّهُ تَعَالَى سَبْعَ بَرَسَ هِيَ - اللَّهُ
 تَعَالَى كَلِي عِبَادَتِ كَلِي تَعَالَى -

یہ حدیث نسائی، ابوداؤد اور ابن ماجہ نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے، اور یہ حدیث مسلم نے
 بھی تبخیر کے دوبار ذکر کے ساتھ نقل کی ہے -
 ۲۲۷ حضرت ابو محذورہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے انیس کلمات اذان اور ستر کلمات
 اقامت سکھائی -

یہ حدیث ترمذی اور دیگر محدثین نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے -

پھر کہو اَشْهَدُ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لِنَفْعِدَہٗ اِنْ لَمْ یَسْرِ عَلٰی رِجْلِہٖ عَلٰی سَیْرِہٖ عَلٰی سَیْرِہٖ عَلٰی سَیْرِہٖ
 الاعدال ۳۳۸ ۱۴۲۲ھ علاوہ ان محمد بن عبد الملک بمول الحال ہے اور عبد الملک بن ابی محذورہ بھی قابل کتب

بَابُ مَا جَاءَ فِي عَدَمِ التَّجْبِيعِ

۲۲۸- عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ فَقَالَ أَحَدُكُمْ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ ثُمَّ قَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ثُمَّ قَالَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ قَالَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ ثُمَّ قَالَ حَتَّى عَلَى الصَّلَاةِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ ثُمَّ قَالَ حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ قَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ ثُمَّ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مِنْ قَلْبِهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ

باب۔ جو روایات عدم ترجیع کے بارہ میں آئی ہیں

۲۲۸۔ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب مؤذن نے اللہ اکبر اللہ اکبر کہا، اس نے بھی اللہ اکبر اللہ اکبر کہا، پھر مؤذن نے اشہد ان لا الہ الا اللہ کہا، اس نے بھی اشہد ان لا الہ الا اللہ کہا، پھر مؤذن نے اشہد ان محمد رسول اللہ کہا، اس نے بھی اشہد ان محمد رسول اللہ کہا، پھر مؤذن نے حتی علی الصلوة کہا، اس نے کہا لا حول ولا قوۃ الا باللہ کہا، پھر مؤذن نے حتی علی الفلاح کہا، اس نے بھی حتی علی الفلاح کہا، اس نے لا حول ولا قوۃ الا باللہ کہا، پھر مؤذن نے لا الہ الا اللہ کہا، اس نے بھی لا الہ الا اللہ کہا، اس نے دل سے (کہے، تو جنت میں داخل ہو گیا۔)

پھر مؤذن نے حتی علی الفلاح کہا، اس نے لا حول ولا قوۃ الا باللہ کہا، پھر مؤذن نے لا الہ الا اللہ کہا، اس نے بھی لا الہ الا اللہ کہا، اس نے دل سے (کہے، تو جنت میں داخل ہو گیا۔)

رواه مسلم

٢٣٩- وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَدْ هَمَّ بِالْبُوقِ وَأَمَرَ بِالنَّاقُوسِ فَنَحِتَ قَارِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ فِي الْمَنَامِ قَالَ رَأَيْتُ رَجُلًا عَلَيْهِ ثَوْبَانِ أَحْضَرَانِ يَحْمِلُ نَاقُوسًا فَقُلْتُ لَهُ يَا عَبْدَ اللَّهِ تَبِيعُ النَّاقُوسَ قَالَ وَمَا تَصْنَعُ بِهِ قُلْتُ أُنَادِي بِهِ إِلَى الصَّلَاةِ قَالَ أَفَلَا أَدُلُّكَ عَلَى خَيْرٍ مِنْ ذَلِكَ قُلْتُ وَمَا هُوَ قَالَ تَقُولُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ حَتَّى عَلَى الصَّلَاةِ حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ اللَّهُ

٢٢٨ مسلم، كتاب الصلوة ١٦٤ باب استحباب القول مثل قول المؤذن... الخ -

یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے

۲۲۹۔ حضرت عبداللہ بن زیدؓ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بگل کا ارادہ فرمایا تھا اور ناقوس بنانے کے لیے حکم دے دیا تھا، تو وہ چھیل (بنا) لیا گیا تو عبداللہ بن زیدؓ کو غواب میں دکھایا گیا (حضرت عبداللہ بن زیدؓ نے) کہا، میں نے ایک آدمی کو جس پر دو سہرے چادریں تھیں۔ ناقوس اٹھائے ہوئے دیکھا، تو میں نے اسے کہا، اے اللہ تعالیٰ کے بندے! کیا تم ناقوس فروخت کرتے ہو، اس نے کہا، تم اس کے ساتھ کیا کرو گے، میں نے کہا میں اس کے ساتھ نماز کے لیے پکاروں گا، اس نے کہا کیا میں تمہیں اس سے بہتر نہ بتاؤں؟ میں نے کہا، وہ کیا ہے؟ اس نے کہا تم لوں کہو۔

اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ - أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ - أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ - حَتَّى عَلَى الصَّلَاةِ
حَتَّى عَلَى الصَّلَاةِ - حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ ، حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ - اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ - لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ -

اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ قَالَ فَخَرَجَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ رضي الله عنه حَتَّىٰ اَتَىٰ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَاخْبَرَهُ بِمَا رَاٰی قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَاَيْتُمْ رَجُلًا عَلَيْهِ ثَوْبَانِ اخْضَرَانِ يَحْمِلُ نَاقُوسًا فَقَصَصَ عَلَيْهِ الْخَبَرَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ صَاحِبَكُمْ قَدْ رَاٰی رُؤْيَا فَاخْرُجْ مَعَ بِلَالٍ اِلَى الْمَسْجِدِ فَالْقِهَا عَلَيْهِ وَلِيْنَادِ بِلَالٍ فَاِنَّهُ اَنْذٰی صَوْتًا مِّنْكَ قَالَ فَخَرَجْتُ مَعَ بِلَالٍ اِلَى الْمَسْجِدِ فَجَعَلْتُ اَلْقِيَهَا عَلَيْهِ وَهُوَ يُسَادِي بِهَا قَالَ فَسَمِعَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضي الله عنه بِالصَّوْتِ فَخَرَجَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ لَقَدْ رَاَيْتُمْ مِثْلَ الَّذِي رَاٰی . رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَابُو دَاوُدَ وَاحْمَدُ وَصَحَّحَهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ خَزِيْمَةَ وَالبُخَارِيُّ

۲۲۹ ابن ماجہ کتاب الصلوة ۱۱۵ باب بدء الاذان، ابوداؤد کتاب الصلوة ۱۱۵ باب كيف الاذان، مسند احمد ۴۳۳، ترمذی ابواب الصلوة ۱۱۵ باب ماجاء فی بدء الاذان صحیح ابن خزيمة، جامع ابواب الاذان ۱۱۵ باب ذکر الخیر المفسر... الخ -

(راوی نے) کہا، حضرت عبداللہ بن زید (گھر سے) نکلے یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جو خواب دیکھا تھا بتا دیا، انہوں نے کہا، اے اللہ تعالیٰ کے پیغمبر! میں نے ایک آدمی کو جس پر دو سبز کپڑے تھے۔ ناقوس اٹھاتے ہوئے دیکھا، پھر تمام واقعہ آپ کو بتا دیا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "بلاشبہ تمہارے ساتھی نے ایک خواب دیکھا ہے، تم بلالؓ کے ساتھ مسجد کی طرف جاؤ، تم بلالؓ کو یہ کلمات بتاؤ اور بلالؓ پکاریں بلاشبہ وہ تم سے بلند آواز دالے میں (حضرت عبداللہ بن زیدؓ نے) کہا، میں بلالؓ کے ساتھ مسجد کی طرف نکلا، میں وہ کلمات ان کو بتاتا جاتا اور وہ پکارتے جلتے، (عبداللہ بن زیدؓ نے) کہا، حضرت عمر بن الخطابؓ نے آواز سنی تو (گھر سے) نکل کر کہا، اے اللہ تعالیٰ کے پیغمبر! خدا کی قسم میں نے بھی ایسا ہی خواب دیکھا ہے، جیسا اُس نے دیکھا ہے۔

بر حدیث ابن ماجہ، ابوداؤد اور احمد نے نقل کی ہے، ترمذی، ابن خزيمة اور بخاری نے جیسا کہ ترمذی

فِيْمَا حَكَاهُ عَنْهُ التِّرْمِذِيُّ فِي الْعِلَلِ -

بَابُ فِيْ اِفْرَادِ الْاِقَامَةِ

۲۳۰- عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ اُمِرَ بِاَلِ الْاَذَانِ أَنْ يَشْفَعَ الْاَذَانَ وَيُؤْتِيَ الْاِقَامَةَ - رَوَاهُ الْجَمَاعَةُ وَزَادَ بَعْضُهُمْ اِلَّا الْاِقَامَةَ -

۲۳۱- وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ اِتِّمَامًا كَانَ الْاَذَانُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ وَالْاِقَامَةُ مَرَّةً مَّرَّةً غَيْرَ اَنْتَ يَقُولُ قَدْ قَامَتْ

۲۳۰- بناری کتاب الاذان ۴۴۴ باب الاذان مثنی مثنی ، مسلم کتاب الصلوة ۴۴۴ باب الامر ان يشفع الاذان ، ترمذی ابواب الصلوة ۴۴۴ باب ماجاء في افراد الاقامة ، ابوداؤد کتاب الصلوة ۴۴۴ باب في الاقامة ، نسائی کتاب الاذان ۴۴۴ باب تشييع الاذان ، ابن ماجه کتاب الصلوة ۴۴۴ باب افراد الاقامة ، مسند احمد ۴۴۴ -
نے کتاب العلل میں بخاری سے نقل کیا ہے۔ اسے صحیح قرار دیا ہے۔

باب - اقامت کو اکراکنے کے بارہ میں

۲۳۰- حضرت انس بن مالک نے کہا ، بلالؓ کو حکم دیا گیا کہ اذان کو دوہرا اور اقامت کو اکراکے۔
یہ حدیث محدثین کی جماعت نے نقل کی ہے اور بعض نے یہ الفاظ زیادہ نقل کیے ہیں کہ
قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ مَرَّةً مَرَّةً (یعنی انہیں دوہرا کیے)

۲۳۱- حضرت ابن عمرؓ نے کہا ، بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اذان دو ، دو بار تھی اور اقامت ایک ایک بار مگر وہ اقامت کہنے والا کہتا ، قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ ، قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ (یعنی یہ جملہ دو

۲۳۱- بعض علماء نے کہا ہے کہ یہ حدیث منسوخ ہے ، کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت بلالؓ کا اپنا عمل دو دو بار اقامت کہنے پر تھا ، جیسا کہ آئندہ باب کی احادیث سے ظاہر ہے۔ تاہم بعض علماء نے ان احادیث کے پیش نظر اقامت ایک ایک بار کہنے کو مباح قرار دیا ہے اور بعض نے دونوں میں اختیار دیا ہے۔

الصَّلَاةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتَّسَالِيْتُ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ -

۲۳۲- وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ طَافَ بِي وَأَنَا نَائِمٌ رَجُلٌ فَقَالَ تَقُولُ اللَّهُ أَكْبَرُ فَذَكَرَ الْإِذْنَ بِتَرْجِيحِ التَّكْبِيرِ بِغَيْرِ تَرْجِيحٍ وَالْإِقَامَةَ فَرَادَى إِلَّا قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ أَخْرَجَهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ -

بَابُ فِي تَنْثِيَةِ الْإِقَامَةِ

۲۳۳- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ حَدَّثَنَا إِصْحَابُ مُحَمَّدٍ

۲۳۱ مسند احمد ۴/۴۵۵ ، ابوداؤد كتاب الصلوة ۳/۴۱۱ باب في الاقامة - نسائي كتاب الاذان ۱/۳۱۱ باب تنثية الاذان -

۲۳۲ مسند احمد ۴/۴۵۵ ، ابوداؤد كتاب الصلوة ۳/۴۱۱ باب كيف الاذان -

بارکمتا،

یہ حدیث احمد، ابوداؤد اور نسائی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۲۳۲۔ حضرت عبداللہ بن زیدؓ نے کہا، جب کہ میں سویا ہوا تھا ایک شخص نے میرے پاس پھر لگایا، تو اس نے کہا تم یوں کہو، اللہ اکبر تو اس نے اذان چار بار بکیر کے ساتھ بغیر ترجیع (یعنی شہادتیں کو دوہرا کرنا) کے اور اقامت ایک ایک بار مگر قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ۔

یہ حدیث احمد، ابوداؤد نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد حسن ہے۔

باب - دُوبار اقامت کہنے کے بارہ میں

۲۳۳۔ عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ نے کہا، ہم سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ نے بیان کیا کہ حضرت عبداللہ بن زید

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنَّ رَجُلًا قَامَ وَعَلَيْهِ بُرْدَانِ أَحْضَرَانِ فَقَامَ عَلَى حَاطِطٍ فَأَذَّنَ مَثْنَى مَثْنَى وَأَقَامَ مَثْنَى مَثْنَى رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاسْنَادُهُ صَحِيحٌ -

۲۳۴۔ وَعَنْهُ قَالَ أَخْبَرَنِي أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ ﷺ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ زَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَأَى فِي الْمَنَامِ الْأَذَانَ فَاتَى النَّبِيَّ ﷺ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ عَلَيْهِ بِلَالًا فَأَذَّنَ مَثْنَى مَثْنَى وَأَقَامَ مَثْنَى مَثْنَى وَقَعَدَ قَعْدَةً رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَاسْنَادُهُ صَحِيحٌ -

۲۳۳ مصنف ابن شیبہ کتاب الاذان والاقامة متن باب ماجاء فی الاذان والاقامة کیف هو۔

۲۳۴ طحاوی کتاب الصلوة ۹۳ باب الاقامة۔

انصاریؒ بنی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا، اے اللہ تعالیٰ کے پیغمبر! میں نے خواب میں دیکھا، گویا کہ ایک شخص کھڑا ہوا ہے اور اس پر دو بہن رنگ کی چادریں تھیں، پھر وہ دیوار پر کھڑا ہوا تو اس نے اذان دو دو بار کہی اور اقامت بھی دو دو بار کہی۔

یہ حدیث ابن ابی شیبہ نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۲۳۴۔ عبد الرحمن بن ابی یعلیٰ نے کہا، مجھ سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ نے بیان کیا کہ حضرت عبد اللہ بن زید انصاریؒ نے خواب میں اذان کا واقعہ دیکھا، تو بنی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ کو بتایا، آپ نے فرمایا ”یہ بلالؓ کو بتاؤ“ تو انہوں نے اذان کہی، دو دو بار اور اقامت بھی دو دو بار کہی اور (درمیان میں) تھوڑی دیر بیٹھے۔

یہ حدیث طحاوی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۲۳۵- وَعَنْ أَبِي الْعَمِيسِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مُحَمَّدٍ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ
بْنَ زَيْدٍ الْأَنْصَارِيَّ رضی اللہ عنہ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُ أَرَى
الْأَذَانَ مَثْنِي مَثْنِي وَالْإِقَامَةَ مَثْنِي مَثْنِي قَالَ فَاتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَلَخَبَرْتُهُ
فَقَالَ عَلِمَهُنَّ بِلَالًا قَالَ فَتَقَدَّمْتُ فَأَمَرَنِي أَنْ أَقِيَهُ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي
الْخِلَافِيَّاتِ وَقَالَ الْحَافِظُ فِي الدِّرَافَةِ إِسْنَادُهُ صَحِيحٌ -

۲۳۶- وَعَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ
أَذَانَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَكَانَ أَذَانُهُ وَإِقَامَتُهُ مَثْنِي مَثْنِي - رَوَاهُ
أَبُو عَوَانَةَ فِي صَحِيحِهِ وَهُوَ مُرْسَلٌ قَوِيٌّ -

۲۳۷- وَعَنْ أَبِي مَحْذُورَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ عَلَّمَهُ الْأَذَانَ تِسْعَ عَشْرَةَ كَلِمَةً

۲۳۵ الدرایۃ باب الاذان صلی اللہ علیہ وسلم نقلاً عن البیہقی فی الخلافیات -

۲۳۶ المسند الصحیح لابی عوانۃ کتاب الصلوۃ ۳۳۳ باب تاذین النبی علیہ السلاو -

۲۳۵۔ ابو العیمس نے کہا، میں نے عبد اللہ بن محمد بن عبد اللہ بن زید الانصاری کو بڑا سطر اپنے والد دادا سے بیان کرتے ہوئے سنا، کہ مجھے خواب میں اذان دو دو بار اور اقامت دو دو بار دکھائی گئی (حضرت عبد اللہ بن زید نے) کہا، میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ کو بتلایا تو آپ نے فرمایا ”یہ کلمات بلالؓ کو سکھاؤ، انہوں نے کہا تو میں آگے بڑھا، پھر آپ نے مجھے فرمایا کہ میں اقامت کہوں۔

یہ حدیث بیہقی نے ”خلافیات“ میں نقل کی ہے اور حافظ نے ”درایۃ“ میں بیان کیا کہ اس کی اسناد صحیح ہے۔

۲۳۶۔ شعبی سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن زید الانصاریؓ نے کہا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اذان سنی، آپ کی اذان اور اقامت دو دو بار تھی۔

یہ حدیث ابو عوانہ نے نقل کی ہے اور یہ مرسل قوی ہے۔

۲۳۷۔ حضرت ابو محذورہؓ سے روایت ہے کہ بلاشبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اذان انیس کلمات

وَالْإِقَامَةُ سَبْعَ عَشْرَةَ كَلِمَةً. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَالِدَارِيُّ
وَأِسْنَادُهُ صَحِيحٌ.

۲۳۸. وَعَنْهُ قَالَ عَلَّمَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْإِذَانَ تِسْعَ عَشْرَةَ كَلِمَةً
وَالْإِقَامَةَ سَبْعَ عَشْرَةَ كَلِمَةً الْإِذَانُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ فَذَكَرَهُ
بِالْتَّرْجِيْعِ مُفَسِّرًا قَالَ وَالْإِقَامَةُ سَبْعَ عَشْرَةَ كَلِمَةً اللَّهُ أَكْبَرُ
اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ أَشْهَدُ
أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ حَتَّى عَلَى الصَّلَاةِ حَتَّى عَلَى
الْفَلَاحِ حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ اللَّهُ أَكْبَرُ

۲۳۷ ترمذی ابواب الصلوة میں باب ما جاء في الترجيع في الاذان، نسائي
كتاب الاذان میں، دارمی کتاب الصلوة میں باب الترجيع في الاذان۔

اور اقامت سترہ کلمات سکھاتے۔

یہ حدیث ترمذی، نسائی اور دارمی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۲۳۸۔ حضرت ابو حمزہ ثمالیؓ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اذان کے انیس کلمات اور اقامت کے
سترہ کلمات سکھائے، اذان اللہ اکبر اللہ اکبر پھر ترجیع کے ساتھ تفصیل سے بیان کی اور اقامت
سترہ کلمات۔

اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ۔ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ
إِلَّا اللَّهُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ۔ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ
أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ حَتَّى عَلَى الصَّلَاةِ حَتَّى عَلَى
الْفَلَاحِ حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ
اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ۔

اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ - رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَأَبُو دَاوُدَ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ.

۲۳۹- وَعَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا مُحَمَّدٍ ؑ ؑ

يُؤَذِّنُ مَثْنِي مَثْنِي وَيَقِيئُ مَثْنِي مَثْنِي - رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

۲۴۰- وَعَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ أَنَّ بِلَالًا ؓ كَانَ يُتَنَّى الْأَذَانَ وَيُتَنَّى الْإِقَامَةَ

وَكَانَ يَبْدَأُ بِالتَّكْبِيرِ وَيَخْتِمُ بِالتَّكْبِيرِ - رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَالطَّحَاوِيُّ وَالدَّارَقُطْنِيُّ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ.

۲۴۱- وَعَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ سَمِعْتُ بِلَالًا ؓ يُؤَذِّنُ مَثْنِي

۲۳۸ ابن ماجہ کتاب الصلوة ۴۵ باب الترجیع فی الاذان ، ابو داؤد کتاب الصلوة ۳۰ باب کیف الاذان -

۲۳۹ طحاوی کتاب الصلوة ۹۵ باب الاقامة کیف ہی -

۲۴۰ مصنف عبد الرزاق کتاب الصلوة ۳۶۲ باب بدء الاذان ، طحاوی کتاب

الصلوة ۹۵ باب الاقامة ، دارقطنی کتاب الصلوة ۲۲۲ باب ذکر الاقامة واختلاف الروایات فیها -

یہ حدیث ابن ماجہ اور ابو داؤد نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۲۳۹- عبد العزیز بن رفیع نے کہا، میں نے حضرت ابو مخدومہؓ کو اذان دو دو بار اور اقامت دو دو بار

کہتے ہوئے سنا۔

یہ حدیث طحاوی نے نقل کی ہے اور اسناد حسن ہے۔

۲۴۰- اسود بن یزید سے روایت ہے کہ حضرت بلالؓ اذان دو، دو بار اور اقامت دو، دو بار کہتے تھے

اور وہ تکبیر سے شروع کرتے اور تکبیر ختم کرتے۔

یہ حدیث عبد الرزاق، طحاوی اور دارقطنی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۲۴۱- سويد بن غفلة نے کہا، میں نے حضرت بلالؓ کو اذان دو دو بار اقامت دو دو بار کہتے ہوئے سنا۔

وَيُقِيمُ مَثْنَى. رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

۲۴۲۔ وَعَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جَحِيفَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ بِلَالًا رضی اللہ عنہ كَانَ يُؤَذِّنُ لِلنَّبِيِّ ﷺ مَثْنَى مَثْنَى وَيُقِيمُ مَثْنَى مَثْنَى. رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ وَالطَّبْرَانِيُّ وَفِي إِسْنَادِهِ لَيِّنٌ.

۲۴۳۔ وَعَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ كَانَ إِذَا كَمَّ يَدْرِكُ الصَّلَاةَ مَعَ الْقَوْمِ أَذَّنَ وَأَقَامَ وَيُتَنَّى الْإِقَامَةَ. رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ.

۲۴۴۔ وَعَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ كَانَ ثَوْبَانُ رضی اللہ عنہ يُؤَذِّنُ مَثْنَى وَيُقِيمُ

۲۴۱ طحاوی کتاب الصلوة ص ۹۲ باب الاقامة۔

۲۴۲ دارقطنی کتاب الصلوة ص ۲۲۲ باب ذکر الاقامة ... الخ معجم الکبیر للطبرانی

ص ۲۲۲ برقم ۲۲۲، مجمع الزوائد ص ۳۳۲ باب کیف الاذان وقال رجاله ثقات۔

۲۴۳ دارقطنی کتاب الصلوة ص ۲۲۲ باب ذکر الاقامة ... الخ۔

یہ حدیث طحاوی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد حسن ہے۔

۲۴۲۔ عون بن ابی جحیفہ نے اپنے والد سے بیان کیا کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اذان دو دو بار اور اقامت دو دو بار کہتے۔

یہ حدیث دارقطنی اور طبرانی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد میں کمزوری ہے۔

۲۴۳۔ یزید بن ابی عبید نے سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے بیان کیا کہ وہ جب باجماعت نماز پڑھتے تو اذان اور اقامت کہتے اور اقامت دو دو بار کہتے۔

یہ حدیث دارقطنی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۲۴۴۔ ابراہیم نخعی نے کہا کہ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ اذان اور اقامت دو دو بار کہتے تھے۔

مَثْنً - رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَهُوَ مُرْسَلٌ -

۲۴۵- وَعَنْ فَطْرِ بْنِ خَلِيفَةَ عَنْ مُجَاهِدٍ ذِكْرَ لَهُ الْإِقَامَةُ مَرَّةً
مَرَّةً فَقَالَ هَذَا شَيْءٌ اسْتَخَفَّهُ الْأُمَرَاءُ الْإِقَامَةُ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ
رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالطَّحَاوِيُّ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ -

بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ خَيْرٌ مِنَ النََّوْمِ

۲۴۶- عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ مِنَ السُّنَّةِ إِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ فِي أَذَانِ الْفَجْرِ
حَتَّى عَلَى الصَّلَاةِ حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ قَالَ الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النََّوْمِ رَوَاهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ
وَالدَّارِقُطْنِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَقَالَ إِسْنَادُهُ صَحِيحٌ -

۲۴۴ طحاوی کتاب الصلوة ۹۹ باب الاقامة -

۲۴۵ مصنف عبد الرزاق کتاب الصلوة ۲۲۳ باب بدء الاذان ، طحاوی کتاب
الصلوة ۹۹ باب بدء الاذان -

۲۴۶ صحیح ابن خزيمة ۲۲۲ رقم الحديث ۳۸۶ ، دارقطنی کتاب الصلوة ۲۲۳
باب ذکر الاقامة... الخ ، سنن الکبری للبيهقي کتاب الصلوة ۲۲۳ باب التشويب في اذان الصبح -

یہ حدیث طحاوی نے نقل کی ہے اور یہ مرسل ہے۔

۲۴۵- فطر بن خليفة نے مجاہد سے بیان کیا کہ ان کے لیے اقامت ایک بار کی گئی، تو انہوں نے کہا یہ ایک ایسی چیز
ہے کہ امرا نے اسے ہلکا کر دیا ہے، اقامت دو دو بار ہے۔

یہ حدیث عبد الرزاق، ابوبکر بن ابی شیبہ اور طحاوی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

بَابُ الصَّلَاةِ خَيْرٌ مِنَ النََّوْمِ كَمَا بَارَهُمْ

۲۴۶- حضرت انس نے کہا، یہ بات سنت ہے کہ مؤذن جب فجر کی اذان میں حَتَّى عَلَى الصَّلَاةِ
حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ کہے تو الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النََّوْمِ (نماز نیند سے بہتر ہے) کہے۔

یہ حدیث ابن خزيمة، دارقطنی اور بیہقی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۲۴۷۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَ الْأَذَانُ الْأَوَّلُ بَعْدَ حَتَّى عَلَى الصَّلَاةِ حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ مَرَّتَيْنِ - أَخْرَجَهُ السَّرَاجُ وَالطَّبْرَانِيُّ وَابْنُ أَبِي حَتَّى وَقَالَ الْحَافِظُ فِي التَّلْخِصِ وَسَنَدُهُ حَسَنٌ -

۲۴۸۔ وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ السَّائِبِ رضی اللہ عنہ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي وَأُمُّ عَبْدِ الْمَلِكِ ابْنُ أَبِي مَحْذُورَةَ عَنْ أَبِي مَحْذُورَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ لَمَّا خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ حُنَيْنٍ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَفِيهِ حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ - رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ مُخْتَصَرًا وَصَحَّحَهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ -

۲۴۷ سنن الکبریٰ للبیہقی ۴۲۳ باب التثویب فی اذان الصبح ، تلخیص الحبیر ۲۱۶ نقلًا عن الطبرانی والسرائج والبیہقی -

۲۴۸ نسائی کتاب الصلوة ۴۱۱ باب الاذان فی السفر ، ابوداؤد کتاب الصلوة ۴۱۱ باب کیف الاذان ، صحیح ابن خزيمة ۱۱۱۱ باب التثویب فی اذان الصبح -

۲۴۷ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا، پہلی (فجر کی) اذان حَتَّى عَلَى الصَّلَاةِ ، حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ کے بعد دوبارہ الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ تھی۔

یہ حدیث سراج، طبرانی اور بیہقی نے نقل کی ہے۔ حافظ نے تلخیص میں بیان کیا ہے کہ اس کی سند میں ہے ۲۴۸ عثمان بن السائب رضی اللہ عنہ نے کہا، مجھ سے میرے والد اور عبد الملک بن ابی محذورہ کی والدہ نے بیان کیا کہ حضرت ابی محذورہ رضی اللہ عنہ نے کہا، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حنین سے نکلے اور آگے حدیث بیان کی اور اس میں ہے حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ -

یہ حدیث نسائی اور ابوداؤد نے مختصر بیان کی ہے اور ابن خزيمة نے اسے صحیح کہا ہے۔

بَابُ فِي تَحْوِيلِ الْوُجْهِ يَمِينًا وَشِمَالًا

- ۲۴۹۔ عَنْ أَبِي جَحِيفَةَ أَنَّهُ رَأَى بِلَالًا رضی اللہ عنہ يُؤَذِّنُ فَجَعَلْتُ أَتَتَّبِعُ فَاهُ هَهُنَا وَهَهُنَا بِالْأَذَانِ أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ۔
- ۲۵۰۔ وَعَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ بِلَالًا رضی اللہ عنہ خَرَجَ إِلَى الْأَبْطَحِ فَأَذَّنَ فَلَمَّا بَلَغَ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ لَوَّى عُنُقَهُ يَمِينًا وَشِمَالًا وَلَمْ يَسْتَدِرْ۔ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ۔
- ۲۵۱۔ وَعَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ بِلَالًا يُؤَذِّنُ وَيَدُورُ وَيَتَتَّبِعُ فَاهُ هَهُنَا

- ۲۴۹ بخاری کتاب الاذان ۱۱۶ باب من يتبع المؤذن فاه... الخ، مسلوکتاب الصلوة ۱۱۶ باب ستر المصلی... الخ
- ۲۵۰ ابوداؤد کتاب الصلوة ۱۱۶ باب المؤذن يستدیس فی اذانه۔

باب چپے کو دائیں بائیں پھیرنے کے بیان میں

- ۲۴۹۔ ابو جحیفہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت بلالؓ کو اذان دیتے ہوئے دیکھا، تو میں اذان میں ان کے منہ کی طرف نظر پھیرتا اس طرف اور اُس طرف (یعنی دائیں اور بائیں)، یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے۔
- ۲۵۰۔ ابو جحیفہ نے کہا، میں نے حضرت بلالؓ کو دیکھا کہ ابٹح (مگر کا نام ہے) کی طرف نکلے، تو اذان پکارتے جب حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ پر پہنچے تو اپنی گردن، دائیں اور بائیں جانب پھیری اور غور نہیں گھومے۔

یہ حدیث ابوداؤد نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

- ۲۵۱۔ ابو جحیفہ نے کہا، میں نے حضرت بلالؓ کو اذان دیتے ہوئے گھومتے اور چپے کو دائیں اور بائیں پھیرتے

وَهُمْ نَاوِصْبَعَاهُ فِي أَذْنَيْهِ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاحْمَدُ وَأَبُو عَوَانَةَ
وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ -

بَابُ مَا يَقُولُ عِنْدَ سَمَاعِ الْأَذَانِ

۲۵۲- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ
إِذَا سَمِعْتُمُ اللَّيْلَةَ فَقُولُوا مِثْلَ مَا يَقُولُ الْمُؤَذِّنُ - رَوَاهُ الْجَمَاعَةُ -

۲۵۱ ترمذی ابواب الصلوة ۳۹۹ باب ماجاء في ادخال الاصبع الاذن عند
الاذان، مسند احمد ۳۳۳، ابو عوانة كتاب الصلوة ۳۲۹ باب بيان اذات
بلال واقامته -

۲۵۲ بخاری کتاب الاذان ۳۹۹ باب ما يقول اذا سمع المنادي، مسند احمد ۳۳۳
الصلوة ۳۹۹ باب استحباب القول مثل قول المؤذن الخ، ترمذی ابواب
الصلوة ۳۹۹ باب ما يقول اذا سمع اذا اذن المؤذن، ابوداؤد كتاب الصلوة ۳۹۹
باب ما يقول اذا اذن المؤذن، ابن ماجه كتاب الصلوة ۳۳۳ باب ما يقال اذا اذن
المؤذن، نسائي كتاب الاذان ۳۹۹ باب القول مثل ما يقول المؤذن، مسند احمد ۳۳۳

دیکھا اور ان کی دو انگلیاں اُن کے دونوں کانوں میں تھیں۔

یہ حدیث ترمذی، احمد اور ابو عوانہ نے نقل کیا ہے اور ترمذی نے کہا، اس کی سند حسن صحیح ہے۔

باب - اذان سنتے وقت کیا کہے

۲۵۲- حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جب تم اذان سناؤ اسی

طرح کو جس طرح مؤذن کہے۔

یہ حدیث محدثین کی جماعت نے نقل کی ہے۔

۲۵۳۔ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ فَقَالَ أَحَدُكُمْ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ ثُمَّ قَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ثُمَّ قَالَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ قَالَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ ثُمَّ قَالَ حَتَّى عَلَى الصَّلَاةِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ ثُمَّ قَالَ حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ قَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ ثُمَّ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مِنْ قَلْبِهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُو دَاوُدَ.

۲۵۴۔ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ

۲۵۳ مسلم کتاب الصَّلَاةِ ۱۶۶ باب استحباب القول مثل قول المؤذن الخ
ابوداؤد کتاب الصَّلَاةِ ۱۶۶ باب ما يقول إذا أذن المؤذن .

۲۵۳۔ حضرت عمر الخطاب نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جب مؤذن نے اللہ اکبر کہا، تم میں سے جس کسی نے (جواباً) اللہ اکبر کہا، پھر مؤذن نے اشہد ان لا الہ الا اللہ کہا، اس نے بھی اشہد ان لا الہ الا اللہ کہا، پھر مؤذن نے اشہد ان محمد رسول اللہ کہا، اس نے بھی اشہد ان محمد رسول اللہ کہا، پھر مؤذن نے حتی علی الصلوة کہا، اس نے لا حول ولا قوۃ الا باللہ کہا، پھر مؤذن نے حتی علی الفلاح کہا، اس نے لا حول ولا قوۃ الا باللہ کہا، پھر مؤذن نے اللہ اکبر اللہ اکبر کہا، اس نے بھی اللہ اکبر اللہ اکبر کہا، پھر مؤذن نے لا الہ الا اللہ کہا، اس نے بھی لا الہ الا اللہ کہا، دل کی تصدیق سے، تو وہ جنت میں داخل ہو گیا۔“

یہ حدیث مسلم اور ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

۲۵۴۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے

يَقُولُ إِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُولُوا مِثْلَ مَا يَقُولُ ثُمَّ صَلُّوا
عَلَيْ فَإِنَّهُ مَنْ صَلَّى عَلَى صَلَاةٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا ثُمَّ سَلُوا
اللَّهَ لِي الْوَسِيلَةَ فَإِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِي الْجَنَّةِ لَا تَنْبَغِي إِلَّا لِعَبْدٍ مِّنْ
عِبَادِ اللَّهِ وَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَنَا هُوَ فَمَنْ سَأَلَ اللَّهَ لِي الْوَسِيلَةَ
حَلَّتْ عَلَيْهِ الشَّفَاعَةُ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

بَابُ مَا يَقُولُ بَعْدَ الْإِذَانِ

۲۵۵۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ
قَالَ حِينَ يَسْمَعُ النِّدَاءَ اللَّهُمَّ رَبِّ هَذِهِ الدَّعْوَةُ التَّامَّةُ وَالصَّلَاةُ

۲۵۶ مسلم کتاب الصلوة ۱۶۶ باب استحباب القول مثل قول المؤذن .

ہوئے سنا ”جب تم مؤذن کی اذان (صلوٰۃ) تم بھی اسی طرح کہو، جس طرح وہ کہتا ہے، پھر مجھ پر درود
بھیجو، بلاشبہ جس نے مجھ پر ایک بار درود بھیجا، اللہ تعالیٰ اس پر دس بار رحمتیں نازل فرمائے گا، پھر میرے لیے
اللہ تعالیٰ سے (دعا کی) وسیلہ مانگو، بیشک وسیلہ جنت میں ایک مقام ہے جو اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے ایک بندہ
ہی کو حاصل ہوگا اور مجھے امید ہے کہ وہ میں ہی ہوں گا، پس جس نے میرے لیے وسیلہ کی دعا کی، اس کے بارہ
میں (میری) سفارش منظور ہوگئی۔“
یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

باب۔ اذان کے بعد کیا دعا پڑھے

۲۵۵۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جس شخص
نے اذان سن کر یہ دعا پڑھی۔“

الْقَائِمَةِ اِنَّ مُحَمَّدًا اِلَى الْوَسِيْلَةِ وَالْفَضِيْلَةِ وَاَبْعَثُهُ مَقَامًا مَّحْمُودًا
نَالِدِي وَعَدْتُهُ حَلَّتْ لَهُ شَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ - رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ -

بَابُ مَا جَاءَ فِي اِذَا نِ الْفَجْرِ قَبْلَ طُلُوعِهِ

۲۵۶۔ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اَنْ يَبْلَا لَّا
يُنَادِي بَلِيلٍ فَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يُنَادِيَ ابْنُ اُمِّ مَكْتُومٍ
رَوَاهُ الشَّيْخَانِ -

۲۵۵ بخاری کتاب الاذان ص ۱۱۱ باب الدعاء عند النداء -

۲۵۶ بخاری کتاب الاذان ص ۱۱۱ باب الاذان بعد الفجر، مسلم کتاب الصیام ص ۳۳۹
باب بیان ان الدخول فی الصوم یحصل بطلوع الفجر... إلخ -

اللَّهُمَّ رَبِّ هَذِهِ الدَّعْوَةُ التَّامَّةُ	راے اللہ! اس کامل دعوت (اذان) اور
وَالصَّلَاةُ الْقَائِمَةُ اِنَّ مُحَمَّدًا	قائم ہونے والی نماز کے پروردگار! محمد صلی اللہ
اَلْوَسِيْلَةُ وَالْفَضِيْلَةُ وَاَبْعَثُهُ	علیہ وسلم، کو وسیلہ اور فضیلت عطا فرما اور انہیں
مَقَامًا مَّحْمُودًا الَّذِي وَعَدْتُهُ	مقام محمود پر فائز فرما، جس کا آپ نے اُن سے

وعدہ فرمایا ہے،

تو قیامت کے دن اس کے لیے میری شفاعت جائز ہوگئی۔

باب - جو روایات طلوع فجر سے پہلے اذان فجر کے بارہ میں ہیں

۲۵۶۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "بلاشبہ بلال رضی اللہ عنہ رات کو اذان پکارتا ہے
پس تم کھاؤ اور پیو، یہاں تک ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ اذان پکارے۔"
یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے۔

۲۵۶۔ اس باب کی روایات سے ظاہر ہے کہ طلوع فجر سے پہلے اذان تہجد و سحری کے لیے غلی یا پھر کبھی غلی سے، نماز
فجر کے لیے اذان طلوع فجر کے بعد ہی درست ہے، اس سے پہلے نہیں۔

۲۵۷۔ وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا يَمْنَعَنَّ أَحَدَكُمْ أَذَانُ بِلَالٍ مِّنْ سَحُورِهِ فَإِنَّهُ يُؤَذِّنُ أَوْ يَنَادِي بِلَيْلٍ لِّيَرْجِعَ قَائِمُكُمْ وَلِيُنَبِّئَهُ نَائِمُكُمْ. أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ -

۲۵۸۔ وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا ﷺ يَقُولُ لَا يَغْنَرَنَّ أَحَدُكُمْ نِدَاءَ بِلَالٍ مِّنَ السَّحُورِ وَلَا هَذَا الْبَيَاضُ حَتَّى يَسْتَطِيرَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ -

۲۵۹۔ وَعَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَغْنَرَنَّكُمْ أَذَانُ بِلَالٍ فَإِنَّ فِي بَصَرِهِ شَيْئًا. رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ - وَاسْنَادُهُ صَحِيحٌ -

۲۵۷ بخاری کتاب الاذان ۴۴۱ باب الاذان قبل الفجر، مسلم کتاب الصیام ۳۱۱ باب بیان ان الدخول فی الصور یحصل بطلوع الفجر -

۲۵۸ مسلم کتاب الصیام ۳۱۱ باب بیان ان الدخول فی الصور... الخ -

۲۵۹ طحاوی کتاب المثلثة ۴۴۱ باب التاذین للفجر ای وقت... الخ -

۲۵۷۔ حضرت ابن مسعود سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تم میں سے کسی کو بلالؓ کی اذان سحری کھانے سے نہ روکے، بلاشبہ وہ رات کے وقت اذان پکارتا ہے، تاکہ تم میں تہجد پڑھنے والا لوٹ آئے (یعنی کھانا کھالے)، اور سونے والا بیدار ہو جائے"۔ یہ حدیث شعبین نے نقل کی ہے۔

۲۵۸۔ حضرت سمرة بن جندبؓ نے کہا، میں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا "تم میں سے کسی کو سحری (کھانے) سے بلالؓ کی اذان دھوکہ میں نہ ڈالے، اور نہ یہ سفیدی (یعنی صبح کا ذب) یہاں تک کہ یہ سفیدی پھیل جائے"۔ یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

۲۵۹۔ حضرت انسؓ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تمہیں بلالؓ کی اذان دھوکہ میں نہ ڈالے بلاشبہ اس کی نگاہ میں کچھ کمزوری ہے"۔ یہ روایت طحاوی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

سے راوی کو شک ہے کہ آپ نے یُؤذِّن کا لفظ فرمایا، یا یُنَادِی کا، معنی دونوں کا ایک ہی ہے۔

۲۶۰۔ وَعَنْ شَيْبَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ تَسَحَّرْتُ ثُمَّ أَتَيْتُ الْمَسْجِدَ فَاسْتَنْتُ إِلَى حُجْرَةِ النَّبِيِّ ﷺ فَرَأَيْتُهُ يَتَسَحَّرُ فَقَالَ أَبُو يَحْيَى؛ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ هَلُمَّ إِلَى الْغَدَاءِ قُلْتُ إِنْ أُرِيدُ الصِّيَامَ قَالَ وَأَنَا أُرِيدُ الصِّيَامَ وَلَكِنْ مَوْذُنًا هَذَا فِي بَصَرِهِ سَوْءٌ أَوْ قَالَ شَيْءٌ وَرَأَيْتُهُ أَذَّنَ قَبْلَ طُلُوعِ الْفَجْرِ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الْمَسْجِدِ فَحَضَرَ الطَّعَامَ وَكَانَ لَا يُؤَذِّنُ حَتَّى يُصْبِحَ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَقَالَ الْحَافِظُ فِي الدِّرَاسَةِ إِسْنَادُهُ صَحِيحٌ.

۲۶۱۔ وَعَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي رَوَّادٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ أَنَّ بِلَالًا أَذَّنَ قَبْلَ الْفَجْرِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ مَا حَمَلَكَ عَلَى ذَلِكَ فَقَالَ اسْتَيْقِظْتُ وَأَنَا وَسِنَانٌ فَظَنَنْتُ أَنَّ الْفَجْرَ طَلَعَ فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ

۲۶۰۔ المعجم الكبير للطبرانی ۳/۳۱۲ رقم الحديث ۲۲۸۷ ومجمع الزوائد ۱۵۳۳ نقلًا عن الطبرانی في الكبير والوسط. دراية ۱۳۱۔

۲۶۰۔ حضرت شیبانؓ نے کہا ”میں نے سحری کھائی، پھر مسجد میں آکر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حجرہ مبارک سے ٹیک لگا دی، میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ سحری کھا رہے ہیں، آپ نے فرمایا ”ابو یحییٰ! میں نے عرض کیا، جی ہاں! آپ نے فرمایا ”آؤ صبح کا کھانا کھا لو“ میں نے عرض کیا، میں نے تو روزے کا ارادہ کیا ہے، آپ نے فرمایا ”اور میں نے بھی روزے کا ارادہ کیا ہے، اور لیکن ہمارے اس مؤذن کی نظر میں کچھ خرابی ہے اور اس نے طلوع فجر سے پہلے اذان دے دی ہے۔“ پھر آپ مسجد میں تشریف لے گئے اور کھانا بند کر دیا اور آپ اذان کہنے نہیں دیتے تھے، یہاں تک کہ صبح صادق ہو جاتے۔

یہ حدیث ہبرانی نے نقل کی ہے اور حافظ نے درایہ میں کہا ہے کہ اسکی اسناد صحیح ہے۔

۲۶۱۔ عبد العزیز بن ابی رواد نے بواسطہ نافع، ابن عمرؓ بیان کیا کہ بلالؓ نے طلوع فجر سے پہلے اذان کہہ دی، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے کہا، تمہیں کس چیز نے اس پر آمادہ کیا؟ انہوں نے کہا، میں بیدار ہوا اور لیکن میں اذنگھ رہا تھا، میں نے سمجھا کہ طلوع فجر ہو چکی ہے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حکم دیا میرے منورہ سے راوی کو شک ہے کہ آپ نے ”سو“ کا لفظ فرمایا ”یٰ شیبان“ کا

۱۶۶۔ اَنْ يُنَادِيَ بِالْمَدِينَةِ ثَلَاثًا اَنَّ الْعَبْدَ قَدْ نَامَ شَوْقًا قَعْدَةً اِلَى جَنْبِهِ حَتَّى طَلَعَ الْفَجْرُ۔ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَاسْنَادُهُ حَسَنٌ۔
 ۲۶۲۔ وَعَنْ حَمِيدِ بْنِ هِلَالٍ اَنَّ بِلَالَ اَذَّنَ لَيْلَةً لِسَوَادٍ قَامَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اَنْ يَرْجِعَ اِلَى مَقَامِهِ فَيُنَادِيَ اَنَّ الْعَبْدَ نَامَ فَرَجَعَ۔ رَوَاهُ الدَّارِقُطْنِيُّ وَقَالَ فِي الْاِمَامِ هُوَ مُرْسَلٌ جَيِّدٌ لَيْسَ فِي رِجَالِهِ مَطْعُونٌ فِيهِ۔
 ۲۶۳۔ وَعَنْ امْرَأَةٍ مِّنْ بَنِي النَّجَّارِ قَالَتْ كَانَ بَيْتِي مِّنْ اطْوَلِ بَيْتٍ حَوْلَ الْمَسْجِدِ فَكَانَ بِلَالٌ يَّاتِي بِسَحَرٍ فَيَجْلِسُ عَلَيْهِ يَنْظُرُ اِلَى الْفَجْرِ فَاِذَا رَاَهُ اَذَّنَ۔ رَوَاهُ ابُو دَاوُدَ وَقَالَ الْحَافِظُ فِي الدَّرَايَةِ اِسْنَادُهُ حَسَنٌ۔

۲۶۱ سنن الکبریٰ کتاب الصلوٰۃ ۳۸۸ باب روايت من روى النهی عن الاذان قبل الوقت۔

۲۶۲ دارقطنی، کتاب الصلوٰۃ ۲۴۲ باب ذکر الاقامۃ الخ۔
 ۲۶۳ ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ ۴۴ باب الاذان فوق المنارة، الدراریۃ ۱۱۱۔

میں تین دفعہ اعلان کرو کہ اذان دینے والا بندہ نیند میں تھا، پھر انہیں اپنے پہلو میں بٹھالیا، یہاں تک کہ فجر طلوع ہو گئی۔ یہ حدیث بیہقی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد حسن ہے۔
 ۲۶۲۔ حمید بن ہلال سے روایت ہے کہ بلالؓ نے ایک رات اندھیرے میں اذان کہہ دی، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حکم دیا کہ اذان کی جگہ جا کر اعلان کرو کہ بندہ نیند میں تھا، تو وہ لوٹ گئے۔
 یہ حدیث دارقطنی نے نقل کی ہے اور امامؒ میں کہا ہے کہ مرسل جید ہے اس حدیث کے رجال میں کسی پر طعن نہیں کیا گیا۔

۲۶۳۔ (قبیلہ) بنی نجار کی ایک عورت نے کہا، میرا گھر مسجد کے ارد گرد کے گھروں میں سب سے اونچا تھا، حضرت بلالؓ سحری کو آتے تو اس پر بیٹھ جلتے، فجر کی طرف دیکھتے رہتے، پھر جب اسے دیکھ لیتے تو اذان کہہ دیتے۔ یہ حدیث ابوداؤد نے نقل کی ہے اور حافظ نے درایہ میں بیان کیا کہ اس کی اسناد حسن ہے۔

۲۶۴۔ وَعَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ رضی اللہ عنہا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ بِالْفَجْرِ قَامَ فَصَلَّى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الْمَسْجِدِ وَحَرَّمَ الطَّعَامَ وَكَانَ لَا يُؤَذِّنُ حَتَّى يُصْبِحَ. رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَابْنُ يَثْبَغٍ وَإِسْنَادُهُ جَيِّدٌ۔

۲۶۵۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ مَا كَانُوا يُؤَذِّنُونَ حَتَّى يَفْجُرَ الْفَجْرُ أَخْرَجَهُ أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ فِي مُصَنَّفِهِ وَأَبُو الشَّيْخِ فِي كِتَابِ الْأَذَانِ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ۔

۲۶۶۔ وَعَنْ نَافِعٍ عَنْ مُؤَذِّنٍ لِعُمَرَ رضی اللہ عنہ يُقَالُ لَهُ مَسْرُوحٌ أَذَّنَ

۲۶۴ طحاوی کتاب الصلوة ص ۹۹ باب التأذین للفجر ای وقت..... الخ ، الجوهر النقی مع السنن الکبریٰ کتاب الصلوة ص ۳۸۴ باب رواية من روى النهی عن الاذان قبل الوقت. نقل عن البيهقي۔

۲۶۵ مصنف ابن الجب شیبہ کتاب الاذان ص ۲۱۴ باب من كره ان يؤذن المؤذن قبل الفجر الدراية کتاب الصلوة ص ۱۲۱ باب الاذان فتلا عن الجب الشیخ۔

۲۶۴۔ ام المؤمنین حضرت حفصہ سے روایت ہے کہ جب مؤذن فجر کی اذان دیتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اٹھ کر فجر کی دو رکعتیں (سننیں) پڑھتے، پھر مسجد کی طرف تشریف لے جاتے اور کھانا بند کر دیتے، اور آپ صبح ہی کو اذان کہتے تھے۔

یہ حدیث طحاوی اور بیہقی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد جید ہے۔

۲۶۵۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ نے کہا، صحابہؓ اذان نہیں دیتے تھے یہاں تک فجر طلوع ہو جاتی۔ یہ حدیث ابوبکر بن ابی شیبہ نے اپنی مصنف میں نقل اور ابوالشیخ نے کتاب الاذان میں نقل کی ہے اور اس کی سند صحیح ہے۔

۲۶۶۔ نافع نے حضرت عمرؓ کے مؤذن جنہیں ”مسروح“ کہا جاتا تھا، سے بیان کیا کہ میں نے صبح (صادق) سے

قَبْلَ الصُّبْحِ فَأَمَرَهُ عُمَرُ أَنْ يَرْجِعَ فَيُنَادِي. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ
وَالدَّارَقُطْنِيُّ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

قَالَ النِّيمَوِيُّ ثَبَتَ بِهَذِهِ الْأَخْبَارِ أَنَّ صَلَاةَ الْفَجْرِ لَا يُؤَذَّنُ
لَهَا إِلَّا بَعْدَ دُخُولِ وَقْتِهَا وَأَمَّا أَذَانُ بِلَالٍ رضی اللہ عنہ قَبْلَ طُلُوعِهِ فَإِنَّمَا
كَانَ فِي رَمَضَانَ لِيَنْتَبِهَ النَّاسُ وَلِيَرْجِعَ النَّاسُ إِلَى صَلَاةِ
وَأَمَّا فِي غَيْرِ رَمَضَانَ فَكَانَ ذَلِكَ خَطَاً مِنْهُ لِظَنِّهِ أَنَّ الْفَجَرَ
قَدْ طَلَعَ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِالصَّوَابِ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي أَذَانِ الْمَسَافِرِ

۲۶۷. عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ رضی اللہ عنہ قَالَ آتَى رَجُلَانِ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم

۲۶۶ ابوداؤد کتاب الصلوة ص ۱۹۹ باب فی الاذان قبل دخول الوقت ، دارقطنی کتاب
الصلوة ص ۲۲۲ باب ذکر الاقامة .

پہلے اذان کہہ دی، تو حضرت عمرؓ نے مجھے حکم دیا کہ لوٹ کر دوبارہ اذان کہو۔

یہ حدیث ابوداؤد اور دارقطنی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد حسن ہے۔

نیموی نے کہا، ان احادیث سے ثابت ہوا کہ فجر کی اذان، فجر کا وقت داخل ہونے پر ہی کہی جائے، مگر
بلالؓ کی اذان طلوع فجر سے پہلے، تو وہ (صرف) رمضان میں ہوتی تھی، تاکہ سونے والا بیدار ہو جائے اور تہجد
پڑھنے والا لوٹ آئے (وہ اذان) نماز کے لیے نہیں ہوتی تھی، مگر رمضان المبارک کے علاوہ تو یہ ان سے غلطی سے
ہوا، کیونکہ انہوں نے سمجھا فجر طلوع ہو چکی ہے، واللہ اعلم بالصواب۔

باب - جو روایات مسافروں کی اذان کے بارہ میں ہیں

۲۶۷۔ مالک بن الحویرثؓ نے کہا، داؤدی بنی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتے جو سفر کا ارادہ

يُرِيدُ أَنْ السَّفَرَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَنْتُمْ أَخْرَجْتُمْ فَأَذِّنَا ثُمَّ أَقِيمَا
ثُمَّ لِيَوْمَكُمْ أَكْبَرُ كُفًا. رَوَاهُ الشَّيْخَانِ .

بَابُ مَا جَاءَ فِي جَوَازِ تَرْكِ الْأَذَانِ لِمَنْ صَلَّى فِي بَيْتِهِ

۲۶۸۔ عَنِ الْأَسْوَدِ وَعَلْقَمَةَ قَالَا أَتَيْنَا عَبْدَ اللَّهِ ﷺ فِي دَارِهِ فَقَالَ
أَصَلَّى هَؤُلَاءِ خَلْفَكُمْ قُلْنَا لَا قَالَ قُومُوا فَصَلُّوا وَلَمْ يَأْمُرْ بِأَذَانٍ
وَلَا إِقَامَةٍ رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُسْلِمٌ وَآخَرُونَ .

۲۶۷ بخاری کتاب الاذان ص ۱۱۱ باب الاذان للمسافر... الخ ، مسلم کتاب المہاجد
ص ۱۱۱ باب من احق بالامامة ۔

۲۶۸ مصنف ابن ابی شیبہ کتاب الاذان ص ۱۱۱ باب من كان يقول يعزیه ان یصلی... الخ ۔

۲۶۷ کہتے تھے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جب تم جاؤ تو اذان کہو، پھر اقامت کہو، پھر تم میں سے بڑا
میں امامت کرائے“
یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے۔

باب - گھر میں نماز پڑھنے والے کے لیے اذان چھوڑ دینے کے جواز میں

۲۶۸۔ اسود اور علقمہ نے کہا، ”ہم عبد اللہ (ابن مسعود) کے گھر گئے، تو انہوں نے کہا، کیا انہوں نے تمہارے
پچھے نماز پڑھی ہے؟“ ہم نے کہا، نہیں! عبد اللہ نے کہا ”اٹھو! اور نماز پڑھو، ہمیں اذان اور اقامت کے
لیے نہیں کہا“

یہ حدیث ابن ابی شیبہ نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

بَابُ اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ

۲۶۹۔ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي وَهُوَ بِمَكَّةَ نَحْوَ بَيْتِ الْمُقَدَّسِ وَالْكَعْبَةِ بَيْنَ يَدَيْهِ - رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ -

۲۷۰۔ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ بَيْنَا النَّاسُ بِقَبَاءٍ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ إِذْ جَاءَهُمْ أَتٍ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَدْ أَنْزَلَ عَلَيْهِ الْبَلِيَّةَ قُرْآنٌ وَقَدْ أُمِرَ أَنْ يَسْتَقْبِلَ الْكَعْبَةَ فَاسْتَقْبَلُوهَا وَكَانَتْ وَجُوهُهُمْ إِلَى الشَّامِ فَاسْتَدَارُوا إِلَى الْكَعْبَةِ - رَوَاهُ الشَّيْخَانُ -

۲۶۹ مسند احمد رحمۃ اللہ علیہ ، ابو داؤد کتاب الصلوة ۔

۲۷۰ بخاری کتاب الصلوة میں باب ماجاء فی القبلة... الخ ، مسلم کتاب المساجد

منہ ۲۔ باب تحویل القبلة من القدس الى الکعبة ۔

باب قبلہ کی طرف منہ کرنا

۲۶۹۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں تھے، بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے تھے، اور کعبہ آپ کے سامنے ہوتا تھا۔ یہ حدیث احمد اور ابو داؤد نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۲۷۰۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا، لوگ قبا میں صبح کی نماز پڑھ رہے تھے، جب کہ ایک آنے والے نے آکر کہا، بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر رات کو قرآن پاک نازل ہوا، اور انہیں حکم دیا گیا کہ کعبہ کی طرف منہ کریں تو تم کعبہ کی طرف منہ کرو، اور ان کا چہرہ شام کی طرف تھا، وہ کعبہ کی طرف گھوم گئے۔ یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے۔

۲۷۱۔ وَعَنِ الْبَرَاءِ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ أَوَّلُ مَا قَدِمَ الْمَدِينَةَ نَزَلَ عَلَى أَجْدَادِهِ أَوْ قَالَ أَخْوَالِهِ مِنَ الْأَنْصَارِ وَأَنَّهُ صَلَّى قَبْلَ بَيْتِ الْمُقَدَّسِ سِتَّةَ عَشَرَ شَهْرًا أَوْ سَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا وَكَانَ يُعْجِبُهُ أَنْ تَكُونَ قِبْلَتُهُ قَبْلَ الْبَيْتِ وَأَنَّهُ صَلَّى أَوَّلَ صَلَاةٍ صَلَّاهَا صَلَاةُ الْعَصْرِ وَصَلَّى مَعَهُ قَوْمٌ فَخَرَجَ رَجُلٌ مِمَّنْ صَلَّى مَعَهُ فَمَرَّ عَلَى أَهْلِ مَسْجِدٍ وَهُمْ رَاكِعُونَ فَقَالَ أَشْهَدُ بِاللَّهِ لَقَدْ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَبْلَ مَكَّةَ فَدَارُوا كَمَا هُمْ قَبْلَ الْبَيْتِ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

۲۷۲۔ وَعَنِ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ قِبْلَةٌ . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ وَقَوَّاهُ الْبُخَارِيُّ .

۲۷۱ بخاری کتاب الایمان میں باب الصلوة من الایمان .

۲۷۲ ترمذی اجواب الصلوة میں باب ما جاء ان بین المشرق والمغرب قبله .

۲۷۱۔ حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب شروع میں مدینہ منورہ تشریف لائے، تو انصار میں اپنے انھیال یا اپنے ماموؤں کے پاس اترے اور آپ نے بیت المقدس کی طرف سولہ یا سترہ مہینہ تک نماز پڑھی اور آپ کو یہ بات بہت پسندیدہ تھی کہ آپ کا قبلہ بیت اللہ کی طرف ہوا اور آپ نے پہلی نماز جو بیت اللہ کی طرف منہ کر کے پڑھی وہ پھر کی نماز تھی اور لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ نماز پڑھی ایک شخص جس نے آپ کے ہمراہ نماز پڑھی تھی نکلا اور ایک مسجد والوں کے پاس سے گزرا، جب کہ وہ رکوع میں تھے، اس شخص نے کہا، میں اللہ تعالیٰ کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی ہے، تو وہ (مسجد والے) جس حالت میں تھے اسی حالت میں بیت اللہ کی طرف گھوم گئے ۔

یہ حدیث بخاری نے نقل کی ہے ۔

۲۷۲۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”مشرق اور مغرب کے درمیان قبلہ ہے“ یہ حدیث ترمذی نے نقل کی ہے اور اسے صحیح قرار دیا ہے اور بخاری نے قوی قرار دیا ہے ۔

۲۷۳۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ فَإِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلَاةِ فَاسْبِغْ الوُضُوءَ ثُمَّ اسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ فَكَبِّرْ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۷۴۔ وَعَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ كَانَ إِذَا سَبَّحَ عَنْ صَلَاةِ الْخَوْفِ وَصَفَهَا ثُمَّ قَالَ فَإِنْ كَانَ خَوْفٌ هُوَ أَشَدُّ مِنْ ذَلِكَ صَلُّوا رِجَالًا قِيَامًا عَلَى أَقْدَامِهِمْ وَرُكْبَانًا مُسْتَقْبِلِي الْقِبْلَةِ أَوْ غَيْرِ مُسْتَقْبِلِيهَا قَالَ نَافِعٌ وَلَا أَرَى ابْنَ عُمَرَ ذَكَرَ ذَلِكَ إِلَّا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۲۷۵۔ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُسَبِّحُ عَلَى الرَّاحِلَةِ قَبْلَ أَنْ يَرَى وَجْهَهُ تَوَجَّهَ وَيُوتِرُ عَلَيْهَا غَيْرَ أَنَّهُ لَا يُصَلِّيُ

۲۷۳ مسلم کتاب الصلوة من باب وجوب القراءة في كل ركعة، بخاری کتاب الاستیذان ۹۲۴ باب من رد فقال عليك السلام۔

۲۷۴ بخاری کتاب التفسیر ۶۵۱ باب قوله عن وجل وإن خَشِئْتُمْ فَرَجَالًا... الخ۔

۲۷۳۔ حضرت ابو ہریرہؓ نے کہا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”پس تم جب نماز کے لیے کھڑے ہو یعنی نماز کا ارادہ کرو، تو اچھی طرح وضو کرو، پھر قبلہ کی طرف منہ کرو اور تبحیر کہو۔“

یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

۲۷۴۔ نافعؓ نے حضرت ابن عمرؓ سے بیان کیا کہ جب ان سے صلوٰۃ خوف کے بارہ میں پوچھا جاتا، اسے بیان کرتے تھے، پھر کہتے اگر خوف اس سے زیادہ ہو تو پیادہ پاؤں پر کھڑے ہو کر نماز پڑھو اور سوار ہو کر قبلہ کی طرف منہ کر کے یا بغیر قبلہ کے، نافعؓ نے کہا بغیر خیال میں حضرت ابن عمرؓ نے یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہی بیان کیا ہے۔

یہ حدیث بخاری نے نقل کی ہے۔

۲۷۵۔ حضرت ابن عمرؓ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سواری پر نماز (نفل) پڑھتے، جس طرف بھی متوجہ ہوتے اور دتر بھی اس پر ہی پڑھتے، مگر فرض نماز اس پر نہیں پڑھتے تھے،

عَلَيْهَا الْمَكْتُوبَةُ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ -

۲۷۶۔ وَعَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ عَلَى الرَّاحِلَةِ يُسَبِّحُ يَوْمِي بِرَأْسِهِ قَبْلَ أَيِّ وَجْهِ تَوَجَّهَ وَلَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَمْنَعُ ذَلِكَ فِي الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ -

بَابُ سُتْرَةِ الْمُصَلِّيِّ

۲۷۷۔ عَنْ أَبِي جُهَيْمٍ بْنِ الْحَارِثِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَوَيْعَلَهُ الْمَارُّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّيِّ مَاذَا عَلَيْهِ مِنَ الْأَشْمِ

۲۷۵ بخاری ابواب تقصیر الصلوة مجلد ۱ باب یبذل للمکتوبۃ ، مسلم کتاب صلوة
المسافرین مجلد ۲ باب جواز صلوة النافلۃ علی الدابة ... الخ -
۲۷۶ بخاری ابواب تقصیر الصلوة مجلد ۱ باب یبذل للمکتوبۃ ، مسلم کتاب صلوة
المسافرین مجلد ۲ باب جواز صلوة النافلۃ علی الدابة ... الخ -

یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے۔

۲۷۷۔ حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ نے کہا، میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سواری پر نماز پڑھتے ہوئے دیکھا، آپ اپنے سر کے ساتھ اشارہ فرماتے جس طرف بھی آپ متوجہ ہوتے اور آپ فرض نماز میں ایسا نہیں فرماتے تھے۔ یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے۔

باب۔ نمازی کا سترہ

۲۷۸۔ حضرت ابو جہیم بن الحارث رضی اللہ عنہ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نمازی کے آگے سے گزرنے والا اگر جانتا ہو کہ اس پر کتنا گناہ ہے تو چالیس (۴۰) سال اکھڑا رہنا اس کے لیے بہتر ہے اس کے آگے گزرنے سے۔

لَكَانَ أَنْ يَقِفَ أَرْبَعِينَ خَيْرًا لَهُ مِنْ أَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ.
 ۲۷۸- وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم سُبِلَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ عَنْ سِتْرَةِ الْمُصَلِّي فَقَالَ كَمْ وَخَرَةَ الرَّجُلُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.
 ۲۷۹- وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ يُصَلِّي فَإِنَّهُ يَسْتُرُهُ إِذَا كَانَ بَيْنَ يَدَيْهِ مِثْلَ آخِرَةِ الرَّجُلِ فَإِذَا لَمْ يَكُنْ بَيْنَ يَدَيْهِ مِثْلَ آخِرَةِ الرَّجُلِ فَإِنَّهُ يَقْطَعُ صَلَاتَهُ الْحِمَارُ وَالْمَرْأَةُ وَالْكَلْبُ الْأَسْوَدُ قُلْتُ يَا أَبَا ذَرٍّ مَا بَالُ الْكَلْبِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْكَلْبِ الْأَحْمَرِ مِنَ الْكَلْبِ الْأَصْفَرِ قَالَ يَا ابْنَ أَخِي سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم كَمَا سَأَلْتَنِي فَقَالَ

بخاری کتاب الصلوة ۱۹۴ باب استرق المصلی... الخ -
 ۲۷۸ مسلم کتاب الصلوة ۱۹۵ باب استرق المصلی... الخ -

یہ حدیث شیخین نے نقل ہے۔

۲۷۸- ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ نے کہا، غزوہ تبوک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نمازی کے سترہ کے بارہ میں پوچھا گیا، آپ نے فرمایا ”کجاوہ کے کچھلے حصہ جتنا (یعنی تقریباً ایک ہاتھ) یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

۲۷۹- عبد اللہ بن الصامت سے روایت ہے کہ حضرت ابو ذر نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جب تم میں سے کوئی کھڑا ہو کر نماز پڑھے تو اس کا سترہ بن جاتا ہے، جب اس کے سامنے کجاوہ کے کچھلے حصہ کے برابر (کوئی چیز) ہو، اور جب اس کے سامنے کجاوہ کے کچھلے حصہ کے برابر نہ ہو تو اس کی نماز گدھا، عورت اور سیاہ کتا (جب کہ سامنے سے گزرے) توڑ دیتا ہے“ میں نے کہا، اے ابو ذر! کیا حال (فرق) ہے کالے کتے کا سرخ اور زرد کتے سے، انہوں نے کہا، اے بھتیجے! میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے

- الْكَلْبِ الْأَسْوَدُ شَيْطَانٌ. رَوَاهُ الْجَمَاعَةُ إِلَّا الْبُخَارِيُّ.
- ۲۸۰ - وَعَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا وَضَعَ أَحَدُكُمْ بَيْنَ يَدَيْهِ مِثْلَ مُوْخَرَةِ الرَّحْلِ فَلْيَصِلْ وَلَا يُبَالِ مِنْ مَرَّ وَرَاءَ ذَلِكَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.
- ۲۸۱ - وَعَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ يَقْطَعُ الصَّلَاةَ الْكَلْبُ وَالْحِمَارُ وَالْمَرْأَةُ. رَوَاهُ الْبُزَارِيُّ. وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ.

۲۷۹ مسلم کتاب الصلوة ص ۱۹۱ باب ستر المصلى... الخ، ترمذی ابواب الصلوة ص ۱۱۱ باب من جاء منه لا يقطع الصلوة الا الكلب... الخ، ابوداؤد کتاب الصلوة ص ۱۱۱ باب ما يقطع الصلوة، نسائی کتاب القبلة ص ۱۲۲ باب ذكر ما يقطع الصلوة وما لا يقطع، ابن ماجه ابواب اقامة الصلوات ص ۲۸۰ باب ما يقطع الصلوة، مسند احمد ص ۱۹۵ -

۲۸۰ مسلم کتاب الصلوة ص ۱۹۵ باب ستر المصلى... الخ -

۲۸۱ كشف الاستار عن زوائد البزار کتاب الصلوة ص ۱۲۲ برقم ۵۸۲ باب ما يقطع الصلوة -

ہی سوال کیا جیسے تو نے کیا، تو آپ نے فرمایا "سیاہ کتا شیطان ہے"

یہ حدیث بخاری کے علاوہ محدثین کی جماعت نے نقل کی ہے۔

۲۸۰ طلحہ بن عبید اللہ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جب تم میں سے کوئی اپنے سامنے کجاوہ

کے پچھلے حصہ کے برابر کوئی چیز رکھ لے تو نماز پڑھے، اور کوئی پرواہ نہ کرے جو اس کے آگے سے گزرے"

یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

۲۸۱ - حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "کتا، گدھا اور عورت نماز کو توڑ

ڈالتے ہیں"

یہ حدیث بزار نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۲۸۲۔ وَعَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ أَتَانَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَنَحْنُ فِي بَادِيَةِ لَنَا وَمَعَهُ عَبَّاسٌ فَصَلَّى فِي صَحْرَاءَ لَيْسَ بَيْنَ يَدَيْهِ سُرَّةٌ وَحِمَارَةٌ لَنَا وَكَلْبَةٌ تَعْبَثَانِ بَيْنَ يَدَيْهِ فَمَا بَالِي بِذَلِكَ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ نَحْوَهُ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ.

۲۸۳۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ جِئْتُ أَنَا وَغُلَامٌ مِّنْ بَنِي هَاشِمٍ عَلَى حِمَارٍ فَمَرَرْنَا بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يُصَلِّيُ فَنَزَلْنَا عَنْهُ وَتَرَكْنَا الْحِمَارَ يَأْكُلُ مِمَّنْ بَقِيَ الْأَرْضِ أَوْ قَالَ نَبَاتِ الْأَرْضِ فَدَخَلْنَا مَعَهُ فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ رَجُلٌ أَكَانَ بَيْنَ يَدَيْهِ عَنَزَةٌ قَالَ لَا رَوَاهُ أَبُو يَعْقُبٍ - وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ.

۲۸۲ ابوداؤد کتاب الصلوة ۱۱۱ باب من قال الکلب لا یقطع الصلوة، نسائی کتاب القبلة ۱۲۳ باب ذکر ما یقطع الصلوة وما لا یقطع الخ۔
۲۸۳ مسند ابویعلیٰ ۳۱۱ برقم ۹۶ - (۲۴۲۳)

۲۸۲۔ فضل بن عباسؓ نے کہا، ہمارے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور ہم اپنے دیہات میں تھے، آپ کے ساتھ عباسؓ تھے، آپ نے صحرائیں نماز پڑھی، آپ کے سامنے سترہ نہیں تھا، ہماری گدھی اور کتیا آپ کے سامنے کھیلے تھے، آپ نے اس کی کچھ پرواہ نہیں کی۔

یہ حدیث ابوداؤد نے نقل کی۔ نسائی نے بھی اس کی مانند نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۲۸۳۔ حضرت ابن عباسؓ نے کہا، میں اور بنی ہاشم کا ایک لڑکا گدھے پر آئے اور بنی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے گزرے جب کہ آپ نماز پڑھ رہے تھے، ہم نے اس سے اتار کر گدھا چھوڑ دیا کہ وہ زمین سے سبزہ پھر لے، ہم آپ کے ساتھ نمازیں شریک ہو گئے، ایک شخص نے کہا، کیا آپ کے سامنے نیزہ دسٹرہ تھا؟ انہوں نے کہا ”نہیں“۔ یہ حدیث ابویعلیٰ نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

لے راہی کو شک ہے کہ انہوں نے نقل کا لفظ فرمایا نبات کا۔ معنی دونوں کا ایک ہے۔

۲۸۴۔ وَعَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم صَلَّى بِالنَّاسِ فَمَرَّبَيْنِ أَيْدِيَهُمَا حِمَارًا فَقَالَ عِيَّاشُ بْنُ رَيْبَعَةَ سُبْحَانَ اللَّهِ سُبْحَانَ اللَّهِ سُبْحَانَ اللَّهِ سُبْحَانَ اللَّهِ فَلَمَّا سَلَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ مَنْ الْمَسْبُوحُ أَنْفًا سُبْحَانَ اللَّهِ قَالَ أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي سَمِعْتُ أَنَّ الْحِمَارَ يَقْطَعُ الصَّلَاةَ قَالَ لَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ شَيْءٌ رَأَاهُ الدَّارِقُطْنِيُّ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ۔

۲۸۵۔ وَعَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہ كَانَ يَقُولُ لَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ شَيْءٌ مِمَّا يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّيِّ رَأَاهُ مَالِكٌ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ۔

۲۸۴ دارقطنی کتاب الصلوة ص ۳۶۱ باب صفة السهو في الصلوة واحكامه... الخ۔
۲۸۵ مؤطا امام مالک کتاب قصر الصلوة في السفر مثله باب الرخصة في المروء بين يدي المصلي۔

۲۸۴ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو نماز پڑھائی اور آپ کے سامنے سے گدھا گزرا تو عیاش بن ربیعہ نے سُبْحَانَ اللَّهِ، سُبْحَانَ اللَّهِ، سُبْحَانَ اللَّهِ کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرنے کے بعد پوچھا، ابھی کون سُبْحَانَ اللَّهِ کہہ رہا تھا، عیاش نے کہا، اے اللہ تعالیٰ کے پیغمبر! میں کہہ رہا تھا، کیونکہ میں نے سنا تھا کہ گدھا نماز کو توڑ دیتا ہے، آپ نے فرمایا نماز کو کوئی چیز نہیں توڑ سکتی۔

اس حدیث کو دارقطنی نے نقل کیا ہے اور اس کی اسناد حسن ہے۔
۲۸۵۔ سالم بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمرؓ کہا کرتے تھے ”نمازی کے سامنے سے گزرنے والی کوئی چیز نماز کو نہیں توڑتی۔“
یہ حدیث مالک نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۲۸۶۔ وَعَنْهُ قَالَ قِيلَ لِابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عِيَّاشٍ بَنِى
إِبْنِ رِبْعَةَ يَقُولُ يَقْطَعُ الصَّلَاةَ الْكَلْبُ وَالْحِمَارُ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رضی اللہ عنہ
لَا يَقْطَعُ صَلَاةَ الْمُسْلِمِ شَيْءٌ رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ۔

۲۸۷۔ وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ عَلِيًّا رضی اللہ عنہ وَعُثْمَانَ رضی اللہ عنہ قَالَا
لَا يَقْطَعُ صَلَاةَ الْمُسْلِمِ شَيْءٌ وَادْرَأُوْا عَنْهَا مَا اسْتَطَعْتُمْ رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ
وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ۔

۲۸۸۔ وَعَنْ أَبِي مُرَّةٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا صَلَّيْتَ
أَحَدَكُمْ فَلْيَجْعَلْ تِلْقَاءَ وَجْهِهِ شَيْئًا فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَلْيَنْصِبْ عَصًا
فَإِنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ عَصًا فَلْيَحِطْ بِخَطِّ خَشْمِهِ لَا يَضُرُّهُ مَا مَرَّ أَمَامَهُ رَوَاهُ

طحاوی کتاب الصلوة ۳۱۲ باب الموربین یدی المصلی... الخ۔

طحاوی کتاب الصلوة ۳۱۲ باب الموربین یدی المصلی... الخ۔

۲۸۶۔ سالم بن عبد اللہ نے کہا، حضرت عبد اللہ بن عمر سے کہ گیا کہ عبد اللہ بن عیاش بن ربیعہ کہتے ہیں نماز کو
کتا اور گدھا توڑ دیتے ہیں تو ابن عمر نے کہا ”مسلمان کی نماز (سامنے سے گزرنے والی کوئی چیز نہیں توڑتی)“
یہ حدیث طحاوی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۲۸۷۔ سعید بن المسیب سے روایت ہے کہ حضرت علیؓ اور حضرت عثمانؓ نے کہا ”مسلمان کی نماز کوئی چیز نہیں
توڑتی اور اسے نماز سے ہٹاؤ جتنا تم ہٹا سکو“

یہ حدیث طحاوی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۲۸۸۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جب تم میں سے کوئی نماز
پڑھے تو اپنے چہرے کے سامنے کوئی چیز رکھ لے، پس اگر وہ کوئی چیز نہ پائے تو لٹھی کھڑی کرے، اگر اس کے
پاس لٹھی نہ ہو، تو وہ لکیر کھینچ دے، پھر اسے اس کے سامنے سے گزرنے والی کوئی چیز نقصان نہیں دے

ابوداؤد وابن ماجہ و احمد و اسنادہ ضعیف۔

باب المساجد

- ۲۸۹۔ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ بَنَى مَسْجِدًا لِلَّهِ بَنَى اللَّهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ. رَوَاهُ الشَّيْخَانِ۔
- ۲۹۰۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَاةُ الرَّجُلِ فِي الْجَمَاعَةِ تُضَعَّفُ عَلَى صَلَاةٍ فِي بَيْتِهِ وَفِي سُوْقِهِ خُمُسًا وَعَشْرَيْنَ ضِعْفًا وَذَلِكَ أَنَّهُ إِذَا تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ خَرَجَ

۲۸۸ ابوداؤد کتاب الصلوة سنن باب الخط اذا لم يجد عماء، ابن ماجہ کتاب الصلوة سنن باب ما يستن المصلی، مسند احمد ۳/۲۷۰۔

۲۸۹ مسلم کتاب المساجد سنن باب فضل بناء المساجد.... الخ، بخاری کتاب الصلوة سنن باب من بنى مسجدًا۔

گی: یہ حدیث ابوداؤد، ابن ماجہ اور احمد نے نقل کی ہے اس کی اسناد ضعیف ہے۔

باب مسجدوں کے بارہ میں

- ۲۸۹۔ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے کہا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا "جس نے اللہ تعالیٰ کی (رضا) کے لیے مسجد بنائی، اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں گھر بنائیں گے"۔
- یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے۔

۲۹۰۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "آدمی کی نماز جماعت سے پچیس گنا زیادہ (ثواب والی) ہے اس کے گھر اور بازار میں نماز پڑھنے سے اور یہ اس وقت ہے جب کہ وہ اچھی طرح وضو کرے، پھر مسجد کی طرف نکلے، نماز کے علاوہ اسے کوئی اور چیز نکالنے والی نہ ہو، وہ کوئی قدم نہیں اٹھائے

إِلَى الْمَسْجِدِ لَا يُخْرِجُهُ إِلَّا الصَّلَاةُ لَمْ يَخْطُ خُطْوَةً إِلَّا رُفِعَتْ لَهُ بِهَا
دَرَجَةٌ وَحُطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةٌ فَإِذَا صَلَّى لَمْ تَزَلِ الْمَلَكُةُ تُصَلِّي عَلَيْهِ
مَا دَامَ فِي مُصَلَّاهُ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ اللَّهُمَّ ارْحَمْهُ وَلَا تَزَلْ أَحَدَكُمْ
فِي صَلَاةٍ مَا أَنْتَظِرَ الصَّلَاةَ - رَوَاهُ الشَّيْخَانِ -

۲۹۱۔ وَعَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَحَبُّ الْبِلَادِ إِلَى اللَّهِ
مَسَاجِدُهَا وَأَبْعَضُ الْبِلَادِ أَسْوَاقُهَا - رَوَاهُ مُسْلِمٌ -

۲۹۲۔ وَعَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَاةٌ فِي مَسْجِدِي هَذَا
خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِي مَا سِوَاهُ إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ - رَوَاهُ الشَّيْخَانِ -

۲۹۰۔ بخاری کتاب الاذان ۱۹۹ باب فضل صلوٰۃ الجماعة، مسلم کتاب المساجد ۲۳۳
باب فضل الصلوٰۃ المكتوبة جماعة -

۲۹۱۔ مسلم کتاب المساجد ۲۳۳ باب فضل الجلوس في مصلاه.... الخ -
۲۹۲۔ مسلم کتاب الحج ۲۲۴ باب فضل الصلوٰۃ بمسجدى مكة والمدينة، بخاری
کتاب التہجد والتطوع ۵۵۵ باب فضل الصلوٰۃ في مسجد مكة... الخ -

گا، مگر اس کے لیے ایک درجہ بلند ہوگا اور اس کا ایک گناہ معاف ہوگا، پھر جب وہ نماز پڑھے تو فرشتے اس
کے لیے رحمت کی دعا کرتے رہتے ہیں جب تک وہ اپنی نماز کی جگہ میں ہے (فرشتے کہتے ہیں) اے اللہ!
اس پر رحمت بھیج، اے اللہ! اس پر رحم فرما، اور تم میں سے کوئی مسلسل نماز میں رہتا ہے جب تک وہ نماز
کے انتظار میں رہے۔ یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے۔

۲۹۱۔ حضرت ابوہریرہؓ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے پسندیدہ
مقامات اس کی مسجدیں ہیں اور سب سے بُرے مقامات اس کے بازار ہیں" یہ روایت مسلم نے نقل کی ہے۔

۲۹۲۔ حضرت ابوہریرہؓ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "میری اس مسجد میں نماز ایک ہزار گنا زیادہ
بہتر ہے اس کے علاوہ دوسری مساجد میں نماز پڑھنے سے، سوائے مسجد حرام کے"
یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے۔

۲۹۳۔ وَعَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عُرِضَتْ عَلَيَّ أَجُورُ أُمَّتِي حَتَّى الْقَذَاةُ يُخْرِجُهَا الرَّجُلُ مِنَ الْمَسْجِدِ - رَوَاهُ الْبُؤْدَاوُ وَآخَرُونَ وَصَحَّحَهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ -

۲۹۴۔ وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ الْبُزَاقُ فِي الْمَسْجِدِ خَطِيئَةٌ وَكَفَّارَتُهَا دَفْنُهَا - رَوَاهُ الشَّيْخَانُ -

۲۹۵۔ وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ الْمُتَنَتَةِ فَلَا يَقْرُبَنَّ مَسْجِدَنَا فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَتَأَذَّى مِمَّا يَتَأَذَّى مِنْهُ الْإِنْسُ - رَوَاهُ الشَّيْخَانُ -

۲۹۳ ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ ص ۶۶ باب کنس المسجد -

۲۹۴ بخاری کتاب الصلوٰۃ ص ۵۵ باب كفارة البزاق في المسجد، مسلم کتاب المساجد ص ۶۶ باب النهی عن البزاق في المسجد... الخ -

۲۹۵ مسلم کتاب المساجد ص ۶۶ باب نهى من اكل ثوما وبصلًا... الخ، بخاری کتاب المساجد ص ۵۵ باب ما جاء في الثور والشيء... الخ -

۲۹۳۔ حضرت انسؓ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”میرے سامنے میری امت کے ثواب پیش کیے گئے، یہاں تک کہ تم کا جسے آدمی مسجد سے نکال دے“

یہ حدیث ابوداؤد اور دیگر محدثین نے نقل کی ہے، ابن خزیمہ نے اُسے صحیح قرار دیا ہے۔

۲۹۴۔ حضرت انسؓ نے کہا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”مسجد میں تھوکن گناہ ہے اور اس کا کفارہ اُسے دفن کرنا ہے“

یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے۔

۲۹۵۔ حضرت جابرؓ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جس نے یہ بدبودار پودا (لہسن، پیاز، گندنا وغیرہ) کھایا، وہ ہماری مسجدوں کے قریب نہ آئے، بلاشبہ فرشتے تکلیف اٹھاتے ہیں اس سے جس سے انسان تکلیف اٹھاتے ہیں“ یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے۔

۲۹۶۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا رَأَيْتُمْ مَنْ يَبِيعُ أَوْ يَبْتَاعُ فِي الْمَسْجِدِ فَقُولُوا لَا أَرْبَحَ اللَّهُ تِجَارَتَكَ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ مَرْزُوقٍ وَحَسَنُهُ.

۲۹۷۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَوُجُوهُ بَيُوتِ أَصْحَابِهِ شَارِعَةً فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ وَجْهُوا هَذِهِ الْبُيُوتَ عَنِ الْمَسْجِدِ ثُمَّ دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ وَلَمْ يَصْنَعْ الْقَوْمُ شَيْئًا رَجَاءً أَنْ يَنْزِلَ فِيهِمْ رُخْصَةٌ فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ فَقَالَ وَجْهُوا هَذِهِ الْبُيُوتَ عَنِ الْمَسْجِدِ فَإِنِّي لَا أَحِلُّ الْمَسْجِدَ لِحَايِضٍ وَلَا لِحَبِيبٍ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

۲۹۶ ترمذی کتاب البیوع ص ۲۱۱ باب النہی عن البیع فی المسجد، دارمی کتاب الصلوة ص ۱۸۱ باب النہی عن استنشاد الضالۃ فی المسجد... الخ۔ عمل الیوم واللیلۃ للنسائی مع ترجمتہ نبوی لیل ونہار مثلاً برقم ۱۷۱۔
۲۹۷ ابوداؤد کتاب الطہارۃ ص ۱۱۲ باب فی الجنب یدخل المسجد۔

۲۹۶۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جب تم دیکھو کہ مسجد میں خرید و فروخت ہو رہی ہے، تو تم کہو، اللہ تعالیٰ تمہاری تجارت میں نفع نہ دے“
یہ حدیث نسائی اور ترمذی نے نقل کی ہے اور ترمذی نے اسے حسن قرار دیا ہے۔

۲۹۷۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، تو آپ کے صحابہؓ کے مکانوں کے دروازے مسجد میں کھلے ہوئے تھے، آپ نے فرمایا ”ان گھروں کو مسجد سے پھیر دو، آپ پھر تشریف لائے، تو لوگوں نے ابھی تک کچھ بھی نہ کیا تھا، اس امید پر کہ ان کے معاملہ میں کچھ رخصت نازل ہو جائے، آپ ان کی طرف مکملے اور فرمایا ”ان گھروں کو مسجد سے پھیر دو، وہاں میں حیض والی عورت اور جنبی کے لیے مسجد کو ملال قرار نہیں دیتا“ یہ حدیث ابوداؤد نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد حسن ہے۔

۲۹۸۔ وَعَنْ أَبِي حُمَيْدٍ رضی اللہ عنہ أَوْ أَبِي أُسَيْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ الْمَسْجِدَ فَلْيَقُلْ اللَّهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَإِذَا خَرَجَ فَلْيَقُلْ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

۲۹۹۔ وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ السَّلَمِيِّ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ الْمَسْجِدَ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ . رَوَاهُ الشَّيْخَانِ .
۳۰۰۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ خَرَجَ رَجُلٌ بَعْدَ مَا أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ

۲۹۸ مسلم کتاب صلوٰۃ المسافرين ... الخ ۲۹۸ باب ما یقول اذا دخل المسجد .
۲۹۹ مسلم کتاب صلوٰۃ المسافرين ۲۹۹ باب استحباب تحية المسجد ... الخ
بخاری کتاب الصلوة ۲۹۹ باب اذا دخل احدكم المسجد ... الخ .

۲۹۸۔ ابو حمید یا ابو اسید نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تم میں سے جب کوئی مسجد میں داخل ہو تو یوں کہے۔

اللَّهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ
(اے اللہ! میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دیں)

اور جب نکلے تو یوں کہے۔
اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ
(اے اللہ! میں آپ سے آپ کا فضل مانگتا ہوں)
یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

۲۹۹۔ حضرت ابو قتادہ سلمیٰ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو، تو دو رکعت نماز پڑھے۔
یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے۔

۳۰۰۔ حضرت ابو ہریرہؓ نے کہا، ایک شخص (مسجد سے) مؤذن کے اذان کہنے کے بعد نکلا تو انہوں (ابو ہریرہؓ)

فَقَالَ أَمَّا هَذَا فَقَدْ عَصَى أَبَا الْقَاسِمِ رضی اللہ عنہ ثُمَّ قَالَ أَمَرَ نَارِسُورُ
اللَّهُ ﷺ إِذَا كُنْتُمْ فِي الْمَسْجِدِ فَتَوَدَّيْ بِالصَّلَاةِ فَلَا يَخْرُجُ
أَحَدُكُمْ حَتَّى يُصَلِّيَ - رَوَاهُ أَحْمَدُ وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ رِجَالُهُ رِجَالُ
الصَّحِيحِ -

بَابُ خُرُوجِ النِّسَاءِ إِلَى الْمَسَاجِدِ

۳۰۱۔ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا اسْتَأْذَنَكُمْ
نِسَاءٌ كُوفُوا بِاللَّيْلِ إِلَى الْمَسْجِدِ فَأَذِنُوا لَهُنَّ، رَوَاهُ الْجَمَاعَةُ إِلَّا ابْنَ مَاجَةَ -
۳۰۰۔ مسند احمد ۴/۲۳۳، مجمع الزوائد كتاب الصلوة ۳/۲۲۲ باب فيمن خرج من
المسجد بعد الاذان -

۲۰۱۔ بخاری کتاب الاذان ۱/۱۱۱ باب خروج النساء الى المساجد... الخ، مسلوک کتاب
الصلوة ۱۸۳ باب خروج النساء الى المساجد اذا لم يترتب عليه فتنه... الخ
نسائی کتاب المساجد ۱۱۱ باب النهی عن منع النساء... الخ - ابوداؤد کتاب
الصلوة ۸۲۲ باب ما جاء في خروج النساء الى المسجد، ترمذی ابواب السفر
۱۲۲ باب في خروج النساء الى المساجد، مسند احمد ۴/۲۳۳ -

نے کہا "مگر یہ شخص تو اس نے ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی نفرمانی کی ہے، پھر کہا، یہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے حکم دیا کہ "جب تم مسجد میں ہو اور اذان کہہ دی جائے، تو تم میں سے کوئی نماز پڑھے بغیر باہر نہ جائے۔"
یہ حدیث احمد نے نقل کی ہے اور ترمذی نے کہا، اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں۔

بَابُ عَوْرَتَوْنَ كَالْمَسْجِدِ فِي مِثْلِهِ

۳۰۱۔ حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جب تم سے تمہاری عورتیں رات
کو نماز کے لیے مسجد جانے کی اجازت طلب کریں تو انہیں اجازت دے دو۔"
یہ حدیث ابن ماجہ کے علاوہ جماعت محدثین نے نقل کی ہے۔

۳۰۲۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا تَمْنَعُوا إِمَاءَ اللَّهِ مَسَاجِدَ اللَّهِ وَلِيُخْرِجُنَّ تَفِلَاتٍ - رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ خَرِزِيمَةَ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ -

۳۰۳۔ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَمْنَعُوا إِمَاءَ اللَّهِ الْمَسَاجِدَ وَلِيُخْرِجُنَّ تَفِلَاتٍ - رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَزَّازُ وَالطَّبْرَانِيُّ وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ إِسْنَادُهُ حَسَنٌ -

۳۰۴۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ لَوْ أَدْرَكَ النَّبِيُّ ﷺ مَا أَحَدَثَ النِّسَاءُ لَمَنْعَهُنَّ الْمَسْجِدَ كَمَا مَنَعَتْ نِسَاءُ بُنَيِّ إِسْرَافِيلَ

۳۰۲ سند احمد ۴۲۸، ابوداؤد کتاب الصلوة ۸۴ باب ملجاء في خروج النساء الى المسجد، ابن خزيمة جامع ابواب صلوة النساء في الجماعة ۹ رقم الحديث ۱۶۹۔

۳۰۳ سند احمد ۱۹۲، كشف الاستار كتاب الصلوة ۲۲۲، رقم المعجم الكبير للطبراني ۲۳۸ رقم ۵۲۳۹، مجمع الزوائد كتاب الصلوة ۳۲ باب خروج النساء الى المسجد... الخ۔

۳۰۲۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اللہ تعالیٰ کی بندگیوں کو اللہ تعالیٰ کی مسجدوں سے نہ روکو، اور انہیں بغیر زینت کے نکالنا چاہیئے" یہ حدیث احمد، ابوداؤد اور ابن خزمیرہ نے نقل کی ہے، اس کی اسناد حسن ہے۔

۳۰۳ حضرت زید بن خالد الجہنیؓ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اللہ تعالیٰ کی بندگیوں کو مسجدوں سے نہ روکو، انہیں چاہیئے کہ وہ بغیر زیب و زینت کے نکلیں" یہ حدیث احمد، بزار اور طبرانی نے نقل کی ہے اور بیہقی نے کہا ہے اس کی اسناد حسن ہے۔

۳۰۴۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ نے کہا "اگر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دیکھ لیتے جو عورتوں نے اب (زیب و زینت کے ساتھ مسجد میں جانا، شروع کیا تو انہیں مسجدوں سے اسی طرح روک دیتے، جیسے بنی

أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ -

۳۰۵۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَيُّمَا امْرَأَةٍ أَصَابَتْ بُخُورًا فَلَا تَشْهَدُ مَعَ الْعِشَاءِ الْآخِرَةَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ.

۳۰۶۔ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُوَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ عَمَّتِهِ أَوْ حَمِيمٍ امْرَأَةٍ إِلَى حَمِيدِ السَّاعِدِيِّ رضی اللہ عنہ أَنَّهَا جَاءَتْ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ أَحَبُّ الصَّلَاةِ مَعَكَ قَالَ قَدْ عَلِمْتُ أَنَّكَ تُحِبُّينَ الصَّلَاةَ مَعِيَ وَصَلَوَاتُكَ فِي بَيْتِكَ خَيْرٌ لَكَ مِنْ صَلَوَاتِكَ فِي حُجْرَتِكَ.

۳۰۴ بخاری کتاب الاذان ۱۱۱ باب خروج النساء الى المساجد... الخ، مسلم کتاب الصلوة ۱۸۳ باب خروج النساء الى المساجد... الخ -

۳۰۵ مسلم کتاب الصلوة ۱۸۳ باب خروج النساء الى المساجد... الخ، ابوداؤد کتاب الترجل ۲۱۹ باب فی طیب المرأة للخروج، نسائی کتاب التزییۃ ۲۸۳ باب النہی للمرأة ان تشہد الصلوة... الخ -

اسرائیل کی عورتیں روکی گئیں ۴

یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے۔

۳۰۵۔ حضرت ابوہریرہؓ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو عورت خوشبو لگائے، تو وہ ہمارے ساتھ عشاء کی نماز میں شریک نہ ہو"

یہ حدیث مسلم، ابوداؤد اور نسائی نے نقل کی ہے۔

۳۰۶۔ عبد اللہ بن سوید انصاری نے اپنی بھوپھی، حضرت ابوحمید ساعدیؓ کی بیوی ام حمیدؓ سے بیان کیا کہ "میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا اے اللہ کے پیغمبر! میں آپ کے ہمراہ نماز پڑھنے کو پسند کرتی ہوں" آپ نے فرمایا "مجھے معلوم ہے کہ تم میرے ساتھ نماز کو پسند کرتی ہو اور تیری نماز تیرے لیے تیرے رہائشی گھر میں بہتر ہے بہ نسبت بیٹھک کے اور تیری نماز بیٹھک میں تیرے لیے بہتر ہے

وَصَلَوْتُكَ فِي حُجْرَتِكَ خَيْرٌ لَّكَ مِنْ صَلَوَتِكَ فِي دَارِكَ وَصَلَوْتُكَ فِي دَارِكَ خَيْرٌ لَّكَ مِنْ صَلَوَتِكَ فِي مَسْجِدِ قَوْمِكَ وَصَلَوْتُكَ فِي مَسْجِدِ قَوْمِكَ خَيْرٌ لَّكَ مِنْ صَلَوَتِكَ فِي مَسْجِدِي قَالَ فَأَمَرْتُ فَبَنِي لَهَا مَسْجِدًا فِي أَقْصَى شَيْءٍ مِّنْ بَنِيهَا وَآظَمِهِ فَكَانَتْ تُصَلِّي فِيهِ حَتَّى لَقِيَتْ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

۳۰۷۔ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ قَالَ مَا صَلَّاتِ امْرَأَةٍ خَيْرٌ لَّهَا مِنْ قَعْرِ بَيْتِهَا إِلَّا أَنْ يَكُونَ الْمَسْجِدُ الْحَرَامُ أَوْ مَسْجِدُ النَّبِيِّ ﷺ إِلَّا امْرَأَةٌ تَخْرُجُ فِي مَنْقَلِيهَا يَغْنَى خُفَّيْهَا. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ رِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ -

۳۰۸۔ وَعَنْهُ قَالَ كَانَ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ يُصَلُّونَ

۳۰۶۔ مسند احمد ص ۳۴۱ -

۲۰۷۔ المعجم الكبير للطبرانی ص ۳۳۹ رقم ۹۴۷۲ مجمع الزوائد ص ۳۳۱ باب خروج

النساء الى المساجد ... الخ -

بر نسبت حویل کے اور تیری نماز حویل میں تیرے لیے زیادہ بہتر ہے۔ اپنے قبیلہ کی مسجد سے اور اپنے قبیلہ کی مسجد میں نماز پڑھنا تیرے لیے زیادہ بہتر ہے، میری مسجد میں نماز پڑھنے سے (عبداللہ بن سوید انصاری نے) کہا، تو انہوں نے حکم دیا، ان کے لیے ان کے رہائشی گھر کے آخری کمرے کے تاریک حصہ میں مسجد بنادی گئی (یعنی نماز کے لیے جگہ مخصوص کر دی گئی) تو وہ اسی میں نماز ادا کرتی رہیں، یہاں تک کہ اللہ عزوجل سے جا ملیں۔

یہ حدیث احمد نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد حسن ہے۔

۳۰۶۔ حضرت ابن مسعود نے کہا "کسی عورت نے نماز نہیں پڑھی جو اس کے لیے اپنے گھر کے پوشیدہ حصہ میں نماز پڑھنے سے بہتر ہو، مگر یہ کہ مسجد حرام ہو یا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد، مگر وہ عورت جو اپنے چرمی موزے پہن کر نکلتی۔"

یہ حدیث طبرانی نے کبیر میں نقل کی ہے اور ہیثمی نے کہا ہے، اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں۔

جَمِيعًا فَكَانَتْ الْمَرْأَةُ إِذَا كَانَ لَهَا خَلِيلٌ تَلْبَسُ الْقَالِبِينَ تَطُولُ بِهَا
لِخَلِيلِهَا فَالْتَقَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِنَ الْحَيْضَ فَكَانَ ابْنُ مَسْعُودٍ يَقُولُ
أَخْرَجُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ أَخْرَجَهُنَّ اللَّهُ قُلْنَا مَا الْقَالِبِينَ قَالَ رَفِضَتَيْنِ
مِنْ خَشَبٍ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ رِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ -
۳۰۹. وَعَنْ أَبِي عَمْرِو الشَّيْبَانِيِّ أَنَّهُ رَأَى عَبْدَ اللَّهِ رضي الله عنه يُخْرِجُ النِّسَاءَ
مِنَ الْمَسْجِدِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَيَقُولُ أَخْرُجْنَ إِلَى بُيُوتِكُنَّ خَيْرٌ لَكُمْ -
رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ رِجَالُهُ مُوْتَقُونَ -

۳۰۸ المعجم الکبیر للطبرانی ۳۲۲ رقم ۹۲۸۲ ، مجمع الزوائد ۳۵ باب خروج
النساء الى المساجد ... الخ -

۳۰۹ المعجم الکبیر للطبرانی ۳۲۴ رقم ۹۲۸۵ ، مجمع الزوائد کتاب الصلوة ۳۵
باب خروج النساء الى المساجد -

۳۰۸ حضرت ابن مسعودؓ نے کہا، بنی اسرائیل کے مرد، عورتیں اکٹھے نماز پڑھتے تھے، جب کسی عورت کا کوئی دوست
ہوتا، تو وہ قالین پہن کر اپنے دوست کے لیے اونچی ہو جاتی (اور دور سے پہچانی جاتی) تو اللہ تعالیٰ نے ان پر
حیض مسلط کر دیا، ابن مسعودؓ کا کرتے تھے، انہیں نکالو جہاں سے اللہ تعالیٰ نے انہیں نکالا ہے، ہم نے کہا
قالین کیا چیز ہے، انہوں نے کہا ”لکڑی کے بنے ہوئے جوتے“۔

یہ حدیث طبرانی نے کبیر میں نقل کی ہے بیہی نے کہا اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں۔

۳۰۹ ابو عمرو الشیبانی سے روایت ہے کہ میں نے عبد اللہ بن مسعودؓ کو جمعہ کے دن عورتوں کو مسجد سے نکالتے
ہوئے دیکھا، وہ کہہ رہے تھے ”اپنے گھروں میں جاؤ، وہ تمہارے لیے بہتر ہیں“
یہ حدیث طبرانی نے کبیر میں نقل کی ہے، بیہی نے کہا ہے کہ اس کے رجال ثقہ ہیں۔

أَبْوَابُ صِفَةِ الصَّلَاةِ بَابُ افْتِتَاحِ الصَّلَاةِ بِالتَّكْبِيرِ

۳۱۰۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلَاةِ فَاسْبِغْ الوُضُوءَ ثُمَّ اسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ فَكَبِّرْ . رَوَاهُ الشَّيْخَانِ .

۳۱۱۔ وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ مِفْتَاحُ الصَّلَاةِ الطُّهُورُ وَتَحْرِيمُهَا التَّكْبِيرُ وَتَحْلِيلُهَا التَّسْلِيمُ رَوَاهُ الْخَمْسَةُ إِلَّا النَّسَائِيَّ وَفِي إِسْنَادِهِ لِيْنٌ .

۳۱۲۔ بخاری کتاب الاستیذان ۱۲۳ باب من رد فقال عليك السلام، مسلم کتاب الصَّلَاةِ ص ۱۱۰، باب وجوب القراءة الفاتحة في كل ركعة ... الخ .

۳۱۱ ترمذی ابواب الصَّلَاةِ ص ۵۵ باب ما جاء في تحريم الصَّلَاةِ وتحليلها، ابوداؤد کتاب الطهارة ص ۹۹ باب فرض الوضوء ، ابن ماجه کتاب الطهارة ص ۲۲ باب مفتاح الصَّلَاةِ الطهور ، مسند احمد ص ۱۲۳ .

البواب - نماز کا طریقہ باب - تکبیر سے نماز شروع کرنا

۳۱۰۔ حضرت ابو ہریرہؓ نے کہا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جب تم نماز کے لیے کھڑے ہو تو اچھی طرح وضو کر دو، پھر قبلے کی طرف منہ کر کے تکبیر کرو۔“
یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے۔

۳۱۱۔ حضرت علی بن ابی طالبؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”نماز کی چابی طہارت ہے اور اس کی تحریمہ تکبیر ہے اور اس سے حلال کرنے والا سلام ہے۔“
یہ حدیث نسائی کے علاوہ اصحاب خمسہ نے نقل کی ہے اس کی اسناد میں کمزوری ہے۔

٣١٣- وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ مِفْتَاحُ الصَّلَاةِ التَّكْبِيرُ وَالْقَضَاؤُهَا
التَّسْلِيمُ. رَوَاهُ أَبُو نُعَيْمٍ فِي كِتَابِ الصَّلَاةِ وَقَالَ الْحَافِظُ فِي
التَّلْخِصِ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ.

٣٤- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ

٣١٣ تلخيص الحبير ٢١٦ باب صفة الصلوة نقلًا عن أبي نعيم في كتاب الصلوة.

۳۱۳۔ حضرت عبداللہ (ابن مسعودؓ) نے کہا، نماز کی چابی بیکسر ہے اور اس کا پورا ہونا سلام پھرنے سے ہے۔
یہ حدیث ابوالعیم نے کتاب الصلوٰۃ میں نقل کی ہے اور حافظ نے تلخیص (الجبر) میں کہا ہے کہ اس کی اسناد صحیح ہے۔

۳۱۴۔ حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے تو اپنے دونوں

حَذَّوْمُنْكَبِيْهِ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ - رَوَاهُ الشَّيْخَانِ -

۳۱۵ - وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ؑ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ كَانَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَذَّوْمُنْكَبِيْهِ إِلَى الْآخِرِ الْحَدِيثِ - رَوَاهُ الْخَمْسَةُ وَصَحَّحَهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ -

۳۱۶ - وَعَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ ؑ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يُحَازِيَ بِهِمَا مَنْكَبِيْهِ

۳۱۴ بخاری کتاب الاذان ص ۲۱۱ باب رفع الیدین فی التکیة الافتتاح، مسلم کتاب الصلوة ص ۱۶۸ باب استحباب رفع الیدین ... الخ -
۳۱۵ ابوداؤد کتاب الصلوة ص ۱۱۱ باب ما یستفتح به الصلوة، ابن ماجہ کتاب الصلوة ص ۶۲ باب رفع الیدین اذا رفع رأسه من الركوع، نسائی کتاب الافتتاح ص ۱۱۱ باب رفع الیدین حذو المنکبین، ترمذی ابواب الصلوة ص ۵۹ باب رفع الیدین عند الركوع، مسند احمد ص ۹۳ -

ہاتھوں کو کندھوں کے برابر اٹھاتے۔

یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے۔

۳۱۵ حضرت علی ابن ابی طالب ؑ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب فرض نماز کے لیے کھڑے ہوتے، تکبیر کرتے اور اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے دونوں کندھوں تک ہاتھ اٹھاتے، حدیث آخر تک بیان کی۔

یہ حدیث اصحاب خمسہ نے نقل کی ہے، احمد اور ترمذی نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

۳۱۶ ابو حمید الساعدی ؑ نے کہا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے، تو اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے، یہاں تک کہ اپنے دونوں کندھوں کے برابر کرتے، حدیث آخر تک بیان کی۔

الْحَدِيثُ أَخْرَجَهُ الْخُمْسَةُ إِلَّا النَّسَائِيَّ وَصَحَّحَهُ التِّرْمِذِيُّ.

۳۱۷۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ مَدًّا۔ رَوَاهُ الْخُمْسَةُ إِلَّا ابْنَ مَاجَةَ وَاسْنَادُهُ صَحِيحٌ۔

۳۱۸۔ وَعَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا كَبَّرَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يُحَازِيَ بِهِمَا أُذُنَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ حَتَّى يُحَازِيَ بِهِمَا قُرُوعَ أُذُنَيْهِ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۳۱۹ ابوداؤد کتاب الصلوة میں باب افتتاح الصلوة، ترمذی ابواب الصلوة میں باب رفع اليدين عند الركوع، ابن ماجه کتاب الصلوة میں باب رفع اليدين اذا ركع واذا رفع رأسه من الركوع، مسند احمد میں ۴۲۲۔

۳۲۰ ترمذی ابواب الصلوة میں باب في نشر الأصابع، ابوداؤد کتاب الصلوة میں باب من لم يذكر الرفع عند الركوع، نسائی کتاب الافتتاح میں باب رفع اليدين مَدًّا، مسند احمد میں ۳۴۶۔

۳۲۱ مسلو کتاب الصلوة میں باب استحباب الرفع اليدين خذو المنكبين... الخ

یہ حدیث نسائی کے علاوہ اصحاب خمسہ نے نقل کی ہے اور ترمذی نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

۳۱۷۔ حضرت ابو ہریرہؓ نے کہا، ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو بلند کر کے اٹھاتے۔“

یہ حدیث ابن ماجہ کے علاوہ اصحاب خمسہ نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۳۱۸ حضرت مالک بن الحویرثؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تکبیر کہتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے یہاں تک کہ انہیں اپنے دونوں کانوں کے برابر کرتے اور ایک روایت میں ہے ”یہاں تک کہ انہیں اپنے دونوں کانوں کے اوپر کے حصے کے برابر کرتے۔“

یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

۳۱۹۔ وَعَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ رَفَعَ يَدَيْهِ حِينَ دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ كَبَّرَ وَصَفَ هَمَامٌ حِيَالَ أُذُنَيْهِ - رَوَاهُ مُسْلِمٌ -
 ۳۲۰۔ وَعَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ حِينَ افْتَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ حِيَالَ أُذُنَيْهِ قَالَ شَمَّ أَيْتَهُمْ فَرَأَيْتَهُمْ يَرْفَعُونَ أَيْدِيَهُمْ إِلَى صُدُورِهِمْ فِي افْتِتَاحِ الصَّلَاةِ وَعَلَيْهِمْ بَرَانِسٌ وَأَكْسِيَةٌ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَآخَرُونَ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ -

بَابُ وَضْعِ الْيُمْنَى عَلَى الْيُسْرَى

۳۲۱۔ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَ النَّاسُ يُؤْمَرُونَ أَنْ يَضَعَ

۳۱۹ مسلم کتاب الصلوة ۱۱۱ -
 ۳۲۰ ابوداؤد کتاب الصلوة ۱۱۱ باب رفع الیدین باب وضع یدہ الیمنی علی الیسری -

۳۱۹۔ وائل بن حجر سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، جب آپ نماز میں داخل ہوئے تو اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے، تجھیر کی، ہمام نے بیان کیا، اپنے دونوں کانوں کے برابر۔
 یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

۳۲۰۔ حضرت وائل بن حجر نے کہا، میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، جب آپ نے نماز شروع کی تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے دونوں کانوں کے برابر اٹھایا، حضرت وائل بن حجر نے کہا، میں پھر آیا تو میں نے انہیں دیکھا کہ وہ نماز کے شروع میں اپنے ہاتھوں کو سینوں تک اٹھاتے تھے اور ان پر لمبی ٹوپیاں اور چادریں تھیں۔
 یہ حدیث ابوداؤد اور دیگر محدثین نے نقل کی ہے۔ اس کی اسناد حسن ہے۔

بَابُ دَايَاں ہاتھ بائیں پر رکھنا

۳۲۱۔ حضرت سهل بن سعد نے کہا، لوگوں سے کہا جاتا تھا کہ وہ نماز میں اپنا دایاں ہاتھ بائیں کی کلائی پر رکھیں

الرَّجُلُ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى ذِرَاعِهِ الْيُسْرَى فِي الصَّلَاةِ قَالَ أَبُو حَازِمٍ
لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا يَنْمِي ذَلِكَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۲۲۔ وَعَنْ وَاثِلِ بْنِ حُجْرٍ ﷺ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ رَفَعَ يَدَيْهِ
حِينَ دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ وَكَبَّرَ ثُمَّ اتَّخَفَ بِثَوْبِهِ ثُمَّ وَضَعَ الْيُمْنَى عَلَى
الْيُسْرَى۔ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَمُسْلِمٌ۔

۳۲۳۔ وَعَنْهُ قَالَ ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى ظَهْرِ كَفِّهِ الْيُسْرَى
وَالرُّسُغِ وَالسَّاعِدِ۔ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَابُودَاوُدَ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ۔

۳۲۴۔ وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ ﷺ كَانَ يُصَلِّيُ فَوَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرَى عَلَى

۳۲۱ بخاری کتاب الاذان ص ۱۱۱ باب وضع الیمنی علی الیسری فی الصلوة۔

۳۲۲ مسلم کتاب الصلوة ص ۳۱۱ باب وضع یدہ الیمنی علی الیسری... الخ، مسند احمد ص ۳۱۱۔

۳۲۳ مسند احمد ص ۳۱۱، نسائی کتاب الافتتاح ص ۱۱۱ باب موضع الیمین من الشمال
فی الصلوة، ابوداؤد کتاب الصلوة ص ۱۱۱ باب رفع الیدین۔

ابو حازم نے کہا، میں تو یہی جانتا ہوں کہ (حضرت پہل فرمے، یہ بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک مرفوع بیان کی۔
یہ حدیث بخاری نے نقل کی ہے۔

۳۲۲۔ واثل بن حجر سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب آپ نماز میں داخل
ہوئے تو دونوں ہاتھ اٹھائے اور بکیر کئی، پھر اپنا کپڑا اوڑھ لیا، پھر دایاں ہاتھ بائیں پر رکھا۔
یہ حدیث احمد اور مسلم نے نقل کی ہے۔

۳۲۳۔ حضرت واثل بن حجر نے کہا، پھر آپ نے اپنا دایاں ہاتھ اپنے بائیں ہاتھ کی پھٹی گٹ اور کٹائی کی
پشت پر رکھا۔

یہ حدیث احمد، نسائی اور ابوداؤد نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۳۲۴۔ حضرت ابن مسعود سے روایت ہے کہ وہ نماز ادا کر رہے تھے تو اپنا بائیں ہاتھ دائیں ہاتھ پر رکھا۔ پھر ان کو

الْيَمْنَىٰ فَرَأَهُ النَّبِيُّ ﷺ فَوَضَعَ يَدَهُ الْيَمْنَىٰ عَلَى الْيُسْرَى - رَوَاهُ
الرَّبِيعَةُ إِلَّا التِّرْمِذِيُّ وَاسْنَادُهُ حَسَنٌ -

بَابُ فِي وَضْعِ الْيَدَيْنِ عَلَى الصَّدْرِ

۳۲۵- عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ

۳۲۴ نسائی کتاب الافتتاح میں باب فی الاماوا اذا راى الرجل... الخ، ابوداؤد کتاب الصلوة میں باب وضع الیمنی علی البسری، ابن ماجہ کتاب الصلوة میں باب وضع الیمنین علی الشمال فی الصلوة۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا تو ان کا دایاں ہاتھ بائیں پر رکھا۔
یہ حدیث ترمذی کے علاوہ اصحاب الربیع نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد حسن ہے۔

باب۔ ہاتھوں کو سینے پر رکھنا

۳۲۵- حضرت وائل بن حجرؓ نے کہا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز ادا کی، تو آپ نے اپنا
۳۲۵۔ یہ روایت اعلام الموقعین میں ۳۲۴ المثال الثانی والثالثون میں علامہ ابن قیمؒ نے بحوالہ ابن خزمیہ نقل کی ہے اور ساتھ
یہ صراحت بھی کی ہے کہ یہ روایت محدثین کی ایک جماعت نقل کرتی ہے، لیکن علی صدرہ کے الفاظ صرف مؤمل بن
الکھیل ہی نقل کرتا ہے۔ علامہ ابن قیمؒ نے مذکورہ حدیث سے ہاتھ کھلے چھوڑنے کو سنت صحیحہ کی مخالفت قرار دیا ہے
کیونکہ ہاتھ باندھنا سنت ہے، ساتھ ہی علامہ موصوف نے علی صدرہ کے الفاظ غیر محفوظ ہونے کی طرف بھی اشارہ کر دیا
ہے کہ یہ الفاظ صرف مؤمل بن الکھیل نے نقل کیے ہیں، سفیان ثوریؒ کے دیگر شاگرد یہ روایت تو نقل کرتے ہیں، لیکن یہ
الفاظ نقل نہیں کرتے۔

معصفت نے التعلیق الحسن میں کہا ہے کہ مجھے صحیح ابن خزمیہ کا نسخہ نہیں ملا، صحیح ابن خزمیہ کی سند اس طرح ہے۔

اخبرنا ابو طاهرنا ابو بکرنا ابو موسیٰ نا مؤمل نا سفیان عن عاصم

بن کلیب عن ابيه عن وائل بن حجب قال صَلَّيْتُ الخ۔

اور یہ روایت السنن الکبریٰ للبیہقیؒ کتاب الصلوة میں ۳۲۴ باب وضع الیدین علی صدرہ میں موجود ہے التعلیق الحسن

فَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى يَدِهِ الْيُسْرَى عَلَى صَدْرِهِ - رَوَاهُ ابْنُ خَزِيمَةَ فِي صَحِيحِهِ وَفِي إِسْنَادِهِ نَظَرٌ وَزِيَادَةٌ عَلَى صَدْرِهِ غَيْرُ مُحْفُوظَةٍ

۳۲۵ صحیح ابن خزیمة کتاب الصلوٰۃ ص ۲۲۳ رقم الحديث ۲۷۹ -

دایاں ہاتھ اپنے بائیں ہاتھ پر سینے کے اوپر رکھا۔

یہ حدیث ابن خزمیر نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے اور اس کی اسناد میں کلام ہے۔ سینے پر ہاتھ رکھنے (کے

افعال) کی زیادتی غیر محفوظ ہے۔

میں اس کی پوری سند یقیناً موجود ہے، اس میں بھی مؤمل بن اسماعیل عن الثوری عن عاصم بن کلیب ہے۔
مؤمل بن اسماعیل کی وجہ سے ہی مصنف نے کہا ہے ”وَفِي إِسْنَادِهِ لَسْتُ“ کیونکہ مؤمل پر شدید جرح ہے۔ البوصام
اسے کثیر الخطا اور امام بخاری اسے منکر الحدیث کہتے ہیں، امام ابو زرہ کہتے ہیں ”فِي حَدِيثِهِ خَطَأٌ كَثِيرٌ“
(میران الاعتدال ص ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰)

یہ روایت ابو داؤد، کتاب الصلوٰۃ ص ۵۹ باب رفع الیدین، ابن ماجہ، ابواب الصلوٰۃ ص ۵۹ باب وضع الیمین
علی شمال میں دو سندوں سے نسائی کتاب الصلوٰۃ ص ۱۲۱ باب موضع الیمین من الشمال فی الصلوٰۃ اور مسند احمد ص ۳۱۱ میں ایک
سند ص ۳۱۱ میں دو سندوں سے ص ۳۱۱ میں ایک سند سے یعنی صرف مسند احمد میں چار سندوں سے موجود ہے، کیس
بھی علی صدرہ کے الفاظ نہیں ہیں، یہ الفاظ صرف مؤمل بن اسماعیل نے نقل کیے ہیں اور یہ راوی اتنی زیادہ جرح ہوتے
ہوئے کسی طرح بھی یہ الفاظ ثابت نہیں کر سکتا۔

علاوہ ازیں امام سفیان ثوری کا اپنا عمل ناف کے نیچے ہاتھ باندھنے پر ہے اور پھر ان الفاظ میں اضطراب
بھی ہے، ابن خزمیر میں علی صدرہ ہے، مسند بزار میں عند صدرہ اور ابن ابی شیبہ میں تحت السرۃ ہے۔
تبلیغ مصنف نے التعلیق الحسن میں علامہ ابن قیمؒ پر تنقید کرتے ہوئے کہا ہے کہ ابن قیمؒ نے کیسے سینے پر ہاتھ باندھنے
کو سنت صحیحہ قرار دیا ہے۔ حالانکہ علی صدرہ کے الفاظ شاید غیر محفوظ ہیں، علاوہ ازیں اس میں اضطراب بھی ہے۔
بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مصنفؒ سے اس مقام پر علامہ ابن قیمؒ کی عبارت سمجھنے میں سہو ہوا ہے۔ علامہ ابن قیمؒ
ہاتھ باندھنے کو سنت صحیحہ قرار دیا ہے اور کھلے چھوڑنے کو اس کی خلاف ورزی کہتے ہیں، سینے پر ہاتھ باندھنے کو علامہؒ کے
سنت صحیحہ نہیں کہا، کیونکہ علامہ صرف خود البدائع الفوائد میں لکھتے ہیں۔

اور مکروہ ہے کہ ہاتھ سینے پر باندھے جائیں اور
یہ اس وجہ سے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے

وَيَكْرَهُ أَنْ يُجْعَلَهَا عَلَى الصَّدْرِ
وَذَلِكَ بِمَا رَوَى عَنِ النَّبِيِّ

۳۲۶۔ وَعَنْ قَبِيصَةَ بْنِ هَلْبٍ عَنْ أَبِيهِ رضی اللہ عنہ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَنْصَرِفُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ وَرَأَيْتُهُ يَضَعُ هَذِهِ عَلَى صَدْرِهِ وَيَضَعُ الْيُمْنَى عَلَى الْيُسْرَى فَوْقَ الْمَفْصِلِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَاسْنَادُهُ حَسَنٌ لَكِنْ قَوْلُهُ عَلَى صَدْرِهِ غَيْرُ مَحْفُوظٍ -

۳۲۷۔ وَعَنْ طَاوُسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَضَعُ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى يَدِهِ الْيُسْرَى تَشْوِيشًا بِهِمَا عَلَى صَدْرِهِ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ -

۳۲۶ مسند احمد ۲۲۶ - ۵۶

۳۲۶۔ قبیسہ بن ہلب سے روایت ہے کہ میرے والد نے کہا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ اپنی دائیں جانب سے پھرتے اور بائیں جانب سے بھی اور میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ نے یہ اپنے سینے پر رکھا کیونکہ اس نے طریقہ بیان کیا کہ دایاں ہاتھ بائیں پر جوڑ کے اوپر۔

یہ حدیث احمد نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد حسن ہے، لیکن ان کی بات "سینے پر غیر محفوظ ہے۔"

۳۲۷۔ طاؤس نے کہا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنا دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھتے، پھر دونوں ہاتھ سینے پر باندھتے اور آپ نماز میں ہوتے۔

صلی اللہ علیہ وسلم أَشْنَأُ
نَهَى عَنِ التَّكْفِيرِ وَهُوَ وَضْعُ الْيَدِ
عَلَى الصَّدْرِ -
روایت کیا گیا ہے کہ آپ نے تکفیر سے منع فرمایا ہے
اور وہ ہاتھ سینے پر رکھنا ہے۔

(بدائع الفوائد ص ۹۱)

اسی طرح رواہ الجماعة پر تنقید بھی صحیح معلوم نہیں ہوتی، کیونکہ یہ حدیث جماعت محدثین نے ہی نقل کی ہے اور ابن تیمیہ بھی یہی کہہ رہے ہیں کہ حدیث تو جماعت نے نقل کی ہے لیکن علی صدرہ صرف ابن عمر میں ہے اس میں بھی مؤمل بن املیل ہے۔ فانهم

۳۲۶۔ یہ حدیث ترمذی، ابواب الصلوٰۃ ص ۵۹ باب وضع الیمین علی الشمال الخ، ابن ماجہ، ابواب اقامۃ الصلوٰۃ ص ۵۹ باب وضع الیمین علی الشمال الخ دارقطنی، کتاب الصلوٰۃ ص ۲۸ باب فی اخذ الشمال بالیمین الخ مسند احمد ص ۲۲۶ میں موجود ہے لیکن

بَابُ فِي وَضْعِ الْيَدَيْنِ فَوْقَ السَّرَقِ

٣٢٧ مراسيل ملحقه سنن الجب داود كتاب الصلوة من باب ما جاء في الاستفتاح -

نیموی نے کہا اور اس باب میں اور بھی احادیث ہیں جو سب کی سب ضعیف ہیں۔

باب۔ ہاتھوں کو ناف کے اوپر رکھنے کے بارہ میں

ان میں علی صدرہ کے الفاظ نہیں ہیں، نیز اس کی سند میں مساک بن حرب مختلف فیہ راوی ہے (میزان الاستدلال ص ۲۳۲ تا ۲۳۳)۔ یہ روایت ایک تو مرسل ہے، دوسرا اس کی سندیں سلمان بن مرسل ہے، امام نسائی کہتے ہیں، قوی راوی نہیں، امام بخاری کہتے ہیں محدثہ مذاکیہ (تمذیب التذیب ص ۲۲۶) وفی حدیثہ بعض لین (تقریب ص ۱۳۶)۔

۱۷ قولہ کے لیے ضعیفہ۔ ۱۸ اہم بیوقوفی نے سنن الکبریٰ، کتاب الصلوٰۃ ص ۳۱۱ باب وضع الیدین علی الصدر میں حضرت وائس بن حجر فرمے مرفوع روایت نقل کی ہے، اس کی سند میں ایک تو محمد بن حجر المحض می بدر جرح ہے۔ (میزان الاعتدال ص ۳۱۵)

۴۰
دوسرا سعید بن عبد الجبار پر بھی جرح ہے (میزان الاعتدال ص ۱۲۷، ۳۲۲۵) تیسرا سعید بن عبد الجبار عن ابیہ
عن ائمہ میں ائمہ بھی مجہول ہے۔

۲ امام بیہقی نے سنن الکبریٰ، کتاب الصلوٰۃ ص ۳۱۲ باب وضع الیدین علی الصدر الخ میں حضرت ابن عباسؓ سے روایت نقل کی ہے۔ ایک تو اس کی سند میں روح بن المہیب پر شدید جرح ہے۔ ابن جان کہتے ہیں، یہ شخص ثقہ راویوں سے موضوع روایات نقل کرتا ہے، اس کی روایت بیان کرنا حلال نہیں (میزان الاعتدال ص ۲۸۱) دوسرا اس میں عند الخمر کے الفاظ ہیں۔

الرَّسَخِ فَوْقَ السَّرَّةِ - رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَزِيَادَةُ فَوْقَ السَّرَّةِ غَيْرُ مُحْفُوظَةٍ .
 ۳۲۹ . وَعَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ أَمَرَنِي عَطَاءٌ أَنْ أَسْأَلَ سَعِيدًا أَيْنَ تَكُونُ
 الْيَدَانِ فِي الصَّلَاةِ فَوْقَ السَّرَّةِ أَوْ أَسْفَلَ مِنَ السَّرَّةِ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ
 سَعِيدٌ فَوْقَ السَّرَّةِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ - وَإِسْنَادُهُ لَيْسَ بِالْقَوِي .

۳۲۸ ابوداؤد کتاب الصلوة ص ۲۵۱ برقم ۵۶، باب وضع الیمنی علی الیسری فی الصلوة هذا
 الحدیث موجود فی بعض نسخ ابی داؤد دون بعض نقلناه من مطبوعة المصر وایضاً
 موجود فی حواشی طبع مکتبہ امدادیہ ملتان - (پاکستان)

۳۲۹ سنن الکبریٰ للبیہقی کتاب الصلوة ص ۳۱۱ باب وضع الیدین علی الصدر الخ

دائیں ہاتھ کے ساتھ گٹ کے اوپر سے پکڑا ہوا تھا۔

یہ حدیث ابوداؤد نے نقل کی ہے اور "ناف کے اوپر" (کے الفاظ) کی زیادتی غیر محفوظ ہے۔

۳۲۹ ابوالزبیر نے کہا، مجھے عطاءؓ نے کہا کہ میں سعید (ابن جبیرؓ) سے پوچھوں کہ نماز میں ہاتھ کہاں ہوں، ناف
 کے اوپر یا ناف کے نیچے، میں نے ان سے پوچھا تو سعید نے کہا "ناف کے اوپر"۔
 یہ حدیث بیہقی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد قوی نہیں ہے۔

۳۲۸ یہ روایت بخاری کتاب التہجد ص ۱۵۹ باب استناتہ الید فی الصلوة میں تعلیقاً اور مصنف ابن ابی شیبہ کتاب الصلوة
 ص ۳۹۹ باب وضع الیمین علی الشمال میں موجود ہے۔ ان میں فوق السرة کے الفاظ نہیں ہیں، فوق السرة کے الفاظ نقل کرنے میں
 شجاع بن الولیدؓ ابن طاہرؓ عبد السلام بن حازم متفقہ ہے۔ جو کہ مختلف فیہ ہے (میزان الاعتدال ص ۲۶۱ ۲۶۲)۔
 ۳۲۹ اس حدیث کی سند میں زید بن الحباب ہے، امام احمد کہتے ہیں سچا ہے، لیکن کثیر الخطا ہے، ابن حبان کہتے ہیں ۔
 احادیثہ عن الثقات مقلوبہ (میزان الاعتدال ص ۲۹۹)۔

نیز اس کی سند میں یحییٰ بن ابی طالب پر بھی کافی جرح ہے۔ (میزان الاعتدال ص ۳۸۶ ۳۸۷)۔

بَابُ فِي وَضْعِ الْيَدَيْنِ تَحْتَ السُّرَّةِ

۳۳۰۔ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَايِلَ بْنِ حُجْرٍ عَنْ أَبِيهِ رضی اللہ عنہ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم يَضَعُ يَمِينَهُ عَلَى شِمَالِهِ فِي الصَّلَاةِ تَحْتَ السُّرَّةِ - رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ - وَاسْنَادُهُ صَحِيحٌ -

۳۳۱۔ وَعَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ حَسَّانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا مِجْلَزٍ أَوْ سَأَلْتُهُ قَالَ قُلْتُ كَيْفَ أَضَعُ قَالَ يَضَعُ بَاطِنَ كَفِّ يَمِينِهِ عَلَى ظَاهِرِ كَفِّ شِمَالِهِ وَيَجْعَلُهُمَا أَسْفَلَ مِنَ السُّرَّةِ - رَوَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ - وَاسْنَادُهُ صَحِيحٌ -

۳۳۲۔ وَعَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ يَضَعُ يَمِينَهُ عَلَى شِمَالِهِ فِي الصَّلَاةِ تَحْتَ السُّرَّةِ

۳۳۰ مصنف ابن ابی شیبہ کتاب الصلوات ۳۹۹ باب وضع اليمين على الشمال -
۳۳۱ مصنف ابن ابی شیبہ کتاب الصلوات ۳۹۹ باب وضع اليمين على الشمال -

باب - ہاتھوں کو ناف کے نیچے رکھنا

۳۳۰۔ علقمہ بن وائل بن حجر سے روایت ہے کہ میرے والد نے کہا ”میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے اپنا دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر ناف کے نیچے رکھا“
یہ حدیث ابن ابی شیبہ نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۳۳۱۔ حجاج بن حسان نے کہا، میں نے ابو مجلز سے سنا کہا میں نے اُن سے پوچھا (راوی کو شک ہے) میں نے کہا میں (ہاتھ) کیسے رکھوں، انہوں نے کہا کہ وہ دائیں ہاتھ کی ہتھیلی کو بائیں ہاتھ کی ہتھیلی کی پشت پر رکھے اور انہیں ناف سے نیچے رکھے۔

یہ حدیث ابن ابی شیبہ نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۳۳۲۔ ابراہیم دہخانی نے کہا ”نماز میں دائیں ہاتھ کو بائیں پر ناف کے نیچے رکھے“

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ - وَاسْنَادُهُ حَسَنٌ -

بَابُ مَا يَقْرَأُ بَعْدَ تَكْبِيرَةِ الْإِحْرَامِ

۳۳۳. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَسْكُتُ بَيْنَ التَّكْبِيرِ وَبَيْنَ الْقِرَاءَةِ إِسْكَاتَةً قَالَ أَحْسِبُهُ قَالَ هُنَيْيَةً فَقُلْتُ يَا أُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ إِسْكَاتُكَ بَيْنَ التَّكْبِيرِ وَبَيْنَ الْقِرَاءَةِ مَا تَقُولُ قَالَ أَقُولُ اللَّهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اللَّهُمَّ نَقِّنِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنْقَى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ

۳۳۳ مصنف ابن ابی شیبہ کتاب الصلوات سنہ ۳ باب وضع الیمین علی الشمال۔

یہ حدیث ابن ابی شیبہ نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد حسن ہے۔

باب - تکبیر تحریمہ کے بعد کیا پڑھے

۳۳۳۔ حضرت ابی ہریرہؓ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قراءۃ اور تکبیر کے درمیان خاموشی اختیار فرماتے (راوی نے کہا) میرا خیال ہے کہ انہوں نے کہا تھوڑی دیر (خاموشی فرماتے) (ابو ہریرہؓ نے کہا) میں نے عرض کیا، اے اللہ تعالیٰ کے رسول! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، آپ تکبیر اور قراءۃ کے درمیان خاموشی کے دوران کیا پڑھتے ہیں، آپ نے فرمایا "میں کہتا ہوں۔"

اللَّهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ	اے اللہ! میرے اور میری خطاؤں کے درمیان
كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ	اس طرح دوری فرما دیں جس طرح آپ نے مشرق
وَالْمَغْرِبِ اللَّهُمَّ نَقِّنِي مِنَ	و مغرب کے درمیان دوری فرمائی ہے، اے
الْخَطَايَا كَمَا يُنْقَى الثَّوْبُ	اللہ! مجھے خطاؤں سے ایسے صاف ستھرا فرمادیں
الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ اللَّهُمَّ اغْسِلْ	جیسے سفید کپڑا میل سے صاف ستھرا کیا جاتا ہے

اللَّهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِالْمَاءِ وَالشَّلْحِ وَالْكَبَرِدِ - رَوَاهُ الْجَمَاعَةُ
إِلَّا التِّرْمِذِيَّ.

۳۳۴. وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ؑ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ كَانَ
إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ قَالَ وَجَّهْتُ وَجْهِي لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ
حَنِيفًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي
لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذَلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ

۲۳۳ بخاری کتاب الاذان ۳۱۱ باب ما یقرء بعد التکبیر، مسلوک کتاب
المساجد ۲۱۹ باب ما یقال بین تکبیرة الاحرام والقراءة، نسائی کتاب الافتتاح
۲۲۲ باب الدعاء بین التکبیر والقراءة، ابوداؤد کتاب الصلوة ۳۱۱ باب
السلکة عند الافتتاح، ابن ماجه کتاب الصلوة ۵۸ باب افتتاح الصلوة،
مسند احمد ۲۳۱ -

خَطَايَايَ بِالْمَاءِ وَالشَّلْحِ وَالْكَبَرِدِ اے اللہ! میری خطاؤں کو پانی، برف اور اوسلے
سے دھو ڈالیں

یہ حدیث ترمذی کے علاوہ جماعت محدثین نے نقل کی ہے۔

۳۳۴. حضرت علی بن ابی طالب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لیے کھڑے
ہوتے تو پڑھتے۔

”وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَوَاتِ
وَالْأَرْضَ حَنِيفًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ
إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي
لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، لَا شَرِيكَ لَهُ
وَبِذَلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ
اللَّهُمَّ أَنْتَ الْمَلِكُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ

میں نے اپنا چہرہ اس ذات کی طرف کیسے ہو کر پھیر
دیا جس کے آسمانوں اور زمین کو پیدا فرمایا اور میں
شرک کرنے والوں میں سے نہیں ہوں، بلاشبہ
میری نماز قربانی زندگی اور موت اللہ تعالیٰ کے
لیے ہے جو تمام جہانوں کے پروردگار ہیں۔ ان کا
کوئی شریک نہیں اور مجھے اسی کا حکم دیا گیا ہے

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْمَلِكُ لَا اِلَهَ اِلَّا اَنْتَ اَنْتَ رَبِّيْ وَ اَنَا عَبْدُكَ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ
وَ اعْتَرَفْتُ بِذَنْبِيْ فَاعْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ جَمِيْعًا اِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا
اَنْتَ وَاَهْدِنِيْ لِحَسَنِ الْاَخْلَاقِ لَا يَهْدِيْ لِحَسَنِهَا اِلَّا اَنْتَ وَاَصْرِفْ
عَنِّيْ سَيِّئَهَا لَا يَصْرِفْ عَنِّيْ سَيِّئَهَا اِلَّا اَنْتَ لَبِيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ
كُلُّهُ فِيْ يَدَيْكَ وَالشَّرُّ لَيْسَ اِلَيْكَ اَنَا بِكَ وَ اِلَيْكَ تَبَارَكْتَ وَ تَعَالَيْتَ

اَنْتَ، اَنْتَ رَبِّيْ وَ اَنَا عَبْدُكَ
ظَلَمْتُ نَفْسِيْ وَ اعْتَرَفْتُ بِذَنْبِيْ
فَاعْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ جَمِيْعًا اِنَّهُ لَا
يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ وَاَهْدِنِيْ
لِحَسَنِ الْاَخْلَاقِ لَا يَهْدِيْ
لِحَسَنِهَا اِلَّا اَنْتَ وَاَصْرِفْ عَنِّيْ
سَيِّئَهَا لَا يَصْرِفْ عَنِّيْ سَيِّئَهَا
اِلَّا اَنْتَ لَبِيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ
كُلُّهُ فِيْ يَدَيْكَ وَالشَّرُّ لَيْسَ
اِلَيْكَ، اَنَا بِكَ وَ اِلَيْكَ تَبَارَكْتَ
وَ تَعَالَيْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَ اَتُوْبُ
اِلَيْكَ۔

اور میں فرمانبرداروں میں سے ہوں، اے اللہ
آپ بادشاہ ہیں، آپ کے سوا کوئی معبود نہیں،
آپ میرے پروردگار ہیں اور میں آپ کا بندہ
ہوں، میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور میں اپنے گناہ
کا اعتراف کرتا ہوں، پس آپ مجھے میرے تمام
گناہ معاف فرمادیں، کیونکہ آپ کے بغیر کوئی گناہ
معاف نہیں کر سکتا اور عمدہ اخلاق کی طرف میری
راہنمائی فرمائیں، اچھے اخلاق کی طرف آپ کے سوا
کوئی راہنمائی نہیں کر سکتا، اور آپ کے سوا
مجھ سے بُرے اخلاق کو کوئی ہٹا نہیں سکتا میں آپ
کی خدمت میں بار بار حاضر ہوں اور تمام بھلائی آپ
کے قبضہ میں ہے اور بُرائی آپ کی طرف نہیں آسکتی
میں آپ کے ساتھ اور آپ کی طرف پناہ پکڑتا ہوں
آپ بابرکت اور بلند ہیں میں آپ سے بخشش طلب
کرتا ہوں اور آپ کی طرف رجوع کرتا ہوں۔

أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ وَإِذَا رَكَعَ قَالَ إِلَى الْخَيْرِ الْحَدِيثُ - رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي صَلَاةِ اللَّيْلِ -

۳۳۵. وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا قَامَ يُصَلِّي تَطَوُّعًا قَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا مُسْلِمًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذَلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ اللَّهُمَّ أَنْتَ الْمَلِكُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ تَشْمُ يَقْرَأُ - رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ -

۳۳۴. مسلو کتاب صلوۃ المسافرین وقصرها ۲۶۳ باب صلوۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ودعاہ باللیل -

۳۳۵. نسائی کتاب الافتتاح ۳۳ باب الدعاء بین التکبیر والقراءة -

اور جب رکوع فرماتے تو آخر تک حدیث بیان کی -

یہ حدیث مسلم نے (باب) صلوۃ اللیل میں نقل کی ہے -

۳۳۵. محمد بن مسلم فرماتے کہ ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نفل پڑھنے کے لیے کھڑے ہوتے تو فرماتے -

”اللَّهُ أَكْبَرُ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا مُسْلِمًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذَلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ اللَّهُمَّ أَنْتَ الْمَلِكُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ“

پھر قراتہ فرماتے

یہ حدیث نسائی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے -

۳۳۶۔ وَعَنْ حُمَيْدِ الطَّوِيلِ عَنِ النَّسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا اسْتَفْتَحَ الصَّلَاةَ قَالَ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي كِتَابِهِ الْمُقَرَّدِ فِي الدُّعَاءِ وَإِسْنَادُهُ جَيِّدٌ.

۳۳۷۔ وَعَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عُمَرَ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ كَانَ إِذَا اسْتَفْتَحَ الصَّلَاةَ قَالَ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ. رَوَاهُ الدَّارِقُطْنِيُّ وَالطَّحَاوِيُّ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ.

۳۳۶ الدراية في تخریج احادیث الہدایة، کتاب الصلوة ۱۲۹ باب صفة الصلوة نقلًا عن الطبرانی في الدعاء۔

۳۳۷ دارقطنی کتاب الصلوة من ۳۱۱ باب دعاء الاستفتاح بعد التکبیر، طحاوی کتاب الصلوة ۱۳۱۱ باب ما یقال بعد تکبیرة الافتتاح۔

۳۳۶ حمید الطویل سے روایت ہے حضرت انس بن مالک نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع فرماتے تھے تو پڑھتے۔

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ
اے اللہ! آپ پاک ہیں! ہم آپ کی تعریف بیان کرتے ہیں، آپ کا نام بابرکت ہے! آپ کی بزرگی بلند ہے! اور آپ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں،

یہ حدیث طبرانی نے اپنی کتاب "المقرد" (باب) دعائیں نقل کی ہے اور اس کی اسناد جید ہے۔

۳۳۷ اسود سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ جب نماز شروع کرتے تو یہ دعا پڑھتے۔

”سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ“

یہ حدیث دارقطنی اور طحاوی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۳۳۸۔ وَعَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ كَانَ عُمَانُ رضی اللہ عنہ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ يَقُولُ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ. يُسَمِعُنَا ذِكْرَكَ. رَوَاهُ الدَّارِقُطْنِيُّ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

بَابُ التَّعَوُّذِ وَقِرَاءَةِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَتَرْكِ الْجَهْرِ بِهِمَا
قَالَ اللَّهُ تَعَالَى (فَإِذَا قَرَأْتَ الْقُرْآنَ فَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ)

۳۳۹۔ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدٍ قَالَ رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ حِينَ افْتَتَحَ الصَّلَاةَ كَبَّرَ ثُمَّ قَالَ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ

۳۳۸۔ دارقطنی کتاب الصلوة ص ۳۲۰ باب دعاء الاستفتاح بعد التكبیر۔

۳۳۸۔ ابو وائل نے کہا، حضرت عثمان غنی جب نماز شروع کرتے تو کہتے

”سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ“

ہمیں یہ سناتے

یہ حدیث دارقطنی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد حسن ہے۔

بَابُ - تَعَوُّذِ اور بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ پڑھنا اور انہیں بلند آواز سے نہ پڑھنا
اللہ تعالیٰ نے فرمایا، جب تم قرآن پاک پڑھو تو اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ پڑھو۔

۳۳۹۔ اسود بن یزید نے کہا، میں نے عمر بن الخطاب کو دیکھا کہ جب وہ نماز شروع کرتے تو یہی کہتے، پھر وہ دعا پڑھتے ”سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ“

اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ شَعْرَتَيْ عَوْذُ رَوَاهُ الدَّارِقُطْنِيُّ
وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ .

۳۴۰۔ وَعَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ كَانَ نَوَاسِئِرُ وَنَ التَّعَوُّذُ وَالْبِسْمَلَةُ فِي الصَّلَاةِ
رَوَاهُ سَعِيدُ ابْنِ مَنْصُورٍ فِي سُنَنِهِ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ .

۳۴۱۔ وَعَنْ نَعِيمِ الْمُجَمَّرِ قَالَ صَلَّيْتُ وَرَأَى أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ فَقَرَأَ
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ شَعْرَةً قَرَأَ بِأَمْرِ الْقُرْآنِ حَتَّى إِذَا بَلَغَ غَيْرَ
الْمَعْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الْمَنَالَيْنِ فَقَالَ أَمِينَ فَقَالَ النَّاسُ أَمِينَ وَيَقُولُ
كُلَّمَا سَجَدَ اللَّهُ أَكْبَرُ وَإِذَا قَامَ مِنَ الْجُلُوسِ فِي الْإِشْتَاتَيْنِ قَالَ اللَّهُ

۳۳۹ دارقطنی کتاب الصلوة منہ باب دعاء الاستفتاح بعد التکبیر۔
۳۴۰ الدرایۃ کتاب الصلوة منہ باب صفة الصلوة نقلًا عن سعید بن منصور۔

اس کے بعد اَعُوذُ بِاللّٰهِ پڑھتے۔

یہ حدیث دارقطنی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۳۴۰۔ ابو وائل نے کہا ”وہ (صحابہ کرام) نمازیں اَعُوذُ بِاللّٰهِ اور بِسْمِ اللّٰهِ کہتے پڑھتے تھے۔“

یہ حدیث سعید بن منصور نے اپنی سنن میں نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۳۴۱۔ نعیم المجر نے کہا، میں نے حضرت ابو ہریرہؓ کے پیچھے نماز پڑھی، تو انہوں نے پڑھا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ (شروع کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کے نام سے جو بھر مہربان نہایت

رحم والے ہیں۔)

پھر انہوں نے سورۃ فاتحہ پڑھی، یہاں تک کہ جب ”عَلِی الْمَعْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّیْنَ“

پر پہنچے تو آمین کہی، لوگوں نے بھی آمین کہی۔ جب بھی پھڑکتے تو اللہ اکبر کہتے اور جب دو رکعتوں میں بیٹھ

کہ کھڑے ہوتے اللہ اکبر کہتا اور جب سلام پھیرتا تو کہا ”اُس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان

اَكْبَرُ وَاِذَا سَلَّمَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ اِنِّي لَا شَبَهَكُمْ صَلَوةَ رَسُوْلِ
اللّٰهِ ﷺ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالتَّحَاوِيُّ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ الْجَارُودِ وَابْنُ
حَبَّانٍ وَالحَاكِمُ وَالبَيْهَقِيُّ وَاسْنَادُهُ صَحِيحٌ -

۳۴۲. وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَابَابَكُرَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَعُمَرَ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمُ كَانُوْا يَفْتَتِحُوْنَ الصَّلَوةَ بِالْحَمْدِ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ - رَوَاهُ
الشَّيْخَانِ وَزَادَ مُسْلِمٌ لَا يَذْكُرُوْنَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
فِيْ اَوَّلِ قِرْآةٍ وَلَا فِيْ اٰخِرِهَا -

۳۴۱ نسائی کتاب الافتاح ۱۴۴ باب قراۃ بسم اللہ الرحمن الرحیم، طحاوی
کتاب الصلوٰۃ ۱۳۱ باب قراۃ بسم اللہ الرحمن الرحیم، صحیح ابن خزیمہ
کتاب الصلوٰۃ ۱۵۱ رقم الحدیث ۴۹۹، صحیح ابن حبان کتاب الصلوٰۃ
۱۴۴ رقم الحدیث ۱۷۹، مستدرک حاکم کتاب الصلوٰۃ ۲۱۱ باب
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرأ فی الصلوٰۃ بسم اللہ الرحمن
الرحیم... الخ، منقی ابن جارود ۱۸۴ باب صفة الصلوٰۃ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم۔ سنن الکبریٰ للبیہقی ۴۶۶ کتاب الصلوٰۃ باب افتتاح القراۃ۔

۳۴۲ بخاری کتاب الاذان ۱۱۱ باب ما یقرء بعد التکبیر، مسلم کتاب الصلوٰۃ
۱۱۱ باب حجة من قال لا یجہر بالبسملة۔

ہے، میں تم سب سے نمازیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زیادہ مشابہ ہوں۔

یہ حدیث نسائی، طحاوی، ابن خزمیر، ابن الجارود، ابن حبان، حاکم اور بیہقی نے نقل کی ہے اور اس کی

اسناد صحیح ہے۔

۳۴۲۔ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ بلاشبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ نماز

الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ سے شروع فرماتے تھے۔

یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے اور مسلم نے یہ الفاظ زیادہ نقل کیے ہیں اور یہ حضرات قراۃ کے شروع

اور آخر میں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ذکر نہیں فرماتے تھے۔

۳۴۳۔ وَعَنْهُ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَعُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَعُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَلَمْ أَسْمَعْ أَحَدًا مِنْهُمْ يَقْرَأُ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ - رَوَاهُ مُسْلِمٌ -

۳۴۴۔ وَعَنْهُ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ فَلَمْ أَسْمَعْ أَحَدًا مِنْهُمْ يَجْهَرُ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ - رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَآخَرُونَ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ -

۳۴۵۔ وَعَنِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغْفَلٍ قَالَ سَمِعَنِي أَبِي وَأَنَا فِي الصَّلَاةِ أَقُولُ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ فَقَالَ لِي أَيْ بُنَيَّ مُحَدَّثُ آيَاكَ وَالْحَدَّثُ قَالَ وَلَمْ أَرَ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كَانَ أَبْغَضُ إِلَيْهِ الْحَدَّثُ

۳۴۳ مسلم کتاب الصلوة ص ۱۱۱ باب حجة من قال لا يجهر بالبسملة -

۳۴۴ نسائی کتاب الافتتاح ص ۱۱۱ باب ترك الجهر بسم الله الرحمن الرحيم -

۳۴۳۔ حضرت انسؓ نے کہا ”میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابو بکرؓ، حضرت عمرؓ اور عثمانؓ کے ہمراہ نماز پڑھی، میں نے ان میں سے کسی ایک سے بھی نہیں سنا جو بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھتے ہوں“ یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

۳۴۴۔ حضرت انسؓ نے کہا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، ابو بکرؓ، عمرؓ اور عثمانؓ رضی اللہ عنہم کے پیچھے نماز پڑھی، میں نے ان میں سے کسی ایک سے بھی نہیں سنا کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم اونچی آواز سے پڑھتے ہوں۔

یہ حدیث نسائی اور دیگر محدثین نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۳۴۵۔ ابن عبد اللہ بن المغفلؓ نے کہا، مجھے میرے والد نے سنائیں نمازیں بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھ رہا تھا، تو انہوں نے مجھے کہا ”اے میرے بیٹے! یہ (دین میں) نئی بات ہے اور تم نئی بات سے بچو اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ میں کسی کو نہیں دیکھا کہ جس کے نزدیک اسلام میں نئی بات پیدا کرنے سے زیادہ

فِي الْإِسْلَامِ يُعْنَى مِنْهُ وَقَالَ قَدْ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وَمَعَ أَبِي بَكْرٍ
 وَعُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَمَعَ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَلَمْ أَسْمَعْ أَحَدًا مِنْهُمْ
 يَقُولُهَا فَلَا تَقُلُوهَا إِذَا أَنْتَ صَلَّيْتَ فَقُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ -
 رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَحَسَنَهُ -

۳۴۶- وَعَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فِي الْجَهْرِ بِسْمِ اللَّهِ
 الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ قَالَ ذَلِكَ فَعَلُ الْأَعْرَابِ - رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَإِسْنَادُهُ
 حَسَنٌ -

بَابُ فِي قِرَاءَةِ الْفَاتِحَةِ

۳۴۷- عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا صَلَاةَ

۳۴۵ ترمذی ابواب الصلوة میں باب ماجاء فی ترک الجهر بسم الله الرحمن الرحيم -
 ۳۴۶ طحاوی کتاب الصلوة میں باب قراءة بسم الله في الصلوة -

کوئی چیز بُری ہو اور میرے والد نے کہا تحقیق میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، ابو بکر، عمر، عثمان کے ہمراہ نماز
 پڑھی، میں نے ان میں سے کسی کو بھی نہیں سنا جو یہ (اپنی آواز سے) پڑھتا ہو تو تم بھی یہ (اپنی آواز سے) نہ پڑھو
 جب تم نماز پڑھو تو الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ کہو۔

یہ حدیث ترمذی نے نقل کی ہے اور اسے حسن قرار دیا ہے۔

۳۴۶- عکرمہ نے حضرت ابن عباسؓ سے بسم الله الرحمن الرحيم کے اپنی پڑھنے کے بارہ میں بیان کیا
 کہ انہوں نے کہا ”یہ دیہاتیوں نے (شروع) کیا ہے“

یہ حدیث طحاوی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد حسن ہے۔

باب - سورة فاتحة پڑھنے کے بارہ میں

۳۴۷- حضرت عبادة بن الصامتؓ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”اس شخص کی نماز نہیں جس نے

لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ . رَوَاهُ الْجَمَاعَةُ .

۳۴۸۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ صَلَّى صَلَاةً لَمْ يَقْرَأْ فِيهَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَهِيَ خِدَاجٌ يَقْوُلُهَا ثَلَاثًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

۳۴۹۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ صَلَّى صَلَاةً لَمْ يَقْرَأْ فِيهَا بِأَمْرِ الْقُرْآنِ فَهِيَ خِدَاجٌ . رَوَاهُ أَحْمَدُ

۳۴۷ بخاری کتاب الاذان ص ۱۱۱ باب وجوب القراءة للامام والمأموم... الخ، مسلم کتاب الصلوة ص ۱۶۹ باب وجوب القراءة الفاتحة في كل ركعة... الخ، ابوداؤد کتاب الصلوة ص ۱۱۱ باب من ترك القراءة في صلواته، ترمذی ابواب الصلوة ص ۱۱۱ باب ما جاء انه لا صلوة الا بفاتحة الكتاب، نسائی کتاب الافتتاح ص ۱۱۱ باب ايجاب القراءة فاتحة الكتاب... الخ، ابن ماجه ابواب الصلوة ص ۱۱۱ باب القراءة خلف الامام، مسند احمد ص ۳۱۳۔

۳۴۸ مسلم کتاب الصلوة ص ۱۱۱ باب وجوب القراءة الفاتحة في كل ركعة .
۳۴۹ مسند احمد ص ۱۶۱، ابن ماجه کتاب الصلوة ص ۱۱۱ باب القراءة خلف الامام۔
طحاوی کتاب الصلوة ص ۱۱۱ باب القراءة خلف الامام۔

سورة فاتحہ نہیں پڑھی۔

یہ حدیث محدثین کی جماعت نے نقل کی ہے۔

۳۴۸ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جس شخص نے نماز پڑھی، اس میں سورۃ فاتحہ نہیں پڑھی، تو یہ نماز ناقص ہے" یہ بات آپ نے تین بار ارشاد فرمائی۔
یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

۳۴۹ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا "جس نے نماز پڑھی، اس میں سورۃ فاتحہ نہ پڑھی تو یہ نماز ناقص ہے"۔

وَابْنُ مَاجَةَ وَالطَّحَاوِيُّ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ۔

۳۵۰۔ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ أُمِرْنَا أَنْ نَقْرَأَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَمَا تيسَّرَ رَوَاهُ الْبُودَاوْدُ وَاحْمَدُ وَالْبُؤَيْعِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ۔

۳۵۱۔ وَعَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ الزُّرَقِيُّ رضی اللہ عنہ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ جَاءَ رَجُلٌ وَرَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ فَصَلَّى قَرِيبًا مِنْهُ ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ لَهُ أَعِدْ صَلَوَتَكَ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلَّمَنِي كَيْفَ أَصْنَعُ قَالَ إِذَا اسْتَقْبَلْتَ الْقِبْلَةَ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ بِأَوَّلِ الْقُرْآنِ ثُمَّ اقْرَأْ بِمَا شِئْتَ فَإِذَا رَكَعْتَ فَاجْعَلْ رَأْحَتَيْكَ عَلَى رُكْبَتَيْكَ وَأَمْدُدْ ظَهْرَكَ

۳۵۰۔ ابوداؤد کتاب الصلوة میں باب من ترک القراءة فی صلاتہ، مسند احمد میں صحیح ابن حبان کتاب الصلوة میں رقم ۱۷۸۷، مسند ابی یعلیٰ میں رقم ۲۳۷۷، فتح الباری ۱/۱۲۱۰۔

یہ حدیث احمد ابن ماجہ اور طحاوی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد حسن ہے۔

۳۵۰۔ حضرت ابوسعیدؓ نے کہا، ہمیں حکم دیا گیا کہ ہم سورۃ فاتحہ اور جو (قرآن میں سے) آسان ہو پڑھیں۔

یہ حدیث ابوداؤد، احمد، ابویعلیٰ اور ابن حبان نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۳۵۱۔ حضرت رفاعہ بن رافع الزرقیؓ اور یہ بنی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرامؓ میں سے ہیں نے کہا، ایک شخص آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف فرما تھے، اس نے آپ کے قریب ہی نماز پڑھی، پھر وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف لوٹا، تو آپ نے اس سے فرمایا "نماز دوبارہ پڑھو تم نے نماز نہیں پڑھی اس نے عرض کیا، اے اللہ تعالیٰ کے پیغمبر! مجھے بتائیے کہ میں کیسے کروں، آپ نے فرمایا "جب تم قبلہ کی طرف منہ کرو تو بخیر کرو، پھر سورۃ فاتحہ پڑھو، پھر (قرآن میں سے) جو چاہو پڑھو، جب تم رکوع کرو تو اپنی ہتھیلیاں اپنے گھٹنوں پر رکھ دو اور اپنی پشت پھیلا دو، اپنا رکوع اطمینان سے کرو، پس جب تم اپنا سر اٹھاؤ تو اپنی کمر سیدھی

وَمَكِّنْ لِّرُكُوعِكَ فَإِذَا رَفَعْتَ رَأْسَكَ فَأَقِمْ صُلبَكَ حَتَّى تَرْجِعَ
الْعِظَامُ إِلَى مَفَاصِلِهَا فَإِذَا سَجَدْتَ فَمَكِّنْ لِسُجُودِكَ فَإِذَا رَفَعْتَ
رَأْسَكَ فَاجْلِسْ عَلَى فخذِكَ الْيُسْرَى ثُمَّ اصْنَعْ ذَلِكَ فِي كُلِّ رُكْعَةٍ
رَوَاهُ أَحْمَدُ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ -

بَابُ فِي الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْإِمَامِ

۳۵۲. عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
لَا صَلَوةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ - رَوَاهُ الشَّيْخَانِ وَقَدْ تَقَدَّمَ
حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ وَعَائِشَةَ رضی اللہ عنہا

۳۵۱ مسند احمد منکب ۳ -

۳۵۲ بخاری کتاب الاذان ص ۱۱۱ باب وجوب القراءة الامام والمأمور، مسلم کتاب
الصلوة ص ۱۶۹ باب وجوب القراءة الفاتحة في كل ركعة ... الخ -

کردو، یہاں تک کہ ہڈیاں اپنے جوڑوں تک لوٹ جائیں، جب سجدہ کرو تو اپنا سجدہ اطمینان سے کرو، پھر جب
(سجدہ سے) سر اٹھاؤ تو اپنی بائیں ران پر بیٹھ جاؤ، پھر اسی طرح ہر رکعت میں کرو،
یہ حدیث احمد نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد حسن ہے۔

باب - امام کے پیچھے پڑھنے کے بارہ میں

۳۵۲. حضرت عبادہ بن الصامت رضی اللہ عنہ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اس شخص کی نماز نہیں جس نے
سورۃ فاتحہ نہیں پڑھی"

یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ کی حدیث پہلے

مذکور ہو چکی ہے۔

قَالَ النَّيْمِيُّ وَفِي الْإِسْتِدْلَالِ بِهَذِهِ الْأَحَادِيثِ نَظَرٌ -

نیموی نے کہا، ان احادیث سے (امام کے پیچھے پڑھنے پر) استدلال کرنے میں اعتراض ہے۔

۳۵۲۔ قولہ وفی الاستدلال الخ ایک تو اس وجہ سے کہ یہ حدیث منفرد اور امام کے متعلق ہے، مقتدی کے تابع نہیں، حضرت جابر بن عبد اللہؓ کہتے ہیں کہ یہ حدیث مقتدی کے لیے نہیں (موطا امام مالک، کتاب الصلوٰۃ ص ۷۷ باب ما جاء في ام القرآن وتروى الجواب الصلوٰۃ ص ۱۱۱ باب ما جاء في ترك القراءة خلف الامام اذا جهل بالقراءة) امام احمد کہتے ہیں: "یہ حدیث منفرد کے لیے ہے" (ترمذی الجواب الصلوٰۃ ص ۱۱۱ باب ایضا) امام سفیان بن عیینہ کہتے ہیں: "یہ حدیث منفرد کے لیے ہے" (ابوداؤد، کتاب الصلوٰۃ ص ۱۱۱ باب من ترك القراءة في صلواته) لہذا اس حدیث سے امام کے پیچھے قراۃ پر استدلال نہیں ہو سکتا۔

دو حقیقت یہ حدیث اس شخص کے لیے ہے جو نماز کا ضامن ہو، خواہ امام ہو یا منفرد، کیونکہ اس حدیث میں لمن

آخر یقرأ بفاتحة الكتاب کے آگے فصاعداً یا اس طرح کے دوسرے الفاظ بھی ہیں صحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ (ص ۱۱۱ باب وجوب القراءة في كل ركعة إلخ) کتاب الصلوٰۃ الافتتاح ص ۱۱۱ باب ایجاب قراۃ فاتحۃ الكتاب میں فصاعداً کے الفاظ زیادہ ہیں۔ مسند احمد ص ۳۳۶ ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ ص ۱۱۱ باب من ترك القراءة في صلواته منتقى ابن جبار و ص ۱۸۲ صحیح ابن حبان ص ۱۳۱ مشکوٰۃ میں ہے کہ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا کہ میں نکل کر اعلان کروں "فاتحہ اور اس سے زیادہ پڑھے بغیر نماز نہیں ہوتی، اس میں وما زاد کے الفاظ ہیں۔

ابوداؤد، کتاب الصلوٰۃ ص ۱۱۱ باب من ترك القراءة في صلواته مسند احمد ص ۳۳۶ و ص ۱۸۲ صحیح ابن حبان، کتاب الصلوٰۃ ص ۱۳۱ مشکوٰۃ ص ۱۳۱ ابن ابی لیلی الموصول ص ۱۱۱ م ۳۳۶ (۱۲۱۰) پر حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے ہمیں حکم دیا گیا کہ ہم فاتحہ کے ساتھ جو آسان ہو پڑھیں، اس میں وما یتسمر کے الفاظ ہیں۔

مسند ابی لیلی ص ۲۳۶ م ۳۳۶ (۱۰۷۷) پر حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے لا تجوز صلوة لا یقرأ فیہا بفاتحۃ الكتاب و شیئ معہا اس میں و شیئ معہا کے الفاظ میں مسند ابی لیلی کی اس روایت کی سند میں ابوسفیان طریف السعدی پر اگرچہ کچھ جرح موجود ہے، لیکن مستدرک حاکم میں سعید بن مسروق الثوری اس کا تابع موجود ہے فصاعداً، وما زاد، وما یتسمر اور شیئ معہا کے الفاظ بتاتے ہیں کہ یہ حکم مقتدی کے لیے نہیں، امام یا منفرد کے لیے ہے، امام و منفرد ہی فاتحہ اور اس سے زیادہ کی قراۃ کرتے ہیں جو زیادہ کی قراۃ کرے فاتحہ کی قراۃ کا حکم بھی اسی کو ہے، امام اپنی اور امام مقتدیوں کی جبکہ منفرد اپنی نماز کا ضامن ہوتا ہے اور مقتدی کسی کی بھی نماز کا ضامن نہیں ہوتا۔

۳۵۳۔ وَعَنْهُ قَالَ كُنَّا خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ فَقَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَتُفْتُتُ عَلَيْهِ الْقِرَاءَةُ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ لَعَلَّكُمْ تَقْرَوْنَ خَلْفَ إِمَامِكُمْ قُلْنَا نَعَمْ هَذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لَا تَفْعَلُوا إِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَإِنَّهُ لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِهَا. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالبُخَارِيُّ فِي جُزْءِ الْقِرَاءَةِ وَآخَرُونَ.

قَالَ التِّرْمِذِيُّ فِيهِ مَكْحُولٌ وَهُوَ يَدْلِسُ. رَوَاهُ مُعْنَعًا وَقَدْ اضْطَرَبَ فِي إِسْنَادِهِ وَمَعَ ذَلِكَ قَدْ تَقَرَّرَ بِذِكْرِ مُحَمَّدِ بْنِ الرَّبِيعِ عَنْ عِبَادَةَ فِي طَرِيقِ مَكْحُولٍ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ وَهُوَ

۳۵۳ ابوداؤد کتاب الصلوة ص ۱۱۱ باب من ترك القراءة في صلواته، ترمذی ابواب الصلوة ص ۵۵ باب ما جاء منه لا صلوة الا بفاتحة الكتاب، جزء القراءة للبخاری ص ۵۔

۳۵۳۔ حضرت عبادہ بن الصامتؓ نے کہا، نماز فجر میں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قراءۃ فرمائی، تو آپ پر قراءۃ ثقیل (بھاری) ہو گئی، جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا ”شاید کہ تم اپنے امام کے پیچھے پڑھتے ہو“ ہم نے عرض کیا، جی ہاں پڑھتے ہیں، اسے اللہ تعالیٰ کے پیغمبر! آپ نے فرمایا ”ایسا نہ کرو، مگر سورۃ فاتحہ بلاشبہ اس شخص کی نماز نہیں جس نے یہ نہیں پڑھی“

یہ حدیث ابوداؤد، ترمذی، بخاری نے جزء القراءۃ میں اور دیگر محدثین نے نقل کی ہے۔

نیموی نے کہا، اس حدیث (کی سند) میں مکحول ہے اور وہ مدلس ہے، اس نے یہ روایت معنعن نقل کی ہے اور وہ اس کی اسناد میں مضطرب بھی ہے، اور اس کے ساتھ ساتھ مکحول کی سند میں یہ حدیث حضرت عبادہؓ سے نقل کرنے میں محمود بن ربیع کا ذکر صرف اکیلے محمد بن اسحاق نے کیا ہے اور جس سند میں محمد بن اسحاق اکیلا ہوا اس

لَا يُصَحِّحُ بِمَا انْفَرَدَ بِهِ فَالْحَدِيثُ مَعْلُولٌ بِثَلَاثَةِ وُجُوهِ -
 ۳۵۴۔ وَعَنْ نَافِعِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ رَبِيعِ الْأَنْصَارِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ أَبْطَأُ عِبَادَةَ
 عَنْ صَلَوةِ الصُّبْحِ فَأَقَامَ أَبُو نَعِيمٍ الْمُؤَذِّنُ الصَّلَاةَ فَيُصَلِّي أَبُو نَعِيمٍ

حدیث سے دلیل نہیں پکڑی جاسکتی، تو یہ حدیث تین طریقہ سے معلول ہے۔

۳۵۴۔ نافع بن محمد بن ربیع الانصاری نے کہا صبح کی نماز سے حضرت عبادہؓ لیٹ ہو گئے، تو ابو نعیم مؤذن نے نماز کھڑی کی، ابو نعیم لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے کہ حضرت عبادہؓ آ گئے میں ان کے ساتھ تھا، بیان مک کہ ہم ابو نعیم

۳۵۳۔ یہ حدیث تین اعتبار سے معلول ہے۔

۱۔ اس کی سند میں مکحول دمشقی ہے جو کہ ضعیف ہوئے کے ساتھ مدلس بھی ہے، صحابہؓ سے مرسل روایت کرتا ہے۔
 (میزان الاعتدال ص ۱۷۹، تہذیب التہذیب ص ۲۹۱ وغیرہ)

پھر یہ مدلس اور ضعیف راوی یہ حدیث عن عن کے ساتھ روایت کرتا ہے یعنی عن مکحول عن محمود

بن الربیع عن عبادۃ بن الصامت یا عن مکحول عن نافع بن محمود الخ
 جس راوی پر تدلیس ثابت ہو جائے، اگر وہ عادل بھی ہو تب بھی اس کی عن عن کے ساتھ کی ہوئی روایت قبول نہیں ہوتی، چہ جائیکہ مکحول جیسا مدلس راوی جسے ایک جماعت نے ضعیف بھی کہا ہو۔

۲۔ اس حدیث کی سند میں اضطراب ہے، مکحول اس حدیث کی سند میں سخت تذبذب کا شکار ہے، کبھی نافع بن محمود بن ربیع کے واسطہ سے، کبھی محمود بن ربیع کے واسطہ سے اور کبھی محمود بن ابی نعیم کے واسطہ سے روایت نقل کرتا ہے اور بھی کئی طرح کا تذبذب ہے (مزید تفصیل استاذی المحترم شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر مدظلہ کی فاتحہ خلت الامام کے موضوع پر جامع و مفصل کتاب احسن الکلام ص ۹۰ طبع دوم ملاحظہ کریں) اضطراب حدیث میں کمزوری پیدا کرتا ہے۔

۳۔ اس حدیث کی جس سند میں حضرت محمود بن ربیع کا ذکر ہے، وہ اس طرح ہے، عن محمد بن اسحاق
 عن مکحول عن محمود بن الربیع عن عبادۃ بن الصامت یعنی اس حدیث کی سند میں محمود بن ربیع کا ذکر صرف محمد بن اسحاق ہی کرتا ہے، مکحول کا دوسرا شاگرد زید بن واقد جو کہ محمد بن اسحاق کی نہایت زیادہ ثقہ ہے ان کا ذکر نہیں کرتا محمد بن اسحاق پر کتب اسماء الرجال میں کافی جرح ہے۔ (میزان الاعتدال ص ۲۹۱ تا ۲۹۵) اور جس بات میں محمد بن اسحاق اکیلا رہ جائے وہ قابل استدلال نہیں رہتی۔

اس طرح یہ حدیث تین اعتبار سے معلول ہے۔

بِالنَّاسِ وَأَقْبَلَ عِبَادَةً وَأَنَا مَعَهُ حَتَّى صَفَقْنَا خَلْفَ أَبِي نُعَيْمٍ وَأَبُو نُعَيْمٍ
يَجْهَرُ بِالْقِرَاءَةِ فَجَعَلَ عِبَادَةً يَقْرَأُ بِأَوِّ الْقُرْآنِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قُلْتُ لِعِبَادَةٍ
سَمِعْتُكَ تَقْرَأُ بِأَوِّ الْقُرْآنِ وَأَبُو نُعَيْمٍ يَجْهَرُ قَالَ أَجَلُ صَلَّيْ بِنَا رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ بَعْضُ الصَّلَوَاتِ الَّتِي يُجْهَرُ فِيهَا الْقِرَاءَةُ قَالَ فَالْتَبَسْتُ
عَلَيْهِ الْقِرَاءَةَ فَلَمَّا انْصَرَفَ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَقَالَ هَلْ تَقْرَءُونَ
إِذَا جَهِرْتُ بِالْقِرَاءَةِ فَقَالَ بَعْضُنَا إِنَّا لَنَصْنَعُ ذَلِكَ قَالَ فَلَا تَفْعَلُوا وَأَنَا
أَقُولُ مَا لِي يُنَازِعُنِي الْقُرْآنَ فَلَا تَقْرَءُوا ابْشَى مِنَ الْقُرْآنِ إِذَا جَهِرْتُمْ
إِلَّا بِأَوِّ الْقُرْآنِ - رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالبُخَارِيُّ فِي جُزْءِ الْقِرَاءَةِ وَ

۳۵۴ ابوداؤد کتاب الصلوة ص ۱۱۱ باب من ترك القراءة في صلواته ، نسائي کتاب
الافتتاح ص ۱۲۶ باب قراءة امر القرآن خلف الاما وفيما جهر به الاما ، جزء
القراءة للبخاري ص ۲۲ بروقم ۳۳ -

کے پیچھے صف میں کھڑے ہو گئے ، ابو نعیم اپنی آواز میں قراؤ کر رہے تھے ، حضرت عبادہؓ نے سورۃ فاتحہ پڑھنی
شروع کر دی ، جب وہ نماز سے فارغ ہوئے تو میں نے حضرت عبادہؓ سے کہا ، میں نے آپ کو سورۃ فاتحہ
پڑھتے ہوئے سنا ، جب کہ ابو نعیم اپنی آواز سے پڑھ رہے تھے ، انہوں نے کہا ہاں ، ہمیں رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے ایک نماز پڑھائی ، جس میں اپنی آواز سے قراؤ کی جاتی ہے ، تو آپ پر قراؤ غلط ملط ہو گئی ، جب
آپ نماز سے فارغ ہوئے تو ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا کیا تم پڑھتے ہو ، جب میں اپنی آواز سے قراؤ کرتا
ہوں ؟ ہم میں سے کچھ لوگوں نے کہا ، ہم تو ایسا کرتے ہیں ، آپ نے فرمایا ایسا نہ کرو ، میں نے کہا مجھے کیا ہے
کہ میرے ساتھ قرآن میں جھگڑا کیا جاتا ہے ، جب میں اپنی آواز سے پڑھوں تو سوائے سورۃ فاتحہ کے قرآن میں
سے کچھ بھی نہ پڑھوں ؟

یہ حدیث ابوداؤد ، نسائی ، بخاری نے جزء القراءة وخلق افعال العباد میں اور دیگر محدثین نے نقل کی ہے

خَلَقَ أَفْعَالِ الْعِبَادِ وَالْخُرُونِ وَفِيهِ مَسْتُورٌ۔

قَالَ النِّمَوِيُّ إِنَّ حَدِيثَ عِبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ فِي التَّبَاسِ الْقِرَاءَةِ
قَدْ رَوَى بِوُجُوهِ كُلِّهَا ضَعِيفَةٌ۔

۳۵۵۔ وَعَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم صَلَّى
بِأَصْحَابِهِ فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ أَقْبَلَ عَلَيْهِمْ بِوُجْهِهِ فَقَالَ أَتَقْرءُونَ
فِي صَلَاتِكُمْ خَلْفَ الْإِمَامِ وَالْإِمَامُ يَقْرَأُ فَسَكَتُوا فَقَالَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ
فَقَالَ قَائِلٌ أَوْ قَائِلُونَ إِنَّا لَنَفْعَلُ قَالَ فَلَا تَفْعَلُوا وَلِيَقْرَأَ أَحَدُكُمْ

اور اس میں ایک راوی مستور الحال ہے۔

نیموی نے کہا، قراءۃ کے غلط ملط ہونے کے بارہ میں حضرت عبادۃ بن الصامت کی حدیث متعدد طریقوں
سے روایت کی گئی ہے، سب کے سب ضعیف ہیں۔

۳۵۵۔ ابو قلابہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کو نماز
پڑھائی، جب آپ نے اپنی نماز پوری فرمائی تو صحابہ کرام کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا ”کیا تم اپنی نماز میں امام
کے پیچھے پڑھتے ہو، جب کہ امام پڑھ رہا ہوتا ہے، صحابہ شاموش رہے، یہ بات آپ نے تین بار ارشاد فرمائی،
ایک صحابی نے یا متعدد صحابہ نے عرض کیا (راوی کو شک ہے) ہم ایسا کرتے ہیں، آپ نے فرمایا ”تم ایسا نہ کرو تم

۳۵۴۔ اس حدیث کی سند میں نافع بن محمود بن الربیع الانصاری مجہول الحال ہے۔ تقریباً ۳۵۵ھ میں الانعتال ۲۳۲ھ میں
امام دارقطنی کا اس حدیث کو حسن کہنا، رفع جہالت کے لیے کافی نہیں، کیونکہ امام دارقطنی کا مذہب راوی کے حال سے جہالت
اٹھانے کے لیے مجہول علماء کے خلاف ہے اور ابن حبان کا نافع کو کتاب الثقات میں لکھ دینا بھی رفع جہالت کے لیے کافی نہیں
کیونکہ وہ بھی اس معاملہ میں متساہل مشہور ہیں۔ واضح رہے کہ نافع مجہول العین نہیں بلکہ مجہول الحال ہے، یعنی اس کی شخصیت تو
معلوم ہے تھ غیر لکھ ہونے میں اس کی حالت معلوم نہیں۔

بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فِي نَفْسِهِ - رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي جُزْءِ الْقِرَاءَةِ وَآخِرُونَ
وَأَعْلَاهُ الْبَيْهَقِيُّ بِأَنَّ هَذِهِ الطَّرِيقَ غَيْرُ مَحْفُوظَةٍ -

۳۵۶ - وَعَنْهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَائِشَةَ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ أَصْحَابِ
النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَعَلَّكُمْ تَقْرَءُونَ وَالْإِمَامُ يَقْرَأُ
مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا لَنَفْعَلُ قَالَ لَا تَفْعَلُوا إِلَّا أَنْ
يَقْرَأَ أَحَدُكُمْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ -

۳۵۵ جزاء القراءۃ للبخاری مس ۲۳ برقم ۳۵ ، سنن الکبیری للبیہقی کتاب الصلوۃ
۱۶۶ باب من قال لا یقرء خلف الامام علی الاطلاق -

میں سے کوئی ایک اپنے دل میں سورۃ فاتحہ پڑھ لے۔“

یہ حدیث بخاری نے جزء القراءۃ میں اور دیگر محدثین نے نقل کی ہے، امام بیہقی نے اسے معلول قرار دیا ہے
کہ یہ سند غیر محفوظ ہے۔

۳۵۶ - ابوقلابہ نے بواسطہ محمد بن ابی عائشہ بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام میں سے
ایک شخص نے کہا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”شاید کہ تم پڑھتے ہو، جب کہ امام پڑھ رہا ہوتا ہے، آپ نے
یہ بات دو یا تین بار فرمائی (راوی کو شک ہے) صحابہ نے کہا، اے اللہ تعالیٰ کے پیغمبر! ہم تو ایسا کرتے ہیں
آپ نے فرمایا ”ایسا مت کرو، مگر یہ کہ تم میں سے کوئی سورۃ فاتحہ پڑھ لے۔“

۳۵۵ - امام بیہقی کی جرح کے علاوہ ایک اور بات بھی قابل غور ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم صحابہؓ سے قراءۃ خلعت الایم کے
بارہ میں بار بار پوچھ رہے ہیں اور تمام صحابہؓ خاموش ہیں۔ اگر یہ فرض ہوتی، اس کے بغیر نازیہی نہ ہوتی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم
نے اس کا اعلان بھی کر دیا ہوتا تو صحابہؓ اسے ضرور پڑھتے اور یک زبان کہہ دیتے، گھبرانے کی کوئی بات نہ ہوتی، حضور صلی اللہ علیہ
وسلم کا بار بار پوچھنا اور مزاج شامانِ نبوت کا لہجہ سمجھ کر گھبرانا اور خاموش رہنا اس بات کی دلیل ہے کہ صحابہؓ امام کے پیچھے
پڑھنے کو نہ تو فرض سمجھتے تھے نہ خود پڑھتے تھے۔

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَآخَرُونَ وَإِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ -

۳۵۷. وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ مَنْ صَلَّى صَلَاةً لَمْ يَقْرَأْ فِيهَا بِأَمْرِ الْقُرْآنِ فِيهِ خِدَاجٌ ثَلَاثًا غَيْرَ تَمَامٍ فَقِيلَ لِأَبِي هُرَيْرَةَ إِنَّا نَكُونُ وَرَاءَ الْإِمَامِ فَقَالَ اقْرَأْ بِهَا فِي نَفْسِكَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى قَسَمْتُ الصَّلَاةَ بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي نِصْفَيْنِ وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ فَإِذَا قَالَ الْعَبْدُ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ

۳۵۷ مسند احمد منہ

یہ حدیث احمد اور دیگر محدثین نے نقل کی ہے اور اس کی سند ضعیف ہے۔

۳۵۸۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جس شخص نے نماز پڑھی اس میں سورۃ فاتحہ نہیں پڑھی تو وہ نماز ناقص ہے، مگر بار فرمایا کہ ناقص ہے، حضرت ابو ہریرہؓ سے کہا گیا، ہم امام کے پیچھے ہوتے ہیں (حضرت ابو ہریرہؓ نے) کہا، تم اسے اپنے جی میں پڑھ لو، بلاشبہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا "اللہ تعالیٰ نے فرمایا، میں نے صلوٰۃ (فاتحہ) کو اپنے اور اپنے بندے کے درمیان دو برابر حصوں میں تقسیم کر دیا ہے، اور میرے بندے کو وہ ملے گا جو اس نے مانگا، جب بندہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ

۳۵۹۔ اس حدیث کی سند میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے ایک شخص کا ذکر ہے اور معلوم نہیں وہ کون ہیں یہ بات درست ہے کہ تمام صحابہ عادل ہیں اور صحابی کا نام معلوم نہ ہونا مضر نہیں، لیکن یہ قالون اس وقت ہے جب ائمہ تابعی صحت سے یہ کہے کہ میں نے صحابی سے سنا یا صحابی نے بتایا، یہاں معاملہ اس کے برعکس ہے، یہ روایت عن عن کے ساتھ ہے۔ اخیر فاضل شناس کی کوئی صراحت نہیں اور نہ ہی صحابی کا نام معلوم ہے تاکہ یہ معلوم ہو سکے کہ صحابی اور تابعی کا زمانہ ایک ہے کیونکہ اہم بخاری کے نزدیک عن عن کے ساتھ روایت اس وقت قابل قبول ہوتی ہے جب ملاقات ثابت ہو اور اہم مسلم کے نزدیک زمانہ ایک ہونا شرط ہے، یہاں ایک تو روایت عن عن کے ساتھ ہے۔ دوسرا زمانہ ایک ہونا ثابت نہیں۔ نیز ابن ابی عاتکہ کی روایات زیادہ تر تابعین سے ہیں صحابہ سے بہت کم ہیں لہذا اس کی سندیں انقطاع کا احتمال بھی موجود ہے۔ علاوہ ازیں اس روایت کا مرفوع کے بجائے مرسل ہونا زیادہ صحیح ہے جیسا کہ مصنف نے التعلیق الحسن میں واضح کیا ہے۔

گویا امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ پڑھنے کو فرض کہنے والوں کے پاس کوئی بھی صریح تصحیح اور مرفوع روایت نہیں، اس میں

کوئی نہ کوئی علت ضرور ہے۔

الْعَلَمِينَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى حَمْدِي عَبْدِي وَإِذَا قَالَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ قَالَ أَشْئِي
عَلَى عَبْدِي وَإِذَا قَالَ مَالِكٌ يَوْمَ الدِّينِ قَالَ مَجْدِي عَبْدِي وَإِذَا قَالَتْ
أَيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِلَيْهِ نَسْتَعِينُ قَالَ هَذَا بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي وَلِعَبْدِي
مَا سَأَلَ وَإِذَا قَالَ أَهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ
عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ قَالَ هَذَا الْعَبْدِي وَلِعَبْدِي
مَا سَأَلَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۵۷ مسلم کتاب الصلوٰۃ ۱۶۹ باب وجوب القراءة فی کل رکعة۔

رَبِّ الْعَلَمِينَ کتاب ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں، میرے بندے نے میری حمد بیان کی، اور جب بندہ
الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ کتاب ہے، تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں، میرے بندے نے میری ثنا بیان کی اور جب بندہ
مَا لَكَ يَوْمَ الدِّينِ کتاب ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں، میرے بندے نے میری بزرگی بیان کی اور
جب بندہ اَيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِلَيْهِ نَسْتَعِينُ کتاب ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں یہ (آیت) میرے اور
میرے بندے کے درمیان مشترک ہے اور میرے بندے کو وہ ملے گا جو اس نے مانگا، اور جب بندہ
اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ
عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ کتاب ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں، یہ میرے بندے کے لیے ہے اور میرے
بندے کو وہ ملے گا جو اس نے مانگا۔

یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

۳۵۷۔ اپنے جی میں پڑھو، حضرت ابو ہریرہؓ کا قول ہے، مرفوع روایت نہیں، یہاں لَفْظُکَ کا لفظ بھی غور طلب ہے، دل
میں پڑھنے کو قراءۃ نہیں کہا جاتا، قراءۃ کا کم از کم درجہ زبان سے پڑھنا ہے۔ دل کے خیالات قراءۃ نہیں کہلاتے، شریعت میں
دل کی غلط باتوں پر گناہ بھی نہیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے میری اُمت سے

اس کے دل کی باتوں کو معاف کر دیا ہے

إِنَّ اللَّهَ تَجَاوَزَ عَنْ أُمَّتِي مَا

خَذَتْهَا أَنْفُسُهَا مَا لَوْ

۳۵۸۔ وَعَنْهُ قَالَ إِذَا قَرَأَ الْإِمَامُ بِأَمْرِ الْقُرْآنِ فَأَقْرَبُهَا وَأَسْبَقُهُ فَإِنَّهُ إِذَا قَالَ وَلَا الضَّالِّينَ قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ آمِينَ مَنْ وَافَقَ ذَلِكَ قَمِيءٌ أَنْ يُسْتَجَابَ بِهِمْ - رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي جُزْءِ الْقِرَاءَةِ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ -
قَالَ النِّيمَوِيُّ فِي الْبَابِ أَثَارُ أَخْرَعِنَ الصَّحَابَةِ

بَابُ فِي تَرْتِيلِ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْإِمَامِ فِي الْجَهْرِ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى
وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنصِتُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ

۳۵۸ جزء القراءة للبخاری ص ۳۷ برقم ۱۵۳ -

۳۵۸ حضرت ابو ہریرہؓ نے کہا ”جب امام سورۃ فاتحہ پڑھے تو تم بھی وہ پڑھو، اور اس سے آگے نکل جاؤ بلاشبہ وہ وَلَا الضَّالِّینَ کہتا ہے، تو فرشتے آمین کہتے ہیں جو اس کے موافق ہو گیا تو یہ اس لائق ہے کہ ان کی دعا قبول ہو جائے۔“

یہ حدیث بخاری نے جزء القراءة میں نقل کی ہے اور اس کی اسناد حسن ہے۔
نیروی نے کہا اور اس سلسلہ میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے دیگر آثار بھی موجود ہیں۔

باب۔ امام کے پیچھے جہرٹی نمازوں میں قراءۃ نہ کرنا

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ”جب قرآن پاک پڑھا جائے تو اُسے سنو اور خاموش رہو، شاید کہ تم پر رحم کیا جائے۔
تَعْمَلْ أَوْ تَكَلَّمْ (بخاری ص ۹۳)
جب تک کہ اس پر عمل نہ کریں یا زبان پر نہ لائیں۔

حضرت قتادہؓ کہتے ہیں۔
إِذَا طَلَّقَ فِي نَفْسِهِ فَلَيْسَ بِشَيْءٍ (بخاری ص ۹۳)
جب اپنے جی میں طلاق دی تو وہ کوئی چیز نہیں۔

سہ جہر نمازیں وہ ہیں جن میں امام اور کئی آدمی سے قراءۃ کرتا ہے۔

۳۵۹۔ عَنْ أَبِي مُوسَى رضی اللہ عنہ قَالَ عَلَّمَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَلْيُؤَمِّكُمْ أَحَدُكُمْ وَإِذَا قَرَأَ الْإِمَامُ فَانصِتُوا. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَمُسْلِمٌ وَهُوَ حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

۳۶۰۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا وَإِذَا قَرَأَ فَانصِتُوا. رَوَاهُ الْخُصَّصَةُ إِلَّا التِّرْمِذِيُّ وَهَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

۳۶۱۔ وَعَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ أَكِيمَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ يَقُولُ صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ بِأَصْحَابِهِ صَلَاةً

۳۵۹ مسند احمد ۴/۱۵۱، مسلو کتاب الصلوة ۱/۱۱۱ باب التشهد فی الصلوة۔

۳۶۰ ابوداؤد کتاب الصلوة ۱/۱۱۱ باب الامام لیصلی من تعود، نسائی کتاب الافتتاح

۱۳۱ باب تاویل قوله اذا قرئ القرآن، ابن ماجه ابواب الصلوة ص ۱۱۱ باب اذا قرأ الامام

فانصتوا، مسند احمد ۴/۱۵۱۔

۳۵۹۔ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا، ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تعلیم دی، آپ نے فرمایا ”جب تم نماز کے لیے کھڑے ہو تو تم میں سے ایک تمہیں امامت کرے اور جب امام قراءۃ کرے تو تم خاموش ہو جاؤ“

یہ حدیث احمد اور مسلم نے نقل کی ہے اور یہ حدیث صحیح ہے۔

۳۶۰۔ حضرت ابو ہریرہؓ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”بلاشبہ امام اس لیے بنایا جاتا ہے کہ اس کی اقتداء کی جائے اور جب وہ بکیر کرے، تو تم بھی تکبیر کرو اور جب وہ قراءۃ کرے تو تم خاموش ہو جاؤ۔“

یہ حدیث ترمذی کے علاوہ اصحاب خمسہ نے نقل کی ہے اور یہ حدیث صحیح ہے۔

۳۶۱۔ سفیان بن عیینہ نے زہری سے بیان کیا کہ ابن اکیمہ نے کہا، میں نے حضرت ابو ہریرہؓ کو یہ کہتے ہوئے سنا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہؓ کو نماز پڑھائی، ہمارا خیال ہے کہ وہ صبح کی نماز تھی، تو آپ نے

نَفَّلُ أَنْهَا الصُّبْحُ فَقَالَ هَلْ قَرَأَ مِنْكُمْ أَحَدٌ قَالَ رَجُلٌ أَنَا قَالَ إِنِّي
أَقُولُ مَا لِيَ أَنَا نَزَعَ الْقُرْآنَ . رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَاسْنَادُهُ صَحِيحٌ .

بَابُ فِي تَرْكِ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْإِمَامِ فِي الصَّلَاةِ كُلِّهَا

۳۶۲۔ عَنْ عُمَرَ بْنِ حُصَيْنٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى
الظُّهْرَ فَجَعَلَ رَجُلٌ يَقْرَأُ خَلْفَهُ سَبِّحْ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى فَلَمَّا
انْصَرَفَ قَالَ أَيُّكُمْ قَرَأَ أَوْ أَيُّكُمْ الْقَارِئُ قَالَ رَجُلٌ أَنَا فَقَالَ قَدْ
ظَنَنْتُ أَنَّ بَعْضَكُمْ خَالَجَ جَنَّتِهَا . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

۳۶۱۔ ابن ماجہ کتاب الصلوۃ باب اذا قرأ الامام فانصتوا ۔

۳۶۲۔ مسلم کتاب الصلوۃ باب نهی المامور عن جهرہ بالقرۃ خلف امامہ ۔

فرمایا ”کیا تم میں سے کسی نے پڑھا ہے، ایک شخص نے کہا، میں نے، آپ نے فرمایا ”میں کتابوں، مجھے کیا ہے کہ
میرے ساتھ قرآن میں جھگڑا کیا جا رہا ہے“

یہ حدیث ابن ماجہ نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

باب۔ تمام نمازوں میں امام کے پیچھے قراءۃ نہ کرنا

۳۶۲۔ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز پڑھی، تو ایک
شخص نے آپ کے پیچھے (سورۃ) سَبِّحْ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى پڑھنی شروع کر دی، جب آپ نے سلام پھیر
تو فرمایا ”تم میں سے کس نے پڑھا“ یا فرمایا ”تم میں سے کون پڑھنے والا ہے“ (راوی کو شک ہے، ایک شخص
نے عرض کیا، میں، تو آپ نے فرمایا ”میں سمجھا کہ تم میں سے کوئی میرے ساتھ جھگڑ رہا ہے“
یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

۳۶۳۔ وَعَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رضی اللہ عنہ قَالَ كَانُوا يَقْرَعُونَ خَلْفَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ خَلَطْتُ عَلَى الْقِرَاءَةِ۔ رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَ الطَّبْرَانِيُّ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ۔

۳۶۴۔ وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ كَانَ لَهُ إِمَامٌ فَقِرَاءَةُ الْإِمَامِ لَهُ قِرَاءَةٌ۔ رَوَاهُ الْحَافِظُ أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ فِي مُسْنَدِهِ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ فِي الْمُوطَا وَ الطَّحَاوِيُّ وَالِدَارَقُطِيُّ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ۔

۳۶۳۔ طحاوی کتاب الصلوة ص ۱۴۹ باب القراءة خلف الامام، مسند احمد ص ۴۸۸، كشف الاستار عن زوائد البزار ص ۲۳۹ باب القراءة خلف الامام برقم ۴۸۸، مسند الحبی ص ۲۲۳ رقم ۵، مجمع الزوائد ص ۱۱۱ وقال الهیثمی ورجال احمد رجال الصحيح، مجمع الزوائد ص ۲۱۱ فتشنت ولم اجد في المعجم الکبیر۔
۳۶۴۔ مؤطا امام محمد ص ۱۱۱ باب القراءة في الصلوة خلف الامام، طحاوی کتاب الطهارة ص ۱۴۹ باب القراءة خلف الامام، دارقطنی کتاب الصلوة ص ۲۲۳ باب ذکر قوله صلى الله عليه وسلم من كان له امام... الخ۔ بقیۃ الالعی فی تخریج الزیلعی حاشیۃ نصب الراية ص ۱۴۹

۳۶۳۔ ابوالاحوص سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا، لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے قراءۃ کرتے تھے، تو آپ نے فرمایا "تم نے مجھ پر قراءۃ خلط کر دی ہے۔
یہ حدیث طحاوی اور طبرانی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد حسن ہے۔

۳۶۴۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جس شخص کا امام ہو تو امام کی قراءۃ اہل کے لیے قراءۃ ہے۔"

یہ حدیث حافظ احمد بن منیع نے اپنی مسند میں، محمد بن الحسن نے مؤطا میں نیز طحاوی اور دارقطنی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۳۶۵۔ وَعَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ خَلْفَ
الْإِمَامِ فَحَسْبُهُ قِرَاءَةُ الْإِمَامِ وَإِذَا صَلَّى وَحْدَهُ فَلْيَقْرَأْ قَالَ وَكَانَ
عَبْدُ اللَّهِ لَا يَقْرَأُ خَلْفَ الْإِمَامِ - رَوَاهُ مَالِكٌ فِي الْمَوْطَأِ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ -

۳۶۶۔ وَعَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رضی اللہ عنہ
يَقُولُ مَنْ صَلَّى رَكْعَةً لَمْ يَقْرَأْ فِيهَا بِأَمْرِ الْقُرْآنِ فَلَمْ يُصَلِّ إِلَّا وَرَاءَ
الْإِمَامِ - رَوَاهُ مَالِكٌ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ -

۳۶۷۔ وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّهُ سَأَلَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ رضی اللہ عنہ عَنِ الْقِرَاءَةِ
مَعَ الْإِمَامِ فَقَالَ لَا قِرَاءَةَ مَعَ الْإِمَامِ فِي شَيْءٍ -

۳۶۵ مؤطا امام مالک، کتاب الصلوة ص ۶۱ باب ترك القراءة خلف الامام فيما جهس به -

۳۶۶ مؤطا امام مالک، کتاب الصلوة ص ۶۱ باب ماجاء في امر القرآن، ترمذی ابواب
الصلوة ص ۶۱ باب ماجاء في ترك القراءة خلف الامام اذا جهس بالقراءة، طحاوی کتاب
الصلوة ص ۱۲۹ باب القراءة خلف الامام -

۳۶۵۔ نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر نے کہا، تم میں سے کوئی جب امام کے پیچھے نماز پڑھے، تو اسے
امام کی قراءۃ کافی ہے اور جب وہ اکیلا پڑھے تو قراءۃ کرے اور حضرت عبداللہ (ابن عمر) امام کے پیچھے قراءۃ
نہیں کرتے تھے۔

یہ حدیث مالک نے مؤطا میں نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۳۶۶۔ وہب بن کیسان سے روایت ہے کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا،
”جس شخص نے ایک رکعت پڑھی، اس میں سورۃ فاتحہ نہ پڑھی، تو اس نے نماز ہی نہیں پڑھی، مگر یہ کہ وہ امام کے پیچھے ہو“
یہ حدیث مالک نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۳۶۷۔ عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ میں نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے امام کے ساتھ قراءۃ
کے بارہ میں پوچھا، تو آپ نے فرمایا ”کسی چیز میں بھی امام کے ساتھ قراءۃ نہیں“

رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي بَابِ سُجُودِ التَّلَاوَةِ -

۳۶۸۔ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مِقْسَمٍ أَنَّهُ سَأَلَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہ وَزَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ رضی اللہ عنہ وَجَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رضی اللہ عنہ فَقَالُوا لَا يُقْرَأُ خَلْفَ الْإِمَامِ فِي شَيْءٍ مِنَ الصَّلَوَاتِ - رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ -
۳۶۹۔ وَعَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ قَالَ أَصِيتُ لِلْقِرَاءَةِ قَائِتٌ فِي الصَّلَاةِ شُغْلًا وَسَيَحْكُمُكَ ذَلِكَ الْإِمَامُ - رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ -

۳۷۰۔ وَعَنْ عَلْقَمَةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ قَالَ لَيْتَ الَّذِي يَقْرَأُ

۳۶۷۔ مسلمو کتاب المساجد ص ۱۱۱ باب سجود التلاوة -

۳۶۸۔ طحاوی کتاب الصلوة ص ۱۵۱ باب القراءة خلف الإمام -

۳۶۹۔ طحاوی کتاب الصلوة ص ۱۱۱ باب القراءة خلف الإمام، المعجم الکبیر للطبرانی ص ۳۳۳

رقم ۹۳۱۱ -

یہ حدیث مسلم نے باب سجود التلاوة میں نقل کی ہے۔

۳۶۸۔ عبد اللہ بن مقسم نے کہا ہے میں نے حضرت عبد اللہ بن عمر، زید بن ثابت اور جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہم سے پوچھا تو ان سب نے کہا "کسی نمازیں بھی امام کے پیچھے قراءۃ نہ کی جائے" یہ حدیث طحاوی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۳۶۹۔ ابوداؤد سے روایت ہے کہ حضرت ابن مسعود نے کہا، قراءۃ کے وقت خاموش رہو، بلاشبہ نمازیں مشغولیت ہوتی ہے اور تمہیں اس میں امام کفایت کرے گا۔

یہ حدیث طحاوی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۳۷۰۔ علقمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن مسعود نے کہا "کاش وہ جو شخص امام کے پیچھے پڑھتا ہے۔ اس کا منہ

۳۶۹۔ یہ روایت اسی طرح المعجم الکبیر للطبرانی ص ۳۳۳ میں بھی ہے۔ علامہ بیہقی کہتے ہیں رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ

فی الکبیر والازوسط ورجالہ موثقون (مجمع الزوائد ص ۱۱۱)

خَلْفَ الْإِمَامِ مُلَىءَ قُوَّةً تُرَابًا. رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ -

۳۷۱۔ وَعَنْ أَبِي جَمْرَةَ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ أَقْرَأُ وَالْإِمَامُ بَيْنَ يَدَيَّ فَقَالَ لَا رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ -

۳۷۲۔ وَعَنْ كَثِيرِ بْنِ مُرَّةٍ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي كُلُّ صَلَوةٍ قُرْآنٌ قَالَ نَعَمْ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ وَجَبَ هَذَا فَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ يَا كَثِيرُ وَأَنَا إِلَى جَنْبِهِ لَا أَرَى الْإِمَامَ إِذَا أَمَرَ الْقَوْمَ إِلَّا قَدْ كَفَاهُمْ - رَوَاهُ الدَّارِقُطْنِيُّ وَالطَّحَاوِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ وَفِي الْبَابِ أَثَارُ التَّابِعِينَ رضی اللہ عنہ

۳۷۰۔ طحاوی کتاب الصلوة منہ باب القراءة خلف الامام -

۳۷۱۔ طحاوی کتاب الصلوة منہ باب القراءة خلف الامام -

۳۷۲۔ دارقطنی کتاب الصلوة منہ باب ذکر قوله صلى الله عليه وسلم من كان له امام... الخ ، طحاوی کتاب الصلوة منہ باب القراءة خلف الامام ، مسند

احمد ۴۳۸ -

مٹی سے بھر دیا جائے۔“ یہ حدیث طحاوی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد حسن ہے۔

۳۷۱۔ البجرہ سے روایت ہے کہ میں نے ابن عباس سے کہا ”کیا میں قراءۃ کروں جب کہ امام میرے آگے ہو تو انہوں نے کہا، نہیں۔“ یہ حدیث طحاوی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد حسن ہے۔
۳۷۲۔ کثیر بن مرہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ نے کہا، ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کیا، اے اللہ پیغمبر! کیا ہر نماز میں قراءۃ ہے، آپ نے فرمایا، ہاں، تو لوگوں میں سے ایک شخص نے کہا یہ کو ضروری ہو گئی، تو ابو الدرداء نے کہا، اسے کثیر! میں اُن کے پہلو میں تھا، ”میں تو یہ سمجھتا ہوں کہ جب امام لوگوں کو جماعت کر لے تو وہ ان کی طرف سے کافی ہے۔“

یہ حدیث دارقطنی، طحاوی، احمد نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد حسن ہے اور اس سلسلہ میں تابعین رضوان اللہ علیہم کے آثار موجود ہیں۔

بَابُ تَأْمِينِ الْإِمَامِ

۳۷۳۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ إِذَا أَمَّنَ الْإِمَامُ فَأَمِّنُوا فَإِنَّهُ مِنْ وَافِقٍ تَأْمِينُهُ تَأْمِينُ الْمَلَائِكَةِ غُفْرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔ رَوَاهُ الْجَمَاعَةُ۔

۳۷۴۔ وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ إِذَا قَالَ الْإِمَامُ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ فَقُولُوا آمِينَ فَإِنَّهُ مِنْ

۳۷۳ بخاری کتاب الاذان میں باب جهر الامام بالتامين، مسلم کتاب الصلوة میں باب التبيين والتحيد والتامين، ترمذی ابواب الصلوة میں باب ما جاء في فضل التامين، ابوداؤد کتاب الصلوة میں باب التامين ورواه الامام، نسائی کتاب الافتتاح میں باب جهر الامام بآمين، ابن ماجه کتاب الصلوة میں باب الجهر بآمين، مسند احمد میں ۲۵۹۔

باب - امام کا آمین کہنا

۳۷۳۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو، بلاشبہ جس کی آمین امام کی آمین کے موافق ہوگئی، تو اس کے پہلے گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔“
یہ حدیث محدثین کی جماعت نے نقل کی ہے۔

۳۷۴۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جب امام غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کہے، تو تم آمین کہو، بلاشبہ جس کا قول (آمین کہنا) ملائکہ کے قول کے مشابہ ہو گیا اس

وَأَفَقَ قَوْلُهُ قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ - رَوَاهُ
الْبُخَارِيُّ وَلِمُسْلِمٍ نَحْوُهُ -

۳۷۵- وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رضی اللہ عنہ فِي حَدِيثٍ طَوِيلٍ قَالَ إِنْ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَطَبَنَا فَبَيَّنَ لَنَا سُنَّتَنَا وَعَلَّمَنَا صَلَاتَنَا فَقَالَ
إِذَا صَلَّيْتُمْ فَأَقِيمُوا صُفُوفَكُمْ ثُمَّ لِيَوْمَكُمْ أَحَدُكُمْ فَإِذَا
كَبَّرَ فَكَبِّرُوا وَإِذَا قَالَ غَيْرَ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ
فَقُولُوا آمِينَ يُحِبُّكُمْ اللَّهُ - رَوَاهُ مُسْلِمٌ -

۳۷۶- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا
قَالَ الْإِمَامُ غَيْرَ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ فَقُولُوا آمِينَ

۳۷۴ بخاری کتاب الاذان میں باب جہل الاما و بالتامین ، مسلو کتاب الصلوة میں
باب التسمیع والتحمید والتامین -

۳۷۵ مسلو کتاب الصلوة میں باب التہجد فی الصلوة -

کے پہلے گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔

یہ حدیث بخاری نے نقل کی ہے اور مسلم میں بھی اس جیسی روایت ہے۔

۳۷۵- حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے ایک لمبی حدیث میں کہا: بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
ہمیں خطبہ دیا، ہم سے ہماری سنتیں بیان کیں اور ہمیں ہماری نماز سکھائی اور فرمایا ”جب تم نماز پڑھنے لگو، تو
اپنی صفوں کو سیدھا کرو، پھر تم میں سے ایک تمہیں امامت کرائے، جب وہ بیگی کہے، تو تم بھی بیگی کہو اور جب وہ
غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کہے تو تم آمین کہو، اللہ تعالیٰ تم سے محبت فرمائیں گے۔“
یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

۳۷۶- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا“ جب امام غیر المغضوب علیہم
ولا الضالین کہے تو تم آمین کہو، بلاشبہ فرشتے آمین کہتے ہیں اور امام بھی آمین کہتا ہے، پس جس کا آمین کہنا،

وَأَنَّ الْمَلَائِكَةَ تَقُولُ آمِينَ وَإِنَّ الْأِمَامَ يَقُولُ آمِينَ فَمَنْ وَّافَقَ
تَأْمِينُهُ تَأْمِينَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ - رَوَاهُ أَحْمَدُ
وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ -

بَابُ الْجَهْرِ بِالتَّامِينِ

۳۷۷. عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا قَرَأَ وَلَا الضَّالِّينَ قَالَ آمِينَ رَفَعَ بِهَا صَوْتَهُ - رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ
وَالْتِّرْمِذِيُّ وَآخَرُونَ وَهُوَ حَدِيثٌ مُضْطَرَبٌ -

۳۷۶ مسند احمد ۲۳۳، نسائی کتاب الافتتاح ۱۴۱ باب جهر الامور آمین - ،
سنن دارمی کتاب الصلوة ۱۴۱ باب فی فضل التامین -
۳۷۷ ابوداؤد کتاب الصلوة ۱۳۵ باب التامین وراء الامام، ترمذی ابواب الصلوة
۵۵۰ باب ماجاء فی التامین -

فرشتوں کے آمین کہنے کے موافق ہو گیا، اس کے پہلے گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔
یہ حدیث احمد بن حنبل نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

باب۔ اُوپنچی آواز سے آمین کہنا

۳۷۷۔ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ نے کہا، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وَلَا الضَّالِّينَ پڑھتے تو
آمین کہتے، اس کے ساتھ آواز بلند فرماتے۔
یہ حدیث ابوداؤد، ترمذی اور دیگر محدثین نے نقل کی ہے اور یہ حدیث مضطرب ہے۔

۳۷۷۔ ممکن ہے کہ اس قدر بلند آواز نہ ہو جس قدر تکبیر، سُبْحَانَ اللَّهِ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ اور السلام علیکم
ورحمۃ اللہ کہنے میں ہوتی ہے، بلکہ معمولی بلند ہو کہ پہلی صف میں کھڑے ہونے والوں نے سُن لیا ہو، جیسا کہ علما کہتے ہیں
”میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود کے ساتھ نماز پڑھی تو میں نے انہیں رَبِّ نَدِیْ عَلِمًا پڑھتے ہوئے سنا

۳۷۸۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا فَرَغَ مِنْ قِرَاءَةِ أَوَّلِ الْقُرْآنِ رَفَعَ صَوْتَهُ وَقَالَ آمِينَ۔ رَوَاهُ الدَّارِقُطْنِيُّ وَالْحَاجُّكُمْ وَفِي إِسْنَادِهِ لِيْنٌ۔

۳۷۹۔ وَعَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ

۳۷۸ مستدرک حاکم کتاب الصلوة ۲۲۳ باب کان اذا فرغ من اول القرآن ... الخ دارقطنی کتاب الصلوة ۳۳۵ باب الثامن فی الصلوة ... الخ

۳۷۸۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سورۃ فاتحہ کی قراءت سے فارغ ہوتے تو آواز بلند فرماتے اور آمین کہتے۔

یہ حدیث دارقطنی اور حاکم نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد میں کمزوری ہے۔

۳۷۹۔ ابو عبد اللہ بن عمر ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ نے کہا، لوگوں نے آمین کہنا چھوڑ دیا۔

اس سے میں نے سمجھ لیا کہ وہ سورۃ طہ پڑھ رہے ہیں۔

عبد اللہ بن زیاد کہتے ہیں "میں نے حضرت عبد اللہ بن مسعود سے دن کی ایک نماز میں قراءت سنی اور عبد اللہ بن زیاد کہتے ہیں کہ میں ظہر اور عصر میں حضرت عبد اللہ کے پہلو میں کھڑا ہوا انہیں پڑھتے ہوئے سنا "عبد اللہ عثمان البتی کہتے ہیں "میں نے حضرت انس کے پیچھے ظہر اور عصر کی نماز پڑھی انہیں سُبْحَ اسْمُ رَبِّكَ الْأَعْلٰی پڑھتے ہوئے سنا۔"

علامہ بیہقی نے یہ تمام روایات طبرانی کبیر کے حوالہ سے نقل کرنے کے بعد ان تمام کے بارے میں کہا ہے ان کے راوی ثقہ ہیں (مجمع الزوائد کتاب الصلوة ص ۱۱۱) باب القراءۃ فی الظہر والعصر۔

حضرت فائل بن حجر کی یہ روایت جو سفیان کے طریق سے ہے اس میں کُفَعٌ بِهَا صَوْتُهُ (آواز بلند کی) کے الفاظ ہیں اور ملتے جلتے الفاظ ہیں۔ یہی روایت شعبہ کے طریق سے ہے اس میں اُخْفِيَ بِهَا صَوْتُهُ (آواز آہستہ کی) کے الفاظ ہیں اور یہ دونوں راوی ثقہ ہونے میں ہم یکہ ہیں۔ یہی روایت طبرانی کبیر میں ہے اس میں تین بار کا ذکر ہے، علامہ بیہقی کہتے ہیں اس کے راوی ثقہ ہیں (مجمع الزوائد ص ۱۱۱) حضرت فائل بن حجر کی ایک روایت میں رَبِّ اَعْظَمُ فی التَّحْمِیْنِ کا ذکر ہے (مجمع الزوائد ص ۱۱۱) یعنی کسی میں کُفَعٌ کسی میں اُخْفِيَ کسی میں تین بار کسی میں رَبِّ اَعْظَمُ فی ہے انہی مختلف الفاظ کی وجہ سے مصنف نے اسے مضطرب کہا ہے۔

۳۷۸۔ دارقطنی اور مستدرک دونوں کی سند میں الحسن بن ابی ہریرہ بن العلاء الزبیدی الحمصی بن زبیر بن جوجی اور بہت زیادہ دبی ہے (میزان الاعتدال ص ۱۸۱) مستدرک تقریب التہذیب ص ۲۷۸

قَالَ تَرَكَ النَّاسُ التَّامِينَ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا قَالَ غَيْرَ
الْمُخْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ قَالَ أَمِينَ حَتَّى يَسْمَعَ أَهْلُ
الصَّفِّ الْأَوَّلِ فَيَرْتَجُّ بِهَا الْمَسْجِدَ - رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَاسْنَادُهُ ضَعِيفٌ -
۳۸۰ - وَعَنْ أُمِّ الْحَصَيْنِ ؓ أَنَّهَُا صَلَّتْ خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ
فَلَمَّا قَالَ وَلَا الضَّالِّينَ قَالَ أَمِينَ فَسَمِعَتْهُ وَهِيَ فِي صَفِّ النِّسَاءِ
رَوَاهُ ابْنُ رَاهُوِيَّةٍ فِي مُسْنَدِهِ وَالطَّبْرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ وَفِيهِ
إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُسْلِمٍ الْمَكِّيُّ وَهُوَ ضَعِيفٌ -

۳۷۹ ابن ماجہ کتاب الصلوٰۃ ص ۳۳ باب الجہن بآمین۔
۳۸۰ المعجم الکبیر للطبرانی ص ۲۵۸ رقم ۲۸۳، الدراریۃ کتاب الصلوٰۃ ص ۱۳۹
باب صفۃ الصلوٰۃ نقلًا ابن راہویۃ۔

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب غیر الممضوب علیہم ولا الضالین کہتے تو آمین کہتے، یہاں
تک کہ پہلی صف والے سن لیتے، یہاں تک کہ اس کے ساتھ مسجد گونج اٹھتی۔
یہ حدیث ابن ماجہ نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد ضعیف ہے۔

۳۸۰۔ ام الحسین رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی جب
آپ نے ولا الضالین کہا، تو آپ نے آمین کہی، جسے میں نے سنا، حالانکہ میں عورتوں کی صف میں تھی۔
یہ حدیث ابن راہویہ نے اپنی سند میں اور طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے۔ اس کی سند میں اسماعیل بن مسلم
المکی ہے اور وہ ضعیف راوی ہے۔

۳۷۹۔ اس حدیث کی سند میں بشر بن رافع ابو الاسباط الخزاعی ہے جو جھوٹا اور من گھڑت حدیثیں بیان کرنے والا ہے (میزان الاعتدال)
۳۸۰۔ اس حدیث کی سند میں اسماعیل بن مسلم المکی ہے جو کہ ضعیف راوی ہے۔ (میزان الاعتدال ص ۲۴۹ ۹۴۵)

قَالَ النَّبِيُّ لَمْ يَنْبُتِ الْجَهْرُ بِالتَّامِينَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ
وَلَا عَنِ الْخُلَفَاءِ الْأَرْبَعَةِ ﷺ وَمَا جَاءَ فِي الْبَابِ فَهُوَ لَا يَخْلُو
مِنْ شَيْءٍ -

بَابُ تَرْكِ الْجَهْرِ بِالتَّامِينَ قَالَ عَطَاءُ أَمِينَ دُعَاءُ
وَقَدْ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى ادْعُوا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَخُفْيَةً -

۳۸۱۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَعْلَمُنَا
يَقُولُ لَا تُبَادِرُوا الْإِمَامَ إِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا وَإِذَا قَالَ وَلَا الضَّالِّينَ
فَقُولُوا آمِينَ وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ

نیموی نے کہا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور چاروں خلفاء رضی اللہ عنہم سے اونچی آواز سے آمین کہنا ثابت
نہیں اور جو روایات اس سلسلہ میں آئی ہیں۔ وہ کسی نہ کسی چیز (ضعف) سے خالی نہیں ہیں۔

باب۔ آمین اونچی نہ کہنا

عطاء نے کہا، آمین دعا ہے۔

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ”اپنے پروردگار کو عاجزی اور آہستگی سے پکارو۔“

۳۸۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تعلیم دیتے ہوئے فرماتے تھے، امام سے
جلدی نہ کرو، جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ وَلَا الضَّالِّينَ کہے تو تم آمین کہو اور جب وہ
رکوع کرے، تو تم رکوع کرو اور جب وہ

سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ

کہے تو تم کہو

کہے تو تم کہو

حَمْدَهُ فَقُولُوا اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ - رَوَاهُ مُسْلِمٌ -
 قَالَ النِّمَوِيُّ يُسْتَفَادُ مِنْهُ أَنَّ الْإِمَامَ لَا يَجْهَرُ بِأَمِينٍ -
 ۳۸۲- وَعَنِ الْحَسَنِ أَنَّ سَمُرَةَ بْنَ جُنْدَبٍ رضی اللہ عنہ وَعِمْرَانَ بْنَ
 حُصَيْنٍ رضی اللہ عنہ تَذَاكَرَا فَحَدَّثَتْ سَمُرَةُ بْنُ جُنْدَبٍ رضی اللہ عنہ
 أَنَّهُ حَفِظَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ سَكْتَتَيْنِ سَكْتَةٌ إِذَا كَبَّرَ
 وَسَكْتَةٌ إِذَا فَرَّغَ مِنْ قِرَاءَةِ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ
 فَحَفِظَ ذَلِكَ سَمُرَةُ وَأَنْكَرَ عَلَيْهِ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ فَكَتَبَا
 فِي ذَلِكَ إِلَى أَبِي بِنِ كَعْبٍ رضی اللہ عنہ فَكَانَ فِي كِتَابِهِ إِلَيْهِمَا أَوْفَى
 رَدَّهُ عَلَيْهِمَا أَنَّ سَمُرَةَ قَدْ حَفِظَ

۳۸۱ مسلو کتاب الصلوة ص ۱۱۱ باب ائتمام المامور بالامام -

اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ
 یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔
 (اے اللہ! ہمارے پروردگار! آپ ہی کے لیے تمام تعریفیں ہیں)

نیموی نے کہا اس حدیث سے یہ بات اخذ ہوتی ہے کہ امام امین اپنی آواز سے نہ کہے۔

۳۸۲- حسن سے روایت ہے کہ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ اور عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے آپس
 میں مباحثہ کیا، حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 سے دو سکتے (یعنی قراءۃ کے درمیان خاموش ہونا) یاد کیے ہیں، ایک سکتہ جب آپ تکبیر (تحریم) کہتے اور
 ایک سکتہ جب آپ تَعْلِیْلُ الْمَغْضُوبِ عَلَیْہِمْ سَوْرَاتِ الصَّالِحِينَ کی قراءۃ سے فارغ ہوتے، یہ بات
 حضرت سمرہ نے یاد کی اور عمران بن حصین نے اس کا انکار کیا، دونوں نے اس سلسلہ میں حضرت ابی بن کعب
 کو لکھا، تو حضرت ابی بن کعب نے جو خط ان کی طرف لکھا یا جو جواب انہیں بھیجا اس میں یہ تھا کہ سمرہ نے صحیح
 یاد رکھا ہے۔

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَآخِرُونَ وَإِسْنَادُهُ صَالِحٌ .

۳۸۳ - وَعَنْهُ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ كَانَ إِذَا صَلَّى بِهِمْ سَكَتَ سَكَّتَيْنِ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ وَإِذَا قَالَ وَلَا الضَّالِّينَ سَكَتَ أَيْضًا هَنِيئَةً فَأَنْكَرُوا ذَلِكَ عَلَيْهِ فَكَتَبَ إِلَى أَبِي بِنِ كَعْبٍ رضی اللہ عنہ فَكَتَبَ إِلَيْهِمْ أَلَّا الْأَمْرَ كَمَا صَنَعَ سَمُرَةٌ . رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالدَّارِقُطْنِيُّ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ .

۳۸۴ - وَعَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَلَمَّا قَرَأَ غَيْرَ الْمُفْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ قَالَ أَمِينَ وَأَخْفَى بِهَا صَوْتَهُ وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى يَدِهِ الْيُسْرَى

۳۸۲ ابو داؤد کتاب الصلوة باب السکۃ عند الافتتاح .
۳۸۳ مسند احمد باب ، سنن دارقطنی کتاب الصلوة باب موضع سکات... الخ

یہ حدیث ابو داؤد اور دیگر محدثین نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۳۸۳ حسن سے روایت کہ حضرت سمرة بن جندب رضی اللہ عنہ جب لوگوں کو نماز پڑھاتے تو دو دفعہ خاموش ہوتے، جب نماز شروع کرتے اور جب وَلَا الضَّالِّينَ کہتے تو بھی تھوڑی دیر خاموش ہو جاتے، لوگوں نے اس بات کا ان پر انکار کیا، انہوں نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی طرف لکھا تو حضرت ابی نے جواب دیا کہ معاملہ ایسے ہی ہے جیسا سمرة نے کیا ہے۔

یہ حدیث احمد اور دارقطنی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۳۸۴ وائل بن حجر رضی اللہ عنہ نے کہا "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی، جب آپ نے غَيْرِ الْمُفْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ پڑھا تو آمین کہی، اس کے ساتھ اپنی آواز کو آہستہ کیا، اور اپنا دایاں ہاتھ مبارک بائیں ہاتھ پر رکھا، اپنی دائیں اور بائیں طرف سلام پھیرا۔

وَسَلَّمَ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ . رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ
الطَّيَالِسِيُّ وَالذَّارِقُطِيُّ وَالْحَاكِمُ وَآخَرُونَ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ .
وَفِي مَتْنِهِ اضْطِرَابٌ .

۳۸۵۔ وَعَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ كَانَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ وَعَلِيٌّ رضی اللہ عنہ لَا يَجْهَرَانِ
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَلَا بِالتَّعَوُّذِ وَلَا بِأَمِينٍ . رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ
وَأَبْنُ جَرِيرٍ وَإِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ .

۳۸۶۔ وَعَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ خَمْسٌ يُخَفِّيهَنَّ الْإِمَامُ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ
وَبِحَمْدِكَ وَالتَّعَوُّذُ وَبِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَأَمِينٌ
وَاللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ . رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ فِي مُصَنَّفِهِ
وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ .

۳۸۴ مسند احمد ۴/۲۱۱، ترمذی ابواب الصلوة ۳۱۵ باب ما جاء في التامين،
ابوداؤد الطيالسي ۳۸۴ برقم ۱۰۲۲، دارقطنی کتاب الصلوة ۳۳۳ باب التامين
في الصلوة، مستدرک حاکم کتاب التفسير ۲۳۲ باب آمين يخفف الصلوة .
۳۸۵ طحاوی کتاب الصلوة ۱۱۱۱ باب قراءه بسم الله في الصلوة .
۳۸۶ مصنف عبد الرزاق کتاب الصلوة ۸۴۰ باب ما يخفي الامام .

یہ حدیث احمد، ترمذی، ابوداؤد الطیالسی، دارقطنی، حاکم اور دیگر محدثین نے نقل کی ہے، اس کی اسناد
صحیح اور متن میں اضطراب ہے۔

۳۸۵۔ ابوداؤد نے کہا، حضرت عمرؓ اور حضرت علیؓ بسم اللہ الرحمن الرحیم، تعوذ (اعوذ باللہ)
اور آمین اور پکی آواز سے نہیں کہتے تھے۔

یہ حدیث طحاوی اور ابن جریر نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد ضعیف ہے۔

۳۸۶۔ ابراہیم نے کہا ”پانچ چیزوں کو امام اہمیت کہے، سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، تَعَوُّذٌ، بِسْمِ اللَّهِ
الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ آمین اور اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ“
یہ حدیث عبد الرزاق نے اپنی مصنف میں نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

بَابُ قِرَاءَةِ السُّورَةِ بَعْدَ الْفَاتِحَةِ فِي الْأَوَّلِينَ

۳۸۷۔ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ فِي الْأَوَّلِينَ بِأَمْرِ الْكِتَابِ وَسُورَتَيْنِ وَفِي الرَّكْعَتَيْنِ الْآخِرَتَيْنِ بِأَمْرِ الْكِتَابِ وَيُسَمِعُنَا الْآيَةَ وَيُطَوِّلُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى مَا لَا يُطِيلُ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ وَمُكَذِّا فِي الْعَصْرِ وَمُكَذِّا فِي الصُّبْحِ . رَوَاهُ الشَّيْخَانِ .

۳۸۸۔ وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعَمٍ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِالطَّوْرِ . رَوَاهُ الْجَمَاعَةُ إِلَّا التِّرْمِذِيُّ .

۳۸۷ بخاری کتاب الاذان میں باب یقرء فی الاخرین بفاتحة الكتاب مسلم کتاب الصلوة میں باب القراءة فی الظهر والعصر۔

۳۸۸ بخاری کتاب الاذان میں باب الجهر فی المغرب ، مسلم کتاب الصلوة میں باب القراءة فی الصبح ، ابوداؤد کتاب الصلوة میں باب قدر القراءة فی المغرب نسائی کتاب الافتتاح میں باب القراءة فی المغرب بالطور ، ابن ماجہ کتاب الصلوة میں باب القراءة فی صلوۃ المغرب ، مسند احمد میں ۸۴۔

باب - پہلی دو رکعتوں میں فاتحہ کے بعد سورۃ پڑھنا

۳۸۷۔ ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں سورۃ فاتحہ اور دوسری اور آخری دو رکعتوں میں سورۃ فاتحہ تلاوت فرماتے اور ہمیں کوئی آیت سنا دیتے، پہلی رکعت میں قرآنہ لمبی فرماتے، جتنی کہ دوسری رکعت میں لمبی نہ فرماتے، اسی طرح عصر اور صبح میں فرماتے۔
یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے۔

۳۸۸۔ جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ نے کہا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مغرب کی نماز میں سورۃ طور تلاوت فرماتے ہوئے سنا۔ یہ حدیث ترمذی کے علاوہ محدثین کی جماعت نے نقل کی ہے۔

۳۸۹۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَرَأَ فِي صَلَاةِ الْمَغْرِبِ بِسُورَةِ الْأَعْرَافِ فَرَقَّهَا فِي الرَّكْعَتَيْنِ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ.

۳۹۰۔ وَعَنِ الْبَرَاءِ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ فِي سَفَرٍ فَقَرَأَ فِي الْعِشَاءِ فِي إِحْدَى الرَّكْعَتَيْنِ بِالَّتَيْنِ وَالزَّيْتُونِ. رَوَاهُ الشَّيْخَانِ.

۳۹۱۔ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ عُمَرُ لِسَعْدٍ لَقَدْ شَكَوْتُ فِي كُلِّ شَيْءٍ حَتَّى الصَّلَاةِ قَالَ أَمَا أَنَا فَا مَدَّ فِي الْأُولَيَيْنِ وَأَحْذَفَ فِي الْآخِرَيَيْنِ وَلَا أَلُو مَا اقْتَدَيْتَ بِهِ مِنْ صَلَاةِ رَسُولِ

۳۸۹ نسائی کتاب الافتاح ۱۵۴ باب القراءة في المغرب بالمصر
۳۹۰ بخاری کتاب الاذان ۱۵۴ باب الجهر في العشاء، مسلم کتاب الصلوة ۱۸۴ باب القراءة في العشاء۔

۳۸۹۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب کی نماز میں سورۃ اعراف تلاوت فرمائی اور اسے دو رکعتوں میں تقسیم کیا۔
یہ حدیث نسائی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۳۹۰۔ حضرت براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر میں تھے، تو عشاء کی دو رکعتوں میں سے ایک میں (سورۃ) وَالَّتَيْنِ وَالزَّيْتُونِ تلاوت فرمائی۔
یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے۔

۳۹۱۔ حضرت جابر بن سمرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے حضرت سعدؓ سے کہا "لوگوں نے ہر چیز یہاں تک کہ نماز میں بھی تمہاری شکایت کی ہے، حضرت سعدؓ نے کہا "مگر میں تو پہلی دو رکعتوں میں (قراۃ) لمبی کرتا ہوں اور آخری دو رکعتوں میں مختصر اور میں اس میں کوتاہی نہیں کرتا جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز میں اقتدار

اللہ ﷻ قَالَ صَدَقْتَ ذَلِكَ الظَّنُّ بِكَ - رَوَاهُ الشَّيْخَانِ -
 ۳۹۲ - وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ ﷺ قَالَ أَمَرْنَا أَنْ نَقْرَأَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ
 وَمَا تَيْسَّرَ - رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَاحْمَدُ وَأَبُو يَعْلَى وَابْنُ حَبَّانَ
 وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ -

بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ الرُّكُوعِ وَعِنْدَ رَفْعِ الرَّأْسِ مِنَ الرُّكُوعِ

۳۹۳ - عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَرْفَعُ
 يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ إِذَا فَتَحَ الصَّلَاةَ وَإِذَا كَبَّرَ لِلرُّكُوعِ وَإِذَا رَفَعَ
 ۳۹۱ بخاری کتاب الاذان ۱۱۱ باب یقول فی الاولیین... الخ، مسلم کتاب الصلوة،
 ۱۸۳ باب القراءة فی الظہر والعصر -
 ۳۹۲ ابوداؤد کتاب الصلوة ۱۱۱ باب من ثلث القراءة فی صلواتہ، مسند احمد ۳۳۳،
 مسند ابی یعلیٰ ۴۱۱ رقم الحدیث ۱۳۳۶، صحیح ابن حبان ۱۱۱ رقم ۱۷۸۷ -

کی ہے، حضرت عمرؓ نے کہا ”تم نے سچ کہا، میرا تمہارے بارہ میں یہی خیال تھا“
 یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے۔

۳۹۲ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے کہا ”ہم سے کہا گیا کہ ہم سورۃ فاتحہ اور جو قرآن پاک میں سے آسان
 ہو پڑھیں“

یہ حدیث ابوداؤد، احمد، ابویعلیٰ اور ابن حبان نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

باب - رکوع جاتے اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت ہاتھ اٹھانے

۳۹۳ - حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع فرماتے اپنے
 دونوں ہاتھ دونوں کندھوں کے برابر اٹھاتے، جب رکوع کی تکبیر کہتے اور جب رکوع سے سر مبارک اٹھاتے تو

رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ رَفَعَهُمَا كَذَلِكَ أَيْضًا وَقَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَكَانَ لَا يَفْعَلُ ذَلِكَ فِي السُّجُودِ - رَوَاهُ الشَّيْخَانِ -

قَالَ النَّيْمَوِيُّ فِي الْبَابِ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ رضی اللہ عنہ وَمَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ رضی اللہ عنہ وَأَبِي بَرْزَةَ رضی اللہ عنہ وَعَلِيٍّ رضی اللہ عنہ وَغَيْرِهِمْ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ -

بَابُ مَا اسْتُدِلَّ بِهِ عَلَى أَنَّ رَفْعَ الْيَدَيْنِ فِي الرُّكُوعِ
وَاطْبَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ مَا دَامَ رَحِيًّا -

۳۹۴- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ

۳۹۳ بخاری کتاب الاذان ص ۲۱۱ باب رفع الیدین فی التکبیر الاولی ... الخ، مسلم کتاب الصلوة ص ۱۱۱ باب استحباب رفع الیدین حذوا المنکبین ... الخ -

دولوں ہاتھ بھی اسی طرح اٹھاتے اور فرماتے سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ اور آپ سجدہ میں ایسا نہیں فرماتے تھے ۔

یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے ۔

نیموڈانے کہا، اس سلسلہ میں ابو حمید الساعدی، مالک بن الحویرث، وائل بن حجر، علی اور ان کے علاوہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دیگر صحابہؓ سے روایات موجود ہیں ۔

باب جس روایت سے استدلال کیا گیا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے

رکوع میں ہاتھ اٹھانے پر ہمیشگی کی ہے جب تک آپ زندہ رہے

۳۹۴ حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع فرماتے اپنے دونوں

رَفَعَ يَدَيْهِ وَإِذَا رَكِعَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ وَكَانَ لَا يَفْعَلُ
ذَلِكَ فِي السُّجُودِ فَمَا زِلْتُ تِلْكَ صَلَواتُهُ حَتَّى لَقِيَ اللَّهَ تَعَالَى - رَوَاهُ
الْبَيْهَقِيُّ وَهُوَ حَدِيثٌ ضَعِيفٌ بَلْ مُوضُوعٌ .

بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ الْقِيَامِ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ

۳۹۵۔ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہما كَانَ إِذَا دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ كَبَّرَ

۳۹۴۔ فُصِبَ الرَّأْيَةُ كِتَابُ الصَّلَاةِ ۲/۱۲۹، وَالْدرایۃ ۱۵۳، وَتَلْخِصُ الْحَبِيبِ ۲/۲۱۸،
فَقُلْنَا عَنْ الْبَيْهَقِيِّ -

ہاتھ اٹھاتے اور جب آپ رکوع فرماتے اور جب رکوع سے سر مبارک اٹھاتے اور آپ سجدہ میں ایسا نہیں
فرماتے تھے، آپ کی نماز اسی طرح رہی، یہاں تک کہ آپ اللہ تعالیٰ سے جا ملے۔
یہ حدیث بیہقی نے نقل کی ہے اور یہ حدیث ضعیف بلکہ من گھڑت ہے۔

بَابُ - دَوْرَ كَعْتُولٍ سَے اٹھتے وقت ہاتھ اٹھانا

۳۹۵۔ نَافِعٌ سَے رَوَايَتُ بَے کہ ابْنُ عُمَرَ جب نماز شروع کرتے تو بھیجی کرتے اور اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے جب

۳۹۴۔ اس حدیث کی سند میں دو راوی من گھڑت حدیثیں بیان کرنے والے ہیں۔

مسلمہ عبدالرحمن بن قریش بن خزيمة ہروی (میزان الاعتدال ۵۸۳، مسند ۴۹۴) ۲۔ عصمتہ بن محمد الانصاری (میزان الاعتدال
۵۲۳، ۵۲۴)

اس مسئلہ پر مزید معلومات کے لیے علامہ ہاشم منہویؒ کا رسالہ کشف الہین جسے اتاذی المحترم حضرت مولانا حافظ
عزیز الرحمن صاحب مدظلہ ایم اے نے نہایت شاندار عام فہم اردو ترجمہ کے ساتھ شائع کیا ہے اور محترم ساتھی حضرت مولانا حافظ
حبیب اللہ ڈیروی مدظلہ کی کتاب نور الصباح کا مطالعہ کافی مفید ہوگا۔

وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَإِذَا رَكَعَ رَفَعَ يَدَيْهِ وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ
لِمَنْ حَمْدَهُ رَفَعَ يَدَيْهِ وَإِذَا قَامَ مِنَ الرَّكَعَتَيْنِ رَفَعَ يَدَيْهِ
وَرَفَعَ ذَلِكَ ابْنُ عُمَرَ رضي الله عنه إِلَى النَّبِيِّ ﷺ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ لِلْسُّجُودِ

۳۹۶. عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْثِ رضي الله عنه أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ رَفَعَ
يَدَيْهِ فِي صَلَاتِهِ إِذَا رَكَعَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكُوعِ وَإِذَا
سَجَدَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ حَتَّى يُحَازِيَ بِهِمَا فَرْعَ
أُذُنَيْهِ . رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ .

۳۹۵ بخاری کتاب الاذان ص ۱۱۱ باب رفع الیدین اذا قَامَ مِنَ الرَّكَعَتَيْنِ .

۳۹۶ نسائی کتاب الافتتاح ص ۱۶۵ باب رفع الیدین للسجود .

رکوع کرتے تو اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے اور جب سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمْدُهُ کہتے تو دونوں ہاتھ اٹھاتے
اور جب دو رکعتوں سے اٹھتے تو دونوں ہاتھ اٹھاتے اور ابن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ عمل نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک مرفوع
بیان کر کے (یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایسا ہی عمل فرماتے تھے)۔
یہ حدیث بخاری نے نقل کی ہے۔

بَابُ سَجْدَةِ كَقِيَامِهَا

۳۹۶. حضرت مالک بن الحویرث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہیں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ جب
آپ نے اپنی نمازیں رکوع فرمایا اور جب رکوع سے سر مبارک اٹھایا، جب سجدہ فرمایا اور جب سجدہ سے
سر مبارک اٹھایا تو اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے، یہاں تک کہ انہیں اپنے کانوں کے اوپر والے حصہ کے برابر فرمایا۔
یہ حدیث نسائی نے نقل کی ہے، اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۳۹۷۔ وَعَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ - رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ .

۳۹۸۔ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ عِنْدَ التَّكْبِيرِ لِلرُّكُوعِ وَعِنْدَ التَّكْبِيرِ حِينَ يَهْوِي سَلْجِدًا - رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ إِسْنَادُهُ صَحِيحٌ -

۳۹۹۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي الصَّلَاةِ حَذْوً وَمَنْكَبِيَّةً حِينَ يَفْتَتِحُ الصَّلَاةَ وَحِينَ يَرْكَعُ وَحِينَ يَسْجُدُ - رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاتُهُ كُلُّهُمْ

۳۹۷ مسند ابی یعلیٰ ۳۹۹ برقم ۹۹۷ (۳۷۵۲)، مصنف ابن ابی شیبہ کتاب الصلوة ۲۳۵ باب من كان يرفع يديه اذا افتتح الصلوة، مجمع الزوائد کتاب الصلوة ۱۱۱۱ باب رفع اليدين في الصلوة -

۳۹۸ المعجم الاوسط ۳۹۹ برقم ۱۶، مجمع الزوائد کتاب الصلوة ۱۱۱۱ باب رفع اليدين في الصلوة -

۳۹۹ ابن ماجه کتاب الصلوة ۱۱۱۱ باب رفع اليدين اذا ركع واذا رفع رأسه من الركوع -

۳۹۷۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بلاشبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رکوع اور سجدہ میں اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے۔ یہ حدیث ابوالعلیٰ نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۳۹۸۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رکوع کی تکبیر اور اس تکبیر کے وقت جب کہ سجدہ کرنے کے لیے جھکتے، اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے۔

یہ حدیث طبرانی نے اوسط میں نقل کی ہے، بیہقی نے کہا ہے کہ اس کی اسناد صحیح ہے۔

۳۹۹۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز میں کندھوں کے برابر ہاتھ اٹھاتے ہوئے دیکھا، جب کہ آپ نماز شروع فرماتے اور جب آپ رکوع فرماتے اور جب آپ سجدہ فرماتے۔ یہ حدیث ابن ماجہ نے نقل کی ہے اور اس کے تمام راوی ثقہ ہیں، مگر اسماعیل بن عیاش اور وہ صدوق ہے۔

ثِقَاتُ إِلَّا سَمْعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ وَهُوَ صَدُوقٌ وَفِي رِوَايَتِهِ عَنْ غَيْرِ
الشَّامِيِّينَ كَلَامٌ -

۴۰۰۔ وَعَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى إِبْرَاهِيمَ فَحَدَّثَهُ
عَمْرُو بْنُ مُرَّةٍ قَالَ صَلَّيْنَا فِي مَسْجِدِ الْحَضْرَمِيِّينَ فَحَدَّثَنِي عُلُقَمَةُ بْنُ
وَأَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حِينَ
يَفْتَتِحُ الصَّلَاةَ وَإِذَا رَكَعَ وَإِذَا سَجَدَ فَقَالَ إِبْرَاهِيمُ مَا أَرَى
أَبَاكَ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِلَّا ذَلِكَ الْيَوْمَ الْوَاحِدَ فَحَفِظَ ذَلِكَ
وَعَبْدُ اللَّهِ لَمْ يَحْفَظْ ذَلِكَ مِنْهُ شَيْءٌ قَالَ إِبْرَاهِيمُ إِنَّمَا رَفَعَ
الْيَدَيْنِ عِنْدَ افْتِتَاحِ الصَّلَاةِ - رَوَاهُ الدَّارِقُطْنِيُّ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ -
۴۰۱۔ وَعَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ رَأَيْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ ﷺ
يَرْفَعُ يَدَيْهِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ -

۴۰۰۔ سنن دارقطنی کتاب الصلوة ۱۹۱ باب ذکر التکبیر و رفع الیدین عند الافتتاح -
۴۰۱۔ جزء رفع الیدین للبخاری مترجم ۳۸ -
البتہ شامیوں کے علاوہ دوسرے محدثین سے اس کی روایت میں کلام ہے -

۴۰۰۔ حصین بن عبد الرحمن نے کہا، ہم ابراہیم (نخعی) کے پاس گئے، تو عمرو بن مرونے کہا، ہم نے حضرت مہین کی مسجد
میں نماز پڑھی، تو علقمہ بن وائل نے اپنے والد سے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز شروع کرتے کرتے اٹھ کھڑے
وقت اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے ہوئے دیکھا، ابراہیم نے کہا ”میرے خیال میں تو تمہارے والد نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی ایک دن دیکھا، تو ان سے یہ بات یاد کر لی، عبد اللہ نے یاد نہیں کی، پھر ابراہیم نے
کہا ”رفع یدین صرف نماز کے شروع میں ہی ہے -

یہ حدیث دارقطنی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے -

۴۰۱۔ یحییٰ بن ابی اسحق نے کہا ”میں نے حضرت انس بن مالک کو دو مسجدوں کے درمیان رفع یدین کرتے ہوئے دیکھا“

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي جُزْءٍ رَفَعَ الْيَدَيْنِ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ۔

قَالَ النِّيمَوِيُّ لَمْ يُصِبْ مَنْ جَزَمَ بِأَنَّهُ لَا يَثْبُتُ شَيْءٌ فِي رَفْعِ الْيَدَيْنِ لِلْسُّجُودِ وَمَنْ ذَهَبَ إِلَى نَسْخِهِ فَلَيْسَ لَهُ دَلِيلٌ عَلَى ذَلِكَ إِلَّا مِثْلَ دَلِيلٍ مَنْ قَالَ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي غَيْرِ تَكْبِيرَةِ الْإِفْتِيحِ۔

بَابُ تَرْكِ رَفْعِ الْيَدَيْنِ فِي غَيْرِ الْإِفْتِيحِ

۴۰۲۔ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ إِلَّا أَصَلَّ بِكُمْ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَصَلَّى فَلَمْ يَرْفَعْ يَدَيْهِ

یہ حدیث بخاری نے جزء رفع یدین میں نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

نیموی نے کہا ”یقیناً یہ بات صحیح نہیں ہے کہ سجدہ کے وقت رفع یدین میں کوئی چیز ثابت نہیں اور جس نے اسے منسوخ قرار دیا ہے، تو اس کے لیے اس کے اس دعویٰ پر اور کوئی دلیل نہیں، مگر جیسی دلیل اس شخص کی ہے جس نے یہ کہا ہے کہ تکبیر تحریمہ کے علاوہ رفع یدین نہ کر دو۔“

باب۔ تکبیر تحریمہ کے علاوہ رفع یدین نہ کرنا

۴۰۲۔ علقمہ نے کہا، حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا، کیا میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جیسی نماز نہ پڑھاؤں، انہوں نے نماز پڑھی تو پہلی بار کے علاوہ رفع یدین نہیں کیا۔“

۴۰۱۔ قولہ لَا يَثْبُتُ شَيْءٌ الخ۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب فرماتے ہیں ”رفع یدین بہت سی روایات سے ثابت ہے اور خفض (جھکنے) و رفع (اٹھانے) میں ثابت ہے، اس کے بعد اس میں بالاتفاق بین الامم الاربعہ نسخ ہوا ہے۔ اب جھگڑا اس میں صرف یہ ہے کہ کتنا منسوخ ہے اور کتنا باقی ہے (تقریر بخاری ص ۱۲۰)۔“
شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب کی تقریر بخاری جسے مکتبہ الشیخ کراچی نے شائع کیا ہے میں جگہ سے ملتا ہے کہ مسئلہ رفع یدین پر انتہائی مفید بحث ہے، مسئلہ سمجھنے کے لیے اس کا مطالعہ کافی اہم ہے۔

یہ حدیث طحاوی، ابوبکر بن ابی شیبہ اور بیہقی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

٤.٥ طحاوى كتاب الصلوة ١٥٥ باب التكبيرات، مصنف ابن ابى شيبه كتاب الصلوة ٢٣١ باب من كان يرفع يديه... الخ - معرفة السنن والآثار كتاب الصلوة ٢٢٩ رقم الحديث ٣٣٠٨ -

٤.٦ طحاوى كتاب الصلوة ١٥٥ باب التكبيرات، مصنف ابن ابى شيبه كتاب الصلوة ٢٣١ باب من كان يرفع يديه... الخ -

یہ حدیث طحاوی، ابوبکر بن ابی شیبہ اور بیہقی نے معرفت کتاب کا نام ہے، میں نقل کی ہے اور اس کی سند صحیح ہے۔

۴۰۔ ابو اسحق نے کہا، حضرت عبداللہؓ اور حضرت علیؓ کے ساتھی اپنے ہاتھ صرف نماز کے شروع میں ہی اٹھاتے تھے، ”وکیع را دی رہے کہا، پھر نہیں اٹھاتے تھے۔“

وَكَيْعُ شَعْلًا يَعُودُونَ - رَوَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاسْنَادُهُ صَحِيحٌ -

قَالَ التِّيمَوِيُّ الصَّحَابَةُ ۞ وَمَنْ بَعْدَهُمْ مُخْتَلِفُونَ
فِي هَذَا الْبَابِ وَأَمَّا الْخُلَفَاءُ الْأَرْبَعَةُ ۞ فَلَمْ يَثْبُتْ
عَنْهُمْ رَفْعُ الْأَيْدِي فِي غَيْرِ تَكْبِيرَةِ الْإِحْرَامِ - وَاللَّهُ أَعْلَمُ
بِالصَّوَابِ -

بَابُ التَّكْبِيرِ لِلرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ وَالرَّفْعِ

۴۰۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ۞ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ۞ إِذَا قَامَ
إِلَى الصَّلَاةِ يُكَبِّرُ حِينَ يَقُومُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَرْكَعُ ثُمَّ
يَقُولُ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ حِينَ يَرْفَعُ صَلَاتَهُ مِنَ الرُّكُوعِ ثُمَّ

۴۰۷ مصنف ابن الجب شیبہ کتاب الصلوة ص ۲۳۱ باب من كان يرفع يديه... الخ

یہ حدیث ابو ہریرہ بن ابی شیبہ نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے -

نیموی نے کہا صحابہ رضی اللہ عنہم اور ان کے بعد والے اس مسئلہ میں اختلاف کرتے رہے ہیں بہر حال
چاروں خلفاء رضی اللہ عنہم حضرت صدیق اکبر، عمر، عثمان، علیؓ سے یہ ثابت نہیں کہ وہ تکبیر تحریم کے علاوہ
ہاتھ اٹھاتے ہوں - واللہ اعلم بالصواب -

باب رکوع، سجدہ اور اٹھتے وقت تکبیر (کنا)

۴۰۸- حضرت ابو ہریرہؓ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کا ارادہ فرماتے، جب کھڑے ہوتے،
تو تکبیر کہتے، پھر جب رکوع کرتے تکبیر کہتے، پھر جب رکوع سے پشت اٹھاتے تو کہتے سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ
حَمِدَهُ پھر آپ کھڑے ہوتے رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کہتے، پھر جب (سجدہ کے لیے) جھکتے تو تکبیر کہتے پھر

يَقُولُ وَهُوَ قَائِمٌ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَهْوِي
ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَسْجُدُ ثُمَّ
يُكَبِّرُ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ ثُمَّ يَفْعَلُ ذَلِكَ فِي الصَّلَاةِ كُلِّهَا حَتَّى
يَقْضِيَهَا وَيُكَبِّرُ حِينَ يَقُومُ مِنَ التَّانِثَيْنِ بَعْدَ الْجُلُوسِ. رَوَاهُ الشَّيْخَانِ.
٤٠٩- وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ رضي الله عنه عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّهُ كَانَ
يُصَلِّيُ بِهِمْ فَيُكَبِّرُ كُلَّمَا خَفِضَ وَرَفَعَ فَإِذَا انْصَرَفَ قَالَ إِلَيَّ
لَأَشْبِهَكُمْ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.
٤١٠- وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ سَأَلْتُ لَنَا أَبُو سَعِيدٍ رضي الله عنه

٤٠٨ بخاری کتاب الاذان میں باب التکبیر اذا قَامَ مِنَ السُّجُودِ، مسلوک کتاب
الصَّلَاةِ میں باب اثبات التکبیر فی کل خفض... الخ -
٤٠٩ بخاری کتاب الاذان میں باب اتمام التکبیر فی الركوع -

جب اپنا سر مبارک اٹھاتے تو تکبیر کرتے، پھر تکبیر کرتے، جب سجدہ فرماتے، پھر جب اپنا سر مبارک اٹھاتے تو
تکبیر کرتے، پھر آپ اسی طرح اپنی پوری نماز میں کرتے، یہاں تک کہ آپ اپنی نماز پوری فرمالتے اور جب دو رکعتوں
پر بیٹھ کر اٹھتے تو تکبیر کرتے۔

یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے۔

۴۰۹ حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہؓ ہمیں نماز پڑھاتے تھے، تو وہ جب
بھی (نماز میں) جھکتے اور اٹھتے تو تکبیر کرتے اور جب سلام پھیرتے تو کہتے "میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے مشابہ نماز پڑھاتا ہوں۔"

یہ حدیث بخاری نے نقل کی ہے۔

۴۱۰ ابوسعید بن الحداد نے کہا، ہمیں حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھائی، تو بلند آواز سے تکبیر

فَجَهَرَ بِالتَّكْبِيرِ حِينَ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ وَحِينَ سَجَدَ وَحِينَ رَفَعَ وَحِينَ قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ وَقَالَ هَكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

۴۱۱۔ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ ﷺ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يُكَبِّرُ فِي كُلِّ رَفْعٍ وَخَفْضٍ وَقِيَامٍ وَقُعُودٍ . رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ .

۴۱۲۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ أَنَّهُ قَالَ ثَلَاثٌ كَانَ يَفْعَلُهُنَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَرَكَهُنَّ النَّاسُ كَانَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ مَدًّا أَوْ كَانَ يَقِفُ قَبْلَ الْقِرَاءَةِ هَذِيئَةً وَكَانَ يُكَبِّرُ فِي كُلِّ خَفْضٍ وَرَفْعٍ

۴۱۰۔ بخاری کتاب الاذان ص ۱۱۱ باب یکس وهو ينهض من السجدة تین۔
۴۱۱۔ مسند احمد ص ۳۸۸، نسائی کتاب الافتتاح ص ۱۱۱ باب التکبیر للسجود، ترمذی ابواب الصلوة ص ۹۹ باب ما جاء فی التکبیر عند الركوع والسجود۔

کمی، جب کہ اپنا سر سجدہ سے اٹھایا اور جب سجدہ فرمایا، جب (سجدہ سے سر) اٹھایا اور جب دو رکعتوں سے کھڑے ہوئے۔“ اور فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح دیکھا ہے۔
یہ حدیث بخاری نے نقل کی ہے۔

۴۱۱۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا ”میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر اٹھتے، جھکتے، کھڑے ہوتے اور بیٹھتے وقت تکبیر کہتے ہوئے دیکھا“

یہ حدیث احمد، نسائی اور ترمذی نے نقل کی ہے اور ترمذی نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

۴۱۲۔ حضرت ابو ہریرہؓ نے کہا ”تین چیزیں ایسی ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کرتے تھے، لوگوں نے ان چیزوں کو چھوڑ دیا ہے۔ آپ جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے، تو ہاتھوں کو ادنیٰ کر کے اٹھاتے، آپ قراءۃ سے پہلے تھوڑی دیر چپ رہتے اور آپ ہر جھکتے اور اٹھتے وقت تکبیر کہتے“

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَاسْنَادُهُ حَسَنٌ۔

بَابُ هَيَّاتِ الرُّكُوعِ

۴۱۳۔ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ صَلَّيْتُ إِلَى جَنْبِ أَبِي فَطَبَّقْتُ بَيْنَ كَفِّي شِمْرًا وَضَعْتُهُمَا بَيْنَ فَخَذَيَّ فَهَذَا لِي إِلَى وَقَالَ كُنَّا نَفْعَلُهُ فَنَهَيْتَا عَنْهُ أَمْرًا أَنْ تَضَعَ أَيْدِيَنَا عَلَى الرُّكْبِ۔ رَوَاهُ الْجَمَاعَةُ۔
۴۱۴۔ وَعَنْ أَبِي مَسْعُودٍ عُقْبَةَ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ رَكَعَ فَجَافَ

۴۱۳۔ نسائی کتاب الافتتاح ۱۲۱ باب رفع الیدین مڈا۔

۴۱۳ بخاری کتاب الاذان ۱۱۱ باب وضع الکف علی الرکب فی الرکوع، مسلم کتاب المساجد ۲۱۲ باب النذب الی وضع الایدی... الخ، ترمذی ابواب الصلوة ۱۱۱ باب ما جاء فی وضع الیدین علی الرکبتین فی الرکوع، نسائی کتاب الافتتاح ۱۲۱ باب التطبیق، ابوداؤد کتاب الصلوة ۱۲۱ باب تفریع ابواب الرکوع والسجود... الخ ابن ماجہ کتاب الصلوة ۲۱۲ باب وضع الیدین علی الرکبتین، مسند احمد ۴۔

یہ حدیث نسائی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد حسن ہے۔

بَابُ رُكُوعِ كِي حَالَتِي

۴۱۳۔ مصعب بن سعد نے کہا، میں نے اپنے والد کے پہلو میں نماز پڑھی، تو میں نے اپنے دونوں ہاتھ بند کر کے اپنی رانوں کے درمیان رکھ لیے، مجھے میرے والد حضرت سعد بن ابی وقاصؓ نے منع کیا اور کہا ہم ایسا کرتے تھے، تو ہمیں اس سے منع کیا گیا اور ہمیں کہا گیا کہ ہم اپنے ہاتھ اپنے گھٹنوں پر رکھیں۔

یہ حدیث محدثین کی جماعت نے نقل کی ہے۔

۴۱۴۔ ابومسعود عقبہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے رکوع کیا تو اپنے ہاتھ (بغل سے) دور رکھے اور اپنے

يَدَيْهِ وَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ وَفَرَّجَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ مِنْ
وَرَاءِ رُكْبَتَيْهِ وَقَالَ هَكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَصَلِّي. رَوَاهُ
أَحْمَدُ وَالْبُودَاوُدُ وَالنَّسَائِيُّ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ.

۱۵۴۔ وَعَنْ أَبِي بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيِّ ﷺ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا
رَكَعَ لَوَصَّبَ عَلَى ظَهْرِهِ مَاءً لَا سَتَقَرَّ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ
وَالْأَوْسَطِ وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ رَجَالُهُ ثِقَاتٌ.

۱۵۴۔ سند احمد ۳۱۶، ابوداؤد کتاب الصلوة ۱۲۱ باب صلوة من لا يقيم
صلبه في الركوع والسجود، نسائي کتاب الافتتاح ۱۵۹ باب مواضع اصابع
اليدین فی الركوع۔
۱۵۵۔ المعجم الاوسط ۳۱۶ برقم ۵۱۲ مجمع الزوائد کتاب الصلوة ۱۲۳ باب صفة الركوع نقلًا عن الطبرانی
فی الكبير والبی یعلی۔

ہندوؤں گھٹنوں پر رکھے اور اپنی انگلیوں کو اپنے گھٹنوں کے سامنے حصہ پر کھول کر رکھا اور فرمایا میں نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح نماز ادا فرماتے ہوئے دیکھا ہے۔
یہ حدیث احمد، ابوداؤد اور نسائی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔
۱۵۴۔ حضرت ابو بزرہ الاسلمیؓ نے کہا ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع فرماتے تو اگر ان کی پشت مبارک
پر پانی بہا دیا جاتا، وہ ٹھہر جاتا (یعنی پشت مبارک ہموار رکھتے)۔
یہ حدیث طبرانی نے کبیر اور اوسط میں نقل کی ہے اور بیہمی نے کہا ہے کہ اس کے رجال ثقہ ہیں۔

بَابُ الْأَعْتِدَالِ وَالطَّمَانِينَةِ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ

۴۱۶۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَدَخَلَ رَجُلٌ فَصَلَّى ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَرَدَّ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَصَلَّى ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ ثَلَاثًا فَقَالَ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا أَحْسَنُ غَيْرَهُ فَعَلِمَنِي فَقَالَ إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلَاةِ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ مَا تَيَسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ ثُمَّ ارْكَعْ حَتَّى تَطْمِئِنَّ رَاكِعًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَعْتَدِلَ قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمِئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَطْمِئِنَّ جَالِسًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمِئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ افْعَلْ ذَلِكَ فِي صَلَاتِكَ كُلِّهَا.

باب۔ رکوع اور سجدہ میں اعتدال

۴۱۶۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بنی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لائے تو ایک شخص نے آکر نماز پڑھی، پھر آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر سلام کیا، بنی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کا جواب دیا اور فرمایا ”لوٹ کر نماز پڑھو، تم نے نماز نہیں پڑھی“ وہ نماز پڑھ کر پھر حاضر ہوا اور بنی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا، آپ نے فرمایا ”لوٹ کر نماز پڑھو، تم نے نماز نہیں پڑھی“ آپ نے تین بار ایسے ہی فرمایا، اس نے عرض کیا، قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے میں اس سے بہتر طریقہ پر نماز نہیں پڑھ سکتا، آپ مجھے سکھا دیں تو آپ نے فرمایا ”جب تم نماز کے لیے کھڑے ہو تو بکیر کو، پھر تمہیں قرآن پاک میں سے جو آسان ہو، پڑھو، پھر رکوع کرو، یہاں تک جب تمہیں رکوع کی حالت میں اطمینان ہو جائے، تو اٹھو یہاں تک کہ تم سیدھے کھڑے ہو جاؤ، پھر سجدہ کرو، یہاں تک کہ تمہیں سجدہ کی حالت میں اطمینان ہو جائے، پھر سجدہ کرو، یہاں تک کہ تمہیں سجدہ کی حالت میں اٹھو، یہاں تک کہ تمہیں بیٹھے ہوئے اطمینان ہو جائے، پھر سجدہ کرو، یہاں تک کہ تمہیں سجدہ کی حالت میں اطمینان ہو جائے، پھر تمام نمازیں اسی طرح کرو“

رَوَاهُ الشَّيْخَانِ -

۴۱۷۔ وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَ رُكُوعُ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم وَسُجُودُهُ وَبَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ مَا خَلَا الْقِيَامَ وَالْقُعُودَ قَرِيبًا مِّنَ السَّوَاءِ - رَوَاهُ الشَّيْخَانِ -

۴۱۸۔ وَعَنْ رِّفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ وَرَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ فَصَلَّى قَرِيبًا مِنْهُ ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم أَعِدْ صَلَوَتَكَ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَرَجَعَ فَصَلَّى كَنَحْوِ مَا صَلَّى ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى

۴۱۶ بخاری کتاب الاذان میں باب امر النبی صلی اللہ علیہ وسلم الذی لا یتحرک بعدہ بالاعادة ، مسلم کتاب الصلوة میں باب وجوب قراءة الفاتحة فی کل رکعة ... الخ -
۴۱۷ بخاری کتاب الاذان میں باب حد انما رکوع ... الخ ، مسلم کتاب الصلوة میں باب اعتدال اركان الصلوة وتخفيفها فی تمام -

یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے۔

۴۱۶۔ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے کہا ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا رکوع، سجدہ اور دو سجود کا درمیانی وقفہ اور جب آپ اپنا سر مبارک رکوع سے اٹھاتے ہوئے قیام اور قعود یعنی تشہد پڑھنے کے لیے بیٹھنا، کے تقریباً برابر ہوتا تھا“
یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے۔

۴۱۸۔ حضرت رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ نے کہا، ایک شخص آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف فرما تھے اس نے آپ کے قریب نماز پڑھی، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف جا کر آپ کو سلام کہا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”اپنی نماز لوٹاؤ بلاشبہ تم نے نماز نہیں پڑھی“۔ اس نے لوٹ کر اسی طرح نماز پڑھی جیسے پہلے پڑھی تھی، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف لوٹ کر آپ کو سلام کہا، آپ نے فرمایا اپنی نماز لوٹاؤ

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اَعِدْ صَلَوَاتَكَ
فَإِنَّكَ لَمْ تَصِلْ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلَّمَنِي فَقَالَ إِذَا اسْتَقْبَلْتَ الْقِبْلَةَ
فَكَبَّرْتَ ثُمَّ أَقْرَأَ بِأَوَّلِ الْقُرْآنِ ثُمَّ أَقْرَأَ بِمَا شِئْتَ فَإِذَا رَكَعْتَ فَأَجْعِلْ
رَأْسَكَ عَلَى رُكْبَتَيْكَ وَأَمْدُدْ ظَهْرَكَ وَمَكِّنْ رُكُوعَكَ فَإِذَا
رَفَعْتَ رَأْسَكَ فَأَقِمْ صُلْبَكَ حَتَّى تَرْجِعَ الْعِظَامُ إِلَى مَفَاصِلِهَا فَإِذَا
سَجَدْتَ فَمَكِّنْ لِسُجُودِكَ فَإِذَا رَفَعْتَ رَأْسَكَ فَأَجْلِسْ عَلَى فِخْذِكَ
الْيُسْرَى ثُمَّ اصْنَعْ ذَلِكَ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ وَسَجْدَةٍ - رَوَاهُ أَحْمَدُ
وَأَسْنَدُهُ حَسَنٌ -

۴۱۹. وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : أَسْوَأُ
النَّاسِ سَرَقَةً الَّذِي يَسْرِقُ مِنْ صَلَوَاتِهِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ

۴۱۸. مسند احمد ۳/۳۲۰ -

بلاشبہ تم نے نماز نہیں پڑھی اس نے عرض کیا، اے اللہ تعالیٰ کے پیغمبر! آپ مجھے سکھائیں، تو آپ نے فرمایا
”جب تم قبلہ کی طرف منہ کر لو تو تکبیر کرو، پھر سورۃ فاتحہ پڑھو، پھر قرآن پاک میں سے جو چاہو پڑھو، جب تم رکوع
کرو، تو اپنی دونوں ہتھیلیوں کو اپنے دونوں گھٹنوں پر رکھو، اپنی پشت پھیلا دو، اور اپنا رکوع اطمینان سے کرو،
جب تم اپنا سر اٹھاؤ تو اپنی پشت سیدھی کر دو، یہاں تک کہ ہڈیاں اپنے جوڑوں پر آجائیں اور جب تم سجدہ کرو،
اپنا سجدہ اطمینان سے کرو اور جب سجدہ سے اپنا سر اٹھاؤ تو اپنی بائیں ران پر بیٹھ جاؤ، پھر اسی طرح ہر رکوع
اور سجدہ میں کرو“

یہ حدیث احمد نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد حسن ہے۔

۴۱۹۔ حضرت ابو قتادہؓ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چوری کے اعتبار سے لوگوں میں سب سے
زیادہ بُرا وہ شخص ہے جو اپنی نماز میں چوری کرتا ہے، لوگوں نے عرض کیا، اے اللہ تعالیٰ کے پیغمبر! وہ اپنی نماز میں چوری

يَسْرِقُ مِنْ صَلَوتِهِ قَالَ لَا يَتِمُّ رُكُوعُهَا وَلَا سُجُودُهَا وَلَا يُقِيمُ
صَلْبَهُ فِي الرُّكُوعِ وَلَا فِي السُّجُودِ - رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبْرَانِيُّ
وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ رَجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ -

۴۲۰. وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ شَيْبَانَ رضی اللہ عنہ وَكَانَ مِنَ الْوَفْدِ قَالَ خَرَجْنَا
حَتَّى قَدِمْنَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَبَايَعَنَاهُ وَصَلَّيْنَا خَلْفَهُ فَلَمَحَ
بِمُؤَخَّرِ عَيْنِهِ رَجُلًا لَا يُقِيمُ صَلَوتَهُ يَعْنِي صَلْبَهُ فِي الرُّكُوعِ
وَالسُّجُودِ فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ ﷺ الصَّلَاةَ قَالَ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ لَا
صَلَاةَ لِمَنْ لَا يُقِيمُ صَلْبَهُ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ - رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ
وَأِسْنَادُهُ صَحِيحٌ -

۴۱۹. مسند احمد ۳/۲۸۳، المجموع الكبير للطبرانی ۲۲۲ رقم ۲۲۸۳، مستدرک
حاکم کتاب الصلوة ۲۲۹ باب نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن نفرة الغراب ،
مجمع الزوائد ۳/۲۸۳ باب ماجاء فی الركوع والسجود -
۴۲۰. ابن ماجہ کتاب الصلوة ۳۳۱ باب الركوع فی الصلوة -

کیسے کرتا ہے، آپ نے فرمایا ”نماز میں رکوع اور سجدہ پوری طرح نہیں کرتا، رکوع اور سجدہ میں اپنی پشت
سیدھی نہیں رکھتا“

یہ حدیث احمد، طبرانی نے نقل کی ہے، بیہی نے کہا ہے۔ اس حدیث کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔
۴۲۰۔ حضرت علی بن شیبان رضی اللہ عنہ اور یہ وفد میں سے تھے، انے کہا ”ہم نکلے یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے، ہم نے آپ کی بیعت کی اور آپ کے پیچھے نماز ادا کی، آپ نے گوشہ چشم سے
خفیف نظر سے ایک شخص کو دیکھا، جو اپنی نماز کو سیدھا نہیں کر رہا تھا، یعنی رکوع اور سجدہ میں اپنی پشت کو سیدھا
نہیں رکھتا تھا، جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پوری کی، تو فرمایا، ”اے مسلمانوں کی جماعت اس شخص کی نماز نہیں
جو رکوع اور سجدہ میں اپنی پشت کو سیدھا نہیں رکھتا“

یہ حدیث ابن ماجہ نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۴۲۱۔ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ سَجْدَةٌ مِّنْ سَجُودٍ هَؤُلَاءِ أَطْوَلُ مِنْ ثَلَاثِ سَجَدَاتِ النَّبِيِّ ﷺ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتَّبْرَانِيُّ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ۔
 ۴۲۲۔ وَعَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رضی اللہ عنہ قَالَ مَنْ أَمَّنَا فَلْيُتِمِّمْ الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ فَإِنَّ فِيْنَا الضَّعِيفَ وَالْكَبِيرَ وَعَابِرَ سَبِيلٍ وَذَا الْحَاجَّةِ هَكَذَا كُنَّا نُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ۔

بَابُ مَا يُقَالُ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ

۴۲۳۔ عَنْ حَذِيفَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَرَكَعَ

۴۲۱۔ مسند احمد ۳/۲۱۰۔

۴۲۲۔ مسند احمد ۲/۲۵۴۔

۴۲۱۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان لوگوں کے سجدوں میں سے ایک سجدہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے تین سجدوں سے زیادہ لمبا ہے۔

یہ حدیث احمد، طبرانی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۴۲۲۔ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے کہا ”جو ہمیں امامت کرائے تو وہ رکوع و سجود پورا کرے، بلاشبہ ہم میں کمزور، بوڑھے، مسافر اور ضرورت مند لوگ موجود ہوتے ہیں، ہم اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے تھے“

یہ حدیث احمد نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

باب۔ رکوع اور سجدہ میں کیا کیا جائے

۴۲۳۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز ادا کی، آپ نے رکوع

فَقَالَ فِي رُكُوعِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ وَفِي سُجُودِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَآخَرُونَ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ.

۴۲۴۔ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اجْعَلُوهَا فِي رُكُوعِكَ فَلَمَّا نَزَلَتْ سَبِّحْ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى قَالَ اجْعَلُوهَا فِي سَجُودِكَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالْحَاكِمُ وَابْنُ حِبَّانَ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

۴۲۳۔ نسائی کتاب الافتتاح منہ ۱۶ باب الذکر فی الركوع۔
۴۲۴۔ مسند احمد ۱۵۵، ابوداؤد کتاب الصلوة منہ ۲۲۱ باب ما يقول الرجل في ركوعه وسجوده، ابن ماجه کتاب الصلوة منہ ۲۲۱ باب التسبیح فی الركوع والسجود، مستدرک حاکم کتاب الصلوة منہ ۲۲۱ باب ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا رکع فرج بین اصابعه، صحیح ابن حبان کتاب الصلوة منہ ۱۸۵ رقم الحديث ۸۹۵۔

کیا، تو آپ نے رکوع میں فرمایا۔

سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ

اور آپ نے اپنے سجود میں فرمایا۔

سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى

(پاک ہے میرا پروردگار جو بلند و مرتب ہے)

یہ حدیث نسائی اور دیگر محدثین نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۴۲۴۔ حضرت عقبہ بن عامر الجہنیؓ نے کہا، جب (آیت) فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ نازل ہوئی تو

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”اسے اپنے رکوع میں رکھ دو“ اور جب سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى نازل ہوئی، تو آپ نے فرمایا ”اسے اپنے سجود میں رکھ دو“

یہ حدیث احمد، ابوداؤد، ابن ماجہ، حاکم اور ابن حبان نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد حسن ہے۔

۴۲۵۔ وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُسَبِّحُ فِي رُكُوعِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ ثَلَاثًا وَفِي سُجُودِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى ثَلَاثًا. رَوَاهُ الْبُزَّارُ وَطَبْرَانِيُّ وَاسْنَادُهُ حَسَنٌ.

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ

۴۲۶۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا قَامَ الْحَكَّ الصَّلَاةَ يُكَبِّرُ حِينَ يَقُومُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَرْكَعُ ثُمَّ يَقُولُ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ حِينَ يَرْفَعُ صُلْبَهُ مِنَ الرُّكُوعِ ثُمَّ يَقُولُ وَهُوَ قَائِمٌ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ. رَوَاهُ الشَّيْخَانِ.

۴۲۵ کشف الاستار عن زوائد البزار ۲۶۲ رقم ۵۳۸، مجمع الزوائد ۱۲۸/۴
۴۲۶ بخاری کتاب الاذان ۱۶۹ باب التکبیر اذا قام من السجود، مسلم کتاب الصلوة ۱۶۹ باب اشادات التکبیر فی کل خفض ورفع۔

۴۲۵۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رکوع کی تسبیح تین بار سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ اور اپنے سجدہ میں تین بار سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى فرماتے۔
یہ حدیث بزار اور طبرانی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد حسن ہے۔

بَابُ - جِب رُكُوعٍ سَهْ سَهْ طَهَاتَهْ تَوَكِيَاكَهْ

۴۲۶۔ حضرت ابو ہریرہؓ نے کہا ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کا ارادہ فرماتے تو کھڑے ہوتے وقت تکبیر کہتے، پھر جب رکوع فرماتے تو تکبیر کہتے، پھر جب اپنی پشت مبارک رکوع سے سیدھی فرماتے تو سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہتے، پھر کھڑے کھڑے فرماتے رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ“
یہ حدیث شیعین نے نقل کی ہے۔

۴۲۷۔ وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا قَالَ الْإِمَامُ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ قَوْلَهُ قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ۔

۴۲۸۔ وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ؓ قَالَ سَقَطَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ فَرَسٍ فَجَحَشَ شِقْمَهُ الْأَيْمَنُ فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ نَعُوذُهُ فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَصَلَّى بِنَا قَاعِدًا فَصَلَّيْنَا وَرَاءَهُ فَعُوذًا فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ قَالَ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّرَ بِهِ فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوا وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوا۔ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ۔

۴۲۷ بخاری کتاب الاذان میں باب فضل اللہم ربنا ولك الحمد، مسلم کتاب الصلوة میں باب التسمیع والتحمید والتامین۔

۴۲۸ بخاری کتاب الاذان میں باب ایجاب التکبیر وافتتاح الصلوة، مسلم کتاب الصلوة میں باب ایتمام العمامہ بالامام۔

۴۲۷۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جب امام سمیع اللہ لِمَنْ حَمِدَهُ کہے تو تم اللہم ربنا لَكَ الْحَمْدُ کہو، بلاشبہ جس کا قول ملائکہ کے قول کے مشابہ ہو گیا۔ اس کے پہلے گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔“ یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے۔

۴۲۸۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھوڑے سے گمے تو آپ کی دائیں طرف خراش آگئی، ہم آپ کے پاس آپ کی عیادت کے لیے حاضر ہوئے، نماز کا وقت ہوا تو آپ نے بیٹھ کر ہمیں نماز پڑھائی، ہم نے آپ کے پیچھے بیٹھ کر نماز پڑھی، جب آپ نے نماز پوری کی تو فرمایا ”بلاشبہ امام اسی لیے بنایا گیا ہے کہ اس کی اقتدار کی جائے، جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو، جب رکوع کہے تو تم بھی رکوع کرو، جب وہ اٹھے، تو تم بھی اٹھو، جب وہ سمیع اللہ لِمَنْ حَمِدَهُ کہے تو تم ربنا لَكَ الْحَمْدُ کہو اور جب وہ سجدہ کرے تو تم بھی سجدہ کرو۔“ یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے۔

بَابُ وَضْعِ الْيَدَيْنِ قَبْلَ الرُّكْبَتَيْنِ عِنْدَ الْإِنْحِطَاطِ لِلسُّجُودِ

۴۲۹۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا سَجَدَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَبْرُكْ كَمَا يَبْرُكُ الْبَعِيرُ وَلْيَضَعْ يَدَيْهِ ثُمَّ رُكْبَتَيْهِ۔ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالثَّلَاثَةُ وَهُوَ حَدِيثٌ مُعْلُولٌ۔

۴۳۰۔ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا سَجَدَ يَضَعُ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ رَوَاهُ اللَّهُ أَرْقَطْنِي وَالطَّحَاوِيُّ وَالْحَاكِمُ وَابْنُ خَزِيمَةَ وَصَحَّحَهُ وَهُوَ مُعْلُولٌ۔

۴۲۹ مسند احمد ۳/۳۸۱، ترمذی ابواب الصلوة ۳۱۱ باب ما جاء في وضع اليدين قبل الركبتين في السجود باب اخر منه، سنن نسائي كتاب الافتتاح ۱۵۱ باب اول ما يصل الى الارض من الانسان في سجوده، ابوداؤد كتاب الصلوة ۱۲۱ باب كيف يضع ركبتيه قبل يديه۔

۴۳۰ دارقطنی كتاب الصلوة ۲۴۳ باب ذكر الركوع والسجود... الخ، طحاوی كتاب الصلوة ۴۱۱ باب ما يبدا بوضعه في السجود... الخ صحيح ابن خزيمة كتاب الصلوة ۳۱۹ رقم ۶۲۴، مستدرک حاکم كتاب الصلوة ۲۲۲ باب القنوت في الصلوات الخمس۔

باب۔ سجدہ کے لیے جھکتے وقت گھٹنوں سے پہلے ہاتھ رکھنا

۴۲۹۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جب تم میں سے کوئی سجدہ کرے تو ایسے نہ بیٹھے جیسے اونٹ بیٹھتا ہے (یعنی اونٹ پہلے گھٹنے رکھتا ہے) اُسے چاہیے کہ اپنے ہاتھ رکھے، پھر اپنے گھٹنے رکھے“ یہ حدیث احمد اور اصحاب ثلاثہ نے نقل کی ہے اور یہ حدیث معلول ہے۔

۴۳۰۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ فرماتے تو اپنے گھٹنوں سے پہلے اپنے ہاتھ مبارک رکھتے۔

یہ حدیث دارقطنی، طحاوی، حاکم اور ابن خزيمة نے نقل کی ہے اور ابن خزيمة نے اسے صحیح قرار دیا ہے، اور یہ حدیث معلول ہے۔

بَابُ وَضْعِ الرَّكْبَتَيْنِ قَبْلَ الْيَدَيْنِ عِنْدَ الْإِنْحِطَاطِ لِلسُّجُودِ

۴۳۱۔ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِذَا سَجَدَ وَضَعَ رُكْبَتَيْهِ قَبْلَ يَدَيْهِ وَإِذَا نَهَضَ رَفَعَ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ رَوَاهُ الْأَرْبَعَةُ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ حِبَّانَ وَابْنُ السَّكَنِ وَحَسَنَةُ التِّرْمِذِيُّ۔

۴۳۲۔ وَعَنْ عُلُقَمَةَ وَالْأَسْوَدِ قَالَا حَفِظْنَا عَنْ عُمَرَ رضی اللہ عنہ فِي صَلَاتِهِمْ أَنَّهُ خَرَّ بَعْدَ رُكُوعِهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ كَمَا يَخِرُّ الْبَعِيرُ وَوَضَعَ رُكْبَتَيْهِ قَبْلَ يَدَيْهِ۔ رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ۔

۴۳۱ ترمذی ابواب الصلوة ۱۱۱ باب ماجاء في وضع اليدين قبل الركبتين ابو داود كتاب الصلوة ۱۲۱ باب كيف يضع ركبتيه قبل يديه، نسائي كتاب الافتتاح ۱۶۵ باب اول ما يصل اليه الارض من الانسان في سجود... الخ، ابن ماجه كتاب الصلوة ۱۱۱ باب السجود، صحيح ابن خزيمة كتاب الصلوة ۱۱۱ رقم الحديث ۱۲۹، صحيح ابن حبان كتاب الصلوة ۱۱۱ رقم الحديث ۱۹۹۔

۴۳۲ طحاوی کتاب الصلوة ۱۱۱ باب ما يبدؤ بوضعه في السجود... الخ۔

باب سجدہ کے لیے جھکنے وقت ہاتھوں سے پہلے گھٹنے رکھنا

۴۳۱۔ دَاوُدُ بْنُ جَحْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ يَسْجُدُ النَّبِيُّ؟ فَقَالَ: يَسْجُدُ بِرُكْبَتَيْهِ قَبْلَ يَدَيْهِ، وَرَأَيْتُ النَّبِيَّ إِذَا سَجَدَ وَضَعَ رُكْبَتَيْهِ قَبْلَ يَدَيْهِ، وَإِذَا نَهَضَ رَفَعَ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ۔

یہ حدیث اصحاب الاربعہ، ابن خزمیہ، ابن حبان اور ابن السکن نے نقل کی ہے اور ترمذی نے اسے حسن قرار دیا ہے۔

۴۳۲۔ علقمہ اور اسود نے کہا، ہم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ان کی نمازیں یہ بات یاد رکھی ہے کہ وہ رکوع کے بعد اپنے دونوں گھٹنوں پر بیٹھے جیسے کہ اونٹ بیٹھتا ہے اور انہوں نے اپنے ہاتھوں سے پہلے اپنے گھٹنے رکھے۔ یہ حدیث طحاوی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

بَابُ هَيَّاتِ السُّجُودِ

۴۳۳- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اعْتَدِلُوا فِي السُّجُودِ وَلَا يَبْسُطُ أَحَدُكُمْ ذِرَاعَيْهِ انْكِسَاطَ الْكَلْبِ. رَوَاهُ الْجَمَاعَةُ.
 ۴۳۴- وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ أُمِرْتُ أَنْ أَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةِ أَعْظَمٍ عَلَى الْجَبْهَةِ وَأَشَارِي يَدِي إِلَى الْإِفْرِمِ وَالْيَدَيْنِ وَالرُّكْبَتَيْنِ وَأَطْرَافِ الْقَدَمَيْنِ وَلَا نَكُفُّتِ الثِّيَابَ وَالشَّعْرَ

۴۳۳ بخاری کتاب الاذان ۱۳۱ باب لا یفتش ذراعیہ فی السجود، مسلم کتاب الصلوٰۃ ۱۹۱ باب الاعتدال فی السجود... الخ، ترمذی ابواب الصلوٰۃ ۹۳ باب ماجاء فی الاعتدال فی السجود، ابوداؤد ۱۳۱ باب صفة السجود، نسائی کتاب الافتتاح ۱۶۱ باب الاعتدال فی السجود، ابن ماجہ کتاب الصلوٰۃ ۱۶۱ باب الاعتدال فی السجود، مسند احمد ۱۶۱۔

باب - سجود کی کیفیات

۴۳۳- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”اپنے سجدہ میں اعتدال پیدا کرو اور تم میں سے کوئی کتے کی طرح اپنے بازو نہ پھیلاتے۔“
 یہ حدیث محدثین کی جماعت نے نقل کی ہے۔

۴۳۴- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں سات ہڈیوں پر سجدہ کروں، پیشانی اور آپ نے اپنے ہاتھ مبارک سے اپنی ناک مبارک کی طرف اشارہ فرمایا، دونوں ہاتھ، دونوں گھٹنے اور دونوں قدموں کے کنارے (اور یہیں حکم دیا گیا ہے کہ نماز میں اہم کپڑوں اور بالوں کو نہ سمیٹیں۔“

رَوَاهُ الشَّيْخَانِ -

۴۳۵۔ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَالِكٍ ابْنِ بَحِينَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا صَلَّى فَرَجَ بَيْنَ يَدَيْهِ حَتَّى يَبْدُوَ بَيَاضُ إِبْطِيهِ - رَوَاهُ الشَّيْخَانِ -

۴۳۶۔ وَعَنْ أَبِي حُمَيْدٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا سَجَدَ أَمُكَنَ أَنْفَهُ وَجَبْهَتَهُ مِنَ الْأَرْضِ وَنَحَى يَدَيْهِ عَنْ جَنْبَيْهِ وَوَضَعَ كَفَّيْهِ حَذْوِ مَنْكَبَيْهِ - رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ وَابْنُ خَرِزِمَةَ

۴۳۴ بخاری کتاب الاذان ۱۱۱ باب السجود علی الاف، مسلم کتاب الصلوة ۱۹۳ باب اعضاء السجود... الخ -

۴۳۵ بخاری کتاب الاذان ۱۱۱ باب یدئ منبجیہ ویجافی فی السجود، مسلم کتاب الصلوة ۱۱۱ باب الاعتدال فی السجود... الخ -

۴۳۶ ترمذی ابواب الصلوة ۱۱۱ باب ماجاء فی السجود علی الجبهة والاف، ابوداؤد کتاب الصلوة ۱۱۱ باب افتتاح الصلوة، صحیح ابن خریمة کتاب الصلوة ۳۲۳ رقم الحدیث ۶۲۴ -

یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے۔

۴۳۵۔ حضرت عبداللہ بن مالک بن بحینہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز ادا فرماتے، بازوؤں کو کھولتے، یہاں تک کہ آپ کے بغلوں کی سفیدی ظاہر ہوتی۔
یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے۔

۴۳۶۔ ابو حمید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ فرماتے، تو اپنی ناک اور پیشانی مبارک زمین پر جما دیتے، اپنے دونوں ہاتھ اپنے پہلوؤں سے دُور رکھتے اور اپنی ہتھیلیاں اپنے کندھوں کے برابر رکھتے۔

یہ حدیث ابوداؤد اور ترمذی نے نقل کی ہے، ترمذی نے اسے صحیح قرار دیا ہے، نیز ابن خریمہ نے اپنی

فِي صَحِيحِهِ -

۴۳۷- وَعَنْ وَاِبِلِ بْنِ حَجْرٍ رضی اللہ عنہ مَرْقُوعًا فَلَمَّا سَجَدَ سَجَدَ بَيْنَ كَفْيَيْهِ - رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۳۸- وَعَنْهُ قَالَ رَمَقْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَلَمَّا سَجَدَ وَضَعَ يَدَيْهِ حِذَاءَ أُذُنَيْهِ - رَوَاهُ إِسْحَاقُ بْنُ رَاهُوِيَهَ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ وَالنَّسَائِيُّ وَالطَّحَاوِيُّ وَاسْنَادُهُ صَحِيحٌ -

۴۳۷ مسلم کتاب الصلوة ۱۱۱۱ باب وضع يده اليمنى على اليسرى... الخ -
۴۳۸ مصنف عبد الرزاق کتاب الصلوة ۱۱۱۱ باب موضع اليدين رقم الحديث ۲۹۲۸، طحاوی کتاب الصلوة ۱۱۱۱ باب وضع اليدين للسجود... الخ، نسائی کتاب الافتتاح ۱۱۱۱ باب مكان اليدين من السجود، الدراية کتاب الصلوة ۱۱۱۱ باب صفة الصلوة نقلًا عن اسحق بن راهويه -

صحیح میں یہ روایت نقل کی ہے۔

۴۳۷- وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے مرقوعاً روایت ہے کہ جب (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) نے سجدہ فرمایا تو اپنی ہتھیلیوں کے درمیان سجدہ فرمایا۔

یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

۴۳۸- وائل بن حجر رضی اللہ عنہ نے کہا ”میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بغور دیکھا کہ جب آپ نے سجدہ فرمایا تو اپنے دونوں ہاتھ مبارک اپنے کانوں کے برابر رکھے۔“

یہ حدیث اسحق بن راہویہ، عبد الرزاق، نسائی اور طحاوی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْإِقْعَاءِ كَاقْعَاءِ الْكَلْبِ

- ۴۳۹۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ ثَلَاثٍ عَنْ نَقْرَةٍ كَنَقْرَةِ الذِّيلِ وَإِقْعَاءٍ كَاقْعَاءِ الْكَلْبِ وَالتَّنَاتِ كَالْتِنَاتِ الثَّعْلَبِ . رَوَاهُ أَحْمَدُ وَفِي إِسْنَادِهِ لِيْنٌ .
- ۴۴۰۔ وَعَنْ سَمُرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْإِقْعَاءِ فِي الصَّلَاةِ . رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَقَالَ حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ .

۴۳۹۔ مسند احمد صلی اللہ علیہ وسلم -

۴۴۰۔ مستدرک حاکم کتاب الصلوة صلی اللہ علیہ وسلم باب النهی عن الاقعاء فی الصلوة .

باب۔ کتے کی طرح بیٹھنے کی ممانعت

- ۴۳۹۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تین باتوں سے منع فرمایا (نمازیں، مرغ کی طرح ٹھونکا لگانے، کتے کی طرح بیٹھنے اور لومڑی کی طرح ادھر ادھر دیکھنے سے)۔
- یہ حدیث احمد نے نقل کی ہے اور اس کی سند میں کمزوری ہے۔
- ۴۴۰۔ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ نے کہا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازیں کتے کی طرح بیٹھنے سے منع فرمایا ہے۔
- یہ حدیث حاکم نے نقل کی ہے اور اہم حاکم نے کہا، یہ حدیث بخاری کی شرط کے مطابق صحیح ہے، لیکن شیخین نے اسے نقل نہیں کیا۔

۱۔ چوترا زمین پر ٹیک کر گھٹنے کھڑے کر کے بیٹھنا

بَابُ الْجُلُوسِ عَلَى الْعَقَبَيْنِ بَيْنَ السَّجَدَتَيْنِ

- ۴۴۱- عَنْ طَاوُسٍ قَالَ قُلْنَا لِابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ فِي الْإِقْعَاءِ عَلَى الْقَدَمَيْنِ فَقَالَ هِيَ السُّنَّةُ فَقُلْنَا لَهُ إِنَّا لَنَرَاهُ جَفَاءً بِالرَّجْلِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ بَلْ هِيَ سُنَّةُ نَبِيِّكَ - رَوَاهُ مُسْلِمٌ -
- ۴۴۲- وَعَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ رَأَى ابْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہ وَابْنَ الزُّبَيْرِ رضی اللہ عنہ وَابْنَ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ يَقْعُونَ رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ -

- ۴۴۱ مسلّم کتاب المساجد ۲۰۳ باب جواز الاقعاء علی العقبین -
- ۴۴۲ مصنف عبد الرزاق کتاب الصلوة ۳۹۱ باب الاقعاء فی الصلوة رقم ۳۱۲۳ -

باب - دو سجدوں کے درمیان ایڑھیوں پر بیٹھنا

- ۴۴۱- طاؤس نے کہا، ہم نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے قدموں پر بیٹھنے کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا: "یہ سنت ہے۔" ہم نے کہا ہم اسے پاؤں کے ساتھ ظلم سمجھتے ہیں تو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا، یہ تمہارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔
- یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔
- ۴۴۲- ابن طاؤس نے اپنے والد سے بیان کیا کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ، ابن زبیر رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہ کو (نماز میں) ایڑھیوں پر بیٹھتے ہوئے دیکھا ہے۔
- یہ حدیث عبد الرزاق نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

بَابُ افْتِرَاشِ الرَّجُلِ الْيُسْرَى وَالْقُعُودِ عَلَيْهَا بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ وَتَرْكِ الْجُلُوسِ عَلَى الْعَقَبَيْنِ

۴۴۳۔ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم يُمْشِي رِجْلَهُ الْيُسْرَى وَيُنْصِبُ رِجْلَهُ الْيُمْنَى وَكَانَ يَنْهَى عَنْ عَقْبَةِ الشَّيْطَانِ. أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَهُوَ مُخْتَصَرٌ۔

۴۴۴۔ وَعَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ رضی اللہ عنہ مَرْفُوعًا شَمَّ يَهُوَى إِلَى الْأَرْضِ فَيُجَافِي يَدَيْهِ عَنْ جَنْبَيْهِ ثُمَّ يَرْفَعُ رَأْسَهُ وَيَنْتَحِبُ رِجْلَهُ الْيُسْرَى وَيَقْعُدُ عَلَيْهَا وَيَفْتَحُ أَصَابِعَ رِجْلَيْهِ إِذَا سَجَدَ ثُمَّ يَسْجُدُ ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُ أَكْبَرُ الْحَدِيثُ رَوَاهُ الْبُودَاؤُ وَدَوَّ

۴۴۳۔ مسلم کتاب الصلوة ۱۹۵ باب ما يجمع صفة الصلوة۔

۴۴۴۔ ابوداؤد کتاب الصلوة ۱۱۱ باب افتتاح الصلوة، ترمذی ابواب الصلوة ۷۴۴ باب ماجاء فی وصف الصلوة، صحیح ابن حبان کتاب الصلوة ۱۸۹۴ رقم الحديث ۱۸۹۴۔

باب۔ دو سجدوں کے درمیان بائیں پاؤں پھیلا کر اس پر بیٹھنا اور اسی پر بیٹھنا

۴۴۳۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بائیں پاؤں پھیلا دیتے اور اپنا دایاں پاؤں مبارک کھڑا رکھتے، اور شیطان کی طرح بیٹھنے سے منع فرماتے تھے۔
یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے اور یہ حدیث مختصر ہے۔

۴۴۴۔ حضرت ابو حمید الساعدی رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ کے لیے زمین کی طرف جھکے، اپنے ہاتھوں کو پہلوؤں سے دودھ رکھا، پھر اپنا سر مبارک اٹھایا، بائیں پاؤں دوسرے پاؤں اور اس پر بیٹھ گئے اور جب سجدہ فرمایا اپنے پاؤں مبارک کی انگلیاں کھولیں، پھر سجدہ فرمایا پھر اللہ اکبر کہے، آگے پوری

التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ .

۴۴۵۔ وَعَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ حَكِيمٍ أَنَّهُ رَأَى عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمَرَ رضی اللہ عنہ يَرْجِعُ فِي سَجْدَتَيْنِ فِي الصَّلَاةِ عَلَى صَدُورٍ قَدَمَيْهِ فَلَمَّا انْصَرَفَ ذَكَرَ لَهُ ذَلِكَ فَقَالَ إِنَّهَا لَيْسَتْ بِسُنَّةِ الصَّلَاةِ وَإِنَّمَا أَفْعَلُ هَذَا مِنْ أَجْلِ أَنَّهُ اشْتَكَى . رَوَاهُ مَا لِكُ فِي الْمُوطَأِ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ .

بَابُ مَا يُقَالُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ

۴۴۶۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ يَقُولُ بَيْنَ

۴۴۵ مؤطا امام مالک کتاب الصلوة باب العمل فی الجلوس فی الصلوة ۔

یہ حدیث ابوداؤد، ترمذی اور ابن حبان نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے ۔

۴۴۵۔ مغیرہ بن حکیم نے کہا کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا، نمازیں دو سجدوں کے درمیان اپنے قدموں کے سینے پر لوٹے (کھڑے ہوئے) جب انہوں نے نماز پوری کی، یہ بات ان سے ذکر کی گئی، تو انہوں نے کہا یہ نماز کی سنت نہیں ہے، میں نے یہ اس لیے کیا ہے کہ میں بیمار ہوں ۔
یہ حدیث مالک نے مؤطا میں نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے ۔

بَابُ دُوسْجَدُولِ كَرْمِيَانِ جُوْدَعَا طَرَهِي جَانِي

۴۴۶۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بلاشبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دو سجدوں کے درمیان یہ دعا پڑھتے تھے ۔

السَّجْدَتَيْنِ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَاجْبُرْ لِي وَاهْدِنِي
وَارْزُقْنِي. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَآخَرُونَ وَهُوَ حَدِيثٌ ضَعِيفٌ.

بَابُ فِي جَلْسَةِ الْإِسْتِرَاحَةِ بَعْدَ السَّجْدَتَيْنِ فِي الرُّكْعَةِ الْأُولَى وَالثَّالِثَةِ

۴۴۷۔ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ اللَّيْثِيِّ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ
يُصَلِّي فَإِذَا كَانَ فِي وَتْرٍ مِنْ صَلَاتِهِ لَمْ يَنْهَضْ حَتَّى يَسْتَوِيَ
قَاعِدًا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۴۴۶۔ ترمذی ابواب الصلوة ص ۳۱۱ باب ما يقول بين السجدة تين -
۴۴۷ بخاری کتاب الاذان ص ۳۱۱ باب من استوى قاعدا في وتر من صلاته ثم نهض -

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَاجْبُرْ لِي وَاهْدِنِي
وَارْزُقْنِي. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَآخَرُونَ وَهُوَ حَدِيثٌ ضَعِيفٌ.

راے اللہ مجھے معاف فرمادیں مجھ پر رحم فرمادیں
میرا نقصان پورا فرمادیں، میری رہنمائی فرمادیں۔
اور مجھے رزق عطا فرمادیں۔

یہ حدیث ترمذی اور دیگر محدثین نے نقل کی ہے اور یہ حدیث ضعیف ہے۔

بَابُ سَهْلٍ أَوْ تَسِيرٍ رُكْعَتَيْنِ دُجْدُولٍ كَبَعْدَ جَلْسَةِ الْإِسْتِرَاحَةِ

۴۴۸۔ مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ اللَّيْثِيُّ رضی اللہ عنہ سَمِعَ رَوَايَةً هِيَ أَنَّ نَبِيَّ أَكْرَمَ صَلَّي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنَّا نَزِيهَةً
هَمَزَةً دِيكْهَا، جَبَّ أَيْ أَيْ نَمَانِكِي طَاقَ رُكْعَتَيْنِ فِي هَمَزَةٍ تَوَاضَعَتْ نِيَسَ تَحْتَهُ، يَهَا تَحْتَهُ كَيْ سِيدَهُ يَخِي جَاسَةً.
يَهَا تَحْتَهُ نِيَسَ تَحْتَهُ.

لہ آرام اور سکون کے لیے بیٹھنا۔

بَابُ فِي تَرْكِ جَلْسَةِ الْإِسْتِرَاحَةِ

۴۴۸- عَنْ عِكْرَمَةَ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ شَيْخٍ كَيْمَكَةَ فَكَبَّرْتُ ثِنْتَيْنِ وَعِشْرِينَ تَكْبِيرَةً فَقُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ إِنَّهُ أَحْمَقُ فَقَالَ تَكَلَّمَ أُمُّكَ سُنَّةُ أَبِي الْقَاسِمِ رضی اللہ عنہ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ -

قَالَ النَّيْمَوِيُّ يُسْتَفَادُ مِنْهُ تَرْكُ جَلْسَةِ الْإِسْتِرَاحَةِ وَالْإِكْلَانَتْ التَّكْبِيرَاتُ أَرْبَعًا وَعِشْرِينَ مَرَّةً لِأَنَّهُ قَدْ ثَبَتَ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ يُكَبِّرُ فِي كُلِّ خَفْضٍ وَرَفْعٍ وَقِيَامٍ وَقُعُودٍ -

۴۴۹- وَعَنْ عَبَّاسٍ أَوْ عِيَّاشِ بْنِ سَهْلٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّهُ كَانَ فِي مَجْلِسٍ فِيهِ أَبُوهُ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم وَفِي الْمَجْلِسِ ۴۴۸ بخاری کتاب الاذان ۱۱۱ باب التکبیر اذا قام من السجود -

باب - جلستہ استراحت نہ کرنا

۴۴۸- عکرمہ نے کہا، میں نے مکہ کے شیخ کے پیچھے نماز پڑھی تو انہوں نے بائیس تکبیریں کیں۔ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہا، بلاشبہ یہ یوقوت شخص ہے، تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا "مجھے تیری ماں گم پائنے۔ ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔ یہ حدیث بخاری نے نقل کی ہے۔

نیموی نے کہا، اس سے جلستہ استراحت نہ کرنا سمجھا جاتا ہے، وگرنہ تکبیریں چوبیس مرتبہ ہوتیں، اس لیے کہ تحقیق سے ثابت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر جگہ، اٹھتے، قیام اور بیٹھتے وقت تکبیر کہتے۔ ۴۴۹- عباس یا عیاش بن سہل الساعدی سے روایت ہے کہ میں ایک مجلس میں تھا جس میں میرے والد جو کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام میں سے تھے، بھی موجود تھے اور اسی مجلس حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ابو حمید الساعدی سے ابو القاسم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کیفیت ہے۔

أَبُو هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ وَأَبُو حَمِيدٍ السَّاعِدِيُّ رضی اللہ عنہ وَالْأَسَدِيُّ رضی اللہ عنہ
فَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَفِيهِ ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ ثُمَّ كَبَّرَ فَقَامَ
وَلَمْ يَتَوَرَّكَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ -

۴۵۰. وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَنْمٍ أَنَّ أَبَا مَالِكٍ الْأَشْعَرِيَّ رضی اللہ عنہ
جَمَعَ قَوْمَهُ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْأَشْعَرِيِّينَ اجْتَمِعُوا وَاجْمَعُوا نِسَاءَكُمْ
وَأَبْنَاءَكُمْ أَعَلِمَكُمْ صَلَاةَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم صَلَّيْ
لَنَا بِالْمَكْدِينَةِ فَاجْتَمِعُوا وَاجْمَعُوا نِسَاءَهُمْ وَأَبْنَاءَهُمْ
فَتَوَضَّأُوا وَارَاهُمْ كَيْفَ يَتَوَضَّأُ فَأَحْصَى الْوُضُوءَ إِلَى
أَمَّا كِنْدِهِ حَتَّى لَمَّا أَنْ فَاءَ الْفَيْءِ وَأَنْكَسَرَ الظِّلُّ قَامَ فَأَذَّنَ فَصَفَّ

۴۴۹ ابوداؤد کتاب الصلوة مجل باب افتتاح الصلوة -

رضی اللہ عنہ اور ابوالسید رضی اللہ عنہ بھی تھے، انہوں نے حدیث بیان کی، اس میں یہ بھی بیان کیا کہ پھر آپ
نے تکبیر کی پھر سجدہ کیا، پھر تکبیر کی تو کھڑے ہو گئے بیٹھے نہیں۔
یہ حدیث ابوداؤد نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۴۵۰۔ عبد الرحمن بن غنم سے روایت ہے کہ ابومالک الاشعری رضی اللہ عنہ نے اپنی قوم کو جمع کر کے کہا: اے
اشعریہ! میں نے جماعت بخود بھی جمع ہو جاؤ، اپنی عورتوں اور بیٹوں کو بھی جمع کر لو، میں تمہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
کی نماز کا طریقہ بتاتا ہوں جو آپ نے ہمیں مدینہ منورہ میں پڑھائی، چنانچہ قیدہ کے لوگ خود بھی جمع ہو گئے، اپنی
عورتوں اور بیٹوں کو بھی جمع کر لیا، انہوں نے وضو کیا اور انہیں دکھایا کہ آپ کیسے وضو فرماتے تھے، تو
پھر اعضاء وضو کو مکمل طور گھیرا (اچھی طرح دھویا) اور جب سایہ بڑھنے لگا اور سایہ اصلی ٹوٹا تو انہوں نے کھڑے
ہو کر اذان کی، پھر پہلی صف میں مردوں نے صف بنائی، ان کے پیچھے بچوں نے اور عورتوں نے بچوں کے

الرِّجَالُ فِي أَذْنِ الصَّفِّ وَصَفَّ الْوُلْدَانُ خَلْفَهُمْ وَصَفَّ النِّسَاءُ خَلْفَ
الْوُلْدَانِ ثُمَّ أَقَامَ الصَّلَاةَ فَتَقَدَّمَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ فَكَبَّرَ فَقَرَأَ
بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَةَ يُسْرُهُمَا ثُمَّ كَبَّرَ فَرَكِعَ فَقَالَ
سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ
وَاسْتَوَى قَائِمًا ثُمَّ كَبَّرَ وَخَرَّ سَاجِدًا ثُمَّ كَبَّرَ فَرَفَعَ رَأْسَهُ
ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ ثُمَّ كَبَّرَ فَأَنْتَهَضَ قَائِمًا فَكَانَ تَكْبِيرُهُ فِي
أَوَّلِ رَكْعَةٍ سِتِّ تَكْبِيرَاتٍ وَكَبَّرَ حِينَ قَامَ إِلَى الرُّكْعَةِ الثَّانِيَةِ
فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ أَقْبَلَ إِلَى قَوْمِهِ بِوَجْهِهِ فَقَالَ احْفَظُوا تَكْبِيرِي
وَتَعْلَمُوا رُكُوعِي وَسُجُودِي فَإِنَّهَا صَلَاةُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الَّتِي
كَانَ يُصَلِّي لَنَا كَذَا السَّاعَةَ مِنَ النَّهَارِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ

۷۵۰ مسند احمد ۳۳۳ -

پیچھے صف بنائی، پھر نماز کی اقامت کی، تو وہ آگے بڑھ گئے، پھر ہاتھوں کو اٹھا کر تکبیر کی، پھر سورۃ فاتحہ اور ایک
اور سورۃ پڑھی، دونوں کو آہستہ پڑھا، پھر تکبیر کہہ کر رکوع کیا تو۔

سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ (اللہ تعالیٰ جملہ عیوب سے منزہ ہے اور ہم اس کی تعریف کرتے ہیں) تین
بار کہا، پھر کہا، سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ اور سیدھے کھڑے ہو گئے، پھر تکبیر کہہ کر سجدہ میں چلے گئے، پھر
تکبیر کی، تو اپنا سر اٹھایا، پھر تکبیر کی تو سجدہ کیا، پھر تکبیر کی تو سیدھے اٹھ کھڑے ہوئے، تو ان کی تکبیریں پہلی
رکعت میں چھ تکبیریں تھیں اور جب دوسری رکعت کے لیے کھڑے ہوئے، تو تکبیر کی، جب انہوں نے
اپنی نماز پوری کی تو قوم کی طرف متوجہ ہو کر کہا، میری تکبیر یاد کرو، میرا رکوع اور سجود دیکھ لو، بلاشبہ یہ رسول اللہ ﷺ
علیہ وسلم کی نماز ہے جو آپ ہمیں دن کے اسی وقت پڑھاتے تھے۔
یہ حدیث احمد نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد حسن ہے۔

۴۵۱۔ وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ أَبِي عِيَّاشٍ قَالَ أَذْرَكْتُ غَيْرَ وَاحِدٍ مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ فَكَانَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السَّجْدَةِ فِي أَوَّلِ رَكْعَةٍ وَالثَّلَاثَةِ قَامَ كَمَا هُوَ وَلَمْ يَجْلِسْ. رَوَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

۴۵۲۔ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ رَمَقْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ ﷺ فِي الصَّلَاةِ فَرَأَيْتُهُ يَنْهَضُ وَلَا يَجْلِسُ قَالَ يَنْهَضُ عَلَى صُورٍ قَدْ مِئِهِ فِي الرُّكْعَةِ الْأُولَى وَالثَّلَاثَةِ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي السُّنَنِ الْكُبْرَى وَصَحَّحَهُ.

۴۵۳۔ وَعَنْ وَهَبِ بْنِ كَيْسَانَ قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ ﷺ إِذَا سَجَدَ

۴۵۱ مصنف ابن ابی شیبہ کتاب الصلوٰۃ ۳۹۹ باب من کان یقول اذا رفعت رأسك من السجدة الثانية... الخ۔

۴۵۲ المعجم الكبير للطبرانی ۳۶۶ رقم الحديث ۹۳۲۴، السنن الكبرى كتاب الصلوٰۃ ۱۲۵ باب من قال يرجع على صدور قدميه، مجمع الزوائد ۳۶۶ وقال رجاله رجال الصحيح۔

۴۵۱۔ نعمان بن ابی عیاش نے کہا، میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعدد صحابہ کرامؓ کو دیکھا، جب وہ پہلی اور تیسری رکعت کے سجدہ سے اپنا سر اٹھاتے تو وہیں سے سیدھے کھڑے ہو جاتے اور بیٹھے نہیں تھے۔ یہ حدیث ابوبکر بن ابی شیبہ نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد حسن ہے۔

۴۵۲۔ عبدالرحمن بن یزید نے کہا، میں نے عبداللہ بن مسعودؓ کو نماز میں بغور دیکھا، میں نے نہیں دیکھا کہ کھڑے ہوئے اور بیٹھے نہیں، راوی نے کہا، وہ پہلی اور تیسری رکعت میں اپنے قدموں کے بل اٹھ کھڑے ہوئے۔

یہ حدیث طبرانی نے کبیر اور بیہقی نے سنن الکبریٰ میں نقل کی ہے اور بیہقی نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

۴۵۳۔ وہب بن کیسان نے کہا، میں نے حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ جب انہوں نے دوسرا سجدہ

السَّجْدَةُ الثَّانِيَّةَ قَامَ كَمَا هُوَ عَلَى صَدْرٍ قَدَمَيْهِ . رَوَاهُ ابْنُ
الْجِ شَيْبَةَ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ .

بَابُ افْتِتَاحِ الثَّانِيَةِ بِالْقِرَاءَةِ

۴۵۴۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا نَهَضَ
فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ اسْتَفْتَحَ الْقِرَاءَةَ بِالْحَمْدِ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ
وَلَمْ يَسْكُتْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

۴۵۳ مصنف ابن الج شیبہ $\frac{39}{100}$ باب من كان ينهض على صدر قدميه .
۴۵۴ مسلم کتاب المساجد $\frac{219}{100}$ باب ما يقال بين تكبيرة الاحرار والقراءة .

کیا، تو اپنے پاؤں کے بل جیسے تھے کھڑے ہو گئے۔
یہ حدیث ابن ابی شیبہ نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

باب۔ دوسری رکعت کو قراءۃ سے شروع کرنا

۴۵۴۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب دوسری رکعت میں اٹھتے تو الحمد للہ
رب العالمین سے قراءۃ شروع فرماتے اور سکوت نہیں فرماتے تھے۔ (یعنی کھڑے ہوتے ہی قراءۃ
شروع فرمادیتے)۔
یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّوَرِكِ

۴۵۵۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ أَنَّهُ كَانَ جَالِسًا فِي نَفَرٍ مِّنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرْنَا صَلَاةَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ أَبُو حَمِيْدٍ السَّاعِدِيُّ ﷺ أَنَا كُنْتُ أَحْفَظُكُمْ لِمَا لَوْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَأَيْتُهُ إِذَا كَبَّرَ جَعَلَ يَدَيْهِ حَذْوِ مَنْكَبَيْهِ وَإِذَا رَكَعَ أَمَّكَنَ يَدَيْهِ مِنْ رُكْبَتَيْهِ ثُمَّ عَصَرَ ظَهْرَهُ فَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ اسْتَوَى حَتَّى يَعُودَ كُلُّ فِقَارٍ مَّكَانَهُ فَإِذَا سَجَدَ وَضَعَ يَدَيْهِ غَيْرَ مُفْتَرِشٍ وَلَا قَابِضِهِمَا وَاسْتَقْبَلَ بِأَطْرَافِ أَصَابِعِ رِجْلَيْهِ الْقِبْلَةَ فَإِذَا اجْلَسَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ جَلَسَ عَلَى رِجْلِهِ الْيُسْرَى وَنَصَبَ الْيُمْنَى فَإِذَا اجْلَسَ فِي الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ قَدَّمَ رِجْلَهُ

باب۔ جو روایات تورک کے بارہ میں آتی ہیں

۴۵۵۔ محمد بن عمرو بن عطاء سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام کی جماعت میں بیٹھا ہوا تھا کہ ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا ذکر کیا، تو حضرت ابو حمید الساعدی رضی اللہ عنہ نے کہا، تم میں سے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو زیادہ یاد رکھنے والا ہوں، میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ جب تکبیر کرتے تو ہاتھوں کو کندھوں کے برابر لے جاتے اور جب رکوع کرتے تو دونوں ہاتھ گھٹنوں پر لگا دیتے، پھر آپ اپنی پشت مبارک کو ہمارا کر دیتے۔ پھر جب آپ اپنا سر مبارک اٹھاتے، تو سیدھے کھڑے ہو جاتے یہاں تک کہ کمر کی ہر ہڈی اپنی جگہ آ جاتی، پھر جب آپ سجدہ فرماتے تو ہاتھ اس طرح رکھتے کہ نہ کچھے ہوتے نہ بیٹھے ہوتے اور اپنے پاؤں مبارک کی انگلیاں قبلہ رخ کرتے اور جب دو رکعتوں پر بیٹھتے تو اپنے بائیں پاؤں پر بیٹھتے اور

لے تورک چوتھوں پر سہارا لے کر بیٹھنے کو کہتے ہیں، یعنی پاؤں ایک طرف نکال کر چوتھوں پر بیٹھنا۔

الْيُسْرَى وَنَصَبَ الْأُخْرَى وَقَعَدَ عَلَى مَقْعَدَتِهِ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

بَابُ مَا جَاءَ فِي عَدْوِ التَّوَرَةِ

۷۵۶. عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَسْتَفْتِحُ الصَّلَاةَ بِالتَّكْبِيرِ وَالْقِرَاءَةِ بِالْحَمْدِ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَكَانَ إِذَا رَكَعَ لَمْ يُشْخِصْ رَأْسَهُ وَلَمْ يُصَوِّبْهُ وَلَكِنْ بَيْنَ ذَلِكَ وَكَانَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ لَمْ يَسْجُدْ حَتَّى يَسْتَوِيَ قَائِمًا وَكَانَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السَّجْدَةِ لَمْ يَسْجُدْ حَتَّى يَسْتَوِيَ جَالِسًا وَكَانَ يَقُولُ فِي كُلِّ رَكْعَتَيْنِ التَّحِيَّةَ وَكَانَ

۷۵۵ بخاری کتاب الاذان صلی اللہ علیہ وسلم باب سنة الجلوس في التشهد .

دایاں پاؤں کھڑا کر دیتے، اور جب آخری رکعت میں بیٹھتے، تو بائیں پاؤں آگے کر دیتے اور دوسرا پاؤں کھڑا کر دیتے اور اپنا جسم اظہر زمین پر ٹکا دیتے .
یہ حدیث بخاری نے نقل کی ہے .

باب - تو رکعت کرنے کے بارہ میں جو روایات آئی ہیں

۷۵۶۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر کے ساتھ نماز شروع فرماتے اور قِرَاءَةُ الْحَمْدِ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ سے شروع فرماتے اور آپ جب رکوع فرماتے، تو اپنا سر مبارک نہ اوپر اٹھاتے اور نہ جھکاتے اور لیکن اس کے درمیان رکعت اور جب اپنا سر مبارک رکوع سے اٹھاتے تو سجدہ نہ فرماتے، جب تک کہ سیدھے کھڑے نہ ہو جاتے، اور جب آپ سجدہ سے مبارک اٹھاتے تو (دوسرا) سجدہ نہ فرماتے، جب تک کہ سیدھے بیٹھ نہ جاتے، اور آپ ہر دو رکعتوں میں التَّحِيَّاتُ پڑھتے تھے اور آپ بایاں

يُفْرِشُ رِجْلَهُ الْيُسْرَى وَيَنْصِبُ رِجْلَهُ الْيُمْنَى وَكَانَ يَنْهَى عَنْ
عُقْبَةِ الشَّيْطَانِ وَيَنْهَى أَنْ يَفْتَرِشَ الرَّجُلُ ذِرَاعِيَهُ إِفْتِرَاشَ
السَّبْعِ وَكَانَ يَخْتِمُ الصَّلَاةَ بِالتَّسْلِيمِ - رَوَاهُ مُسْلِمٌ -

۴۵۷ - وَعَنْ وَائِلِ بْنِ حَجْرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ
ﷺ فَلَمَّا قَعَدَ وَتَشَهَّدَ قَرَشَ قَدَمَهُ الْيُسْرَى عَلَى الْأَرْضِ
وَجَلَسَ عَلَيْهَا رَوَاهُ سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَطَحَاوِيُّ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ -
۴۵۸ - وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ مِنْ سُنَّةِ الصَّلَاةِ أَنْ
تَنْصِبَ الْقَدَمَ الْيُمْنَى وَاسْتِقْبَالَهُ بِأَصَابِعِهَا الْقِبْلَةَ وَالْجُلُوسَ عَلَى
الْيُسْرَى - رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ -

۴۵۶ - مسلم کتاب الصلوة ص ۱۹۲ باب ما يجمع صفة الصلوة ... الخ -

۴۵۷ طحاوی کتاب الصلوة ص ۱۴۸ باب صفة الجلوس -

۴۵۸ نسائی کتاب الافتتاح ص ۳۱۱ باب الاستقبال باطراف أصابع القدم ... الخ -

پاؤں مبارک بچھا دیتے اور دایاں پاؤں کھڑا رکھتے، اور آپ شیطان کی طرح بیٹھنے سے منع فرماتے اور آپ اس
سے بھی منع فرماتے کہ آدمی درندے کی طرح اپنے بازو پھیلا دے، اور آپ اپنی نماز سلام کے ساتھ ختم فرماتے تھے
یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

۴۵۷ - حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز ادا کی جب
آپ بیٹھے اور تسمیہ پڑھا تو اپنا بائیں پاؤں مبارک زمین پر بچھا دیا اور اس پر بیٹھ گئے۔
یہ حدیث سعید بن منصور اور طحاوی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۴۵۸ - حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا "نماز کی سنت میں سے یہ بھی ہے کہ دایاں پاؤں کھڑا کرنا اور پاؤں
کی انگلیاں قبلہ رخ کرنا، اور بائیں پاؤں پر بیٹھنا"

یہ حدیث نسائی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الشَّهَادَةِ

۴۵۹۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رضی اللہ عنہ قَالَ كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم قُلْنَا السَّلَامُ عَلَى جِبْرِيلَ وَمِيكَائِيلَ السَّلَامُ عَلَى فُلَانٍ وَفُلَانٍ فَالْتَفَتَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ هُوَ السَّلَامُ فَإِذَا صَلَّي أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ فَإِنَّكُمْ إِذَا قُلْتُمُوهَا أَصَابَتْ كُلَّ عَبْدٍ لِلَّهِ صَالِحٍ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ

باب۔ جو روایات تشہد کے بارہ میں آئی ہیں

۴۵۹۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا، جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھتے تھے، تو ہم کہتے اسلَامُ عَلٰی جِبْرِیْلِ وَمِیْكَائِیْلِ عَلٰی فُلَانٍ عَلٰی فُلَانٍ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری طرف متوجہ ہوتے اور فرمایا ”بلاشبہ اللہ تعالیٰ سلام ہی ہے، جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو یوں کہے

”التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ
وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ
أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ
السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِهِ
اللَّهِ الصَّالِحِينَ

بلاشبہ جب تم نے یہ کہہ لیا، تو تمہارا سلام اللہ تعالیٰ کے ہر نیک بندہ کو پہنچے گا جو آسمان پر ہو یا زمین پر۔
أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ

أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ .

۴۶۰۔ وَعَنْهُ قَالَ إِنَّ مُحَمَّدًا ﷺ قَالَ وَإِذَا قَعَدْتُ ثُمَّ فِي كُلِّ رَكَعَتَيْنِ فَقُولُوا التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ثُمَّ لِيَتَخَيَّرَ أَحَدُكُمْ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَاجِبُهُ إِلَيْهِ فَلْيَلْعُقْ بِهِ رَبَّهُ عَزَّ وَجَلَّ . رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتَّسَائِيُّ وَأَسَانَدُهُ صَحِيحٌ .

۴۵۹ بخاری کتاب الاذان ۱۱۱ باب التشهد فی الآخرة ، مسلم کتاب الصلوة ۱۱۱ باب التشهد فی الصلوة .

۴۶۰ مسند احمد ۱۱۳ ، نسائی کتاب الافتتاح ۱۱۱ کیف التشهد .

اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ
معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ بلاشبہ
محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ تعالیٰ کے بندہ اور اس
کے رسول ہیں،

یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے۔

۴۶۰۔ حضرت عبداللہؓ نے کہا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا ”جب تم ہر دو رکعتوں میں بیٹھو تو کہو التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ“

پھر تم میں سے کوئی ایک دعا منتخب کرے جو اسے پسند ہو تو وہ اپنے پروردگار عزوجل سے دعا کرے۔
یہ حدیث احمد اور نسائی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

قَالَ التِّرْمِذِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ مَسْعُودٍ قَدْ رَوَى عَنْهُ مِنْ غَيْرِ
وَجَدَهُ وَهُوَ أَصَحُّ حَدِيثٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي التَّشْهَدِ وَالْعَمَلِ عَلَيْهِ
عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَمَنْ بَعْدَهُمْ
مِنَ التَّالِعِينَ .

۴۶۱۔ وَعَنْهُ قَالَ مِنَ السُّنَّةِ أَنْ يُخْفَى التَّشْهَدُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ
وَالْتِّرْمِذِيُّ وَحَسَنَهُ وَالْحَاكِمُ وَصَحَّحَهُ .

بَابُ الْإِشَارَةِ بِالسَّبَابَةِ

۴۶۲۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ ﷺ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

تَرْمِذِي أَبْوَابُ الصَّلَاةِ ۶۱۵ باب ماجاء في التشهد -

۴۶۱ ابو داؤد کتاب الصلوة ۱۴۱ باب اخفاء التشهد، ترمذی ابواب الصلوة ۶۱۵ باب
ما جاء انہ یخفی التشهد، مستدرک حاکم کتاب الصلوة ۶۱۵ باب التشهد فی الصلوة -

اہم ترمذی نے کہا، ابن مسعود کی حدیث ان سے متعدد سندوں سے روایت کی گئی ہے اور وہ حدیث
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے تشہد کے بارہ منقول احادیث میں سب سے زیادہ صحیح ہے، اور نبی اکرم صلی اللہ
علیہ وسلم کے صحابہ کرامؓ اور ان کے بعد تابعین میں سے اکثر اہل علم کا عمل اسی پر ہے۔
۴۶۱۔ حضرت عبد اللہؓ نے کہا ”یہ بات سنت میں ہے کہ تشہد کو آہستہ پڑھا جائے“

یہ حدیث ابو داؤد اور ترمذی نے نقل کی ہے، ترمذی نے اسے حسن قرار دیا ہے، اُسے حاکم نے بھی نقل
کیا ہے اور صحیح قرار دیا ہے۔

باب۔ شہادت کی انگلی سے اشارہ کرنا

۴۶۲۔ حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بیٹھ کر دعا فرماتے، تو

إِذَا قَعَدَ يَدُ عُوٍّ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى فَخِذِهِ الْيُمْنَى وَيَدَهُ الْيُسْرَى
عَلَى فَخِذِهِ الْيُسْرَى وَأَشَارَ بِإِصْبَعِهِ السَّبَابَةِ وَوَضَعَ إِبْهَامَهُ عَلَى
إِصْبَعِهِ الْوُسْطَى وَيُلْقِمُ كَفَّهُ الْيُسْرَى رُكْبَتَهُ - رَوَاهُ مُسْلِمٌ -

۴۶۳- وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا قَعَدَ فِي
التَّشَهُّدِ وَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرَى عَلَى رُكْبَتِهِ الْيُسْرَى وَوَضَعَ يَدَهُ
الْيُمْنَى عَلَى رُكْبَتِهِ الْيُمْنَى وَعَقَدَ ثَلَاثًا وَخَمْسِينَ وَأَشَارَ بِالسَّبَابَةِ
رَوَاهُ مُسْلِمٌ -

۴۶۴- وَعَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ قَدَ
خَلَقَ الْإِبْهَامَ وَالْوُسْطَى وَرَفَعَ الَّتِي تَلِيهِمَا يَدُ عُوٍّ بِهَا فِي التَّشَهُّدِ - رَوَاهُ

۴۶۲ مسلم کتاب المساجد ۲۱۶ باب صفة الجلوس في الصلوة ... الخ -

۴۶۳ مسلم کتاب المساجد ۲۱۶ باب صفة الجلوس في الصلوة ... الخ -

دایاں ہاتھ دائیں ران مبارک پر اور بائیں ہاتھ بائیں ران مبارک پر رکھتے اور شہادت کی انگلی سے اشارہ فرماتے
اور اپنا انگوٹھا مبارک انگلی پر رکھتے اور آپ کی بائیں پتیلی آپ کے گھٹنے کو لقمہ کی مانند بناتے ہوتی۔
یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

۴۶۳- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تشہد میں بیٹھے، تو
اپنا بائیں ہاتھ مبارک بائیں گھٹنے پر اور دایاں ہاتھ مبارک دائیں گھٹنے پر رکھتے اور اپنی انگلیوں سے ترپن کے
عدہ کی طرح گرہ بناتے اور شہادت کی انگلی سے اشارہ فرماتے۔

یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

۴۶۴- حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ نے کہا ”میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے انگوٹھے اور
درمیانی انگلی کا حلقہ بنایا اور ان کے ساتھ دوالی (انگشت شہادت) کو بلند کیا اور اس کے ساتھ تشہد میں اشارہ فرمایا“

الْخَمْسَةُ إِلَّا التِّرْمِذِيَّ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ -

۴۶۵ - وَعَنْ مَالِكِ بْنِ نُمَيْرٍ الْخُزَاعِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَاضِعًا يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى فَخِذِهِ الْيُمْنَى فِي الصَّلَاةِ وَيُشِيرُ بِأَصْبَعِهِ - رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتَّسَنُّيُّ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ -

قَالَ النَّيْمَوِيُّ إِنَّ الْإِشَارَةَ بِالسَّبَابَةِ فِي الشَّهَادَةِ ذَهَبَ إِلَيْهَا جَمَاعَةٌ مِّنْ أَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ الْإِمَامِ أَبِي حَنِيفَةَ ﷺ عَلَى مَا قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ فِي مُوطَّأَهُ -

۴۶۴ ابوداؤد کتاب الصلوة ۳۱۱ باب کیف الجلوس فی التشہد ، نسائی کتاب السہو ۱۸۶ باب موضع الذراعین ، ابن ماجہ کتاب الصلوة ۳۶۰ باب الإشارة فی التشہد ، مسند احمد ۳۱۸ -

۴۶۵ ابن ماجہ کتاب الصلوة ۳۶۰ باب الإشارة فی التشہد ، ابوداؤد کتاب الصلوة ۳۱۱ باب الإشارة فی التشہد ، نسائی کتاب السہو ۱۸۶ باب الإشارة بالاصبع فی التشہد -

موطا امام محمد ۳۱۱ باب العبت بالحصی فی الصلوة -

یہ حدیث ترمذی کے علاوہ اصحاب خمسہ نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے -

۴۶۵ - مالک بن نمیر الخزاعی نے اپنے والد سے بیان کیا کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز میں دایاں ہاتھ دایاں ہاتھ پر رکھے ہوئے اپنی انگلی مبارک کے ساتھ اشارہ فرماتے ہوئے دیکھا -

یہ حدیث ابن ماجہ ، ابوداؤد اور نسائی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے -

نیموی نے کہا ، شہادت کی انگلی کے ساتھ تشہد میں اشارہ کرنا ، اہل علم کی ایک جماعت نے اسے اختیار کیا ہے اور یہی امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ کا قول ہے جیسا کہ محمد بن الحسن نے اپنے موطا میں نقل کیا ہے -

بَابُ فِي الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ

۴۶۶۔ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ لَقِيتُ كَعْبَ بْنَ عُجْرَةَ رضی اللہ عنہ فَقَالَ أَلَا أَهْدِي لَكَ هَدِيَّةً أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ عَلَيْنَا فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ عَلِمْنَا كَيْفَ نُسَلِّمُ عَلَيْكَ فَكَيْفَ نُصَلِّي عَلَيْكَ قَالَ قُولُوا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ

باب۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود

۴۶۶۔ عبد الرحمن بن ابی لیلٰ نے کہا، حضرت کعب بن عجرۃ رضی اللہ عنہ مجھے ملے، تو انہوں نے کہا، کیا میں تمہیں ایک خاص قسم کا ہدیہ نہ دوں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے، تو ہم نے عرض کیا، اے اللہ تعالیٰ کے پیغمبر! بلاشبہ ہم معلوم کر چکے ہیں کہ آپ پر سلام کیسے بھیجیں (تسبیحیں)، لیکن ہم آپ پر درود کیسے بھیجیں، آپ نے فرمایا یوں کہ۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى	اے اللہ! محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور آل محمد
آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ	پر رحمت نازل فرما، جیسا کہ آپ نے ابراہیم
إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ	علیہ السلام) کی آل پر رحمت نازل فرمائی ہے۔
اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ	بلاشبہ آپ بہت تعریف کیے گئے بزرگی والے
عَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى	ہیں، اے اللہ! محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور آل
آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ	محمد کو برکت عطا فرما، جیسا کہ آپ نے آل ابراہیم
	کو برکت عطا فرمائی۔ بلاشبہ آپ بہت تعریف کیے
	گئے بزرگی والے ہیں۔

حَمِيدٌ مَّجِيدٌ - رَوَاهُ الشَّيْخَانِ .

۴۶۷- وَعَنْهُ قَالَ لَقِينِي كَعَبُ بْنُ عَجْرَةَ ؓ فَقَالَ أَلَا أُهْدِي لَكَ هَدِيَّةً سَمِعْتَهَا مِنَ النَّبِيِّ ؐ فَقُلْتُ بَلَى فَأَهْدِهَا لِي فَقَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ الصَّلَاةُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ فَإِنَّ اللَّهَ قَدْ عَلَّمَنَا كَيْفَ نُسَلِّمُ عَلَيْكَ قَالَ قُولُوا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ . اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ

۴۶۸ بخاری کتاب الدعوات من ۹۴ باب الصلوة علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم
مسلم کتاب الصلوة من ۴۵ باب الصلوة علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم .

یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے۔

۴۶۷- عبدالرحمن بن ابی سیل نے کہا، مجھے حضرت کعب بن عجرہؓ ملے تو فرمایا ”کیا میں تمہیں ہدیہ نہ دوں جو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، تو میں نے کہا، ہاں آپ مجھے وہ ہدیہ عطا فرمائیں تو انہوں نے کہا، ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا، ہم نے عرض کیا، اے اللہ تعالیٰ کے پیغمبر! اے اہل بیت آپ پر درود بھیجنے کا کیا طریقہ ہے؟ بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں سکھلا دیا ہے کہ ہم آپ پر سلام کیسے بھیجیں، تو آپ نے فرمایا ”یوں کہوں۔“

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ	(اے اللہ! رحمت نازل فرما محمد صلی اللہ علیہ وسلم،
عَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى	اور آل محمد پر جیسا کہ آپ نے رحمت نازل فرمائی
إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ	ابراہیم علیہ السلام) اور آل ابراہیم پر بلاشبہ آپ
حَمِيدٌ مَّجِيدٌ، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ	بہت تعریف کیسے کئے ہرگز والے ہیں، اے اللہ
عَلَى مُحَمَّدٍ وَ عَلَى آلِ مُحَمَّدٍ	محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور آل محمد کو برکت عطا فرما

کَمَا بَارَكْتَ عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَعَلَىٰ آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ -
رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ -

۴۶۸۔ وَعَنْ نُعَيْمِ الْمُجَمَّرِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّهُمْ قَالُوا
يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ نُصَلِّيُ عَلَيْكَ قَالَ قُولُوا اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ
وَعَلَىٰ آلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ وَ
بَارَكْتَ عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَعَلَىٰ آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ -
رَوَاهُ أَبُو الْعَبَّاسِ السَّرَاجُ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ -

۴۶۷ بخاری کتاب الانبیاء ص ۱۱۴ باب یزقون النسلان فی المشی -

۴۶۸ عمل الیوم واللیلۃ للامام والنسائی مع ترجمتہ نبوی لیل و نهار ص ۱۲۵ برقم ۴۶۸ -

کَمَا بَارَكْتَ عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَعَلَىٰ
آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ
جیسا کہ آپ نے برکت نازل فرمائی، ابراہیم (علیہ السلام)
اور آل ابراہیم کو بلاشبہ آپ بہت تعریف کیے گئے
ہر گز والے ہیں۔

یہ حدیث بخاری نے نقل کی ہے۔

۴۶۸۔ ابو نعیم الحمری نے حضرت ابو ہریرہؓ سے بیان کیا کہ مجاہد کراشم نے عرض کیا، اے اللہ تعالیٰ کے پیغمبر ابراہیمؑ آپ
پر درود کیسے بھیجیں؟ آپ نے فرمایا، کہو اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ
عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ وَبَارَكْتَ عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَعَلَىٰ آلِ
إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ -

یہ حدیث ابو العباس السراج نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّسْلِيمِ

۴۶۹۔ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ أَرَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ حَتَّى أَرَى بَيَاضَ خَدِّهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۴۷۰۔ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ حَتَّى أَرَى بَيَاضَ خَدِّهِ۔ رَوَاهُ الْخَمِيسَةُ وَصَحَّحَهُ التِّرْمِذِيُّ۔

۴۶۹ مسلو کتاب المساجد ص ۲۱۶ باب السلام للتخيل من الصلوة ... الخ۔
۴۷۰ ترمذی ابواب الصلوة ص ۱۱۱ باب ماجاء في التسليم في الصلوة، ابوداؤد کتاب الصلوة ص ۱۳۱ باب في السلام، نسائی کتاب السهو ص ۱۹۲ باب كيف السلام على اليمين، ابن ماجه کتاب الصلوة ص ۱۱۱ باب التسليم، مسند احمد ص ۳۹۔

باب۔ جو روایات سلام پھیرنے کے بارہ میں ہیں

۴۶۹۔ عامر بن سعید سے روایت ہے کہ میرے والد نے کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دائیں اور بائیں سلام پھیرتے ہوئے دیکھتا تھا، یہاں تک کہ میں آپ کے رخسار النور کی سفیدی دیکھ لیتا۔
یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

۴۷۰۔ حضرت ابن مسعود سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دائیں اور بائیں جانب سلام پھیرتے
السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ
السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ
رقم پر سلامتی اور اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو، تم پر
سلامتی اور اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو۔

یہاں تک کہ میں آپ کے رخسار النور کی سفیدی دیکھ لیتا۔

یہ حدیث اصحاب خمسہ نے نقل کی ہے اور ترمذی نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

بَابُ الْإِنْحِرَافِ بَعْدَ السَّلَامِ

۴۷۱۔ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم إِذَا صَلَّى صَلَوةً أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ - رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ -

۴۷۲۔ وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم أَحْبَبْنَا أَنْ نَكُونَ عَنْ يَمِينِهِ فَيَقْبِلُ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ - رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُو دَاوُدَ -

۴۷۳۔ وَعَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ أَكْثَرَ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم

۴۷۱ بخاری کتاب الاذان میکر باب استقبال الاما والناس اذا سلمو -

۴۷۲ مسلمو کتاب صلوة المسافرين میکر باب استحباب اليمين ، ابوداؤد کتاب الصلوة میں باب الاما وينحرف بعد التسليو -

باب - سلام کے بعد (مقتدیوں کی طرف) پھرنا

۴۷۱۔ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نے کہا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھ لیتے، تو رخِ انوار کے ساتھ ہماری طرف توجہ فرماتے۔
یہ حدیث بخاری نے نقل کی ہے۔

۴۷۲۔ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے کہا: جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز ادا کرتے، تو ہم چاہتے کہ آپ کے دائیں جانب کھڑے ہوں، تو (نماز کے بعد) آپ ہماری طرف رخِ انوار کے ساتھ توجہ فرماتے۔
یہ حدیث مسلم اور ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

۴۷۳۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو زیادہ تر اپنے دائیں طرف سے

يَنْصَرِفُ عَنْ يَمِينِهِ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

بَابُ فِي الذِّكْرِ بَعْدَ الصَّلَاةِ

۴۷۴. عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ فِي دُبُرِ صَلَاتِهِ إِذَا سَلَّمَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اللَّهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ

۴۷۳. مسلم کتاب صلوۃ المسافرین ص ۲۴۴ باب جواز الانصراف من الصلوۃ عن اليمين والشمال۔

پھرتے دیکھا

باب۔ نماز کے بعد ذکر

۴۷۴۔ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سلام پھیرتے تو اپنی نماز کے بعد یہ دعا پڑھتے تھے۔

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ
اللَّهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ

اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلے ہیں
ان کا کوئی شریک نہیں، انہیں کے لیے بادشاہی ہے
اور انہی کے لیے تمام تعزینیں ہیں اور وہ ہر چیز پر
قادریں ہیں، اے اللہ! کوئی روکنے والا نہیں جو آپ
عطا فرمادیں اور کوئی دینے والا نہیں جو آپ روک
دیں، اور کسی بخت والے کو اس کا بخت آپ کے سوا

نفع نہیں دیتا

رَوَاهُ الشَّيْخَانِ -

۴۷۵۔ وَعَنْ ثَوْبَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا انْصَرَفَ مِنْ صَلَاتِهِ اسْتَغْفَرَ ثَلَاثًا وَقَالَ اللَّهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ - رَوَاهُ الْجَمَاعَةُ إِلَّا الْبُخَارِيُّ -

۴۷۶۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ لَمْ يَتَعُدْ إِلَّا مِقْدَارَ مَا يَقُولُ اللَّهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ ذَا الْجَلَالِ

۴۷۴ بخاری کتاب الاذان ۱۱۱ باب الذکر بعد الصلوة، مسلم کتاب المساجد ۲۱۱ باب الذکر بعد الصلوة وبيان صفتہ -

۴۷۵ مسلم کتاب المساجد ۲۱۱ باب استحباب الذکر بعد الصلوة وبيان صفتہ ترمذی ابواب الصلوة ۲۱۱ باب ما يقول اذا سلم، ابوداؤد کتاب الصلوة ۲۱۱ باب ما يقول الرحیل اذا سلم، نسائی کتاب السهو ۱۹۱ باب الاستغفار بعد التسليم، ابن ماجہ کتاب الصلوة ۲۱۱ باب ما يقال بعد التسليم، مسند احمد ۲۵۵ -

یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے۔

۴۷۵۔ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنی نماز سے سلام پھیرتے تھے تو تین بار استغفار کرتے (اَسْتَغْفِرُ اللہَ کہتے) اور فرماتے۔

اللَّهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ
تَبَارَكْتَ ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ
اے اللہ سلامتی والے آپ ہی ہیں اور سلامتی
آپ ہی سے ہے، بڑے بابرکت ہیں آپ کی بندگی
اور عزت والے رب،

یہ حدیث بخاری کے علاوہ محدثین کی جماعت نے نقل کی ہے۔

۴۷۶۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا "نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (سلام کے بعد) صرف اتنی مقدار بیٹھتے جس میں یہ دعا پڑھ لیتے۔ اللَّهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ

وَالْأَكْرَامِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

۴۷۷۔ وَعَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ مُعَقَّبَاتٍ لَا يَحِيبُ قَائِلُهُنَّ أَوْ فَاعِلُهُنَّ دُبُرُ كُلِّ صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ نَسْبِيحَةً وَثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ تَحْمِيدَةً وَارْبَعًا وَثَلَاثِينَ تَكْبِيرَةً رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

۴۷۸۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ سَبَّحَ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَحَمِدَ اللَّهَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَكَبَّرَ اللَّهَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ فَتِلْكَ تِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ وَقَالَ تَمَامُ الْمِائَةِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ

۴۷۶۔ مسلم کتاب المساجد ۱۱۱ باب استحباب الذكر بعد الصلوة وبيان صفتہ .

۴۷۷۔ مسلم کتاب المساجد ۱۱۱ باب استحباب الذكر بعد الصلوة وبيان صفتہ .

ذُ الْجَلِيلِ وَالْأَكْرَامِ

یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

۴۷۷۔ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "منازک کے بعد چند کلمات کہے جائے ہیں، جن کا ہر فرض نماز کے بعد کہنے والا یا فرمایا کرنے والا (راوی کو شک ہے) ناکام نہیں ہوتا، ۳۳ بار سُبْحَانَ اللَّهِ ۳۳ بار الْحَمْدُ لِلَّهِ اور ۳۳ بار اللَّهُ أَكْبَرُ۔

یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

۴۷۸۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جس شخص نے ہر نماز کے بعد ۳۳ بار سُبْحَانَ اللَّهِ ۳۳ بار الْحَمْدُ لِلَّهِ اور ۳۳ بار اللَّهُ أَكْبَرُ کہا تو یہ ننانوے بار ہوا اور اس نے سزاوار کرتے ہوئے کہا، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ تو اس کے تمام گناہ بخش دے جائیں گے، اگرچہ وہ سمندر کے جھاگ

عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ غُفِرَتْ خَطَايَاهُ وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زُبْدِ
الْبَحْرِ - رَوَاهُ مُسْلِمٌ -

۴۷۹ - وَعَنْهُ قَالَ قُلْتُ لِأَيِّ سَعِيدٍ هَلْ حَفِظْتَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ
شَيْئًا يَقُولُهُ بَعْدَ مَا سَلَّمَ قَالَ نَعَمْ كَانَ يَقُولُ سُبْحَانَ
رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ وَالْحَمْدُ
لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ - رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ رِجَالُهُ ثِقَاتٌ -

۴۸۰ - وَعَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
مَنْ قَرَأَ آيَةَ الْكُرْسِيِّ فِي دُبْرِ الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ كَانَ فِي

۴۷۸ مسلم کتاب المساجد باب استحباب الذكر بعد الصلوة وبيان صفته -

۴۷۹ مجمع الزوائد رحمہ اللہ نقلًا عن أبي يعلى -

کے برابر ہیں

یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے

۴۷۹ - حضرت ابو ہریرہؓ نے کہا، میں نے حضرت ابوسعیدؓ سے پوچھا، کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
کوئی چیز یاد کی ہے جو آپ نماز کے بعد فرماتے، انہوں نے کہا، ہاں، آپ نماز کے بعد یہ دعا پڑھتے۔

”سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ

عَمَّا يَصِفُونَ وَسَلَامٌ

عَلَى الْمُرْسَلِينَ وَالْحَمْدُ

لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ“

جہانوں کا پروردگار ہے۔

یہ حدیث ابویعلیٰ نے نقل کی ہے اور ہیشمی نے کہا ہے اس کے رجال ثقہ ہیں۔

۴۸۰ - حضرت حسن بن علیؓ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جس شخص نے فرض نماز کے بعد

آیت الکرسی پڑھی تو وہ دوسری نماز تک اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں ہوگا۔“

ذِمَّةِ اللَّهِ إِلَى الصَّلَاةِ الْآخَرَى - رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ وَقَالَ
الْهَيْثَمِيُّ إِسْنَادُهُ حَسَنٌ -

۴۸۱۔ وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ
قَرَأَ آيَةَ الْكُرْسِيِّ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ لَمْ يَمْنَعْهُ مِنْ
دُخُولِ الْجَنَّةِ إِلَّا الْمَوْتُ . رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ -

بَابُ مَا جَاءَ فِي الدُّعَاءِ بَعْدَ الْمَكْتُوبَةِ

۴۸۲۔ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الدُّعَاءِ
أَسْمَعُ قَالَ جَوْفُ اللَّيْلِ الْآخِرِ وَدُبُرُ الصَّلَوَاتِ الْمَكْتُوبَاتِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

۴۸۰ المعجم الكبير للطبراني ۸۶۷ رقم ۲۴۳۳، مجمع الزوائد ۱۳۸ -

۴۸۱ عمل اليوم والليلة للنسائي مع ترجمته نبوي ليل ونهار مع برقمه -

۴۸۲ ترمذي ابواب الدعوات ۱۸۶ باب

یہ حدیث طبرانی نے کبیر میں نقل کی ہے اور بیہقی نے کہا ہے اس کی اسناد حسن ہے۔

۴۸۱۔ حضرت ابوالامامہ رضی اللہ عنہ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جس شخص نے ہر فرض نماز

کے بعد آیت الکرسی پڑھی تو اسے جنت میں داخل ہونے سے موت کے سوا کوئی چیز نہیں روک سکے گی۔“

یہ حدیث نسائی نے نقل کی ہے اور ابن حبان نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

باب۔ جو روایات فرض نماز کے بعد دعا کے بارے میں ہیں

۴۸۲۔ حضرت ابوالامامہ رضی اللہ عنہ نے کہا، عرض کیا گیا، اے اللہ تعالیٰ کے پیغمبر! کون سی دعا زیادہ

مقبول ہوتی ہے؟ آپ نے فرمایا ”رات کے آخری نصف میں اور فرض نمازوں کے بعد“

وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ .

بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ فِي الدُّعَاءِ

۴۸۳- عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ إِذَا رَأَتْ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم يَدْعُو رَافِعًا يَدَيْهِ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ فَلَا تُعَاقِبْنِي أَيُّمَا رَجُلٍ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ أَذِيتُهُ أَوْ شَتْمُهُ فَلَا تُعَاقِبْنِي فِيهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الْأَدَبِ الْمَفْرَدِ وَقَالَ الْحَافِظُ فِي الْفَتْحِ هُوَ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ .

۴۸۴- وَعَنْهَا قَالَتْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم رَافِعًا يَدَيْهِ حَتَّى يَبْدَأَ

۴۸۳ ادب المفرد للبخاری میں باب رفع الایدی فی الدعاء ، فتح الباری کتاب الدعوات
۴۸۴ باب رفع الایدی فی الدعاء

یہ حدیث ترمذی نے نقل کی ہے اور امام ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن ہے۔

باب - دعائیں ہاتھ اٹھانا

۴۸۳- ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے ہوئے دعا فرماتے ہوئے دیکھا، آپ فرما رہے تھے۔

اللَّهُمَّ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ فَلَا تُعَاقِبْنِي
أَيُّمَا رَجُلٍ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ
أَذِيتُهُ أَوْ شَتْمُهُ فَلَا تُعَاقِبْنِي فِيهِ .

(اے اللہ! بلاشبہ میں انسان ہوں مجھ سے مواخذہ نہ فرمائیں جس مومن کو میں نے تکلیف دی ہو یا بُرا بھلا کہا تو مجھ سے اس میں مواخذہ نہ فرمائیں۔)

یہ حدیث بخاری نے ادب المفرد میں نقل کی ہے اور حافظ ابن حجر نے فتح الباری میں کہا ہے کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

۴۸۴- ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہاتھ اٹھاتے

صَبْعُهُ يَدْعُو. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي جُزْءِ رَفْعِ الْيَدَيْنِ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حَجَرٍ.
 ۴۸۵ وَعَنْ سَلْمَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ رَبَّكُمْ
 حَيُّ كَرِيمٌ يَسْتَحْيِي مِنْ عَبْدِهِ إِذَا رَفَعَ يَدَيْهِ أَنْ يَرُدَّهُمَا صِفْرًا
 رَوَاهُ الْبُودَاوْدُ وَابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَحَسَنَهُ وَقَالَ الْحَافِظُ فِي
 الْفَتْحِ سَنَدُهُ جَيِّدٌ.

بَابُ فِي صَلَوةِ الْجَمَاعَةِ

۴۸۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَقَدْ هَمَمْتُ

۴۸۴ جز رفع یدین للبخاری مترجملاً، فتح الباری کتاب الدعوات میثلاً باب رفع الایدی
 ۴۸۵ البوداؤد کتاب الصلوة میثلاً باب الدعاء، ابن ماجہ ابواب الدعاء ص ۲۸۸ باب
 رفع الیدین فی الدعاء، ترمذی ابواب الدعوات میثلاً باب
 فتح الباری میثلاً فی الدعاء

ہوئے دعا کرتے دیکھا، یہاں تک کہ آپ کی بغل مبارک ظاہر ہو گئی۔

یہ حدیث بخاری نے جز رفع یدین میں نقل کی ہے اور ابن حجر نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔
 ۴۸۵ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "بلاشبہ تمہارے پروردگار،
 جیا کرنے والے، درگزر کرنے والے ہیں، بندہ جب اپنے ہاتھ اٹھاتے، تو اسے خالی ہاتھ لوٹانے سے شرماتے ہیں"
 یہ حدیث البوداؤد، ابن ماجہ اور ترمذی نے نقل کی ہے اور ترمذی نے اسے حسن قرار دیا ہے، حافظ نے
 فتح الباری میں کہا ہے کہ اس کی سند جید ہے۔

باب۔ باجماعت نماز کے بارہ میں

۴۸۶- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "بلاشبہ میں نے ادا دیکھا کہ میں مؤذن سے

أَنَّ أَمْرَ الْمُؤَذِّنِ فَيُؤَذِّنُ ثُمَّ أَمْرَ رَجُلًا فَيُصَلِّيُ بِالنَّاسِ ثُمَّ أَنْطَلِقُ
مَعِيَ بِرِجَالٍ مَعَهُمْ حُزْمٌ الْخَطْبِ إِلَى قَوْمٍ يَتَخَلَّفُونَ عَنِ الصَّلَاةِ
فَأَحْرِقُ عَلَيْهِمْ بُيُوتَهُمْ بِالنَّارِ . رَوَاهُ الشَّيْخَانِ .

۴۸۷ مَوْعَنَهُ قَالَ أَلَى النَّبِيِّ ﷺ رَجُلٌ أَعْمَى فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَيْسَ
لِي قَائِدٌ يُقُودُنِي إِلَى الْمَسْجِدِ فَسَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُرَخَّصَ لَهُ
فَيُصَلِّيَ فِي بَيْتِهِ فَرَخَّصَ لَهُ فَلَمَّا وَلَّى دَعَاهُ فَقَالَ هَلْ تَسْمَعُ النَّبَاءَ
بِالصَّلَاةِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاجِبٌ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

۴۸۶ بخاری کتاب الاذان ۴۹۹ باب وجوب صلوة الجماعة ، مسلم کتاب المساجد
۲۳۲ باب فضل صلوة الجماعة ... الخ -
۴۸۷ مسلم کتاب المساجد ۲۳۲ باب فضل صلوة الجماعة -

کہوں کہ وہ اذان کہے، پھر کسی شخص سے کہوں کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھاتے، پھر میں کچھ لوگوں کے ساتھ جن کے پاس
لکڑیوں کے گٹھے ہوں، ایسے لوگوں کی طرف جاؤں جو باجماعت نماز سے پیچھے رہتے ہیں، تو ان کے گھروں
کو آگ کے ساتھ جلا ڈالوں۔“

یہ حدیث بخاری اور مسلم نے نقل کی ہے۔

۴۸۷۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا، ایک نابینا شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں
حاضر ہو کر عرض کیا، اے اللہ تعالیٰ کے پیغمبر! میرے پاس ساتھ چلنے والا کوئی شخص نہیں جو مجھے مسجد تک ساتھ
لے چلے، تو اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت طلب کی کہ وہ اپنے گھر میں نماز پڑھ لیا کرے
آپ نے اُسے اجازت عطا فرمادی، جب وہ مُرّا تو آپ نے اُسے بلا کر فرمایا ”کیا تم اذان سنتے ہو، اس نے
کہا جی ہاں! آپ نے فرمایا تو اُسے قبول کر دو (یعنی مسجد میں حاضر ہو جاؤ)“
یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

۴۸۸۔ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ قَالَ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَلْقَى اللَّهَ غَدًا مُسْلِمًا فَلْيَحَافِظْ عَلَى هَؤُلَاءِ الصَّلَوَاتِ حَيْثُ يُنَادِي بِهِنَّ فَإِنَّ اللَّهَ شَرَعَ لِنَبِيِّكُمْ سُنَنَ الْهُدَى وَالْإِهْنِ مِنْ سُنَنِ الْهُدَى وَلَوْ أَنَّكُمْ صَلَّيْتُمْ فِي بُيُوتِكُمْ كَمَا يُصَلِّي هَذَا الْمُتَخَلِّفُ فِي بَيْتِهِ لَسَرَّكُمْ سُنَّةُ نَبِيِّكُمْ وَلَوْ تَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ لَضَلَلْتُمْ وَمَا مِنْ رَجُلٍ يَتَطَهَّرُ فَيُحْسِنُ الطُّهُورَ ثُمَّ يَعْبُدُ إِلَى مَسْجِدٍ مِنْ هَذِهِ الْمَسَاجِدِ إِلَّا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ يَخْطُوهَا حَسَنَةً وَزِيَادَةً بِهَا دَرَجَةٌ وَيَحْطُّ عَنْهُ بِهَا سَيِّئَةٌ وَلَقَدْ رَأَيْنَا وَمَا يَتَخَلَّفُ عَنْهَا إِلَّا مَنْ أَفَقَ مَعْلُومِ النِّفَاقِ وَلَقَدْ كَانَ الرَّجُلُ يُؤْتِي بِهِ يَهَادِي بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ حَتَّى يُقَامَ فِي الصَّفِّ - رَوَاهُ مُسْلِمٌ -

۴۸۸ مسلمانوں کا کتاب المساجد باب فضل صلوة الجماعة -

۴۸۸۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا جو شخص اس پر خوش ہوتا ہے کہ وہ کل اللہ تعالیٰ سے مسلمان ہوتے ہوئے ملاقات کرے، تو وہ ان نمازوں پر پابندی کرے، جہاں ان کے لیے پکارا جاتے، پس بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی کے لیے ہدایت کے راستے ظاہر فرمائے ہیں اور بلاشبہ یہ نمازیں ہدایت کے راستوں میں سے ہیں اور اگر تم نے اپنے گھروں میں نماز پڑھی، جیسا کہ پیچھے رہنے والا اپنے گھر میں نماز پڑھتا ہے، تو تم نے اپنے نبی کا طریقہ چھوڑ دیا اور اگر تم نے اپنے نبی کا طریقہ چھوڑ دیا، تو تم گمراہ ہو جاؤ گے، کوئی ایسا شخص نہیں جو اچھے طریقہ سے طہارت حاصل کرے، پھر ان مساجد میں سے کسی مسجد کا ارادہ کرے، مگر اللہ تعالیٰ اس کے لیے ہر قدم پر جو وہ چلے ایک نیکی لکھ دیں گے، ایک درجہ بلند فرمائیں گے اور ایک گناہ معاف فرمائیں گے اور تحقیق میں اپنی جماعت (صحابہ کرام) کو دیکھتا ہوں اور اس سے ایسا منافق ہی پیچھے رہتا ہے جس کا نفاق معلوم ہوا اور ایک شخص کو دو آدمیوں کے درمیان سہارا دے کر لایا جاتا یہاں تک کہ وہ صف میں کھڑا ہو جاتا۔ یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

۴۸۹۔ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ صَلَوةُ الْجَمَاعَةِ تَفْضُلُ صَلَوةِ الْفَدِّ بِسَبْعٍ وَعِشْرِينَ دَرَجَةً. رَوَاهُ الشَّيْخَانِ -

۴۹۰۔ وَعَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ صَلَوةُ الرَّجُلِ مَعَ الرَّجُلِ أَزْكَى مِنْ صَلَوتِهِ وَحْدَهُ وَصَلَاةُ مَعَ الرَّجُلَيْنِ أَزْكَى مِنْ صَلَوتِهِ مَعَ الرَّجُلِ وَمَا كَثُرَ فَهُوَ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ.

۴۹۱۔ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَضْلُ صَلَوةِ الرَّجُلِ فِي الْجَمَاعَةِ عَلَى صَلَوتِهِ وَحْدَهُ بِضْعُ وَ عِشْرُونَ دَرَجَةً.

۴۸۹ بخاری کتاب الاذان ۱۱۱ باب فضل صلوة الجماعة ، مسلو کتاب المساجد ۲۳۱ باب فضل صلوة الجماعة -

۴۹۰ ابوداؤد کتاب الصلوة ۸۲ باب فی فضل صلوة الجماعة -

۴۸۹۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”باجماعت نماز اکیلے شخص کی نماز سے (ثواب میں) ستائیس درجہ بڑھ جاتی ہے۔ یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے۔

۴۹۰۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص کی نماز ایک شخص کے ساتھ (یعنی دو شخصوں کا باجماعت نماز پڑھنا) زیادہ بہتر ہے، اکیلے نماز پڑھنے سے اور اس قدر اس سے بڑھ جائے، تو اتنا ہی وہ اللہ تعالیٰ کو زیادہ محبوب ہے۔ یہ حدیث ابوداؤد نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۴۹۱۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”مرا کا باجماعت نماز پڑھنا اس کے اکیلے نماز پڑھنے پر بیس سے کچھ اوپر درجہ فضیلت رکھتا ہے“

۱۔ بضع تین سے لے کر نو تک کی تعداد کے لیے ہے۔

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ -

۴۹۲۔ وَعَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ تَفْضُلُ صَلَاةِ الْجَمَاعَةِ عَلَى صَلَاةِ الْفَذِّ وَصَلَاةِ الرَّجُلِ وَحْدَهُ خَمْسًا وَعِشْرِينَ صَلَاةً رَوَاهُ الْبَزْزَارُ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ -

۴۹۳۔ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَيُعْجِبُ مِنْ الصَّلَاةِ فِي الْجَمِيعِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ -

۴۹۴۔ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَيُعْجِبُ مِنَ الصَّلَاةِ فِي الْجَمِيعِ

۴۹۱ مسند احمد ۳/۳۷۹ -

۴۹۲ كشف الاستار عن زوائد البزار كتاب الصلوة ۲۲۹ رقم ۲۵۹

۴۹۳ مسند احمد ۵/۴۰۵ -

یہ حدیث احمد نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۴۹۲۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جماعت کے ساتھ نماز اکیلے کی نماز سے اور مرد کے اکیلے نماز پڑھنے سے پچیس درجات بڑھ جاتی ہے۔
یہ حدیث بزار نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۴۹۳۔ امیر المومنین حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے کہا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا "بلاشبہ اللہ تبارک و تعالیٰ جماعت کے ساتھ نماز پسند فرماتے ہیں۔"
یہ حدیث احمد نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد حسن ہے۔

۴۹۴۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔
بلاشبہ اللہ عز و جل جماعت کے ساتھ نماز پسند فرماتے ہیں۔

رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَاسْنَادُهُ حَسَنٌ۔

بَابُ تَرْكِ الْجَمَاعَةِ لِعُذْرِ

۴۹۵۔ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہ أَذَّنَ بِالصَّلَاةِ فِي لَيْلَةِ ذَاتِ بَرْدٍ وَرِيحٌ شَمْعٌ قَالَ الْأَصْلُو فِي الرَّحَالِ شُعًا قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ يَأْمُرُ الْمُؤَذِّنَ إِذَا كَانَ لَيْلَةً ذَاتِ بَرْدٍ وَمَطَرٍ يَقُولُ الْأَصْلُو فِي الرَّحَالِ۔ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ۔

۴۹۶۔ وَعَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم إِذَا وَضَعَ عِشَاءُ أَحَدِكُمْ

۴۹۴ مجمع الزوائد كتاب الصلوة ص ۳۱۳ باب الصلوة الجماعة فقلاً عن الطبرانی فی الكبير
۴۹۵ بخاری كتاب الاذان ص ۹۲ باب الرخصة فی المطر والعتة... الخ ، مسلم
كتاب صلوة المسافرين ص ۳۱۳ باب الصلوة فی الرحال فی المطر۔

یہ حدیث طبرانی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد حسن ہے۔

باب۔ عذر کی وجہ سے جماعت چھوڑنا

۴۹۵۔ نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ایک سخت ٹھنڈی اور تیز ہوا والی رات نماز کے لیے اذان کی، پھر کہا خبردار! اپنے اپنے ٹھکانوں میں نماز ادا کر لو، پھر کہا ”بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سخت ٹھنڈی اور بارش والی رات ہوتی تو مؤذن سے فرماتے کہ یہ کہو، خبردار! اپنے اپنے ٹھکانوں میں نماز ادا کر لو۔“

یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے۔

۴۹۶۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جب تم میں سے کسی کے لیے رات

وَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَابْدَأُوا بِالْعِشَاءِ وَلَا يُعَجَّلُ حَتَّى يَفْرُغَ مِنْهُ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُوضِعُ لَهُ الطَّعَامَ وَتُقَامُ الصَّلَاةُ فَلَا يَأْتِيهَا حَتَّى يَفْرُغَ وَأَنَّهُ لَيَسْمَعُ قِرَاءَةَ الْإِمَامِ - رَوَاهُ الشَّيْخَانِ -

۴۹۷۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَا صَلَاةَ بِحَضْرَةِ الطَّعَامِ وَلَا وَهُوَ يُدْأِغُهُ الْأَخْبَثَانِ - رَوَاهُ مُسْلِمٌ -
۴۹۸۔ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَرْقَمٍ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِذَا أَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ يَذْهَبَ إِلَى الْخَلَاءِ وَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلْيَبْدَأْ

۴۹۶ بخاری کتاب الاذان میں باب اذا حضر الصلوة واقیمت الصلوة، مسلم کتاب المساجد میں باب کراهة الصلوة بحضرة الطعام... الخ -
۴۹۷ مسلم کتاب المساجد میں باب کراهة الصلوة بحضرة الطعام... الخ -

کا کھانا چن دیا جائے اور نماز کھڑی کر دی جائے تو پہلے کھانا شروع کر دو، جلدی مت کرو، جب تک کہ کھانے سے فارغ نہ ہو جاؤ، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے لیے کھانا رکھ دیا جاتا اور نماز کھڑی ہو جاتی، تو وہ نماز کے لیے نہ آتے، یہاں تک کہ اس سے فارغ ہو جاتے، اور وہ امام کی قراءۃ سنتے تھے۔
یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے۔

۴۹۷۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا "کھانے کی موجودگی میں (جب کہ بھوک شدید ہو) نماز نہیں ہوتی اور نہ جب کہ بول و براز اُسے پریشان کر رہے ہوں۔"

یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

۴۹۸۔ حضرت عبداللہ بن ارقم رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا "جب تم میں سے کوئی شخص بیت الخلاء میں جانے کا ارادہ کرے اور نماز کھڑی ہو جائے، تو پہلے بیت الخلاء سے ملے۔ یہ اس وقت ہے کہ جب کہ بھوک کی شدت ہو، اور توجہ کھانے کی طرف ہو، درمیان بھوک میں جب توجہ میں فرق نہ آئے، تو پہلے جماعت سے نماز پڑھنی چاہیے۔"

بِالْخَلَاءِ. رَوَاهُ الْأَرْبَعَةُ وَصَحَّحَهُ التِّرْمِذِيُّ.

۴۹۹۔ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ سَمِعَ النَّدَاءَ فَلَمْ يَأْتِهِ فَلَا صَلَوةَ الْأَمِنْ عَذْرٌ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَابْنُ حِبَّانَ وَالِدَارَقُطْنِيُّ وَالْحَاكِمُ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ.

بَابُ تَسْوِيَةِ الصُّفُوفِ

۵۰۰۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ أُقِيمَتِ الصَّلَوةُ فَأَقْبَلَ عَلَيْنَا

۴۹۸۔ ابوداؤد کتاب الطہارۃ ص ۱۱۱ باب ایضی الرجل وهو قافل ، نسائی کتاب الإمامۃ والجماعۃ ص ۱۲۳ باب العذر فی ترک الجماعۃ ، ترمذی ابواب الطہارۃ ص ۱۱۱ باب ماجاء اذا اقيمت الصلوة ووجد احدكم الخلاء... الخ ، ابن ماجہ کتاب الطہارۃ ص ۱۲۳ باب ما جاء فی النهی للحاقن ان یصلی .

۴۹۹۔ ابن ماجہ کتاب الصلوة ص ۵۵ باب التغلیظ فی التخلیف عن الجماعۃ ، صحیح ابن حبان کتاب الصلوة ص ۲۵۳ رقم ۲۰۶ ، مستدرک حاکم کتاب الصلوة ص ۲۴۵ باب من سمع النداء فلم یجب... الخ ، دارقطنی کتاب الصلوة ص ۱۲۳ باب الحث للجار المسجد علی الصلوة فیہ... الخ .

فارغ ہو جائے۔

یہ حدیث اصحاب اربعہ نے نقل کی ہے اور ترمذی نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

۴۹۹۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جس شخص نے اذان سنی اور جماعت کے لیے حاضر نہیں ہوا، تو اس کی نماز قبول نہیں، مگر عذر کی وجہ سے۔" یہ حدیث ابن ماجہ، ابن حبان، دارقطنی اور حاکم نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

باب۔ صفوف کو سیدھا کرنا

۵۰۰۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا، نماز کے لیے اقامت کی گئی، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِوَجْهِهِ فَقَالَ أَقِيمُوا صُفُوفَكُمْ وَتَرَاصُّوا فَإِنَّ
أَرَاكُمْ مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِي. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ وَكَانَ أَحَدُنَا
يُلْزِقُ مَنْكِبَهُ بِمَنْكِبِ صَاحِبِهِ وَقَدَمَهُ بِقَدَمِهِ.

۵۰۱. وَعَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ ﷺ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ يَمْسَحُ مَنَاكِبَنَا فِي الصَّلَاةِ يَقُولُ اسْتَوُوا وَلَا تَخْتَلِفُوا
فَتَخْتَلِفَ قُلُوبُكُمْ لِيَلْنِي مِنْكُمْ أُولُو الْأَحْلَامِ وَالنُّهَى شَمَّ الَّذِينَ
يَلُونَهُمْ شَمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ. قَالَ أَبُو مَسْعُودٍ ﷺ فَأَنْتُمْ
الْيَوْمَ أَشَدُّ اخْتِلَافًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۰۰ بخاری کتاب الاذان میں باب اقبال الامام علی الناس عند تسویة الصفوف۔
۵۰۱ مسلم کتاب الصلوة میں باب تسویة الصفوف واقامتہا... الخ۔

وسلم نے رُخِ اُور ہمارے طرف پھیر کر فرمایا ”صفیں سیدھی کرو اور مل جل کر کھڑے ہو، بلاشبہ میں تمہیں
اپنی پشت پیچھے سے دیکھتا ہوں“

یہ حدیث بخاری نے نقل کی ہے اور بخاری ہی کی ایک روایت میں ہے۔

”اور ہم میں سے (ہر) ایک اپنے کندھے کو اپنے ساتھی کے کندھے سے اور اپنا قدم اپنے ساتھی کے
قدم سے ملا تا تھا“

۵۰۱۔ حضرت ابو مسعود الانصاری رضی اللہ عنہ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں ہمارے
کندھوں کو چھوتے، فرماتے، سیدھے رہو اور اختلاف مت کرو، ورنہ تمہارے دل مختلف ہو جائیں گے
اور پابیسے کہ تم میں سے عقل اور سمجھ والے میرے ساتھ کھڑے ہوں اور پھر حیران سے ملتے ہیں (یعنی چھوٹے
ہیں) پھر حیران سے ملتے ہیں ”ابو مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا، پس تم آج اختلاف میں زیادہ سخت ہو۔“
یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

۵۰۲۔ وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ رُصُّوا صُفُوفَكُمْ وَقَارِبُوا بَيْنَهَا وَحَاذُوا بِالْأَعْنَاقِ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنْ لَأَرَى الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ مِنْ خِلَالِ الصَّفِّ كَأَنَّهَا الْخَذْفُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ۔

۵۰۳۔ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ أَقِيمُوا الصُّفُوفَ وَحَاذُوا بَيْنَ الْمَتَاكِ وَسُدُّوا الْخِلَالَ لِيُنْوَ بِأَيْدِي أَخَوَانِكُمْ وَلَا تَذَرُوا فُرَجَاتِ الشَّيْطَانِ وَمَنْ وَصَلَ صَفًّا وَصَلَهُ اللَّهُ وَمَنْ قَطَعَ صَفًّا قَطَعَهُ اللَّهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَصَحَّحَهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ وَالْحَاكِمُ۔

۵۰۲۔ ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ ۹۴ باب تسوية الصفوف، صحيح ابن حبان ۲۹۹ رقم ۲۱۶۳۔
۵۰۳۔ ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ ۹۴ باب تسوية الصفوف، صحيح ابن خزيمة ۳۱۳ رقم ۱۵۲۹، مستدرک حاکم کتاب الصلوٰۃ ۲۱۳ من وصل صفاً... الخ۔

۵۰۲۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”اپنی صفوں کو ملاؤ اور انہیں قریب کرو اور (صفوں کو) گردنوں کے ساتھ برابر کرو، پس قسم ہے اس فرات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، بلاشبہ میں شیطان کو دیکھتا ہوں کہ وہ صف کے درمیان سے داخل ہوتا ہے گویا کہ وہ بھیڑ کا چھوٹا سا بچہ ہے۔“

یہ حدیث ابوداؤد نے نقل کی ہے اور ابن حبان نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

۵۰۳۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”صفوں کو سیدھا کرو، اور کندھوں کو برابر کرو، درمیانیں بند کرو، اپنے بھائیوں کے ہاتھوں میں نرم ہو جاؤ اور شیطان کے لیے خالی جگہ مت چھوڑو، جو شخص صف سے ملا اللہ تعالیٰ اسے ملائیں گے اور جس نے صف کو کاٹا، اللہ تعالیٰ اسے کاٹیں گے۔“

یہ حدیث ابوداؤد نے نقل کی ہے، ابن خزيمة اور حاکم نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

بَابُ اِتِّمَامِ الصَّفِّ الْاَوَّلِ

۵۰۴۔ عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَتِمُّوْا الصَّفَّ الْمَقْدَمَ شَمَّ الَّذِي يَلِيْهِ فَمَا كَانَ مِنْ نَّقْصٍ فَلَيْكُنْ فِي الصَّفِّ الْمُوَخَّرِ۔ رَوَاهُ ابُو دَاوُدَ وَاسْنَادُهُ حَسَنٌ۔

بَابُ مَوْقِفِ الْاِمَامِ وَالْمَامُوْمِ

۵۰۵۔ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ جَدَّ تَهْمَلِيْكَةَ دَعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لِيَطْعَمَ صَنْعَتَهُ فَاَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ قَالَ قُومُوْا فَلَا صَلٰى لَكُمْ قَالَ اَنَسٌ رضی اللہ عنہ فَقُمْتُ اِلَى حَصِيْرٍ لَنَا قَدْ اسْوَدَّ مِنْ طُوْلِ مَا لَيْسَ ۵۰۴ ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ ص ۹۹ باب تسوية الصفوف ۔

باب۔ پہلی صف کو پورا کرنا

۵۰۴۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اگلی صف کو پورا کرو، پھر جو اس سے ملتی ہے اور جو کمی ہو تو وہ آخری صف میں پہنچ جائیے۔" یہ حدیث ابوداؤد نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد حسن ہے۔

باب۔ امام اور مقتدی کے کھڑا ہونے کی جگہ

۵۰۵۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میری نانی یا دادی ملیکہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانے کے لیے بلایا جو کہ انہوں نے آپ کے لیے تیار کیا تھا، آپ نے اس سے تناول فرمایا، پھر فرمایا "اٹھو میں تمہیں نماز پڑھاؤں، حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا، میں اپنی ایک چٹائی لانے کے لیے اٹھا۔

فَنَضَحْتُهُ بِالْمَاءِ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَصَفَّتْ أَنَا وَالْيَتِيمُ وَرَأَاهُ
وَالْعَجُوزُ مِنْ وَرَائِي فَصَلَّى لَنَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفَ - رَوَاهُ
الْجَمَاعَةُ إِلَّا ابْنَ مَاجَةَ -

۵۰۶۔ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَامَ النَّبِيُّ ﷺ فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَاخَذَ
بِيَدِي فَأَدَارَنِي حَتَّى أَقَامَنِي مِنْ يَمِينِهِ ثُمَّ جَاءَ جَبَّارُ بْنُ صَخْرٍ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَامَ عَنْ يَسَارِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَاخَذَ بَايْدِي نَاجِمِيكَ
فَدَفَعَنَا حَتَّى أَقَامَنَا خَلْفَهُ - رَوَاهُ مُسْلِمٌ -

۵۰۵ بخاری کتاب الاذان میں باب وضوء الصبیان ومتی يجب علیہم الغسل
... الخ ، مسلم کتاب المساجد میں باب جواز الجماعة فی النافلة ، نسائی
کتاب المساجد میں باب اذا كانوا ثلاثا وامرأة ، ترمذی ابواب الصلوة
میں باب ما جاء فی الرجل یصلی ومعه رجال ونساء ، ابوداؤد کتاب
الصلوة میں باب اذا كانوا ثلاثا کیف یقومون ، مسند احمد میں باب
۵۰۶ مسلم فی احادیث المتفرقة میں باب حدیث جابر الطویل وقصة ابی الیسر -

جو کہ کثرت استعمال سے سیاہ ہو چکی تھی ، تو میں نے اُسے پانی سے دھویا ، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کھڑے ہوئے میں اور میں نے آپ کے پیچھے صف بنائی ، بڑھی عورتوں نے ہمارے پیچھے آپ کے ہمیں
دور کعتیں پڑھائی ، پھر آپ تشریف لے گئے ۔

یہ حدیث ابن ماجہ کے علاوہ محدثین کی جماعت نے نقل کی ہے ۔

۵۰۶۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا بنی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے تو میں آپ کے بائیں طرف
کھڑا ہو گیا ، آپ نے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے گھمایا ، یہاں تک کہ مجھے اپنی بائیں طرف کھڑا کر لیا ، پھر حضرت جابر بن
صخر رضی اللہ عنہ آئے تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بائیں طرف کھڑے ہو گئے ، آپ نے ہم دونوں
کے ہاتھ پکڑ کر ہمیں پیچھے کیا ، یہاں تک کہ ہمیں اپنے پیچھے کھڑا کر لیا ۔
یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے ۔

۵۰۷۔ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَيْلِي مِنْكُمْ أُولُوا الْأَحْلَامِ وَالنَّهْيُ شَمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ شَمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ وَلَا تَخْتَلِفُوا فَتَخْتَلِفَ قُلُوبُكُمْ وَأَيَاكُمْ وَهَيْشَاتِ الْأَسْوَاقِ - رَوَاهُ مُسْلِمٌ -

۵۰۸۔ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ بَشْتُ عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُونَةَ رضی اللہ عنہا فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنَ اللَّيْلِ فَأَطْلَقَ الْقُرْبَةَ فَتَوَضَّأْتُ وَأَوْكَأَ الْقُرْبَةَ ثُمَّ قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ فَقُمْتُ فَتَوَضَّأْتُ كَمَا تَوَضَّأْتُ ثُمَّ جِئْتُ فَقُمْتُ عَنْ نَيْسَارِهِ فَأَخَذَنِي بِمِصْبِيهِ فَأَدَارَنِي مِنْ وَرَائِهِ فَأَقَامَنِي عَنْ يَمِينِهِ

۵۰۷۔ مسلو کتاب الصلوة ص ۱۸۱ باب تسوية الصفوف واقامتها... الخ -

۵۰۷۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تم میں سے مجھ اور عقل والوں کو میرے ساتھ (قریب) کھڑے ہونا چاہیے، پھر جو ان سے ملتے ہیں (یعنی چھوٹے) پھر جو ان سے ملتے ہیں اور اختلاف مت کرو، ورنہ تمہارے دل مختلف ہو جائیں گے اور ہانڈاری آوازوں (شورو) شغب) سے بچو۔"

یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

۵۰۸۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا "میں نے اپنی خالہ ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے پاس رات گزار دی، رات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اٹھے، پانی کی مشک کھول کر وضو فرمایا، پھر مشک کو بندھن (تسمہ) سے باندھ دیا، پھر آپ نماز کے لیے کھڑے ہو گئے، میں اٹھا اور وضو کیا جیسا کہ آپ نے وضو فرمایا تھا، پھر میں آیا اور آپ کے بائیں طرف کھڑا ہو گیا، تو آپ نے مجھے اپنے دائیں ہاتھ مبارک سے پکڑ کر اپنے پیچھے سے گھمایا اور اپنے دائیں طرف کھڑا کر دیا، میں نے آپ کے ہمراہ نماز ادا کی۔"

فَصَلَّيْتُ مَعَهُ - رَوَاهُ الْجَمَاعَةُ -

بَابُ قِيَامِ الْإِمَامِ بَيْنَ الْاِثْنَيْنِ

۵۰۹۔ عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْأَسْوَدِ أَنَّهُمَا دَخَلَا عَلَى عَبْدِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ
أَصَلَّى مَنْ خَلْفَكُمْ قَالَا نَعَمْ فَقَامَ بَيْنَهُمَا وَجَعَلَ أَحَدُهُمَا عَنْ
يَمِينِهِ وَالْآخَرَ عَنْ شِمَالِهِ ثُمَّ رَكَعْنَا فَوَضَعْنَا أَيْدِينَا عَلَى
رُكْبَتَيْنَا فَضَرَبَ أَيْدِينَا ثُمَّ طَبَّقَ بَيْنَ يَدَيْهِ ثُمَّ جَعَلَهُمَا بَيْنَ
فَخَذَّيْهِ فَلَمَّا صَلَّى قَالَ هَكَذَا فَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

۵۰۸ ابوداؤد کتاب الصلوة سنن ۹ باب الرجلین یؤم احدهما صاحبه ... الخ
مسلم کتاب صلوۃ المسافرین ۲۲۲ باب صلوۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ودعائه
باللیل ، بخاری کتاب الاذان ۹۹ باب اذا لم یؤم الا امام ان یؤم ... الخ ، ترمذی
ابواب الصلوة ۵۹۵ باب ماجاء فی الرجل یصلی ومعه رجل ، نسائی کتاب
الامامة والجماعة ۱۳۵ باب الجماعة اذا كانوا اثنین ، ابن ماجہ ابواب اقامۃ
الصلوات والسنة فیہا ۹۸ باب ماجاء فی کرم یصلی باللیل ، مسند احمد ۲۱۲ -
۵۰۹ مسلم کتاب المساجد ۲۲۲ باب التذنب الی وضع الید ى علی الرکب فی الركوع ... الخ

یہ حدیث محدثین کی جماعت نے نقل کی ہے۔

باب - امام کا دو آدمیوں کے درمیان کھڑے ہو کر نماز پڑھنا

۵۰۹۔ علقمہ اور اسود سے روایت ہے کہ ہم دونوں حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس گئے، تو انہوں نے
کہا: کیا نماز پڑھ چکے ہیں جو لوگ تمہارے پیچھے ہیں۔ ہم نے کہا: جی ہاں وہ ہمارے درمیان کھڑے ہو گئے ایک
کو انہوں نے اپنے دائیں طرف اور دوسرے کو اپنے بائیں طرف کھڑا کر لیا، پھر ہم نے رکوع کیا، تو ہم نے اپنے
ہاتھ اپنے گھٹنوں پر رکھ لیے، انہوں نے ہمارے ہاتھوں پر مارا، پھر اپنے دونوں ہاتھوں کو ملا کر اپنی رانوں
کے درمیان رکھ دیا، جب نماز پڑھ چکے تو کہا: اے طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا؟ یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے

۵۱۰۔ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ اسْتَأْذَنْتَ عَلَقَمَةَ وَالْأَسْوَدَ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ ﷺ وَقَدْ كُنَّا أَطْلُنَا التُّغُودَ عَلَى بَابِهِ فَخَرَجَتِ الْجَارِيَةُ فَاسْتَأْذَنْتُ لَهُمَا فَأَذِنَ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى بَيْنِي وَبَيْنَهُ ثُمَّ قَالَ هَكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَفْعَلُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ۔

بَابُ مَنْ أَحَقُّ بِالْإِمَامَةِ

۵۱۱۔ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: يَوْمَ الْقَوْمِ أَقْرَأُهُمْ بِلِكَايَةِ اللَّهِ تَعَالَى فَإِنْ كَانُوا فِي الْقِرَاءَةِ سَوَاءً فَأَعْلَمُهُمْ بِالسُّنَّةِ فَإِنْ كَانُوا فِي السُّنَّةِ سَوَاءً فَأَقْدَمُهُمْ هَجْرَةً فَإِنْ كَانُوا فِي ۵۱۰۔ ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ ص ۱۱۱ باب اذا كانوا ثلاثه كيف يقومون۔

۵۱۰۔ عبد الرحمن بن الاسود سے روایت ہے کہ میرے والد نے کہا، علقمہ اور اسودؓ (راوی حدیث عبد الرحمن کے والد) نے عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے حاضر ہونے کے لیے اجازت مانگی اور ہم کافی دیر سے ان کے دروازے پر بیٹھے ہوئے تھے، ایک باندی نکلی، اس نے دونوں کے لیے اجازت مانگی، تو انھوں نے اجازت دے دی، پھر حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ نے میرے اور اس کے درمیان کھڑے ہو کر نماز پڑھائی، پھر کہا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔
یہ حدیث ابوداؤد نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

باب۔ امامت کا زیادہ حقدار کون ہے؟

۵۱۱۔ حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”لوگوں کو نماز پڑھانے جو ان میں سے اللہ تعالیٰ کی کتاب کو زیادہ پڑھنے والا ہو، اگر وہ پڑھنے میں برابر ہوں، تو جو ان میں سے سنت کو زیادہ جاننے والا ہو اور اگر وہ سنت رکے علم میں برابر ہوں، تو جو ہجرت میں پہلا ہو اور اگر ہجرت

الْهَجْرَ سَوَاءٌ فَأَقْدَمَهُمْ سِنًا وَلَا يُؤَمِّنُ الرَّجُلُ فِي سُلْطَانِهِ وَلَا يَقْعُدُ فِي بَيْتِهِ عَلَى تَكْرِيمَتِهِ إِلَّا بِإِذْنِهِمْ - رَوَاهُ مُسْلِمٌ -

۵۱۲ - وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا كَانُوا ثَلَاثَةً فَلْيُؤَمِّمْ أَحَدُهُمْ وَأَحْتُمْ بِالْإِمَامَةِ أَقْرَاهُمْ - رَوَاهُ أَحْمَدُ وَمُسْلِمٌ وَالتَّسَالِيُّ -

بَابُ إِمَامَةِ النِّسَاءِ

۵۱۳ - عَنْ أُمِّ وَرَقَةَ الْأَنْصَارِيَّةِ رضی اللہ عنہا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ

۵۱۱ - مسلم کتاب المساجد ص ۲۳۶ باب من أحق بالامامة -
۵۱۲ - مسلم کتاب المساجد ص ۲۳۶ باب من أحق بالامامة، نسائی کتاب الامامة و الجماعة ص ۱۲۶ باب اجتماع القوم في موضع هم فيه، مسند أحمد ص ۲۳۶ -

میں بھی برابر ہوں، تو جو عمر میں بڑا ہو، اور کسی شخص کی سلطنت (مقام و محل) میں امامت نہ کرائی جائے اور نہ بیٹھے اس کے گھر میں اس کے نیلے (مسند یا گدی وغیرہ) پر اس کی اجازت کے بغیر“ یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

۵۱۲ - حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جب وہ تین آدمی ہوں تو ان میں سے ایک انہیں امامت کر لے اور ان میں امامت کا زیادہ حقدار وہ ہے جو ان میں قرآن کا زیادہ پڑھنے والا ہو“ یہ حدیث احمد، مسلم اور نسائی نے نقل کی ہے۔

بَابُ عَوْرَتِوْنَ كِى اِمَامَتِہٖ

۵۱۳ - حضرت ام و ر ق ت ہ انصاریہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بلکہ عورتوں کی علیحدہ جماعت کو فقہائے مکرمہ لکھا ہے، بعض نے تنزیہی اور بعض نے تحریمی اور اگر عورتیں علیحدہ جماعت کرائیں، تو ان کی امام ان کے درمیان کھڑی ہو۔

يَقُولُ انْطَلِقُوا بِنَا إِلَى الشَّهِيدَةِ فَكُنْ وَرَهَا وَأَمْرَانِ يُؤْذَنُ لَهَا
وَيُقَامُ وَتُؤَمَّرُ أَهْلُ دَارِهَا فِي الْفَرَائِضِ رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَاسْنَادُهُ
حَسَنٌ وَأَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي الْفَرَائِضِ.

۵۱۴۔ وَعَنْ رَبِيعَةَ الْحَنْفِيَّةِ أَنَّ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَمَّتُهُمْ وَتَامَتْ
بَيْنَهُمْ فِي صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ. رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَاسْنَادُهُ صَحِيحٌ.

۵۱۳۔ مستدرک حاکم کتاب الصلوة ص ۳۱۱ باب امامة المرأة النساء في الفرائض
ابوداؤد کتاب الصلوة ص ۳۱۱ باب امامة النساء۔

۵۱۴۔ مصنف عبد الرزاق کتاب الصلوة ص ۳۱۱ باب المرأة تؤم النساء برقم ۵۰۸۶۔

فرمایا کرتے تھے ”ہمارے ساتھ شہیدہ کے پاس چلتے تاکہ ہم اس کی ملاقات کریں، اور آپ نے ان کے لیے
اذان اور اقامت کی اجازت عطا فرمائی تھی اور یہ اپنے اہل خانہ کو فرائض میں امامت کراتی تھیں۔“
یہ حدیث حاکم نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد حسن ہے اور اسے ابوداؤد نے بھی نقل کیا ہے لیکن فرائض
کا لفظ ذکر نہیں کیا۔

۵۱۳۔ رابطہ حنفیہ سے روایت ہے کہ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ہمیں نماز پڑھائی اور
فرض نماز میں ہمارے درمیان کھڑی ہوئیں۔

یہ حدیث عبد الرزاق نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

سلحہ شہیدہ سے مراد ام ورتہ انصاریہ بنت نوفل ہیں، یہ کہتی ہیں کہ جب آپ غزوہ بدر کے لیے تشریف لے
جانے لگے تو میں نے عرض کیا، اے اللہ تعالیٰ کے پیغمبر! آپ مجھے بھی غزوہ میں جانے کی اجازت عطا فرمائیں، میں زخمیوں
کی خدمت کروں گی، شاید کہ اللہ تعالیٰ مجھے شہادت نصیب فرمائے، آپ نے فرمایا ”اپنے گھر میں رہو، اللہ تعالیٰ تمہیں
شہادت نصیب فرمائیں گے، اس وجہ سے ان کا نام شہیدہ پڑ گیا، انہوں نے قرآن پاک پڑھا ہوا عقلمند آپ سے اپنے
گھر میں مؤذن مقرر کرنے کی اجازت مانگی، تو آپ نے اجازت فرمادی انہوں نے اپنے ایک غلام اور لونڈی کو مدبر بنا
رکھا تھا، یعنی یہ کہہ دیا تھا کہ میرے مرنے کے بعد تم آزاد ہو، تو وہ غلام اور لونڈی نے ایک لات اٹھ کر ان کا انہی کی
چادر کے ساتھ گلا گھونٹا، یہاں تک کہ وہ فوت ہو گئیں اور وہ دونوں بھاگ گئے، حضرت عمرؓ کا عہد تھا انہوں نے
لوگوں سے کہا جسے ان کا پتہ ہو یا جس نے انہیں دیکھا ہو انہیں لے کر آئے، وہ حاضر ہوئے، تو حضرت عمرؓ کے کہنے پر

۵۱۵۔ وَعَنْ حُجَيْرَةَ بِنْتِ حُصَيْنٍ قَالَتْ اِمْتَنَّا اُمَّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا فِي صَلَوةِ الْعَصْرِ فَقَامَتْ بَيْنَنَا۔ رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَاسْنَادُهُ صَحِيحٌ۔

بَابُ اِمَامَةِ الْاَعْمَى

۵۱۶۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الرَّبِيعِ اَنَّ عِثْبَانَ بْنَ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ كَانَ يَوْمَ قَوْمِهِ وَهُوَ اَعْمَى وَاتَّذَقَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ اَنَّهُاتُكُونُ الظُّلْمَةُ وَالسَّيْلُ وَاَنَا رَجُلٌ ضَرِيرُ الْبَصَرِ فَصَلِّ يَا رَسُولَ اللَّهِ فِي بَيْتِي مَكَانًا اَتَّخِذُهُ مُصَلًّى فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ اَيْنَ تُحِبُّ اَنْ اُصَلِّيَ فَاَشَارَ

۵۱۵۔ مصنف عبد الرزاق کتاب الصلوة من باب المرأة تؤمر النساء رقم ۵۰۸۳۔

۵۱۵۔ حجیرہ بنت حصین نے کہا، ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عصر کی نماز میں ہمیں امامت کرائی اور ہمارے درمیان کھڑی ہوئیں۔

یہ حدیث عبد الرزاق نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

باب۔ اندھے کی امامت

۵۱۶۔ محمود بن الربیع سے روایت ہے کہ عثبان بن مالک رضی اللہ عنہ لوگوں کو امامت کرتے تھے، حالانکہ وہ نابینا تھے اور انہوں نے عرض کیا، اے اللہ تعالیٰ کے پیغمبر! اندھیرا اور پانی (راستہ میں) ہوتا ہے اور میں نابینا شخص ہوں، اے اللہ تعالیٰ کے پیغمبر! آپ میرے گھر میں ایسی جگہ نماز ادا فرمائیں، جہاں میں نماز کی جگہ بنالوں، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا ”تم کہاں چاہتے ہو کہ میں نماز پڑھوں“ اس

اسی طرح ان کا گلا گھونٹ کر انہیں ہلاک کر دیا گیا اور وہ پہلے شخص ہیں جنہیں مدینہ منورہ میں یہ سزا دی گئی، کیونکہ انہوں نے مذکورہ صحابیہ کو اسی طرح شہید کیا تھا (مختصر البدایہ و النہایہ باب امامۃ النساء)

إِلَى مَكَانٍ فِي الْبَيْتِ فَصَلَّى فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۱۷. وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اسْتَخْلَفَ ابْنَ أُمِّ مَكْتُومٍ يُؤَمِّرُ النَّاسَ وَهُوَ أَعْمَى. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

۵۱۸. وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اسْتَخْلَفَ ابْنَ أُمِّ مَكْتُومٍ عَلَى الْمَدِينَةِ يُصَلِّي بِالنَّاسِ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الْمَعْرِفَةِ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

بَابُ إِمَامَةِ الْعَبْدِ

۵۱۹. عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا قَدِمَ الْمُهَاجِرُونَ الْأَوَّلُونَ الْعَصْبَةَ

۵۱۶ بخاری کتاب الاذان ص ۱۱۱ باب الرخصة في المطر والعلّة ان يصلى في رحله -

۵۱۷ ابوداؤد کتاب الصلوة ص ۸۸ باب امامة الاعمى -

۵۱۸ معرفة السنن والآثار کتاب الصلوة ص ۱۱۲ رقم الحديث ۵۴۶۸، صحيح ابن حبان ۲۸۶ رقم ۲۱۳۱ وايضا

سنن الکبری للبيهقي کتاب الصلوة ص ۸۸ باب امامة الاعمى عَنْ أَنَسٍ -

نے گھر میں ایک جگہ اشارہ کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں نماز پڑھی یہ حدیث بخاری نے نقل کی ہے۔

۵۱۷ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بلاشبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن ام مکتوم کو لوگوں

کو نماز پڑھانے کے لیے قائم مقام بنایا، حالانکہ وہ نابینا تھے۔

یہ حدیث ابوداؤد نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد حسن ہے۔

۵۱۸ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن

ام مکتوم کو مدینہ منورہ میں (اپنی عدم موجودگی کے دوران) لوگوں کو نماز پڑھانے کے لیے نائب بنایا۔

یہ حدیث بیہقی نے معرفت میں نقل کی ہے اور اس کی اسناد حسن ہے۔

باب - غلام کی امامت

۵۱۹ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تشریف لانے سے پہلے جب

مَوْضِعًا يُقْبَأُ قَبْلَ مَقْدَمِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُؤْمَهُمْ سَالِمٌ
 مَوْلَى أَبِي حَذِيفَةَ وَكَانَ أَكْثَرُهُمْ قُرْآنًا - رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ -
 ۵۲۰ - وَعَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّهُمْ كَانُوا يَأْتُونَ عَائِشَةَ أَوَ الْمُؤْمِنِينَ
 بِأَعْلَى الْوَادِي هُوَ وَعَبِيدُ بْنُ عَمْرٍو وَالْمُسَوْرُبُنْ مَخْرِمَةٌ وَنَاسٌ
 كَثِيرٌ فَيُؤْمَهُمْ أَبُو عَمْرٍو مَوْلَى عَائِشَةَ وَأَبُو عَمْرٍو غُلَامٌ حَنِيفٌ
 لَمْ يُعْتَقْ قَالَ وَكَانَ إِمَامًا وَبَنَى مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ وَغُرُورَةٌ رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ
 فِي مُسْنَدِهِ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي مَعْرِفَةِ السُّنَنِ وَالْأَثَارِ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ -

۵۱۹ بخاری کتاب الاذان ۹۶ باب امامۃ العبد والمولی -
 ۵۲۰ مسند شافعی باب السابع فی الجماعۃ واحکام الامامۃ ۳۱۶ رقم ۳۱۶، معرفۃ السنن والآثار کتاب
 الصلوۃ ۱۶۶ رقم الحدیث ۵۷۹، سنن الکبیری للبیہقی کتاب الصلوۃ ۳۱۶ باب امامۃ العبد -

مہاجرین اولین عصۃ ”جو کہ قبائے میں ایک جگہ سے آئے تو انہیں سالم مولى ابی حذیفہ امامت کرتے
 تھے اور وہ ان میں قرآن زیادہ پڑھے ہوئے تھے۔
 یہ حدیث بخاری نے نقل کی ہے۔

۵۲۰۔ ابن ابی ملیکہ سے روایت ہے کہ ہم ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں
 گاؤں کے بالائی حصہ میں حاضر ہوئے، میں عبید بن عمیر، مسود بن حرزمہ اور بہت سے دوسرے لوگ تو لوگوں
 کو ام المؤمنین عائشہ صدیقہ کے آزاد کردہ غلام ابو عمرو نماز پڑھتے تھے اور ابو عمرو اس وقت ام المؤمنین
 کے غلام تھے، ابھی آزاد نہیں کیے گئے تھے (ابن ابی ملیکہ نے) کہا، وہ بنی محمد بن ابی بکر اور عدوہ کے امام تھے۔
 یہ حدیث شافعی نے اپنی مسند میں اور بیہقی نے معرفۃ السنن والآثار میں نقل کی ہے اور اس کی اسناد
 حسن ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي إِمَامَةِ الْجَالِسِ

۵۲۱۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَكِبَ فَرَسًا فَصَرَخَ عَنْهُ فَجَحَشَ شِقَّهُ الْأَيْمَنُ فَصَلَّى مَكْلُوءَةً مِنَ الصَّلَوَاتِ وَهُوَ قَاعِدٌ فَصَلَّيْنَا وَرَأَاهُ قُعُودًا فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَإِذَا صَلَّى قَائِمًا فَصَلُّوا قِيَامًا فَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوا وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَإِذَا صَلَّى قَائِمًا فَصَلُّوا قِيَامًا وَإِذَا صَلَّى جَالِسًا فَصَلُّوا جُلُوسًا أَجْمَعُونَ. رَوَاهُ الشَّيْخَانِ.

۵۲۱ بخاری کتاب الاذان ص ۹۶ باب انما جعل الامام ليؤتم به ، مسلم کتاب الصلوة ص ۱۶۱ باب اتمام الامور بالامام۔

باب جو روایات بیٹھنے والے کی امامت کے بارے میں ہیں

۵۲۱۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بلاشبہ رسول اللہ ﷺ علیہ وسلم گھوڑے پر سوار ہوئے، تو اس سے گر گئے، آپ کی دائیں طرف زخمی ہو گئی، آپ نے ایک نماز بیٹھ کر پڑھائی، تو ہم نے بھی آپ کے پیچھے بیٹھ کر نماز پڑھی، جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا ”بلاشبہ امام اس لیے بنایا گیا ہے کہ اس کی اقتدار کی بات ہے، جب وہ کھڑے ہو کر نماز پڑھے تو تم بھی کھڑے ہو کر نماز پڑھو، جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو، جب وہ سر اٹھائے تو تم بھی اٹھاؤ اور جب وہ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کے تو تم ی بُنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کہو اور جب وہ کھڑے ہو کر نماز پڑھے، تو تم کھڑے ہو کر نماز پڑھو اور جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم سب بیٹھ کر نماز پڑھو“
یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے۔

۵۲۲۔ وَعَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رضی اللہ عنہا أَنَّهَا قَالَتْ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَهُوَ شَاكٍ فَصَلَّى جَالِسًا وَصَلَّى وَرَاءَهُ قَوْمٌ قِيَامًا فَأَشَارَ إِلَيْهِمْ أَنْ اجْلِسُوا فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتِيَ بِهِ فَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوا وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَإِذَا صَلَّى جَالِسًا فَصَلُّوا جُلُوسًا زَوَاهُ الشَّيْخَانِ -

۵۲۳۔ وَعَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْبَةَ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَقُلْتُ لَا تُحَدِّثْنِي عَنْ مَرَضِ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَتْ بَلَى ثَمَّكَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ أَصَلَّى النَّاسُ فَقُلْتُ لَا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَهُوَ ۵۲۲ بخاری کتاب الاذان ۹۹ باب انما جعل الامام ليوؤتو به ، مسلم کتاب الصلوة ۱۱۰ باب ائتمام المأموم بالامام -

۵۲۲۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیماری کی حالت میں بیٹھ کر نماز پڑھی، لوگوں نے آپ کے پیچھے کھڑے ہو کر نماز ادا کی، تو آپ نے انہیں اشارہ کیا کہ بیٹھ جاؤ جب آپ نے سلام پھیرا، تو فرمایا بلاشبہ امام اس لیے بنایا جاتا ہے کہ اس کی اقتدار کی جائے، جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو، جب وہ سر اٹھائے تو تم بھی سر اٹھاؤ اور جب وہ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہے تو تم رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کہو، اور جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھے، تو تم بھی بیٹھ کر نماز پڑھو۔ یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے۔

۵۲۳۔ عبید اللہ بن عبد اللہ بن عبثہ نے کہا، میں نے ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا، کیا آپ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مرض الوفا کے بارہ میں بتائیں گی، انہوں نے کہا، ہاں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوتے، تو آپ نے فرمایا "کیا لوگوں نے نماز پڑھ لی ہے، ہم نے

يَنْتَظِرُونَكَ قَالَ صَعُّوا لِي مَاءً فِي الْمِخْضَبِ قَالَتْ فَفَعَلْنَا فَأَغْتَسَلَ فَذَهَبَ
لَيْنُوءٍ فَأَغْمَى عَلَيْهِ شَمًّا أَفَاقَ فَقَالَ ۖ أَصَلَّى النَّاسُ قُلْنَا لَا
هُمُ يَنْتَظِرُونَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ صَعُّوا لِي مَاءً فِي الْمِخْضَبِ قَالَتْ
فَقَعَدَ فَأَغْتَسَلَ شَمًّا ذَهَبَ لَيْنُوءٍ فَأَغْمَى عَلَيْهِ شَمًّا أَفَاقَ فَقَالَ أَصَلَّى
النَّاسُ قُلْنَا لَا هُمْ يَنْتَظِرُونَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ صَعُّوا لِي مَاءً
فِي الْمِخْضَبِ فَقَعَدَ فَأَغْتَسَلَ شَمًّا ذَهَبَ لَيْنُوءٍ فَأَغْمَى عَلَيْهِ شَمًّا أَفَاقَ
فَقَالَ أَصَلَّى النَّاسُ قُلْنَا لَا هُمْ يَنْتَظِرُونَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَالنَّاسُ
مُكُوفُونَ فِي الْمَسْجِدِ يَنْتَظِرُونَ رَسُولَ اللَّهِ ۖ لِصَلَاةِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ
فَارْسَلَ النَّبِيُّ ۖ إِلَى أَبِي بَكْرٍ يَأْمُرُ أَنْ يُصَلَّى بِالنَّاسِ فَأَتَاهُ الرَّسُولُ
فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ۖ يَأْمُرُكَ أَنْ تُصَلَّى بِالنَّاسِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ

عرض کیا نہیں، اسے اللہ تعالیٰ کے پیغمبر! لوگ آپ کا انتظار کر رہے ہیں، آپ نے فرمایا، میرے لیے ٹب
میں پانی رکھو، ام المؤمنینؓ نے کہا، ہم نے پانی رکھ دیا تو آپ نے غسل فرمایا، آپ نے بمشکل اٹھنا چاہا کہ آپ
کو غشی آگئی، پھر آفاقہ ہوا تو آپ نے فرمایا، کیا لوگوں نے نماز پڑھ لی ہے؟ ہم نے عرض کیا، نہیں، اسے اللہ تعالیٰ
کے پیغمبر! وہ آپ کے منتظر ہیں، آپ نے فرمایا، میرے لیے ٹب میں پانی رکھو، ام المؤمنینؓ نے کہا آپ بیٹھے
آپ نے غسل فرمایا، آپ نے بمشکل اٹھنا چاہا، تو آپ پر غشی طاری ہو گئی، پھر آفاقہ ہوا تو فرمایا، کیا لوگوں نے
نماز پڑھ لی ہے، ہم عرض پر رواں ہوئے، نہیں اسے اللہ تعالیٰ کے پیغمبر! وہ آپ کے منتظر ہیں، تو آپ نے
فرمایا، میرے لیے ٹب میں پانی رکھو، آپ بیٹھے اور غسل فرمایا، پھر آپ بمشکل اٹھنا چاہتے تھے کہ آپ پر غشی طاری
ہو گئی، پھر آفاقہ ہوا تو فرمایا، کیا لوگوں نے نماز پڑھ لی ہے؟ ہم نے عرض کیا نہیں، اسے اللہ تعالیٰ کے پیغمبر!
وہ آپ کے منتظر ہیں، لوگ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عشاء کی نماز کے لیے
انتظار کر رہے تھے، پھر آپ نے حضرت ابوبکرؓ کو پیغام بھیجا کہ لوگوں کو نماز پڑھاؤ، تو قاصد نے اگر کہا بلاشبہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمہیں حکم فرماتے ہیں کہ تم لوگوں کو نماز پڑھاؤ، ابوبکرؓ نے کہا، اودوہ نرم دل والے

وَكَانَ رَجُلًا رَقِيقًا يَأْتِي عُمَرَ صَلَّى بِالنَّاسِ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ أَنْتَ أَحَقُّ
بِذَلِكَ فَصَلَّى أَبُو بَكْرٍ تِلْكَ الْآيَاتِ ثُمَّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَجَدَهُ مِنْ
نَفْسِهِ خَفَّةً فَخَرَجَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ أَحَدُهُمَا الْعَبَّاسُ لِبُصْلُوَةِ الظُّهْرِ
وَأَبُو بَكْرٍ يُصَلِّي بِالنَّاسِ فَلَمَّا رَأَاهُ أَبُو بَكْرٍ ذَهَبَ لِيَتَأَخَّرَ
فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ بِأَن لَّا يَتَأَخَّرَ قَالَ أَجْلِسَانِي إِلَى جَنْبِهِ فَلَجَسَا
إِلَى جَنْبِ أَبِي بَكْرٍ قَالَ فَجَعَلَ أَبُو بَكْرٍ يُصَلِّي وَهُوَ قَائِمٌ بِبُصْلُوَةِ
النَّبِيِّ ﷺ وَالنَّاسُ بِبُصْلُوَةِ أَبِي بَكْرٍ وَالنَّبِيُّ ﷺ قَاعِدٌ قَالَ
عَبِيدُ اللَّهِ قَدْ خَلْتُ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ لَهُ أَلَا أَعْرِضُ عَلَيْكَ
مَا حَدَّثَنِي عَائِشَةُ عَنْ مَرَضِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ هَاتِ فَعَرَضْتُ
عَلَيْهِ حَدِيثَهَا فَمَا أَنْكَرَ مِنْهُ شَيْئًا غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ أَسَمَّيْتُ لَكَ

تھے۔ اے عمر! لوگوں کو نماز پڑھاؤ، تو حضرت عمرؓ نے کہا تم اس کے زیادہ حقدار ہو، تو ان دنوں ابوبکرؓ نے لوگوں
کو نماز پڑھائی، پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے آپ کو کچھ تندرست محسوس کیا تو دو شخصوں کے درمیان
(سہارا لگا کر) تشریف لائے، ایک ان میں سے عباسؓ تھے۔ ظہر کی نماز ادا فرمانے کے لیے اور ابوبکرؓ لوگوں کو
نماز پڑھا رہے تھے۔ جب ابوبکرؓ نے آپ کو دیکھا تو پیچھے ہٹنے لگے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارہ
فرمایا کہ پیچھے مت ہٹو، مجھے ان کے پہلو میں بٹھا دو، تو انہوں نے ابوبکرؓ کے پہلو میں بٹھا دیا (راوی نے)،
کہا، تو ابوبکرؓ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدار میں نماز پڑھنے لگے۔ حالانکہ حضرت ابوبکرؓ کھڑے تھے
لوگ حضرت ابوبکرؓ کی اقتدار میں نماز پڑھنے لگے، جبکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے۔ عبید اللہ
نے کہا، میں عبد اللہ بن عباسؓ کے پاس آیا، تو میں نے ان سے کہا، کیا میں آپ کے سامنے وہ حدیث پیش کروں
جو مجھے ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری کے بارہ میں بیان کی، انہوں
نے کہا، لاؤ میں نے انہیں ام المؤمنین کی (بیان کردہ) حدیث سنا دی، انہوں نے کسی چیز کا انکار نہیں کیا،
سوائے اس کے کہ انہوں نے کہا کیا ام المؤمنینؓ نے تمہیں اس شخص کا نام بتایا جو عباسؓ کے ہمراہ تھا، میں نے

الرَّجُلَ الَّذِي كَانَ مَعَ الْعَبَّاسِ قُلْتُ لَا قَالَ مُوَعَّلِي. رَوَاهُ الشَّيْخَانِ.

بَابُ صَلَاةِ الْمُفْتَرِضِ خَلْفَ الْمُتَنَفِّلِ

۵۲۴. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رضي الله عنه أَنَّ مَعَاذَ بْنَ جَبَلٍ رضي الله عنه كَانَ يُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى قَوْمِهِ فَيُصَلِّي بِهِمْ تِلْكَ الصَّلَاةَ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ. وَزَادَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ

۵۲۳ بخاری کتاب الاذان ۴۱۱ باب انما جعل الامام ليؤتم به، مسلم کتاب الصلوة ۱۱۱ باب استخلاف الامام اذا عرض له عند نداء... الخ -
۵۲۴ مسلم کتاب الصلوة ۴۱۱ باب القراءة في العشاء، بخاری کتاب الاذان ۴۱۱ باب اذا طوّل الامام... الخ، مصنف عبد الرزاق کتاب الصلوة ۴۱۱ باب لا تكون صلوة واحدة لشئ رفته ۲۲۵، مسند شافعی کتاب الصلوة ۴۱۱ باب السابع في الجماعة احكام الامامة رفته ۳۲۱، طحاوی کتاب الصلوة ۴۱۱ باب الرجل يصلي الفريضة خلف من يصلي تطوعا، دارقطني کتاب الصلوة ۴۱۱ باب ذكر صلوة المفترض خلف المتنفل، سنن الکبیر للبيهقي کتاب الصلوة ۴۱۱ باب الفريضة خلف من يصلي النافلة -

کہا، نہیں، انہوں نے کہا، وہ علی فرماتے تھے۔

یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے۔

باب فرض پڑھنے والے کی نماز نفل پڑھنے والے کے پیچھے

۵۲۳۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز عشاء ادا کرتے، پھر اپنی قوم کی طرف آکر یہی نماز انہیں بھی پڑھاتے۔
یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے اور عبد الرزاق، شافعی، طحاوی، دارقطني اور بیہقی نے ایک روایت

وَالشَّافِعِيُّ وَالطَّحَاوِيُّ وَالِدَّارِ قُطْنِيُّ وَابْنُ هَيْثَمٍ فِي رِوَايَةٍ هِيَ لَكَ
تَطَوُّعٌ وَلَهُمْ فَرِيضَةٌ. وَفِي هَذِهِ الزِّيَادَةِ كَلَامٌ.

میں یہ الفاظ زیادہ نقل کیے، یہ نماز ان (حضرت معاذؓ) کے لیے نفل ہوتی اور قوم کے لیے فرض اور اس
زیادت میں کلام ہے۔

۵۲۴۔ قوله وفي هذه الزيادة الخ فرض پڑھنے والے کی نماز نفل پڑھنے والے کے پیچھے جائز نہیں، جائز کئے والوں
کا اس حدیث سے استدلال درست نہیں، کیونکہ اس میں احتمال ہے کہ حضرت معاذؓ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نفل کی نیت
سے پڑھتے ہوں اور فرض اپنی قوم کے ساتھ پڑھتے ہوں، پھر یہ کام حضرت معاذؓ کا اپنا تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانے
سے نہیں تھا، یہ احتمال بھی ہے کہ یہ اس وقت کی بات ہے جب شروع اسلام میں فرض دوبار بھی پڑھے جاسکتے تھے، یہ احتمال
بھی ہے کہ حضرت معاذؓ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مغرب کی نماز پڑھتے تھے، جیسا کہ ترمذی، البواب ما يتعلق بالصلوة
صفحہ ۱۲۹ باب ملجاء فی الذی یصلی الفریضۃ الخ میں صراحت ہے اور اپنی قوم کو عشاء کی نماز پڑھاتے تھے اور
یہ احتمال بھی ہے کہ اپنی قوم کو دوسرے دن عشاء کی نماز پڑھاتے ہوں۔

اسنے احتمالات کے ہوتے ہوئے اس حدیث سے استدلال کیسے ہو سکتا ہے۔

یہ حدیث عمرو بن دینار سے ان کے بہت سے شاگرد نقل کرتے ہیں۔

۱۔ شعبہ جیسا کہ بخاری، کتاب الاذان صفحہ ۹۱ باب اذا طول الامام الخ میں ہے۔

۲۔ سفیان بن عیینہ ۳۔ منصور ۴۔ ابوب جیسا کہ مسلم، کتاب الصلوٰۃ صفحہ ۱۸۶ و صفحہ ۱۸۷ باب القراءة فی الغنایہ اور
مسند شافعی، مصنف عبدالرزاق، طحاوی، دارقطنی اور بیہقی میں ہے، حدیث کے آخری الفاظ بھی لہ تطوع الخ عمرو بن
دینار سے صرف ان کا شاگرد ابن جریر ہی نقل کرتا ہے، نہ تو منصور، نہ ابوب، نہ شعبہ اور نہ ہی سفیان بن عیینہ جسے امام احمد
کہتے ہیں کہ عمرو بن دینار کی حدیث بیان کرتے ہیں ان کے شاگردوں میں سفیان سب سے زیادہ مضبوط ہے۔ (میزان الاعتدال
صفحہ ۳۲۲)

پھر حدیث میں کوئی صراحت نہیں کہ یہ حضرت معاذؓ کے الفاظ ہیں، ممکن ہے کہ ابن جریر کے ہوں یا عمرو بن دینار
یا حضرت جابرؓ، ان تینوں احتمالات کے باوجود اگر حضرت معاذؓ کے الفاظ ثابت ہو بھی جائیں تو بھی اس کا کوئی ثبوت نہیں
کہ ایسا انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سے مرضی کیا۔

بَابُ صَلَاةِ الْمُتَوَضِّئِ خَلْفَ الْمُتِمِّمِ

٥٢٥. عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضي الله عنه قَالَ احْتَلَمْتُ فِي لَيْلَةٍ بَارِدَةٍ فِي غُرُورَةٍ ذَاتِ السَّلَاسِلِ فَأَشْفَقْتُ أَنْ أَغْتَسِلَ فَأَهْلِكَ فَتَيَمَّمْتُ شَوْصَلَيْتُ بِأَصْحَابِي الصُّبْحَ فَذَكَرُوا ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ يَا عَمْرُو صَلَّيْتَ بِأَصْحَابِكَ وَأَنْتَ جُنُبٌ فَأَخْبَرْتَهُ بِالَّذِي مَنَعَنِي مِنَ الْإِغْتِسَالِ وَقُلْتُ إِنِّي سَمِعْتُ اللَّهَ يَقُولُ وَلَا تَقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيمًا فَضَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا رَوَاهُ الْبُؤْدَاؤُ وَابْنُ خَرِّشٍ وَابْنُ أَبِي خَرِّشٍ وَصَحَّحَهُ الْحَاكِمُ

٥٢٥ ابوداود كتاب الطهارة م١١٢ باب اذا خاف الجنب البرد ، يتيّم ، بخارى
كتاب التيمم م١١٢ اذا خاف الجنب على نفسه المرض ... الخ ، مستدرک حاکم
كتاب الطهارة م١١٢ باب عذر الغسل للجنازة في شدة البرد -

باب۔ وضوء کرنے والے کی نماز تسمیم کرنے والے کے پیچھے

۵۲۵۔ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے کہا، غزوہ ذات السلاسل میں ایک ٹھنڈی رات مجھے لعلام ہو گیا، میں ڈرا کہ اگر میں نے غسل کیا تو ہر ہلاک ہو جاؤں گا، پھر میں نے تیمم کیا اور اپنے ساتھیوں کو صبح کی نماز پڑھائی، لوگوں نے اس کا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا، تو آپ نے فرمایا "اے عمرو! تم نے جہنمی ہوتے ہوئے اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھائی؟" تو میں نے آپ کو وہ بات بتلا دی جس نے مجھے غسل سے روکا اور میں نے عرض کیا کہ میں نے سنا اللہ تعالیٰ نے فرمایا "اپنے آپ کو موت قتل کرو، بلاشبہ اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے والے ہیں۔" تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہنسے اور کچھ نہ فرمایا۔

یہ حدیث ابوداؤد نے اور بخاری نے تعلیقاً نیز دیگر محدثین نے نقل کی ہے اور حاکم نے اسے صحیح

قرار دیا ہے۔

بَابُ مَا اسْتَدِلَّ بِهِ عَلَى كَرَاهَةِ تَكَرُّرِ الْجَمَاعَةِ فِي مَسْجِدٍ

۵۲۶۔ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم أَقْبَلَ مِنْ نَوَاحِي الْمَدِينَةِ يُرِيدُ الصَّلَاةَ فَوَجَدَ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا فَمَالَ إِلَى مَنْزِلِهِ فَجَمَعَ أَهْلَهُ فَصَلَّى بِهِمْ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ وَالْأَوْسَطِ وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ رِجَالُهُ ثِقَاتٌ .

بَابُ مَا جَاءَ فِي جَوَازِ تَكَرُّرِ الْجَمَاعَةِ فِي مَسْجِدٍ

۵۲۷۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَقَدْ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم بِأَصْحَابِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ يَتَصَدَّقْ

۵۲۶ مجمع الزوائد كتاب الصلوة ۴۴ باب فيمن جاء الى المسجد فوجد الناس قد صلوا فنقلنا عن الطبراني .

باب مسجد میں دوبارہ جماعت کی مکروہ ہونے پر جس آیت استدلال کیا گیا ہے

۵۲۶۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ کے اطراف سے تشریف لائے، آپ نماز ادا فرمنا چاہتے تھے کہ لوگوں کو دیکھا انہوں نے نماز پڑھ لی تھی، آپ اپنے گھر تشریف لے گئے، اپنے گھر والوں کو جمع فرما کر ان کو نماز پڑھائی ۔

یہ حدیث طبرانی نے کبیر اور اوسط میں نقل کی ہے، ہیثمی نے کہا اس کے رجال ثقہ ہیں۔

باب مسجد میں دوبارہ جماعت کی جواز میں جو روایات ہیں

۵۲۷۔ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص مسجد میں داخل ہوا، جب کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کو نماز پڑھا چکے تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا " کون اس پر صدقہ

عَلَىٰ ذَا فَيْصَلٍ مَعَهُ فَقَامَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ فَصَلَّىٰ مَعَهُ رَوَاهُ أَحْمَدُ
وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَحَسَنَهُ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ صَحِيحٌ عَلَى
شَرْطِ مُسْلِمٍ -

۵۲۸۔ وَعَنْ أَلْسِ ۞ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ وَصَلَّى النَّبِيُّ ﷺ فَقَامَ
يُصَلِّي وَحْدَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ يَتَجَرَّ عَلَى هَذَا
فَيُصَلِّي مَعَهُ أَخْرَجَهُ الدَّارِقُطْنِيُّ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ -

۵۲۷ مسند احمد ۱/۱۱۱، ابوداؤد کتاب الصلوة ۱/۱۱۱ باب فی الجمع فی المسجد
مرتين، ترمذی ابواب الصلوة ۱/۱۱۱ باب ما جاء فی الجماعة فی مسجد قد صلی فیہ
مرة، مستدرک حاکم کتاب الصلوة ۱/۱۱۱ باب اقامۃ الجماعة فی المساجد مرتین -
۵۲۸ دارقطنی کتاب الصلوة ۱/۱۱۱ باب إعادة الصلاة فی جماعة -

کرے گا تاکہ اس کے ساتھ نماز ادا کرے " لوگوں میں سے ایک شخص نے اٹھ کر اس کے ساتھ نماز ادا کی۔
یہ حدیث احمد، ابوداؤد اور ترمذی نے نقل کی ہے، ترمذی نے اسے حسن قرار دیا ہے۔ حاکم نے بھی اسے
نقل کیا ہے اور کہا ہے، یہ حدیث مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے -
۵۲۸۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص آیا، جب کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا
فرما چکے تھے، وہ کھڑا ہو کر اکیلا نماز پڑھنے لگا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "کون اس کے ساتھ
رہے گی" تجارت کرتا ہے کہ اس کے ہمراہ نماز ادا کرے "
یہ حدیث دارقطنی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے -

بَابُ صَلَاةِ الْمُنْفَرِدِ خَلْفَ الصَّفِّ

۵۲۹۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ صَلَّيْتُ أَنَا وَتَيْمِيمٌ فِي بَيْتِنَا خَلْفَ النَّبِيِّ ﷺ وَأُمِّي أَوْ سَلِيمٍ خَلْفَنَا۔ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ ۔

۵۳۰۔ وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ انْتَهَى إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ رَاكِعٌ فَرَكَعَ قَبْلَ أَنْ يَصِلَ إِلَى الصَّفِّ فَذَكَرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ زَادَكَ حِرْصًا وَلَا تُعِيدُ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ۔

۵۳۱۔ وَعَنْ وَابِصَةَ بِنِ مَعْبُدٍ رضی اللہ عنہا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَأَى رَجُلًا يُصَلِّي خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَهُ فَأَمَرَ أَنْ يُعِيدَ الصَّلَاةَ۔ رَوَاهُ

۵۲۹ بخاری کتاب الاذان میں باب المرأة وحدها تكون صفًا، مسبقہ کتاب المساجد
۵۳۰ باب جواز الجماعة النافلة... الخ۔

۵۳۱ بخاری کتاب الاذان میں باب اذا ركع دون الصف۔

بَابُ صَفِّ كَيْفَ يَخْفِضُ كَيْفَ يَرْفَعُ

۵۲۹۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا، میں اور تیمیم نے ہمارے گھر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز ادا کی، میری والدہ ام سلمہ ہمارے پیچھے (تنہا) تھیں۔ یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے۔

۵۳۰۔ حضرت ابو بکرؓ سے روایت ہے، میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس وقت پہنچا جب کہ آپ رکوع فرما رہے تھے میں نے صف میں پہنچنے سے پہلے ہی رکوع کیا تو اس کا ذکر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا گیا، آپ نے فرمایا "اللہ تعالیٰ (نماز کے بارہ میں) تمہاری حرص زیادہ کرے دوبارہ ایسا نہ کر دو"۔ یہ حدیث بخاری نے نقل کی ہے۔

۵۳۱۔ والیصہ بن معبد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا جو صف کے پیچھے اکیلا نماز پڑھ رہا تھا، تو آپ نے اُسے نماز دوبارہ پڑھنے کا حکم دیا۔

الْخُمْسَةَ إِلَّا النَّسَائِيَّ وَحَسَنَهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ -
 ۵۳۲- وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ شَيْبَانَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَأَى رَجُلًا
 يُصَلِّيُ خَلْفَ الصَّفِّ فَوَقَفَ حَتَّى انْصَرَفَ الرَّجُلُ فَقَالَ لَهُ اسْتَقْبِلْ
 صَلَوَتَكَ فَلَا صَلَوةَ لِمَنْفَرِدٍ خَلْفَ الصَّفِّ - رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ
 وَاسْنَادُهُ حَسَنٌ -

۵۳۱ ابوداؤد کتاب الصلوة ۹۹ باب الرجل یصلی وحده خلف الصف، ترمذی
 ابواب الصلوة ۵۷ باب ما جاء فی الصلوة خلف الصف وحده، ابن ماجہ کتاب
 الصلوة ۷۷ باب صلوة الرجل خلف الصف وحده، صحیح ابن حبان کتاب الصلوة
 ۳۳۸ رقم الحدیث ۲۱۹، مسند احمد ۲۲۸ -
 ۵۳۲ مسند احمد ۳۳۲، ابن ماجہ کتاب الصلوة ۷۷ باب صلوة الرجل خلف الصف
 وحده -

یہ حدیث نسائی کے علاوہ اصحاب خمس نے نقل کی ہے، ترمذی نے اسے حسن قرار دیا ہے اور ابن حبان
 نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

۵۳۲- حضرت علی بن شیبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو
 دیکھا جو صف کے پیچھے نماز پڑھ رہا تھا، آپ ٹھہر گئے۔ یہاں تک کہ اس نے سلام پھیرا، تو آپ نے اسے
 فرمایا ”اپنی نماز دوبارہ پڑھو، صف کے پیچھے اکیلے شخص کی نماز نہیں ہے۔“
 یہ حدیث احمد اور ابن ماجہ نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد حسن ہے۔

لے صف کے پیچھے اکیلے آدمی کی نماز مکروہ تحریمی ہے۔ اس لیے امام ابو حنیفہ کہتے ہیں کہ نماز دوبارہ پڑھے۔ واللہ اعلم

أَبْوَابُ مَا لَا يَجُوزُ فِي الصَّلَاةِ وَمَا يَبَاحُ فِيهَا
 بَابُ النَّهْيِ عَنِ تَسْوِيَةِ التُّرَابِ وَمَسْحِ الْحِصْيِ فِي الصَّلَاةِ
 ۵۳۳- عَنْ مُعَيْقِبٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ فِي الرَّجُلِ يُسَوِّيُ
 التُّرَابَ حَيْثُ يَسْجُدُ قَالَ إِنْ كُنْتَ فَاعِلًا فَوَاحِدَةٌ رَوَاهُ الْجَمَاعَةُ
 ۵۳۴- وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم إِذَا فَتَاوْ
 أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلَا يَمْسَحُ الْحِصَا فَإِنَّ الرِّحْمَةَ تَوَاجِهَهُ

۵۳۳ بخاری کتاب التہجد مجلد ۱ باب مسح الحصى في الصلوة ، مسلم کتاب المساجد
مجلد ۲ باب كراهية مسح الحصى ... الخ ، ترمذی ابواب الصلوة مجلد ۴ باب ما جاء في
 كراهية مسح الحصى في الصلوة ، نسائی کتاب السهو مجلد ۱ باب النهي عن مسح
 الحصى في الصلوة ، ابوداؤد کتاب الصلوة مجلد ۳ باب مسح الحصى في الصلوة ، ابن ماجہ
 کتاب الصلوة مجلد ۱ باب المسح الحصى في الصلوة ، مسند احمد مجلد ۳ -

ابواب جو چیزیں نماز میں ناجائز ہیں اور جو جائز ہیں

باب - نماز میں مٹی برابر کرنے اور کنکریاں چھونے کی ممانعت

۵۳۳- معیقِبِ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بلاشبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کے بارہ میں فرمایا
 جو مسجد کی جگہ سے مٹی برابر کر رہا تھا، اگر تجھے ایسا کرنا ہی ہے تو ایک ہی دفعہ۔
 یہ حدیث محدثین کی جماعت نے نقل کی ہے۔

۵۳۴- حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”تم میں سے کوئی شخص جب نماز
 کے لیے کھڑا ہو تو کنکریاں نہ چھوئے بلاشبہ اللہ تعالیٰ کی رحمت اس کی طرف متوجہ ہے۔“

رَوَاهُ الْأَرْبَعَةُ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ۔

۵۳۵۔ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رضی اللہ عنہ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ مَسْحِ الْحِصَا فَقَالَ وَاحِدَةٌ وَلَئِنْ تَمَسَّكَ عَنْهَا خَيْرٌ لَكَ مِنْ مِائَةِ نَاقَةٍ كُلِّهَا سَوْدُ الْحَدَقِ۔ رَوَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ۔

بَابُ فِي النَّهْيِ عَنِ التَّخْصُرِ

۵۳۶۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُصَلِّيَ

۵۳۴۔ ترمذی ابواب الصلوة میں باب ماجاء فی کراہیۃ مسح الحصى فی الصلوة، نسائی کتاب السهو میں باب النہی عن مسح الحصى فی الصلوة، ابوداؤد کتاب الصلوة میں باب مسح الحصى فی الصلوة، ابن ماجہ کتاب الصلوة میں باب المسح الحصى فی الصلوة۔

۵۳۵۔ مصنف ابن ابی شیبہ کتاب الصلوة میں باب مسح الحصى وتسویۃ فی الصلوة من رخص فی ذلك۔

یہ حدیث اصحاب اربعہ نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد حسن ہے۔

۵۳۵۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہا، میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کنگرہ چھونے کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا "ایک بار، اور اگر اس سے بھی رک جاؤ تو تمہارے لیے ایسے سواوٹوں سے بہتر ہے جو سارے کے سارے کالی آنکھوں والے ہوں۔"

یہ حدیث ابوبکر بن ابی شیبہ نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

باب۔ پہلو پر ہاتھ رکھنے کی ممانعت

۵۳۶۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ آدمی نماز پڑھے اور

الرَّجُلُ مُخْتَصِرًا . رَوَاهُ الشَّيْخَانِ .

بَابُ فِي النَّهْيِ عَنِ الْإِلْتِفَاتِ فِي الصَّلَاةِ

۵۲۷۔ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنِ الْإِلْتِفَاتِ فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ هُوَ اخْتِلَاسٌ يَخْتَلِسُهُ الشَّيْطَانُ مِنْ صَلَاةِ الْعَبْدِ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

۵۲۸۔ وَعَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم : إِيَّاكَ وَالْإِلْتِفَاتَ فِي الصَّلَاةِ فَإِنَّ الْإِلْتِفَاتَ فِي الصَّلَاةِ هُلُكَةٌ فَإِنْ كَانَ لَا بُدَّ فَنِي

۵۲۷ بخاری کتاب التہجد ص ۱۲۳ باب الحضر فی الصلوة ، مسلو کتاب المساجد ص ۲۱۱ باب کراهۃ الاختصار فی الصلوة ۔

۵۲۸ بخاری کتاب الاذان ص ۱۱۱ باب الالتفات فی الصلوة ۔

وہ پہلو پر ہاتھ رکھے ہوئے ہو۔

یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے :

بَابُ نَمَازِیْنِ اِیْمِنِ بَایْنِ مَکْرَدِنِ مَوَظِّنِ کِی مَمَافَعَتِ

۵۳۷۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ نے کہا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نمازیں اِدھر اُدھر دیکھنے کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا وہ جھپٹ مارنا ہے، شیطان بندہ کی نماز سے جھپٹ مار لیتا ہے۔ یہ حدیث بخاری نے نقل کی ہے۔

۵۳۸۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”نمازیں چہرہ اِدھر اُدھر کرنے سے بچو، بلاشبہ نمازیں چہرہ اِدھر اُدھر کرنا موت ہے پس اگر ضروری ہو تو نفل میں فرض میں نہیں باوجود مکروہ ہونے

التَّطَوُّعَ لَا فِي الْفَرِيضَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ۔
 ۵۳۹۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُلْحِظُ فِي
 الصَّلَاةِ يَمِينًا وَشِمَالًا وَلَا يُلَوِّي عَنْقَهُ خَلْفَ ظَهْرِهِ - رَوَاهُ
 التِّرْمِذِيُّ وَاسْنَادُهُ صَحِيحٌ۔

بَابُ فِي قَتْلِ الْأَسْوَدِينَ فِي الصَّلَاةِ

۵۴۰۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اقْتُلُوا
 الْأَسْوَدِينَ فِي الصَّلَاةِ الْحَيَّةَ وَالْعَقْرَبَ۔ رَوَاهُ الْخَمْسَةُ وَصَحَّحَهُ

۵۳۸ ترمذی ابواب ما يتعلق بالصلاة من باب ما ذكر في الالتفات في الصلاة۔
 ۵۳۹ ترمذی ابواب ما يتعلق بالصلاة من باب ما ذكر في الالتفات في الصلاة۔
 ۵۴۰ ترمذی ابواب الصلاة من باب ما جاء في قتل الاسودين في الصلاة،
 ابوداؤد كتاب الصلاة من باب العمل في الصلاة، نسائي كتاب الشهو من باب
 قتل الحية والعقرب في الصلاة، ابن ماجه ابواب اقامته الصلوات من باب
 ما جاء في قتل الحية والعقرب في الصلاة، مسند احمد من باب ۲۳۳۔

کے نفل میں کسی مذکب قابل برداشت ہے)

یہ حدیث ترمذی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۵۳۹ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا "نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گوشہ چشم (آنکھ کے کنارہ) سے نماز میں دائیں اور بائیں
 دیکھتے اور اپنی گردن مبارک اپنی پشت کے پیچھے نہیں گھماتے تھے۔"
 یہ حدیث ترمذی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

باب۔ نماز میں سانپ اور بچھو مارنا

۵۴۰۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اسودین کو نماز میں دھبی، مارو، سانپ
 اور بچھو۔

بَابُ فِي النَّهْيِ عَنِ السَّدْلِ

۵۴۱۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ السَّدْلِ فِي الصَّلَاةِ وَأَنْ يُغَطَّى الرَّجُلُ فَاهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ حِبَّانَ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ -

بَابُ مَنْ يُصَلِّي وَرَأْسُهُ مَعْقُوصٌ

۵۴۲۔ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ أُمِرْتُ أَنْ أَسْجُدَ ۵۴۱ ابوداؤد کتاب الصلوة ۹۴ باب السدل فی الصلوة، صحیح ابن حبان ۲۵۶ رفقہ ۲۲۸۶۔

یہ حدیث اصحاب خمس نے نقل کی ہے اور ترمذی نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

باب - (نماز میں) سدل کی ممانعت

۵۴۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں سدل سٹکا اور آدمی کو نماز میں اپنا منہ ڈھانپنے سے منع فرمایا ہے۔
یہ حدیث ابوداؤد اور ابن حبان نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد حسن ہے۔

باب - جو شخص نماز پڑھے اور اس کا سر گوندھا ہو، ہو

۵۴۲۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "مجھے حکم دیا گیا ہے اسے سر باندھوں پر کپڑا ڈال کر بغیر ٹپٹنے کے کھلا چھوڑ دینے کو سدل کہتے ہیں، منہ ڈھانپ کر نماز پڑھنا یا نماز میں سدل کرنا دونوں چیزیں مکروہ ہیں۔

عَلَى سَبْعَةِ أَعْظُمٍ وَلَا أَكْفَ شَعْرًا وَلَا ثَوْبًا. رَوَاهُ الشَّيْخَانِ .
 ۵۴۲. وَعَنْ كُرَيْبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ رَأَى
 عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الْحَارِثِ يُصَلِّيُ وَرَأْسُهُ مَعْقُوصٌ مِّنْ وَرَأْيِهِ
 فَقَامَ فَجَعَلَ يَحُلُّهُ فَلَمَّا انْصَرَفَ أَقْبَلَ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ
 مَا لَكَ وَلِرَأْسِي فَقَالَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّمَا
 مَثَلُ هَذَا مَثَلُ الَّذِي يُصَلِّي وَهُوَ مَكْتُوفٌ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

۵۴۲ بخاری کتاب الاذان ۱۱۱ باب لا یکف شعراً ، مسلم کتاب الصلوة ۱۹۲
 باب اعضاء السجود والنهی عن کف الشعر ... الخ -
 ۵۴۳ مسلم کتاب الصلوة ۱۹۲ باب اعضاء السجود والنهی عن کف الشعر ... الخ -

کہ میں سات ہڈیوں پر سجدہ کر دوں ، بالوں اور کپڑوں کو نہ سمیٹوں ۔
 یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے ۔

۵۴۳۔ کہ رب نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے بیان کیا کہ انہوں (ابن عباس) نے عبداللہ بن الحارث
 کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا، جب کہ ان کے سر کے بال پیچھے کی طرف گوندھے ہوئے تھے (یعنی سر کے بالوں کا جوڑا بنا
 ہوا تھا)، تو ابن عباس اُٹھے اور بالوں کو کھولنا شروع کر دیا، جب وہ نماز سے فارغ ہوئے، تو ابن عباس رضی اللہ عنہ
 کی طرف متوجہ ہو کر کہا۔ آپ میرے بالوں کے ساتھ کیا کر رہے تھے، تو ابن عباس نے کہا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے اس کی مثال اس شخص کی طرح ہے جو نماز پڑھتا ہے اور اس کی مشکیں کسی ہوئی ہیں
 یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے ۔

لے ناک اور پیشانی کی ایک ہی ہڈی ہے، دو ہڈیاں ہاتھوں کی دو دونوں گھٹنوں کی اور دو دونوں پاؤں کی، یہ سات ہڈیاں
 ہیں۔

بَابُ التَّسْبِيحِ وَالتَّصْفِيقِ

۵۴۴۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ التَّسْبِيحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ رَوَاهُ الْجَمَاعَةُ وَزَادَ مُسْلِمٌ وَآخَرُونَ فِي الصَّلَاةِ.

۵۴۵۔ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ذَهَبَ إِلَى بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ لِيُصَلِّحَ بَيْنَهُمْ فَحَانَتْ الصَّلَاةُ فَجَاءَ الْمُؤَذِّنُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ أَتُصَلِّي يَا نَاسٍ فَأَقِيمَ قَالَ نَعَمْ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَالنَّاسُ فِي الصَّلَاةِ

۵۴۴ مسلم کتاب الصلوة من باب تسبیح الرجل وتصفیق المرأة... الخ، بخاری کتاب التہجد من باب التصفیق للنساء، ترمذی ابواب الصلوة من باب ما جاء ان التسبیح للرجال والتصفیق للنساء، ابوداؤد کتاب الصلوة من باب التصفیق فی الصلوة، نسائی کتاب الشہو من باب التسبیح فی الصلوة، ابن ماجہ ابواب اقامۃ الصلوات من باب التسبیح للرجال فی الصلوة... الخ، مسند احمد من باب ۲۶۷ -

باب - تسبیح کہنا اور تالی بجانا (ہاتھ کی پشت پر دوسرا ہاتھ مارنا)

۵۴۴۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تسبیح مردوں کے لیے ہے اور تصفیق (ایک ہاتھ کی پشت پر دوسرا ہاتھ مارنا) عورتوں کے لیے ہے۔"

یہ حدیث محدثین کی جماعت نے نقل کی ہے، مسلم اور دیگر محدثین نے یہ الفاظ زیادہ نقل کیے ہیں نماز کے اندر ۵۴۵۔ حضرت سہل بن سعد الساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنی عمرو بن عوف کے پاس ان کے درمیان صلح کرانے کے لیے تشریف لے گئے، نماز کا وقت قریب ہو گیا تو مؤذن نے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آکر کہا، کیا تم لوگوں کو نماز پڑھاؤ گے کہ میں اقامت کہوں، انہوں نے کہا، ہاں تو ابو بکر رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھائی، لوگ ابھی نمازیں ہی تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے، آپ راستہ بناتے ہوئے پہلی صف میں جگہ کھڑے ہوئے، نماز میں امام بھول جاتے تو مردوں کو سُبْحَنَ اللہ کہنا چاہیے اور عورتیں کو اگر امام کو مطلع کرنا ہو تو ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ پر ماریں۔

فَتَخَلَّصَ حَتَّى وَقَفَ فِي الصَّفِّ فَصَفَّقَ النَّاسُ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ
لَا يَلْتَفِتُ فِي الصَّلَاةِ فَلَمَّا أَكْثَرَ النَّاسُ التَّصْفِيقَ انْتَفَتَفَرَأَى
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَأَشَارَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ امْكُثْ
مَكَانَكَ فَرَفَعَ أَبُو بَكْرٌ يَدَيْهِ فَحَمِدَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى
مَا أَمَرَهُ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ ذَلِكَ ثُمَّ اسْتَأْخَرَ أَبُو بَكْرٍ
حَتَّى اسْتَوَى فِي الصَّفِّ وَتَقَدَّمَ النَّبِيُّ ﷺ فَصَلَّى ثُمَّ انْصَرَفَ
فَقَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ ﷺ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَثْبُتَ إِذَا أَمَرْتُكَ قَالَ
أَبُو بَكْرٍ مَا كَانَ لابْنِ أَبِي قُحَافَةَ أَنْ يُصَلِّيَ بَيْنَ يَدَيِ رَسُولِ
اللَّهِ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا لِي رَأَيْتُكُمْ أَكْثَرْتُمْ
التَّصْفِيقَ مِنْ نَابِهِ شَيْءٌ فِي صَلَاتِهِ فَلْيَسْبِحْ فَإِنَّهُ إِذَا سَبَّحَ
الْتَفَتَ إِلَيْهِ وَإِنَّمَا التَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ .

ہو گئے، لوگوں نے تالیاں بجانا شروع کر دی اور حضرت ابوبکرؓ نماز میں کسی طرف توجہ نہیں دیتے تھے (شروع و
خروج سے نماز ادا کرتے تھے) جب لوگ زیادہ تالیاں بجانے لگے، وہ توجہ ہوتے۔ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو دیکھ لیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اشارہ کیا کہ اپنی جگہ ٹھہرے رہو، ابوبکرؓ نے اپنے
دونوں ہاتھ اٹھا کر اللہ تعالیٰ کا اس بات پر شکریہ ادا کیا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا، پھر ابوبکرؓ
پہچھے بیٹھے، یہاں تک کہ صف کے برابر ہو گئے، پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آگے تشریف فرما ہو کر نماز پڑھائی
پھر آپؐ نے نماز سے فارغ ہو کر فرمایا "اے ابوبکر! آپ کو کس چیز نے (وہاں) ٹھہرا ہونے سے روکا، جب کہ میں آپ
سے کہہ چکا تھا؟ ابوبکرؓ نے کہا، ابن ابی قحافہ کی مجال نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے ہو کر نماز پڑھانے
پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسرے صحابہ سے فرمایا "کیا بات ہے کہ میں نے تمیں بہت زیادہ تالیاں
بجاتے ہوئے دیکھا جسے نماز میں کوئی چیز پیش آئے تو وہ سُبْحَانَ اللَّهِ کہے، بے شک جب وہ سُبْحَانَ اللَّهِ
کہے گا، تو اس کی طرف توجہ ہو جائے گی، اور بلاشبہ تالی بجانا تو عورتوں کے لیے ہے۔"

رَوَاهُ الشَّيْخَانِ -

بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْكَلَامِ فِي الصَّلَاةِ

۵۴۶- عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ رضي الله عنه قَالَ كُنَّا نَتَكَلَّمُ فِي الصَّلَاةِ يُكَلِّمُ الرَّجُلُ صَاحِبَهُ وَهُوَ إِلَى جَنْبِهِ فِي الصَّلَاةِ حَتَّى نَنْزِلَتْ وَقَوْمُوا لِلَّهِ قَانِتِينَ فَأَمَرْنَا بِالسَّكُوتِ. رَوَاهُ الْجَمَاعَةُ إِلَّا ابْنَ مَاجَةَ وَزَادَ مُسْلِمٌ وَأَبُو دَاوُدَ وَنَهَيْنَا عَنِ الْكَلَامِ -

۵۴۷- وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ رضي الله عنه قَالَ كُنَّا نُسَلِّمُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ

۵۴۵ بخاری کتاب الاذان ۹۲ باب من دخل لیؤم الناس فجاء الامام الاول ، مسلم کتاب الصلوة ۵۹۱ باب تقدیم الجماعة من یصلی بهم اذا تاخر الامام... الخ۔
۵۴۶ بخاری کتاب التهجد ۱۱۱ باب ما ینهی عن الکلام فی الصلوة ، مسلم کتاب المساجد ۲۱۱ باب تحریم الکلام فی الصلوة... الخ ، ترمذی ابواب الصلوة ۹۲۰ باب فی فسح الکلام فی الصلوة ، ابوداؤد کتاب الصلوة ۱۳۱ باب النهی عن الکلام فی الصلوة ، نسائی کتاب السہو ۱۱۱ باب الکلام فی الصلوة ، مسند احمد ۳۶۸ -

یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے۔

باب - نماز میں باتیں کرنے کی ممانعت

۵۴۶- حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے کہا، ہم نماز میں باتیں کرتے تھے، آدمی اپنے ساتھی سے جو اس کے پہلو میں کھڑا ہوتا باتیں کرتا تھا، یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوئی ”اور کھڑے ہو اللہ تعالیٰ کے سامنے عاجزی کے ساتھ تو میں خاموشی کا حکم دے دیا گیا“

یہ حدیث ابن ماجہ کے علاوہ محدثین کی جماعت نے نقل کی ہے۔ مسلم اور ابوداؤد نے یہ الفاظ زیادہ نقل کیے ہیں ”اور ہمیں کلام کرنے سے منع کیا گیا ہے“

۵۴۷- حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہا، ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کہتے تھے اور آپ نماز میں ہوتے

وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ فَيُرَدُّ عَلَيْنَا فَلَمَّا رَجَعْنَا مِنْ عِنْدِ النَّبَاشِيِّ
 سَلَّمْنَا عَلَيْهِ فَلَمْ يُرَدِّ عَلَيْنَا فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ كُنَّا نُسَلِّمُ
 عَلَيْكَ فِي الصَّلَاةِ فَتُرَدُّ عَلَيْنَا فَقَالَ إِنَّ فِي الصَّلَاةِ شُغْلًا - رَوَاهُ الشَّيْخَانُ -
 ۵۴۸ - وَعِنْدَهُ قَالَ كُنَّا نُسَلِّمُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي الصَّلَاةِ قَبْلَ
 أَنْ نَأْتِيَ أَرْضَ حَبَشَةَ فَيُرَدُّ عَلَيْنَا فَلَمَّا رَجَعْنَا سَلَّمْتُ عَلَيْهِ وَهُوَ
 يُصَلِّي فَلَمْ يُرَدِّ عَلَيَّ فَأَخَذَنِي مَا قَرُبَ وَمَا بَعُدَ فَجَلَسْتُ حَتَّى
 قَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الصَّلَاةَ فَقُلْتُ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ سَلَّمْتُ
 عَلَيْكَ وَأَنْتَ تُصَلِّي فَلَمْ تُرَدِّ عَلَيَّ السَّلَامَ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ قَدْ يُحَدِّثُ

۵۴۷ بخاری کتاب التہجد ۱۶ باب ما یُنہی من الکلاوی فی الصَّلَاةِ ، مسلم کتاب المساجد
 ۲۰۲ باب تحریم الکلاوی فی الصَّلَاةِ ... الخ -

آپ ہمیں جواب دیتے، جب ہم نباشی کی طرف ہو کر واپس لوٹے، تو ہم نے آپ کو سلام کیا آپ نے ہمیں جواب
 نہیں دیا نماز کے بعد ہم نے عرض کیا، اے اللہ کے پیغمبر! ہم نماز میں آپ کو سلام کہتے تھے، تو آپ ہمیں جواب
 دیتے تھے، آپ نے فرمایا "بلاشبہ نماز میں مصروفیت ہے۔"
 یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے۔

۵۴۸ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حبشہ سے آنے سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کو نماز میں سلام کہتے، آپ ہمیں جواب دیتے، ہم واپس لوٹے، تو میں نے آپ کو سلام کہا، جب کہ آپ نماز پڑھ
 رہے تھے، آپ نے مجھے جواب نہیں دیا تو مجھے قریب اور دور کی فکروں نے آگھیر لی یعنی خدا جلہ نے آپ میری کس
 بات سے ناراض ہو گئے ہیں کہ آپ نے سلام کا جواب نہیں دیا، یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 علیہ وسلم نے نماز پوری فرمائی۔ میں نے عرض کیا، اے اللہ تعالیٰ کے پیغمبر! میں نے آپ کو سلام کہا، جب کہ آپ
 نماز ادا فرما رہے تھے، آپ نے مجھے جواب نہیں دیا، آپ نے فرمایا "بلاشبہ اللہ تعالیٰ اپنے معاملہ میں جو چاہتے ہیں

مِنْ أَمْرِه مَا يَشَاءُ وَإِنْ مِمَّا أَحَدَتْ لَا تُكَلِّمُوا فِي الصَّلَاةِ - رَوَاهُ
 الْحُمَيْدِيُّ فِي مُسْنَدِهِ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَآخَرُونَ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ -
 ۵۴۹- وَعَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ السُّلَمِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ بَيْنَا أَنَا أَصَلُّ
 مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِذْ عَطَسَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ فَقُلْتُ يَرْحَمُكَ اللَّهُ
 فَرَمَانِي الْقَوْمُ بِأَبْصَارِهِمْ فَقُلْتُ وَاتَّكَلَ أُمِّيَاءُ مَا شَأْنُكُمْ تَنْظُرُونَ
 إِلَيَّ فَجَعَلُوا يُضْرِبُونَ بِأَيْدِيهِمْ عَلَى أَفْخَازِهِمْ فَلَمَّا رَأَيْتَهُمْ
 يُصَمِتُونَنِي لِحِكْمِي سَكَتُ فَلَمَّا مَلَكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَبِأَنِّي
 هُوَ أُمِّي مَا رَأَيْتُ مَعْلَمًا قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ أَحْسَنَ تَعْلِيمًا مِنْهُ فَوَاللَّهِ
 مَا كَهَرَنِي وَلَا ضَرَبَنِي وَلَا شَتَمَنِي قَالَ إِنَّ هَذِهِ الصَّلَاةُ لَا يَصْلَحُ فِيهَا

۵۴۸- مسند حمیدی رحمہ اللہ رقم الحديث ۱۲۹، ابوداؤد کتاب الصلوة باب ۱۳۱ باب
 رد السلام فی الصلوة، نسائی کتاب التہو باب ۱۸۱ باب الکلاوف - الصلوة.

نئے احکام (نازل) فرماتے ہیں اور ان احکام میں سے جو اللہ تعالیٰ نے نئے (نازل) فرماتے ہیں، یہ ہے کہ تم نماز
 میں باتیں نہ کرو۔

یہ حدیث حمیدی نے اپنی سند میں ابوداؤد، نسائی اور دیگر محدثین نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے
 ۵۴۹- معاویہ بن الحکم سلمی رضی اللہ عنہ نے کہا، اس وقت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز ادا
 کر رہا تھا، لوگوں میں سے ایک آدمی نے نماز میں چھینک ماری، میں نے کہا، یَرْحَمُكَ اللَّهُ تو لوگوں نے مجھے
 اپنی نظروں سے گھورنا شروع کر دیا، میں نے کہا ”تمہیں تمہاری مائیں گم پائیں، تمہیں کیا ہے کہ تم مجھے اس طرح دیکھ
 رہے ہو، پس وہ اپنے ہاتھ اپنی رانوں پر مارنے لگے، جب میں نے انہیں دیکھا کہ وہ مجھے خاموش کر رہے ہیں
 لیکن (باجود نہ چاہتے تھے) میں خاموش ہو گیا، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ چکے، تو میرے ماں باپ
 آپ پر قربان ہوں، میں نے آپ سے پہلے اور بعد میں بھی کوئی استاد ایسا نہیں دیکھا جو تہ بیت و تعظیم دینے
 میں آپ سے اچھا ہو، خدا کی قسم آپ نے نہ مجھے ڈانٹا نہ مارا اور نہ بُرا بھلا کہا، آپ نے فرمایا بلاشبہ یہ نماز

شَيْءٌ مِّنْ كَلَامِ النَّاسِ إِنَّمَا هِيَ التَّسْبِيحُ وَالتَّكْبِيرُ وَقِرَاءَةُ الْقُرْآنِ
 أَوْ كَمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِلَىٰ حَدِيثٍ عَهْدٍ
 بِجَاهِلِيَّةٍ وَقَدْ جَاءَ اللَّهُ بِالْإِسْلَامِ وَإِنَّ مِنَّا رِجَالًا يَأْتُونَ الْكُفَّانَ
 قَالَ فَلَا تَأْتِهِمْ قَالَ وَمِنَّا رِجَالٌ يَتَطَيَّرُونَ قَالَ ذَلِكَ شَيْءٌ يُجَدُّ وَنَدُّ
 فِي صُدُورِهِمْ فَلَا يَصِدُّ لَهُمْ قَالَ قُلْتُ وَمِنَّا رِجَالٌ يَخْطُونَ قَالَ
 كَانَ نَبِيٌّ مِّنَ الْأَنْبِيَاءِ يَخْطُ فَمَنْ وَافَقَ خَطُّهُ فَذَلِكَ - رَوَاهُ مُسْلِمٌ -

۵۴۹ مسلم کتاب المساجد ۲۳۹ باب تحریم الکلاوف الصلوة -

لوگوں کی گفتگو کی گنجائش نہیں رکھتی، یہ تو تسبیح، تکبیر اور قرآن پاک کی قراءت ہے۔" یا جیسا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے فرمایا، میں نے عرض کیا، اے اللہ تعالیٰ کے پیغمبر! میرا بھی جاہلیت کے ساتھ نیازا ہ ہے (یعنی میں ابھی تھوڑی
 دیر ہوئی مسلمان ہوا ہوں)، ہم میں کچھ لوگ غیب کی خبریں بتانے والوں کے پاس جلتے ہیں، آپ نے فرمایا "تم
 ان کے پاس مت جاؤ (حضرت معاذ بن عمروؓ نے) کہا ہم میں کچھ لوگ شگون لیتے ہیں، آپ نے فرمایا، یہ ایک دوسرے
 ہے جسے لوگ اپنے دلوں میں محسوس کرتے ہیں، پس یہ دوسرے ان کے لیے ہرگز رکاوٹ نہ بنے (حضرت معاویہؓ نے)
 کہا، میں نے عرض کیا، ہم میں کچھ لوگ لکیریں کھینچتے ہیں، آپ نے فرمایا "انبیاء کرام (علیہم السلام) میں ایک نبی بھی
 لکیر کھینچتے تھے، جس کی لکیر ان کے موافق ہو گئی، تو وہ درست ہے۔"
 یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

بَابُ مَا اسْتَدِلَّ بِهِ عَلَى أَنَّ كَلَامَ السَّاهِي وَ كَلَامَ مَنْ ظَنَّ التَّامَّ لَا يُبْطِلُ الصَّلَاةَ

۵۵۰۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَحَدِي صَلَوَاتِي الْعَشِيِّ قَالَ ابْنُ سِيرِينَ قَدْ سَمَعَهَا أَبُو هُرَيْرَةَ وَلَكِنْ تَسَيَّتُ أَنَا صَلَّى بِنَا رَسُولِ اللَّهِ ثُمَّ سَلَّمَ فَقَامَ إِلَى خَشْبَةٍ مَعْرُوضَةٍ فِي الْمَسْجِدِ فَاتَّكَأَ عَلَيْهَا كَأَنَّهُ غَضَبَانُ وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى الْيُسْرَى وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ وَوَضَعَ خَدَّهُ الْيُمْنَى عَلَى ظَهْرِ كَفِّهِ الْيُسْرَى وَخَرَجَتِ السَّرْعَانُ مِنَ أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ فَقَالُوا

باب : ان احادیث میں جن سے استدلال کیا گیا ہے کہ بھول کر کلام کرنا اور

ایسے شخص کا کلام کرنا جو یہ خیال کرے کہ نماز پوری ہو چکی ہے نماز کو باطل نہیں کرتا

۵۵۰۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا، ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک پچھلے پر دو نمازوں میں سے ایک نماز پڑھائی، ابن سیرین نے کہا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس نماز کا نام لیا تھا، لیکن مجھے بھول گیا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں دو رکعتیں پڑھائیں اور سلام پھیر دیا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کڑی کے پاس کھڑے ہو کر اس پر ٹیک لگا دی، گویا آپ ناراض تھے، آپ نے اپنا دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھا اور اپنی انگلیاں ایک دوسرے کی ڈالیں اور اپنے دائیں رخا مبارک کو اپنے بائیں ہتھیلی کی پشت پر رکھا اور جلدی جانے والے مسجد کے دروازوں سے نکلے تو کچھ لوگوں نے کہا، نماز کم کر دی گئی ہے اور لوگوں میں حضرت

قَصْرَتِ الصَّلَاةِ فِي الْقَرْنِ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ ۝ فَهَابَا أَنْ يُكَلِّمَاهُ

ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما موجود تھے، اور یہ دونوں آپ سے بات کرنے سے گھبرائے اور انہیں

۵۵۰۔ قوله وفي القوم ابو بكر وعمر الخ یہ واقعہ شروع اسلام میں اس وقت کہے جب نماز میں کلام مباح تھا۔ حضرت عمرؓ جو کہ اس واقعہ میں موجود تھے، لیکن حضرت عمرؓ کے دور خلافت میں حضرت عمرؓ نے بھی چار کے بجائے دو رکعتوں پر سلام پھیر دیا، جب حضرت عمرؓ سے کہا گیا تو انہوں نے اس کی وجہ بیان کی، پھر حضرت عمرؓ نے مزید دو رکعت پڑھ کر سجدہ ہو کر نہ ہوتی تو حضرت عمرؓ سنت نبوی پر عمل کرتے ہوئے ادا شدہ نماز کو باطل ہونے سے بچاتے۔

نیز اس حدیث میں جس صحابی ذوالیہدین کا ذکر ہے وہ غزوہ بدر میں شہید ہو گئے تھے جو ہجرت کے شروع میں پیش آیا اور بعد میں قُومُوا لِلَّهِ قَائِمِينَ آیت نازل ہوئی جس میں نماز کے دوران کلام کرنے سے منع کر دیا گیا۔ علامہ ذہبیؒ لکھتے ہیں ذوالشمالین بدر میں شہید ہو گئے تھے۔ (تجريد اسماء الصحابة ص ۱۶۹، ۱۷۰)

یہ حدیث مختلف کتب حدیث میں موجود ہے، کسی میں ہے، ذوالشمالین نے کہا، کسی میں ہے ذوالیہدین نے کہا، کسی میں ہے خرباقی نے کہا، اس کے علاوہ اور الفاظ بھی آتے ہیں۔ اس سے بعض محدثین نے ذوالشمالین اور ذوالیہدین کو دو الگ الگ آدمی سمجھ کر اس حدیث کو مختلف واقعات پر محمول کر لیا کہ ذوالشمالین تو بدر میں شہید ہو گئے تھے لیکن یہ واقعہ ذوالیہدین کا ہے، جو بعد میں فوت ہوئے۔

حقیقت یہ ہے کہ ایک صحابی تھے جن کے ہاتھ قدرے طویل تھے یا وہ دونوں ہاتھوں سے یکساں کام کرتے تھے اس لیے انہیں ذوالیہدین بھی کہا جاتا تھا اور ذوالشمالین بھی۔ ایک ہی آدمی کے مختلف نام تھے۔ متعدد آدمی نہ تھے علامہ ذہبیؒ لکھتے ہیں۔

ذوالیہدین السلي اسماء الخرباق وهو الذي نبيه النبي صلى الله عليه وسلم على السهوى في الصلاة
 ذوالیہدین السلی کا نام خرباقی تھا۔ یہ وہی ہیں جنہوں نے سہو پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو آگاہ کیا تھا۔
 رتجس يد اسماء الصحابة ص ۱۶۹

سنن دارمی ص ۱۸۵ باب سجدة السهو من الزيادة في حضرت ابو بکرؓ سے کشف الاستاغن زوائد البر
 ص ۲۶۹ و ۲۷۰ پر حضرت ابن عباسؓ سے اور طحاوی کتاب الصلوٰۃ ص ۳۳ باب الکلام فی الصلوٰۃ، نسائی کتاب السهو ص ۱۸۵ میں موجود ہے کہ ذوالشمالین نے عرض کیا حضرت نماز کم ہو گئی یا آپ بھول گئے ہیں؟ تو آپ نے دیگر صحابہ کرام سے ان کی تصدیق چاہتے ہوئے فرمایا۔

وَفِي الْقَوْمِ رَجُلٌ فِي يَدَيْهِ طَوْلٌ يُقَالُ لَهُ ذُو الْيَدَيْنِ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
 أَلَسِيتَ أَمْ قُصِرَتِ الصَّلَاةُ قَالَ لَمْ أُنْسَ وَلَمْ تَقْصُرْ فَقَالَ أَكَمَا يَقُولُ
 ذُو الْيَدَيْنِ فَقَالُوا نَعَمْ فَتَقَدَّمَ فَصَلَّى مَا تَرَى ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ كَبَّرَ
 وَسَجَدَ مِثْلَ سُجُودِهِ أَوْ أَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَكَبَّرَ ثُمَّ كَبَّرَ
 وَسَجَدَ مِثْلَ سُجُودِهِ أَوْ أَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَكَبَّرَ فَرُبَّمَا
 سَأَلُوهُ ثُمَّ سَلَّمَ فَيَقُولُ نَبِّئْتُ أَنَّ عِمْرَانَ بْنَ حِصِّينٍ قَالَ ثُمَّ

لوگوں میں ایک شخص جس کے ہاتھ قدرے لمبے تھے اور اُسے ذوالیدین کہا جاتا تھا، اس نے عرض کیا، اے
 اللہ تعالیٰ کے پیغمبر! کیا آپ بھول گئے ہیں یا نماز کم کر دی گئی ہے، آپ نے فرمایا ”میں بھولانا نہیں اور نہ ہی
 نماز کم کی گئی ہے“ پھر آپ نے دوسرے لوگوں سے فرمایا، کیا بات ایسے ہی ہے جیسے ذوالیدین کہہ رہا ہے

لوگوں نے عرض کیا، جی ہاں، اس پر آپ آگے بڑھے اور جس قدر نماز چھوٹ گئی تھی، وہ پڑھائی، سلام پھیرا
 اور تکبیر کہہ کر اپنے سجدوں کی مانند یا ان سے لمبا سجدہ کیا، پھر آپ نے سر مبارک اٹھایا اور تکبیر کہی، پھر آپ
 نے تکبیر کہہ کر اپنے سجدوں کی مانند یا ان سے لمبا سجدہ کیا، پھر آپ نے سر مبارک اٹھایا اور تکبیر کہی، بسا اوقات
 لوگ ابن سیرینؒ سے پوچھتے، پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا، تو ابن سیرینؒ کہتے، مجھے یہ بتایا گیا ہے کہ
 حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے کہا، پھر آپ نے سلام پھیرا۔

أَصَدَقَ ذُو الْيَدَيْنِ ؟ کیا ذوالیدین نے سچ کہا ہے ؟

اہم نکتہ : تو دوسندوں سے یہ الفاظ بیان کیے ہیں، یہاں پر صحابی کا کہنا ذوالشمالین نے عرض کیا جواباً حضور
 صلی اللہ علیہ وسلم کا اَصَدَقَ ذُو الْيَدَيْنِ فرمانا اس بات پر واضح دلیل ہے کہ یہ دونوں نام ایک ہی صحابی کے تھے
 مصنفؒ نے التعلیق الحسن میں اور بھی کئی دلائل دیے ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ ایک ہی صحابی کے مختلف نام ہیں اور
 تمام حضرات اس بات پر متفق ہیں کہ ذوالشمالین بدر میں شہید ہو گئے تھے۔ لہذا یہ بات واضح ہے کہ یہ واقعہ شروع اسلام
 کا ہے۔

سَلَّمَ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ -

قَالَ التِّيمَوِيُّ إِنَّ هَذِهِ الرَّوَايَةَ وَإِنْ كَانَتْ فِي الصَّحِيحَيْنِ
لَمْ يَكُنْهَا مُضْطَرَبَةً يُوجِبُوهُ وَفِي الْبَابِ أَحَادِيثُ أُخْرَى
كُلُّهَا لَا تَخْلُوعَنْ ظَهْرِ -

۵۵۰ مسند کتاب المساجد ۲/۱ فصل من صلی خمسا او نعوہ فلیسجد سجدتین
... الخ، بخاری کتاب الضلوة ۱/۱ باب تشبیک الاصابع فی المسجد وغیره -

یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے۔

تیموی نے کہا، یہ روایت اگرچہ صحیحین میں ہے، لیکن کئی اعتبار سے مضطرب ہے اور اس باب میں اور
بھی احادیث ہیں۔ تمام کی تمام کلام سے خالی نہیں (یعنی ہر ایک پر جرح موجود ہے۔)

قولہ مضطربة بوجوه الخ اضطراب کی ایک وجہ تو یہ ہے کہ مسلم ۲/۱۳۲ نسائی ۸/۱۸۱ میں ہے۔ یہ ظہر
کی نماز تھی، مسلم ۲/۱۳۱، نسائی ۸/۱۸۲، ۸/۱۸۳ میں ہے، عصر کی نماز تھی، بخاری ۱/۱۳۲ مسلم ۲/۱۳۱، نسائی ۸/۱۸۱ میں ہے۔
زوال سے غروب تک کی ایک نماز تھی۔ ظہر یا عصر بخاری ۱/۱۳۲ میں ہے، امام محمد بن سیرین کہتے ہیں "میرا غالب گمان ہے کہ
نماز عصر تھی، اس سے پتہ چلتا ہے کہ محمد بن سیرین بھول گئے۔ حضرت ابو ہریرہؓ نے بتا دیا تھا، لیکن نسائی ۸/۱۸۱ میں ہے
کہ حضرت ابو ہریرہؓ نے کہا میں بھول گیا ہوں۔

اضطراب کی دوسری وجہ یہ ہے کہ بخاری ۱/۱۳۲ مسلم ۲/۱۳۱، ۲/۱۳۲ اور نسائی ۸/۱۸۱، ۸/۱۸۲ میں حضرت ابو ہریرہؓ
سے مروی ہے کہ آپؐ نے دو رکعتوں پر سلام پھیرا تو ذوالیہدین نے عرض کیا، جب کہ مسلم ۲/۱۳۱، نسائی ۸/۱۸۱ میں حضرت
عمران بن حصینؓ سے اور کشف الاستار ۲/۱۳۱، ۲/۱۳۲ میں حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ آپؐ نے تین رکعات پر
سلام پھیرا تو ذوالیہدین نے عرض کیا، الغرض کسی میں دو رکعات کا ذکر ہے تو کسی میں تین رکعات کا۔

اضطراب کی تیسری وجہ یہ ہے کہ بخاری ۱/۱۳۲ مسلم ۲/۱۳۱، ۲/۱۳۲ میں حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ آپؐ سلام
پھیرنے کے بعد مسجد نبویؐ کے قبلہ کی طرف لکڑی کے ایک تنے سے ٹیک لگا کر کھڑے ہوئے، وہاں ذوالیہدین نے عرض کیا
جب کہ مسلم ۲/۱۳۱، نسائی ۸/۱۸۱ میں حضرت عمران بن حصینؓ سے اور کشف الاستار ۲/۱۳۱، ۲/۱۳۲ میں حضرت ابن عباسؓ سے مروی
ہے کہ آپؐ سلام پھیرنے کے بعد گھر تشریف لے گئے وہاں جا کر ذوالیہدین نے عرض کیا۔

بَابُ مَا اسْتَدِلَّ بِهِ عَلَى جَوَازِ رَدِّ السَّلَامِ بِالْإِشَارَةِ فِي الصَّلَاةِ

۵۵۱. عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ أَرْسَلَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ مُنْطَلِقٌ إِلَى بَنِي الْمُصْطَلِقِ فَأَتَيْتُهُ وَهُوَ يُصَلِّي عَلَى بَعِيرٍ فَكَلَّمْتُهُ فَقَالَ لِي بِيَدِهِ هَكَذَا أَوْ مَازْهَيْرُ بِيَدِهِ ثُمَّ كَلَّمْتُهُ فَقَالَ لِي هَكَذَا أَوْ مَازْهَيْرُ أَيْضًا بِيَدِهِ نَحْوَ الْأَرْضِ وَأَنَا أَسْمَعُهُ يَقْرَأُ يُؤْمِي بِرَأْسِهِ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ مَا فَعَلْتَ فِي الَّذِي أَرْسَلْتُكَ لَهُ فَإِنَّهُ لَمْ يَمْنَعْنِي أَنْ أَكَلِمَكَ إِلَّا إِنِّي كُنْتُ أَصَلِّي. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۵۱ مسلم کتاب المساجد ص ۲۰۲ باب تحريم الكلام في الصلوة ... الخ -

باب جن وایات نماز میں اشارہ سے سلام کا جواب دینے پر استدلال کیا گیا ہے

۵۵۱۔ ابو الزبیر سے روایت ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا، میرے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیغام بھیجا، جب کہ آپ بنو المصطلق کی طرف ہلنے والے تھے، جب میں آپ کے پاس آیا تو آپ اپنے اونٹ پر نماز ادا فرما رہے تھے، میں نے آپ سے گفتگو کی، آپ نے مجھے اپنے ہاتھ مبارک سے اس طرح اشارہ فرمایا، زہیر نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا، پھر میں نے آپ سے گفتگو کی، تو آپ نے مجھے ہاتھ سے اشارہ فرمایا، اور زہیر نے اپنے ہاتھ سے زمین کی طرف اشارہ کیا، اور میں آپ کو قراۃ کرتے ہوئے سن رہا تھا، آپ اپنے سر سے اشارہ فرما رہے تھے، جب آپ فارغ ہوئے، آپ نے فرمایا، تم نے اس کام کے بارہ میں کیا کیا جس کے بارہ میں میں نے تمہیں بھیجا تھا، بلاشبہ مجھے تمہارے ساتھ گفتگو کرنے سے اور کسی چیز نے نہیں روکا، مگر میں نماز پڑھ رہا تھا۔ یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

اضطرار کی چوتھی وجہ یہ ہے کہ بخاری، مسلم و دیگر کتب حدیث میں حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ آپ نے سوکے دو سجدے کیے، جبکہ ابوداؤد کتاب الصلوة ص ۱۴۱ باب سجدة السومیں بسند صحیح عن سعید بن ابی سعید المقبری عن ابی ہریرہؓ اور نسائی ص ۱۸۱ میں سعید، ابولس، ابوبکر بن عبد الرحمن اور ابن ابی حنیمہ عن ابی ہریرہؓ موجود ہے کہ جب یہ واقعہ پیش آیا تو آپ نے

۵۵۲۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ قُلْتُ لِبِلَالٍ كَيْفَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَرُدُّ عَلَيْهِمْ حِينَ كَانُوا يُسَلِّمُونَ عَلَيْهِ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ قَالَ كَانَ يُشِيرُ بِيَدِهِ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ۔

۵۵۳۔ وَعَنْهُ عَنْ صُهَيْبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ مَرَرْتُ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ يُصَلِّي فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ عَلَيَّ إِشَارَةً وَقَالَ لَا أَعْلَمُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ إِشَارَةً بِأَصْبَعِهِ۔ رَوَاهُ الثَّلَاثَةُ وَحَسَنَهُ التِّرْمِذِيُّ۔

۵۵۴۔ وَعَنْهُ قَالَ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَسْجِدَ بَنِي عَمْرِو بْنِ

۵۵۲ ترمذی ابواب الصلوة میں باب ماجاء فی الإشارة فی الصلوة، ابوداؤد کتاب الصلوة میں باب رد السلام فی الصلوة۔

۵۵۳ ابوداؤد کتاب الصلوة میں باب رد السلام فی الصلوة، ترمذی ابواب الصلوة میں باب ماجاء فی الإشارة فی الصلوة، نسائی کتاب الشہوہ میں باب رد السلام بالإشارة فی الصلوة۔

۵۵۲۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا، میں نے حضرت بلالؓ سے کہا بنی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو سلام کا جواب کس طرح دیتے تھے، جب کہ لوگ آپ کو سلام کرتے اور آپ نماز ادا فرما رہے ہوتے تھے، انہوں نے کہا، آپ اپنے ہاتھ مبارک سے اشارہ فرماتے۔

یہ حدیث ترمذی اور ابوداؤد نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۵۵۳۔ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت صہیب رضی اللہ عنہ نے کہا، میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرا، جب کہ آپ نماز ادا فرما رہے تھے میں نے آپ کو سلام کیا تو آپ نے مجھے اشارہ سے جواب دیا۔ (حضرت ابن عمرؓ نے) کہا، میرے علم میں یہی ہے کہ آپ نے اپنی انگلی مبارک سے اشارہ فرمایا۔

یہ حدیث اصحاب ثلاثہ نے نقل کی ہے اور ترمذی نے اسے حسن قرار دیا ہے۔

۵۵۴۔ حضرت ابن عمرؓ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنی عمرو بن عوف کی مسجد جو کہ مسجد قبلہ میں داخل ہو کے دو بجے نہیں کیے۔

اضطراب ضعف کا سبب ہے اس لیے اس حدیث سے باتیں کرنے کے باوجود نماز نہ ٹوٹنے پر استدلال درست نہیں

عَوْفٍ وَهُوَ مَسْجِدٌ قَبَا لِيُصَلِّيَ فِيهِ فَدَخَلَ مَعَهُ رِجَالٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ
يُسَلِّمُونَ عَلَيْهِ وَدَخَلَ مَعَهُمْ صُهَيْبٌ فَسَأَلْتُهُ كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ
يَصْنَعُ إِذَا سَلَّمَ عَلَيْهِمْ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ قَالَ كَانَ يُشِيرُ
بِيَدِهِ - أَخْرَجَهُ الْحَاكِمُ فِي الْمُسْتَدْرِكِ وَقَالَ عَلَى شَرْطِهِمَا -
۵۵۵ - وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُشِيرُ فِي الصَّلَاةِ
رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَآخَرُونَ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ -

بَابُ مَا اسْتَدِلَّ بِهِ عَلَى نَسْخِ رَدِّ السَّلَامِ بِالْإِشَارَةِ فِي الصَّلَاةِ
۵۵۶ - عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ﷺ قَالَ كُنْتُ أُسَلِّمُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ

۵۵۷ - مستدرک حاکم کتاب الهجرة ص ۱۱۱ باب استقبال الانصار لرسول الله صلى الله عليه وسلم واصحابه... الخ -

۵۵۵ ابو داؤد کتاب الصلوة ص ۱۳۱ باب الاشارة في الصلوة -

ہوتے، تاکہ اس میں نماز ادا فرمائیں، آپ کے ساتھ انصار کے کچھ لوگ بھی داخل ہوئے جو کہ آپ کو سلام کرتے تھے، ان کے ساتھ صہیب بھی داخل ہوئے، تو میں نے ان سے پوچھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تھے جب کہ لوگ آپ کو سلام کہتے اور آپ نماز میں ہوتے، صہیب نے کہا، آپ اپنے دست مبارک سے اشارہ فرماتے یہ حدیث حاکم نے مستدرک میں نقل کی ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث بخاری اور مسلم کی شرط پر ہے۔

۵۵۵ - حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں اشارہ فرماتے تھے۔ یہ حدیث ابو داؤد اور دیگر محدثین نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

بَابُ جَنُودٍ آتَا سَلَامًا فِيهِ نَسْخُ رَدِّ السَّلَامِ بِالْإِشَارَةِ
۵۵۹ - حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا، میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کرتا، جب کہ آپ نماز میں ہوتے

فِي الصَّلَاةِ فَيُرَدُّ عَلَى فُلَمَّا رَجَعْنَا سَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ
وَقَالَ إِنَّ فِي الصَّلَاةِ شُغْلًا رَوَاهُ الشَّيْخَانِ -

۵۵۷۔ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ فَقَالَ مَا لِي أَرَاكُمْ رَافِعِي أَيْدِيكُمْ كَأَنَّهَُا أَذْنَابُ حَيْلٍ
شَمْسٍ أُسْكُنُوا فِي الصَّلَاةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ -

بَابُ الْفَتْحِ عَلَى الْإِمَامِ

۵۵۸۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى صَلَاةً
فَقَرَأَ فِيهَا فَلَبَسَ عَلَيْهِ فَلَمَّا أَنْصَرَفَ قَالَ لِأَبِي أَصَلَيْتَ مَعَنَا قَالَ نَعَمْ

۵۵۹ بخاری کتاب التہجد والنوافل باب لا یرد السلاو فی الصلوة ، مسلم کتاب
المساجد م ۲۱۱ باب تحریم الکلام فی الصلوة -

۵۵۷ مسلم کتاب الصلوة م ۱۸۱ باب الامر بالشکون فی الصلوة -

آپ مجھے جواب دیتے، جب ہم (جسٹہ سے) لوٹے، میں نے آپ کو سلام کیا، آپ نے مجھے جواب نہیں دیا،
اور آپ نے (نماز کے بعد) فرمایا ”بلاشبہ نماز میں مصروفیت ہے“

۵۵۷۔ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے، تو
فرمایا ”کیا ہے کہ میں تمہیں نماز میں ہاتھ اٹھاتے ہوئے دیکھ رہا ہوں، گویا کہ وہ سرکش گھوڑوں کی دم ہیں،
نماز میں سکون پکڑو“ یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

باب۔ امام کو لقمہ دینا

۵۵۸۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا فرمائی، اس میں قراۃ
کی تو آپ کو متشابہ لگ گیا، جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو حضرت ابی ثنیہ سے کہا، کیا تم نے ہمارے ساتھ

قَالَ فَمَا مَنَعَكَ - رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَ الطَّبْرَانِيُّ وَ زَادَ أَنْ تَفْتَحَ عَلَى - وَ إِسْنَادُهُ حَسَنٌ .

بَابُ فِي الْحَدِيثِ فِي الصَّلَاةِ

۵۵۹. عَنْ عَلِيِّ بْنِ طَلْحٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا فَسَأَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلْيَنْصِرْ فَلْيَتَوَضَّأْ وَلْيَعِدْ صَلَاتَهُ . رَوَاهُ الثَّلَاثَةُ وَ حَسَنَهُ التِّرْمِذِيُّ وَ ضَعَّفَهُ ابْنُ الْقَطَّانِ .

۵۶۰. وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ

۵۵۸ ابوداؤد کتاب الصلوة مجلد ۱ باب الفتح علی الامام ، مجمع الزوائد کتاب الصلوة مجلد ۲ باب تلقین الامام و فتلا عن الطبرانی فی الکبیر ، ۵۵۹ ابوداؤد کتاب الصلوة مجلد ۱ باب اذا احدث فی صلواته ، ترمذی ابواب الرضاع مجلد ۲ باب ما جاء فی کراهیة اتیان النساء فی ادبارهن ، دارقطنی ، کتاب الصلوة مجلد ۱ باب الوضوء من الخارج من البدن ... الخ -

نماز پڑھی ہے ؟ انہوں نے کہا ، جی ہاں ، آپ نے فرمایا ” تمہیں کس نے روکا ؟ “
یہ حدیث ابوداؤد اور طبرانی نے نقل کی ہے اور طبرانی نے یہ الفاظ زیادہ نقل کیے ہیں ” تمہیں کس نے روکا کہ تم مجھے لقمہ دیتے “ اور اس کی اسناد حسن ہے ۔

باب - نماز میں بے وضوء ہونا

۵۵۹ - حضرت علی بن طلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ” تم میں سے کوئی جب نماز میں پھسکی لگے تو وہ لوٹ کر وضو کرے اور اپنی نماز لوٹے “

یہ حدیث اصحاب ثلاثہ نے نقل کی ہے ، ترمذی نے اسے حسن اور ابن قطنان نے ضعیف قرار دیا ہے ۔
۵۶۰ - ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ” جس شخص

أَصَابَهُ قَتٌّ أَوْ رَعَفٌ أَوْ قَلَسٌ أَوْ مَذْيٌ فَلْيَنْصَرِفْ فَلْيَتَوَضَّأْ
ثُمَّ لِيَبْنِ عَلَى صَلَاتِهِ وَهُوَ فِي ذَلِكَ لَا يَتَكَلَّمُ - رَوَاهُ ابْنُ
مَاجَةَ وَصَحَّحَهُ الزَّيْلَعِيُّ وَفِي إِسْنَادِهِ مَقَالٌ -

۵۶۱۔ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ كَانَ إِذَا رَعَفَ انْصَرَفَ
فَتَوَضَّأَ ثُمَّ رَجَعَ فَبَنَى وَلَمْ يَتَكَلَّمْ رَوَاهُ مَالِكٌ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ -

۵۶۲۔ وَعَنْهُ قَالَ إِذَا رَعَفَ الرَّجُلُ فِي الصَّلَاةِ أَوْ ذَرَعَهُ الْقَتُّ أَوْ وَجَدَ
مَذْيًا فَإِنَّهُ يَنْصَرِفُ فَلْيَتَوَضَّأْ ثُمَّ يَرْجِعْ فَيَتِمُّ مَا بَقِيَ عَلَى مَا مَضَى
مَالَهُ يَتَكَلَّمُ - رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ -

۵۶۰۔ ابن ماجہ ابواب اقامۃ الصلوۃ والسنة فیہا ۴۷ باب ماجاء فی البناء علی
الصلوۃ، نصب الرایۃ ۳۱۱ -

۵۶۱۔ مؤطا امام مالک کتاب الطہارۃ ۲۷ باب ماجاء فی الرعاف والقیء

۵۶۲۔ مصنف عبد الرزاق کتاب الصلوۃ ۳۳۹ باب الرجل یحدث شئ یرجع
قبل ان یتکلم -

کو قے، نکسیر، الٹی یا ندی لاحق ہو جائے، تو وہ لوٹ کر وضو کرے، پھر اپنی پہلی نماز پر بتا کر سے، جب کہ وہ
اس دوران کلام نہ کرے۔

یہ حدیث ابن ماجہ نے نقل کی ہے، زبلی نے اسے صحیح قرار دیا ہے اور اس کی اسناد میں کلام ہے۔

۵۶۱۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب انہیں نکسیر پھوٹتی، تو وہ جا کر وضو کرتے پھر
لوٹ کر (اسی نماز پر) بتا کرتے اور کلام نہیں کرتے تھے۔

یہ حدیث مالک نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۵۶۲۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا، جب آدمی کو نماز میں نکسیر پھوٹ پڑے یا قے غالب آجائے
یا وہ ندی پائے تو وہ جا کر وضو کرے۔ پھر لوٹ کر بقایا نماز اسی پر (بتا کر سے) پوری کرے، جب اس نے

کلام نہ کیا ہو۔ یہ حدیث عبد الرزاق نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۵۶۳۔ وَعَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ إِذَا وَجَدَ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فِي بَطْنِهِ ذُرًّا أَوْ قِيًّا أَوْ رَعًا فَأَلْيَنُصْرَفْ فَلْيَتَوَضَّأْ ثُمَّ لِيَبْنِ عَلَى صَلَاتِهِ مَا لَمْ يَتَكَلَّمْ۔ رَوَاهُ الدَّارِقُطْنِيُّ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ۔

۵۶۴۔ وَعَنْهُ قَالَ إِذَا جَلَسَ مَقْدَارَ الشَّهْدِ ثُمَّ أَحْدَثَ فَقَدْ تَمَّ صَلَاتُهُ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي السُّنَنِ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ۔

بَابُ فِي الْحَقْنِ

۵۶۵۔ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ لَا

۵۶۳ دارقطنی کتاب الطہارۃ ص ۱۵۱ باب الوضوء من الخارج من البدن ... الخ۔
۵۶۴ السنن الکبریٰ للبیہقی کتاب الصلوۃ ص ۱۲۱ باب تحلیل الصلۃ بالتسلیم۔

۵۶۳۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا، تم میں سے جب کوئی اپنی نماز کے دوران اپنے پیٹ میں ہوا محسوس کرے
تو یا کھیر پائے تو لوٹ کر وضو کرے، پھر اپنی نماز پر بنا کرے، جب تک اس نے کلام نہیں کیا۔
یہ حدیث دارقطنی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد حسن ہے۔

۵۶۴۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا، جب کوئی شخص تشهد کی مقدار بیٹھ گیا، پھر وہ بے وضو ہو گیا تو اس کی نماز
پوری ہو گئی۔

یہ حدیث بیہقی نے سنن میں نقل کی ہے اور اس کی اسناد حسن ہے۔

باب۔ نماز میں پیشاب یا خانہ روکنے کے بارہ میں

۵۶۵۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے

صَلَاةَ بِحَضْرَةِ الطَّعَامِ وَلَا وَهْوَيْدَ افْعُهُ الْأَخْبَثَانِ - رَوَاهُ مُسْلِمٌ -
 ۵۶۶ - وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَرْقَمَ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ إِذَا أَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ يَذْهَبَ إِلَى الْخَلَاءِ وَأَقِيَمَتِ الصَّلَاةُ فَلْيَبْدَأْ بِالْخَلَاءِ - رَوَاهُ الْأَرْبَعَةُ وَصَحَّحَهُ التِّرْمِذِيُّ -
 ۵۶۷ - وَعَنْ ثَوْبَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم ثَلَاثٌ لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ أَنْ يَفْعَلَهُنَّ لَا يَوْمُ رَجُلٍ قَوْمًا فَيُخْصَّ نَفْسَهُ بِالْدَّعَاءِ وَنَهْمٍ

۵۶۵ مسلوک کتاب المساجد میں باب کراہۃ الصلوة بحضرة الطعام... الخ -
 ۵۶۶ ترمذی ابواب الطہارة میں باب ما جاء اذا اقيمت الصلوة ووجد احدكم الخلاء... الخ ، ابوداؤد کتاب الطہارة میں باب ایصلی الرجل وهو حاقن ، نسائی کتاب الامامة والجماعة میں باب العذر فی ترک الجماعة ، ابن ماجہ ابواب الطہارة وسننها میں باب النہی للحاقن ان یصلی -

ہوئے سنا ، کھانے کی موجودگی میں (جب کہ بھوک خوب ہو) نماز نہیں اور نہ جب کہ دو خبیث چیزیں (بول و براز) اسے پریشان کر رہی ہوں۔

یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

۵۶۶ - حضرت عبد اللہ بن ارقم رضی اللہ عنہ نے کہا ، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ، تم میں سے جب کوئی بیت الخلاء میں جانے کا ارادہ کرے اور جماعت کھڑی ہو جائے ، تو وہ پہلے قضائے حاجت سے فارغ ہو جائے۔

یہ حدیث اصحاب اربعہ نے نقل کی ہے اور ترمذی نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

۵۶۷ - حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے کہا ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تین چیزیں کسی کے لیے بھی کرنی روا نہیں ، ایسا شخص لوگوں کو امامت نہ کراتے ، جو انہیں چھوڑ کر صرف اپنے لیے ہی دعا مانگے ، اگر اس نے

فَإِنْ فَعَلَ فَقَدْ خَانَهُمْ وَلَا يَنْظُرُ فِي قَعْرِ بَيْتٍ قَبْلَ أَنْ يَسْتَأْذِنَ فَإِنْ
فَعَلَ فَقَدْ دَخَلَ وَلَا يُصَلِّيَ وَهُوَ حَقْنٌ حَتَّى يَتَخَفَّفَ . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ
وَالْأَخَرُونَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ حَدِيثٌ حَسَنٌ .

بَابُ فِي الصَّلَاةِ بِحُضْرَةِ الطَّعَامِ

۵۶۸۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا وَضَعَ
عَشَاءُ أَحَدِكُمْ وَأَقِيَمَتِ الصَّلَاةُ فَأَبْدَأْ بِالْعَشَاءِ وَلَا يُعْجَلْ حَتَّى
يَفْرُغَ مِنْهُ . رَوَاهُ الشَّيْخَانِ .

۵۶۷ ابوداؤد کتاب الطہارۃ ص ۱۱۱ باب ایصلی الرحیل وهو حاقن، ترمذی
ابواب الصلوة ص ۸۲ باب ما جاء فی کراہیۃ ان یخص الاما و نفسه ... الخ .
۵۶۸ بخاری کتاب الاذان ص ۹۱ باب اذا حضر الطعام واقیمت الصلوة ... الخ،
مسلم کتاب المساجد ص ۲۱۱ باب کراہۃ الصلوة بحضرة الطعام ... الخ .

ایسا کیا تو اس نے اُن سے خیانت کی ہے۔ اجازت لینے سے پہلے کسی گھر کے صحن میں نہ دیکھے، اگر اس نے ایسا
کیا تو وہ (گویا کہ) گھر داخل ہو گیا، اور نہ نماز پڑھے، جب کہ وہ بول دہرا زرو کے ہوتے ہو، یاں تک کہ وہ
ہلکا ہو جائے۔

یہ حدیث ابوداؤد اور دیگر محدثین نے نقل کی ہے اور ترمذی نے کہا ہے یہ حدیث حسن ہے۔

باب۔ کھانے کی موجودگی میں نماز

۵۶۸۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جب تم میں سے کسی کا رات
کا کھانا لگا دیا گیا ہو، اور نماز کھڑی ہو جائے، تو تم پہلے کھانا کھا لو، جلدی مت کرو، یہاں تک کھانے سے فارغ
ہو جاؤ۔“ یہ حدیث شعبین نے نقل کی ہے۔

۵۶۹۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم أَنَّهُ قَالَ إِذَا وُضِعَ الْعُشَاءُ
وَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ قَابِدُءٌ وَابِلُ الْعُشَاءِ. أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ -

۵۶۹ بخاری کتاب الاذان ص ۱۱۹ باب اذا حضر الطعام واقیمت الصلوة ، مسلم
کتاب المساجد ص ۱۲۲ باب کراهة الصلوة بحضرة الطعام - ... الخ -

۵۶۹۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا جب
کھانا لگادیا گیا ہو اور نماز کھڑی کر دی جائے، تو پہلے کھانا کھا لو۔
یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے۔



فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بَوَّجِهِمْ فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِلَيَّ أَمَامُكُمْ
فَلَا تَسْبِقُونِي بِالرُّكُوعِ وَلَا بِالسُّجُودِ وَلَا بِالْقِيَامِ وَلَا بِالْإِصْرَافِ
فَالِيَّ أَرَاكُمْ أَمَامِي وَمِنْ خَلْفِي. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

أَبْوَابُ صَلَاةِ الْوُتْرِ

بَابُ مَا اسْتَدِلَّ بِهِ عَلَى وَجُوبِ صَلَاةِ الْوُتْرِ

۵۷۹. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اجْعَلُوا آخِرَ
صَلَوَتِكُمْ بِاللَّيْلِ وَتُرًّا. رَوَاهُ الشَّيْخَانِ.

۵۷۸. مسلم کتاب الصلوة ۱۸۱ باب تحریم سبق الامام برکوع ... الخ -
۵۷۹ بخاری ابواب الوتر ۱۳۱ باب لیجعل اخر صلواته وترًا ، مسلم کتاب صلوة
المسافرین ۲۵۱ باب صلوة اللیل وعد رکعات النبی صلی اللہ علیہ وسلم -

آپ نے پوری نماز فرمائی تو اپنے چہرہ مبارک کے ساتھ ہماری طرف متوجہ ہوئے ، آپ نے فرمایا ” اے لوگو! بلاشبہ میں تمہارا امام ہوں ، پس تم رکوع و سجود و قیام اور سلام میں مجھ سے سبقت نہ کرو ، بلاشبہ میں تمہیں اپنے سامنے اور پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں “
یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

ابواب نماز وتر

باب جن آیات سے نماز وتر کے واجب ہونے پر استدلال کیا گیا ہے

۵۷۹۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ” اپنی رات کی آخری نماز وتر بناؤ “ یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے۔

۵۸۰۔ وَعَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ بَادِرُوا الصُّبْحَ بِالْوُتْرِ - رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۵۸۱۔ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ أَوْتِرُوا قَبْلَ أَنْ تُصْبِحُوا - رَوَاهُ الْجَمَاعَةُ إِلَّا الْبُخَارِيُّ۔

۵۸۲۔ وَعَنْ جَابِرٍ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ خَافَ أَنْ لَا يَقُومَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ فَلْيُوتِرْ أَوَّلَهُ وَمَنْ صَمِعَ أَنْ يَقُومَ آخِرَهُ فَلْيُوتِرْ

۵۸۰۔ مسلم کتاب صلوٰۃ المسافرین ص ۲۵۶ باب صلوٰۃ اللیل وعدد رکعات النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔

۵۸۱۔ مسلم کتاب صلوٰۃ المافرین ص ۲۵۶ باب صلوٰۃ اللیل وعدد رکعات النبی صلی اللہ علیہ وسلم، ترمذی ابواب الصلوٰۃ الوتر ص ۲۱۰ باب ما جاء فی مبادرة الصبح بالوتر، نسائی کتاب قیام اللیل و تطوع النهار ص ۲۲۱ باب الامر بالوتر قبل الصبح، ابن ماجہ ابواب الوتر ص ۸۷ باب من ناول عن وتر او نسیها، مستدرک احمد ص ۳۱۱، مستدرک حاکم کتاب الوتر ص ۳۱۱۔

۵۸۰۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”صبح آنے سے پہلے جلدی وتر کی نماز پڑھ لیا کرو۔“

یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

۵۸۱۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”صبح کرنے سے پہلے تم وتر پڑھ لو۔“

یہ حدیث بخاری کے سوا محدثین کی جماعت نے نقل کی ہے۔

۵۸۲۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جو شخص غون کھاتا ہے کہ رات کے آخری حصہ میں (تہجد کے لیے) نہیں اٹھ سکے گا، تو اسے شروع رات میں ہی وتر پڑھ لینا چاہیے اور جو شخص رات کے آخری حصہ میں اٹھنے کی امید رکھتا ہے، تو اسے رات کے آخری حصہ میں وتر پڑھنا چاہیے بلاشبہ

- ۵۷۴۔ وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ رضی اللہ عنہ قَالَ أَخْرَمَ مَا عَاهَدَ إِلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَمَمْتُ قَوْمًا فَأَخِفْتُ بِهِمُ الصَّلَاةَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.
- ۵۷۵۔ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَأْمُرُ بِالْتَّخْفِيفِ وَيُؤْمِنُ بِالصَّافَاتِ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ.

بَابُ مَا عَلَى الْمَأْمُومِينَ مِنَ الْمَتَابَعَةِ

- ۵۷۶۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ أَمَا يَخْشَى أَحَدُكُمْ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ قَبْلَ الْإِمَامِ أَنْ يُجْعَلَ اللَّهُ رَأْسَهُ رَأْسَ حِمَارٍ أَوْ يُجْعَلَ
- ۵۷۴۔ مسلم کتاب الصَّلَاةِ ص ۱۱۱ باب امر الائمة بتخفيف الصلوة في تمام۔
- ۵۷۵۔ نسائی کتاب الامامة والجماعة ص ۱۳۱ باب الرخصة للامام في التطويل۔

۵۷۴۔ حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ نے کہا، انہری عمر جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے لیا، وہ یہ تھا کہ جب میں کسی قوم کو امامت کراؤں، تو ان کو ہلکی نماز پڑھاؤں۔
یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

۵۷۵۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں نماز کو ہلکا کرنے کا حکم فرماتے اور آپ ہمیں سورۃ والصافات کے ساتھ امامت کراتے۔
یہ حدیث نسائی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

باب۔ مقتدی پر (نماز میں امام کی) کتنی پیروی ضروری ہے

۵۷۶۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”تم میں سے کوئی کیوں نہیں ڈرتا، اس بات سے کہ جب وہ اپنا سر اہم سے پہلے اٹھائے کہ اللہ تعالیٰ اس کے سر کو گدھے کا سر بنا

اللَّهُ صُورَتَهُ صُورَةَ حِمَارٍ رَوَاهُ الْجَمَاعَةُ .

۵۷۷۔ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدٍ قَالَ حَدَّثَنِي الْبَرَاءُ رضی اللہ عنہ وَهُوَ غَيْرُ كَذُوبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ لَمْ يَحْنُ أَحَدٌ مَّا ظَهَرَهُ حَتَّى يَقَعَ النَّبِيُّ ﷺ سَاجِدًا ثُمَّ نَفَعَ سُجُودًا بَعْدَهُ . رَوَاهُ الشَّيْخَانِ .

۵۷۸۔ وَعَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ

۵۷۶ بخاری کتاب الاذان ص ۱۱۹ باب اشتم من رفع رأسه قبل الامام، مسلم کتاب الصلوة ص ۱۸۱ باب تحريم سبق الامام بركوع... الخ ، نسائی کتاب الامامة والجماعة ص ۱۳۲ باب مبادرة الامام، ترمذی ابواب ما يتعلق بالصلوة ص ۱۲۹ باب ما جاء في التشديد في الذي يرفع رأسه قبل الامام، ابوداؤد کتاب الصلوة ص ۱۱۱ باب التشديد في من يرفع قبل الامام... الخ ، ابن ماجه ابواب اقامته الصلوات والسنة فيها ص ۱۱۱ باب انتهى ان يسبق الامام بالركوع والسجود ، مسند احمد ص ۲۶۹ ۔

۵۷۷ بخاری کتاب الاذان ص ۱۱۹ باب متى يسجد من خلف الامام، مسلم کتاب الصلوة ص ۱۸۱ باب متابعة الامام والعمل بعده۔

دے یا اس کی صورت کو گدھے کی صورت بنا دے ۔“

یہ حدیث محدثین کی جماعت نے نقل کی ہے۔

۵۷۷۔ عبد اللہ بن یزید نے کہا، مجھ سے حضرت براء رضی اللہ عنہ نے بیان کیا اور وہ سچے ہیں، انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہتے، ہم میں سے کوئی اپنی پشت نہ جھکاتا یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ میں نہ چلے جاتے، پھر ہم آپ کے بعد سجدہ میں گرتے۔
یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے۔

۵۷۸۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا، ایک دن ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی، جب

الجزء الثانی

بَابُ مَا عَلَى الْإِمَامِ

۵۷۰۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا صَلَّيْتَ أَحَدُكُمْ لِلنَّاسِ فَلْيُخَفِّفْ فَإِنَّ فِيهِمُ الضَّعِيفَ وَالسَّقِيمَ وَالْكَبِيرَ وَإِذَا صَلَّيْتَ أَحَدُكُمْ لِنَفْسِهِ فَلْيُطَوِّلْ مَا شَاءَ۔ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ۔

۵۷۱۔ وَعَنْ أَبِي مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَجُلًا قَالَ وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي لَا تَأْخُرُ عَنْ صَلَاةِ الْغَدَاةِ مِنْ أَجْلِ فَلَانٍ مِمَّا يُطِيلُ بِنَا فَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي مَوْعِظَةٍ أَشَدَّ غَضَبًا مِنْهُ يَوْمَئِذٍ

۵۷۰ بخاری کتاب الاذان ص ۹۹ باب تخفيف الامور في القيام... الخ، مسلم کتاب الصلوة ص ۱۸۱ باب امر الامة بتخفيف الصلوة في تمام۔

باب۔ امام پر کیا لازم ہے؟

۵۷۰۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جب تم میں کوئی لوگوں کو نماز پڑھاتے، تو ہلکی نماز پڑھاتے، بلاشبہ ان میں کمزور، بیمار اور بوڑھے لوگ شامل ہوتے ہیں اور جب تم میں سے کوئی اکیلا نماز پڑھے تو جتنی چاہے لمبی کرے“ یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے۔

۵۷۱ حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے کہا، خدا کی قسم اے اللہ تعالیٰ کے پیغمبر! میں فلاں شخص کی وجہ سے صبح کی نماز سے پیچھے رہ جاتا ہوں، کیونکہ وہ ہمیں لمبی نماز پڑھاتا ہے، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی نصیحت میں اس دن سے زیادہ غصہ میں نہیں دیکھا، پھر آپ نے

شَمَّ قَالَ إِنَّ مِنْكُمْ مُنْفِرِينَ فَأَيُّكُمْ مَا صَلَّيَ بِالنَّاسِ فَلْيُخَفِّفْ
فَإِنَّ فِيهِمُ الضَّعِيفَ وَالْكَبِيرَ وَذَا الْحَاجَةِ . رَوَاهُ الشَّيْخَانِ .
۵۷۲ . وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ مَا صَلَّيْتُ وَرَاءَ إِمَامٍ قَطُّ أَخَفَّ
صَلَاةً وَلَا أَتَمَّ مِنَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم وَإِنْ كَانَ لَيَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ
فَيُخَفِّفُ مَخَافَةَ أَنْ تُفْتَنَ أُمُّهُ . رَوَاهُ الشَّيْخَانِ .
۵۷۳ . وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ إِنْ لَاقَوْهُ فِي الصَّلَاةِ
أُرِيدَ أَنْ أُطَوَّلَ فِيهَا فَاسْمَعْ بُكَاءَ الصَّبِيِّ فَاتَجَوَّزْ فِي صَلَاتِي
كَرَاهِيَةً أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمِّهِ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

۵۷۱ . بخاری کتاب الاذان ص ۹۱ باب تخفيف الامام في القيام... الخ ، مسلم کتاب
الاذان ص ۱۸۱ باب امر الائمة بتخفيف الصلوة في تمام .

۵۷۲ . بخاری کتاب الاذان ص ۹۱ باب من اخف الصلوة عند بكاء الصبي ، مسلم
کتاب الصلوة ص ۱۸۱ باب امر الائمة بتخفيف الصلوة في تمام .
۵۷۳ . بخاری کتاب الاذان ص ۹۱ باب من اخف الصلوة عند بكاء الصبي .

فرمایا تم میں سے بعض لوگوں کو بھگانے والے ہیں جو بھی تم سے لوگوں کو نماز پڑھانے، تو وہ ہلکی نماز پڑھانے،
بلاشبہ ان میں کمزور، بوڑھے اور ضرورت مند لوگ ہوتے ہیں۔ یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے۔

۵۷۲ . حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ ہلکی اور مکمل نماز
کبھی بھی کسی امام کے پیچھے نہیں پڑھی، آپ جب بچے کے رونے کی آواز سنتے تو نماز کو ہلکا فرمادیتے، اس بات
سے ڈرتے ہوئے کہ اس کی ماں آزارناش میں پڑے گی (یعنی اس کی توجہ ادھر مبذول ہوگی)
یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے۔

۵۷۳ . حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”میں نماز میں کھڑا
ہوتا ہوں، چاہتا ہوں کہ اس میں قرآن لمبی کروں، بچے کے رونے کی آواز سنتا ہوں، تو نماز میں انتشار کر لیتا ہوں
اس بات کو ناپسند سمجھتے ہوئے کہ میں اسکی ماں کو مشقت میں ڈالوں“ یہ حدیث بخاری نے نقل کی ہے۔

اٰخِرَ اللَّيْلِ فَاِنَّ صَلٰوةَ اٰخِرِ اللَّيْلِ مَشْهُودَةٌ وَذٰلِكَ اَفْضَلُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.
 ۵۸۳۔ وَعَنْ بُرَيْدَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ الْوُتْرُ
 حَقٌّ فَمَنْ لَّمْ يُوتِرْ فَلَيْسَ مِنَّا الْوُتْرُ حَقٌّ فَمَنْ لَّمْ يُوتِرْ فَلَيْسَ مِنَّا
 الْوُتْرُ حَقٌّ فَمَنْ لَّمْ يُوتِرْ فَلَيْسَ مِنَّا. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَاسْنَادُهُ حَسَنٌ.
 ۵۸۴۔ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
 اِنَّ اللَّهَ تَعَالٰی زَادَكُمْ صَلٰوةً وَهِيَ الْوُتْرُ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي مُسْنَدِ
 الشَّامِيِّينَ وَقَالَ الْحَافِظُ فِي الدِّرَاسَةِ بِاسْنَادٍ حَسَنٍ.

۵۸۲ مسلّم کتاب صلوٰۃ المسافرین ص ۲۵۱ باب صلوٰۃ اللیل وعدد... الخ۔
 ۵۸۳ ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ ص ۱۱۱ باب فی من لم یوتر۔
 ۵۸۴ الدرایتہ کتاب الصلوٰۃ ص ۱۸۹ باب صلوٰۃ الوتر نقلا عن المسند الشامیین
 للطبرانی۔

رات کے آخری حصہ کی نماز فرشتوں کے حاضر ہونے کا وقت ہے اور یہ بہتر ہے۔
 یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

۵۸۳۔ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ نے کہا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا، وتر
 واجب ہیں، جس نے وتر نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں، وتر واجب ہیں جس نے وتر نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں
 وتر واجب ہیں جس نے وتر نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں۔
 یہ حدیث ابوداؤد نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد حسن ہے۔

۵۸۴۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے
 تم پر ایک نماز زیادہ کی ہے اور وہ وتر ہے۔"

یہ حدیث طبرانی نے مسند شامیین میں نقل کی ہے۔ حافظ نے درایہ میں کہا ہے، اسناد حسن کے ساتھ
 (نقل کی ہے)۔

۵۸۵۔ وَعَنْ أَبِي تَمِيمٍ الْجَيْشَانِيِّ أَنَّ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ خَطَبَ النَّاسَ يَوْمَ جُمُعَةٍ فَقَالَ إِنَّ أَبَا بَصْرَةَ حَدَّثَنِي أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِنَّ اللَّهَ زَادَكُمْ صَلَاةً وَهِيَ الْوُتْرُ فَصَلُّوْهَا فِيمَا بَيْنَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ إِلَى صَلَاةِ الْفَجْرِ قَالَ أَبُو تَمِيمٍ فَأَخَذَ بِيَدِي أَبُو ذَرٍّ فَسَارَ فِي الْمَسْجِدِ إِلَى أَبِي بَصْرَةَ فَقَالَ لَهُ أَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَا قَالَ عَمْرُو قَالَ أَبُو بَصْرَةَ أَنَا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ وَالطَّبْرَانِيُّ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ.

۵۸۶۔ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ نَامَ عَنْ وَتْرِهِ أَوْ نَسِيَهُ فَلْيَصِلْهُ إِذَا أَصْبَحَ أَوْ ذَكَرَهُ رَوَاهُ الدَّارِقُطْنِيُّ

۵۸۵ مسند احمد ۶۶۲، مستدرک حاکم ۵۹۳، مجمع الزوائد کتاب الصلوة ۳۳۳ باب ماجاء فی الوتر نقلاً عن الطبرانی فی الکبیر۔
۵۸۶ دارقطنی کتاب الوتر ۳۲۲ باب من نام عن وتره او نسیه۔

۵۸۵۔ ابو تیمم الجیشانی سے روایت ہے کہ حضرت عمرو بن العاصؓ نے جمعہ کے دن لوگوں کو خطبہ دیا اور کہا، ابوبصر نے مجھ سے حدیث بیان کی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے تم پر ایک نماز زیادہ کی ہے اور وہ وتر ہے، تو اسے نماز عشاء اور نماز فجر کے درمیان پڑھو“ ابو تیمم نے کہا، حضرت ابو ذرؓ میرا ہاتھ پکڑ کر مسجد میں ابوبصر کی طرف لے گئے اور ان سے کہا، کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے جو عمروؓ نے کہا، ابوبصرؓ نے کہا میں نے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔
یہ حدیث احمد، حاکم اور طبرانی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۵۸۶۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جو شخص اپنے وتر سے سو جائے یا بھول جائے (یعنی ادا نہ کر سکے) تو اسے چلیے کہ جب صبح کرے یا اسے یاد آئے تو پڑھ لے۔“

اللَّهِ ﷻ لَا تُوتِرُوا بِثَلَاثٍ تُشَبِّهُوا بِصَلَاةِ الْمَغْرِبِ وَلَكِنْ
أُوتِرُوا بِخَمْسٍ أَوْ سَبْعٍ أَوْ بِتِسْعٍ أَوْ بِأَحَدِي عَشْرَةٍ أَوْ أَكْثَرَ
مِنْ ذَلِكَ. رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ نَصْرِ الْمُرُوزِيُّ وَابْنُ حَبَّانَ وَالْحَاكِمُ
وَقَالَ الْعِرَاقِيُّ إِسْنَادُهُ صَحِيحٌ.

۵۹۳۔ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷻ قَالَ الْوِتْرُ سَبْعٌ أَوْ خَمْسٌ وَلَا نَجِبُ
ثَلَاثًا بِتَرَاوَعٍ. رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ نَصْرِ وَالطَّحَاوِيُّ وَقَالَ الْعِرَاقِيُّ
إِسْنَادُهُ صَحِيحٌ.

۵۹۴۔ وَعَنْ عَائِشَةَ ﷻ قَالَتْ الْوِتْرُ سَبْعٌ أَوْ خَمْسٌ وَإِنَّ

۵۹۲ قیام اللیل کتاب الوتر مسئلہ ۲۱۵ باب الوتر بثلاث عن الصحابة والتابعين
صحيح ابن حبان كتاب الصلوة ص ۶۸ رقم الحديث ۲۳۲، مستدرک حاکم
کتاب الوتر مسئلہ ۲۱۴ باب الوتر حق۔

۵۹۳ قیام اللیل کتاب الوتر مسئلہ ۲۱۵ باب الوتر بثلاث عن الصحابة، طحاوی
کتاب الصلوة ص ۱۹۹ باب الوتر۔

نے فرمایا "تین رکعت وتر ادا نہ کر دو کہ مغرب کی نماز سے مشابہ کر دو، اور لیکن پانچ، سات، نو، گیارہ یا اس
سے زیادہ۔"

یہ حدیث محمد بن نصر المروزی، ابن حبان اور حاکم نے نقل کی ہے، حافظ عراقی نے کہا، اس کی اسناد صحیح ہے
۵۹۳۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا، "وتر سات یا پانچ رکعت ہیں اور ہم تین ناقص رکعت کو پسند
نہیں کرتے۔"

یہ حدیث محمد بن نصر اور طحاوی نے نقل کی ہے، عراقی نے کہا اس کی اسناد صحیح ہے۔
۵۹۴۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا "وتر سات یا پانچ رکعت ہیں اور میں ناپسند سمجھتی

لَا كَرَهُ أَنْ يَكُونَ ثَلَاثًا مُتَرَاةً . رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ نَصْرٍ وَالطَّحَاوِيُّ
وَقَالَ الْعِرَاقِيُّ إِسْنَادُهُ صَحِيحٌ .

قَالَ الْيَمُومِيُّ أَنَّ الْوُتْرَ بِثَلَاثٍ قَدْ ثَبَتَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ
وَجَمَاعَتِهِ مِنَ الصَّحَابَةِ ﷺ فَانْتَهَى فِي هَذِهِ الْأَحَادِيثِ
مَحْمُولٌ عَلَى أَنْ يُصَلِّيَ وَتَرًا بِثَلَاثِ رَكَعَاتٍ وَلَمْ يَتَقَدَّمْهُ تَطَوُّعٌ
إِمَّا رَكَعَتَانِ وَإِمَّا أَرْبَعُ رَكَعَاتٍ أَوْ أَكْثَرُ مِنْ ذَلِكَ .

بَابُ الْوُتْرِ بِرَكَعَةٍ

۵۹۵- عَنِ ابْنِ عُمَرَ ﷺ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ صَلَاةِ
الَّيْلِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَاةُ اللَّيْلِ مَثْنَى مَثْنَى فَإِذَا خَشِيَ

۵۹۴- قِيَامُ اللَّيْلِ كِتَابُ الْوُتْرِ ۲۱۵ بَابُ الْوُتْرِ بِثَلَاثٍ عَنِ الصَّحَابَةِ ، طَحَاوَعِي
كِتَابُ الصَّلَاةِ ۱۹۱ بَابُ الْوُتْرِ .
ہوں کہ وہ تین تا تین رکعت ہوں

یہ حدیث محمد بن نصر اور طحاوی نے نقل کی ہے ، حافظ عراقی نے کہا ہے اس کی اسناد صحیح ہے ۔
نیموی نے کہا ، تین رکعت وتر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی جماعت سے ثابت
ہیں ، ان احادیث میں جو منع کیا گیا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ صرف تین رکعت وتر پڑھے جائیں اور اس سے پہلے
دو ، چار یا اس سے زیادہ نفل نہ پڑھے جائیں ۔

بَابُ - اِیْکِ رَکْعَتٍ وَتَرٍ

۵۹۵- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے رات کی
نماز کے بارہ میں پوچھا تو آپ نے فرمایا ”رات کی نماز دو ، دو رکعت ہیں ، جب تم میں سے کوئی صبح طلوع ہونے

لَهُ سَوَاحِكُهُ وَطَهْوَرُهُ فَيَبْعَثُهُ اللَّهُ مَا شَاءَ أَنْ يَبْعَثَهُ مِنَ
 اللَّيْلِ فَيَتَسَوَّلُ وَيَتَوَضَّأُ وَيُصَلِّيُ تِسْعَ رَكَعَاتٍ لَا يَجْلِسُ
 فِيهَا إِلَّا فِي الثَّامِنَةِ فَيَذْكُرُ اللَّهَ وَيَحْمَدُهُ وَيَدْعُوهُ ثُمَّ
 يَنْهَضُ وَلَا يُسَلِّمُ ثُمَّ يَقُومُ فَيُصَلِّيُ التَّاسِعَةَ ثُمَّ يَقْعُدُ فَيَذْكُرُ
 اللَّهَ وَيَحْمَدُهُ وَيَدْعُوهُ ثُمَّ يُسَلِّمُ تَسْلِيمًا يُسَمِّنَا ثُمَّ يُصَلِّيُ
 رَكَعَتَيْنِ بَعْدَ مَا سَلَّمَ وَهُوَ قَاعِدٌ فِتْلِكَ إِحْدَى عَشْرَةَ رَكَعَةً
 يَا بَنِي فَلَمَّا أَسَنَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ وَأَخَذَهُ اللَّحْمُ أَوْتَرَ بِسَبْعٍ
 وَصَنَعَ فِي الرُّكَعَتَيْنِ مِثْلَ صَنِيعِهِ الْأَوَّلِ فِتْلِكَ تِسْعُ يَا بَنِي
 وَكَانَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ إِذَا صَلَّى صَلَاةً أَحَبَّ أَنْ يُدْأَى مِنْهَا
 وَكَانَ إِذَا غَلَبَهُ نَوْمٌ أَوْ وَجَعٌ عَنْ قِيَامِ اللَّيْلِ صَلَّى مِنَ النَّهَارِ
 ثِنْتَيْ عَشْرَةَ وَلَا أَعْلَوْ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ قَرَأَ الْقُرْآنَ كُلَّهُ

آپ کی مسواک اور وضوء تیار رکھتے، اللہ تعالیٰ رات کو جب آپ کو اٹھانا چاہتے اٹھتے، آپ مسواک کر کے
 وضوء فرماتے اور نو رکعات نماز پڑھتے، اس میں آپ سوائے اٹھویں رکعت کے نہ بیٹھتے، تو آپ اللہ تعالیٰ کا ذکر
 اس کی حمد اور اللہ تعالیٰ سے دعا فرماتے، پھر آپ اٹھتے اور سلام نہ پھیرتے، پھر آپ کھڑے ہو کر نویں رکعت
 پڑھتے، پھر بیٹھتے، اللہ تعالیٰ کا ذکر حمد اور اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتے پھر سلام پھیرتے جو ہمیں بھی سنتے، پھر آپ
 سلام پھیرنے کے بعد بیٹھتے ہوتے دو رکعتیں پڑھتے، تو یہ گیارہ رکعتیں ہوتیں، اسے میرے بیٹے! جب نبی اکرم
 صلی اللہ علیہ وسلم مہر ہو گئے اور آپ کا جسم بھاری ہو گیا، آپ نے سات رکعت وتر ادا فرمائے اور دو رکعتوں
 میں آپ ایسا ہی کرتے جیسا پہلے کرتے تھے تو یہ نو رکعت ہوئیں، اسے میرے بیٹے! اور اللہ تعالیٰ کے پیغمبر صلی اللہ
 علیہ وسلم جب نماز ادا فرماتے، یہ پسند فرماتے کہ اس پر ہمیشگی فرمائیں اور جب آپ پر تہجد سے نیند غالب ہوتی یا کوئی
 تکلیف ہوتی، تو آپ دن میں بارہ رکعت ادا فرماتے اور میرے علم میں نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم

فِي لَيْلَةٍ وَلَا صَلَّى لَيْلَةً إِلَى الصُّبْحِ وَلَا صَامَ شَهْرًا كَامِلًا غَيْرَ
رَمَضَانَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَابُودَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ.

۵۹۱. وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
عَنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا تُؤْتِرُوا بِثَلَاثٍ أَوْ تَرُفُوا بِخُمْسٍ
أَوْ يَسْبِجُ وَلَا تُشَبِّهُوا بِصَلَاةِ الْمَغْرِبِ. رَوَاهُ الدَّارِقُطْنِيُّ وَالْحَاكِمُ
وَالْبَيْهَقِيُّ وَقَالَ الْحَافِظُ إِسْنَادُهُ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ.

۵۹۲. وَعَنْ عِرَاقِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُولُ

۵۹. مسلم کتاب صلوٰۃ المسافرین ص ۱۵۴ باب صلوٰۃ اللیل وعدد رکعات النبی صلی اللہ علیہ وسلم،
مسند احمد ص ۵۲، ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ ص ۱۹۹ باب فی صلوٰۃ اللیل، نسائی کتاب قیام اللیل
وتطوع النهار ص ۱۵۴ باب کیف الوتر یسبع -

۵۹۱ دارقطنی کتاب الوتر ص ۲۴۲ باب تشبہوا الوتر بصلوٰۃ المغرب، مستدرک حاکم
کتاب الوتر ص ۲۳۲ باب الوتر یسبع، سنن الکبیری للبیہقی کتاب الصلوٰۃ ص ۱۱۲ باب
من اوتر بثلاث موصولات... الخ - الدراية. کتاب الصلوٰۃ ص ۱۱۲ باب صلوٰۃ الوتر.

نے پورا قرآن پاک ایک رات میں پڑھا اور نہ پوری رات صبح تک نماز پڑھی اور رمضان کے علاوہ پورا مہینہ (مسلم)
روزے رکھے۔

یہ حدیث مسلم، احمد، ابوداؤد اور نسائی نے نقل کی ہے۔

۵۹۱۔ ابوسلمہ اور عبد الرحمن الاعرج نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا ”تین رکعت وتر نہ پڑھو، پانچ یا سات رکعت وتر پڑھو، مغرب کی نماز کے مشابہ نہ بناؤ۔“

یہ حدیث دارقطنی، حاکم اور بیہقی نے نقل کی ہے، حافظ نے کہا، اس کی اسناد بخاری مسلم کی شرط پر ہے۔

۵۹۲۔ عراق بن مالک سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

وَآخِرُونَ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ.

بَابُ الْوُثْرِ بِخَمْسٍ أَوْ أَكْثَرٍ مِنْ ذَلِكَ

۵۸۷۔ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ بَتُّ فِي بَيْتِ خَالَتِي مَيْمُونَةَ رضی اللہ عنہا فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْعِشَاءَ ثُمَّ جَاءَ فَصَلَّى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ نَامَ ثُمَّ قَامَ فَجِئْتُ فَقُمْتُ عَنْ كِسَارِهِ فَجَعَلَنِي عَنْ يَمِينِهِ فَصَلَّى خَمْسَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ صَلَّى رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ نَامَ حَتَّى سَمِعْتُ غَطِيطَهُ أَوْ قَالَ خَطِيطَهُ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۸۷ بخاری کتاب الاذان ص ۹۹ باب یقوم عن یمین الامام... الخ - ۸۵

یہ حدیث دارقطنی اور دیگر محدثین نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

باب۔ وتر پانچ رکعت ہیں یا اس سے زیادہ

۵۸۸۔ سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا، میں نے اپنی خالہ ام المومنین حضرت ميمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں رات گزاری، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز ادا فرمائی، آپ تشریف لائے تو چار رکعت ادا فرمائیں، پھر آپ سو گئے، پھر نماز کے لیے کھڑے ہو گئے، تو میں آیا آپ کے بائیں جانب کھڑا ہو گیا، آپ نے مجھے اپنی دائیں جانب کر دیا، آپ نے پانچ رکعت ادا فرمائیں، پھر دو رکعتیں پڑھیں پھر آپ سو گئے، یہاں تک کہ میں نے آپ کے نحر لے لئے غلطی اور خطیطہ کا ایک ہی معنی ہے، راوی کو شک ہے کہ انہوں نے کون سا لفظ کہا، پھر آپ نماز کے لیے تشریف لے گئے۔

یہ حدیث بخاری نے نقل کی ہے۔

۵۸۸۔ وَعَنْهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ حَتَّى صَلَّى ثَمَانِ رَكَعَاتٍ ثُمَّ أَوْتَرَ بِخَمْسٍ وَلَمْ يَجْلِسْ بَيْنَهُمَا. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَفِي إِسْنَادِهِ لِيْنٌ۔

۵۸۹۔ وَعَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً يُؤْتِرُ مِنْ ذَلِكَ بِخَمْسٍ لَا يَجْلِسُ فِي شَيْءٍ إِلَّا فِي الْآخِرِ مَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۵۹۰۔ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ قَالَ انْطَلَقْتُ إِلَى عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا فَقُلْتُ يَا أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ أَبْيَعِيْنِي عَنْ وَتْرِ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَتْ كُنَّا نَعِدُّ

۵۸۸۔ ابوداؤد کتاب الصلوۃ مج ۱۹۲ باب فی صلوۃ اللیل۔

۵۸۹۔ مسلم کتاب صلوۃ المسافرين مج ۲۵۴ باب صلوۃ اللیل وعدد رکعات النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔

۵۸۸۔ سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا، تو آپ نے دو دو رکعتیں ادا فرمائیں، یہاں تک کہ آپ نے آٹھ رکعت ادا فرمائیں، پھر آپ نے پانچ رکعت وتر ادا فرمائے اور ان کے درمیان نہیں بیٹھے۔

یہ حدیث ابوداؤد نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد میں کمزوری ہے۔

۵۸۹۔ ہشام نے بواسطہ اپنے والد بیان کیا کہ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو تیرہ رکعت ادا فرماتے، ان میں سے پانچ رکعتوں کے ساتھ وتر ادا فرماتے، آپ کسی چیز میں نہیں بیٹھتے تھے، مگر آخر میں۔

یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

۵۹۰۔ سعد بن ہشام نے کہا، میں نے ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس جا کر عرض کیا اے ام المؤمنین! مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وتر کے بارہ میں بتائیں، تو انہوں نے کہا "ہم آپ کے لیے

۵۸۹۔ یہ اور اس جیسی دیگر روایات کا مطلب یہ ہے کہ فراغت اور سلام کے لیے صرف آخر میں بیٹھتے تھے،

أَحَدُكُمْ الصُّبْحَ صَلَّى رَكْعَةً وَاحِدَةً تُؤْتِرُ لَهُ مَا قَدْ صَلَّى
رَوَاهُ الْجَمَاعَةُ -

۵۹۶۔ وَعَنْ عَائِشَةَ ؓ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي بِاللَّيْلِ
أَحَدِي عَشْرَةَ رَكْعَةً يُؤْتِرُ مِنْهَا بِوَاحِدَةٍ فَإِذَا فَرَغَ مِنْهَا اضْطَجَعَ
عَلَى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ حَتَّى يَأْتِيَهُ الْمُؤَذِّنُ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ
رَوَاهُ الشَّيْخَانِ -

۵۹۵ بخاری ابواب الوتر ۱۳۵ باب ما جاء في الوتر، مسلم کتاب صلوٰۃ المسافرين
۲۵۴ باب صلوٰۃ اللیل وعدد رکعات النبی صلی اللہ علیہ وسلم، ترمذی ابواب
الصَّلٰوة ۹۸ باب ما جاء ان صلوٰۃ اللیل مثنیٰ مثنیٰ، ابوداؤد کتاب الصَّلٰوة ۱۸۴
باب صلوٰۃ اللیل مثنیٰ مثنیٰ، نسائی کتاب قیام اللیل... الخ ۲۲۲ باب کیف
صلوٰۃ اللیل ابن ماجہ ابواب اقامۃ الصَّلٰوة... الخ ۹۷ باب ما جاء في صلوٰۃ
اللیل رکعتین... الخ، مسند احمد ۲۱۲ -

۵۹۶ مسلم کتاب صلوٰۃ المسافرين ۲۵۳ باب صلوٰۃ اللیل وعدد رکعات النبی
صلی اللہ علیہ وسلم واخرجه البخاری فی ۸۴، ۱۳۵، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷
۹۳۳ ولكن لم اجد فيه "تُؤْتِرُ مِنْهَا بِوَاحِدَةٍ"۔

کاغف کھائے، ایک رکعت پڑھ لے، وہ اس کے لیے پڑھی ہوئی نماز کو وتر بنا دیں گی۔
یہ حدیث محدثین کی جماعت نے نقل کی ہے۔

۵۹۶۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے "بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات
کو گیارہ رکعت ادا فرماتے ان میں سے کچھ رکعات ایک کے ساتھ وتر بنا دیتے۔ پھر جب آپ اس سے فارغ ہوتے تو اپنے
دائیں پہلو مبارک پر لیٹ جاتے، یہاں تک کہ مؤذن آتا تو آپ ہلکی سی دو رکعتیں (سنت فجر) ادا فرماتے۔"
یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے۔

۵۹۷۔ وَعَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ ۖ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَوْتَرَ بِرُكْعَةٍ. رَوَاهُ الدَّارِقُطِيُّ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ.

۵۹۸۔ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو ۖ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَفْصِلُ بَيْنَ الْوُتْرِ وَالشَّفْعِ بِتَسْلِيمَةٍ وَيُسْمِعُنَاهَا. رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ قَوِيٍّ.

۵۹۹۔ وَعَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ ۖ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ الْوُتْرُ حَقٌّ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ فَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُؤْتَرَ بِخَمْسٍ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُؤْتَرَ بِثَلَاثٍ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُؤْتَرَ بِوَاحِدَةٍ

۵۹۷ دارقطنی کتاب الوتر ص ۳۳۲ باب ما یقرأ فی رکعات الوتر والقنوت۔

۵۹۸ مسند احمد ص ۴۶۰۔

۵۹۷۔ قاسم بن محمد نے ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک رکعت کے ساتھ وتر ادا فرماتے۔

یہ حدیث دارقطنی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۵۹۸۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر اور دو رکعتوں کے درمیان سلام کا فاصلہ فرماتے اور سلام ہمیں سناتے تھے۔

یہ حدیث احمدی اسناد قوی کے ساتھ نقل کی ہے۔

۵۹۹۔ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے کہا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وتر ہر مسلمان پر ضروری ہے۔ واجب ہیں جو شخص پسند کرتا ہے کہ پانچ رکعت وتر پڑھے تو وہ پڑھ لے اور جو شخص تین رکعت پسند کرتا ہے تو وہ ایسا کرے اور جو شخص ایک رکعت پسند کرتا ہے تو وہ اس طرح کرے۔

فَلْيَفْعَلْ رَوَاهُ الْأَرْبَعَةُ وَالْآخَرُونَ إِلَّا التِّرْمِذِيُّ وَالصَّوَابُ وَقَفُّهُ -
 ۶۰۰۔ وَعَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ
 كَانَ يُفْصِلُ بَيْنَ شَفْعِهِ وَوِشْرِهِ بِتَسْلِيمَتِهِ وَأَخْبَرَنَا عَنْ عُمَرَ رضی اللہ عنہ
 أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَفْعَلُ ذَلِكَ - رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَفِي إِسْنَادِهِ مَقَالٌ -
 ۶۰۱۔ وَعَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہ كَانَ يُسَلِّمُ بَيْنَ
 الرَّكْعَتَيْنِ وَالرَّكْعَتَيْنِ فِي الْوُتْرِ حَتَّى يَأْمُرَ بِبَعْضِ حَاجَتِهِ
 رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ -

۵۹۹ ابوداؤد کتاب الصلوة ص ۱۱۲ باب کم الوتر، نسائی کتاب قیام اللیل... الخ
 ۶۰۰ مستدرک حاکم کتاب الوتر ص ۱۹۲ باب ما جاء فی الوتر ثلاث
 ۶۰۱ بخاری ابواب الوتر ص ۱۳۵ باب ما جاء فی الوتر -

یہ حدیث ترمذی کے علاوہ اصحاب اربعہ اور دیگر محدثین نے نقل کی ہے اور درست ہے کہ یہ حدیث
 موقوف ہے۔
 ۶۰۰۔ سالم بن عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ اپنی دو رکعتوں اور اپنے وتر کے درمیان
 سلام کا فاصلہ کرتے اور ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایسا ہی فرماتے تھے۔
 یہ حدیث طحاوی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد میں کلام ہے۔
 ۶۰۱۔ نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ وتر کی ایک اور دو رکعتوں کے درمیان
 سلام پھیرتے، یہاں تک کہ اپنی کسی ضرورت کے متعلق (کننا ہوتا تو) کہتے۔
 یہ حدیث بخاری نے نقل کی ہے۔

۶۰۱۔ حضرت حسن بصریؒ سے کہا گیا کہ حضرت ابن عمرؓ کی دو رکعتوں پر سلام پھیر دیتے تھے تو انہوں نے جواباً کہا کہ حضرت
 عمرؓ ان سے زیادہ فقیہ تھے۔ وہ دوسری رکعت میں تکبیر کہہ کر اٹھ کھڑے ہوتے تھے (سلام نہیں پھیرتے تھے) مگر
 حاکم کتاب الوتر ص ۱۳۵ -

۶۰۲۔ وَعَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمَزْنِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ صَلَّى ابْنُ عُمَرَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ يَا غُلَامُ ارْحَلْ لَنَا شَمَّ قَامُوا وَتَرَبَّرَكْعَةً رَوَاهُ سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَقَالَ الْحَافِظُ فِي الْفَتْحِ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ -

۶۰۳۔ وَعَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ أَوْتَرْتُ مُعَاوِيَةَ رضی اللہ عنہ بَعْدَ الْإِشَاءِ بِرَكْعَةٍ وَعِنْدَهُ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ فَأَلْفَى ابْنَ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ فَخَبَرَهُ فَقَالَ دَعُهُ فَإِنَّهُ قَدْ صَحِبَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ -

۶۰۴۔ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ التَّيْمِيِّ قَالَ قُلْتُ لَا يَغْلِبُنِي اللَّيْلَةُ عَلَى الْمَقَامِ أَحَدٌ فَقُمْتُ أَصَلَّيْتُ فَوَجَدْتُ حَسَّ رَجُلٍ مِنْ

۶۰۲ فتح الباری ابواب الوتر ۳۳۷ نقلًا عن سعيد بن منصور، طحاوی کتاب الصلوة ۱۹۲ باب الوتر -

۶۰۳ بخاری کتاب المناقب ۵۳۱ باب ذکر معاویۃ -

۶۰۲۔ بکر بن عبداللہ المزنی نے کہا، ابن عمرؓ نے دو رکعت نماز ادا کی، پھر کہا ”اے غلام! ہمارے لیے سواری پر کجاوہ ڈال دو“ پھر کھڑے ہو کر ایک رکعت وتر ادا کیا۔

یہ حدیث سعید بن منصور نے نقل کی ہے، حافظ نے فتح میں کہے ”صحیح سند کے ساتھ“

۶۰۳۔ ابن ابی ملیکہ نے کہا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے عشاء کے بعد ایک رکعت وتر ادا کیا، ان کے پاس ابن عباس رضی اللہ عنہ کا آزادہ کردہ غلام بھی تھا، اس نے ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس آکر انہیں یہ بات بتائی تو ابن عباسؓ نے کہا، انہیں چھوڑ دو، وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں۔

یہ حدیث بخاری نے نقل کی ہے۔

۶۰۴۔ عبدالرحمن التیمی نے کہا، میں نے (اپنے جی میں) کہا، آج رات تہجد کے لیے کھڑا ہونے میں مجھ سے کوئی نہیں بڑھ سکتا، میں کھڑا ہو کر نماز پڑھنے لگا، میں نے اپنے پیچھے کسی شخص کے پاؤں کی چاپ سنی، تو وہ حضرت عثمان

خَلْفَ ظَهْرِي فَإِذَا عَثْمَانُ بْنُ عَمَّانَ فَتَنَحَّيْتُ لَهُ فَقَدَّرَ فَاسْتَفْتَحَ الْقُرْآنَ حَتَّى خَتَمَ ثُمَّ رَكَعَ وَسَجَدَ فَقُلْتُ أَوْهَمَ الشَّيْخُ فَلَمَّا صَلَّى قُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّمَا صَلَّيْتُ رَكْعَةً وَاحِدَةً فَقَالَ أَجَلُ هِيَ وَثَرِي. رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَالدَّارِقُطْنِيُّ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

۶۰۵۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ أَمَّا سَعْدُ بْنُ ابْنِ وَقَّاصٍ رضی اللہ عنہ فِي صَلَاةِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ فَلَمَّا انْصَرَفَ تَنَحَّيْتُ فِي نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ فَصَلَّى رَكْعَةً فَاتَّبَعْتُهُ فَأَخَذْتُ بِيَدِهِ فَقُلْتُ يَا أَبَا إِسْحَقَ مَا هَذِهِ الرَّكْعَةُ فَقَالَ وَثَرٌ أَنَا مُعَلِّمُهُ قَالَ عَمَرُو فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِمُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ فَقَالَ كَانَ يُؤْتِرُ بِرَكْعَةٍ لَيَعْنِي سَعْدًا. رَوَاهُ

۶۰۴۔ طحاوی کتاب الصلوة ص ۲۱۱ باب الوتر، دارقطنی کتاب الوتر ص ۳۳ باب ما یقرأ فی رکعات الوتر... الخ۔

بن عثمان تھے، میں ان کی خاطر ایک طرف ہو گیا، انہوں نے آگے بڑھ کر قرآن پاک شروع کیا، یہاں تک کہ پورا قرآن پاک ختم کر لیا، پھر رکوع اور سجدہ کیا، میں نے کہا، بوڑھے کو دہم ہو گیا ہے، جب وہ نماز پڑھ چکے، میں نے کہا، اے امیر المؤمنین، آپ نے تو ایک رکعت پڑھی ہے، انہوں نے کہا، ہاں یہ میرے وتر ہیں۔ یہ حدیث طحاوی اور دارقطنی نے نقل کی ہے، اس کی اسناد حسن ہے۔

۶۰۵۔ عبد اللہ بن سلمہ نے کہا، حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے ہمیں عشاء کی امامت کرائی، جب انہوں نے سلام پھیرا تو مسجد کے ایک کونہ میں ہو کر ایک رکعت پڑھی، میں بھی ان کے پیچھے ہولیا، میں نے ان کا ہاتھ پکڑ کر کہا، اے ابوالحق! یہ ایک رکعت کیا ہے، انہوں نے کہا، وتر ہیں، میں پڑھ کر سو جاتا ہوں۔ عمرو بن مبرہ (جو کہ عبد اللہ بن سلمہ کے اس حدیث میں شاگرد ہیں) نے کہا، میں نے یہ بات حضرت سعد کے بیٹے مصعب سے بیان کی، تو انہوں نے بتایا کہ حضرت سعدؓ ایک رکعت وتر پڑھتے تھے۔

الطَّحَاوِيُّ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ۔

۶۰۶۔ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ بْنِ صَغِيرٍ رضی اللہ عنہ وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ قَدْ مَسَحَ وَجْهَهُ زَمَنَ الْفَتْحِ أَنَّهُ رَأَى سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَاصٍ رضی اللہ عنہ وَكَانَ سَعْدٌ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ يُؤْتِرُ بِوَاحِدَةٍ بَعْدَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ لَا يَزِيدُ عَلَيْهَا حَتَّى يَقُومَ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الْمَعْرِفَةِ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ۔

قَالَ النَّيْمِيُّ وَفِي الْبَابِ أَثَرُ أُخْرَى جَلَّهَا لَا تَخْلُو عَنْ مَقَالٍ وَالْأَمْرُ وَاسِعٌ لَكِنَّ الْأَفْضَلَ أَنْ يُصَلِّيَ تَطَوُّعًا شَعْرَ يُصَلِّيَ الْوُتْرَ بِثَلَاثِ رَكَعَاتٍ مَوْصُولَةٍ۔

۶۰۵۔ طحاوی کتاب الصَّلَاةِ ۲۰۳ باب الوتر۔

۶۰۶۔ معرفة السنن والآثار کتاب الصَّلَاةِ ۵۹ رقم الحديث ۵۹۹، بخاری کتاب الدعاء ۹۴۴ باب الدعاء للصبي بالبركة۔

یہ حدیث طحاوی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد حسن ہے۔

۶۰۶۔ حضرت عبد اللہ بن ثعلبہ بن صغیر رضی اللہ عنہ جن کے چہرے پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے موقع پر ہاتھ مبارک پھیرا تھا، سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ بدر میں حاضر ہوئے تھے، عشاء کی نماز کے بعد ایک رکعت وتر پڑھتے ہوئے دیکھا، حضرت سعد رات کے درمیان (تجدد کے لیے) کھڑے ہونے تک اس سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے۔ یہ حدیث بیہقی نے معرفۃ میں نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔ نیموی نے کہا، اس باب میں دوسرے آثار بھی ہیں، ان میں اکثر تنقید سے خالی نہیں (یعنی اکثر پر کلام ہے) معاملہ میں گنجائش ہے، لیکن افضل یہ ہے کہ نفل پڑھے جائیں، پھر ایک سلام سے تین رکعت وتر ادا کیے جائیں۔

۶۰۶۔ قوله وَالْأَمْرُ وَاسِعٌ الخ گنجائش کا یہ مطلب ہے کہ علوہ (مفصلاً) یا اکتھے (موملاً) پڑھے، شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا نے مسئلہ خوب سمجھا یا ہے۔ ذیل میں ہم ان کی عبارت کا خلاصہ تحریر کرتے ہیں۔

بَابُ الْوُتْرِ بِثَلَاثِ رَكَعَاتٍ

۶۰۷۔ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ
 كَيْفَ كَانَتْ صَلَاةُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي رَمَضَانَ فَقَالَتْ مَا كَانَ
 رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَزِيدُ فِي رَمَضَانَ وَلَا فِي غَيْرِهِ عَلَى إِحْدَى عَشْرَةِ رَكْعَةٍ
 يُصَلِّي أَرْبَعًا فَلَا تَسْأَلُ عَنْ حُسَيْنٍ وَطُولِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّي أَرْبَعًا فَلَا
 تَسْأَلُ عَنْ حُسَيْنٍ وَطُولِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّي ثَلَاثًا قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ يَا

باب - تین رکعت وتر

۶۰۷۔ ابوسلمہ بن عبد الرحمن سے روایت ہے کہ میں نے ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رمضان المبارک میں نماز کیسے ہوتی تھی، تو انہوں نے کہا ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم رمضان اور رمضان کے علاوہ گیارہ رکعتوں سے زیادہ نماز ادا نہیں فرماتے تھے، آپ چار رکعت نماز
 ادا فرماتے کہ ان رکعتوں کے حُن اور طوالت کے بارہ میں مت پوچھو، پھر آپ چار رکعت ادا فرماتے، تم ان
 رکعتوں کے حُن اور طوالت کے بارہ میں مت پوچھو، پھر آپ تین رکعت ادا فرماتے، ام المؤمنین حضرت عائشہ

• احاف کہتے ہیں کہ وتر تین ایک سلام کے ساتھ ہیں، یعنی دو رکعت پڑھ کر سلام پھیرے بغیر تکبیر کہہ کر اٹھ کھڑا ہو
 مالکیہ کہتے ہیں، صرف ایک رکعت وتر پڑھنا مکروہ ہے، پہلے دو رکعت پڑھ کر سلام پھیرے، پھر ایک رکعت وتر
 پڑھے، گویا پہلے دو رکعت پڑھنی ضروری ہیں، شوافع اور حنابلہ وتر کے دو قسم کرتے ہیں۔

علمہ مفصول (علیحدہ علمہ موصول (اکٹھے)

مفصول صرف ایک رکعت وتر پڑھے یا اگر پہلے نفل پڑھ رہا تھا تو آخر میں مستقل طور پر ایک رکعت وتر پڑھے۔
 موصول کی تفصیل میں اختلاف ہے، شوافع کہتے ہیں، موصول کم از کم تین رکعت پھر پانچ، سات، نو، گیارہ ہیں، ابان
 ہیں یا تو ہر دو رکعت پر سلام پھیرے یا پڑھتا رہے اور آخر میں سلام پھیرے۔

حنابلہ کہتے ہیں وتر اگر پانچ ہیں تو صرف آخر میں بیٹھے اور اگر سات یا نو ہیں تو دو بار بیٹھے اور آخر میں سلام پھیرے
 اور اگر تین اور گیارہ ہیں تو ہر دو رکعت پر سلام پھیرے (تقریر بخاری ص ۱۹۳)

رَسُولُ اللَّهِ أَتَنَامُ قَبْلَ أَنْ تُؤْتِيَ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ إِنَّ عَيْنَيَّ تَنَامَانِ وَلَا يَنَامُ قَلْبِي. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۶۰۸۔ وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَاسْتَيْقَظَ فَتَسَوَّكَ وَتَوَضَّأَ وَهُوَ يَقُولُ إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَا يَتِ الْأُولَى إِلَّا لَبَابٍ فَقَرَأَ هَؤُلَاءِ الْآيَاتِ حَتَّى خَتَمَ السُّورَةَ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ فَأَطَالَ فِيهِمَا الْقِيَامَ وَالرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ ثُمَّ انْصَرَفَ فَنَامَ حَتَّى تَفَنَخَ ثُمَّ فَعَلَ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ سِتَّ رَكْعَاتٍ كُلُّ ۶۰۷ بخاری کتاب التہجد ۱۵۴ باب قیام النبی صلی اللہ علیہ وسلم باللیل فی رمضان وغیرہ۔

صدیقہ رضی اللہ عنہما نے کہا، میں نے عرض کیا، اے اللہ تعالیٰ کے پیغمبر! کیا آپ وتر ادا فرمانے سے پہلے سوتاتے ہیں، تو آپ نے فرمایا ”اے عائشہ! بلاشبہ میری دونوں آنکھیں سوجاتی ہیں اور میرا دل نہیں سوتا۔“ اس حدیث کو بخاری نے نقل کی ہے۔

۶۰۸۔ علی بن عبد اللہ بن عباس نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے بیان کیا کہ وہ (ابن عباس) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سوتے، آپ بیدار ہوئے، سو اکیں آیات تلاوت فرماتے ہوئے وضو فرمایا۔

إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ
وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَا يَتِ
الْأُولَى إِلَّا لَبَابٍ (ال عمران ۱۹)

(بلاشبہ آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے میں
لات اور دن کے بدلنے میں یقیناً سمجھدروں
کے لیے نشانیاں موجود ہیں۔)

یہاں تک کہ آپ نے سورۃ مبارکہ ختم فرمائی، پھر کھڑے ہو کر دو رکعت ادا فرمائیں، دو رکعتوں میں قیام، رکوع اور سجدہ کو لمبا کیا، پھر آپ سلام پھیر کر سو گئے، یہاں تک کہ آپ نے خراسے پھرے، پھر آپ نے اس طرح تین بار چھ رکعت ادا فرمائیں، ان میں آپ ہر بار سو اکیں آیات تلاوت فرماتے اور یہی آیات مبارکہ

ذَلِكَ يَسْتَأْذِنُ وَيَتَوَضَّأُ وَيَقْرَأُ هَؤُلَاءِ الْآيَاتِ ثُمَّ أَوْتَرِيثَلَاثٍ رَوَاهُ
مُسْلِمٌ ۔

۶۰۹۔ وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
ﷺ كَانَ يُوتِرُ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ
وَقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ۔ رَوَاهُ الْخَمِيسَةُ إِلَّا أَبَادَاؤُدَ۔ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ۔
۶۱۰۔ وَعَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ يُوتِرُ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَقُلْ هُوَ

۶۰۸۔ مسلمانوں کا کتاب صلوٰۃ المسافرین وقصرها ص ۲۶۱ باب صلوٰۃ النبی صلی اللہ علیہ
وسلم ودعائه باللیل ۔

۶۰۹۔ نسائی کتاب قیام اللیل ... الخ ص ۲۲۹ باب کیف الوتر ثلاث، ترمذی ابواب الوتر
ص ۱۱۱ باب ماجاء ما یقرأ فی الوتر، ابن ماجہ ابواب اقامۃ الصلوٰۃ ص ۸۳ باب ماجاء
فیما یقرأ فی الوتر، مسند احمد ص ۳۵۵ ۔

تلاوت فرماتے، پھر آپ نے تین رکعت وتر ادا فرماتے۔
یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

۶۰۹۔ سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سَبِّحِ اسْمَ
رَبِّكَ الْأَعْلَى، قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ اور قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ کے ساتھ وتر ادا فرماتے تھے۔
یہ حدیث ابو داؤد کے علاوہ اصحاب خمسہ نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد حسن ہے۔

۶۱۰۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے کہا ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى
قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ اور قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ کے ساتھ وتر ادا فرماتے۔“

اللَّهُ أَحَدٌ. رَوَاهُ الْخَمْسَةُ إِلَّا التِّرْمِذِيُّ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ.

۶۱۱۔ وَعَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقْرَأُ فِي الْوُتْرِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَىٰ وَفِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ يَقُولُ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَفِي الثَّالِثَةِ يَقُولُ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ وَلَا يُسَلِّمُ إِلَّا فِي آخِرِ هَيْبَةٍ وَ يَقُولُ يَعْنِي بَعْدَ التَّسْلِيمِ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ ثَلَاثًا - رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

۶۱۲۔ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْنَى أَنَّهُ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ ﷺ الْوُتْرَ فَقَرَأَ فِي الْأُولَىٰ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَىٰ وَفِي الثَّانِيَةِ قُلْ

۶۱۰۔ نسائی کتاب قیام اللیل ۲۲۸ باب کیف الوتر بثلاث، ابوداؤد کتاب الصلوة ۲۱۱ باب ما یقرأ فی الوتر، ابن ماجہ ابواب اقامۃ الصلوة ۳۲۸ باب ماجاء فیما یقرأ فی الوتر، مسند احمد ۲۳۳۔

۶۱۱۔ نسائی کتاب قیام اللیل... الخ ۲۵۱ باب القراءة فی الوتر۔

یہ حدیث ترمذی کے علاوہ اصحاب خمسہ نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۶۱۱۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَىٰ اور دوسری رکعت میں قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ اور تیسری رکعت میں قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ تلاوت فرماتے اور سلام صرف آخری میں پھیرتے اور سلام کے بعد تین بار یہ دعا پڑھتے۔

سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ (تمام عیوب سے منزہ ہے پاک بادشاہ،

یہ حدیث نسائی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد حسن ہے۔

۶۱۲۔ حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ وتر ادا کیے، آپ نے پہلی رکعت میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَىٰ اور دوسری رکعت میں قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ

يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَفِي الثَّالِثَةِ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ فَلَمَّا قَرَعَ قَالَ
سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ ثَلَاثًا تَأَيَّمُ صَوْتَهُ بِالثَّالِثَةِ رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ
وَأَحْمَدُ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَالنَّسَائِيُّ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ.

۶۱۳۔ وَعَنْ زُرَّارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ أَنَّ عَائِشَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا حَدَّثَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ لَا يُسَلِّمُ فِي رَكْعَتَيِ
الْوُتْرِ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَآخَرُونَ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ.

۶۱۴۔ وَعَنْ الْحَسَنِ عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا صَلَّى الْعِشَاءَ دَخَلَ الْمَنْزِلَ ثُمَّ

۶۱۲ نسائی کتاب قیام اللیل... الخ ۲۵۱ باب القراءة فی الوتر، طحاوی کتاب الصلوة ۱۱۱
باب الوتر واللفظ له، مسند احمد ۴/۱۱۱ وقد ساقه النسائی فی عمل الیوم واللیلۃ
بروايات متعددة فانظر مع ترجمہ نبوی لیل ونہار ۳۳۳ برقم ۴۲۹ الی ۴۳۲۔

۶۱۳ نسائی کتاب قیام اللیل ۲۲۸ باب کیف الوتر بثلاث۔

اور تیسری رکعت میں قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ تلاوت فرمائی، جب آپ نماز سے فارغ ہوئے، تو آپ نے
تین بار یہ کلمات کہے سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ تیسری بار اپنی آواز بلند فرمائی۔
یہ حدیث طحاوی، احمد، عبد بن حمید اور نسائی نے نقل کی ہے، اس کی اسناد صحیح ہے۔

۶۱۳۔ زرّارہ بن اوفیٰ نے سعد بن ہشام سے روایت کی ہے کہ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے
ان سے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی دو رکعتوں میں سلام نہیں پھیرتے تھے۔
یہ حدیث نسائی اور دیگر محدثین نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۶۱۴۔ حسن نے بواسطہ سعد بن ہشام، ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کیا کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم جب عشاء کی نماز پڑھ لیتے، تو گھر تشریف لاتے، پھر دو رکعت پڑھتے، پھر ان سے لمبی

صَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ صَلَّى بَعْدَهُمَا رَكْعَتَيْنِ اطْوَلَ مِنْهُمَا ثُمَّ
أَوْتَرَ بِثَلَاثٍ لَا يَفْصِلُ بَيْنَهُنَّ رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ يُعْتَبَرُ بِهِ -
۶۱۵. وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَيْسٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا

بِكَمْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم يُوتِرُ قَالَتْ بِأَرْبَعٍ وَثَلَاثٍ وَثَلَاثٍ وَثَلَاثٍ وَثَمَانٍ وَثَلَاثٍ وَعَشْرَةٌ وَثَلَاثٍ وَلَمْ يَكُنْ يُوتِرُ
بِأَكْثَرٍ مِنْ ثَلَاثٍ عَشْرَةٍ وَلَا أَقْصَ مِنْ سَبْعٍ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ
وَالطَّحَاوِيُّ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

۶۱۶. وَعَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ جَرِيحٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَمَّا
الْمُؤْمِنِينَ بِأَيِّ شَيْءٍ كَانَ يُوتِرُ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَتْ كَانَ

۶۱۴. مسند احمد ۱۵۵ -

۶۱۵. مسند احمد ۱۵۹، ابوداؤد کتاب الصلوة ۱۹۳ باب فی صلوة اللیل، طحاوی

کتاب الصلوة ۱۹۶ باب الوتر -

دو رکعت ادا فرماتے، پھر آپ تین رکعت وتر ادا فرماتے، آپ ان کے درمیان فاصلہ نہیں فرماتے تھے۔

یہ حدیث احمد کے معتبر سند سے نقل کی ہے۔

۶۱۵۔ عید اللہ بن ابی قیس نے کہا، میں نے ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کتنی رکعتوں کے ساتھ وتر ادا فرماتے، ام المؤمنین نے کہا چار اور تین، چھ اور تین، آٹھ اور
تین، دس اور تین اور آپ تیرہ رکعتوں سے زیادہ اور سات رکعتوں سے کم وتر ادا نہیں فرماتے تھے۔

یہ حدیث احمد، ابوداؤد اور طحاوی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد حسن ہے۔

۶۱۶۔ عبد العزیز بن جریر نے کہا، میں نے ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا، رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کس چیز (سورہ) کے ساتھ وتر ادا فرماتے تھے۔ انہوں نے کہا، ”آپ پہلی رکعت میں سَبَّحِ اسْمُ

يَقْرَأُ فِي الْأُولَى بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَىٰ وَفِي الثَّانِيَةِ يَقُولُ
يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَفِي الثَّلَاثَةِ يَقُولُ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ وَالْمُعَوِّذَتَيْنِ
رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْأَرْبَعَةُ إِلَّا النَّسَائِيَّ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ۔

۶۱۷۔ وَعَنْ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ ؓ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ
يُوتِرُ بِثَلَاثٍ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَىٰ
وَفِي الثَّانِيَةِ يَقُولُ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَفِي الثَّلَاثَةِ يَقُولُ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ
وَقَالَ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقَالَ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ۔ رَوَاهُ الدَّارِقُطْنِيُّ
وَالطَّحَاوِيُّ وَصَحَّحَهُ۔

۶۱۶ مسند احمد ۲/۲۲۹، ترمذی ابواب صلوٰۃ الوتر ۱۱۱ باب ماجاء ما یقرأ فی
الوتر، ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ ۱۱۱ باب ما یقرأ فی الوتر، ابن ماجہ ابواب اقامۃ
الصلوات ۱۱۱ باب ماجاء فیما یقرأ فی الوتر۔
۶۱۷ دارقطنی کتاب الوتر ۳۵۱ باب ما یقرأ فی رکعات الوتر، طحاوی کتاب الصلوٰۃ
۱۹۶ باب الوتر۔

رَبِّكَ الْأَعْلَىٰ اور دوسری رکعت میں قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ اور تیسری رکعت میں قُلْ هُوَ اللَّهُ
أَحَدٌ اور مُعَوِّذَتَيْنِ (سورۃ فلق اور ناس) تلاوت فرماتے تھے۔

یہ حدیث احمد نے اور نسائی کے علاوہ اصحاب اربعہ نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد حسن ہے۔

۶۱۷ عمرہ نے بواسطہ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
تین رکعت وتر ادا فرماتے تھے، پہلی رکعت میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَىٰ دوسری میں قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ
اور تیسری رکعت میں قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ، اَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ
تلاوت فرماتے۔

یہ حدیث دارقطنی اور طحاوی نے نقل کی ہے۔ طحاوی نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

۶۱۸۔ وَعَنِ الْمُسَوِّرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ دَفَنَّا أَبَا بَكْرٍ رضی اللہ عنہ لَيْلًا فَقَالَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ إِنِّي لَمُؤْتِرٌ فَقَامَ وَصَفَّفْنَا وَرَأَاهُ فَصَلَّى بِنَا ثَلَاثَ رَكَعَاتٍ لَمْ يُسَلِّمْ إِلَّا فِي الْآخِرِ هُنَّ أَخْرَجَهُ الطَّحَاوِيُّ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ۔

۶۱۹۔ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ قَالَ الْوُتْرُ ثَلَاثُ كَوْتَرِ النَّهَارِ صَلَوةُ الْمَغْرِبِ۔ رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ۔

۶۲۰۔ وَعَنْ ثَابِتٍ قَالَ صَلَّى بِنَا أَنَسُ رضی اللہ عنہ الْوُتْرَ وَأَنَا عَنْ يَمِينِهِ وَأَمْرٌ وَلَدِهِ خَلَفْنَا ثَلَاثَ رَكَعَاتٍ لَمْ يُسَلِّمْ إِلَّا فِي الْآخِرِ هُنَّ ظَنَنْتُ أَنَّهُ يُرِيدُ أَنْ يُعَلِّمَنِي۔ رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ۔

۶۱۸ طحاوی کتاب الصلوة ص ۲۱۲ باب الوتر۔

۶۱۹ طحاوی کتاب الصلوة ص ۲۱۲ باب الوتر۔

۶۲۰ طحاوی کتاب الصلوة ص ۲۱۲ باب الوتر۔

۶۱۸۔ مسور بن مخرمہ نے کہا، ہم نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو رات کے وقت دفن کیا، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے وتر نہیں پڑھے، وہ کھڑے ہوئے ہم نے ان کے پیچھے صف بنائی، انہوں نے ہمیں تین رکعت وتر پڑھائے، سلام صرف آخر میں پھیرا۔

یہ حدیث طحاوی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۶۱۹۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا ”وتر تین رکعت میں جیسا کہ دن کے وتر مغرب کی نماز ہے“

یہ حدیث طحاوی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۶۲۰۔ ثابِت نے کہا، مجھے حضرت انس رضی اللہ عنہ نے تین رکعت وتر پڑھائے، میں ان کے دائیں جانب تھا اور

ان کی ام ولد ہمارے پیچھے تھی، سلام صرف ان کے آخر میں پھیرا، میرا غالب گمان یہ ہے کہ وہ مجھے وتر کا طریقہ

سکھانا چاہتے تھے۔ یہ حدیث طحاوی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۱۔ ام ولد اس باندی کو کہتے ہیں جس کے پیٹ سے اس کے مولیٰ (مالک) کی اولاد ہو۔

۶۲۱۔ وَعَنْ أَبِي خَالِدَةَ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا الْعَالِيَةِ عَنِ الْوُتْرِ فَقَالَ عَلَّمَنَا أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ ﷺ أَوْ عَلَّمُونَا أَنَّ الْوُتْرَ مِثْلُ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ غَيْرَ أَنَّا نَقْرَأُ فِي الثَّلَاثَةِ فَهَذَا وَتُرُ اللَّيْلِ وَهَذَا وَتُرُ النَّهَارِ۔ رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ۔

۶۲۲۔ وَعَنِ الْقَاسِمِ قَالَ وَرَأَيْتُ أَنَا سَامِعًا أَدْرَكَنَا يُوتِرُونَ بِثَلَاثٍ وَإِنَّ كَلًّا لَوَاسِعٌ وَارْجُو أَنْ لَا يَكُونَ بِشَيْءٍ مِنْهُ بَأْسٌ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۶۲۳۔ وَعَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ السَّبْعَةِ سَعِيدِ بْنِ الْمَسِيَّبِ وَعُرْوَةَ

۶۲۱ طحاوی کتاب الصلوة ص ۲۲۲ باب الوتر

۶۲۲ بخاری ابواب الوتر ص ۱۳۵ باب ما جاء في الوتر۔

۶۲۱۔ ابو خالدہ نے کہا، میں نے ابو العالیہ سے وتر کے بارہ میں پوچھا تو انہوں نے کہا ہمیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرامؓ نے تعلیم دی ہے (یا کہا) کہ انہوں نے ہمیں تعلیم دی، وتر منہرب کی نماز کی طرح ہیں، مگر یہ کہ ہم (وتر کی) تیسری رکعت میں قراءہ کرتے ہیں، تو یہ رات کے وتر میں اور وہ دن کے وتر میں۔
یہ حدیث طحاوی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۶۲۲۔ قاسم نے کہا، ہم نے لوگوں کو دیکھا جب سے ہم نے ہوش سنبھالا کہ وہ تین رکعت وتر ادا کرتے ہیں اور بے شک ہر ایک میں گنجائش ہے اور میں امید کرتا ہوں کہ اس میں کچھ بھی حرج نہیں۔
یہ حدیث بخاری نے نقل کی ہے۔

۶۲۳۔ ابو الزناد نے سات حضرات (تابعین) سعید بن المسیب، عروہ بن زبیر، قاسم بن محمد، ابو بکر بن عبد الرحمن

۱۔ راوی کو شک ہے کہ اس حدیث نے عَلَّمَنَا أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ کے الفاظ کہے یا عَلَّمُونَا کے

معنی دونوں کا ایک ہے۔ حضرت جن بصریؒ کہتے ہیں مسلمانوں کا اس پر اتفاق ہے کہ وتر تین رکعات ہیں، سلام صرف آخر میں ہی پھیر جائے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب الصلوة ص ۲۹۳ باب من كان يوتر بثلاث الخ)

بْنِ التَّرْبِيزِ وَالْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَآبِیْ بُکْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
وَحَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ وَعَبِيدَ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَسَلِيمَانَ بْنِ یَسَارٍ فِي
مَشِيخَتِهِ سِوَاهُمْ أَهْلُ فِقْهِ وَصَلَاحٍ وَفَضْلٍ قَوْمًا اخْتَلَفُوا فِي
الشَّيْءِ فَأَخَذَ بِقَوْلِ أَكْثَرِهِمْ وَأَفْضَلِهِمْ رَأْيًا فَكَانَ مِمَّا وَعِيَتْ
عَنْهُمْ عَلَى هَذِهِ الصِّفَةِ أَنَّ الْوُتْرَ ثَلَاثٌ لَا يُسَلِّمُ إِلَّا فِي آخِرِهِنَّ
رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ۔

۶۲۴۔ وَعَنْهُ قَالَ أَثْبَتَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْوُتْرَ بِالْمَدِينَةِ
بِقَوْلِ الْفُقَهَاءِ ثَلَاثًا لَا يُسَلِّمُ إِلَّا فِي آخِرِهِنَّ رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ
وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ۔

طحاوی کتاب الصلوة ۳۱۱ باب الوتر۔

۶۲۴ طحاوی کتاب الصلوة ۳۱۱ باب الوتر۔

خارجہ بن زید، عبید اللہ بن عبد اللہ اور سلیمان بن یسار سے ان کے علاوہ دوسرے فقیہ اہل صلاح اور
صاحب فضل بزرگوں کی موجودگی میں روایت کی اور کبھی وہ کسی چیز میں اختلاف کرتے، تو وہ اس شخص کے قول
پر عمل کرتے جو زیادہ رائے والا اور افضل ہوتا اور جرات میں نے ان سے یاد کی ہے وہ اس طرح ہے کہ وتر
تین رکعت ہیں۔ سلام صرف ان کے آخر میں ہی پھیرا جائے۔

یہ حدیث طحاوی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد حسن ہے۔

۶۲۴۔ ابوالزناد نے کہا ”حضرت عمر بن عبد العزیزؓ نے مدینہ منورہ میں فقہاء کرام کے قول کے مطابق تین رکعت وتر
مقرر کیے، سلام صرف ان کے آخر میں ہی پھیرا جائے۔“

یہ حدیث طحاوی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

بَابُ مَنْ قَالَ إِنَّ الْوُتْرَ ثَلَاثٌ إِنَّمَا يُصَلِّي بِتَشَهُدٍ وَاحِدٍ

۶۲۵۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا تُوتِرُوا بِثَلَاثٍ أَوْ تِرُوا بِخَمْسٍ أَوْ سَبْعٍ وَلَا تُسَبِّهُوا بِصَلَاةِ الْمَغْرِبِ رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ نَصْرِ الْمَرْوَزِيُّ وَالْدَّارَقُطْنِيُّ وَالْحَاكِمُ وَابْنُ أَبِي حَتْمٍ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ۔

قَالَ اللَّيْمِيُّ الْأُسْتِدْلَالُ بِهَذَا الْخَبَرِ غَيْرُ صَحِيحٍ۔
۶۲۶۔ وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ

۶۲۵ قیام اللیل کتاب الوتر صلوات باب الوتر بثلاث عن الصحابة... الخ، دارقطنی کتاب الوتر صلوات لا تشہو الوتر بصلاة المغرب، مستدرک حاکم کتاب الوتر صلوات باب الوتر حق، سنن الکبریٰ للبیہقی کتاب الصلوة صلوات باب من اوتر بثلاث موصولات الخ۔

باب جس نے کہا کہ وتر تین رکعت ہیں لیکن وہ ایک تشہد سے پڑھے جائیں

۶۲۵۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”تین رکعت وتر ادا نہ کرو، پانچ یا سات رکعت وتر ادا کرو اور مغرب کی نماز کے مشابہ نہ کرو“

یہ حدیث محمد بن نصر المرزوی، دارقطنی، حاکم اور بیہقی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے، نبوی نے

کہا، اس حدیث سے دلیل پکڑنی صحیح نہیں۔

۶۲۶۔ سعید بن ہشام سے روایت ہے کہ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا رسول اللہ صلی اللہ

۶۲۵۔ اس سے پہلے باب کی روایات میں صراحت سے گزر چکا ہے کہ وتر تین رکعات ہیں، نماز مغرب کی طرح، اس حدیث کا واضح مطلب یہ ہے کہ جیسے نماز مغرب سے پہلے نوافل نہیں ہوتے اس طرح وتر نہ پڑھو، بلکہ تین وتروں سے پہلے دیا چار رکعات نفل پڑھو، پھر تین وتر پڑھو، آپ کا ارشاد گمراہی پانچ یا سات اسی بات پر دلالت کرتا ہے، اس سے تین وتروں کو ایک ہی تشہد سے پڑھنے پر استدلال کو تا کسی طرح درست نہیں۔

اللَّهُ ﷻ يُوتِرُ بِثَلَاثٍ لَا يَقْعُدُ إِلَّا فِي الْآخِرِ مِنْ هَذَا وَيُشْرُ
 أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَعَنْهُ أَخَذَهُ أَهْلُ الْمَدِينَةِ رَوَاهُ الْحَاكِمُ
 فِي الْمُسْتَدْرَكِ وَهُوَ غَيْرُ مَحْفُوظٍ -
 قَالَ النَّيْمَوِيُّ إِنَّ كَثِيرًا مِنَ الْأَحَادِيثِ الَّتِي أوردْنَا هَا فِيهَا
 مَضَى تَدُلُّ بِظَاهِرِهَا عَلَى تَشْهَدِي الْوُثْرِ -

۶۲۶ مستدرک حاکم، کتاب الوتر ۳/۱۱۳ باب الوتر حق -

علیہ وسلم تین رکعت وتر ادا فرماتے تھے، صرف ان کے آخر میں ہی بیٹھتے، یہی وتر میں امیر المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے، اور یہ انہی سے اہل مدینہ نے لیا ہے۔

یہ حدیث حاکم نے مستدرک میں نقل کی ہے اور یہ غیر محفوظ ہے۔ نیروی نے کہا، بلاشبہ بہت سی احادیث جنہیں ہم گزشتہ اوراق میں نقل کر چکے ہیں۔ ان کا ظاہر و تروں کے دو تشددوں پر دلالت کرتا ہے۔

۶۲۶۔ یہ روایت شیبانی بن فروخ ثنا ابان عن قتادہ عن زرارة بن ابی اوی عن سعد بن ہشام عن عائشہ الخ ہے۔
 یعنی حضرت قتادہ کے شاگردوں میں صرف ابان لا یَقْعُدُ إِلَّا فِي الْآخِرِ ھُنَّ کے الفاظ نقل کرتے ہیں جبکہ قتادہ کے دوسرے شاگرد سعید بن ابی عروبہ جو قتادہ کی روایات بیان کرنے میں اثبت الناس ہیں اس حدیث میں لا یَقْعُدُ کے بجائے یہ الفاظ نقل کرتے ہیں۔

لَا يَكْتَلِمُ فِي التَّوَكُّعَيْنِ الْأُولَيَيْنِ وتر کی پہلی دو رکعتوں میں سلام نہیں پھیرتے تھے۔
 مِنْ الْوُثْرِ -

(مستدرک حاکم، کتاب الوتر ۳/۱۱۳ نسائی، کتاب تیمم اللیل ۲۲۴ باب کیف الوتر بثلوث لمحمدی، کتاب الصلوة ۱۹۳ باب الوتر ۱۱۳)

امام بیہقی سنن الکبریٰ، کتاب الصلوة ۳/۱۱۳ باب من اوتر بثلوث موصولات الخ میں لکھتے ہیں۔
 وروایۃ ابان خطاً

نیز امام بیہقی معرفۃ السنن والآثار میں لکھتے ہیں۔

» ورواہ ابان بن یزید عن قتادہ اور ابان بن یزید کی قتادہ سے روایت جس

بَابُ الْقُنُوتِ فِي الْوُتْرِ

۶۲۷۔ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى أَنَّهُ سَأَلَ عَنِ الْقُنُوتِ فَقَالَ حَدَّثَنَا الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ سَنَّهُ مَاضِيَةً أَخْرَجَهُ السَّرَاجُ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ وَسَيَأْتِي رَوَايَاتُ أُخْرَى فِي الْبَابِ الْآلِي إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى.

۶۲۷

باب۔ وتر میں قنوت

۶۲۷۔ عبد الرحمن بن ابی لیل سے روایت ہے کہ اُن سے قنوت کے بارہ میں پوچھا گیا تو انہوں نے کہا، ہم سے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی ہے، انہوں نے کہا ”یہ نافذ شدہ سنت ہے۔“ یہ حدیث سراج نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد حسن ہے۔ دیگر روایات محقریب آئندہ باب میں آئیں گی، انشاء اللہ تعالیٰ۔

وَقَالَ فِيهِ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوتِرُ بِثَلَاثٍ لَا يَقْعُدُ الْوَاقِفَ أَحَدٌ هُنَّ وَهُوَ يَخْلُفُ رَوَايَةَ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ وَهَشَامِ الدَّسْتَوَائِيِّ وَمَعْمَرِ بْنِ عَدِيٍّ

میں یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین وتر ادا فرماتے اور صرف آخر میں ہی بیٹھے یہ روایت ابن ابی عروبہ ہشام دستوائی، معمر اور ہمام عن قتادہ کی روایت کے خلاف ہے۔

وہام عن قتادة (معرفة السنن والآثار) ص ۵۳۹

یعنی قتادہ کے دوسرے شاگرد یہ الفاظ نقل نہیں کرتے، دراصل الفاظ یہ تھے کہ دو رکعتوں پر سلام نہیں پھیرتے تھے، راوی نے اس کے بجائے دو رکعتوں پر بیٹھے نہیں تھے ذکر کر دیا، ایسا شاید ابان سے ہوا یا ان کے شاگرد شیبان کی طرف سے، کیونکہ شیبان بچے تو تھے، لیکن وہی تھے (تقریب ص ۱۳۸)

بَابُ قُنُوتِ الْوُتْرِ قَبْلَ الرُّكُوعِ

۶۲۸۔ عَنْ عَاصِمٍ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ عَنِ الْقُنُوتِ فَقَالَ قَدْ كَانَ الْقُنُوتُ قُلْتُ قَبْلَ الرُّكُوعِ أَوْ بَعْدَهُ قَالَ قَبْلَهُ قَالَ فَإِنَّ فَلَانًا أَخْبَرَ نِيَّ عَنْكَ أَنَّكَ قُلْتَ بَعْدَ الرُّكُوعِ فَقَالَ كَذَبَ إِنَّمَا كُنْتُ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم بَعْدَ الرُّكُوعِ شَهْرًا أَرَاهُ كَانَ بَعَثَ قَوْمًا يَقَالُ لَهُمُ الْقُرْآنُ زُمَاءَ سَبْعِينَ رَجُلًا إِلَى قَوْمٍ مُشْرِكِينَ دُونَ أَوْلِيائِكَ وَكَانَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَهْدٌ فَقُنْتُ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم شَهْرًا يَدْعُو عَلَيْهِمْ - رَوَاهُ الشَّيْخَانِ .

۶۲۸ بخاری أبواب الوتر ۳۳ باب القنوت قبل الركوع وبعده ، مسلوکتاب
صلوة المسافرين ۲۳ باب استحباب القنوت في جميع الصلوات -

باب رکوع سے پہلے وتر کا قنوت

۶۲۸۔ عاصم نے کہا، میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے قنوت وتر کے بارہ میں پوچھا، تو انہوں نے کہا، قنوت تھا، میں نے کہا، رکوع سے پہلے یا بعد انہوں نے کہا، رکوع سے پہلے، عاصم نے کہا کہ فلاں شخص نے مجھے آپ سے بیان کیا کہ آپ نے کہا ہے رکوع کے بعد ہے، تو انہوں نے کہا، اس نے جھوٹ کہا ہے، بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کے بعد ایک مہینہ قنوت پڑھا، میں خیال کرتا ہوں کہ آپ نے متر کے قریب اشخاص کی ایک جماعت کو جنہیں قرار کیا جاتا تھا، مشرکین کی طرف بھیجا، یہ مشرکین ان کے علاوہ تھے جن پر آپ نے ہمدعا کی تھی، ان مشرکین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان معاہدہ تھا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہینہ تک قنوت پڑھا، آپ ان کے خلاف ہمدعا فرماتے تھے۔
یہ حدیث بخاری اور مسلم نے نقل کی ہے۔

۶۲۹۔ وَعَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الْقَنُوتِ
بَعْدَ الرُّكُوعِ أَوْ عِنْدَ قِرَافٍ مِنَ الْقِرَاءَةِ قَالَ بَلْ عِنْدَ قِرَافٍ مِمَّنْ
الْقِرَاءَةِ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الْمَغَازِي۔

۶۳۰۔ وَعَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ كَعْبٍ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُؤْتِرُ
فَيَقْنُتُ قَبْلَ الرُّكُوعِ۔ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالنَّسَائِيُّ وَاسْنَادُهُ صَحِيحٌ۔

۶۳۱۔ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ ابْنُ مَسْعُودٍ
ﷺ لَا يَقْنُتُ فِي شَيْءٍ مِّنَ الصَّلَوَاتِ إِلَّا الْوُتْرَ فَإِنَّهُ كَانَ
يَقْنُتُ قَبْلَ الرُّكْعَةِ۔ رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَالتَّيْمِيُّ وَاسْنَادُهُ صَحِيحٌ۔

۶۲۹ بخاری کتاب المغازی ۵۸۶ باب غزوة الرجیع ورعل وذكوان وبترو معونة۔
۶۳۰ ابن ماجه ابواب اقامة الصلوات ۴۴۸ باب ماجاء فی القنوت قبل الركوع و
بعده، نسائی کتاب قیام اللیل... الخ ۲۳۸ باب کیف الوتر بثلاث۔

۶۳۱ طحاوی کتاب الصلوة ۴۳۰ باب القنوت فی الفجر وغیره، المعجم الکبیر
۳۳۴ برقم ۹۲۲۵۔

۶۲۹۔ عبد العزیز نے کہا، ایک شخص نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے قنوت کے بارہ میں پوچھا کہ رکوع کے
بعد ہی یا قراءۃ سے فارغ ہونے کے وقت؟ انہوں نے کہا، ”بلکہ قراءۃ سے فارغ ہونے کے وقت۔“
یہ حدیث بخاری نے مغازی میں نقل کی ہے۔

۶۳۰۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر ادا فرماتے تھے تو رکوع سے
پہلے قنوت پڑھتے۔“

یہ حدیث ابن ماجہ اور نسائی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۶۳۱۔ عبد الرحمن بن اسود سے روایت ہے کہ میرے والد نے کہا ”حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ وتر کے علاوہ
کسی نماز میں بھی قنوت نہیں پڑھتے تھے، بلاشبہ وہ رکوع سے پہلے قنوت پڑھتے۔“

یہ حدیث طحاوی اور طبرانی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۶۳۲۔ وَعَنْ عَلْقَمَةَ أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ وَأَصْحَابَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم كَانُوا يَقْنُتُونَ فِي الْوُتْرِ قَبْلَ الرُّكُوعِ . رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ .

۶۳۳۔ وَعَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ كَانَ يَقْنُتُ السَّنَةَ كُلَّهَا فِي الْوُتْرِ قَبْلَ الرُّكُوعِ . رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ فِي كِتَابِ الْأَثَارِ وَإِسْنَادُهُ مُرْسَلٌ جَيِّدٌ .

۶۳۴۔ وَعَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ أَنَّ الْقُنُوتَ وَاجِبٌ فِي الْوُتْرِ فِي رَمَضَانَ وَغَيْرِهِ قَبْلَ الرُّكُوعِ وَإِذَا أَرَدْتَ أَنْ تَقْنُتَ فَكَبِّرْ وَإِذَا أَرَدْتَ أَنْ تَرْكَعَ فَكَبِّرْ أَيْضًا . رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ فِي كِتَابِ الْحُجَجِ وَالْأَثَارِ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ .

۶۳۲ مصنف ابن ابی شیبہ کتاب الصلوات منہا باب فی القنوت قبل الركوع اویجده .
۶۳۳ کتاب الآثار باب القنوت فی الصلوة منہا رقم ۲۱۱ -

۶۳۴ کتاب الحجۃ منہا باب عدد الوتر کتاب الآثار باب القنوت فی الصلوة منہا رقم ۲۱۱ -

۶۳۲۔ علقمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام و تر میں رکوع سے پہلے قنوت پڑھتے تھے۔

یہ حدیث ابن ابی شیبہ نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۶۳۳۔ ابراہیم نخعی سے روایت ہے کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ پورا سال وتر میں رکوع سے پہلے قنوت پڑھتے

یہ حدیث محمد بن الحسن نے کتاب الآثار میں نقل کی ہے اور اس کی اسناد مرسل جیدہ ہے۔

۶۳۴۔ حماد نے ابراہیم نخعی سے بیان کیا کہ وتر میں قنوت رمضان اور غیر رمضان میں رکوع سے پہلے واجب ہے اور جب تم قنوت پڑھنا چاہو تو بیکسر کہو اور جب تم رکوع کرنا چاہو تو بھیجی کہو۔

یہ حدیث محمد بن الحسن نے کتاب الحجج اور آثار میں نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ قُنُوتِ الْوُتْرِ

۶۳۵۔ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْخَيْرِ رُكْعَةً مِنَ الْوُتْرِ قُلْ هُوَ اللَّهُ ثُمَّ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فَيَقْنُتُ قَبْلَ الرُّكْعَةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي جُزْءِ رَفْعِ الْيَدَيْنِ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ۔

۶۳۶۔ وَعَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ قَالَ تُرْفَعُ الْأَيْدَى فِي سَبْعِ مَوَاطِنَ فِي إِفْتِتَاحِ الصَّلَاةِ وَفِي التَّكْبِيرِ لِلْقُنُوتِ فِي الْوُتْرِ وَفِي الْعِيدَيْنِ وَعِنْدَ اسْتِلَامِ الْحَجَرِ وَعَلَى الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَبِجَمْعٍ وَعَرَفَاتٍ وَعِنْدَ الْمَقَامَيْنِ عِنْدَ الْجَمْرَتَيْنِ۔ رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ۔

۶۳۵۔ جزء رفع یدین للبخاری مترجم مسند۔

۶۳۶۔ طحاوی کتاب المناسک الحج ۴۵۵ باب رفع یدین عند رؤية البيت۔

باب قنوت وتر کے وقت ہاتھ اٹھانا

۶۳۵۔ اسود سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ وتر کی آخری رکعت میں قُلْ هُوَ اللَّهُ اَحَدٌ تلاوت کرتے، پھر اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے، پھر رکوع سے پہلے قنوت پڑھتے۔

یہ حدیث بخاری نے "جزء رفع یدین" میں نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۶۳۶۔ ابراہیم نخعی نے کہا، سات مقامات پر ہاتھ اٹھاتے جائیں، نماز کے شروع میں وتر میں قنوت کی تکبیر کے لیے عیدین میں، حجر اسود کے استلام کے وقت، صفا اور مردہ پر، مزدلفہ، عرفات اور دونوں جمروں کے پاس رمی کے بعد مقام کے وقت۔

یہ حدیث طحاوی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

لے پہلے اور دوسرے جمرے کی رمی کے بعد تھوڑی دیر کھڑے ہو کر دعا کرنا مسنون ہے۔ آخری یعنی بڑے جمرہ کی رمی کے بعد نہ کھڑا ہو اور نہ دعا کرے۔

بَابُ الْقُنُوتِ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ

۶۳۷۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ مَا زَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقْنُتُ فِي الْفَجْرِ حَتَّى يَفَارِقَ الدُّنْيَا. رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَأَحْمَدُ وَالدَّارِقُطْنِيُّ وَالطَّحَاوِيُّ وَابْنُ أَبِي عَرَبٍ فِي الْمَعْرِفَةِ وَفِي إِسْنَادِهِ مَقَالٌ.

۶۳۸۔ وَعَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ عُمَرَ رضی اللہ عنہ صَلَاةَ الصُّبْحِ فَلَمَّا فَرَغَ مِنَ الْقِرَاءَةِ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ كَبَّرَ ثُمَّ قَنَتَ ثُمَّ كَبَّرَ قَرَكِعَ. رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ.

۶۳۷ مصنف عبد الرزاق کتاب الصلوة ص ۱۱۲ باب القنوت، مسند احمد ص ۱۲۲ ج ۳، دارقطنی کتاب الوتر ص ۳۱۲ باب صفة القنوت... الخ، طحاوی کتاب الصلوة ص ۱۶۸ باب القنوت فی الفجر وغیره، معرفة السنن والآثار کتاب الصلوة ص ۱۲۱ رقم الحدیث ۳۹۵۶، سنن الکبریٰ للبیہقی کتاب الصلوة ص ۲۱۲۔

۶۳۸ طحاوی کتاب الصلوة ص ۱۱۲ باب القنوت فی الفجر وغیره۔

بَابُ نَمَازِ فَجْرِ مِیں قُنُوت

۶۳۷۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز فجر میں ہمیشہ قنوت پڑھتے رہے، یہاں تک کہ آپ دنیا سے جدا ہو گئے۔“

یہ حدیث عبد الرزاق، احمد، دارقطنی، طحاوی اور بیہقی نے معرفت میں نقل کی ہے اور اس کی اسناد میں کلام ہے۔

۶۳۸۔ طارق بن شہاب نے کہا ”میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پیچھے فجر کی نماز پڑھی، جب وہ دوسری رکعت کی قرآءہ سے فارغ ہوئے، تو تکبیر کی، پھر قنوت پڑھی، پھر تکبیر کہہ کر رکوع کیا۔“

یہ حدیث طحاوی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۶۳۷۔ اس حدیث کی سندیں عیسیٰ بن ابی عیسیٰ، ماہان، ابو جعفر الرازی پر کافی جرح ہے۔ (میزان الاعتدال ص ۳۲۲ ج ۲) ۶۳۸۔ اس حدیث کی سندیں عیسیٰ بن ابی عیسیٰ، ماہان، ابو جعفر الرازی پر کافی جرح ہے۔ (میزان الاعتدال ص ۳۲۲ ج ۲)

- ۶۳۹۔ وَعَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ كَانَ يَقْنُتُ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ قَبْلَ الرُّكُوعِ - رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ -
- ۶۴۰۔ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْقِلٍ قَالَ كَانَ عَلِيٌّ رضی اللہ عنہ وَالْبُؤْمُوسِيُّ رضی اللہ عنہ يَقْنُتَانِ فِي صَلَاةِ الْغَدَاةِ - رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ -
- ۶۴۱۔ وَعَنْ أَبِي رَجَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ الْفَجْرِ فَقَنَتَ قَبْلَ الرَّكْعَةِ - رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ -

بَابُ تَرْكِ الْقُنُوتِ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ

- ۶۴۲۔ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ قُلْتُ لِأَنَسٍ رضی اللہ عنہ هَلْ قَنَتَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم ۶۳۹ طحاوی کتاب الصلوة ص ۱۶۱ باب القنوت فی الفجر وغیره -
- ۶۴۰ طحاوی کتاب الصلوة ص ۱۶۱ باب القنوت فی الفجر وغیره -
- ۶۴۱ طحاوی کتاب الصلوة ص ۱۶۱ باب القنوت فی الفجر وغیره -

۶۳۹۔ ابو عبد الرحمن سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نماز فجر میں رکوع سے پہلے قنوت پڑھتے تھے۔
یہ حدیث طحاوی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد حسن ہے۔

۶۴۰۔ عبد اللہ بن معقل نے کہا، حضرت علی رضی اللہ عنہ اور ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ فجر کی نماز میں قنوت پڑھتے تھے۔
یہ حدیث طحاوی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۶۴۱۔ ابو رجاء نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں ان (ابن عباس) کے ہمراہ فجر کی نماز پڑھی تو انہوں نے رکوع سے پہلے قنوت پڑھی۔
یہ حدیث طحاوی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

باب - فجر کی نماز میں قنوت نہ پڑھنا

۶۴۲۔ محمد نے کہا، میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے کہا، کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز فجر میں قنوت

فِي صَلَوةِ الصُّبْحِ قَالَ نَعْمَ بَعْدَ الرُّكُوعِ يَسِيرًا . رَوَاهُ الشَّيْخَانِ .
 ۶۴۳- وَعَنْ أَبِي مُجَلِّزٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه قَالَ قَتَتِ رَسُولُ
 اللَّهِ ﷺ شَهْرًا بَعْدَ الرُّكُوعِ فِي صَلَوةِ الصُّبْحِ يَدْعُو عَلَى
 رَعْلٍ وَذَكَوَانٍ وَيَقُولُ عَصِيَّةُ عَصَتِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ . رَوَاهُ الشَّيْخَانِ .
 ۶۴۴- وَعَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه قَالَ سَأَلْتُهُ عَنِ الْقُنُوتِ قَبْلَ
 الرُّكُوعِ أَوْ بَعْدَ الرُّكُوعِ فَقَالَ قَبْلَ الرُّكُوعِ . قَالَ قُلْتُ فَإِنَّ
 أَنَا سَائِزُ عُمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَتَتَ بَعْدَ الرُّكُوعِ فَقَالَ
 إِنَّمَا قَتَتِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ شَهْرًا يَدْعُو عَلَى أَنَا سَائِزُ عُمُونَ

۶۴۲ بخاری ابواب الوتر ۳۱۱ باب القنوت قبل الركوع وبعده ، مسلم کتاب
 المساجد ۲۳۴ باب استحباب القنوت فی جميع الصلوات ... الخ واللفظ له .
 ۶۴۳ بخاری کتاب المغازی ۵۸۴ باب غزوة الرجیع ورعل و ذکوان ، مسلم کتاب
 المساجد ۲۳۴ باب استحباب القنوت فی جميع الصلوات .

پڑھتے تھے ؟ انہوں نے کہا " ہاں رکوع کے بعد تھوڑی سی مدت تک ۔

یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے ۔

۶۴۳- ابو مجلز نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے نماز فجر میں رکوع کے بعد ایک مہینہ تک قنوت پڑھی ، آپ قبیلہ رعل ، ذکوان کے خلاف بدعا کرتے تھے
 آپ فرماتے (نبی، عَصِيَّةُ عَصَتِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ کے رسول کی نافرمانی کی ہے۔

یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے ۔

۶۴۴- عاصم نے کہا کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے قنوت کے بارہ میں پوچھا کہ رکوع سے پہلے ہے
 یا رکوع کے بعد ، تو انہوں نے کہا ، رکوع سے پہلے عاصم کہتے ہیں ، میں نے عرض کیا ، کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کے بعد قنوت پڑھی ، تو انہوں نے کہا ، بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے ایک مہینہ ان کے متعلق بدعہا کی ، جنہوں نے آپ کے صحابہ میں سے کچھ لوگوں کو قتل کر دیا تھا ، جنہیں قراء

مِنْ أَصْحَابِهِ يُقَالُ لَهُمُ الْقُرَّاءُ - رَوَاهُ الشَّيْخَانِ -

۶۴۵ - وَعَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَنَتَ شَهْرًا بَعْدَ الرُّكُوعِ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ يَدْعُو عَلَى بَنِي عُصَيَّةَ - رَوَاهُ مُسْلِمٌ -

۶۴۶ - وَعَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَنَتَ شَهْرًا يَدْعُو عَلَى (أَحْيَاءٍ مِّنْ) أَحْيَاءِ الْعَرَبِ شَمَّ تَرْكَهُ - رَوَاهُ مُسْلِمٌ -

۶۴۷ - وَعَنْهُ عَنْ أَنَسِ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ لَا يَقْنُتُ إِلَّا إِذَا

۶۴۴ بخاری ابواب الوتر ۱۳ باب القنوت قبل الركوع وبعده، مسلم کتاب المساجد ۲۳ باب استحباب القنوت في جميع الصلوات... الخ واللفظ له -

۶۴۵ مسلم کتاب المساجد ۲۳ باب استحباب القنوت في جميع الصلوات... الخ -

۶۴۶ مسلم کتاب المساجد ۲۳ باب استحباب القنوت في جميع الصلوات... الخ -

کہا جاتا ہے۔

یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے۔

۶۴۵ - انس بن سیرین نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہینہ رکوع کے بعد نماز فجر میں قنوت پڑھی، آپ بنی عُصَيَّةَ کے خلاف بددعا کرتے تھے۔

یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

۶۴۶ - قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہینہ قنوت پڑھی، آپ عرب کے قبیلہ کے خلاف بددعا کرتے تھے، پھر آپ نے چھوڑ دیا۔

یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

۶۴۷ - قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قنوت اسی وقت پڑھتے

دَعَا الْقَوْمَ أَوْ دَعَا عَلَى قَوْمٍ - رَوَاهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ -
 ۶۴۸ - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ إِذَا أَرَادَ
 أَنْ يَدْعُو عَلَى أَحَدٍ أَوْ يَدْعُو لِأَحَدٍ قَنَتَ بَعْدَ الرُّكُوعِ قُرْبَمَا
 قَالَ إِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ اللَّهُمَّ
 أَنْجِ الْوَلِيدَ بْنَ الْوَلِيدِ وَسَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ وَعِيَّاشَ بْنَ رِيعَةَ اللَّهُمَّ
 اشْدُدْ وَطَأَتَكَ عَلَى مُضَرَ وَاجْعَلْهَا سِنِينَ كَسَنِي يُوسُفَ يَجْهَرُ

۶۴۷ وقال في تلخيص الحبير كتاب الصلوة ۲۲۵ باب صفة الصلوة وروى ابن
 خزيمة في صحيحه من طريق سعيد ، عن قتادة عن انس ان النبي صلى الله عليه وسلم
 لم يكن يقنت ... الخ ، وفي صحيح ابن خزيمة جماع ابواب ذكر الوتر ۲۴۱ رقم
 ۱۰۹۷ عن أبي هريرة في مثله -

جب کسی قوم کے لیے فرمایا کسی قوم کے خلاف بددعا فرماتے ۔

یہ حدیث ابن خزيمة نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے ۔

۶۴۸ - حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی کے خلاف بددعا
 یا کسی کے حق میں دعا کا ارادہ فرماتے ۔ رکوع کے بعد قنوت پڑھتے ۔ بعض اوقات آپ سمیع اللہ لمن حمده
 اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہتے تو یہ دعا پڑھتے ۔

اللَّهُمَّ أَنْجِ الْوَلِيدَ وَسَلَمَةَ	اے اللہ! ولید، سلمہ بن ہشام اور عیاش بن رعیہ
بْنَ هِشَامٍ وَعِيَّاشَ بْنَ رِيعَةَ	کو نجات عطا فرمائیں، اے اللہ! قتیلہ مضر پر
اللَّهُمَّ اشْدُدْ وَطَأَتَكَ عَلَى	اپنی روند ڈالنے والی منزل سخت فرمادیں اعداں پر
مُضَرَ وَاجْعَلْهَا سِنِينَ كَسَنِي	قحط نازل فرمائیں، جیسا کہ یوسف علیہ السلام کے زمانہ
يُوسُفَ	میں قحط پڑے تھے ۔

بِذَلِكَ وَكَانَ يَقُولُ فِي بَعْضِ صَلَوَاتِهِ فِي الْفَجْرِ اللَّهُمَّ الْعَنْ فُلَانًا
فُلَانًا لِأَحْيَاءٍ مِّنَ الْعَرَبِ حَتَّىٰ أَنْزَلَ اللَّهُ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ
شَيْءٌ رَّوَاهُ الْبَخَارِيُّ.

۶۴۹۔ وَعَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَقْنُتُ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ
إِلَّا أَنْ يَدْعُوَ لِقَوْمٍ أَوْ عَلَى قَوْمٍ رَّوَاهُ ابْنُ حَبَّانٍ فِي صَحِيحِهِ
وَأِسْنَادُهُ صَحِيحٌ.

۶۵۰۔ وَعَنْ أَبِي مَالِكٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي يَا أَبَتِ أَنْتَ قَدْ صَلَّيْتَ خَلْفَ
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَبِي بَكْرٍ ﷺ وَعُمَرُ ﷺ وَعُثْمَانُ ﷺ
وَعَلَيٌّ ﷺ بِالْكُوفَةِ نَحْوًا مِّنْ خَمْسِ سِنِينَ أَكَاثُورًا يَقْنُتُونَ

۶۴۸ بخاری کتاب التفسیر ۶۵۵ باب قوله لیس لك من الامر شیء
۶۴۹ تلخیص الحبس کتاب الصلوة ۲۳۱ باب صفة الصلوة نقلًا عن ابن حبان۔

یہ دعا آپ بلند آواز سے فرماتے اور بعض اوقات آپ اپنی فجر کی نمازیں فرماتے "اے اللہ اعراب
کے قبیلوں میں سے فلاں فلاں قبیلہ پر لعنت فرمائیں" یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائیں۔
"لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ"
یہ روایت بخاری نے نقل کی ہے۔

۶۴۹۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز فجر میں قنوت نہیں پڑھتے
تھے، مگر یہ کہ آپ کسی قوم کے لیے دعا فرماتے یا کسی قوم کے لیے بددعا فرماتے"
یہ حدیث ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۶۵۰۔ ابومالک نے کہا، میں نے اپنے والد سے عرض کیا۔ اے اباجان! بلاشبہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور کوفہ میں پانچ سال کے
قریب حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی ہے، کیا یہ حضرات نماز فجر میں قنوت پڑھتے تھے، انہوں

فِي الْفَجْرِ قَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ مُّحَدَّثٌ. رَوَاهُ الْخَمْسَةُ إِلَّا أَبَا دَاوُدَ وَصَحَّحَهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ الْحَافِظُ فِي التَّلْخِصِ إِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

۶۵۱۔ وَعَنِ الْأَسْوَدِ أَنَّ عُمَرَ رضی اللہ عنہ كَانَ لَا يَقْنُتُ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ.

۶۵۲۔ وَعَنْهُ أَنَّهُ صَحِبَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ سِنِينَ فِي السَّفَرِ وَالْحَضَرِ فَلَمْ يَرَهُ قَائِمًا فِي الْفَجْرِ حَتَّى فَارَقَهُ رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ فِي كِتَابِ الْأَثَارِ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

۲۵۰۔ ترمذی ابواب الصلوة ص ۱۱۱ باب فی ترک القنوت، نسائی کتاب الافتتاح ص ۱۱۱ باب ترک القنوت، ابن ماجہ، ابواب اقامۃ الصلوات... الخ ص ۱۱۱ باب ماجاء فی القنوت فی صلوة الفجر، مسند احمد ص ۳۳۲.

۶۵۱۔ طحاوی کتاب الصلوة ص ۱۱۱ باب القنوت فی الفجر وغیرہ۔

۶۵۲۔ کتاب الآثار ص ۱۱۱ باب القنوت فی الصلوة رقم ۲۱۷۰ وفی نسخہ عندی من کتاب الآثار سنتین مکان سنین۔

نے کہا ”اے بیٹے! یہ بدعت ہے“

یہ حدیث ابوداؤد کے علاوہ اصحابِ خمس نے نقل کی ہے، ترمذی نے اسے صحیح قرار دیا ہے، حافظ نے

تلخیص میں کہا ہے کہ اس کی اسناد حسن ہے۔

۶۵۱۔ اسود سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نمازِ فجر میں قنوت نہیں پڑھتے تھے۔

یہ حدیث طحاوی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۶۵۲۔ اسود سے روایت ہے کہ میں سالہا سال حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے مفر اور حضر میں ساتھ

رہا، مفارقت تک کبھی بھی اُن کو نمازِ فجر میں قنوت پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا۔

یہ حدیث محمد بن الحسن نے کتاب الآثار میں نقل کی ہے اور اس کی اسناد حسن ہے۔

۶۵۳۔ وَعَنْهُ قَالَ كَانَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ إِذَا حَارَبَ قَنْتَ وَإِذَا لَمْ يُحَارَبْ لَمْ يَقْنُتْ۔ رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ۔

۶۵۴۔ وَعَنْ عَلْقَمَةَ وَالْأَسْوَدِ وَمَسْرُوقٍ أَنَّهُمْ قَالُوا كُنَّا نَصِلِي خَلْفَ عُمَرَ رضی اللہ عنہ الْفَجْرَ فَلَمْ يَقْنُتْ رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ۔

۶۵۵۔ وَعَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللَّهِ رضی اللہ عنہ لَا يَقْنُتُ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ۔ رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ۔

۶۵۶۔ وَعَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ كَانَ ابْنُ مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ لَا يَقْنُتُ فِي شَيْءٍ مِّنَ الصَّلَوَاتِ إِلَّا الْوُتْرَ فَإِنَّهُ كَانَ يَقْنُتُ قَبْلَ الرَّكْعَةِ۔ رَوَاهُ

۶۵۳ طحاوی کتاب الصلوة ص ۱۲۱ باب القنوت فی الفجر وغیرہ۔

۶۵۴ طحاوی کتاب الصلوة ص ۱۲۱ باب القنوت فی الفجر وغیرہ۔

۶۵۵ طحاوی کتاب الصلوة ص ۱۲۱ باب القنوت فی الفجر وغیرہ۔

۶۵۳ اسود نے کہا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب (دشمنوں سے) جنگ کرتے تو قنوت پڑھتے اور جب جنگ نہ کرتے قنوت نہ پڑھتے (یعنی صرف جنگی حالت میں قنوت پڑھتے تھے)۔

یہ حدیث طحاوی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد حسن ہے۔

۶۵۴۔ علقمہ اسود اور مسروق نے کہا ”ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز فجر پڑھتے تھے، وہ قنوت نہیں پڑھتے تھے“۔

یہ حدیث طحاوی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۶۵۵۔ علقمہ نے کہا، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نماز فجر میں قنوت نہیں پڑھتے تھے“۔

یہ حدیث طحاوی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۶۵۶۔ اسود نے کہا، حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ وتر کے علاوہ کسی نماز میں قنوت نہیں پڑھتے تھے اور وہ رکوع سے پہلے قنوت پڑھتے تھے۔

الطحاوی والطرانی وإسناده صحیح۔

۶۵۷۔ وَعَنْ أَبِي الشَّعَثَاءِ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہ عَنِ الْقُنُوتِ فَقَالَ مَا شَهِدْتُ وَمَا رَأَيْتُ. رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ۔

۶۵۸۔ وَعَنْهُ قَالَ سَأَلَ ابْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہ عَنِ الْقُنُوتِ فَقَالَ مَا الْقُنُوتُ فَقَالَ إِذَا فَرَغَ الْإِمَامُ مِنَ الْقِرَاءَةِ فِي الرُّكْعَةِ الْآخِرَةِ قَامَ يَدْعُو قَالَ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا يَفْعَلُهُ وَإِنِّي لَا ظَنُّكُمْ مَعَاشِرَ أَهْلِ الْعِرَاقِ تَفْعَلُونَهُ. رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ۔

۶۵۹۔ وَعَنْ أَبِي مَجْلَزٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ الصُّبْحَ

۶۵۶ طحاوی کتاب الصلوة ص ۱۲۱ باب القنوت فی الفجر وغیرہ، المعجم الکبیر للطبرانی ص ۳۲۸ رقم ۹۲۳ بتغیر یسیر ومجمع الزوائد ص ۱۳۱ نقلاً عن الطبرانی فی الکبیر۔

۶۵۷ طحاوی کتاب الصلوة ص ۱۲۱ باب القنوت فی الفجر وغیرہ۔

۶۵۸ طحاوی کتاب الصلوة ص ۱۲۱ باب القنوت فی الفجر وغیرہ۔

یہ حدیث طحاوی اور طبرانی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۶۵۷۔ ابوالشعثاء نے کہا، میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے قنوت کے بارہ میں پوچھا، تو انہوں نے کہا نہ تو میں (ایسے موقع پر) حاضر ہوا اور نہ میں نے دیکھا۔

یہ حدیث طحاوی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۶۵۸۔ ابوالشعثاء نے کہا ”حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے قنوت کے بارہ میں پوچھا گیا تو انہوں نے کہا، قنوت کیا ہے؟ (سائل نے) کہا اہم جب آخری رکعت میں قراءۃ سے فارغ ہو تو کھڑا ہو کر دعا کرے انہوں نے کہا، میں نے کسی کو ایسے کرتے نہیں دیکھا، میرا خیال ہے کہ عراق والوں کا گردہ ایسا کرتا ہے۔

یہ حدیث طحاوی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۶۵۹۔ ابو مجلز نے کہا، میں نے نماز فجر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے پیچھے ادا کی تو انہوں نے قنوت نہ پڑھی

فَلَمْ يَقْنُتْ فَقُلْتُ الْكَبِيرُ يَمْنَعُكَ فَقَالَ مَا أَحْفِظُهُ عَنْ أَحَدٍ مِّنْ أَصْحَابِي. رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَالتَّطَبُّرِيُّ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ.

۶۶۰. وَعَنْ نَّافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہ كَانَ لَا يَقْنُتُ فِي شَيْءٍ مِّنَ الصَّلَاةِ رَوَاهُ مَالِكٌ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ.

۶۶۱. وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَارِثِ السُّلَمِيِّ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ الصُّبْحَ فَلَمْ يَقْنُتْ. رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ.

۶۶۲. وَعَنْ غَالِبِ بْنِ فَرْقَدٍ الطَّحَّانِ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

۶۵۹ طحاوی کتاب الصلوة ص ۱۶۹ باب القنوت فی الفجر وغیرہ ، مجمع الزوائد ص ۱۳۱ نقلاً عن الطبرانی فی الکبیر۔

۶۶۰ مؤطا امام مالک کتاب قصر الصلوة فی السفر ص ۱۳۱ باب القنوت فی الصبح۔

۶۶۱ طحاوی کتاب الصلوة ص ۱۳۱ باب القنوت فی الفجر وغیرہ۔

میں نے کہا، آپ کو بڑھاپے نے (قنوت پڑھنے سے) روکا ہے؟ انہوں نے کہا، میں اپنے ساتھیوں میں سے کسی سے بھی اسے یاد نہیں رکھتا (کہ انہوں نے قنوت پڑھی ہو)۔

یہ حدیث طحاوی اور طبرانی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۶۶۰۔ نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کسی نماز میں قنوت نہیں پڑھتے تھے۔

یہ حدیث مالک نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۶۶۱۔ عمران بن الحارث السلمي نے کہا، میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز فجر ادا کی تو انہوں نے قنوت نہیں پڑھی۔

یہ حدیث طحاوی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۶۶۲۔ غالب بن فرقہ الطحان نے کہا، ”میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس دو مہینہ رہا، انہوں نے

شَهْرَيْنِ فَلَمْ يَقْنُتْ فِي صَلَاةِ الْغَدَاةِ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ.
 ۶۶۳- وَعَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الزُّبَيْرِ رضي الله عنه
 يُصَلِّي بِنَا الصُّبْحِ بِمَكَّةَ فَلَا يَقْنُتُ. رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ.
 قَالَ النِّمَوِيُّ تَدُلُّ الْأَخْبَارُ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَأَصْحَابَهُ
 لَمْ يَقْنُتُوا فِي الْفَجْرِ إِلَّا فِي النَّوَازِلِ.

بَابُ لَا وِتْرَانِ فِي كُنَيْتِهِ

۶۶۴- عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

۶۶۲- المحجم الكبير للطبرانی ص ۲۲۵ رقم الحديث ۶۶۳۔
 ۶۶۳- طحاوی کتاب الصلوة ص ۱۳۱ باب القنوت فی الفجر وغیرہ۔

نماز فجر میں قنوت نہیں پڑھتی

یہ حدیث طبرانی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد حسن ہے۔

۶۶۳- عمرو بن دینار نے کہا "حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ مکہ مکرمہ میں ہمیں فجر کی نماز پڑھاتے تھے تو وہ قنوت نہیں پڑھتے تھے۔"

یہ حدیث طحاوی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔ نیموی نے کہا احادیث اس پر دلالت کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام فجر کی نماز میں سوائے جنگامی حالات کے قنوت نہیں پڑھتے تھے۔

باب۔ ایک رات میں وتر دو بار نہیں

۶۶۴- قیس بن طلحہ سے روایت ہے کہ میرے والد نے کہا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے

يَقُولُ لَا وَتْرَانٍ فِي لَيْلَةٍ. رَوَاهُ الْخَمْسَةُ إِلَّا ابْنَ مَاجَةَ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ.
 ۶۶۵- وَعَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رضي الله عنه وَعُمَرَ رضي الله عنه تَذَاكُرَا
 الْوِتْرَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ أَمَّا أَنَا فَأَصِلِّي ثُمَّ أَنَامُ
 عَلَى وَتْرٍ فَإِذَا اسْتَيْقَظْتُ صَلَّيْتُ شَفْعًا حَتَّى الصَّبَاحِ فَقَالَ عُمَرُ لَكِنِّي
 أَنَامُ عَلَى شَفْعٍ ثُمَّ أُوتِرُ مِنْ آخِرِ السَّحْرِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
 لَا بَتَ بَكْرٍ حَذَرَ هَذَا وَقَالَ لِعُمَرَ رضي الله عنه قَوِيَ هَذَا رَوَاهُ
 الطَّحَاوِيُّ وَالْخَطَّابِيُّ وَبَقِيُّ بْنُ مُخَلَّدٍ وَإِسْنَادُهُ مُرْسَلٌ قَوِيَ.

۶۶۴ ترمذی ابواب الصلوة الوتر میں: باب ماجاء لا وتران فی لیلۃ، ابوداؤد کتاب
 الصلوة میں: باب فی نقص الوتر، نسائی کتاب قیام اللیل... الخ میں: باب نہی النبی
 صلی اللہ علیہ وسلم عن الوترین فی لیلۃ، مسند احمد میں: باب
 ۶۶۵ طحاوی کتاب الصلوة میں: باب التطوع بعد الوتر، تلخیص الحبیس میں: باب
 باب صلوة التطوع نقلًا عن بقی ابن مخلد۔

ہوئے نا "ایک رات میں دو بار وتر نہیں"

یہ حدیث ابن ماجہ کے علاوہ اصحاب خمسہ نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۶۶۵۔ ابن المیثب سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم کے پاس آپس میں ذکر کا ذکر کیا، ابوبکر نے کہا، میں تو نماز پڑھتا ہوں، پھر وتر پڑھ کر سوتا ہوں، پھر جب
 بیدار ہوتا ہوں، صبح تک دو دو رکعت پڑھتا ہوں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا، لیکن میں دو رکعت پڑھ کر سو
 جاتا ہوں، پھر سحری کے آخر وقت میں وتر پڑھتا ہوں، اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر
 رضی اللہ عنہ سے فرمایا، اس نے احتیاط سے کام لیا ہے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا، اس نے مضبوط کام کیا۔
 یہ حدیث طحاوی، خطابی اور بقی بن مخلد نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد مرسل قوی ہے۔

۶۶۶۔ وَعَنْ أَبِي جَمْرَةَ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ عَنِ الْوُثْرِ فَقَالَ إِذَا أَوْتَرْتَ أَوَّلَ اللَّيْلِ فَلَا تُؤْتِرْ آخِرَهُ وَإِذَا أَوْتَرْتَ آخِرَهُ فَلَا تُؤْتِرْ أَوَّلَهُ قَالَ وَسَأَلْتُ عَائِذَ بْنَ عَمْرِو فَقَالَ مِثْلَهُ رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ۔

۶۶۷۔ وَعَنْ خَلَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ رضی اللہ عنہ وَسَأَلَهُ رَجُلٌ عَنِ الْوُثْرِ فَقَالَ أَمَّا أَنَا فَأُؤْتِرُ بَشْمًا أَنَا مُرْفَانٌ قُمْتُ صَلَّيْتُ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ۔ رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ۔

۶۶۶ طحاوی کتاب الصلوة ص ۲۳۴ باب التطوع بعد الوتر۔

۶۶۷ طحاوی کتاب الصلوة ص ۲۳۴ باب التطوع بعد الوتر۔

۶۶۶۔ ابو جمرہ نے کہا، میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے وتر کے بارہ میں دریافت کیا، تو انہوں نے کہا، جب تم شروع رات میں وتر ادا کرو تو رات کے آخری حصہ میں وتر مت پڑھو اور جب تم رات کے آخری حصہ میں وتر ادا کرو، تو رات کے اول حصہ میں وتر ادا نہ کرو، ابو جمرہ نے کہا اور میں نے عائذ بن عمرو سے پوچھا تو انہوں نے بھی انہیں جیسا جواب دیا۔

یہ حدیث طحاوی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد حسن ہے۔

۶۶۷۔ خلاص نے کہا، میں نے عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے سنا، جب آپ سے ایک شخص نے وتر کے بارہ میں دریافت کیا انہوں نے کہا، ”لیکن میں تو وتر پڑھ کر سو جاتا ہوں، پھر اگر بیدار ہو جاؤں تو دو دو رکعتیں ادا کر لیتا ہوں۔“

یہ حدیث طحاوی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد حسن ہے۔

۶۶۸۔ وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ ذَكَرَ عِنْدَ عَائِشَةَ ۞ نَقَضَ الْوُتْرَ فَقَالَتْ لَا وَتُرَانَ فِي لَيْلَتِهِ ۚ رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَإِسْنَادُهُ مُرْسَلٌ قَوِيٌّ.

بَابُ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْوُتْرِ

۶۶۹۔ عَنْ عَائِشَةَ ۞ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ۞ يُؤْتِرُ بِوَاحِدَةٍ

۶۶۸ طحاوی کتاب الصلوة ص ۲۲۳ باب التطوع بعد الوتر۔

۶۶۸۔ سعید بن جبیر نے کہا، ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس وتر توڑنے کا ذکر کیا گیا تو انہوں نے کہا ”ایک رات میں دو بار وتر نہیں ہیں“
یہ حدیث طحاوی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد مرسل و قوی ہے۔

باب۔ وتر کے بعد دو رکعت

۶۶۹۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہلی پڑھی ہوئی نماز کو

۶۶۸۔ وتر توڑنے کی صورت یہ ہے کہ ایک شخص نے نماز عشاء کے ساتھ وتر ادا کر لیے، پھر وہ تہجد کے وقت بیدار ہو گیا۔ اگر وہ تہجد پڑھتا ہے تو اس حدیث کی مخالفت لازم آتی ہے جو کتاب ہذا میں ص ۵۹ پر گزر چکی ہے جس میں آپ نے فرمایا رات کی آخری نماز وتر بناؤ۔ اگر تہجد نہیں پڑھتا تو تہجد کے ثواب سے محروم رہتا ہے۔ اگر تہجد پڑھ کر وتر دوبارہ پڑھتا ہے تو اس حدیث کی مخالفت لازم آتی ہے جو کتاب ہذا میں ص ۶۶ پر گزر چکی ہے جس میں آپ نے ایک رات میں دو بار وتر پڑھنے سے منع فرمایا ہے اس لیے کچھ صحابہ کرامؓ اور علماء کرام یہ کہتے ہیں کہ تہجد کے وقت اٹھ کر ایک رکعت اور پڑھ لے جس سے شروع رات کے وقت پڑھے ہوئے وتر ٹوٹ جائیں گے پھر تہجد پڑھ کر دوبارہ وتر پڑھ لے، لیکن حضرت ابوبکر، عمار بن یاسر، رافع بن خدیج، عائذ بن عمرو، طلق بن علی، ابوہریرہ، ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کہتے ہیں کہ رات کو اگر اٹھ پڑے تو صبح تک دو، دو رکعت کر کے تہجد پڑھتا رہے وتر دوبارہ نہ پڑھے کیونکہ آپ نے اس سے منع فرمایا ہے۔۔۔ بدل الجود
تفریع الیاب الوتر ص ۳۳۲ باب فی نقض الوتر۔

ثُمَّ يَرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ يَقْرَأُ فِيهِمَا وَهُوَ جَالِسٌ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعُ قَامَ فَارْكَعَ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ.

۶۷۰. وَعَنْ ثَوْبَانَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنَّ هَذَا الشَّهْرَ جُهْدٌ وَثَقْلٌ فَإِذَا أَوْتَرَ أَحَدُكُمْ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ فَإِنْ قَامَ مِنَ اللَّيْلِ وَالْإِلَّا كَانَتْ لَهُ. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَالطَّحَاوِيُّ وَالْدَّارَقُطْنِيُّ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

۶۷۱. وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّيهِمَا بَعْدَ الْوُتْرِ

۶۶۹ ابن ماجہ ابواب إقامة الصلوات ۵۸ باب ماجاء فی الرکعتین بعد الوتر جالساً۔
۶۷۰ سنن دارمی کتاب الصلوة ۱۹۸ باب فی الرکعتین بعد الوتر، طحاوی کتاب الصلوة ۲۳۳ باب الطلوع بعد الوتر، دارقطنی کتاب الوتر ۳۳۳ باب فی الرکعتین بعد الوتر وفی الطحاوی والدارقطنی ان هذا السفس مکان۔ ان هذا الشهر۔

ایک رکعت کے ساتھ وتر بناتے تھے۔ دو رکعت پڑھتے۔ (ان) دو رکعتوں میں بیٹھے ہوئے قراۃ فرماتے پس جب آپ رکوع کا ارادہ کرتے، کھڑے ہو کر رکوع فرماتے۔

یہ حدیث ابن ماجہ نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۶۷۰۔ ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلاشبہ یہ رات کا جاگن محنت و مشقت ہے، پس جب تم میں سے کوئی وتر پڑھ لے تو دو رکعتیں پڑھے، پھر اگر وہ رات کو اٹھ بیٹھا تو تہجد پڑھ لے، ورنہ یہ دو رکعتیں اس کے لیے (تہجد) ہو جائیں گی۔

یہ حدیث دارمی، طحاوی اور دارقطنی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد حسن ہے۔

۶۷۱۔ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دو رکعتیں وتر کے بعد

احناف کا مسلک بھی یہی ہے کہ وتر نہ توڑے جائیں اس سے یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ جو حضرات وتر توڑنے سے منع کرتے ہیں ان کے نزدیک وتر واجب ہیں کیونکہ واجب صرف ایک ہی دفعہ ادا ہوتا ہے۔

وَهُوَ جَالِسٌ يَقْرَأُ فِيهِمَا إِذَا زُلْزِلَتْ وَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ - رَوَاهُ
أَحْمَدُ وَالطَّحَاوِيُّ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ -

بَابُ التَّطَوُّعِ لِلصَّلَاةِ الْخَمْسِ

۶۷۲- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ حَفِظْتُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ عَشْرَ رَكَعَاتٍ
رَكَعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكَعَتَيْنِ بَعْدَهَا وَرَكَعَتَيْنِ بَعْدَ
الْمَغْرِبِ فِي بَيْتِهِ وَرَكَعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ فِي بَيْتِهِ وَرَكَعَتَيْنِ
قَبْلَ صَلَاةِ الصُّبْحِ - رَوَاهُ الشَّيْخَانِ -

۶۷۱- مسند احمد منہجہ ۲۶۶ ، طحاوی کتاب الصلوة منہجہ ۲۳۳ باب التطوع بعد الوتر -
۶۷۲ بخاری کتاب التہجد منہجہ ۱۱۱ باب الركعتين قبل الظهر ، مسلم کتاب صلوۃ المسافرین
منہجہ ۲۵۲ فصل سنن الراتبۃ ... الخ -

یہ حدیث احمد اور طحاوی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد حسن ہے -
یہ حدیث احمد اور طحاوی نے نقل کی ہے ، ان میں (إِذَا زُلْزِلَتْ الْأَرْضُ) اور قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ تلاوت فرماتے

باب - پانچ نمازوں کے لیے نفل

۶۷۲- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا ، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دس رکعات یاد رکھی
میں ، دو رکعتیں ظہر سے پہلے دو رکعتیں ظہر کے بعد دو رکعتیں مغرب کے بعد اپنے گھر میں اور دو رکعتیں عشاء
کے بعد اپنے گھر میں اور دو رکعتیں فجر کی نماز سے پہلے -
یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے -

۶۷۲- فقہاء کرام اور محدثین عظام سنن مؤکدہ ، غیر مؤکدہ اور نوافل بطریق یا نوافل کا لفظ استعمال کر دیتے ہیں ، لیکن عام
لوگ چونکہ فرق نہیں سمجھ سکتے تو ان کے لیے رواتب ، غیر رواتب یا مؤکدہ ، غیر مؤکدہ اور نوافل کی اصطلاح استعمال ہوتی ہے -

۶۷۳۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم عَلَى شَيْءٍ مِنَ النَّوَافِلِ أَشَدُّ تَعَاهُدًا مِنْهُ عَلَى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ -

۶۷۴۔ وَعَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ لَا يَدْعُ أَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْغَدَاةِ - رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ -

۶۷۵۔ وَعَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ رَكْعَتَا الْفَجْرِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا - رَوَاهُ مُسْلِمٌ -

۶۷۳ بخاری کتاب التہجد ۱۵۶ باب تعاهد رکعتی الفجر... الخ ، مسلم کتاب

صلوة المسافرين ۲۵۱ باب استحباب رکعتی سنة الفجر... الخ -

۶۷۴ بخاری کتاب التہجد ۱۵۶ باب الركعتين قبل الظهر -

۶۷۵ مسلم کتاب صلوۃ المسافرين ۲۵۱ باب استحباب رکعتی سنة الفجر... الخ -

۶۷۳ - ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا "نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جتنا سخت اہتمام فجر کی

سنتوں کا فرماتے، نوافل میں سے اور کسی کا اتنا اہتمام نہ فرماتے تھے۔"

یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے۔

۶۷۴ - ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر سے

پہلے کی چار رکعات اور فجر کی نماز سے پہلے دو رکعتیں ترک نہیں فرماتے تھے۔"

یہ حدیث بخاری نے نقل کی ہے۔

۶۷۵ - ام المؤمنین رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "فجر کی دو رکعتیں (یعنی سنتیں)

دنیا اور اس میں موجود تمام اشیاء سے بہتر ہیں۔"

یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

۶۷۶۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ بَيْتٌ فِي بَيْتِ خَالَتِي مَيْمُونَةَ رضی اللہ عنہا بِنْتُ الْحَارِثِ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ عِنْدَهَا فِي لَيْلَتِهَا فَصَلَّى النَّبِيُّ ﷺ الْعِشَاءَ ثُمَّ جَاءَ إِلَى مَنْزِلِهِ فَصَلَّى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۶۷۷۔ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَنْ طَوُّعِهِ فَقَالَتْ كَانَ يُصَلِّي فِي بَيْتِي قَبْلَ الظُّهْرِ أَرْبَعًا ثُمَّ يَخْرُجُ فَيُصَلِّي بِالنَّاسِ ثُمَّ يَدْخُلُ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَكَانَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ الْمَغْرِبَ ثُمَّ يَدْخُلُ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَيُصَلِّي بِالنَّاسِ الْعِشَاءَ وَيَدْخُلُ بَيْتِي

۶۷۶ بخاری کتاب العلم ص ۲۲۱ باب السمن بالعلم۔

۶۷۶۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا "میں نے اپنی خالہ ام المؤمنین حضرت میمونہ بنت الحارث رضی اللہ عنہا جو کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ ہیں کے ہاں رات گزاری، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کی باری میں ان کے پاس تھے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز ادا فرمائی، پھر اپنے گھر تشریف لاکر چار رکعات ادا فرمائیں۔"

یہ حدیث بخاری نے نقل کی ہے۔

۶۷۷۔ عبد اللہ بن شقیق نے کہا، میں نے ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نفلی نماز کے بارہ میں دریافت کیا، تو انہوں نے کہا "آپ میرے گھر میں ظہر سے پہلے چار رکعات ادا فرماتے، پھر تشریف لے جاتے، لوگوں کو نماز پڑھا کر تشریف لاتے، دو رکعتیں ادا فرماتے، آپ مغرب کی نماز لوگوں کو پڑھا کر تشریف لاتے دو رکعتیں ادا فرماتے، اور آپ عشاء کی نماز لوگوں کو پڑھانے کے بعد پھر گھر تشریف لاتے، تو دو رکعتیں ادا فرماتے۔"

فِي صَلَاتِي رَكْعَتَيْنِ - رَوَاهُ مُسْلِمٌ -

۶۷۸. وَعَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ رضی اللہ عنہا زَوْجِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يُصَلِّي لِلَّهِ كُلَّ يَوْمٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً تَطَوُّعًا غَيْرَ فَرِيضَةٍ إِلَّا بَنَى اللَّهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ - رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَآخَرُونَ -

۶۷۹. وَعَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ صَلَّى فِي يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً بَنَى لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ أَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ صَلَوةُ الْغَدَاةِ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَآخَرُونَ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ -

۶۷۷. مسلمان کتاب صلوٰۃ المسافرین ۲۵۳ باب جواز النافلة قائما وقاعدا... الخ -

۶۷۸. مسلمان کتاب صلوٰۃ المسافرین ۲۵۴ باب فضل السنن الراتبة قبل الفرائض -

۶۷۹. ترمذی ابواب الصلوٰۃ ۲۵۴ باب جاء فی من صلی فی یوم وليلة ثنتی عشرة رکعة... الخ -

یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

۶۷۸۔ ام المؤمنین حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا جو کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ ہیں سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ”جو مسلمان بندہ بھی اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے فرض نماز کے علاوہ ہر دن بارہ رکعت نفل ادا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں گھر بناتے ہیں“

یہ حدیث مسلم اور دیگر محدثین نے نقل کی ہے۔

۶۷۹۔ انہی ام المؤمنین رضی اللہ عنہا نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جس شخص نے ایک دن رات میں بارہ رکعات ادا کیں تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں گھر بنائیں گے، چار رکعات ظہر سے پہلے، دو رکعتیں ظہر کے بعد، دو رکعتیں مغرب کے بعد، دو رکعتیں عشاء کے بعد اور نماز فجر کی دو رکعتیں نماز فجر سے پہلے“

یہ حدیث ترمذی اور دیگر محدثین نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۶۸۰۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ ثَابَرَ عَلَى ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً مِنَ السُّنَّةِ بَنَى اللَّهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ - رَوَاهُ الْأَرْبَعَةُ إِلَّا أَبَا دَاوُدَ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ -

۶۸۱۔ وَعَنِ ابْنِ حُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَحِمَهُ اللَّهُ أَمْرًا صَلَّى قَبْلَ الْعَصْرِ أَرْبَعًا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَآخِرُونَ وَحَسَنُهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ حِبَّانَ -

۶۸۰۔ ترمذی ابواب الصلوة ۱۱۱ باب ماجاء فی من صلی فی یوم وليلة ثنتی عشرة رکعة ... الخ ، نسائی کتاب قیام اللیل ... الخ ۱۱۱ باب ثواب من صلی فی الیوم وليلة ثنتی عشرة رکعة ... الخ ، ابن ماجہ ابواب اقامة الصلوات ۱۱۱ باب ماجاء فی ثنتی عشرة رکعة ... الخ -

۶۸۱۔ ابوداؤد کتاب الصلوة ۱۱۱ باب الصلوة قبل العصر ، ترمذی ابواب الصلوة ۱۱۱ باب ماجاء فی الاربع قبل العصر ، صحیح ابن خزیمہ کتاب الصلوة ۱۱۱ رقم ۱۱۱۱ ، صحیح ابن حبان کتاب الصلوة ۱۱۱ رقم ۲۴۴۲ -

۶۸۰۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جس شخص نے بارہ رکعت سنت پر پابندی کی اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں گھر بنائیں گے ، چار رکعات ظہر سے پہلے دو رکعتیں ظہر کے بعد ، دو رکعتیں مغرب کے بعد ، دو رکعتیں عشاء کے بعد اور دو رکعتیں فجر سے پہلے“
یہ حدیث ابوداؤد کے علاوہ اصحاب اربعہ نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد حسن ہے۔

۶۸۱۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم فرمائیں ، جو عصر سے پہلے چار رکعات پڑھے“

یہ حدیث ابوداؤد اور دیگر محدثین نے نقل کی ہے ، ترمذی نے اسے حسن ابن خزیمہ اور ابن حبان نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

۶۸۲۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ مَا صَلَّى النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم الْعِشَاءَ قَطُّ فَدَخَلَ عَلَيَّ الْأَمَلِيُّ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ أَوْ سِتَّ رَكَعَاتٍ - رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ -

۶۸۳۔ وَعَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم يُصَلِّيُ عَلَيَّ إِثْرَ كُلِّ صَلَاةٍ رَكْعَتَيْنِ إِلَّا الْفَجْرَ وَالْعَصْرَ - رَوَاهُ إِسْحَاقُ بْنُ رَاهَوِيَّةٍ فِي مُسْنَدِهِ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ -

۶۸۴۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ إِذَا لَمْ يُصَلِّ أَرْبَعًا

۶۸۲ مستند احمد —، ابوداؤد کتاب الصلوة صفحہ ۱۸۵ باب الصلوة بعد العشاء۔
۶۸۳ نصب الرایۃ کتاب الصلوة صفحہ ۲۵۶ فصل فی الاوقات المکروہۃ نفلًا عن اسحق بن راہویہ فی مسندہ، صحیح ابن خریمة کتاب الصلوة صفحہ ۱۱۹۶ رقم۔

۶۸۲۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی عشاء کی نماز پڑھ کر میرے پاس تشریف لاتے تو چار یا چھ رکعات ضرور ادا فرماتے۔
یہ حدیث احمد، ابوداؤد نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۶۸۳۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر اور عصر کے علاوہ ہر نماز کے بعد دو رکعت ادا فرماتے تھے۔“

یہ حدیث اسحاق بن راہویہ نے اپنی سند میں نقل کی ہے اور اس کی اسناد حسن ہے۔

۶۸۴۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب ظہر

سعید بن جبیر کہتے ہیں، صحابہ کرام ہم عشاء سے پہلے چار رکعات پڑھنا مستحب سمجھتے تھے۔

۶۸۲۔ وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ كَانُوا يَسْتَحِبُّونَ أَنْ يَكُونَ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ -

(مختصر قیام اللیل للمزوری صفحہ ۵۵)

قَبْلَ الظُّهْرِ صَلَاةً بَعْدَهَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ.
 ۶۸۵۔ وَعَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي قَبْلَ الْعَصْرِ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ يَفْصِلُ بَيْنَهُنَّ بِالتَّسْلِيمِ عَلَى الْمَلَائِكَةِ الْمُقَرَّبِينَ وَمَنْ تَبِعَهُمْ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُؤْمِنِينَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَآخَرُونَ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

۶۸۶۔ وَعَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ قَالَ كَانُوا لَا يَفْصِلُونَ بَيْنَ أَرْبَعٍ قَبْلَ الظُّهْرِ بِتَسْلِيمٍ إِلَّا بِالتَّشَهُدِ وَلَا أَرْبَعٍ قَبْلَ الْجُمُعَةِ وَلَا أَرْبَعٍ بَعْدَهَا. رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ فِي الْحُجَجِ وَإِسْنَادُهُ جَيِّدٌ.

۶۸۴ ترمذی ابواب الصلوة ص ۱۱۱ باب ما جاء في الركعتين بعد الظهر باب آخر۔
 ۶۸۵ ترمذی ابواب الصلوة ص ۱۱۱ باب ما جاء في الاربع قبل العصر، صحيح ابن خزيمة كتاب الصلوة ص ۱۱۱ تعلیقات تحت باب رقم ۵۲۵۔
 ۶۸۶ کتاب الحجۃ ص ۱۱۱ باب صلاة النافلة۔

سے پہلے چار رکعات ادا نہ فرماتے تو انہیں ظہر کے بعد ادا فرماتے۔

یہ حدیث ترمذی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۶۸۵۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا ”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عصر سے پہلے چار رکعات ادا فرماتے ان کے درمیان مقرب فرشتوں اور ان کے پیروکار مسلمانوں اور مومنوں پر سلام کے ساتھ فاصلہ فرماتے۔“

یہ حدیث ترمذی اور دیگر محدثین نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد حسن ہے۔

۶۸۶۔ ابراہیم نخعی نے کہا ”صحابہ کرام ظہر سے پہلے چار رکعتوں کے درمیان سلام سے فاصلہ نہ کرتے تھے مگر تشہد کے ساتھ نہ جمعہ سے پہلی چار رکعات میں اور نہ جمعہ کے بعد چار رکعات میں۔“

یہ حدیث امام محمد بن الحسن نے کتاب الحج میں نقل کی ہے اور اس کی اسناد جید ہے۔

۶۸۷۔ وَعَنْهُ قَالَ مَا كَانُوا يُسَلِّمُونَ فِي الْأَرْبَعِ قَبْلَ الظُّهْرِ
رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَإِسْنَادُهُ جَيِّدٌ۔

بَابُ مَا اسْتُدِلَّ بِهِ عَلَى الْفَصْلِ بِتَسْلِيمَةٍ بَيْنَ الْأَرْبَعِ مِنْ سُنَنِ النَّهَارِ
۶۸۸۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ صَلَاةُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ
مِثْلِي مِثْلِي۔ رَوَاهُ الْخُمْسَةُ۔

قَالَ النَّيْمِيُّ ذِكْرُ النَّهَارِ لَيْسَ بِمَحْفُوظٍ وَيُعَارِضُهُ بَعْضُ
الْأَخْبَارِ الْمُتَقَدِّمَةِ مِمَّا ذَكَرْنَاهُ فِي الْبَابِ السَّابِقِ۔

۶۸۷ طحاوی کتاب الصلوة ۲۳۲ باب التطوع باللیل والنہار کیف ہو۔

۶۸۸ ابوداؤد کتاب الصلوة ۱۸۴ باب صلوة النہار، نسائی کتاب قیام اللیل... الخ ۲۳۶
باب کیف صلوة النہار، ابن ماجہ ابواب اقامۃ الصلوات... الخ مشکوٰۃ باب ما جاء فی صلوة
اللیل والنہار مِثْلِي مِثْلِي، ترمذی ابواب الصلوة ۹۹ باب ما جاء فی الاربع قبل العصر،
مسند احمد ۲۶۶۔

۶۸۷۔ ابراہیم نخعی نے کہا، ”صحابہ کرامؓ ظہر سے پہلے چار رکعتوں میں سلام نہیں پھیرتے تھے“
یہ حدیث طحاوی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد جید ہے۔

باب۔ وہ روایت جس سے دن کی چار سنتوں کے درمیان سلام کے ساتھ قائلہ پڑھ لال کیا گیا ہے

۶۸۸ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”رات اور دن کی نماز دو دو رکعت ہے“
یہ حدیث اصحاب خمسہ نے نقل کی ہے۔

نیموی نے کہا (اس روایت میں) دن کا ذکر غیر محفوظ ہے اور اس کے معارض پہلی بعض احادیث ہیں،
جنہیں ہم گذشتہ باب میں ذکر کر چکے ہیں۔

بَابُ النَّافِلَةِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ

۶۸۹۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَ الْمُؤَذِّنُ إِذَا أَدَّنَ قَامَ نَاسٌ مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ يَبْتَدِرُونَ السَّوَارِيَ حَتَّى يَخْرُجَ النَّبِيُّ ﷺ وَهُمْ كَذَلِكَ يُصَلُّونَ الرَّكَعَتَيْنِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ. رَوَاهُ الشَّيْخَانِ وَزَادَ مُسْلِمٌ حَتَّى أَنَّ الرَّجُلَ الْغَرِيبَ لِيَدْخُلَ الْمَسْجِدَ فَيَحْسِبُ أَنَّ الصَّلَاةَ قَدْ صَلَّيْتُ مِنْ كَثْرَةِ مَنْ يُصَلِّيهِمَا .

۶۹۰۔ وَعَنْهُ قَالَ كُنَّا نَصَلِّي عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ رَكَعَتَيْنِ

۶۸۹ بخاری کتاب الاذان ص ۸۴ باب کم بین الاذان والاقامة ، مسلم کتاب فضائل القرآن ص ۲۸۵ باب استحباب رکعتین قبل صلوۃ المغرب ۔

باب - مغرب سے پہلے نفل

۶۸۹۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا ”جب مؤذن اذان کستا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام میں سے کچھ لوگ دیواروں کی طرف (جانے میں) جلدی کرتے، یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لاتے اور وہ اسی طرح مغرب سے پہلے دو رکعتیں پڑھ رہے ہوتے“

یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے اور مسلم نے یہ الفاظ زیادہ نقل کیے ہیں۔

”یہاں تک کہ اگر مسافر آدمی مسجد میں داخل ہوتا تو یہ دو رکعتیں کثرت سے پڑھنے والوں کی وجہ سے یہ سمجھتا کہ نماز (جماعت) ہو چکی ہے“

۶۹۰۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا، ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارکہ میں غروب آفتاب

۶۸۹۔ امام نووی کہتے ہیں ”حضرت ابوبکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ، علیؓ اور دیگر صحابہؓ اہم مالک اور اکثر فقہاء و احناف کثر اللہ تعالیٰ جماعتہم بھی انہیں میں شامل ہیں (مغرب سے پہلے دو رکعت مستحب نہیں سمجھتے اور امام ابراہیمؒ بھی تو اسے بدعت کہتے ہیں (نووی مع مسلم ص ۲۸۸)“

بَعْدَ غُرُوبِ الشَّمْسِ قَبْلَ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ فَقُلْتُ لَهُ أَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَّاهُمَا قَالَ كَانَ يَرَانَا فَلَمْ يَأْمُرْنَا وَلَمْ يَنْهَنَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۶۹۱۔ وَعَنْ مُرْتَدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْيَزَنِيِّ قَالَ أَتَيْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ الْجُهَنِيَّ ﷺ فَقُلْتُ أَلَا أُعْجِبُكَ مِنْ أَبِي تَمِيمٍ يَرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ فَقَالَ عُقْبَةُ إِنَّا كُنَّا نَفْعَلُهُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ فَقُلْتُ فَمَا يَمْنَعُكَ الْآنَ قَالَ الشُّغْلُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

۶۹۲۔ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغَفَّلٍ ﷺ قَالَ : قَالَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ

۶۹۰۔ مسلم کتاب فضائل القرآن ۲/۱۱۱ باب استحباب رکعتین قبل صلوٰۃ المغرب ۔

۶۹۱۔ بخاری کتاب التہجد ۱۱۱۱ باب الصلوٰۃ قبل المغرب ۔

کے بعد مغرب کی نماز سے پہلے دو رکعتیں پڑھتے تھے (مخالف نقل کرتے ہیں) میں نے ان سے کہا، کیا رسول اللہ ﷺ بھی ان دو رکعتوں کو پڑھتے تھے؟ تو انہوں نے کہا ”آپ ہمیں دیکھتے تھے، نہ تو ہمیں پڑھنے کا حکم دیتے اور نہ منع فرماتے۔“

یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

۶۹۱۔ مرثد بن عبد اللہ النیرنی نے کہا، میں حضرت عقبہ بن عامر الجہنی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا، میں نے کہا، البریم کے بارہ میں آپ کو عجیب بات دیتاؤں، وہ مغرب کی نماز سے پہلے دو رکعتیں پڑھتے ہیں عقبہ نے کہا، ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارکہ میں ہم بھی اسی طرح کرتے تھے، میں نے کہا، اب آپ کو کس چیز نے منع کیا ہے؟ انہوں نے کہا ”مصرفیت نے۔“

یہ حدیث بخاری نے نقل کی ہے۔

۶۹۲۔ حضرت عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ نے کہا، ”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”ہر دو اذانوں (اذان

بَيْنَ كُلِّ آدَانَيْنِ صَلَوةً بَيْنَ كُلِّ آدَانَيْنِ صَلَوةً شَعْرًا قَالَ
فِي الثَّالِثَةِ لِمَنْ شَاءَ. رَوَاهُ الْجَمَاعَةُ.

۶۹۳۔ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ صَلُّوا قَبْلَ الْمَغْرِبِ صَلُّوا قَبْلَ الْمَغْرِبِ
شَعْرًا قَالَ فِي الثَّالِثَةِ لِمَنْ شَاءَ كَرَاهِيَةً أَنْ يَتَّخِذَهَا النَّاسُ
سُنَّةً. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَلَا يُدَاوِدُ صَلُّوا قَبْلَ الْمَغْرِبِ رَكْعَتَيْنِ -
۶۹۴۔ وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى قَبْلَ الْمَغْرِبِ رَكْعَتَيْنِ

۶۹۲ بخاری کتاب الاذان میں باب بین کل اذانین صلوٰۃ لمن شاء ، مسلم کتاب فضائل
القرآن میں باب استحباب رکعتین قبل صلوٰۃ المغرب ، ترمذی ابواب الصلوٰۃ میں باب
ما جاء فی الصلوٰۃ قبل المغرب ، ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ میں باب الصلوٰۃ قبل المغرب ، نسائی
کتاب الاذان میں باب الصلوٰۃ بین الاذان والاقامة ، ابن ماجہ ابواب اقامۃ الصلوٰۃ میں
باب ما جاء فی الركعتین قبل المغرب ، مستد احمد میں -
۶۹۳ بخاری کتاب التہجد میں باب الصلوٰۃ قبل المغرب ، ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ میں
باب الصلوٰۃ قبل المغرب ۔

اور اقامت کے درمیان نماز ہے ، ہر دو اذانوں کے درمیان نماز ہے ، آپ نے پھر تیسری بار فرمایا اس شخص
کے لیے جو چاہے (یعنی ضروری نہیں)۔
یہ حدیث محدثین کی جماعت نے نقل کی ہے۔

۶۹۳۔ حضرت عبداللہ بن منفل رضی اللہ عنہ نے کہا ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "مغرب کی نماز سے
پہلے نماز پڑھو ، مغرب کی نماز سے پہلے نماز پڑھو" پھر آپ نے تیسری بار فرمایا جو شخص چاہے ، اس بات کو
ناپسند سمجھتے ہوئے کہ لوگ اسے سنت بنا لیں گے۔

یہ حدیث بخاری نے نقل کی ہے اور ابوداؤد کے الفاظ یہ ہیں "مغرب سے پہلے دو رکعتیں پڑھو"
۶۹۴۔ حضرت عبداللہ بن منفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب سے

رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ فِي صَحِيحِهِ وَمُحَمَّدُ بْنُ نَصْرِ الْمِرْزِيُّ فِي قِيَامِ اللَّيْلِ وَزَادَ شُعْبَةُ قَالَ صَلُّوا قَبْلَ الْمَغْرِبِ رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ عِنْدَ الثَّلَاثَةِ لِمَنْ شَاءَ خَافَ أَنْ يَحْسِبَهَا النَّاسُ سُنَّةً وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ.

بَابُ مَنْ أَنْكَرَ التَّفْلَّ قَبْلَ الْمَغْرِبِ

۶۹۵۔ عَنْ طَاءِثِ بْنِ سَيْفٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رضي الله عنه عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ فَقَالَ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا يُصَلِّيهِمَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

۶۹۴ مختصر قیام اللیل من باب الرکعتین قبل المغرب ذکر من لم یصل کھما، تلخیص الحبیین ۱۳۱ نقل عن ابن حبان فی صحیحہ۔

پہلے دو رکعتیں ادا فرمائیں۔

یہ حدیث ابن حبان نے اپنی صحیح میں اور محمد بن نصر المروزی نے قیام اللیل میں نقل کی ہے (مروزی نے) یہ الفاظ زیادہ نقل کیے ہیں۔

آپ نے پھر فرمایا ”مغرب سے پہلے دو رکعتیں پڑھو“ پھر تیسری بار فرمایا ”جو شخص چاہتا ہے اس بات کا خوف کھاتے ہوئے (آپ نے یہ فرمایا) کہ لوگ اسے سنت شمار کریں گے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

باب۔ جس شخص نے مغرب سے پہلے نفل پڑھنے کا انکار کیا ہے

۶۹۵۔ طائس نے کہا، ”حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مغرب سے پہلے کی دو رکعتوں کے بارہ میں پوچھا گیا تو انہوں نے کہا ”میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں کسی ایک کو بھی یہ دو رکعتیں پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا“

رَوَاهُ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ الْكَشِيُّ فِي مُسْنَدِهِ وَأَبُو دَاوُدَ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ
 ۶۹۶۔ وَعَنْ حَمَّادِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ أَنَّهُ سَأَلَ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيَّ
 عَنِ الصَّلَاةِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ قَالَ فَهِيَ عَنْهَا وَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ
 ﷺ وَأَبَا بَكْرٍ ﷺ وَعُمَرُ ﷺ لَمْ يَكُونُوا يُصَلُّونَهَا
 رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ فِي الْأَثَارِ وَإِسْنَادُهُ مُنْقَطِعٌ وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

بَابُ التَّنْفِيلِ بَعْدَ صَلَاةِ الْعَصْرِ

۶۹۷۔ عَنْ عَائِشَةَ ﷺ قَالَتْ مَا تَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَكْعَتَيْنِ

۶۹۵ ابوداؤد کتاب الصلوة ص ۱۸۲ باب الصلوة قبل المغرب، سنن الکبریٰ کتاب
 الصلوة ص ۲۴۲ باب من جعل قبل صلوة المغرب رکعتین۔
 ۶۹۶ کتاب الآثار ص ۲۹ باب ما یعاد من الصلوة وما یکره منها رقم الحدیث ۱۳۵۔

یہ حدیث عبد بن حمید الکشی نے اپنی مسند میں اور ابوداؤد نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔
 ۶۹۶۔ حماد بن ابی سلیمان سے روایت ہے کہ انہوں نے ابراہیم نخعی سے مغرب سے پہلے دو رکعتوں کے بارہ
 میں دریافت کیا، تو انہوں نے اسے ان سے منع کر دیا اور کہا ”بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر
 رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ یہ نہیں پڑھتے تھے۔“
 یہ حدیث محمد بن الحسن نے کتاب الآثار میں نقل کی ہے اور اس کی اسناد منقطع ہے، اس کے رجال ثقہ ہیں

باب۔ نماز عصر کے بعد نفل

۶۹۷۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عصر کے بعد

بَعْدَ الْعَصْرِ قَطُّ - رَوَاهُ الشَّيْخَانِ -

۶۹۸۔ وَعَنْهَا قَالَتَا رَكْعَتَانِ لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدْعُهُمَا سِرًّا وَلَا عَلَانِيَةً رَكْعَتَانِ قَبْلَ الصُّبْحِ وَرَكْعَتَانِ بَعْدَ الْعَصْرِ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ -

۶۹۹۔ وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا السَّجْدَتَيْنِ اللَّتَيْنِ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّيهِمَا بَعْدَ الْعَصْرِ فَقَالَتْ كَانَ يُصَلِّيهِمَا قَبْلَ الْعَصْرِ ثُمَّ إِنَّهُ شَغَلَ عَنْهُمَا أَوْ نَسِيَهُمَا فَصَلَّاهُمَا بَعْدَ الْعَصْرِ ثُمَّ أَثْبَتَهُمَا وَكَانَ إِذَا صَلَّى صَلَاةً أَثْبَتَهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ -

۶۹۷ بخاری کتاب مواقیات الصلوة ۸۳۱ باب ما یصلی بعد العصر من الفوائت ، مسلم کتاب فضائل القرآن ۲۴۴ باب الاوقات التي نهی عن الصلوة فیها -

۶۹۸ بخاری کتاب مواقیات الصلوة ۸۳۱ باب ما یصلی بعد العصر من الفوائت ، مسلم کتاب فضائل القرآن ۲۴۴ باب الاوقات التي نهی عن الصلوة فیها -

۶۹۹ مسلم کتاب فضائل القرآن ۲۴۴ باب الاوقات التي نهی عن الصلوة فیها -

دور کعتیں کبھی بھی نہیں چھوڑیں۔ یہ حدیث بخاری اور مسلم نے نقل کی ہے۔

۶۹۸۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا، دو رکعتیں ایسی ہیں جنہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوشیدہ اور نہ ظاہر چھوڑا، دو رکعتیں صبح سے پہلے اور دو رکعتیں عصر کے بعد۔ یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے۔

۶۹۹۔ ابوسلمہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ان دو رکعتوں کے بارہ میں پوچھا جو آپ عصر کے بعد ادا فرماتے تھے، تو ام المؤمنین نے کہا وہ دو رکعتیں آپ عصر سے پہلے ادا فرماتے تھے، پھر آپ اُن سے مصروف ہو گئے یا انہیں بھول گئے (اس وجہ سے ادا نہ کر سکے)، اُن کو عصر کے بعد ادا فرمایا، پھر آپ نے ان پر دوام فرمایا اور آپ جب کوئی نماز ادا فرماتے اس پر دوام فرماتے۔ یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

بَابُ كَرَاهَةِ التَّطَوُّعِ بَعْدَ صَلَاةِ الْعَصْرِ وَصَلَاةِ الصُّبْحِ

۷۰۰۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ غَيْرَ وَاحِدٍ مِّنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْهُمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ وَكَانَ أَحَبَّهُمْ إِلَيَّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْفَجْرِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَبَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ۔ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ۔

۷۰۱۔ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا صَلَاةَ بَعْدَ صَلَاةِ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَلَا صَلَاةَ بَعْدَ صَلَاةِ الْفَجْرِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ۔ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ۔

۷۰۰۔ مسلمو کتاب فضائل القرآن ۴۴۴ باب الاوقات التي نهى عن الصلوة فيها، بخاری کتاب مواقيت الصلوة ۴۴۴ باب الصلوة بعد الفجر حتى ترتفع الشمس۔
۷۰۱۔ مسلمو کتاب فضائل القرآن ۴۴۵ باب الاوقات التي نهى عن الصلوة فيها، بخاری کتاب مواقيت الصلوة ۴۴۵ باب لا تتحرى الصلوة قبل غروب الشمس۔

باب۔ نماز عصر اور نماز فجر کے بعد نفل ادا کرنے کی کراہیت

۷۰۰۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعدد صحابہ کرامؓ جن میں حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ بھی ہیں اور وہ مجھے ان سب سے زیادہ محبوب ہیں سے یہ حدیث سنی، بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کے بعد سورج نکلنے تک اور عصر کے بعد سورج غروب ہونے تک نماز سے منع فرمایا ہے۔ یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے۔

۷۰۱۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "نماز عصر کے بعد سورج غروب ہونے تک نماز نہیں ہے اور فجر کی نماز کے بعد سورج طلوع ہونے تک نماز نہیں" یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے۔

۷۰۲۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَعَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ۔ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ۔

۷۰۳۔ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْسَةَ السَّكَمِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَخْبِرْنِي عَمَّا عَلَّمَكَ اللَّهُ وَأَجْهَلَهُ أَخْبِرْنِي عَنِ الصَّلَاةِ قَالَ صَلِّ صَلَاةَ الصُّبْحِ ثُمَّ اقْصُرْ عَنِ الصَّلَاةِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ حَتَّى تَرْتَفِعَ فَإِنَّهَا تَطْلُعُ حِينَ تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ وَحِينَ يَنْزِلُ يَسْجُدُ لَهَا الْكُفَّارُ ثُمَّ صَلِّ فَإِنَّ الصَّلَاةَ مَشْهُودَةٌ مَحْضُورَةٌ حَتَّى يَسْتَقِلَّ الظِّلُّ بِالرُّمَجِ ثُمَّ اقْصُرْ عَنِ الصَّلَاةِ فَإِنَّ حِينَئِذٍ تُسَجَّرُ

۷۰۲۔ مسلم کتاب فضائل القرآن ص ۲۵۵ باب الاوقات الیٰ نبی عن الصلوة فیہا، بخاری کتاب مواقیب الصلوة ص ۵۸ باب لا تتحرى الصلوة قبل غروب الشمس۔

۷۰۲۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے عصر کے بعد نماز پڑھنے سے یہاں تک کہ سورج غروب ہو جائے اور صبح کے بعد نماز پڑھنے سے یہاں تک کہ سورج طلوع ہو جائے۔
یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے۔

۷۰۳۔ حضرت عمرو بن عبسہ السکمی رضی اللہ عنہ نے کہا، میں نے عرض کیا، اے اللہ تعالیٰ کے نبی! مجھے اس چیز کے بارے میں بتلائیں جو آپ کو اللہ تعالیٰ نے سکھائی ہے اور میں اس سے بے خبر ہوں، آپ مجھے نماز کے بارے میں بتلائیں، آپ نے فرمایا: صبح کی نماز پڑھو، پھر نماز سے رک جاؤ، یہاں تک کہ سورج طلوع ہو جائے، یہاں تک کہ بلند ہو جائے، بلاشبہ وہ جب طلوع ہوتا ہے، تو شیطان کے دو سنگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے اور اس وقت اُسے کفار سجدہ کرتے ہیں، پھر نماز پڑھو، بلاشبہ نماز میں فرشتے گواہی کے لیے حاضر ہوتے ہیں یہاں تک کہ سایہ ایک نیزہ سے کم ہو جائے، پھر نماز سے رک جاؤ، بلاشبہ اس وقت جہنم گرم کی جاتی ہے جب

جَهَنَّمَ فَإِذَا أَقْبَلَ الْفَيْءُ فَصَلَّ فَإِنَّ الصَّلَاةَ مَشْهُودَةٌ مُحْضَرَةٌ
حَتَّى تُصَلِّيَ الْعَصْرَ ثُمَّ اقْصُرْ عَنِ الصَّلَاةِ حَتَّى تَغْرِبَ الشَّمْسُ
فَإِنَّهَا تَغْرِبُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ وَحِينَئِذٍ يَسْجُدُ لَهَا الْكُفَّارُ
رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ۔

۷۰۴۔ وَعَنْ كُرَيْبٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ وَالْمُسَوْرِبْنَ مَخْرَمَةَ
وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ أَزْهَرَ أَرْسَلُوهُ إِلَى عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا فَقَالُوا اقْرَأْ
عَلَيْهَا السَّلَامَ مِنْ جَمِيعًا وَسَلِّمْ عَنْ الرُّكْعَتَيْنِ بَعْدَ صَلَاةِ
الْعَصْرِ وَقُلْ لَهَا أَنَا أَخْبِرُنَا إِنَّكِ تُصَلِّيْنَهُمَا وَقَدْ بَلَّغْنَا أَنَّ النَّبِيَّ
ﷺ نَهَى عَنْهُمَا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ وَكُنْتُ أَضْرِبُ النَّاسَ
مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْهُمَا قَالَ كُرَيْبٌ فَدَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ

۷۰۳۔ مسلم کتاب فضائل القرآن ۲ باب الاوقات التي نهى عن الصلوة فيها، مسند احمد ۳۷۱۔

سایہ ڈھل جائے، تو نماز پڑھو، بلاشبہ نمازیں فرشتے گواہی کے لیے حاضر ہوتے ہیں۔ یہاں تک کہ عصر پڑھ لو،
پھر غروب آفتاب تک نماز سے رک جاؤ، بلاشبہ وہ شیطان کے دو سنگوں کے درمیان غروب ہوتا ہے اور
اس وقت اسے کفار سجدہ کرتے ہیں۔

یہ حدیث مسلم اور احمد نے نقل کی ہے۔

۷۰۴۔ کہ یہ سب سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ، مسور بن مخرمہ اور عبد الرحمن بن ازہر
نے انہیں ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا اور کہا، ہماری سب کی طرف سے ام المومنین
کو سلام کہنا، اور نماز عصر کے بعد دو رکعتوں کے بارہ میں اُن سے پوچھنا اور اُن سے کہنا، ہمیں خبر ملی ہے کہ
آپ دو رکعتیں پڑھتی ہیں اور تحقیق ہم تک یہ بات بھی پہنچی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دو رکعتوں
سے منع فرمایا ہے اور ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا، میں حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے ہمراہ یہ دو رکعتیں
پڑھنے والوں کی پٹائی کرتا تھا، کہ یہ نے کہا، میں نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت

فَبَلَغَتْهُمَا مَا أَرْسَلُونِي بِهِ فَقَالَتْ سَلْ أُمِّسَلَمَةَ

فَخَرَجْتُ إِلَيْهِمْ فَأَخْبَرْتُهُمْ بِقَوْلِهَا فَرَدُّونِي إِلَى أُمِّسَلَمَةَ
بِمِثْلِ مَا أَرْسَلُونِي بِهِ إِلَى عَائِشَةَ فَقَالَتْ أُمِّسَلَمَةُ سَمِعْتُ
النَّبِيَّ ﷺ يَنْهَى عَنْهُمَا ثُمَّ رَأَيْتُهُ يُصَلِّيهِمَا حِينَ صَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ
دَخَلَ عَلَيَّ وَعِنْدِي نِسْوَةٌ مِّنْ بَنِي حَرَامٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ فَأَرْسَلْتُ
إِلَيْهِ الْجَارِيَةَ فَقُلْتُ قُومِي بِحَنْبِكِ قُولِي لَهُ تَقُولُ لَكَ أُمِّسَلَمَةَ
يَا رَسُولَ اللَّهِ سَمِعْتُكَ تَنْهَى عَنْ هَاتَيْنِ وَارَاكَ تُصَلِّيهِمَا
فَإِنْ أَشَارَ بِيَدِهِ فَاسْتَأْخِرِي عَنْهُ فَفَعَلْتُ الْجَارِيَةُ فَاشَارَ
بِيَدِهِ فَاسْتَأْخَرْتُ عَنْهُ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ يَا ابْنَتِ أُمِّيَّةٍ سَأَلْتِ

میں حاضر ہو کر آپ کو وہ پیغام پہنچا دیا جو انہوں نے مجھے دے کر بھیجا تھا، ام المؤمنینؓ نے کہا، ام المؤمنین حضرت
ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھو، میں نے ان کے پاس جا کر انہیں ام المؤمنینؓ کا قول بتا دیا،
انہوں نے مجھے واپس ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس اسی طرح کا پیغام دے کر بھیجا جو ام المؤمنین
حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا تھا، تو ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا، میں نے
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ان سے منع فرماتے ہوئے سنا ہے، پھر میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ جب عصر
پڑھتے تو یہ دو کتیں بھی پڑھتے، پھر آپ میرے پاس تشریف لائے اور میرے پاس انصار میں سے (قبیلہ)
بنی حرام کی عورتیں تھیں، میں نے آپ کے پاس ایک کچی بھیجی، میں نے (کچی سے) کہا، آپ کے ایک جانب
کھڑی ہو کر آپ سے کہا، آپ سے ام سلمہؓ کہتی ہے، اے اللہ تعالیٰ کے پیغمبر! میں نے آپ کو ان دو
رکتوں سے منع کرتے ہوئے سنا ہے اور میں آپ کو دیکھ رہی ہوں کہ آپ خود انہیں پڑھ رہے ہیں، اگر آپ
اپنے ہاتھ مبارک سے اشارہ فرمائیں تو آپ سے (تھوڑی دیر) پیچھے ہٹ (کر کھڑی ہو) جانا، اس کچی نے
ایسا ہی کیا، آپ نے اپنے ہاتھ مبارک سے اشارہ فرمایا، وہ آپ سے پیچھے ہٹ گئی، جب آپ نے سلام
پھیرا، فرمایا ”اے ابوامیہ کی بیٹی! تم نے مجھ سے عصر کے بعد دو رکتوں کے بارہ میں دریافت کیا ہے، میرے

عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَأَنَّهِ أَتَانِي نَاسٌ مِّنْ عَبْدِ الْقَيْسِ فَشَغَلُونِي عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ فَهُمَا هَاتَانِ. رَوَاهُ الشَّيْخَانِ. ۷۰۵. وَعَنْ مُعَاوِيَةَ رضي الله عنه قَالَ إِنَّكُمْ لَتُصَلُّونَ صَلَوةً لَّقَدْ صَحِبْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَمَا رَأَيْنَاهُ يُصَلِّيْهَا وَلَقَدْ نَهَى عَنْهَا يَعْنِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

بَابُ كَرَاهَةِ التَّنْفِيلِ بَعْدَ طُلُوعِ الْفَجْرِ سَوَى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ

۷۰۶. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا يَمْنَعَنَّ أَحَدَكُمْ أَوْ أَحَدًا مِنْكُمْ أَذَانُ بِلَالٍ مِّنْ سُحُورِهِ فَإِنَّهُ

۷۰۴ بخاری کتاب التہجد ۱۶۷ باب اذا اكلوا وهو يصلي فاشرب بيده... الخ، مسلم کتاب فضائل القرآن ۲۸۶ باب الاوقات التي نهى عن الصلوة فيها. ۷۰۵ بخاری کتاب مواقيت الصلوة ۸۱ باب لا تتحرى الصلوة قبل غروب الشمس.

پاس قلیلہ عبد القیس کے کچھ لوگ آئے، انہوں نے مجھے ظہر کے بعد کی دو رکعتوں سے مشغول رکھا تو یہ وہ دو رکعتیں ہیں یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے۔

۷۰۵۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا، تم ایک نماز پڑھتے ہو، تحقیق ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہے، لیکن ہم نے آپ کو یہ نماز پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا، اور آپ نے اس نماز یعنی عصر کے بعد کی دو رکعتوں سے منع فرمایا ہے۔ یہ حدیث بخاری نے نقل کی ہے۔

بَابُ طُلُوعِ فَجْرِ بَعْدَ فَجْرِ كِي دُوسْتُوں كِي علاوہ نفل پڑھنے كِي كراہت

۷۰۶۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کسی شخص کو بلالؓ کی اذان اس کی سحری سے نزدیک، بلاشبہ وہ رات کو اذان بکارتے ہیں تاکہ تہجد پڑھنے والا لوٹ

يُؤْذَنُ أَوْ يُنَادَى بِكَيْدٍ لِّيَرْجِعَ قَائِمُكُمْ وَلِيُنَبِّهَهُ تَأْلِيمُكُمْ
رَوَاهُ السَّيِّئَةُ إِلَّا السِّرْمَذِيَّ .

۷.۷۔ وَعَنْ حَفْصَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا طَلَعَ
الْفَجْرُ لَا يُصَلِّي إِلَّا رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

بَابُ فِي تَاكِيدِ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ

۷.۸۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَدْعُوا

۷.۶ بخاری کتاب الاذان ص ۳۱۱ باب الاذان قبل الفجر، مسلم کتاب الصیام ص ۳۱۱ باب
بیان ان الدخول فی الصوم یحصل بطلوع الفجر ... الخ ، ابوداؤد کتاب الصیام ص ۳۱۱
باب وقت السحور ، نسائی کتاب الصیام ص ۳۱۱ باب کیف الفجر ، ابن ماجہ ابواب ما
جاء فی الصیام ص ۱۳۳ باب ما جاء فی تأخیر السحور -

۷.۷ مسلم کتاب صلوة المسافرين ص ۲۵۱ باب استحباب رکعتی سنة الفجر ... الخ -

آئے (اور سحری کھالے) اور سونے والا جاگ اٹھے

یہ حدیث ترمذی کے علاوہ اصحاب ستہ نے نقل کی ہے۔

۷.۷۔ ام المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب فجر طلوع ہوا تو سوائے
فجر کی سنتوں کے کوئی نماز نہ پڑھتے تھے۔

یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

باب - فجر کی سنتوں کی تاکید

۷.۸۔ حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”فجر کی دو سنتوں کو نہ

رَكَعَتِي الْفَجْرِ وَلَوْ طَرَدَ تَصْعَمُ الْخَيْلُ . رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبُودَاوْدُ
وَأِسْنَادُهُ صَحِيحٌ وَقَدْ تَقَدَّمَ أَحَادِيثُ الْبَابِ فِي بَابِ
التَّطَوُّعِ لِلصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ .

بَابُ فِي تَخْفِيفِ رَكَعَتِي الْفَجْرِ

۷۰۹ - عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم يُخَفِّفُ الرَّكَعَتَيْنِ
الَّتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الصُّبْحِ حَتَّى إِذَا لَأَقُولُ هَلْ قَرَأَ بِأَمْرِ
الْكِتَابِ . رَوَاهُ الشَّيْخَانِ .

۷۱۰ - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ رَمَقْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم شَهْرًا فَكَانَ

۷۰۸ - مسند احمد رحمہ اللہ، ابوداؤد کتاب الصلوة رحمہ اللہ باب فی تخفیفہما ورکعتی الفجر -
۷۰۹ بخاری کتاب التہجد رحمہ اللہ باب ما یقرأ فی رکعتی الفجر، مسلم کتاب صلوۃ المسافرین
منہ رحمہ اللہ باب استحباب رکعتی سنة الفجر -

چھوڑو، اگرچہ تمہیں گھوڑے روند ڈالیں۔

یہ حدیث احمد اور ابوداؤد نے نقل کی ہے اس کی اسناد صحیح ہے اور اس باب کی احادیث ”باب
پانچ نمازوں کے لیے نفل“ میں گزر چکی ہیں۔

باب - فجر کی سنتوں کی تخفیف میں

۷۰۹ - ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز سے پہلے
کی دو رکعتیں ہلکی ادا فرماتے تھے، یہاں تک کہ میں کہتی، کیا آپ نے صرف فاتحہ پڑھی ہے۔
یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے۔

۷۱۰ - حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا، میں نے ایک مہینہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا بغور مشاہدہ کیا تو

يُقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَقُلْ
هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ - رَوَاهُ الْخُمْسَةُ إِلَّا النَّسَائِيَّ وَحَسَنَهُ التِّرْمِذِيُّ -

بَابُ كَرَاهَةِ سُنَّةِ الْفَجْرِ إِذَا شَرَعَ فِي الْإِقَامَةِ

۷۱۱۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ إِذَا أُقِيمَتِ
الصَّلَاةُ فَلَا صَلَاةَ إِلَّا الْمَكْتُوبَةَ - رَوَاهُ الْجَمَاعَةُ إِلَّا الْبُخَارِيَّ -

۷۱۰۔ ترمذی ابواب الصلوة ۹۹ باب ماجاء فی تخفیف رکعتی الفجر... الخ ، ابوداؤد
کتاب الصلوة ۴۸۰ باب فی تخفیفهما عن ابی ہریرۃ ، ابن ماجہ ابواب اقامۃ الصلوات
۸۱۱ باب ماجاء فی الرکعتین قبل الفجر ، مسند احمد ۹۲ -
۷۱۱۔ مسند کتاب صلوة المسافرین ۲۲۱ باب کراهۃ الشروع فی نافلۃ بعد شروق المؤذن
... الخ ، ترمذی ابواب الصلوة ۴۸۰ باب ماجاء اذا اقيمت الصلوة فلا صلوة الا المكتوبة
ابوداؤد کتاب الصلوة ۴۸۰ باب اذا ادرك الامام ولم يصل ركعتي الفجر نسائي
کتاب الامامة والجماعة ۱۳۹ باب ما يكره من الصلوة عند الاقامة ، ابن ماجہ
ابواب اقامة الصلوات والسنة فيها ۸۱۱ باب ماجاء في اذا اقيمت الصلوة فلا صلوة
الا المكتوبة ، مسند احمد ۴۵۵ -

آپ فجر سے پہلے کی دو رکعتوں میں قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ اور قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ تلاوت
فرماتے تھے۔ یہ حدیث نسائی کے علاوہ اصحاب خمسہ نے نقل کی ہے اور ترمذی نے اسے حن قرار دیا ہے۔

باب۔ جب (مؤذن) اقامت شروع کر دے تو فجر کی سنت کا مکروہ ہونا

۷۱۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جب جماعت

کھڑی کر دی جائے، تو سوائے فرض نماز کے اور کوئی نماز نہیں“

یہ حدیث بخاری کے علاوہ جماعت محدثین نے نقل کی ہے۔

۷۱۲۔ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَالِكٍ بْنِ بَحِينَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم بِرَجُلٍ وَقَدْ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ يُصَلِّي رُكْعَتَيْنِ فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَأَتْ بِهِ النَّاسُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم الصُّبْحُ أَرْبَعًا الصُّبْحُ أَرْبَعًا. رَوَاهُ الشَّيْخَانِ.

۷۱۳۔ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَرْجِسَ رضی اللہ عنہ قَالَ دَخَلَ رَجُلٌ بِالْمَسْجِدِ وَرَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِي صَلَاةِ الْغَدَاةِ فَصَلَّى رُكْعَتَيْنِ فِي جَانِبِ الْمَسْجِدِ ثُمَّ دَخَلَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَلَمَّا سَلَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ يَا فُلَانُ يَا أَيُّ الصَّلَاةَيْنِ اعْتَدَدْتَ بِصَلَاةِكَ

۷۱۲ بخاری کتاب الاذان باب اذا اقيمت الصلاة فلا صلوة الا المكتوبة ، مسلم کتاب صلوة المسافرين ۲۴۴ باب كراهة الشروع في نافلته بعد ... الخ -

۷۱۲۔ حضرت عبد اللہ بن مالک ابن بکینہ رضی اللہ عنہ نے کہا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص کے پاس سے گزرے، نماز کھڑی کر دی گئی تھی وہ (سنت فجر کی) دو رکعتیں پڑھ رہا تھا، جب آپ نے سلام پھیرا تو لوگ آپ کے ارد گرد جمع ہو گئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا صبح کی چار رکعتیں ہیں کیا صبح کی چار رکعتیں ہیں۔

یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے۔

۷۱۳۔ حضرت عبد اللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ نے کہا، ایک شخص مسجد میں داخل ہوا، جب کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز میں تھے، اس نے مسجد کے ایک کونے میں دو رکعتیں ادا کیں، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز میں شریک ہو گیا، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا تو فرمایا اے فلان! اپنی

وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْأَرْبَعَةُ إِلَّا التِّرْمِذِيُّ - ۷۱۴ - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ أُقِيمَتِ صَلَاةُ الصُّبْحِ فَقَامَ رَجُلٌ يُصَلِّي رُكْعَتَيْنِ فَجَدَّبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِثَوْبِهِ وَقَالَ أَتُصَلِّي الصُّبْحَ أَرْبَعًا رَوَاهُ أَحْمَدُ وَإِسْنَادُهُ جَيِّدٌ -

۷۱۵ - وَعَنْهُ قَالَ كُنْتُ أَصَلِّي وَأَخَذَ الْمُؤَذِّنُ فِي الْإِقَامَةِ فَجَدَّبَنِي النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ أَتُصَلِّي الصُّبْحَ أَرْبَعًا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

۷۱۳ مسلم کتاب صلوٰۃ المسافرین ص ۲۴۴ باب کراہۃ الشروع فی نافلۃ بعد ... الخ ، ابو داؤد کتاب الصلوٰۃ ص ۱۸ باب اذا ادرك الامام ولم يصل ركعتي الفجر نسائي کتاب الامامة و الجماعة ص ۱۳۹ فيمن يصلي ركعتي الفجر والامام في الصلوة ، ابن ماجه ابواب اقامة الصلوات والسنة فيها ص ۸۲ باب ماجاء في اذا اقيمت الصلوة فلا صلوة الا المكتوبة - ۷۱۴ مسند احمد ص ۲۳۸ -

۷۱۵ مسند ابی داؤد طیالسی ص ۳۵۸ رقم الحديث ۲۴۳۶ ابن ابی ملیکہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ ، صحيح ابن خزيمة ، جامع البواب الركعتين قبل الفجر ص ۱۶۹ رقم الحديث ۱۱۲۴ باب النهي عن ان يصلي ركعتي الفجر ... الخ ، صحيح ابن حبان کتاب الصلوٰۃ ص ۸۲ رقم الحديث ۱۲۶ باب النوافل ، المستدرک کتاب صلوٰۃ التطوع ص ۱۱۲ باب فضيلة ركعتي سنة الفجر -

دو نمازوں میں سے تو نے کسے شمار کیا ہے ، اپنی نماز جو کیلئے پڑھی ہے یا اپنی وہ نماز جو ہمارے ساتھ پڑھی ہے۔
یہ حدیث مسلم اور ترمذی کے علاوہ اصحاب الربیع نے نقل کی ہے۔

۷۱۴ - حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا ، صبح کی نماز کھڑی کر دی گئی ، ایک شخص کھڑا ہو کر دو رکعتیں پڑھنے لگا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے پکڑے سے پکڑ کر کھینچا اور فرمایا ”کیا تم صبح کی چار رکعتیں ادا کرتے ہو؟“
یہ حدیث احمد نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد جید ہے۔

۷۱۵ - حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا ، میں نماز پڑھ رہا تھا اور مؤذن نے اقامت شروع کر دی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کھینچا اور فرمایا ”کیا تم صبح کی چار رکعتیں پڑھتے ہو؟“

الطَّبَائِصِيُّ فِي مُسْنَدِهِ وَأَبْنُ خُزَيْمَةَ وَأَبْنُ حِبَّانَ وَالْأَخْرُؤَنَ وَقَالَ
الْحَاكِمُ فِي الْمُسْتَدْرَكِ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ
وَلَمْ يُخْرِجَاهُ۔

۷۱۶۔ وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ
ﷺ أَنَّهُ رَأَى رَجُلًا صَلَّى رَكْعَتَيِ الْفَدَا حِينَ أَخَذَ الْمُؤَذِّنُ يُقِيمُ
فَغَمَزَ النَّبِيُّ ﷺ مُنْكَبَّهُ وَقَالَ أَلَا كَانَ هَذَا قَبْلَ ذَا۔ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ
فِي الصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ وَإِسْنَادُهُ جَيِّدٌ۔

۷۱۷۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَقِيَمَتِ
الصَّلَاةُ فَلَا صَلَاةَ إِلَّا الْمَكْتُوبَةُ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلَا رَكْعَتَيِ

۷۱۸ المعجم الصغیر للطبرانی رحمہ اللہ قال حدثنا احمد بن محمد ان ... الخ،
مجمع الزوائد کتاب الصلوة ص ۵۶۶ باب اذا اقيمت الصلوة هل یصلی غیرہا فقلنا عن
الطبرانی فی الکبیر والاولیٰ۔

یہ حدیث ابوداؤد طیالسی نے اپنے مسند میں، ابن خزیمہ، ابن حبان اور دیگر محدثین نے نقل کی ہے
حاکم نے مستدرک میں کہا، یہ حدیث مسلم کی شرط پر صحیح ہے اور انہوں نے اسے بیان نہیں کیا۔
۷۱۶۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص
کو فجر کی سنتیں پڑھتے ہوئے دیکھا جب کہ مؤذن اقامت کہہ رہا تھا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے
کندہوں سے (پچھلے) دبایا اور فرمایا ”یہ اس سے پہلے کیوں نہیں پڑھ لیں؟“
یہ حدیث طبرانی نے صغیر اور کبیر میں نقل کی ہے اور اس کی اسناد جید ہے۔

۷۱۷۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جب جماعت کھڑی کر دی
جائے، تو سوائے فرض نمازوں کے کوئی نماز نہیں“ عرض کیا گیا، اے اللہ تعالیٰ کے پیغمبر! فجر کی دو سنتیں

الْفَجْرِ قَالَ وَلَا رُكْعَتَيِ الْفَجْرِ - رَوَاهُ ابْنُ عَدِيٍّ وَالْبَيْهَقِيُّ وَقَالَ الْحَافِظُ
فِي الْفَتْحِ إِسْنَادُهُ حَسَنٌ وَفِيمَا قَالَهُ نَظَرٌ وَهَذِهِ الزِّيَادَةُ
لَا أَصْلَ لَهَا -

بَابُ مَنْ قَالَ يُصَلِّي سُنَّةَ الْفَجْرِ عِنْدَ
إِشْتِغَالِ الْإِمَامِ بِالْفَرِيضَةِ خَارِجَ الْمَسْجِدِ أَوْ فِي نَاحِيَةٍ أَوْ خَلْفَ
أَسْطَوَانَةٍ إِنْ رَجَا أَنْ يُدْرِكَ رَكْعَةً مِنَ الْفَرَضِ

۷۱۸ - عَنْ مَالِكِ بْنِ مَعْوِلٍ قَالَ سَمِعْتُ نَافِعًا يَقُولُ أَيْقَظْتُ ابْنَ عُمَرَ
لِصَلَاةِ الْفَجْرِ وَقَدْ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَقَامَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ

۷۱۷ - کامل ابن عدی ^{۲۶۲} ترجمہ یحییٰ بن نصر بن حاجب ، سنن الکبریٰ للبیہقی
کتاب الصلوة ^{۳۸۴} باب کراہیۃ الاشتغال بهما... الخ ، فتح الباری کتاب الاذان ^{۲۸۸}
باب اذا اقيمت الصلاة... الخ -

بھی نہیں ، آپ نے فرمایا ” فجر کی دو سنتیں بھی نہیں“

یہ حدیث ابن عدی اور بیہقی نے نقل کی ہے ، حافظ نے فتح الباری میں کہا ، اس کی اسناد حسن ہے اور
جو حافظ نے کہا ہے اس میں اعتراض ہے اور ان زیادہ الفاظ کی کوئی اصل نہیں۔

باب جس نے یہ کہا کہ جب امام فرض پڑھانے میں مشغول ہو تو فجر کی سنتیں مسجد کے
باہر یا کونے میں یا ستون کے پیچھے پڑھ لی جائیں ، جب امید ہو کہ فرض کی ایک رکعت پائے گا

۱۸ ، مالک بن مغول نے کہا میں نے نافع کو یہ کہتے ہوئے سنا ” میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کو فجر کی نماز کے
لیے جگایا ، جب کہ جماعت کھڑی ہو چکی تھی ، تو انہوں نے اٹھ کر دو رکعتیں پڑھیں“

رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ۔

۷۱۹۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ قَالَ خَرَجَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رضی اللہ عنہ مِنْ بَيْتِهِ فَأَقِيمَتْ صَلَاةُ الصُّبْحِ فَرَكِعَ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ الْمَسْجِدَ وَهُوَ فِي الطَّرِيقِ ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلَّى الصُّبْحَ مَعَ النَّاسِ۔ رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ۔

۷۲۰۔ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ جَاءَ وَالْإِمَامُ يُصَلِّي الصُّبْحَ وَلَمْ يَكُنْ مَلَى الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الصُّبْحِ فَصَلَّاهُمَا فِي حُجْرَةٍ حَفْصَةَ رضی اللہ عنہا ثُمَّ أَتَاهُ صَلَّى مَعَ الْإِمَامِ۔ رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ إِلَّا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ يُدَلِّسُ۔

۷۱۸ طحاوی کتاب الصلوة ص ۲۵۸ باب اداء سنة الفجر۔

۷۱۹ طحاوی کتاب الصلوة ص ۲۵۸ باب اداء سنة الفجر۔

۷۲۰ طحاوی کتاب الصلوة ص ۲۵۸ باب اداء سنة الفجر۔

یہ حدیث طحاوی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۷۱۹۔ محمد بن کعب نے کہا، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اپنے گھر سے نکلے تو صبح کی نماز کھڑی ہو چکی تھی، انہوں نے مسجد میں داخل ہونے سے پہلے دو رکعتیں پڑھ لیں، جب کہ وہ راستہ میں تھے، پھر مسجد میں داخل ہو کر لوگوں کے ہمراہ صبح کی نماز پڑھ لی۔
یہ حدیث طحاوی نے نقل کی ہے۔

۷۲۰۔ زید بن اسلم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی کہ وہ آئے، جب کہ امام صبح کی نماز پڑھا رہا تھا اور انہوں نے صبح سے پہلے کی دو رکعتیں نہیں پڑھی تھیں، تو وہ دو رکعتیں امام المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے کمرہ میں پڑھیں، پھر انہوں نے امام کے ہمراہ نماز ادا کی۔

یہ حدیث طحاوی نے نقل کی ہے، اس کے راوی ثقہ ہیں، سوائے یحییٰ بن ابی کثیر کے جو مدلس کہتا ہے۔
۷۔ محدث کا حدیث بیان کرتے ہوئے اپنے استاد کا نام ذکر نہ کرنا، بلکہ اس کے اوپر کے راوی کا نام ذکر کر دینا اور لفظ

۷۲۱۔ وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ كَانَ يَدْخُلُ الْمَسْجِدَ وَالنَّاسُ صُفُوفٌ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ فَيَصِلُ الرَّكْعَتَيْنِ فِي نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ ثُمَّ يَدْخُلُ مَعَ الْقَوْمِ فِي الصَّلَاةِ رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ۔

۷۲۲۔ وَعَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرَّبٍ أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ وَأَبَا مُوسَى رضی اللہ عنہ خَرَجَا مِنْ عِنْدِ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہ فَأَقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَرَكَعَ ابْنُ مَسْعُودٍ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ دَخَلَ مَعَ الْقَوْمِ فِي الصَّلَاةِ وَأَمَّا أَبُو مُوسَى فَدَخَلَ فِي الصَّفِّ۔ رَوَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ فِي مُصَنَّفِهِ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ۔

۷۲۱ طحاوی کتاب الصلوة ۲۵۸ باب اداء سنة الفجر۔

۷۲۲ مصنف ابن ابی شیبہ کتاب الصلوات ۱۵۴ فی الرجل یدخل المسجد فی الفجر۔

۷۲۱۔ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ مسجد میں داخل ہوتے، جب کہ لوگ صفیں باندھے فجر کی نماز میں کھڑے ہوتے، تو وہ دو رکعتیں مسجد کے کونے میں پڑھ کر لوگوں کے ساتھ نماز میں شریک ہو جاتے۔

یہ حدیث طحاوی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد حسن ہے۔

۷۲۲۔ حارث بن مضرّب سے روایت ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ حضرت سعید بن العاص رضی اللہ عنہ کے پاس سے نکلے، تو نماز کھڑی کر دی گئی، حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ دو رکعتیں پڑھ کر لوگوں کے ساتھ نماز میں شریک ہو گئے، لیکن حضرت ابو موسیٰ وہ صف میں شامل ہو گئے۔ یہ حدیث ابوبکر بن ابی شیبہ نے اپنی مصنف میں نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

ایسا استعمال کرنا جس سے سماع کا احتمال ہوتا ہو، تدلیس کہلاتا ہے۔

۷۲۳۔ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُوسَى عَنْ أَبِيهِ حِينَ دَعَاهُمُ سَعِيدُ بْنُ الْعَاصِ دَعَا أَبَا مُوسَى رضی اللہ عنہ وَحَذِيفَةَ رضی اللہ عنہ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ الْغَدَاةَ ثُمَّ خَرَجُوا مِنْ عِنْدِهِ وَقَدْ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَجَلَسَ عَبْدُ اللَّهِ إِلَى أُسْطُوَانَةٍ مِنَ الْمَسْجِدِ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَالتَّيْبَرَانِيُّ وَفِي إِسْنَادِهِ لَيْثٌ -

۷۲۴۔ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُوسَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَالْإِمَامُ فِي الصَّلَاةِ فَصَلَّى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَالتَّيْبَرَانِيُّ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ -

۷۲۳ طحاوی کتاب الصلوة ص ۲۵۴ باب اداء سنة الفجر -

۷۲۴ طحاوی کتاب الصلوة ص ۲۵۴ باب اداء سنة الفجر، مجمع الزوائد کتاب الصلوة ص ۴۰۰ باب اذا اقيمت الصلوة هل يصلي غيرها نقلًا عن الطبرانی في الكبير -

۷۲۳۔ عبد اللہ بن ابی موسیٰ نے اپنے والد سے روایت کیا کہ جب سعید بن العاصؓ نے بلایا تو ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ حذیفہ رضی اللہ عنہ اور عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو صبح کی نماز سے پہلے بلایا، پھر وہ ان کے پاس سے نکلے، جب کہ جماعت کھڑی ہو چکی تھی تو عبد اللہ نے مسجد کے ایک ستون کے پاس بیٹھ کر دو رکعتیں پڑھیں، پھر نماز میں شریک ہو گئے۔

یہ حدیث طحاوی اور طبرانی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد میں کمزوری ہے۔

۷۲۴۔ عبد اللہ بن ابی موسیٰ نے عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ وہ مسجد میں اس وقت داخل ہوئے، جب کہ امام نماز میں تھا، تو انہوں نے فجر کی دو سنتیں پڑھیں۔

یہ حدیث طحاوی اور طبرانی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد حسن ہے۔

۷۲۵۔ وَعَنْ أَبِي مَجْلَنٍ قَالَ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فِي صَلَاةِ الْغَدَاةِ مَعَ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ وَابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ وَالْإِمَامُ يُصَلِّي قَامًا ابْنُ عُمَرَ رضی اللہ عنہ فَدَخَلَ فِي الصَّفِّ وَأَمَّا ابْنُ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ دَخَلَ مَعَ الْإِمَامِ فَلَمَّا سَلَّمَ الْإِمَامُ قَعَدَ ابْنُ عُمَرَ رضی اللہ عنہ مَكَانَهُ حَتَّى طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَقَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ۔

۷۲۶۔ وَعَنْ أَبِي عُثْمَانَ الْأَنْصَارِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ جَاءَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ وَالْإِمَامُ فِي صَلَاةِ الْغَدَاةِ وَلَمْ يَكُنْ صَلَّى الرَّكْعَتَيْنِ فَصَلَّى عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ الرَّكْعَتَيْنِ خَلْفَ الْإِمَامِ ثُمَّ دَخَلَ مَعَهُمْ۔ رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ۔

۷۲۵۔ طحاوی کتاب الصلوة ص ۲۵۷ باب اداء سنة الفجر۔

۷۲۶۔ طحاوی کتاب الصلوة ص ۲۵۸ باب اداء سنة الفجر۔

۷۲۵۔ ابو مجلن نے کہا میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہ کے ہمراہ صبح کی نماز کے لیے مسجد میں داخل ہوا، جب کہ امام نماز پڑھ رہا تھا، ابن عمر تو صف میں شامل ہو گئے، مگر ابن عباس رضی اللہ عنہ انہوں نے دو رکعتیں پڑھیں، پھر امام کے ساتھ شریک ہوئے، جب امام نے سلام پھیرا، ابن عمر رضی اللہ عنہ اپنی جگہ بیٹھ گئے، یہاں تک کہ سورج طلوع ہو گیا، تو اٹھ کر دو رکعتیں پڑھیں۔

یہ حدیث طحاوی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۷۲۶۔ ابو عثمان انصاری رضی اللہ عنہ نے کہا حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ آئے اور امام صبح کی نماز میں تھا، انہوں نے دو سنتیں نہیں پڑھی تھیں، عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے امام کے پیچھے دو رکعتیں ادا کیں، پھر ان کے ساتھ شریک ہو گئے۔

یہ حدیث طحاوی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۷۲۷۔ وَعَنْ أَبِي عُمَانَ النَّهْدِيِّ قَالَ كُنَّا نَأْتِي عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَبْلَ أَنْ تُصَلِّيَ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الصُّبْحِ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ فَنُصَلِّي فِي الْخُرُ الْمَسْجِدِ ثُمَّ نَدْخُلُ مَعَ الْقَوْمِ فِي صَلَاتِهِمْ. رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

۷۲۸۔ وَعَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ كَانَ مَسْرُوقٌ يَجِيءُ إِلَى الْقَوْمِ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ وَلَمْ يَكُنْ رَكَعَ رَكَعَتِي الْفَجْرِ فَيُصَلِّي الرَّكْعَتَيْنِ فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ يَدْخُلُ مَعَ الْقَوْمِ فِي صَلَاتِهِمْ. رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ.

۷۲۹۔ وَعَنْهُ عَنْ مَسْرُوقٍ أَنَّهُ فَعَلَ ذَلِكَ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فِي نَاحِيَةِ

۷۲۷ طحاوی کتاب الصلوة ص ۲۵۸ باب اداء سنة الفجر -

۷۲۸ طحاوی کتاب الصلوة ص ۲۵۸ باب اداء سنة الفجر -

۷۲۷۔ ابو عثمان النہدی نے کہا، ہم حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے پاس نماز صبح کی دو سنتیں پڑھنے سے پہلے آتے، جب کہ حضرت عمرؓ نماز میں ہوتے، ہم مسجد کے آخری کونے میں پڑھ کر پھر لوگوں کے ساتھ ان کی نماز میں شریک ہو جاتے۔

یہ حدیث طحاوی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد حسن ہے۔

۷۲۸۔ شعبی نے کہا ”مسروق لوگوں کے پاس آتے، جب کہ وہ نماز میں ہوتے اور انہوں نے فجر کی دو سنتیں نہ پڑھی ہوتیں، وہ مسجد میں دو سنتیں پڑھ کر پھر لوگوں کے ساتھ ان کی نماز میں شریک ہو جاتے۔“

یہ حدیث طحاوی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۷۲۹۔ شعبی نے مسروق سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے ایسا کیا، البتہ انہوں نے کہا ”مسجد کے کونے میں“ (دو رکعتیں پڑھیں)۔

۷۲۹۔ دونوں روایتوں میں فرق یہ ہے کہ پہلی روایت میں صرف مسجد کا ذکر ہے، جب کہ دوسری روایت میں مسجد کے کونے (ناحیۃ المسجد) کا ذکر ہے۔

الْمَسْجِدِ - رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ -

۷۳۰۔ وَعَنْ يَزِيدَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْحَسَنِ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ إِذَا دَخَلْتَ الْمَسْجِدَ وَلَمْ تُصَلِّ رَكْعَتِي الْفَجْرِ فَصَلِّهِمَا وَإِنْ كَانَ الْإِمَامُ يُصَلِّي ثُمَّ ادْخَلَ مَعَ الْإِمَامِ - رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ -

۷۳۱۔ وَعَنْ يُونُسَ قَالَ كَانَ الْحَسَنُ يَقُولُ يُصَلِّيهِمَا فِي نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ ثُمَّ يَدْخُلُ مَعَ الْقَوْمِ فِي صَلَاتِهِمْ رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ -

بَابُ قَضَاءِ رَكْعَتِي الْفَجْرِ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ

۷۳۲۔ عَنْ قَيْسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَأَقِيَمَتِ الصَّلَاةُ

۷۲۹۔ طحاوی کتاب الصلوة ۲۵۸ باب اداء سنتہ الفجر -

۷۳۰۔ طحاوی کتاب الصلوة ۲۵۸ باب اداء سنتہ الفجر -

۷۳۱۔ طحاوی کتاب الصلوة ۲۵۸ باب اداء سنتہ الفجر -

یہ حدیث طحاوی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے -

۷۳۰۔ یزید بن ابراہیم سے روایت ہے کہ حسنؓ کہا کرتے تھے ”جب تم مسجد میں داخل ہو اور تم نے فجر کی سنتیں

نہ پڑھی ہوں، تو انہیں پڑھ لو، اگرچہ امام نماز پڑھ رہا ہو، پھر امام کے ساتھ شریک ہو جاؤ“

یہ حدیث طحاوی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے -

۷۳۱۔ یونسؓ نے کہا ”حسنؓ کہا کرتے تھے، انہیں (دو سنتوں کو) مسجد کے کونے میں پٹھے پھر لوگوں کے ساتھ ان کی

نماز میں شریک ہو جائے“

یہ حدیث طحاوی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے -

باب۔ سورج طلوع ہونے سے پہلے فجر کی سنتوں کی قضاء

۷۳۲۔ حضرت قیس رضی اللہ عنہ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لاتے، تو نماز کھڑی کر دی گئی میں

فَصَلَّيْتُ مَعَهُ الصُّبْحَ ثُمَّ انْصَرَفَ النَّبِيُّ ﷺ فَوَجَدَنِي أُصَلِّ
فَقَالَ مَهْلًا يَا قَيْسُ أَصَلَوْتَانِ مَعًا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي لَمْ أَكُنْ
رَكَعْتُ رَكَعَتِي الْفَجْرِ قَالَ فَلَا إِذَنْ - رَوَاهُ الْأَرْبَعَةُ إِلَّا النَّسَائِيُّ
وَأَحْمَدُ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالدَّارِقُطْنِيُّ وَالْحَاكِمُ وَابْنُ أَبِي
قَالَ النَّيْمِيُّ إسناده ضعیف۔

۷۳۲ ترمذی ابواب الصلوة ۹۹ باب ماجاء فی اعادة التمام بعد طلوع الشمس،
ابوداؤد کتاب الصلوة ۱۸۱ باب من فاتته متى يقضيها، ابن ماجه ابواب اقامته
الصلوات والسنة فيها ۱۲۸ باب ماجاء فيمن فاتته الركعتان قبل صلوة الفجر
... الخ، مسند احمد ۴۴۷، مصنف ابن أبي شيبة كتاب الصلوات ۲۵۳
باب في ركعتي الفجر اذا فاتته، دارقطني كتاب

مستدرک حاکم کتاب الصلوة ۱۸۱ باب قضاء سنة الفجر بعد الفرض، سنن الکبریٰ
للبيهقي کتاب الصلوة ۱۸۱ باب من اجاز قضاءهما بعد الفراغ من الفريضة۔

نے آپ کے ساتھ صبح کی نماز پڑھی، پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم واپس لوٹے، مجھے نماز پڑھتے ہوئے پایا، آپ
نے فرمایا "اے قیس! پھوڑو کیا دو نمازیں کٹھی" میں نے عرض کیا، اے اللہ تعالیٰ کے پیغمبر! میں نے فجر کی
دو سنتیں نہیں پڑھی تھیں، آپ نے فرمایا، اس وقت نہ پڑھو۔

یہ حدیث نسائی کے علاوہ اصحاب اربعہ، احمد، ابوبکر بن ابی شیبہ، دارقطنی، حاکم اور بیہقی نے نقل کی
ہے، نبوی نے کہا اس کی اسناد ضعیف ہے۔

(۷۳۲) قوله فَلَا إِذَنْ يُبطل یہ ہے کہ اس عذر کے باوجود بھی نہ پڑھو، جیسا کہ حضرت نعمان بن بشیر کی روایت
میں ہے، جب ان کے والد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو گواہ بنانے کے لئے گئے تو آپ نے فرمایا۔
"اليسرك ان يكونوا اليك في السرسواء قال بلى قال فلا إذا"

(مسلم، کتاب البیات ۳۳۳ باب ۶ کراہتہ تفضیل بعض الاولاد فی المہمة)
جس طرح آپ نے وہاں فلا إذا کراہت کے لئے استعمال فرمایا۔ ایسے ہی یہاں بھی انکار کے لیے ہی ہے۔
قوله اسنادہ ضعیف امام ترمذی کہتے ہیں کہ اس حدیث کی سند متصل نہیں ہے (ترمذی ۱۹۱)

۷۳۳۔ وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رِيَّاحٍ عَنْ رَجُلٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ قَالَ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَجُلًا يُصَلِّي بَعْدَ الْغَدَاةِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لِمَ أَكُنْ صَلَّيْتُ رَكْعَتِي الْفَجْرِ فَصَلَّيْتُهُمَا الْآنَ فَلَمْ يَقُلْ لَهُ شَيْئًا. أَخْرَجَهُ ابْنُ حَزْمٍ فِي الْمَحَلِّ وَقَالَ الْعِرَاقِيُّ إِسْنَادُهُ حَسَنٌ. قَالَ النِّيمَوِيُّ وَفِيمَا قَالَهُ نَظَرٌ.

بَابُ كَرَاهَةِ قَضَاءِ رَكْعَتِي الْفَجْرِ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ

۷۳۴۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ الصَّلَاةِ

۷۳۳ محلی لابن حزم کتاب الصلوة ص ۸۲ باب من سمع إقامة صلاة الصبح فلا يشتغل بخيرها۔

۴۳۳۔ عطاء بن ابی رباح سے روایت ہے کہ انصار میں سے ایک شخص نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو صبح کی نماز کے بعد نماز پڑھتے ہوئے دیکھا، تو اس نے کہا، اے اللہ تعالیٰ کے پیغمبر! میں نے فجر کی سنتیں نہیں پڑھی تھیں، میں نے اب وہ پڑھی ہیں، آپ نے اُسے کچھ نہیں کہا۔

یہ حدیث ابن حزم نے علی میں نقل کی ہے اور اس کی اسناد حسن ہے۔ نبوی نے کہا، جو کچھ عراقی نے کہا اس میں اعتراض ہے۔

بَابُ سُجُجِ طُلُوعِ هَوْنٍ سَبِيلِ فَجْرِ سُنَنٍ كِي قَضَاءِ مَكْرُوهِ هَوْنٍ

۴۳۴۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کے بعد سوج

ام لودئی کہتے ہیں ”علماء حدیث نے صبح کے بعد دو سنتوں کے بارہ میں حضرت قیس کی روایت کے ضعیف ہونے پر اتفاق کیا ہے۔ (تہذیب الاسماء واللغات ص ۱۴۲ ترجمہ قیس بن قند)

۴۳۳۔ یہ حدیث حضرت عطاء بن ابی رباح سے ان کا شاگرد حسن بن ذکوان ابو سلمۃ البصری نقل کرتا ہے حسن بن ذکوان پر کافی جرح ہے۔ (میزان الاعتدال ص ۲۸۹) لہذا ایسے راوی کی روایت حسن نہیں ہو سکتی۔

بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَقْرُبَ الشَّمْسُ وَعَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ. رَوَاهُ الشَّيْخَانِ -

۷۳۵۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ عَيْرَ وَاحِدٍ مِّنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْهُمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ وَكَانَ أَحَبَّهُمْ إِلَيَّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْفَجْرِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَبَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَقْرُبَ الشَّمْسُ. رَوَاهُ الشَّيْخَانِ -

۷۳۶۔ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا صَلَاةَ بَعْدَ صَلَاةِ الْعَصْرِ حَتَّى تَقْرُبَ الشَّمْسُ وَلَا صَلَاةَ

۷۳۴ مسلم کتاب فضائل القرآن ۲/۴۱۱ باب الاوقات التي نهى عن الصلوة فيها، بخاری کتاب مواقيت الصلوة ۲/۴۱۱ باب الصلوة بعد الفجر حتى ترتفع الشمس - ۷۳۵ مسلم کتاب فضائل القرآن ۲/۴۱۱ باب الاوقات التي نهى عن الصلوة فيها، بخاری کتاب مواقيت الصلوة ۲/۴۱۱ باب الصلوة بعد الفجر حتى ترتفع الشمس -

غروب ہونے تک اور فجر کے بعد سورج طلوع ہونے تک نماز سے منع فرمایا ہے۔
یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے۔

۴۳۵۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا ”میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعدد صحابہ کرام میں حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ بھی ہیں اور وہ مجھے اُن سب سے زیادہ محبوب ہیں، سے سنا، بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کے بعد طلوع آفتاب تک اور عصر کے بعد غروب آفتاب تک نماز سے منع فرمایا ہے“

یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے۔

۴۳۶۔ حضرت ابوسعید الخدري رضی اللہ عنہ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”عصر کی نماز کے بعد سورج غروب ہونے تک اور فجر کی نماز کے بعد سورج چڑھنے تک نماز نہیں ہے“

بَعْدَ صَلَاةِ الْفَجْرِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ . رَوَاهُ الشَّيْخَانِ .
 ۷۳۷- وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَخْبِرْنِي
 عَنِ الصَّلَاةِ قَالَ صَلِّ صَلَاةَ الصُّبْحِ ثُمَّ اقْصُرْ عَنِ الصَّلَاةِ حَتَّى
 تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَتَرْتَفِعَ فَإِنَّهَا تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ وَحِينَئِذٍ
 يَسْجُدُ لَهَا الْكُفَّارُ ثُمَّ صَلِّ فَإِنَّ الصَّلَاةَ مَشْهُودَةٌ مُحْضُورَةٌ حَتَّى يَسْتَقِلَّ
 الظِّلُّ بِالرَّمْحِ ثُمَّ اقْصُرْ عَنِ الصَّلَاةِ فَإِنَّ حِينَئِذٍ تُسَجِّرُ جَهَنَّمُ فَإِذَا
 أَقْبَلَ الْفَيْءُ فَصَلِّ فَإِنَّ الصَّلَاةَ مَشْهُودَةٌ مُحْضُورَةٌ حَتَّى تُصَلِّيَ الْعَصْرَ
 ثُمَّ اقْصُرْ عَنِ الصَّلَاةِ حَتَّى تَغْرُبَ فَإِنَّهَا تَغْرُبُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ
 وَحِينَئِذٍ يَسْجُدُ لَهَا الْكُفَّارُ . رَوَاهُ أَحْمَدُ وَمُسْلِمٌ وَآخَرُونَ .

۷۳۶ مسلم کتاب فضائل القرآن ۱/۲۱۱ باب الاوقات التي نهى عن الصلوة فيها، بخاری

کتاب مواقیب الصلوة ۲/۲۱۱ باب لا تتحرى الصلوة قبل غروب الشمس -

۷۳۷ مسلم کتاب فضائل القرآن ۱/۲۱۱ باب الاوقات التي نهى عن الصلوة فيها، مسند احمد ۳/۳۲۰

یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے۔

۷۳۷- حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ نے کہا، میں نے عرض کیا، اے اللہ تعالیٰ کے نبی! مجھے نماز کے بارہ
 میں بتلائیں، آپ نے فرمایا ”صبح کی نماز پڑھو، پھر نماز سے رک جاؤ، یہاں تک کہ سورج طلوع ہو جائے اور
 بلند ہو جائے، بلاشبہ وہ شیطان کے دو سنگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے اور اس وقت اسے کفار سجدہ کرتے
 ہیں، پھر نماز پڑھو، بلاشبہ نماز میں فرشتے گواہی کے لیے حاضر ہوتے ہیں یہاں تک سایہ ایک نیزہ سے کم ہو جائے پھر نماز
 سے رک جاؤ، بے شک اس وقت جہنم بھڑکائی جاتی ہے، پھر جب سایہ ڈھل جائے تو نماز پڑھو بلاشبہ نماز میں فرشتے گواہی
 کے لیے حاضر ہوتے ہیں یہاں تک کہ تم عصر کی نماز پڑھ لو، پھر نماز سے رک جاؤ، یہاں تک کہ سورج چھپ جائے، بلاشبہ
 وہ شیطان کے دو سنگوں کے درمیان غروب ہوتا ہے اور اس وقت اسے کفار سجدہ کرتے ہیں“
 یہ حدیث مسلم اور دیگر محدثین نے نقل کی ہے۔

۷۳۸۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ لَمْ يُصَلِّ رَكْعَتِي الْفَجْرِ فَلْيُصَلِّهُمَا بَعْدَ مَا تَطْلُعُ الشَّمْسُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ ۔

۷۳۹۔ وَعَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ صَلَّى رَكْعَتِي الْفَجْرِ بَعْدَ مَا أَضْحَى ۔ رَوَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ ۔

۷۴۰۔ وَعَنْ أَبِي مَجْلَزٍ قَالَ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فِي صَلَوةِ الْغَدَاةِ مَعَ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ وَابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ وَالْإِمَامُ يُصَلِّي فَأَمَّا ابْنُ عُمَرَ رضی اللہ عنہ فَدَخَلَ فِي الصَّفِّ وَأَمَّا ابْنُ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ دَخَلَ مَعَ الْإِمَامِ فَلَمَّا سَلَّمَ الْإِمَامُ قَعَدَ ابْنُ

۷۳۸ ترمذی ابواب الصلوة ص ۹۲ باب ماجاء فی اعادتهما بعد طلوع الشمس ۔
۷۳۹ مصنف ابن ابی شیبہ کتاب الصلوات ص ۲۵۴ باب فی رکعتی الفجر اذا فاتته ۔

۷۳۸۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جس نے فجر کی دو سنتیں پڑھیں تو اسے چاہیے کہ سورج طلوع ہونے کے بعد پڑھے“

یہ حدیث ترمذی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۷۳۹۔ نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ وہ فجر کی سنتیں (اگر قضا ہو جائیں تو) چاشت کے نفل پڑھنے کے بعد پڑھتے۔

یہ حدیث ابو بکر بن ابی شیبہ نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد حسن ہے۔

۷۴۰۔ ابو مجلز نے کہا ”میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہ کے ہمراہ مسجد میں داخل ہوا، جب کہ امام نماز پڑھا رہا تھا، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ صف میں شامل ہو گئے، لیکن حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ تو انہوں نے دو رکعتیں پڑھیں، پھر امام کے ہمراہ شریک ہو گئے، جب امام نے سلام پھیرا، ابن عمر

عُمَرَ رضی اللہ عنہ مَكَانَهُ حَتَّى طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَقَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ -

۷۴۱۔ وَعَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ يَقُولُ إِذَا لَمْ أَصْلِهِمَا حَتَّى أَصِلِّي الْفَجْرَ صَلَّيْتُهُمَا بَعْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ -

بَابُ قَضَاءِ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ مَعَ الْفَرِيضَةِ

۷۴۲۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ عَرَّسْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَلَمْ نَسْتَيْقِظْ حَتَّى طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِيَأْخُذَ كُلُّ

۷۴۰۔ طحاوی کتاب الصلوٰۃ ۲۵۴ باب اداء سنة الفجر -
۷۴۱۔ مصنف ابن ابی شیبہ کتاب الصلوات ۲۵۵ فی رکعتی الفجر اذا فاتته -

رضی اللہ عنہ اپنی جگہ بیٹھ گئے، یہاں تک کہ سورج طلوع ہو گیا، تو کھڑے ہو کر دو رکعتیں پڑھ لیں۔
یہ حدیث طحاوی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۷۴۱۔ یحییٰ بن سعید نے کہا، میں نے قاسم کو یہ کہتے ہوئے سنا ”جب میں انہیں (فجر کی سنتوں کو) نہ پڑھوں، یہاں تک کہ فجر پڑھ لوں تو انہیں سورج نکلنے کے بعد پڑھ لیتا ہوں۔“
یہ حدیث ابن ابی شیبہ نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

باب۔ فجر کی دو رکعتوں کی فرض نماز کے ساتھ قضا۔

۷۴۲۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا، ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ رات کے آخری حصہ میں پڑاؤ کیا، تو ہم بیدار نہ ہوئے، یہاں تک کہ سورج طلوع ہو گیا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”ہر شخص

رَجُلٌ بِرَأْسِ رَاحِلَتِهِ فَإِنَّ هَذَا مَنَزِلٌ حَضَرْنَا فِيهِ الشَّيْطَانُ قَالَ
فَفَعَلْنَا شَوْءًا دَعَا بِالمَاءِ فَتَوَضَّأْنَا ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ
أَقِمَّتِ الصَّلَاةُ فَصَلَّى الغَدَاةَ - رَوَاهُ مُسْلِمٌ -

۷۴۳ وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَ
فِيهِ فَمَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الطَّرِيقِ فَوَضَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ قَالَ
أَحْفَظُوا عَلَيَّ مَا لَوْ تَنَا فَكَانَ أَوَّلُ مَنْ اسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
وَالشَّمْسُ فِي ظَهْرِهِ قَالَ فَقُمْنَا فَرَعَيْنَ ثُمَّ قَالَ ارْكَبُوا فَرَكِبْنَا
فَبَسُرْنَا حَتَّى إِذَا ارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ نَزَلَ شَوْءٌ دَعَا بِمِضْأَةٍ كَانَتْ
مَعِيَ فِيهَا شَيْءٌ مِّنْ مَّاءٍ قَالَ فَتَوَضَّأْنَا مِنْهَا وَضُوءًا دُونَ وَضُوءٍ قَالَ

۷۴۲ مسلم کتاب المساجد ۲۳ باب قضاء الصلوة الغائبة ... الخ

اپنی اونٹنی کی نگام پکڑ لے، بلاشبہ اس جگہ میں ہمارے پاس شیطان حاضر ہو گیا ہے (الوہریرہ نے) کہا، تو ہم نے ایسا
ہی کیا، پھر آپ نے پانی منگا کر وضو فرمایا، پھر دو رکعتیں ادا فرمائیں، پھر جماعت کھڑی تو صبح کی نماز ادا فرمائی

یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

۴۳۳۔ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیا اور اس میں
یہ بھی ہے ”تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے راستہ سے ہٹ کر اپنا سر مبارک رکھ دیا پھر فرمایا ”ہم پر ہماری
نماز کی نگرانی کرو، سب سے پہلے جو شخص بیدار ہوا، وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے اور سورج آپ کی پشت
مبارک کی طرف تھا (یعنی طلوع ہو چکا تھا) ابو قتادہ نے، کہا ہم گھبرائے ہوئے اٹھے، پھر آپ نے فرمایا سوار ہو
جاؤ، ہم سوار ہو کر چلے، یہاں تک کہ سورج بلند ہو گیا، آپ اترے، پھر لوٹا منگایا جو کہ میرے پاس تھا اس میں
تھوڑا سا پانی تھا۔ ابو قتادہ نے کہا، آپ نے اس میں سے وضو سے ہلکا وضو کیا (ابو قتادہ نے) کہا اور اس میں

وَبَقِيَ فِيهَا شَيْءٌ مِّنْ مَّاءٍ شَعْرًا قَالَ لَا يَبْقَى قِتَادَةٌ إِحْفَظْ عَلَيْكَ
مِنْصَاتَكَ فَسَيَكُونُ لَهَا نَبَأٌ شَعْرًا أَذَنَ بِلَالٍ بِالصَّلَاةِ فَصَلَّى
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَكْعَتَيْنِ شَعْرًا صَلَّى الْغَدَاةَ فَصَنَعَ كَمَا كَانَ
يَصْنَعُ كُلَّ يَوْمٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۷۴۴۔ وَعَنْ نَّافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ
فِي سَفَرِهِ مَنْ يَكُلُونَا اللَّيْلَةَ لَا يَرْقُدُ عَنِ الصَّلَاةِ عَنِ

صَلَاةِ الصُّبْحِ قَالَ بِلَالٌ ﷺ أَنَا فَاسْتَقْبَلَ مَطْلَعَ الشَّمْسِ وَضَرَبَ عَلَى
أَذَانِهِمْ حَتَّى أَقْطَهُمْ حَرَّ الشَّمْسِ فَقَامُوا فَقَالَ تَوَضَّؤُوا ثُمَّ أَذَنَ
بِلَالٌ ﷺ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَصَلُّوا رَكْعَتِي الْفَجْرِ ثُمَّ صَلَاةُ

۷۴۳ مسلم کتاب المساجد ۳۳ باب قضاء الصلوة الفائتة ... الخ۔

تھوڑا سا پانی بچ گیا، پھر آپ نے القیادۃ سے فرمایا ”ہمارے لیے اپنے اس لوٹے کو محفوظ رکھو، جلد ہی اس
لوٹے کے لیے ایک خاص بات ہوگی، پھر حضرت بلالؓ نے نماز کے لیے اذان کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے دو رکعتیں ادا فرمائیں، پھر صبح کی نماز ادا کی، آپ نے ایسا ہی عمل فرمایا جیسا کہ آپ ہر روز عمل فرماتے۔
یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

۷۴۴۔ نافع بن جبیر نے اپنے والد سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ایک سفر میں فرمایا
”آج رات کون ہماری نگہبانی کرے گا جو صبح کی نماز سے دوسوئے، حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے کہا میں
انہوں نے سورج نکلنے کی جگہ کی طرف مڑ کر دیا اور ان پر نیند مسلط کر دی گئی، یہاں تک کہ انہیں سورج کی
گرمی نے بیدار کیا، وہ کھڑے ہوئے تو آپ نے فرمایا ”دُضوء کرو، پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان کہی
تو آپ نے دو رکعت سنت ادا فرمائیں اور صحابہؓ نے بھی فجر کی سنتیں ادا کیں، پھر فجر کی نماز پڑھی۔

الْفَجْرِ - رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ وَالطَّبْرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الْمَعْرِفَةِ
وَأَسْنَادُهُ حَسَنٌ -

بَابُ إِبَاحَةِ الصَّلَاةِ فِي السَّاعَاتِ كُلِّهَا بِمَكَّةَ

۷۴۵ - عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ يَا بَنِي
عَبْدِ مَنْافٍ لَا تَمْنَعُوا أَحَدًا طَافَ بِهَذَا الْبَيْتِ وَصَلَّى آيَةً

۷۴۴ نسائی کتاب المواقیط ۱۱۱ باب کیف یقضى الفائت من الصلوة ، مسند احمد ۱۱۱
المحجم الكبير للطبرانی ۱۱۱ رقم الحديث ۵۶۵ - معرفة السنن والآثار کتاب
الصلوة ص ۲۲ رقم الحديث ۵۵۷ -

یہ حدیث نسائی، احمد، طبرانی اور بیہقی نے معرفت میں نقل کی ہے اور اس کی اسناد حسن ہے۔

باب - مکہ مکرمہ میں ہر وقت نماز جائز ہونا

۷۴۵ - حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اے بنی عبدمناف! کسی ایک کو بھی اس گھر کے طواف سے روکو اور دن یا رات میں جس وقت بھی وہ چاہے نماز پڑھ لے۔"

۷۴۵ - اس حدیث سے یہ مطلب نہیں لینا چاہیے کہ مکہ مکرمہ میں کمرہ اوقات میں یعنی فجر و عصر کے بعد عام نوافل یا طواف کی دو رکعتیں پڑھنا جائز ہیں اسی طرح عین طلوع و عین غروب اور نصف النہار کے وقت بھی کہ مکہ مکرمہ میں طواف کی دو رکعتیں یا کوئی بھی نماز جائز ہے۔ کیونکہ ان اوقات میں نماز پڑھنے سے جن احادیث میں منع کیا گیا ہے۔ وہ سند کے اعتبار سے اعلیٰ درجہ کی صحیح ہیں۔ وہ ہر جگہ کے لیے عام ہیں۔ اوقات نماز کے باب میں گزر چکی ہیں۔ اس حدیث کا مطلب اس کے پس منظر کو سامنے رکھتے ہوئے سمجھنا چاہیے۔

بات دراصل یہ ہے کہ بیت اللہ شریف کے متولی اپنی مرضی سے جب چاہتے لوگوں کو اجازت دے دیتے اور جب چاہتے روک دیتے، حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو ان کی اس ہر حرکت سے منع فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا "لوگوں کو مت روکو، جب چاہیں نماز پڑھیں جب چاہیں طواف کریں۔"

سَاعَةٍ شَاءَ مِنْ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ - رَوَاهُ الْخَمْسَةُ وَآخِرُونَ وَ
صَحَّحَهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ وَغَيْرُهُمَا وَفِي إِسْنَادِهِ مَقَالٌ -

۷۴۶ - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ
أَوْ يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ لَا تَمْنَعُوا أَحَدًا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ وَيُصَلِّي فَإِنَّهُ
لَا صَلَوةَ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَلَا صَلَوةَ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى
تَقْرُبَ الشَّمْسُ إِلَّا بِمَكَّةَ عِنْدَ هَذَا الْبَيْتِ يَطُوفُونَ وَيُصَلُّونَ
رَوَاهُ الدَّارِقُطْنِيُّ وَإِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ -

۷۴۷ - وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ وَقَدْ صَعِدَ عَلَى دَرَجَةِ الْكَعْبَةِ

۷۴۵ ترمذی ابواب الحج ۴۴۸ باب ما جاء في الصلوة بعد العصر وبعد الصبح
... الخ، ابوداؤد کتاب المناسک ۳۱۱ باب الطواف بعد العصر، نسائی کتاب المواقيت
۹۸۱ باب اباحتہ الصلوة في الساعات كلها بمكة، ابن ماجہ اقامتہ الصلوات
منہ باب ما جاء في الرخصة في الصلوة بمكة في كل وقت، مسند احمد ۳۱۱ مستدرک
حاکم کتاب المناسک ۳۱۱ باب لا يمنع احد عن الطواف بالبيت ... الخ -

۷۴۶ دارقطنی کتاب الصلوة ۳۱۱ باب جواز النافلة عند البيت في جميع الاوقات -

یہ حدیث اصحاب خمسہ اور دیگر محدثین نے نقل کی ہے ترمذی، حاکم اور دیگر محدثین نے اسے صحیح
قرار دیا ہے اور اس کی اسناد میں کلام ہے -

۴۴۶ - حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اے بنی عبدالمطلب!
یا فرمایا، اے بنی عبدالمناف! تم کسی ایک کو بھی بیت اللہ کا طواف کرنے اور نماز پڑھنے سے نہ روکو، بلاشبہ
غجر کے بعد سورج نکلنے تک اور عصر کے بعد سورج غروب ہونے تک نماز نہیں ہے۔ سوائے گھر میں اس گھر
کے قریب طواف کریں اور نماز پڑھیں۔"

یہ حدیث دارقطنی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد ضعیف ہے -

۴۴۷ - حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا، اور وہ کعبہ کی سیڑھی پر چڑھے ہوئے تھے، جس نے مجھے پہچان لیا اس

۴۴۶ - اس حدیث کی سند میں رجال ابن الحارث، ابو سعید الخدی، ضعیف راوی ہے (میزان الاعتدال ۲۶۶ ۲۶۷) ۴۴۷

مَنْ عَرَفَنِي فَقَدْ عَرَفَنِي وَمَنْ لَمْ يَعْرِفَنِي فَأَنَا جُنْدُبٌ سَمِعْتُ
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَا صَلَاةَ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَلَا
بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرِبَ الشَّمْسُ إِلَّا بِمَكَّةَ إِلَّا بِمَكَّةَ - رَوَاهُ
أَحْمَدُ وَالِدَارِقُطْنِيُّ وَإِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ جِدًّا -

بَابُ كَرَاهَةِ الصَّلَاةِ فِي الْأَوْقَاتِ الْمَكْرُوهَةِ بِمَكَّةَ

۷۴۸- عَنْ مَعَاذِ بْنِ عَفْرَاءَ ﷺ أَنَّهُ طَافَ بَعْدَ الْعَصْرِ أَوْ بَعْدَ
الصُّبْحِ وَلَمْ يُصَلِّ فَسُئِلَ ذَلِكَ فَقَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ
الصَّلَاةِ بَعْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَبَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى
۷۴۷ مسند احمد ۱/۱۵۵ ، دارقطنی کتاب الصلوة ۲/۲۲۷ باب جواز صلوة النافلة عند
البيت في جميع الاوقات -

نے تو مجھے پہچان لیا اور جس نے مجھے نہیں پہچانا تو میں جندب ہوں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے
ہوئے سنا ”صبح کے بعد سورج نکلنے تک کوئی نماز نہیں اور نہ عصر کے بعد سورج غروب ہونے تک سوائے مکہ
کے، سوائے مکہ کے، سوائے مکہ کے“

یہ حدیث احمد اور دارقطنی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد بہت ضعیف ہے۔

باب - مکروہ اوقات میں مکہ مکرمہ میں نماز کی کراہت

۷۴۸- حضرت معاذ بن عفرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے عصر کے بعد یا صبح کے بعد طواف
کیا اور (طواف کے) نفل نہ پڑھے، اس کے بارہ میں اُن سے پوچھا گیا، انہوں نے کہا ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے صبح کے بعد سورج طلوع ہونے تک اور عصر کے بعد غروب ہونے تک نماز سے منع فرمایا ہے“
۷۴۷- ایک تو یہ روایت منقطع ہے، کیونکہ مجاہد نے حضرت ابوذرؓ سے کوئی حدیث نہیں سنی اور درمیان کارادی پتہ نہیں کیا
ہے، دوسرا اس کی سند میں حمید الاعرج ہے، جس پر شدید ترین جرح ہے۔ (میزان الاعتدال ص ۱۱۲ من ۲۳۳)

تَعَرَّبَ رَوَاهُ إِسْحَاقُ بْنُ رَاهَوِيَّةٍ فِي مُسْنَدِهِ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ -
قَالَ النَّيْمِيُّ وَقَدْ تَقَدَّمَ أَحَادِيثُ كَرَاهَةِ الصَّلَاةِ فِي الْأَوْقَاتِ الْخَمْسَةِ -

بَابُ إِعَادَةِ الْفَرِيضَةِ لِأَجْلِ الْجَمَاعَةِ

۷۴۹- عَنْ أَبِي ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كَيْفَ أَنْتَ إِذَا كَانَتْ عَلَيْكَ أُمْرَاءٌ يُؤَخِّرُونَ الصَّلَاةَ عَنْ وَقْتِهَا أَوْ يُمَيِّتُونَ الصَّلَاةَ عَنْ وَقْتِهَا قَالَ قُلْتُ فَمَا تَأْمُرُنِي قَالَ صَلِّ الصَّلَاةَ لَوَقْتِهَا فَإِنْ أَدْرَكْتَهَا مَعَهُمْ فَصَلِّ فَإِنَّهَا لَكَ نَافِلَةٌ رَوَاهُ

۷۴۸ نصب الرایۃ کتاب الصلوة ۲۵۳ فصل فی الاوقات المکروهة نقلًا عن مسند اسحق بن راہویہ ، مسند ابی داؤد طیالسی منکر رقم الحدیث ۱۲۲۷ ، مسند احمد ۲۱۹ ، سنن الکبری للبیہقی کتاب الصلوة ۲۱۳ باب ذکر البیان ان هذا النهی مخصوص الخ -

یہ حدیث اسحق بن راہویہ نے اپنی مسند میں نقل کی ہے، اور اس کی اسناد حسن ہے۔
نیموی نے کہا، پانچ اوقات میں نماز کے مکروہ ہونے کے بارے میں احادیث پہلے گزر چکی ہیں۔

باب - جماعت کی وجہ سے فرض نماز لوٹانا

۷۴۹- حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ نے کہا، مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا اس وقت کیا حال ہوگا، جب تم پر ایسے حکمران مسلط ہوں گے جو نماز کو اس کے وقت سے لیٹ کریں گے (ابو ذر نے) کہا، میں نے عرض کیا، آپ مجھے کیا حکم فرماتے ہیں، آپ نے فرمایا "تم نماز کو اس کے وقت پر ادا کرو، پھر اگر ان کے ساتھ نماز پالو تو پڑھ لو، وہ تمہارے لیے نفل ہو جائے گی۔"

سے راوی کو شک ہے کہ آپ نے یوخرقن کا لفظ استعمال فرمایا یا یسمیتون کا، یہاں دونوں کا معنی تقریباً ایک سا ہے۔

مُسْلِمٌ۔

۷۵۰۔ وَعَنْ مُحَجِّجٍ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ كَانَ فِي مَجْلِسٍ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَأُذِنَ بِالصَّلَاةِ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَصَلَّى ثُمَّ رَجَعَ وَمُحَجِّجٌ جَالِسٌ فِي مَجْلِسِهِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَا مَنَعَكَ أَنْ تُصَلِّيَ مَعَ النَّاسِ أَلَسْتَ بِرَجُلٍ مُسْلِمٍ فَقَالَ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلِئَكِّنِي قَدْ صَلَّيْتُ فِي أَهْلِي فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم إِذَا جِئْتَ فَصَلِّ مَعَ النَّاسِ وَإِنْ كُنْتَ قَدْ صَلَّيْتَ رَوَاهُ مَالِكٌ وَالْأَخْرُونَ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ۔

۷۵۱۔ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ شَهِدْتُ مَعَ

۷۴۹۔ مسلو کتاب المساجد منہ باب کراہۃ تاخیر الصلوة عن وقتها... الخ۔

۷۵۰۔ مؤطا امام مالک کتاب صلوة الجماعة منہ باب إعادة الصلوة مع الاما۔

یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

۷۵۰۔ حضرت محجن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ ایک مجلس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے، نماز کے لیے اذان کی گئی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر نماز ادا کی، پھر واپس آئے تو محجن نے اپنی جگہ بیٹھے ہوئے تھے، انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”تمہیں کس چیز نے منع کیا ہے کہ تم لوگوں کے ہمراہ نماز پڑھو، کیا تم مسلمان شخص نہیں ہو؟“ انہوں نے عرض کیا، ہاں اسے اللہ تعالیٰ کے پیغمبر! (میں مسلمان ہوں، لیکن میں نے اپنے گھریں نماز پڑھ لی تھی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا ”جب تم آؤ تو لوگوں کے ہمراہ نماز ادا کرو، اگرچہ تم نے پڑھ ہی لی ہو۔“

یہ حدیث مالک اور دیگر محدثین نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۷۵۱۔ حضرت جابر بن یزید الاسود سے روایت ہے کہ میرے والد نے کہا، میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

الَّتِي حَجَّتْهُ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ صَلَاةَ الصُّبْحِ فِي مَسْجِدِ الْخَيْفِ
فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ انْحَرَفَ فَإِذَا هُوَ بِرَجُلَيْنِ فِي أُخْرَى الْقَوْمِ لَمْ
يُصَلِّيا مَعَهُ فَقَالَ عَلَيَّ بِهِمَا فَجِئَا بِهِمَا تَرَعَدُ فَرَأَيْتُهُمَا فَقَالَ
مَا مَنَعَكُمَا أَنْ تُصَلِّيَا مَعَنَا فَقَالَ يَارَسُولَ اللَّهِ إِنَّا كُنَّا قَدْ صَلَّيْنَا
فِي رِحَالِنَا قَالَ فَلَا تَفْعَلَا إِذَا صَلَّيْتُمَا فِي رِحَالِكُمَا ثُمَّ آتَيْتُمَا
مَسْجِدَ جَمَاعَةٍ فَصَلِّيَا مَعَهُمْ فَإِنَّهَا لَكُمْ نَافِلَةٌ. رَوَاهُ الْخَمْسَةُ
إِلَّا ابْنَ مَاجَةَ وَصَحَّحَهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ السَّكَنِ وَابْنُ حِبَّانَ -
۷۵۲ - وَعَنْ نَافِعٍ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رضي الله عنه فَقَالَ إِنِّي

۷۵۱ ترمذی ابواب الصلوة ۵۲ باب ماجاء فی الرجل یصلی وحده ثم یدرک الجماعة
ابوداؤد کتاب الصلوة ۸۵ باب فی من صلی فی منزله ثم ادرک الجماعة ، نسائی
کتاب الامامة والجماعة ۱۳ باب إعادة الفجر مع الجماعة لمن صلی وحده ، مسند احمد
ص ۳۱۱ ، صحیح ابن حبان کتاب الصلوة ۵۲ رقم ۲۳۸۸ باب إعادة الصلوة -

کے ہمراہ ان کے حج میں حاضر ہوا، میں نے ان کے ہمراہ صبح کی نماز مسجد خیف میں پڑھی، جب آپ نے اپنی نماز
پہلی فرمائی، آپ نے رُخِ النور پھیرا تو دو شخص لوگوں سے آخر میں آتے چھوٹے آپ کے ساتھ نماز نہیں
پڑھی تھی، آپ نے فرمایا ”ان دونوں کو میرے پاس لاؤ“ ان کو لایا گیا، ان کے کندھوں کا گوشت کا پٹا تھا (وہ بہت بھلے سمجھتے
تھے آپ نے فرمایا ”تمہیں کس چیز نے ہمارے ساتھ نماز پڑھنے سے روکا، ایک شخص نے عرض کیا، اے اللہ تعالیٰ
کے پیغمبر! ہم نے اپنے ٹھکانوں میں نماز پڑھ لی تھی، آپ نے فرمایا (پھر ایسا) نہ کرو، جب تم اپنے ٹھکانوں میں
پڑھ لو، پھر تم مسجد جماعت میں آؤ، تو ان کے ساتھ ہی پڑھ لو، بے شک وہ تمہارے لیے نفل ہو جائے گی۔“
یہ حدیث ابن ماجہ کے علاوہ اصحاب خمسہ نے نقل کی ہے، ترمذی، ابن سکین اور ابن حبان نے اسے
صحیح قرار دیا ہے۔

۷۵۲ - نافع سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا، اس نے کہا، میں

أَصَلَّى فِي بَيْتِي ثُمَّ أَدْرَكَ الصَّلَاةَ مَعَ الْإِمَامِ أَفْصَلَى مَعَهُ فَقَالَ
لَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رضي الله عنه نَعَمْ فَقَالَ الرَّجُلُ آيَتُهُمَا أَجَعَلُ صَلَاتِي
فَقَالَ لَهُ ابْنُ عُمَرَ رضي الله عنه أَوْ ذَلِكَ إِلَيْكَ إِنَّمَا ذَلِكَ إِلَى اللَّهِ آيَتُهُمَا
شَاءَ. رَوَاهُ مَالِكٌ وَآخَرُونَ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ.

۷۵۳- وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رضي الله عنه قَالَ إِنَّهُ سَيَكُونُ عَلَيْكُمْ أَمْرَانِ
يُؤَخِّرُونَ الصَّلَاةَ عَنْ مِيقَاتِهَا وَيُخَنِّقُونَهَا إِلَى شَرْقِ الْمَوْتِ فَإِذَا
رَأَيْتُمُوهُمْ قَدْ فَعَلُوا ذَلِكَ فَصَلُّوا الصَّلَاةَ لِمِيقَاتِهَا وَاجْعَلُوا صَلَاتَكُمْ
مَعَهُمْ سُبْحَةً. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۷۵۲ موطا امام مالک کتاب صلوٰۃ الجماعة مثل باب اعادة الصلوة مع الامام۔

۷۵۳ مسلم کتاب المساجد مثل باب التذنب الى وضع الايدي على الركب... الخ۔

اپنے گھر میں نماز پڑھ لیتا ہوں، پھر امام کے ساتھ نماز پالیتا ہوں، کیا میں اس کے ساتھ نماز میں شریک ہو جاؤں
تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے اسے کہا، ہاں، اس شخص نے کہا، ان دونوں میں کسے اپنی (فرض) نماز
بناؤں؟ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اسے کہا "کیا یہ بات تمہارے سپرد ہے، بلاشبہ یہ بات تو اللہ تعالیٰ کے سپرد
ہے، دونوں میں سے جسے اللہ تعالیٰ چاہیں۔"

یہ حدیث مالک اور دیگر محدثین نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۷۵۳۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا، "مغتریب تم پر ایسے حکمران مسلط ہوں گے جو نماز کو اس کے
وقت سے لٹ کریں گے اور مردے کے (آخری) اچھوٹک اس کا کلا گھنٹیں گے (یعنی جس طرح آخری
وقت میں مردے کو موت کا اچھوٹ لگتا ہے، اسی طرح نماز بالکل آخر وقت میں قضا ہونے کے قریب ادا کریں
گے) پس جب تم انہیں دیکھو کہ انہوں نے ایسا کیا ہے، تو نماز اپنے وقت پر ادا کرو اور ان کے ہمراہ اپنی نماز
کو نفل نماز بناؤ۔"

یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

۷۵۴۔ وَعَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہ كَانَ يَقُولُ مَنْ صَلَّى الْمَغْرِبَ أَوْ الصُّبْحَ ثُمَّ أَدْرَكَهُمَا مَعَ الْإِمَامِ فَلَا يُبَدِّلُهُمَا - رَوَاهُ مَا يَكُونُ وَاسْنَادُهُ صَحِيحٌ -

بَابُ صَلَاةِ الصُّحَى

۷۵۵۔ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْسَى قَالَ مَا أَخْبَرَنِي أَحَدٌ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم يُصَلِّي الصُّحَى إِلَّا أَوْهَمَانِي رضی اللہ عنہ فَإِنَّهَا حَدَّثَتْ أَنَّ النَّبِيَّ دَخَلَ بَيْتَهَا يَوْمَ فَتَحَ مَكَّةَ فَصَلَّى ثَمَانِ رَكَعَاتٍ مِمَّا رَأَيْتُهُ صَلَّيَ صَلَاةً قَطُّ أَخَفَّ مِنْهَا غَيْرَ أَنَّهُ كَانَ يُتِمُّ الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ

۷۵۴ مؤطا امام مالک کتاب صلوۃ الجماعة ص ۱۱۱ باب إعادة الصلوة مع الامام۔

۷۵۴۔ نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما یہ فرمایا کرتے تھے ”جس نے مغرب یا صبح کی نماز پڑھ لی، پھر ان نمازوں کو امام کے ساتھ پالیا تو دوبارہ نہ پڑھے“
یہ حدیث مالک نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

بَابُ نِمَازِ چَاشْتِ

۷۵۵۔ عبدالرحمن بن ابی لیسٰی نے کہا، مجھے ام ہانی رضی اللہ عنہا کے علاوہ کسی نے یہ نہیں بتلایا کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو چاشت کی نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ ام ہانیؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے دن میرے گھر تشریف لائے، تو آپ نے آٹھ رکعات ادا فرمائیں، میں نے کبھی بھی آپ کو اس سے پہلے نماز پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا، مگر یہ کہ آپ رکوع اور سجدہ پورا فرماتے تھے۔

رَوَاهُ الشَّيْخَانِ -

۷۵۶۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ أَوْصَانِي خَلِيلِي بِثَلَاثٍ لَا أَدْعُهُنَّ حَتَّى أَمُوتَ صَوْمُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَصَلَاةُ الصُّحَى وَنَوْمٌ عَلَى وَثْرٍ - رَوَاهُ الشَّيْخَانِ -

۷۵۷۔ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَكَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم يُصَلِّي الصُّحَى فَقَالَتْ لَا إِلَّا أَنْ يَجِيءَ مِنْ مَغِيبِهِ - رَوَاهُ مُسْلِمٌ -

۷۵۸۔ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ رَأَى قَوْمًا يُصَلُّونَ مِنَ الصُّحَى

۷۵۵۔ مسلم کتاب صلوۃ المسافرین ص ۲۳۹ باب استحباب صلوۃ الصُّحَى وإن اقلها ركعتان ... الخ ، بخاری کتاب التہجد ص ۱۵۱ باب صلوۃ الصُّحَى فی السفر -

۷۵۶۔ بخاری کتاب التہجد ص ۱۵۱ باب صلوۃ الصُّحَى فی الحضر ، مسلم کتاب صلوۃ المسافرین ص ۲۵۴ باب استحباب صلوۃ الصُّحَى وإن اقلها ركعتان ... الخ -

۷۵۷۔ مسلم کتاب صلوۃ المسافرین ص ۲۳۹ باب استحباب صلوۃ الصُّحَى وإن اقلها ركعتان ... الخ -

یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے۔

۷۵۶۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا ”مجھے میرے دوست (صلی اللہ علیہ وسلم) نے تین باتوں کی وصیت فرمائی تھی کہ میں انہیں مرنے تک نہ چھوڑوں ، ہر مہینہ میں تین دن روزے ، چاشت کی نماز اور دتر پڑھ کر رات۔ یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے۔

۷۵۷۔ عبد اللہ بن شقیق نے کہا ، میں نے ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے عرض کیا ، کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چاشت کی نماز ادا فرمایا کرتے تھے ، تو انہوں نے کہا ”نہیں مگر یہ کہ سفر سے واپس تشریف لاتے“ یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

۷۵۸۔ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک گروہ کو چاشت کی نماز ادا کرتے

فَقَالَ أَمَا لَقَدْ عَلِمُوا أَنَّ الصَّلَاةَ فِي غَيْرِ هَذِهِ السَّاعَةِ أَفْضَلُ أَسَّ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ صَلَاةُ الْأَوَّابِينَ حِينَ تَرْمِضُ الْفِصَالُ - رَوَاهُ مُسْلِمٌ -
۷۵۹ - وَعَنْهُ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى أَهْلِ قَبَاءٍ وَهُمْ يُصَلُّونَ الصُّحَى
فَقَالَ صَلَاةُ الْأَوَّابِينَ إِذَا رَمَضَتِ الْفِصَالُ مِنَ الصُّحَى - رَوَاهُ أَحْمَدُ
وَأِسْنَادُهُ صَحِيحٌ -

۷۶۰ - وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ يُصْبِحُ الرَّجُلُ
عَلَى كُلِّ سَلَامٍ مِنْ أَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ فَكُلُّ تَسْبِيحَةٍ صَدَقَةٌ
وَكُلُّ تَحْمِيدَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلُّ تَهْلِيلَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلُّ تَكْبِيرَةٍ
صَدَقَةٌ وَأَمْرٌ بِالْمَعْرُوفِ صَدَقَةٌ وَنَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ

۷۵۸ مسلم کتاب صلوٰۃ المسافرین باب صلوٰۃ اللیل وعدد رکعات النبی صلی اللہ علیہ وسلم -
۷۵۹ مسند احمد ۳/۳۸۸

ہونے دیکھا تو کہا، کیا ان لوگوں کو معلوم نہیں کہ اس وقت کے علاوہ نماز زیادہ افضل ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”اَوَّابین کی نماز اس وقت ہے، جب اونٹ کے بچے کے پاؤں ریت میں گرم ہونے لگیں۔“
یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

۷۵۹ - زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے کہا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قباء والوں کے پاس تشریف لے گئے اور وہ
چاشت کی _____ نماز پڑھتے تھے، آپ نے فرمایا چاشت کی نماز اس وقت ہے، جب
اونٹ کے بچے کے پاؤں ریت میں چاشت کے وقت گرم ہو جائیں۔
یہ حدیث احمد نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۷۶۰ - حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے ہر شخص کے
جوڑ پر صبح کے وقت ایک صدقہ ہوتا ہے، پس ہر تسبیح (سُبْحَانَ اللَّهِ) صدقہ ہے اور ہر بار تحمید (الْحَمْدُ لِلَّهِ)،
صدقہ ہے، ہر تکبیر صدقہ ہے، امر بالمعروف صدقہ ہے اور نہی عن المنکر صدقہ ہے، اور اس (ہر جوڑ پر صدقہ)

وَيُجْزَىٰ عَنْ ذَلِكَ رَكْعَتَانِ يَرْكَعُهُمَا مِنَ الصُّحَىٰ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ
وَأَحْمَدُ وَابُودَاوُدَ.

۷۶۱. وَعَنْ مُعَاذَةَ أَنَّهَا سَأَلَتْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا كَمَا كَانَ رَسُولُ
اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم يُصَلِّي صَلَاةَ الصُّحَىٰ قَالَتْ أَرْبَعَ رَكْعَاتٍ وَيَزِيدُ
مَا شَاءَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۷۶۲. وَعَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ السُّلُولِيِّ قَالَ سَأَلْنَا عَلِيًّا رضی اللہ عنہ
عَنْ تَطَوُّعِ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم بِالنَّهَارِ فَقَالَ إِنَّكُمْ لَا تُطِيقُونَهُ
فَقُلْنَا أَخْبِرْنَا بِهِ نَأْخُذُ مِنْهُ مَا اسْتَطَعْنَا قَالَ كَانَ رَسُولُ
اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم إِذَا صَلَّى الْفَجْرَ يَمْهَلُ حَتَّىٰ إِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ

۷۶۰. مسلم کتاب صلوٰۃ المسافرین ص ۲۵۱ باب استحباب صلوٰۃ الصُّحَىٰ... الخ، ابوداؤد
کتاب الصلوٰۃ ص ۱۸۱ باب صلوٰۃ الصُّحَىٰ، مسند احمد ص ۱۶۱۔

۷۶۱. مسلم کتاب صلوٰۃ المسافرین ص ۲۴۹ باب استحباب صلوٰۃ الصُّحَىٰ -
سے دو رکعتیں کافی ہوں گی جسے وہ چاشت کے وقت ادا کرے۔

یہ حدیث مسلم، احمد اور ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

۷۶۱۔ معاذہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا، رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نماز چاشت کی کتنی رکعتیں ادا فرماتے تھے؟ ام المؤمنین نے کہا ”چار رکعات اور جبنا چاہتے
زیادہ فرماتے۔“

یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

۷۶۲۔ عاصم بن ضمرہ السلولی نے کہا، ہم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دن
کے نفل کے بارہ میں سوال کیا تو انہوں نے کہا، تم اس کی طاقت نہیں رکھتے، ہم نے کہا آپ ہمیں بتلا دیجئے، ہم بتنی
طاقت رکھتے ہیں، اتنا عمل کر لیں گے، انہوں نے کہا ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب فجر کی نماز ادا فرماتے

مِنْ هَهُنَا يَعْنِي مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ بِمَقْدَارِهَا مِنْ صَلَوةِ الْعَصْرِ
مِنْ هَهُنَا يَعْنِي مِنْ قِبَلِ الْمَغْرِبِ قَامَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ
يَمْهَلُ حَتَّى إِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ مِنْ هَهُنَا يَعْنِي مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ
بِمَقْدَارِهَا مِنْ صَلَوةِ الظُّهْرِ مِنْ هَهُنَا قَامَ فَصَلَّى أَرْبَعًا وَأَرْبَعًا قَبْلَ
الظُّهْرِ إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا وَأَرْبَعًا قَبْلَ الْعَصْرِ
يَفْصِلُ بَيْنَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ بِالتَّسْلِيمِ عَلَى الْمَلَائِكَةِ الْمُقَرَّبِينَ
وَالنَّبِيِّينَ وَمَنْ تَبِعَهُمْ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُؤْمِنِينَ - رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ
وَأَحْمَدُ وَاسْنَادُهُ حَسَنٌ -

بَابُ صَلَوةِ الشَّبِيحِ

۷۶۳ - عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ لِلْعَبَّاسِ

۷۶۳ ابن ماجہ ابواب اقامۃ الصلوات ص ۸۲ باب ما جاء فیما یستحب من التلویع بالنهار -
تو ٹھہراتے، یہاں تک کہ جب سورج یہاں تک ہو جاتا، یعنی مشرق کی طرف سے اتنی مقدار یعنی نماز عصر سے
یہاں تک یعنی مغرب سے پہلے تک تو کھڑے ہو کر دو رکعتیں ادا فرماتے، پھر ٹھہر جاتے، یہاں تک کہ جب
سورج یہاں تک ہو جاتا، یعنی مشرق کی طرف سے اتنی مقدار یعنی ظہر سے لے کر یہاں تک تو کھڑے ہو کر
چار رکعات ادا فرماتے اور چار رکعات ظہر سے پہلے جب سورج ڈھل جاتا اور دو رکعتیں اس کے بعد
اور چار رکعتیں عصر سے پہلے، ہر دو رکعتوں میں مقررین فرشتوں، انبیاء اور مسلمان اور مؤمن پیر و کاروں پر
سلام کے ساتھ فاصلہ فرماتے۔ یہ حدیث ابن ماجہ اور دیگر محدثین نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد حسن ہے۔

باب - صَلَوةِ الشَّبَحِ

۷۶۳ - حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی علیہ وسلم نے حضرت عباس بن

بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَا عَبَّاسُ يَا عَمَّاهُ أَلَا أُعْطِيكَ أَلَا أَمْنُحُكَ أَلَا
أَحْبُوكَ أَلَا أَفْعَلُ بِكَ عَشْرَ خِصَالٍ إِذَا أَنْتَ فَعَلْتَ ذَلِكَ عَفَا اللَّهُ
لَكَ ذَنْبَكَ أَوَّلَهُ وَالْآخِرَةَ قَدِيمَهُ وَحَدِيثَهُ خَطَأَهُ وَعَمْدَهُ
صَغِيرَهُ وَكَبِيرَهُ سِرَّهُ وَعَلَانِيَتَهُ عَشْرَ خِصَالٍ أَنْ تُصَلِّيَ
أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ تَقْرَأُ فِي كُلِّ رَكَعَةٍ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَسُورَةَ
فَإِذَا فَرَغْتَ مِنَ الْقِرَاءَةِ فِي أَوَّلِ رَكَعَةٍ وَأَنْتَ قَائِمٌ قُلْتَ
سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ
خَمْسَ عَشْرَةَ مَرَّةً ثُمَّ تَرْكَعُ فَتَقُولُهَا وَأَنْتَ رَاكِعٌ عَشْرًا
ثُمَّ تَرْفَعُ رَأْسَكَ مِنَ الرُّكُوعِ فَتَقُولُهَا عَشْرًا ثُمَّ تَهْوِي
سَاجِدًا فَتَقُولُهَا وَأَنْتَ سَاجِدٌ عَشْرًا ثُمَّ تَرْفَعُ رَأْسَكَ مِنَ
السُّجُودِ فَتَقُولُهَا عَشْرًا ثُمَّ تَسْجُدُ فَتَقُولُهَا عَشْرًا ثُمَّ

عبد المطلب سے فرمایا "اے عباس! اے چچا! کیا میں آپ کو عظیمہ نہ دوں! کیا میں آپ کو (کوئی قیمتی چیز) مفت عطا نہ کروں! کیا میں آپ کے لیے دس باتیں نہ کروں! جب آپ وہ کر لیں، تو اللہ تعالیٰ آپ کے پہلے اور پچھلے پرانے اور نئے بھول کر اور جان بوجھ کر ہونے والے چھوٹے اور بڑے پوشیدہ یا ظاہر طور پر ہونے والے گناہ معاف فرمادیں، وہ دس باتیں یہ ہیں کہ تم چار رکعات نماز ادا کرو، ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ اور کوئی سورۃ پڑھو! پس جب تم پہلی رکعت میں قراءۃ سے فارغ ہو جاؤ تو کھڑے کھڑے پندرہ بار یہ کلمات پڑھو۔

سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ
رَبَّكَ اللَّهُ تَعَالَى اور تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں

اور اللہ تعالیٰ سب سے بڑے ہیں

پھر رکوع کرو اور رکوع کی حالت میں دس بار یہ کلمات پڑھو، پھر رکوع سے سر اٹھاؤ، تو دس بار یہ پڑھو
پھر سجدہ کرو تو دس بار یہ پڑھو، پھر سجدہ سے سر اٹھا کر دس بار یہ پڑھو، پھر سجدہ کرو تو دس بار یہ پڑھو، پھر

تَرْفَعُ رَأْسَكَ فَقَوِّلْهَا عَشْرًا فَذَلِكَ خَمْسٌ وَسَبْعُونَ فِي كُلِّ
رَكْعَةٍ تَفْعَلُ ذَلِكَ فِي أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ إِنْ اسْتَطَعْتَ أَنْ تُصَلِّيَهَا فِي
كُلِّ يَوْمٍ مَرَّةً فَأَفْعَلْ فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فِي كُلِّ جُمُعَةٍ مَرَّةً فَإِنْ
لَمْ تَفْعَلْ فِي كُلِّ شَهْرِ مَرَّةً فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فِي عُمْرِكَ مَرَّةً
رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَآخَرُونَ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ -

۷۶۳ ابوداؤد کتاب الصلوة ۱۸۳۱ باب صلوة التسبیح -

(دوسرے سجدہ سے) اپنا سر اٹھاؤ تو دس بار یہ دُعا پڑھو، یہ ہر رکعت میں پچھتر بار ہوا، اسی طرح تم چاروں رکعات
میں کرو، اگر آپ ہر روز اسے ایک بار پڑھنے کی طاقت رکھیں تو ایسا ہی کریں اور اگر نہ کر سکو تو ہر جمعہ
میں ایک بار، اگر ایسا بھی نہ کر سکو تو ہر مہینہ میں ایک بار، اگر یہ بھی نہ کر سکو تو ہر سال میں ایک بار، اگر یہ
بھی نہ کر سکو تو اپنی عمر میں ایک بار کر لو۔“

یہ حدیث ابوداؤد اور دیگر محدثین نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد حسن ہے۔

أَبْوَابُ قِيَامِ شَهْرِ رَمَضَانَ بَابُ فَضْلِ قِيَامِ رَمَضَانَ

۷۶۴۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ رَوَاهُ الْجَمَاعَةُ .

۷۶۴ بخاری کتاب الایمان میں باب تطوع قیام رمضان من الایمان، مسلح کتاب صلوة المسافرین ۲۵۹ باب الترغیب فی قیام رمضان وهو التراويح، ترمذی ابواب الصوم میں باب ماجاء فی فضل شهر رمضان، ابوداؤد کتاب الصلوة میں باب فی قیام شهر رمضان، نسائی کتاب قیام اللیل وقطوع النهار میں باب ثواب من قام رمضان ایماناً... الخ، ابن ماجہ ابواب اقامۃ الصلوات میں باب ماجاء فی قیام شهر رمضان، مستد احمد میں ۲۸۱۔

ابواب تراویح باب - تراویح کی فضیلت

۶۴۴۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جو شخص رمضان المبارک میں کھڑا ہوا (یعنی تراویح پڑھی)، ایمان کی حالت میں اور ثواب کی امید رکھتے ہوئے اس کے پہلے گناہ معاف کر دیے جائیں گے“
یہ حدیث محدثین کی جماعت نے نقل کی ہے۔

۷۶۵۔ وَعَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُرَغِّبُ فِي قِيَامِ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَأْمُرَهُمْ فِيهِ بِعَزِيمَةٍ فَيَقُولُ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ فَتُوفِيَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَالْأَمْرُ عَلَى ذَلِكَ شَمَّ كَانَ الْأَمْرُ عَلَى ذَلِكَ فِي خِلَافَةِ أَبِي بَكْرٍ ؓ وَصَدْرًا مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ ؓ عَلَى ذَلِكَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

بَابُ فِي جَمَاعَةِ التَّرَاوِيحِ

۷۶۶۔ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ ؓ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَرَجَ لَيْلَتَهُ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ فَصَلَّى فِي الْمَسْجِدِ وَصَلَّى رِجَالٌ يُصَلُّونَهُ

۷۶۵ مسلمانوں کی صلوة المسافرین میں ۲۵۹ باب الترغیب فی قیام رمضان... الخ۔

۷۶۵۔ حضرت ابہرہ رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تراویح میں رغبت رکھتے تھے، مگر لوگوں کو بھیجی کے ساتھ حکم نہیں دیتے تھے، آپ فرماتے ”جو شخص رمضان المبارک میں کھڑا ہوا (اللہ تعالیٰ پر) ایمان رکھتے ہوئے اور ثواب کی امید رکھتے ہوئے اس کے پہلے گناہ معاف کر دیے جائیں گے“ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی تو تراویح کا معاملہ اسی طرح رہا، پھر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت میں بھی معاملہ اسی طرح رہا، اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے ابتدائی دور میں بھی اسی طرح رہا۔ یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

باب۔ تراویح کی جماعت میں

۷۶۶۔ عروہ سے روایت ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے انہیں بتلایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دفعہ ادھی رات کے وقت گھر سے نکلے اور مسجد میں تشریف لا کر نماز ادا فرمائی اور کچھ لوگوں

فَاصْبَحَ النَّاسُ فَتَحَدَّثُوا فَاجْتَمَعَ أَكْثَرُ مِنْهُمْ فَصَلَّى فَصَلُّوْا مَعَهُ
 فَاصْبَحَ النَّاسُ فَتَحَدَّثُوا فَكَثُرَ أَهْلُ الْمَسْجِدِ مِنَ اللَّيْلَةِ الثَّلَاثَةِ
 فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَصَلَّى فَصَلُّوْا بِصَلَوَتِهِ فَلَمَّا كَانَتْ
 اللَّيْلَةُ الرَّابِعَةُ عَجَزَ الْمَسْجِدُ عَنْ أَهْلِهِ حَتَّى خَرَجَ لِصَلَاةِ
 الصُّبْحِ فَلَمَّا قَضَى الْفَجْرَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَتَشَهَّدَ ثُمَّ قَالَ
 أَمَا بَعْدُ فَإِنَّهُ لَمْ يَخْفِ عَلَيَّ مَكَانُكُمْ وَلَكِنِّي خَشِيتُ أَنْ
 تُفْرَضَ عَلَيْكُمْ فَتَعْجِزُ وَاعْنَهَا فْتَوَيْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
 وَالْأَمْرُ عَلَى ذَلِكَ . رَوَاهُ الشَّيْخَانِ .

۷۶۶ بخاری کتاب الصوم ۲۶۹ باب فضل من قاور رمضان ، مسلم کتاب صلوٰۃ المافرین
 ۲۵۹ باب الترغیب فی قیام رمضان ... الخ -

نے بھی آپ کی اقتدار میں نماز ادا کی ۔ لوگوں نے صبح کی تو واقعہ بیان کیا، تو پہلے کی نسبت زیادہ لوگ جمع ہو گئے اور آپ کے ہمراہ نماز ادا کی، پھر لوگوں نے صبح کی اور واقعہ بیان کیا، تو تیسری رات مسجد والے اور زیادہ ہو گئے، آپ تشریف لائے، نماز پڑھی، تو لوگوں نے آپ کی اقتدار میں نماز ادا کی، پھر جب چوتھی رات ہوئی تو مسجد لوگوں (کی وجہ) سے تنگ ہو گئی (یعنی بہت کثرت سے لوگ آئے مسجد میں جگہ نہ رہی، یہاں تک آپ صبح کی نماز کے لیے باہر تشریف لے گئے، جب آپ نے فجر کی نماز پوری فرمائی، تو لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر تشہد پڑھا پھر فرمایا، حمد و صلوٰۃ کے بعد بات یہ ہے کہ تمہارا یہاں ہونا مجھ پر محض نہیں، لیکن میں نے محسوس کیا کہ کہ یہ نماز تم پر فرض نہ کر دی جائے، پھر تم اس سے عاجز ہو جاؤ (یعنی پڑھ نہ سکو)، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفات پا گئے اور معاملہ اسی طرح رہا۔

یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے۔

۷۶۷۔ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم اخْتَذَ حُجْرَةً فِي الْمَسْجِدِ مِنْ حَصِيرٍ فَصَلَّى فِيهِ لَيْلًا حَتَّى اجْتَمَعَ عَلَيْهِ نَاسٌ ثُمَّ فَقَدُوا صَوْتَهُ لَيْلَةً وَظَنُّوا أَنَّهُ قَدْ نَامَ فَجَعَلَ بَعْضُهُمْ يَتَنَحَّحُ لِيُخْرِجَ إِلَيْهِمْ فَقَالَ مَا زَالَ بِكُمْ الَّذِي رَأَيْتُمْ مِنْ صَنِيعِكُمْ حَتَّى خَشِيتُ أَنْ يُكْتَبَ عَلَيْكُمْ وَلَوْ كُتِبَ عَلَيْكُمْ مَا قُمْتُمْ بِهِ فَصَلُّوا أَيُّهَا النَّاسُ فِي بُيُوتِكُمْ فَإِنَّ أَفْضَلَ صَلَوةٍ الْمَرْءُ فِي بَيْتِهِ إِلَّا الصَّلَوةَ الْمَكْتُوبَةَ - رَوَاهُ الشَّيْخَانِ -

۷۶۸۔ وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ نَفِيرٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ صُمْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم رَمَضَانَ فَلَمْ يَقُمْ بِنَا فَلَمَّا كَانَتْ الْخَامِسَةُ

۷۶۷ بخاری کتاب الاذان ۱۱۱ باب صلوة اللیل، مسلم کتاب صلوة المسافرين ۱۱۱۱ باب استحباب صلوة النافلة فی بیتہ -

۷۶۷۔ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں چٹائی کا ایک حجرہ بنایا، اس میں چند راتیں نماز ادا فرمائی، یہاں تک کہ لوگ آپ کے پاس جمع ہو گئے، پھر ایک رات لوگوں نے آپ کی آواز نہ سنی اور انہوں نے سمجھا کہ آپ سو گئے ہیں، بعض لوگوں نے کھانا شروع کیا تاکہ آپ ان کے پاس تشریف لے آئیں، آپ نے فرمایا، تمہارا معاملہ (یعنی کثرت سے آنا) جو میں نے دیکھا، اسی طرح ہونا، یہاں تک ڈر گیا کہ (یہ نماز) تم پر فرض نہ کر دی جائے، اور اگر تم پر فرض کر دی جاتی تو تم اسے ادا نہ کر سکتے۔ اے لوگو، اپنے گھروں میں (یہ نماز) پڑھو، بلاشبہ فرض نماز کے علاوہ آدمی کی اپنے گھر میں نماز بہتر ہے۔ یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے۔

۷۶۸۔ جبیر بن نفیر سے روایت ہے کہ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ نے کہا، ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رمضان المبارک کا روزہ رکھا، آپ نے ہمیں تراویح نہیں پڑھائی، پھر جب پانچویں رات تھی آپ

قَامَ بِنَا حَتَّى ذَهَبَ شَطْرُ اللَّيْلِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ نَفَلْتَنَا قِيَامَ
هَذِهِ اللَّيْلَةِ قَالَ فَقَالَ إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا صَلَّى مَعَ الْإِمَامِ حَتَّى يَنْصَرِفَ
حُسِبَ لَهُ قِيَامُ لَيْلَةٍ قَالَ فَلَمَّا كَانَتِ الرَّابِعَةُ لَمْ يَقُمْ فَلَمَّا كَانَتِ
الثَّالِثَةُ جَمَعَ أَهْلُهُ وَنِسَاءَهُ وَالنَّاسَ فَقَامَ بِنَا حَتَّى خَشِينَا أَنْ
يَقُومَتَنَا الْفَلَاحُ قَالَ قُلْتُ مَا الْفَلَاحُ قَالَ السُّحُورُ ثُمَّ لَمْ يَقُمْ بِنَا
بَقِيَّةَ الشَّهْرِ - رَوَاهُ الْخَمْسَةُ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ -

۷۶۹ - وَعَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ أَبِي مَالِكٍ الْقُرظِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ

۷۶۸ ترمذی ابواب الصوم ۱۶۶ باب ما جاء في قیام شہر رمضان، ابوداؤد کتاب
الصلوة ۱۹۵ باب في قیام شہر رمضان واللفظ له، نسائی کتاب قیام اللیل وتطوع النهار
۲۳۸ باب قیام شہر رمضان، ابن ماجہ ابواب إقامة الصلوات ۹۵ باب ما جاء في قیام
شہر رمضان، مسند احمد ۱۵۹ -

ہمارے ساتھ کھڑے ہوئے یہاں تک کہ رات کا نصف حصہ گزر گیا۔ میں نے عرض کیا، اے اللہ تعالیٰ کے پیغمبر
اگر آپ اس رات کے باقی حصہ میں بھی ہمیں نفل پڑھائیں، ابوذرؓ نے کہا تو آپ نے فرمایا "بلاشبہ جب آدمی امام
کے ہمراہ نماز ادا کر لیتا ہے، یہاں تک کہ جب وہ نماز سے فارغ ہوتا ہے تو اس کے لیے پوری رات کے قیام
کا ثواب شمار ہوتا ہے" ابوذرؓ نے کہا، پھر جب چوتھی رات تھی تو ہمارے ساتھ نماز کے لیے کھڑے نہ ہوئے،
(اس کے بعد) پھر جب تیسری رات ہوئی، تو آپ نے اپنے اہل و عیال اور لوگوں کو جمع فرمایا اور ہمیں نماز پڑھائی
یہاں تک کہ ہم ڈر گئے کہ فلاح فوت ہو جائے گی (جیسے کہ) میں نے کہا فلاح کیا ہے؟ (ابوذرؓ نے کہا) سحری
پھر باقی مہینہ آپ ہمارے ساتھ (تراویح کے لیے) کھڑے نہیں ہوئے۔

یہ حدیث اصحاب خمسہ نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۷۶۹ - حضرت ثعلبہ بن ابی مالک القرظی رضی اللہ عنہ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان المبارک میں

ذَاتِ لَيْلَةٍ فِي رَمَضَانَ قَرَأَ نَاسًا فِي نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ يُصَلُّونَ
فَقَالَ مَا يَصْنَعُ هَؤُلَاءِ قَالَ قَائِلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَؤُلَاءِ نَاسٌ لَيْسَ مَعَهُمُ
الْقُرْآنُ وَالْأَبِيُّ بْنُ كَعْبٍ يَقْرَأُ وَهُمْ مَعَهُ يُصَلُّونَ بِصَلَوَتِهِ قَالَ قَدْ
أَحْسَنُوا وَقَدْ أَصَابُوا وَلَمْ يَكُنْ ذَلِكَ لَهُمْ - رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ
فِي الْمَعْرِفَةِ وَإِسْنَادُهُ جَيِّدٌ وَلَهُ شَاهِدٌ دُونَ حَسَنِ عِنْدَ
أَبِي دَاوُدَ مِنْ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه -

۷۷۰۔ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ الْقَارِيِّ أَنَّهُ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ عُمَرَ
بْنِ الْخَطَّابِ رضي الله عنه لَيْلَةً فِي رَمَضَانَ إِلَى الْمَسْجِدِ فَإِذَا النَّاسُ أَوْزَاعٌ
مُتَفَرِّقُونَ يُصَلِّي الرَّجُلُ لِنَفْسِهِ وَيُصَلِّي الرَّجُلُ فَيُصَلِّي بِصَلَوَتِهِ الرَّهْطُ

معرفۃ السنن والاثار کتاب الصلوۃ ۳۹۵ رقم الحدیث ۵۲۵ سنن الکبریٰ للبیہقی کتاب الصلوۃ ۴۹۵
باب من زعم انہا بالجماعۃ افضل... الخ، ابوداؤد کتاب الصلوۃ ۱۹۵ باب فی قیام شہر رمضان -

ایک رات تشریف لائے، لوگوں کو مسجد کے ایک کونے میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا، آپ نے فرمایا یہ لوگ
کیا کر رہے ہیں؟ ایک کہنے والے نے کہا، اے اللہ تعالیٰ کے پیغمبر! ان لوگوں کو قرآن پاک یاد نہیں اور ابی بن
کعب پڑھتے ہیں اور یہ ان کی اقتدار میں نماز پڑھ رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا تحقیق انہوں نے اچھا کام کیا۔
اور تحقیق انہوں نے صحیح کام کیا اور یہ بات آپ نے ان کے لیے ناپسند نہیں فرمائی۔

یہ حدیث بیہقی نے معرفت میں نقل کی ہے اور اس کی اسناد جید ہے اور ابوداؤد میں حضرت ابوہریرہ
کی حدیث سے اس کا شاہد ہے جو کہ حسن درجہ سے کم ہے۔

۷۷۱۔ عبد الرحمن بن عبد القادی نے کہا، میں حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے ہمراہ رمضان المبارک
میں مسجد کی طرف نکلا، تو لوگ مختلف گروہوں میں تقسیم تھے، کوئی شخص تنہا نماز پڑھ رہا تھا اور کوئی شخص نماز
پڑھ رہا تھا اور ایک گروہ اس کی اقتدار کر رہا تھا، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا ”میرا خیال ہے کہ اگر میں

فَقَالَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ إِنِّي أَرَىٰ لَوْ جُمِعَتْ هَؤُلَاءِ عَلَى قَارِيٍّ وَاحِدٍ لَّكَانَ
أَمْثَلُ شَوْعَرٍ عَزَمَ فَجَمَعَهُمْ عَلَى أَبِي بِنِ كَعْبٍ رضی اللہ عنہ ثُمَّ خَرَجْتُ مَعَهُ
لَيْلَةً أُخْرَىٰ وَالنَّاسُ يُصَلُّونَ بِصَلَاةِ قَارِيٍّ بِهِمْ قَالَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ
فَعَمَّ الْبِدْعَةُ هَذِهِ وَالَّتِي يَنَامُونَ عَنْهَا أَفْضَلُ مِنَ الَّتِي يَقُومُونَ بِهَا
أَخِرَ اللَّيْلِ وَكَانَ النَّاسُ يَقُومُونَ أَوَّلَهُ - رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ -

۷۷۱۔ وَعَنْ نُوْفَلِ بْنِ إِيَّاسٍ الْهَمْدَلِيِّ قَالَ كُنَّا نَقُومُ فِي عَهْدِ عُمَرَ بْنِ
الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ فِي الْمَسْجِدِ فَيَتَفَرَّقُ هَهُنَا فِرْقَةٌ وَكَانَ النَّاسُ
يَمِيلُونَ إِلَى أَحْسَنِهِمْ صَوْتًا فَقَالَ عُمَرُ أَرَأَيْكُمْ قَدْ اتَّخَذُوا الْقُرْآنَ
أَغَانِيَّ أَمَا وَاللَّهِ لَئِنْ اسْتَطَعْتُ لَا غَيْرَ لَفَلَمْ يَمُكُّ إِلَّا ثَلَاثَ

۷۷۰۔ بخاری کتاب الصور ۳۶۹ باب فضل من قارء رمضان -

ان لوگوں کو ایک پڑھنے والے کی اقتدار میں جمع کر دوں تو یہ زیادہ اچھا ہے، پھر انہوں نے ارادہ کر لیا اور
لوگوں کو حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی اقتدار میں جمع کر دیا، پھر میں دوسری رات حضرت عمرؓ کے ہمراہ
نکلا اور لوگ اپنے قاری کی اقتدار میں نماز پڑھ رہے تھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا یہ نئی بات کس قدر
اچھی ہے اور وہ لوگ جو اس سے سوہلتے ہیں وہ افضل ہیں ان لوگوں سے جو کھڑے ہیں، ان کا ارادہ اس سے
رات کے آخری حصہ (میں کھڑے ہونا) تھا اور لوگ شروع رات میں قیام کرتے تھے۔

یہ حدیث بخاری نے نقل کی ہے۔

۷۷۱۔ نوفل بن ایاس الہمدلی نے کہا، ہم حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں مسجد میں قیام کرتے
تھے، ایک گروہ یہاں کھڑا ہوتا اور ایک گروہ وہاں ہوتا اور لوگ اس طرف رغبت رکھتے جو ان میں سے آواز
میں اچھا ہوتا، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا، میرا ان کے بارے میں خیال ہے کہ انہوں نے قرآن پاک کو راگ بنالیا
ہے، خدا کی قسم اگر مجھ سے ہو سکا تو میں اسے ضرور بدل دوں گا، تو وہ صرف تین دن ہی ٹھہرے، یہاں تک

لَيْلٍ حَتَّى أَمَرَ أَبِيَّ فَصَلَّى بِهِمْ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي خَلْقِ
أَفْعَالِ الْعِبَادِ وَأَبْنُ سَعْدٍ وَجَعْفَرُ الْفَرِیَاضُ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ .

بَابُ التَّرَاوِیْحِ بِثَمَانِ رَكَعَاتٍ

۷۷۲- عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ
كَيْفَ كَانَتْ صَلَاةُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي رَمَضَانَ
فَقَالَتْ مَا كَانَ يَزِيدُ فِي رَمَضَانَ وَلَا فِي غَيْرِهِ عَلَى إِحْدَى
عَشْرَةِ رَكَعَةٍ يُصَلِّي أَرْبَعًا فَلَا تَسْأَلُ عَنْ حُسَيْنٍ وَطَوَّلَهُنَّ ثُمَّ
يُصَلِّي أَرْبَعًا فَلَا تَسْأَلُ عَنْ حُسَيْنٍ وَطَوَّلَهُنَّ ثُمَّ يُصَلِّي ثَلَاثًا فَقُلْتُ

۷۷۱

کہ انہوں نے حضرت ابیؓ کو حکم دیا تو انہوں نے لوگوں کو نماز پڑھائی
یہ حدیث بخاری نے خلق افعال العباد میں اور ابن سعد اور جعفر الزبائی نے نقل کی ہے اور اس کی
اسناد صحیح ہے۔

باب - آٹھ رکعات تراویح

۷۷۲- حضرت ابو سلمہ بن عبد الرحمن سے روایت ہے کہ انہوں نے ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ
عنها سے پوچھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رمضان المبارک میں نماز کیسی ہوتی تھی، تو انہوں نے کہا، آپ
رمضان اور رمضان کے علاوہ بھی گیارہ رکعتوں سے زیادہ ادا نہیں فرماتے تھے، آپ چار رکعات ادا
فرماتے، کچھ نہ پوچھیے کہ وہ کس قدر حسین اور لمبی ہوتی تھیں، پھر آپ چار رکعات ادا فرماتے، کچھ نہ پوچھیے کہ
وہ کس قدر حسین اور لمبی ہوتی تھیں۔ پھر آپ تین رکعات ادا فرماتے، میں نے عرض کیا، اے اللہ تعالیٰ کے

يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَنَامُ قَبْلَ أَنْ تُؤْتِرَ قَالَ يَا عَائِشَةُ إِنَّ عَيْنَيَّ تَنَامَانِ وَلَا يَنَامُ قَلْبِي. رَوَاهُ الشَّيْخَانِ.

۷۷۳۔ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رضی اللہ عنہ قَالَ صَلَّى يَنَامُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ ثَمَانِ رَكَعَاتٍ وَأَوْتِرَ فَلَمَّا كَانَتْ الْقَابِلَةُ اجْتَمَعْنَا فِي الْمَسْجِدِ وَرَجَوْنَا أَنْ يَخْرُجَ فَلَمْ

۷۷۲ بخاری کتاب الصوم ص ۲۶۶ باب فضل من قام رمضان ، مسلم کتاب صلوۃ المسافرین ص ۲۵۲ باب صلوۃ اللیل وعدد رکعات النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔

پیغمبر! کیا آپ وتر ادا کرنے سے پہلے سو جاتے ہیں، آپ نے فرمایا اے عائشہ! بلاشبہ میری آنکھیں سو جاتی ہیں اور میرا دل نہیں سوتا۔
یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے۔

۷۷۳۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہا، ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان المبارک میں آٹھ رکعات نماز پڑھائی اور وتر پڑھائے، پھر جب آئندہ رات تھی، ہم مسجد میں جمع ہو گئے اور ہم نے امید کی کہ آپ تشریف لائیں گے۔ آپ تشریف نہ لائے اور ہم بھی مسجد میں ہی رہے، یہاں تک کہ ہم نے صبح کی پھر

۷۷۲۔ یہ روایت نماز تہجد کے بارہ میں ہے۔ نماز تراویح کے بارہ میں نہیں اور نہ ہی تراویح کا اس میں کوئی ذکر ہے۔
رمضان اور غیر رمضان میں تہجد پڑھی جاتی ہے، تراویح تو صرف رمضان المبارک میں پڑھی جاتی ہے۔ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا کے بارہ میں بتا رہی ہیں جو رمضان اور غیر رمضان میں پڑھی جاتی ہے۔
اہم ترمذی لکھتے ہیں۔

”نماز تراویح کے بارہ میں اہل علم کا اختلاف ہے، بعض کہتے ہیں بیع وتر اکملیس رکعات پڑھی جائیں، یہ اہل مدینہ کا قول ہے اور اہل مدینہ کا اسی پر عمل ہے لیکن اکثر اہل علم اس پر عمل کرتے ہیں جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دیگر صحابہ کرام سے مروی ہے کہ تراویح بیس رکعات ہیں، اسی پر یغیان ثوری ابن مبارک اور شافعی کا عمل ہے۔ اہم شافعی کہتے ہیں، میں نے مکہ مکرمہ میں لوگوں کو بیس رکعت ہی پڑھتے دیکھا (ترمذی ابواب الصوم ص ۱۱۱) باب ما جاء فی قیام شہر رمضان اگر آپ تراویح آٹھ رکعات ہی پڑھتے تھے کہ جانثاران نبوت میں سے چند تو آپ کی اقتدار میں آٹھ رکعت پڑھتے۔

يَخْرُجُ فَلَمْ تَزَلْ فِيهِ حَتَّى أَصْبَحْنَا شَوْ دَخَلْنَا فَقُلْنَا يَا رَسُولَ
اللَّهِ اجْتَمَعْنَا الْبَارِحَةَ فِي الْمَسْجِدِ وَرَجَوْنَا أَنْ تُصَلِّيَ بِنَا فَقَالَ
إِلَيَّ خَشِيتُ أَنْ يُكْتَبَ عَلَيْكُمْ - رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الصَّغِيرِ
وَمُحَمَّدُ بْنُ نَصْرِ الْمُرُوزِيُّ فِي قِيَامِ اللَّيْلِ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ
حَبَّانٍ فِي صَحِيحَيْهِمَا وَفِي إِسْنَادِهِ لِيْنٌ -

۷۷۳ المعجم الصغیر للطبرانی سن۱۹ من اسمہ عثمان ، قیام اللیل کتاب قیام
رمضان ۱۵۵ باب صلوة الذی صلی اللہ علیہ وسلم جماعۃ لیلاً... الخ - صحیح ابن خزیمة
جماع ابواب ذکر الوتر ۳۳۳ باب ذکر دلیل بان الوتر لیس بغرض رقم الحدیث ۲۲۱، صحیح
ابن حبان کتاب الصلوة ۳۳۳ باب الوتر، رقم الحدیث ۲۲۱ -

ہم (آپ کے پاس) حاضر ہوئے اور عرض کیا، اے اللہ تعالیٰ کے پیغمبر! ہم گزشتہ رات مسجد میں اسٹھے
ہوئے اور ہم نے امید رکھی کہ آپ ہمیں نماز پڑھائیں گے، آپ نے فرمایا میں ڈر گیا کہ کہیں تم پر (یہ نماز) فرض
نہ ہو جائے۔

یہ حدیث طبرانی نے صغیر میں، محمد بن نصر المرزوی نے قیام اللیل میں، ابن خزمیر اور ابن حبان نے اپنی اپنی
صحیح میں نقل کی ہے اور اس کی اسناد میں کمزوری ہے۔

۷۷۳ - یہ حدیث ان کتب کے علاوہ مندرجہ بالا معجم ۳۳۳، ۳۵۵، ۱۸۲ میں بھی موجود ہے، اس حدیث کا مدار علی بن
جاریہ پر ہے، ابن معین کہتے ہیں، اس کی روایات منکر ہیں، اہم نسائی کہتے ہیں منکر الحدیث ہے اور اس سے مترک روایات
بیان ہوئی ہیں (میزان الاعتدال ۳۳۳، ۵۵۵)۔

علامہ حیشی کہتے ہیں، ابن معین اور ابوداؤد نے اسے ضعیف کہا ہے (مجمع الزوائد ۲۲۱)، ابن عدی کہتے ہیں اس کی
تمام احادیث غیر محفوظ ہیں (کامل ابن عدی ۱۸۸۹)۔

علاوہ ازیں اس کی سند میں یعقوب بن عبداللہ الاشعری القی ہے، اہم داقلی کہتے ہیں یہ قوی راوی نہیں (کمزور ہے)،
(میزان الاعتدال ۳۳۳، ۵۵۵، ۹۸۱۵)۔

۷۷۴۔ وَعَنْهُ قَالَ جَاءَ أَبِي بَنْ كَعْبٍ رضی اللہ عنہ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ
يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ كَانَ مِنِّي اللَّيْلَةَ شَيْءٌ يُعْنِي فِي رَمَضَانَ قَالَ وَمَا
ذَلِكَ يَا أَبُي قَالَ نِسْوَةٌ فِي دَارِي قُلْنَا إِنَّا لَا نَقْرَأُ الْقُرْآنَ فَنُصَلِّي
بِصَلَاتِكَ قَالَ فَصَلَّيْتُ بِهِنَ ثَمَانِ رَكَعَاتٍ وَأَوْتَرْتُ فَكَانَتْ سُنَّةَ
الرِّضَا وَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا۔ رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ إِسْنَادُهُ حَسَنٌ۔

۷۷۴ مسند ابی یعلیٰ علیہ السلام رقم الحدیث ۱۸۱، مجمع الزوائد کتاب الصلوة
سجل باب فی الرجل یؤوی النساء۔

۷۷۴ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہا، حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا، اے اللہ تعالیٰ کے پیغمبر! آج رات میرے ساتھ ایک بات پیش آئی، یعنی رمضان میں آپ نے فرمایا "اے ابی وہ کیا بات ہے؟ ابی نے کہا، میرے گھر میں عورتیں تھیں انہوں نے کہا، ہم قرآن کریم نہیں پڑھ سکتیں، لہذا ہم آپ کے پیچھے نماز پڑھیں گی، ابی نے کہا، تو میں نے انہیں آٹھ رکعات پڑھائیں اور دو تر پڑھائے، تو یہ سنت رضا ہوئی اور آپ نے کچھ نہیں فرمایا۔
یہ حدیث ابویعلیٰ نے نقل کی ہے، ہیشمی نے کہا ہے، اس کی اسناد حسن ہے۔

۷۷۴ مصنف التعلیق الحسن میں لکھتے ہیں "مجھے اس حدیث کی سند نہیں ملی، بلکہ علامہ ہیشمی نے یہ حدیث بیان کی ہے اور اسے حسن کہا ہے۔

مند ابی یعلیٰ کی سند اس طرح ہے۔

حدثنا عبد الزعلی، حدثنا يعقوب عن عيسى بن جارية، حدثنا جابر بن عبد الله

قال جاء ابی بن کعب رضی اللہ عنہ الخ۔

مسند ابی یعلیٰ کا جو نسخہ ہمارے سامنے ہے۔ اس میں اس حدیث کے آخر میں "سنة الرضا کے بجائے" فكان
شبهه الرضا کے الفاظ ہیں۔

علامہ ہیشمی کا اس حدیث کو حسن کہنا درست نہیں، یہ حدیث ضعیف ہے، اس کی سند میں یسعی یعقوب فی اور عیسیٰ بن جابر ہیں مصنف التعلیق الحسن میں انہی راویوں پر حدیث ۱۸۱ کے تحت کافی جرح کی ہے، جس کا خلاصہ ہم گزشتہ حدیث کے حاشیہ میں لکھ چکے ہیں۔

۷۷۵۔ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ أَنَّهُ قَالَ أَمَرَ
عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ ابْنُ بَنِي كَعْبٍ وَتَمِيمًا الدَّارِيَّ رضی اللہ عنہ أَنْ
يَقُومَا لِلنَّاسِ بِإِحْدَى عَشْرَةِ رَكْعَةٍ وَكَانَ الْقَارِئُ يَقْرَأُ
بِالْمَبِينِ حَتَّى كُنَّا نَعْتَمِدُ عَلَى الْعِصِيِّ مِنْ طُولِ الْقِيَامِ وَمَا كُنَّا
نَنْصَرِفُ إِلَّا فِي فُرُوعِ الْفَجْرِ - رَوَاهُ مَالِكٌ وَسَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ
وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاسْنَادُهُ صَحِيحٌ -

بَابُ فِي التَّرَاوِيحِ بِأَكْثَرِ مِنْ ثَمَانِ رَكَعَاتٍ

۷۷۶۔ عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ أَنَّهُ سَمِعَ الْأَعْرَجَ يَقُولُ مَا أَدْرَكْتُ

۷۷۵ سؤطا امام مالک کتاب الصلوة فی رمضان صف ما جاء فی قیام رمضان ،
مصنف ابن ابی شیبہ کتاب الصلوات ص ۳۹۹ باب فی صلوة رمضان -

۷۷۵۔ محمد بن یوسف سے روایت ہے کہ سائب بن یزید نے کہا، حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے
حضرت ابی بن کعب اور تميم داری رضی اللہ عنہما کو حکم دیا کہ لوگوں کو گیارہ رکعات پڑھائیں اور امام مبین (سویں)
تلاوت کرتا، یہاں تک کہ ہم بسے قیام کی وجہ سے لاٹھی پر ٹیک لگاتے اور ہم فارغ نہیں ہوتے تھے، مگر صبح
سے کچھ ہی پہلے۔

یہ روایت مالک، سعید بن منصور اور ابوبکر بن ابی شیبہ نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

باب۔ آٹھ رکعات سے زیادہ تراویح میں

۷۷۶۔ داؤد بن الحصین سے روایت ہے کہ انہوں نے اعرج کو یہ کہتے ہوئے سنا "جب سے میں نے

النَّاسَ إِلَّا وَهُمْ يُلْعَنُونَ الْكُفْرَةَ فِي رَمَضَانَ قَالَ وَكَانَ
الْقَارِئُ يَقْرَأُ سُورَةَ الْبَقَرَةِ فِي ثَمَانِ رَكَعَاتٍ فَإِذَا قَامَ بِهَا
فِي اثْنَتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً رَأَى النَّاسَ أَنَّهُ قَدْ خَفَّفَ - رَوَاهُ مَالِكٌ
وَأِسْنَادُهُ صَحِيحٌ -

بَابُ فِي التَّرَاوِيحِ بِعِشْرِينَ رَكَعَاتٍ

۷۷۷ - عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُصَيْفَةَ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ
قَالَ كَانُوا يَقُومُونَ عَلَى عَهْدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ

۷۷۷ مؤطا امام مالک کتاب الصلوة فی رمضان مشک باب ما جاء فی قیام رمضان -

ہوش سنبھالا ہے تو لوگوں کو رمضان المبارک میں کفار پر لعنت کرتے ہوئے پایا، (اعرج نے) کہا: اور قاری سورۃ
بقرہ آٹھ رکعتوں میں پڑھتا تھا پھر جب اس نے سورۃ بقرہ بارہ رکعتوں میں پڑھی تو لوگ سمجھے کہ اس نے ہلکی نماز پڑھائی ہے؟
یہ حدیث مالک نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

باب - بیس رکعات تراویح میں

۷۷۷ یزید بن خصیفہ سے روایت ہے کہ حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ نے کہا: کہ حضرت عمر بن الخطاب
رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں لوگ رمضان المبارک میں بیس رکعات ادا کرتے تھے، راوی نے کہا اور لوگ مئین

۷۷۶ - ان رکعات کے بارہ میں جو حضرت ابی بن کعبؓ حضرت عمرؓ کے علم سے لوگوں کو پڑھاتے تھے، زیادہ صحیح اور صریح
وہ اثر ہے جو عاتقا بن حجرؒ نے فتح الباری میں امام مالک کے حوالہ سے نقل کیا ہے۔

" رَوَى مَالِكُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُصَيْفَةَ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ كَمَا

خُصَيْفَةَ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ بِعِشْرِينَ

رَكَعَةً . (فتح الباری، کتاب صلوۃ التراویح ص ۲۵۳ باب فضل من قام رمضان)

مالک نے یزید بن خصیفہ عن سائب بن یزید کے
طریق سے بیس رکعات روایت کی ہیں۔

فِي شَهْرِ رَمَضَانَ بِعِشْرِينَ رَكْعَةً وَقَالُوا يُقْرَأُونَ
بِالْمِائِينَ وَكَانُوا يَتَوَكَّعُونَ عَلَى عَصِيهِمْ فِي عَهْدِ عُثْمَانَ بْنِ
عَفَّانٍ ؓ مِنْ شِدَّةِ الْقِيَامِ - رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ
۷۷۸ - وَعَنْ يَزِيدَ بْنِ رُوْمَانَ أَنَّهُ قَالَ كَانَ النَّاسُ يَقُومُونَ
فِي زَمَانِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فِي رَمَضَانَ ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ
رَكْعَةً - رَوَاهُ مَالِكٌ وَإِسْنَادُهُ مُرْسَلٌ قَوِيٌّ .
۷۷۹ - وَعَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ ؓ أَمَرَ
رَجُلًا يُصَلِّي بِهِمْ عِشْرِينَ رَكْعَةً - رَوَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي
شَيْبَةَ فِي مُصَنَّفِهِ وَإِسْنَادُهُ مُرْسَلٌ قَوِيٌّ .

۷۷۷ سنن الکبریٰ للبیہقی کتاب الصلوة ۳۹۹ باب ما روی فی عدد رکعات القیام فی شہر رمضان -
۷۷۸ مؤطا امام مالک کتاب الصلوة فی رمضان ۳۹۹ باب ما جاء فی قیام رمضان -
۷۷۹ مصنف ابن ابی شیبہ کتاب الصلوات ۳۹۹ باب کما یصلی فی رمضان من رکعة -

سورہیں تلاوت کرتے تھے اور حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں لوگ طویل قیام کی وجہ سے
اپنی لائیں پر ٹیک لگاتے تھے۔

یہ حدیث بیہقی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۷۷۸ - یزید بن رومان نے کہا ”حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں لوگ رمضان المبارک میں
تیس رکعات ادا فرماتے تھے۔“

یہ حدیث مالک نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد مرسل قوی ہے۔

۷۷۹ - یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو حکم دیا کہ لوگوں
کو بیس رکعات پڑھائے۔“

یہ حدیث ابوبکر بن ابی شیبہ نے اپنی مصنف میں نقل کی ہے اور اس کی اسناد مرسل قوی ہے۔

۷۸۰۔ وَعَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رَفِيعٍ قَالَ كَانَ أَبُو كَعْبٍ

يُصَلِّي بِالنَّاسِ فِي رَمَضَانَ بِالْمَدِينَةِ عِشْرِينَ رَكْعَةً وَيُؤْتِرُ بِثَلَاثٍ أَخْرَجَهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ فِي مُصَنَّفِهِ وَإِسْنَادُهُ مُرْسَلٌ قَوِيٌّ ۝

۷۸۱۔ وَعَنْ عَطَاءٍ قَالَ أَدْرَكْتُ النَّاسَ وَهُمْ يُصَلُّونَ ثَلَاثًا وَعِشْرِينَ رَكْعَةً أَبُو الْوَثَرِ . رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ ۝

۷۸۲۔ وَعَنْ أَبِي الْخَصِيبِ قَالَ كَانَ يُؤْمِنُ سُوَيْدُ بْنُ عَفْلَةَ فِي رَمَضَانَ فَيُصَلِّي خَمْسَ تَرَوِيحَاتٍ عِشْرِينَ رَكْعَةً . رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ ۝

۷۸۰ مصنف ابن ابی شیبہ کتاب الصلوات ۳۹۲ باب کہہ یصلی فی رمضان من رکعتہ -

۷۸۱ مصنف ابن ابی شیبہ کتاب الصلوات ۳۹۲ باب کہہ یصلی فی رمضان من رکعتہ -

۷۸۲ سنن الکبریٰ للبیہقی کتاب الصلوة ۳۹۲ باب ما روی فی عدد رکعات القیام فی شہر رمضان -

۷۸۰۔ عبد العزیز بن رفیع نے کہا "حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ میں رمضان المبارک میں لوگوں کو بیس رکعات اور تین و تیر پڑھاتے تھے"

یہ حدیث ابو بکر بن ابی شیبہ نے اپنے مصنف میں نقل کی ہے اور اس کی اسناد مرسل قوی ہے۔

۷۸۱۔ حضرت عطاء نے کہا "میں نے (جب سے ہوش سنبھالا) لوگوں کو جمع و تفرک کے تیس رکعات پڑھتے ہوئے پایا۔"

یہ حدیث ابن ابی شیبہ نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد حسن ہے۔

۷۸۲۔ ابو الخصیب نے کہا "میں سوید بن عفلہ رمضان المبارک میں نماز پڑھاتے تو وہ پانچ ترویحات (یعنی بیس رکعات) پڑھاتے تھے"

یہ حدیث بیہقی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد حسن ہے۔

۷۸۳۔ وَعَنْ نَافِعِ بْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ يُصَلِّي بِنَا فِي رَمَضَانَ عِشْرِينَ رَكْعَةً - رَوَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ -

۷۸۴۔ وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ عُبَيْدٍ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ رَبِيعَةَ كَانَ يُصَلِّي بِهِمْ فِي رَمَضَانَ خَمْسَ تَرَوِيحَاتٍ وَيُؤْتِي ثَلَاثَ أَخْرَجَهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ فِي مُصَنَّفِهِ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ -
قَالَ النَّيْمِيُّ وَفِي الْبَابِ رَوَايَاتٌ أُخْرَى أَكْثَرُهَا لَا تَخْلُو عَنْ وَهْنٍ وَلَكِنْ بَعْضُهَا يُقَوِّي بَعْضًا -

۷۸۳ مصنف ابن ابی شیبہ کتاب الصلوات ۳۹۳ باب کہہ یصلی فی رمضان من رکعتہ -

۷۸۴ مصنف ابن ابی شیبہ کتاب الصلوات ۳۹۳ باب کہہ یصلی فی رمضان من رکعتہ -

۷۸۳۔ نافع بن عمرؓ نے کہا: ہمیں رمضان المبارک میں ابن ابی ملیکہؓ بیس رکعات پڑھاتے تھے۔
یہ حدیث ابوبکر بن ابی شیبہ نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۷۸۴۔ سعید بن عبید سے روایت ہے کہ علی بن ربیعہ رمضان المبارک میں لوگوں کو پانچ ترویحات میں بیس رکعات اور تین وتر پڑھاتے تھے۔

یہ حدیث ابوبکر بن ابی شیبہ نے اپنے مصنف میں نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔
نیموی نے کہا اور اس باب میں کچھ دوسری روایات بھی ہیں جن میں اکثر کمزوری سے خالی نہیں ہیں، لیکن وہ ایک دوسری کو تقویت دیتی ہیں۔

۱۔ نافع بن عمر الجمعی المکی عن ابن ابی ملیکہ وغیرہ۔ میزان الاعتدال للذہبی ۲۴۱ رقم ۸۹۹۲
نافع بن عمر بن عبد اللہ بن جمیل الجمعی المکی ثقة ثبت من كبار الساجدة مات سنة تسع وستين
تقریب ۲۵۵ھ -

بَابُ قَضَاءِ الْفَوَائِتِ

- ۷۸۵۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ نَسِيَ صَلَاةً فَلْيُصَلِّ إِذَا ذَكَرَهَا لَا كَفَّارَةَ لَهَا إِلَّا ذَلِكَ وَاقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِي۔ رَوَاهُ الْجَمَاعَةُ۔
- ۷۸۶۔ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رضی اللہ عنہ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ جَاءَ يَوْمَ الْخُنْدَقِ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ فَجَعَلَ يَسُبُّ

۷۸۵ بخاری کتاب مواقیات الصلوة ص ۸۴۔ باب من نسی صلوٰۃ فلیصل اذا ذکرها... الخ، مسلم کتاب المساجد ص ۲۳۸۔ باب قضاء الصلوة الفائتة.. الخ، ترمذی ابواب الصلوة ص ۴۱۱۔ باب ما جاء فی النور عن الصلوة، ابوداؤد کتاب الصلوة ص ۶۳۔ باب فی من نام عن صلوٰۃ او نسیها، نسائی کتاب المواقیات ص ۱۱۱۔ باب فیمن نام عن صلوٰۃ، ابن ماجہ ابواب مواقیات الصلوة ص ۲۸۲۔ مسند احمد ص ۲۸۲۔

باب۔ فوت شدہ نمازوں کی قضاء

- ۷۸۵۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص نماز (پڑھنی) بھول جائے تو جب یاد آئے اسے پڑھ لے اس کا کفارہ صرف یہی ہے اور قائلہ نماز کو میری یاد کے وقت۔

یہ حدیث محدثین کی جماعت نے نقل کی ہے۔

- ۷۸۶۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ خندق کے دن غروب آفتاب کے بعد آئے تو کفارہ قریش کو بڑا بھلا کہنے لگے، انہوں نے کہا، اے اللہ تعالیٰ کے

كَفَّارُ قُرَيْشٍ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا كَدْتُ أُصَلِّيَ الْعَصْرَ حَتَّى
كَادَتِ الشَّمْسُ تَغْرُبُ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ مَا صَلَّيْتُهَا فَقُمْنَا إِلَى بَطْحَانَ
فَتَوَضَّأَ لِلصَّلَاةِ وَتَوَضَّأْنَا لَهَا فَصَلَّى الْعَصْرَ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ
الشَّمْسُ ثُمَّ صَلَّى بَعْدَهَا الْمَغْرِبَ. رَوَاهُ الشَّيْخَانِ.

۷۸۷۔ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ مَنْ نَسِيَ
صَلَاةً فَلَمْ يَذْكُرْهَا إِلَّا وَهُوَ مَعَ الْإِمَامِ فَإِذَا سَلَّمَ الْإِمَامُ
فَلْيُصَلِّ الصَّلَاةَ الَّتِي نَسِيَ ثُمَّ لِيُصَلِّ بَعْدَهَا أُخْرَى. رَوَاهُ
مَالِكٌ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ.

۷۸۶ بخاری کتاب مواقیات الصلوة ص ۱۱۱ باب من صلی بالناس جماعة بعد ذهاب الوقت،
مسلم کتاب المساجد ص ۲۲۱ باب الدلیل من قال الصلوة الوسطیٰ هی صلوة العصر۔
۷۸۷ مؤطا امام مالک کتاب قصر الصلوة فی السفر مشا العمل فی جامع الصلوة۔

پیغمبر! میں عصر کی نماز نہیں پڑھ سکا، یہاں تک کہ سورج غروب ہونے کے قریب ہو گیا، نبی اکرم صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا "میں نے بھی عصر نہیں پڑھی، تو ہم بطحان (جگہ کا نام ہے) میں کھڑے ہوئے آپ نے
دُعا فرمایا، ہم نے بھی اس نماز کے لیے وضو کیا تو آپ نے عصر کی نماز سورج چھینے کے بعد پڑھی، پھر مغرب
اس کے بعد ادا فرمائی۔

یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے۔

۷۸۷۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ کہا کرتے تھے "جو شخص نماز بھول جائے،
پھر امام کے ہمراہ دوسری نماز پڑھتے ہوئے اُسے یاد آئے، پس جب امام سلام پھیرے، تو وہ بھولی ہوئی نماز
پڑھے، پھر اس کے بعد دوسری نماز پڑھے۔"

یہ حدیث مالک نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

أَبْوَابُ سُجُودِ السَّهْوِ بَابُ سُجُودِ السَّهْوِ قَبْلَ السَّلَامِ

۷۸۸۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَحِينَةَ الْأَسَدِيِّ حَلِيفِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ
 ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَامَ فِي صَلَاةِ الظُّهْرِ وَعَلَيْهِ جُلُوسٌ
 فَلَمَّا اكْتَمَتْ صَلَاتُهُ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ يُكَبِّرُ فِي كُلِّ سَجْدَةٍ
 وَهُوَ جَالِسٌ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ وَسَجَدَهُمَا النَّاسُ مَعَهُ مَكَانَ
 مَا نَسِيَ مِنَ الْجُلُوسِ . رَوَاهُ الشَّيْخَانِ .

۷۸۹۔ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

۷۸۸ بخاری کتاب التہجد ص ۱۶۲ باب یکبر فی سجدة السهو، مسلم کتاب المساجد
 ص ۲۱۱ باب اذا نسی الجلوس فی الرکعتین ... الخ -

البواب - سجده سهو

باب - سلام سے پہلے سجده سهو

۷۸۸۔ بنی عبد المطلب کے حلیف حضرت عبد اللہ بن بحینہ الاسدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز میں کھڑے ہو گئے اور آپ کے ذمہ بیٹھنا تھا (یعنی درمیانی قعدہ بھول
 گئے) جب آپ نے اپنی نماز پوری فرمائی، تو سلام شہد سے پہلے بھولی ہوئی تشهد کے بدلہ دو سجدے ادا فرمائے۔
 آپ بیٹھے ہوئے ہی ہر سجدہ سے پہلے تکبیر کہتے رہے۔ اور لوگوں نے بھی آپ کے ہمراہ دو بچے کیے۔
 یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے۔

۷۸۹۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تم میں سے کسی کو

إِذَا شَكَ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَلَمْ يَذْرُؤْ صَلَاتِي ثَلَاثًا أَوْ
أَرْبَعًا فَلْيَطْرَحِ الشُّكَّ وَلْيَبْنِ عَلَى مَا اسْتَيْقَنَ ثُمَّ يَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ
قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ فَإِنْ كَانَ صَلَاتِي خَمْسًا شَفَعَنَ لَهُ صَلَاتُهُ وَإِنْ
كَانَ صَلَاتِي اِتِّمَامًا لِارْتَبَاحٍ كَانَتْ تَرْغِيمًا لِلشَّيْطَانِ - رَوَاهُ مُسْلِمٌ -

۷۹۰۔ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

يَقُولُ إِذَا شَكَ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَلَمْ يَذْرُؤْ وَاحِدَةً صَلَّيْ
أَوْ ثِنْتَيْنِ فَلْيَجْعَلْهَا وَاحِدَةً وَإِذَا لَمْ يَذْرُؤْ ثِنْتَيْنِ صَلَّيْ
أَوْ ثَلَاثًا فَلْيَجْعَلْهَا ثِنْتَيْنِ وَإِذَا لَمْ يَذْرُؤْ ثَلَاثًا صَلَّيْ أَوْ أَرْبَعًا
فَلْيَجْعَلْهَا ثَلَاثًا ثُمَّ يَسْجُدْ إِذَا فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهِ وَهُوَ جَالِسٌ

۷۸۹ مسلم کتاب المساجد باب إذا نسي الجلوس في الركعتين ... الخ .

جب اپنی نماز میں شک پڑ جائے اور اسے معلوم نہیں کہ اس نے تین رکعات پڑھی ہیں یا چار تو اسے چاہیے کہ شک ختم کرے اور یقین پر بنا کرے، پھر سلام سے پہلے دو سجدے کرے، پس اگر اس نے پانچ رکعات پڑھی ہیں تو یہ پانچ رکعتیں دو سجدوں کی وجہ سے، اس کی نماز کو جفت کر دیں گی، اگر اس نے چار پوری کرنے کے لیے (ایک رکعت) پڑھی ہے، تو یہ شیطان کو ذلیل کرنے والی ہوگی۔
یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

۷۹۰۔ حضرت عبدالرحمن عوف رضی اللہ عنہ نے کہا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے

ہوئے سنا ”تم میں سے کسی کو جب اپنی نماز میں شک پڑ جائے اور وہ نہیں جانتا کہ اس نے ایک رکعت

پڑھی ہے یا دو تو اسے ایک شمار کرے اور جب یہ نہ جانتا ہو کہ اس نے دو پڑھی ہیں یا تین تو انہیں

دو شمار کرے اور جب یہ نہ جانتا ہو کہ اس نے تین پڑھی ہیں یا چار تو انہیں تین شمار کرے، پھر جب اپنی

قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ سَجْدَتَيْنِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِيُّ
وَصَحَّحَهُ وَهُوَ مَعْلُولٌ.

بَابُ سُجُودِ السَّهْوِ بَعْدَ السَّلَامِ

۷۹۱۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم انْصَرَفَ
مِنْ اثْنَتَيْنِ فَقَالَ لَهُ ذُو الْيَدَيْنِ أَقْصَرْتَ الصَّلَاةَ أَمْ نَسِيتَ
يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم أَصَدَقَ ذُو الْيَدَيْنِ فَقَالَ
النَّاسُ نَعَمْ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَصَلَّى اثْنَتَيْنِ أُخْرَيْنِ
ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ مِثْلَ سُجُودِهِ أَوْ أَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ

۷۹۰۔ مسند احمد ص ۱۹۱ ابن ماجہ ابواب اقامة الصلوات ص ۸۸ باب ما جاء فيمن قام
من اثنتين ساهيا ، ترمذی ابواب الصلوة ص ۹۱ باب فيمن يشك في الزيادة والنقصان ۔

نماز سے فارغ ہو تو بیٹھے ہوئے سلام سے پہلے دو سجدے کرے۔
یہ حدیث احمد، ابن ماجہ اور ترمذی نے نقل کی ہے، ترمذی نے اسے صحیح قرار دیا ہے اور یہ حدیث
معلول ہے۔

باب۔ سلام کے بعد سجدہ سہو

۷۹۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعتوں پر سلام
پھر دیا، تو آپ سے ذوالیدین نے کہا، کیا نماز کم ہو گئی ہے یا آپ بھول گئے ہیں۔ اے اللہ تعالیٰ کے پیغمبر
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”کیا ذوالیدین نے سچ کہا؟ لوگوں نے عرض کیا، ہاں رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر دوسری دو رکعتیں پڑھیں، پھر سلام پھیرا، پھر تکبیر کر کے اپنے عام سجدوں کی مانند یا
اس سے طویل سجدہ کیا، پھر سر مبارک اٹھایا۔

رَوَاهُ الشَّيْخَانِ -

۷۹۲۔ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَنْ شَكَ فِي صَلَاتِهِ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ مَا سَلَّمَ - رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَقَالَ إِسْنَادُهُ لَا بَأْسَ بِهِ -

۷۹۳۔ وَعَنْ عَلْقَمَةَ أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ سَجَدَ سَجْدَتِي السَّهْوِ بَعْدَ السَّلَامِ وَذَكَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ فَعَلَ ذَلِكَ - رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَآخَرُونَ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ -

۷۹۴۔ وَعَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ قَالَ فِي الرَّجُلِ يَهْمُ فِي

۷۹۱ بخاری کتاب التہجد ۱۲۲ باب من لم یستشهد فی سجدتی السہو... الخ
مسلم کتاب المساجد ۲۱۳ باب من ترک الركبتین او نحوہما... الخ -

۷۹۲ مسند احمد ۲۱۲، ابوداؤد کتاب الصلوۃ ۱۲۸ باب من قال بعد التسلیم -
نسائی کتاب السہو ۱۸۵ باب التحری، سنن الکبری للبیہقی کتاب الصلوۃ ۳۳۳
باب من قال یسجد ہما بعد التسلیم... الخ -

۷۹۳ ابن ماجہ ابواب اقامۃ الصلوات ملائک باب ماجاء فیمن سجد ہما بعد السلام -
یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے۔

۷۹۲۔ حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جیسے اپنی نماز میں شک پڑ جائے تو اسے چاہیے کہ سلام پھیرنے کے بعد (سہو کے) دو سجدے کرے“

یہ حدیث احمد، ابوداؤد، نسائی اور بیہقی نے نقل کی ہے اور بیہقی نے کہا، اس کی اسناد لا بأس ہے۔

۷۹۳۔ علقمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے سہو کے دو سجدے سلام کے بعد کیے اور بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے ہی کیا تھا۔

یہ حدیث ابن ماجہ اور دیگر محدثین نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۷۹۴۔ قتادہ سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے اس شخص کے بارہ میں کہا جسے اپنی نماز کے

صَلَوَتِهِ لَا يَدْرِي أَرَادَ أَوْ نَقَصَ قَالَ يُسَجِّدُ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ مَا يُسَلِّمُ - رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ -

۷۹۵ - وَعَنْ ضَمْرَةَ بْنِ سَعِيدٍ أَنَّهُ صَلَّى وَرَاءَ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَأَوْهَمَ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ السَّلَامِ - رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ -

۷۹۶ - وَعَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ سَجَدَ ثَاثَا السَّهْوِ بَعْدَ السَّلَامِ - رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ -

۷۹۴ طحاوی کتاب الصلوة ۲۹۹ باب سجود السهو -

۷۹۵ طحاوی کتاب الصلوة ۲۹۹ باب سجود السهو -

۷۹۶ طحاوی کتاب الصلوة ۲۹۹ باب سجود السهو -

بارہ میں دہم پڑ جائے، وہ نہیں جانتا کہ اس نے نماز زیادہ پڑھی ہے یا کم، انسؓ نے کہا ”سلام کے بعد دو سجدے کرے“

یہ حدیث طحاوی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۷۹۵ - ضمیرہ بن سعید سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی انہیں شک پڑ گیا تو انہوں نے سہو کے دو سجدے کیے۔

یہ حدیث طحاوی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد حسن ہے۔

۷۹۶ - عمرو بن دینار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا ”سو کے دو سجدے سلام کے بعد ہیں“

یہ حدیث طحاوی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد حسن ہے۔

بَابُ مَا يُسَلِّمُ ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتِي السَّهْوِ ثُمَّ يُسَلِّمُ

۷۹۷۔ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللَّهِ ﷺ صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ

قَالَ إِبْرَاهِيمُ لَا أَدْرِي زَادَ أَوْ نَقَصَ فَلَمَّا سَلَّمَ قِيلَ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَحَدٌ فِي الصَّلَاةِ شَيْءٌ قَالَ وَمَا ذَلِكَ قَالُوا صَلَّيْتَ كَذَا وَكَذَا فَتَنَى رَجُلُهُ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَلَمَّا أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ قَالَ إِنَّهُ لَوَحَدَثَ فِي الصَّلَاةِ شَيْءٌ لَنَبَأْتُكُمْ وَلَكِنْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ أُنْسِي كَمَا تَنْسُونَ فَإِذَا نَسِيتُ فَذَكِّرُونِي وَإِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَلْيَتَحَرَّ الصَّوَابَ فَلْيَتِمَّ عَلَيْهِ ثُمَّ يُسَلِّمُ ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ —

باب سلام پھیرنے کے بعد سوچو دو سجدے کرے پھر سلام پھیرے

۷۹۷۔ علقمہ نے کہا حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی، ابراہیم (راوی حدیث) نے کہا مجھے معلوم نہیں کہ آپ نے (اپنی نماز میں) زیادتی فرمادی یا کمی، پس جب آپ نے سلام پھیرا، عرض کیا گیا، اے اللہ تعالیٰ کے پیغمبر! کیا نماز کے بارہ میں کوئی نیا حکم آگیا ہے، آپ نے فرمایا، ”وہ کیا ہے؟“ لوگوں نے عرض کیا، آپ نے ایسے ایسے نماز ادا فرمائی، تو آپ نے اپنے پاؤں مبارک کو دوہرا فرمایا، قلم کی طرف رخ الود فرمایا، اور دو سجدے فرمائے، پھر سلام پھیرا، پھر جب ہماری طرف متوجہ ہوتے، فرمایا اگر نماز میں کوئی نیا حکم آتا، تو میں تمہیں آگاہ کرتا، لیکن میں انسان ہوں، میں بھی بھول جاتا ہوں جیسا کہ تم بھول جاتے ہو، پس جب میں بھول جاؤں تو مجھے یاد کرادو، اور تم میں سے جب کسی کو اپنی نماز میں شک پڑ جائے تو صبح کے لیے سوچ بچار کرے اور اس پر اپنی نماز پوری کرے، پھر سلام پھیرے، پھر دو سجدے کرے۔

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَآخَرُونَ -

۷۹۸۔ وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى الْعَصْرَ فَسَلَّمَ فِي ثَلَاثِ رَكَعَاتٍ ثُمَّ دَخَلَ مَنْزِلَهُ فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ الْخُرْبَاقُ وَكَانَ فِي يَدَيْهِ طُؤُلُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَذَكَرَ لَهُ صَنِيعَهُ وَخَرَجَ غَضَبَانَ يَجُرُّ رِدَائَهُ حَتَّى انْتَهَى إِلَى النَّاسِ فَقَالَ أَصَدَقَ هَذَا قَالُوا نَعَمْ فَصَلَّى رَكْعَةً ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ رَوَاهُ الْجَمَاعَةُ إِلَّا الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ -

۷۹۷ بخاری کتاب الصلوٰۃ ۱۱۵ باب التوجہ نحو القبلة -

۷۹۸۔ مسلوٰۃ کتاب المساجد ۲۱۴ باب من ترك الركعتين او نحوهما... الخ ، ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ ۱۲۲ باب فی سجدۃ الشہو ، نسائی کتاب الشہو ۱۸۳ باب ما یفعل من سلوٰۃ اثنتین... الخ ، ابن ماجہ ابواب اقامۃ الصلوات ۸۶ باب فیمن سلوٰۃ اثنتین او ثلث ساهیا ، مسند احمد ۲۲۹ -

یہ حدیث بخاری اور دیگر محدثین نے نقل کی ہے۔

۷۹۸۔ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز پڑھائی، تو آپ نے تین رکعات پر سلام پھیر دیا، پھر اپنے دولت خانہ میں تشریف لے گئے، ایک شخص آپ کی طرف کھڑا ہوا جسے خرباق کہا جاتا تھا اور اس کے ہاتھوں میں قدرے طوالت تھی، تو اُس نے کہا، اے اللہ تعالیٰ کے پیغمبر! اس نے آپ سے آپ کا فعل مبارک ذکر کیا، آپ غصے میں اپنی چادر گھسٹتے ہوئے تشریف لائے، یہاں تک کہ لوگوں میں پہنچ کر فرمایا ”کیا اس نے سچ کہا ہے“ لوگوں نے عرض کیا، ہاں، تو آپ نے ایک رکعت پڑھی، پھر سلام پھیرا، پھر دو سجدے کیے، پھر سلام پھیرا۔

یہ حدیث بخاری اور ترمذی کے علاوہ محدثین کی جماعت نے نقل کی ہے۔

۷۹۹۔ وَعَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ قَالَ صَلَّى بِنَا الْمَغِيرَةَ بْنِ شُعْبَةَ
 ﷺ فَلَمَّا صَلَّى رُكْعَتَيْنِ قَامَ وَلَمْ يَجْلِسْ فَسَبَّحَ مَنْ خَلْفَهُ
 فَأَشَارَ إِلَيْهِمْ أَنْ قُومُوا فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهِمْ سَلَّمُوا ثُمَّ سَجَدَ
 سَجْدَتَيْنِ وَسَلَّمُوا. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ

حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

۸۰۰۔ وَعَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ حَصِينٍ ﷺ قَالَ
 فِي سَجْدَتِي الشَّهْوِ يُسَلِّمُ ثُمَّ يَسْجُدُ ثُمَّ يُسَلِّمُ. رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ
 وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ۔

۷۹۹ مسند احمد ۲/۲۴۹، ترمذی ابواب الصلوات ص ۴۳۳ باب ماجاء فی الاما
 ينهض فی الرکعتین۔
 ۸۰۰ طحاوی کتاب الصلوة ۲۹۹ باب سجود الشهو۔

۷۹۹۔ زیاد بن علاقہ نے کہا ”ہمیں حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھائی، جب انہوں نے دو رکعتیں
 پڑھیں، کھڑے ہو گئے اور بیٹھے نہیں، تو جو آپ کے پیچھے تھے، انہوں نے مَبْلُغِیْنِ اللہِ کہا، حضرت مغیرہ
 نے ان کی طرف اشارہ کیا کہ کھڑے رہو، پھر جب وہ اپنی نماز سے فارغ ہوئے، تو انہوں نے سلام پھیرا،
 پھر دو سجدے کیے اور سلام پھیرا۔“

یہ حدیث احمد اور ترمذی نے نقل کی ہے اور ترمذی نے کہا اس کی اسناد حسن صحیح ہے۔

۸۰۰۔ حضرت ابو قلابہ سے روایت ہے کہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے سو کے دو سجدوں کے
 بارہ میں کہا ”سلام پھیرے، پھر سجدہ کرے، پھر سلام پھیرے۔“
 یہ حدیث طحاوی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد حسن ہے۔

بَابُ صَلَاةِ الْمَرِيضِ

۸۰۱۔ عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي مَرَضِهِ خَلْفَ الْإِبْرَةِ قَاعِدًا فِي ثَوْبٍ مُتَوَشِّحًا فِيهِ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ -

۸۰۲۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَلْفَ الْإِبْرَةِ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ قَاعِدًا - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ -

۸۰۳۔ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ حُصَيْنٍ رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَتْ بِي بَوَاسِيرٌ فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ صَلِّ قَائِمًا فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَقَاعِدًا فَإِنْ لَمْ

۸۰۱ ترمذی ابواب الصلوة ۳۳ باب ماجاء اذا صلى الامام قاعداً فصلوا قعوداً باب منه
۸۰۲ ترمذی ابواب الصلوة ۳۳ باب ماجاء اذا صلى الامام قاعداً فصلوا قعوداً باب منه -

باب - مرض کی نماز

۸۰۱۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیماری کے دوران ایک کپڑے میں جواپنے اوڑھا ہوا تھا، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے بیٹھ کر نماز ادا فرمائی۔
یہ حدیث ترمذی نے نقل کی ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۸۰۲۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اس بیماری میں جس میں آپ نے وفات پائی، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے بیٹھ کر نماز ادا فرمائی۔
یہ حدیث ترمذی نے نقل کی ہے اور اسے صحیح قرار دیا ہے۔

۸۰۳۔ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے کہا مجھے بوا سیر تھی، میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو آپ نے فرمایا ”کھڑے ہو کر نماز پڑھو، پس اگر اس کی طاقت نہ رکھو، تو بیٹھ کر اگر اس کی بھی طاقت

تَسْتَطِيعُ فَعَلَى جَنْبٍ . رَوَاهُ الْجَمَاعَةُ إِلَّا مُسْلِمًا وَزَادَ النَّسَائِيُّ فَإِنْ
 لَمْ تَسْتَطِيعْ فَمُسْتَلْقِيًا لَا يَكْلِفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا أَوْسَعَهَا .
 ۸۰۴ . وَعَنْ شَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمَرَ رضی اللہ عنہ كَانَ يَقُولُ إِذَا
 لَمْ يَسْتَطِيعِ الْمَرِيضُ السُّجُودَ أَوْ مَا بِرَأْسِهِ إِمَاءً وَلَمْ يَرْفَعْ
 إِلَى جَبْهَتِهِ شَيْئًا . رَوَاهُ مَالِكٌ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ .

بَابُ سُجُودِ الْقُرْآنِ

۸۰۵ . عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رضی اللہ عنہ قَالَ قَرَأَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم النِّجْمَ بِمَكَّةَ

۸۰۳ بخاری ابواب تقصیر الصلوة منہا باب اذا لم يطق قاعدا... الخ ، ترمذی ابواب
 الصلوة منہا باب ما جاء ان صلوة القاعد علی النصف... الخ ، ابوداؤد کتاب الصلوة منہا
 باب فی صلوة القاعد ابن ماجہ ابواب اقامۃ الصلوة منہا باب ما جاء فی صلوة المریض ،
 مسند احمد منہا ۴۲۶ -

۸۰۴ مؤطا امام مالک کتاب قصر الصلوة فی السفر منہا باب العمل فی جامع الصلوة -

نہ رکھو تو پہلو پر لیٹ کر

یہ حدیث مسلم کے علاوہ محدثین کی جماعت نے نقل کی ہے اور نسائی نے یہ الفاظ زیادہ نقل کیے ہیں
 ”پس اگر تم اس کی بھی طاقت نہ رکھو تو سیدھا لیٹ کر، اللہ تعالیٰ ہر نفس کو اس کی طاقت کے
 مطابق یہی تکلیف دیتے ہیں“

۸۰۴ . نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہا کرتے تھے ”جب مریض سجدہ کی طاقت
 نہ رکھے تو اپنے سر کے ساتھ اشارہ کرے اور اپنی پیشانی کی طرف کوئی چیز نہ اٹھائے“
 یہ حدیث مالک نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

بَابُ تِلَاوَتِ السُّجْدِ

۸۰۵ . حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا ”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ میں سورۃ نجم تلاوت فرمائی

فَسَجَدَ فِيهَا وَسَجَدَ مَنْ كَانَ مَعَهُ عَيْرٌ شَيْخٌ أَخَذَ كَفًّا مِنْ حَصَى أَوْ تُرَابٍ وَرَفَعَهُ إِلَى جَبْهَتِهِ وَقَالَ يَكْفِينِي هَذَا قَرَأْتُهُ بَعْدَ ذَلِكَ قُتِلَ كَافِرًا - رَوَاهُ الشَّيْخَانِ -

۸۰۶۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَجَدَ بِالنَّجْمِ وَسَجَدَ مَعَهُ الْمُسْلِمُونَ وَالْمُشْرِكُونَ وَالْجِنُّ وَالْإِنْسُ - رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ -

۸۰۷۔ وَعَنْهُ قَالَ **ص** لَيْسَ مِنْ عَزَائِمِ السُّجُودِ وَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَسْجُدُ فِيهَا - رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ -

۸۰۵ بخاری ابواب ماجاء فی سجود القرآن... الخ باب ماجاء فی سجود القرآن... الخ مسلم کتاب المساجد باب سجود التلاوة -

۸۰۶ بخاری ابواب ماجاء فی سجود القرآن... الخ باب سجود المسلمين مع المشركين -

۸۰۷ بخاری ابواب ماجاء فی سجود القرآن... الخ باب سجدة ص -

تو اس میں سجدہ ادا فرمایا اور جو لوگ آپ کے پاس تھے، انہوں نے بھی سجدہ کیا سوائے ایک بوڑھے کس نے کنکریا مٹی کی ایک ٹھٹی بھری اور اسے پیشانی تک بلند کیا اور کہا مجھے یہی کافی ہے، تو میں نے اُس کے بعد اسے کفر کی حالت میں قتل ہوتے دیکھا۔
یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے۔

۸۰۶۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۃ نجم کا سجدہ کیا، تو آپ کے ہمراہ مسلمانوں، مشرکوں، جنوں اور انسانوں نے سجدہ کیا۔
یہ حدیث بخاری نے نقل کی ہے۔

۸۰۷۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا ”(سورۃ ص) (کا سجدہ) واجب سجود میں سے نہیں ہے اور تحقیق میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس میں سجدہ فرماتے ہوئے دیکھا“
یہ حدیث بخاری نے نقل کی ہے۔

۸۰۸۔ وَعَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَجَدَ فِي صُحْرٍ وَقَالَ سَجَدَ هَا
 دَاوُدُ ﷺ تَوْبَةً وَتَسْجُدُ هَا شُكْرًا. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ
 ۸۰۹۔ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ قَرَأَ رَسُولُ
 اللَّهِ ﷺ وَهُوَ عَلَى الْمُنْبَرِ صُحْرٍ فَلَمَّا بَلَغَ السَّجْدَةَ نَزَلَ
 فَسَجَدَ وَسَجَدَ النَّاسُ مَعَهُ فَلَمَّا كَانَ يَوْمَ الْآخِرِ قَرَأَ هَا فَلَمَّا
 بَلَغَ السَّجْدَةَ تَشَرَّنَ النَّاسُ لِلْسُّجُودِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
 إِنَّمَا هِيَ تَوْبَةٌ نَبِيِّ وَلَكِنِّي رَأَيْتُكُمْ تَشَرَّنْتُمْ لِلْسُّجُودِ فَنَزَلَ
 فَسَجَدَ وَسَجَدُوا. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ.

۸۰۸ نسائی کتاب الافتتاح ۱۵۲ باب سجود القرآن السجود فی صُحْرٍ -

۸۰۹ ابوداؤد کتاب الصلوة من ۲۰۲ باب السجود فی صُحْرٍ -

۸۰۸۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۃ ص میں
 سجدہ کیا اور فرمایا، اس میں داؤد علیہ السلام نے توبہ کے لیے سجدہ کیا اور ہم اس میں شکر کا سجدہ کرتے ہیں۔
 یہ حدیث نسائی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۸۰۹۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے جب کہ آپ منبر پر تھے، سورۃ ص تلاوت فرمائی، جب آپ (آیت) سجدہ پر پہنچے، اتر کر سجدہ ادا فرمایا
 اور آپ کے ہمراہ لوگوں نے بھی سجدہ کیا، پھر جب کہ ایک دوسرا دن تھا، آپ نے وہ سورۃ تلاوت فرمائی،
 جب آپ سجدہ پر پہنچے، تو لوگ سجدہ کے لیے تیار ہو گئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ ایک نبی
 کی توبہ تھی اور لیکن میں نے تمہیں دیکھا کہ تم سجدہ کے لیے تیار ہو گئے ہو، تو آپ نے اتر کر سجدہ فرمایا اور
 لوگوں نے بھی سجدہ کیا۔

یہ حدیث ابوداؤد نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۸۱۰۔ وَعَنِ الْعَوَامِ بْنِ حَوْشَبٍ قَالَ سَأَلْتُ مُجَاهِدًا عَنِ السُّجُودِ فِي صَ ص فَقَالَ سَأَلْتُ عَنْهَا ابْنَ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما فَقَالَ أَسْجُدُ فِي صَ ص فَتَلَا عَلَى هَؤُلَاءِ الْآيَاتِ مِنَ الْأَنْعَامِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهِ دَاوُدَ وَسُلَيْمَانَ إِلَى قَوْلِهِ أُولَئِكَ الَّذِينَ هَدَى اللَّهُ فَبِهِدَاهُمْ أَقْتَدِهِ۔ رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ۔

۸۱۱۔ وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ رَأَيْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَرَأَ إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ فَسَجَدَ بِهَا فَقُلْتُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ أَلَمْ أَرَكَ تَسْجُدُ قَالَ لَوْلَا أَرَأَيْتَ رضی اللہ عنہ سَجَدَ لَمْ أَسْجُدُ۔ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ۔

۸۱۰۔ طحاوی کتاب الصلوة ۲۴۸ باب سجود التلاوة۔

۸۱۱۔ بخاری ابواب ما جاء في سجود القرآن ... الخ ۱۲۶ باب سجدة إذا السماء انشقت ، مسلم کتاب المساجد ۵۱۱ باب سجود التلاوة۔

۸۱۰۔ عوام بن حوشب نے کہا، میں نے مجاہد سے سورۃ ص میں سجدہ کے بارہ میں پوچھا، انہوں نے کہا، میں نے اس بارہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا تو انہوں نے کہا "سورۃ ص میں سجدہ کرو۔ پھر انہوں نے سورۃ انعام کی یہ آیات تلاوت کیں۔

وَمِنْ ذُرِّيَّتِهِ دَاوُدَ وَ سُلَيْمَانَ

(انعام ۸۷ سے)

أُولَئِكَ الَّذِينَ هَدَى اللَّهُ فَبِهِدَاهُمْ أَقْتَدِهِ ط

(انعام ۸۸ سے)

یہ حدیث طحاوی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۸۱۱۔ ابوسلمہ نے کہا، میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا، انہوں نے إذا السماء انشقت ،

تلاوت کی، تو اس پر سجدہ کیا، میں نے کہا، اے ابوہریرہ! کیا میں آپ کو سجدہ کرتے ہوئے نہیں دیکھ رہا؟

انہوں نے کہا "اگر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سجدہ کرتے ہوئے نہ دیکھتا تو سجدہ نہ کرتا"

یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے۔

۸۱۲۔ وَعَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ عَنِ السَّجْدَةِ الَّتِي فِي حِمَا قَالَ أَسْجُدُ بِأَخْرِ الْآيَتَيْنِ رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ۔

أَبْوَابُ صَلَاةِ الْمُسَافِرِ

بَابُ الْقَصْرِ فِي السَّفَرِ

۸۱۳۔ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا زَوْجِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم أَنَّهَا قَالَتْ فُرِضَتِ الصَّلَاةُ رَكْعَتَيْنِ فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ فَأُقِرَّتْ صَلَاةُ السَّفَرِ وَزِيدَتْ صَلَاةُ الْحَضَرِ۔ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ۔

۸۱۲۔ طحاوی کتاب الصلوة ص ۲۴۴ باب سجود التلاوة۔

۸۱۳۔ بخاری ابواب تقصیر الصلوة ص ۲۴۸ باب یقص اذا خرج من موضعه مسلم کتاب صلوۃ المسافرین وقصرها ص ۲۴۲۔

۸۱۲۔ مجاہد نے کہا، میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سورہ حم کے سجدہ کے بارہ میں پوچھا انہوں نے کہا سجدہ کی دو آیتوں میں سے دوسری آیت (کے آخر) پر سجدہ کرو۔ یہ حدیث طحاوی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

البواب۔ مسافر کی نماز

باب۔ سفر میں قصر

۸۱۳۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا ”سفر اور حضر (اقامت) میں نماز دو دو رکعتیں فرض کی گئیں، نماز سفر بقرار رکھی گئی اور حضر کی نماز میں اضافہ کر دیا گیا“ یہ حدیث ضعیفین نے نقل کی ہے۔

۸۱۴۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَرَضَ اللَّهُ الصَّلَاةَ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّكُمْ ﷺ فِي الْحَضَرِ أَرْبَعًا وَفِي السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ وَفِي الْخَوْفِ رَكْعَةً - رَوَاهُ مُسْلِمٌ -

۸۱۵۔ وَعَنْ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ صَلَاةُ السَّفَرِ رَكْعَتَانِ وَصَلَاةُ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَانِ وَالْفِطْرِ رَكْعَتَانِ وَالْأَضْحَى رَكْعَتَانِ تَمَامًا وَغَيْرُ قَصْرِ عَلَى لِسَانِ مُحَمَّدٍ ﷺ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ وَاسْتَدَاهُ صَحِيحٌ -

۸۱۶۔ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ صَحِبْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي السَّفَرِ فَلَمْ يَزِدْ عَلَى رَكْعَتَيْنِ حَتَّى قَبِضَهُ اللَّهُ وَ

۸۱۴ مسلم کتاب صلوٰۃ المسافرین وقصرها ۲۳۱ -

۸۱۵ ابن ماجہ ابواب اقامۃ الصلوات ملک باب تقصیر الصلوة فی السفر، نسائی کتاب تقصیر الصلوة فی السفر ۲۳۱، صحیح ابن حبان کتاب الصلوة ۲۳۱ فصل فی صلوٰۃ السفر رقم الحدیث ۲۴۲۵ -

۸۱۴۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا "اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان پر نماز حضر میں چار رکعات، سفر میں دو رکعات اور خوف میں ایک رکعت فرض فرمائی" یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

۸۱۵۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا "سفر کی نماز دو رکعات، جمعہ کی نماز دو رکعات، عید الفطر دو رکعات اور عید الاضحیٰ دو رکعات پوری ہیں قصر نہیں، محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک پر (یہ بات ثابت ہے) یہ حدیث ابن ماجہ، نسائی اور ابن حبان نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۸۱۶۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا "میں سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہا تو آپ نے (نماز) دو رکعتوں سے زیادہ ادا نہیں فرمائی، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بلالیا، اور میں حضرت

صَحِبْتُ أَبَا بَكْرٍ رضی اللہ عنہ فَلَمْ يَزِدْ عَلَيَّ رَكْعَتَيْنِ حَتَّى قَبَضَهُ
 اللَّهُ وَصَحِبْتُ عُمَرَ رضی اللہ عنہ فَلَمْ يَزِدْ عَلَيَّ رَكْعَتَيْنِ حَتَّى قَبَضَهُ اللَّهُ
 ثُمَّ صَحِبْتُ عُثْمَانَ رضی اللہ عنہ فَلَمْ يَزِدْ عَلَيَّ رَكْعَتَيْنِ حَتَّى قَبَضَهُ اللَّهُ
 وَقَدْ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ
 حَسَنَةٌ - رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابُخَارِيُّ مُخْتَصَرًا -

۸۱۷- وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ صَلَّى بِنَا عُثْمَانُ رضی اللہ عنہ
 بِمِئَةِ أَرْبَعِ رَكْعَاتٍ فَقِيلَ ذَلِكَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ
 فَاسْتَرْجَعَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم بِمِئَةِ رَكْعَتَيْنِ
 وَصَلَّيْتُ مَعَ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رضی اللہ عنہ بِمِئَةِ رَكْعَتَيْنِ وَصَلَّيْتُ
 مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ رَكْعَتَيْنِ فَلَيْتَ حَفِظْتُ مِنْ أَرْبَعِ
 ۸۱۶ - مَسْلُوكَاتِ صَلَوةِ الْمَافِرِينَ وَقَصْرَهَا ص ۲۲۲ -

ابو بکر رضی اللہ عنہ کا ساتھی رہا، تو انہوں نے بھی دو رکعتوں سے زیادہ ادا نہ کی، یہاں تک کہ ان کو اللہ تعالیٰ نے
 بلالیا، اور میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ساتھی رہا، تو انہوں نے بھی دو رکعتوں سے زیادہ ادا نہ فرمائی، یہاں تک
 کہ اللہ تعالیٰ نے اُن کو بلالیا، پھر میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا ساتھی رہا، تو انہوں نے بھی دو رکعتوں سے
 زیادہ ادا نہ فرمائی، یہاں تک کہ ان کو اللہ تعالیٰ نے بلالیا، اور تحقیق اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے شک تمہارے لیے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اچھا نمونہ ہے۔

یہ حدیث مسلم نے اور بخاری نے مختصراً نقل کی ہے۔

۸۱۷- عبد الرحمن بن یزید نے کہا، حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے ہمیں مٹی میں چار رکعات پڑھائیں، یہ
 بات حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ذکر کی گئی، تو انہوں نے انہیں واپس بلا کر کہا "میں نے رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مٹی میں دو رکعتیں ادا کیں، میں نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہمراہ مٹی
 میں دو رکعتیں ادا کیں اور میں نے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے ہمراہ دو رکعتیں پڑھیں پس کاش میں

رُكْعَاتٍ رَّكْعَتَانِ مُتَقَبَّلَتَانِ - رَوَاهُ الشَّيْخَانِ -

۸۱۸- وَعَنْ أَبِي كَيْلٍ الْكِنْدِيِّ قَالَ خَرَجَ سَلْمَانُ رضی اللہ عنہ

فِي ثَلَاثَةِ عَشَرَ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي غَزَاةٍ

وَكَانَ سَلْمَانُ رضی اللہ عنہ أَسْهُمُ حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ

فَقَالُوا اتَّقَدَّمُوا يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ مَا أَنَا بِالَّذِي اتَّقَدَّمُوا أَنْتُمْ

الْعَرَبُ وَمِنْكُمْ النَّبِيُّ ﷺ فَلِيَتَّقَدَّمُوا بَعْضُكُمْ فَتَقَدَّمُوا بَعْضُ

الْقَوْمِ فَصَلَّى أَرْبَعَ رُكْعَاتٍ فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ قَالَ سَلْمَانُ

رضی اللہ عنہ مَا لَنَا وَلِلْمُرْتَبَةِ إِنَّمَا يَكْفِينَا نِصْفُ الْمُرْتَبَةِ - رَوَاهُ

الطَّحَاوِيُّ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ -

۸۱۷ بخاری ابواب تقصیر الصلوة ص ۲۴۷ باب ما جاء في التقصير ... الخ.

مسلم کتاب صلوۃ المسافرین وقصرها ص ۲۳۳ -

۸۱۸ طحاوی کتاب الصلوة ص ۲۸۶ باب صلوۃ المسافر -

قصہ بھی چاروں سے قبول رکھیں ہوتا۔

یہ حدیث صحیحین نے نقل کی ہے۔

۸۱۸ - ابوالیٰ الکندی نے کہا، حضرت سلمان رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام میں سے

تیرہ صحابہ کے ہمراہ ایک غزوہ میں گئے اور سلمان رضی اللہ عنہ ان میں عمر رسیدہ تھے، نماز کا وقت ہو گیا تو

نماز کھڑی کی گئی، لوگوں نے کہا، اے ابوعبد اللہ! آگے بڑھو، انہوں نے کہا میں آگے نہیں ہوں گا، تم عرب

ہو، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تمہیں میں سے ہیں، تم میں سے کوئی آگے بڑھے تو لوگوں میں سے ایک نے بڑھ

کر چار رکعات نماز پڑھائی، جب اس نے نماز پوری کی، حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے کہا، ہمیں چار رکعتوں سے

کیا، ہمیں تو چار کا نصف کافی تھا۔

یہ حدیث طحاوی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۸۱۹۔ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانٍ رضی اللہ عنہ أَنَّكَ أَتَمَّ الصَّلَاةَ بِمَنْى شِعْ خَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ السُّنَّةَ سُنَّةُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَسُنَّةُ صَاحِبَيْهِ وَلِكِنَّهُ حَدَّثَ الْعَامُّ مِنَ النَّاسِ فَخِفْتُ أَنْ يَسْتَنْوُوا۔ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الْمَعْرِفَةِ تَعْلِيقًا وَحَسَنَ إِسْنَادَهُ۔

۸۲۰۔ وَعَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ إِنَّمَا صَلَّى عُثْمَانُ رضی اللہ عنہ بِمَنْى أَرْبَعًا لِأَنَّ الْأَعْرَابَ كَانُوا أَكْثَرَ فِي ذَلِكَ الْعَامِ فَحَابَبَ أَنْ يُخْبِرَ هُمْ أَنَّ الصَّلَاةَ أَرْبَعٌ۔ رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَإِسْنَادُهُ مُرْسَلٌ قَوِيٌّ۔

۸۱۹۔ معرفۃ السنن والآثار، وایضاً سنن الکبریٰ للبیہقی "کتاب الصلوٰۃ ص ۱۶۶ باب من ترک القصر فی السفر غیر رغبۃ عن السنۃ۔

۸۲۰۔ طحاوی کتاب الصلوٰۃ ص ۱۶۶ باب صلوٰۃ المسافر، ابوداؤد کتاب المناسک ص ۱۶۶ باب الصلوٰۃ بمَنْی۔

۸۱۹۔ عبد الرحمن بن حمید نے بواسطہ اپنے والد حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ انہوں نے منیٰ میں پوری نماز ادا کی، پھر لوگوں کو خطبہ دیا تو کہا "اے لوگو! بلاشبہ سنت رسول اللہ ﷺ کی سنت ہے اور آپ کے دو ساتھیوں (حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما) کی سنت ہے، لیکن اس سال لوگوں میں کچھ نئے ہیں، میں ڈرا کہ لوگ اسی ہی کو سنت سمجھ لیں گے۔"

یہ حدیث بہقی نے معرفت میں تعلیقاً نقل کی ہے اور اس کی اسناد حسن ہے۔

۸۲۰۔ زہری نے کہا "بلاشبہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے منیٰ میں چار رکعات ادا کیں۔ اسی لیے کہ اس سال دیہاتی لوگ زیادہ تھے تو انہوں نے پسند کیا کہ انہیں بتلائیں نماز چار رکعت ہے۔ یعنی دیہاتی لوگ یہ نہ سمجھ لیں کہ ہے ہی دو رکعات،

یہ حدیث طحاوی اور ابوداؤد نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد مرسل قوی ہے۔

بَابُ مَنْ قَدَّرَ مَسَافَةَ الْقَصْرِ بِأَرْبَعَةِ بُرْدٍ

۸۲۱۔ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رِبَاحٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہما وَابْنَ عَبَّاسٍ

رضی اللہ عنہما كَانَا يُصَلِّيَانِ رَكْعَتَيْنِ وَيُفْطِرَانِ فِي أَرْبَعَةِ بُرْدٍ فَمَا فَوْقَ ذَلِكَ۔ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَابْنُ الْمُنْذِرِ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ۔

۸۲۲۔ وَعَنْهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما أَنَّهُ سِئِلَ أَتَقْصِرُ الصَّلَاةَ إِلَى عَرَفَةَ قَالَ لَا وَلَكِنْ إِلَى عُسْفَانَ وَإِلَى حَبْدَةَ وَإِلَى الطَّائِفِ أَخْرَجَهُ الشَّافِعِيُّ وَقَالَ الْحَافِظُ ابْنُ حَجْرٍ فِي التَّلْخِصِ - إِسْنَادُهُ صَحِيحٌ -

۸۲۱ سنن الکبریٰ للبیہقی کتاب الصلوة ص ۱۳۳ باب السفر الذی تقصر الصلوة فی مثله الصلوة۔

۸۲۲ مستد اما و شافعی کتاب الصلوة ص ۱۸۵ باب الثامن عشر فی صلوة المسافر رقم الحدیث ۵۲۶، تلخیص الحبیس کتاب صلوة المسافرين ص ۳۶۔

باب جس نے قصر کی مسافت کو چار منزل کے ساتھ اندازہ کیا ہے

۸۲۱۔ عطاء بن ابی رباح سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما چار برد اور اس سے زیادہ پر دو رکعتیں پڑھتے تھے اور روزہ افطار کرتے تھے،

یہ حدیث بیہقی اور ابن منذر نے صحیح اسناد کے ساتھ نقل کی ہے۔

۸۲۲۔ عطاء بن ابی رباح سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا گیا کہ آپ عرفہ تک (کی مسافت میں) قصر کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا، نہیں اور لیکن عسفان، حبدہ اور طائف تک کے سفر میں قصر کرتا ہوں۔

یہ حدیث شافعی نے نقل کی ہے، حافظ ابن حجر نے تلخیص میں کہا، اس کی اسناد صحیح ہے۔

۸۲۳. وَعَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَكِبَ الْحَبَشَةِ رَسَمُوا فَقَصَرَ الصَّلَاةَ فِي مَسِيرِهِ ذَلِكَ - رَوَاهُ مَالِكٌ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ -

۸۲۴. وَعَنْهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہ رَكِبَ الْحَبَشَةَ ذَاتَ النَّصَبِ فَقَصَرَ الصَّلَاةَ فِي مَسِيرِهِ ذَلِكَ - رَوَاهُ مَالِكٌ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ -

قَالَ الْيَمُومِيُّ وَقَدْ رَوَى عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ خِلَافَ ذَلِكَ -

۸۲۵. عَنْ سَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہ كَانَ أَذْنَى مَا يَقْصُرُ فِيهِ مَالٌ لَهُ بِخَيْبَرَ - رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ -

۸۲۳ مؤطا امام مالک کتاب قصر الصلوة فی السفر مسئلہ باب ما یجب فیہ قصر الصلوة

۸۲۴ مؤطا امام مالک کتاب قصر الصلوة فی السفر مسئلہ باب ما یجب فیہ قصر الصلوة -

۸۲۵ مصنف عبد الرزاق کتاب الصلوة ۵۲۶ باب فی کس یقصر الصلوة رقم الحدیث ۴۳۲۱

۸۲۳ سالم بن عبداللہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے یمم تک سفر کیا، تو انہوں نے اپنے اس سفر کے دوران نماز قصر ادا کی۔

یہ حدیث مالک نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۸۲۴ سالم بن عبداللہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے ذات النصب تک سفر کیا تو اپنے اس سفر میں نماز قصر ادا کی،

یہ حدیث مالک نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔ نیموی نے کہا اور تحقیق ابن عمر رضی اللہ عنہ سے اس کے خلاف بھی روایت نقل کی گئی ہے۔

۸۲۵ نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سب سے کم مسافت جس میں قصر فرماتے تھے۔ خیبر میں اپنی زمین تک۔

یہ حدیث عبدالرزاق نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

سالم بن عبد اللہ اور ذات النصب مدینہ منورہ سے چار منزل کے فاصلہ پر ایک مقام کا نام ہے۔

قَالَ النَّبِيُّ بَيْنَ الْمَدِينَةِ وَخَيْبَرَ ثَمَانِيَةُ بُرْدٍ -

بَابُ مَا اسْتَدِلَّ بِهِ عَلَى أَنَّ مَسَافَةَ الْقَصْرِ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ

۸۲۶ - عَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانٍ قَالَ أَتَيْتُ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَسْأَلُهَا عَنِ الْمَسْجِدِ عَلَى الْخُفَيْنِ فَقَالَتْ عَلَيْكَ بِابْنِ أَبِي طَالِبٍ رضی اللہ عنہ فَاسْأَلَهُ فَإِنَّهُ كَانَ يُسَافِرُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ جَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَيَالِيَهُنَّ لِلْمُسَافِرِ وَيَوْمًا وَلَيْلَةً لِلْمُقِيمِ - رَوَاهُ مُسْلِمٌ -

۸۲۷ - وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم جَعَلَ لِلْمُقِيمِ يَوْمًا وَلَيْلَةً وَلِلْمُسَافِرِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَيَالِيَهُنَّ فِي الْمَسْجِدِ عَلَى

۸۲۶ مسلم کتاب الطہارۃ ۱۳۵ باب التوقیت فی المسج علی الخفین -

نیموی نے کہا، مدینہ منورہ اور خیبر کے درمیان آٹھ ہر دکانا فاصلہ ہے -

بَابُ جَنَّاتٍ فِي قَصْرِ ثَلَاثِينَ دِينَارًا بِرَأْسِ الدِّينَارِ

۸۲۷ - شُرَيْحُ بْنُ هَانٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا عَنِ الْمَسْجِدِ عَلَى الْخُفَيْنِ فَقَالَتْ عَلَيْكَ بِابْنِ أَبِي طَالِبٍ رضی اللہ عنہ فَاسْأَلَهُ فَإِنَّهُ كَانَ يُسَافِرُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ جَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَيَالِيَهُنَّ لِلْمُسَافِرِ وَيَوْمًا وَلَيْلَةً لِلْمُقِيمِ - رَوَاهُ مُسْلِمٌ -

۸۲۷ حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجونوں پر مسج کے بارہ میں مقیم کے لیے ایک دن اور رات اور مسافر کے لیے تین دن اور تین راتیں مقرر فرمائی ہیں -

الْخُفَّيْنِ - رَوَاهُ ابْنُ جَارُودَ وَآخَرُونَ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ -

۸۲۸۔ وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ الْوَالِيِّ قَالَ سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہ إِلَى كَمْ تُقْصَرُ الصَّلَاةُ فَقَالَ أَتَعْرِفُ السُّوَيْدَاءَ قَالَ قُلْتُ لَا وَلَكِنِّي قَدْ سَمِعْتُ بِهَا قَالَ هِيَ ثَلَاثُ لَيَالٍ قَوَاصِدَ فَإِذَا خَرَجْنَا إِلَيْهَا قَصَرْنَا الصَّلَاةَ - رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ فِي الْأَثَارِ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ -

۸۲۹۔ وَعَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ سُوَيْدَ بْنَ غَفَلَةَ الْجُعْفَى يَقُولُ إِذَا سَافَرْتَ ثَلَاثًا فَاقْصُرْ - رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ فِي الْحُجَجِ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ -

۸۲۷ منتہی ابن الجارود مؤید باب المسح علی الخفین -

۸۲۸ کتاب الآثار مؤید باب الصلوة فی المسافر رقم الحدیث ۱۹۲ -

۸۲۹ کتاب الحجۃ مؤید باب صلوة المسافر والضوایب ابراہیم بن عبد الاعلی و ابراہیم بن عبد اللہ ہو خطاء -

یہ حدیث ابن جارود اور دیگر محدثین نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے -

۸۲۸۔ علی بن ربیعہ الوالی نے کہا، میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا، کہاں تک نماز قصر کی جائے؟ تو انہوں نے کہا، کیا تم سویداء کو جانتے ہو، وہ کہتے ہیں، میں نے کہا نہیں، لیکن میں نے اس کے بارہ میں سنا ہے، انہوں نے کہا، وہ درمیانی رفتار کے ساتھ تین راتوں کا فاصلہ ہے، جب ہم اس کی طرف نکلیں تو نماز قصر پڑھیں گے۔

یہ حدیث محمد بن الحسن نے کتاب الآثار میں نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے -

۸۲۹۔ ابراہیم بن عبداللہ نے کہا، میں نے سوید بن غفلہ الجعفی کو یہ کہتے ہوئے سنا جب تم تین دن، سفر کرو، تو قصر کرو۔

یہ حدیث محمد بن الحسن نے کتاب الحجج میں نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے -

بَابُ الْقَصْرِ إِذَا فَارَقَ الْبُيُوتَ

۸۳۰۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ سَافَرْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَمَعَ أَبِي بَكْرٍ رضی اللہ عنہ وَعُمَرُ رضی اللہ عنہ كُلُّهُمْ صَلَّى مِنْ حِينَ يَخْرُجُ مِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى أَنْ يَرْجِعَ إِلَيْهَا رَكَعَتَيْنِ فِي الْمَسِيرِ وَالْقِيَامِ بِمَكَّةَ - رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى وَالتَّيْمِيُّ وَالتَّيْمِيُّ رَجَالَ ابْنِ يَعْلَى رَجَالَ الصَّحِيحِ -

۸۳۱۔ وَعَنْ أَبِي حَرْبٍ بْنِ أَبِي الْأَسْوَدِ الدِّيلِيِّ أَنَّ عَلِيًّا رضی اللہ عنہ خَرَجَ مِنَ الْبَصْرَةِ فَصَلَّى الظُّهْرَ أَرْبَعًا ثُمَّ قَالَ إِنَّا لَوُجَاوِزُنَا هَذَا الْخُمُصَ لَصَلَّيْنَا رَكَعَتَيْنِ - رَوَاهُ ابْنُ أَبِي

۸۳۰۔ مسند ابی یعلیٰ الموصلی ۲۵۶ رقم الحدیث ۵۸۶۲، مجمع الزوائد کتاب الصلوة ۱۵۶ باب صلوة السفر نقلًا عن ابی یعلیٰ والطبرانی فی الاوسط۔

باب جب شہر کے گھروں سے جدا ہو جائے (تو قصر کرنا)

۸۳۰۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہمراہ سفر کیا، یہ تمام حضرات مدینہ منورہ سے نکلنے کے وقت سے کہ کمرہ لوٹنے تک سفر کے دوران اور قیام میں دو رکعات ادا فرماتے۔

یہ حدیث ابویعلیٰ اور طبرانی نے نقل کی ہے، ہیشمی نے کہا ابویعلیٰ کے رجال صحیح کے رجال ہیں۔

۸۳۱۔ ابو حرب بن ابی الاسود الدیلی سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ بصرہ سے نکلے تو ظہر کی نماز چار رکعات ادا کی، پھر کہا ”اگر میں اس جھونپڑی سے آگے نکل جاتا، تو دو رکعتیں پڑھتا“

شَيْبَةَ وَرَوَاهُ ثِقَاتٌ ۔

۸۳۲۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ كَانَ يَقْصُرُ الصَّلَاةَ حِينَ يَخْرُجُ مِنْ شُعْبِ الْمَدِينَةِ وَيَقْصُرُ إِذَا رَجَعَ حَتَّى يَدْخُلَهَا رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَإِسْنَادُهُ لَا بَأْسَ بِهِ ۔

بَابُ يَقْصُرُ مَنْ لَمْ يَنْوِ الْإِقَامَةَ وَإِنْ طَالَ مَكْثُهُ
وَالْعُسْكَرُ الَّذِي دَخَلَ أَرْضَ الْحَرْبِ وَإِنْ نَوَى الْإِقَامَةَ
۸۳۳۔ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ أَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ

۸۳۱ مصنف ابن ابی شیبہ کتاب الصلوات ص ۴۳۹ باب من كان يقصر الصلوة ۔
۸۳۲ مصنف عبد الرزاق صلاة المسافرين ص ۵۳ باب المسافر متى يقصر اذا خرج مسافرا
رقم الحديث ۴۳۲۲ ۔

یہ حدیث ابن ابی شیبہ نے نقل کی ہے اور اس کے راوی ثقہ ہیں ۔

۸۳۲۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ جب مدینہ منورہ کی گھاٹیوں سے نکلتے تو نماز قصر ادا کرتے اور جب واپس لوٹتے تو مدینہ منورہ میں داخل ہونے تک نماز قصر ادا کرتے ۔

یہ حدیث عبد الرزاق نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد لا بأس بہ ہے ۔

باب ۔ وہ مسافر جو کسی جگہ ٹھہرنے کا ارادہ نہ کرے وہ قصر کرے اگرچہ اس کا ٹھہرنا لمبا ہو جائے اور لشکر جو ہمسریہ کا دشمن ملک میں داخل ہو تو وہ بھی قصر کرے اگرچہ لشکر ٹھہرنے کا ارادہ بھی کرے

۸۳۳۔ عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انیس دن

تِسْعَةَ عَشَرَ يَقْصُرُ فَنَحْنُ إِذَا سَافَرْنَا تِسْعَةَ عَشَرَ قَصْرًا
وَأَنْ زِدْنَا اِتِّمَمْنَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۸۳۴۔ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ
قَالَ أَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِمَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ خُمْسَ عَشْرَةَ
يَقْصُرُ الصَّلَاةَ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَاسْنَادُهُ صَحِيحٌ.

۸۳۵۔ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْمُسَوِّرِ قَالَ كُنَّا مَعَ سَعْدِ بْنِ
الْجُبِّ وَقَاصٍ رضی اللہ عنہ فِي قَرْيَةٍ مِّنْ قُرَى الشَّامِ فَكَانَ يُصَلِّيُ
رَكْعَتَيْنِ فَنُصَلِّي نَحْنُ أَرْبَعًا فَنَسْأَلُهُ عَنْ ذَلِكَ فَيَقُولُ سَعْدُ نَحْنُ

۸۳۳ بخاری ابواب تقصیر الصلوة ۱۴۱ باب ما جاء في التقصير وكيفية يقيم حتى يقصر
۸۳۴ ابوداؤد کتاب الصلوة ۱۴۳ باب متى يتم المسافر۔

تک ٹھہرے، قصر کرتے رہے، تو ہم جب سفر کرتے، انیس دن (ٹھہرتے) قصر کرتے اور اگر زیادہ ٹھہرتے
تو پوری نماز پڑھتے۔

یہ حدیث بخاری نے نقل کی ہے۔

۸۳۴۔ عبید اللہ بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا ”رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فتح مکہ والے سال مکہ مکرمہ میں پندرہ دن ٹھہرے رہے، نماز قصر ادا فرماتے رہے۔“
یہ حدیث ابوداؤد نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۸۳۵۔ عبد الرحمن بن مسور نے کہا، ہم حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے ہمراہ شام کی بستیوں میں سے
ایک بستی میں تھے، وہ دو رکعتیں پڑھتے تھے، ہم چار رکعات ادا کرتے، ہم نے ان سے اس بارہ میں
پوچھا، تو حضرت سعد نے کہا، ہم زیادہ جانتے ہیں۔“

اعلم۔ رواہ الطحاوی وإسناده صحيح۔

۸۳۶۔ وعن أبي جمره نصر بن عمران قال قلت لابن عباس
 ﷺ انا نطيل القيام بخراسان فكيف ترى قال صل ركعتين
 وإن أقمت عشرين سنين۔ رواه أبو بكر بن أبي شيبة وإسناده
 صحيح۔

۸۳۷۔ وعن نافع عن ابن عمر ﷺ قال ارتج علينا الثلج ونحن
 بأذربيجان ستة أشهر في غزاة قال ابن عمر ﷺ فكنا
 نصلي ركعتين رواه البيهقي في المعرفة وإسناده صحيح۔

۸۳۵ طحاوی کتاب الصلوة ص ۲۸۶ باب صلوة المسافر۔

۸۳۲ مصنف ابن ابی شیبہ کتاب الصلوات ص ۵۳۳ باب فی المسافر یطیل المقام
 فی المصر۔

۸۳۷ معرفة السنن والآثار کتاب الصلوة ص ۲۸۶ رقم الحديث ۱۱۶۸، سنن الکبری للبیہقی کتاب الصلوة
 ص ۱۵۲ باب من قال یصرباً ما لم یجمع مکثاً۔

یہ حدیث طحاوی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۸۳۶۔ ابو جمرہ نصر بن عمران نے کہا، میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہا، ہم خراسان میں لمبا قیام کرتے
 ہیں، تو آپ کا کیا خیال ہے، انہوں نے کہا ”دو رکعتیں پڑھو، اگرچہ تم کئی سال ٹھہرے رہو“۔
 یہ حدیث ابو بکر بن ابی شیبہ نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۸۳۷۔ نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا ”ایک غزوہ میں ہم اذربائیجان میں تھے کہ
 ہم پر مسلسل چھ مہینہ تک بر فباری ہوتی رہی، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا ”اور ہم دو رکعات پڑھتے تھے“۔
 یہ حدیث بیہقی نے معرفت میں نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۸۳۸۔ وَعَنْ الْحَسَنِ قَالَ كُنَّا مَعَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ رضی اللہ عنہ بَعْضِ بِلَادِ فَارِسٍ سِتِّينَ فَكَانَ لَا يُجَمِّعُ وَلَا يَزِيدُ عَلَى رَكْعَتَيْنِ۔ رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ۔

۸۳۹۔ وَعَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم أَقَامُوا بِرَأْمَهُمْ مِزْسَعَةَ أَشْهُرٍ يُقْصِرُونَ الصَّلَاةَ۔ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ۔

بَابُ الرَّدِّ عَلَى مَنْ قَالَ إِنَّ الْمُسَافِرَ يَصِيرُ مُقِيمًا بِنِيَّةِ إِقَامَةِ أَرْبَعَةِ أَيَّامٍ

۸۴۰۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَصْنَعُ عَبْدِ الرَّزَّاقِ أَقْصَاةُ الْمَسَافِرِ ۵۳۳ باب الرجل يخرج في وقت الصلاة۔ رقم الحديث ۲۳۵۲۔

۸۳۹ سنن الکبریٰ للبیہقی کتاب الصلوة ۱۵۲ باب من قال یقصر ابدًا ما لم یجمع مکشاً۔
۸۳۸۔ حسن کے کہا، ہم حضرت عبدالرحمن بن سمرہ رضی اللہ عنہ کے ہمراہ فارس کے ایک شہر میں دو سال رہے تو نودہ جمعہ پڑھتے تھے اور نہ دو رکعتوں سے زیادہ نماز پڑھتے تھے۔
یہ حدیث عبدالرزاق نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۸۳۹۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرامؓ راہِ مہاجر میں نو ماہ ٹھہرے رہے اس دوران نماز قصر ادا کرتے رہے۔
یہ حدیث بیہقی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد حسن ہے۔

باب۔ اس شخص کا رد جو یہ کہتا ہے کہ مسافر چادرن کی نیت کے ساتھ مقیم ہو جاتا ہے
۸۴۰۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا ”ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مدینہ منورہ

مِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى مَكَّةَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ رَكَعَتَيْنِ حَتَّى رَجَعَ قُلْتُ كَمْ أَقَامَ بِمَكَّةَ قَالَ عَشْرًا - رَوَاهُ الشَّيْخَانِ -

بَابُ مَنْ قَالَ إِنَّ الْمُسَافِرَ لَيَصِيرُ مُقِيمًا بِذِيَّةِ إِقَامَةِ خَمْسَةِ عَشَرَ يَوْمًا

۸۴۱ - عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ إِنَّ ابْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہ كَانَ إِذَا أَجْمَعَ عَلَى إِقَامَةِ خَمْسَةِ عَشَرَ يَوْمًا أَتَمَّ الصَّلَاةَ - رَوَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاسْنَادُهُ صَحِيحٌ -

۸۴۲ - وَعَنْهُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ إِذَا أَرَادَ أَنْ يُقِيمَ بِمَكَّةَ

۸۴۰ بخاری أبواب تقصير الصلوة ۱۲۲ باب ما جاء في التقصير وكسوا لقيم الخ ، مسلم كتاب صلوة المسافرين ۲۳۳ -
۸۴۱ مصنف ابن أبي شيبة كتاب الصلوات ۴۵۵ باب من قال إذا اجمع على إقامة خمس عشرة اتتم -

سے مکہ مکرمہ تک سفر کیا، تو واپس آنے تک دو دو رکعتیں پڑھتے رہے۔ (راوی نے کہا) میں نے کہا، آپ کتنا عرصہ مکہ میں ٹھہرے، انہوں نے کہا ”دس دن“۔
یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے۔

بَابُ جَسْ شَخْصٍ نَظَرَ كَمَا مَسَافِرٌ يَنْزِلُ دُونَ نِيَّتِهِ مُقِيمًا هُوَ جَائِزٌ

۸۴۱ - مُجَاهِدٌ قَالَ، حَضَرْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ جَبَّ بِبَنْدَرَةٍ دُونَ نِيَّتِهِ كَرْتَةً تَوَنَّا زِيَارَةَ فَانْطَلَقَ يَوْمَئِذٍ إِلَى مَكَّةَ - رَوَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاسْنَادُهُ صَحِيحٌ -

۸۴۲ - مُجَاهِدٌ سَمِعَ رَوَايَتَهُ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ جَبَّ بِبَنْدَرَةٍ دُونَ نِيَّتِهِ كَرْتَةً تَوَنَّا زِيَارَةَ فَانْطَلَقَ يَوْمَئِذٍ إِلَى مَكَّةَ - رَوَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاسْنَادُهُ صَحِيحٌ -

خُمْسَةَ عَشَرَ سَرَجَ ظَهْرَهُ وَصَلَّى أَرْبَعًا. رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ
الْحَسَنِ فِي كِتَابِ الْحُجَجِ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ -

۸۴۳۔ وَعَنْهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ إِذَا كُنْتَ مُسَافِرًا
فَوَطَّئْتَ نَفْسَكَ عَلَى إِقَامَةِ خُمْسَةِ عَشَرَ يَوْمًا فَاتِمِّ الصَّلَاةَ
وَإِنْ كُنْتَ لَا تَذُرِّي فَاقْصُرْ. رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ فِي
الْأَثَارِ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ -

۸۴۴۔ وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ إِذَا قَدِمْتَ بَلَدَةً فَأَقَمْتَ
خُمْسَةَ عَشَرَ يَوْمًا فَاتِمِّ الصَّلَاةَ. رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ
فِي الْحُجَجِ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ -

۸۴۲ کتاب الحجۃ منک ۱ باب صلوة المسافر -

۸۴۳ کتاب الآثار منک ۳۸ رقم الحدیث ۱۸۸ -

۸۴۴ کتاب الحجۃ منک ۱۱ باب صلاة المسافر -

کرتے، گھوڑے سے زین اتار دیتے اور چار رکعات ادا کرتے۔

یہ حدیث محمد بن الحسن نے کتاب الحج میں نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۸۴۳۔ مجاہد سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا جب تم مسافر ہو اور اپنے لیے
کسی جگہ کو پندرہ دن ٹھہرنے کے لیے وطن بناؤ، تو نماز پوری پڑھو اور اگر تمہیں معلوم نہ ہو، (کہ کتنی دیر
ٹھہرنا ہے) تو قصر کرو۔

یہ حدیث محمد بن الحسن نے آثار میں نقل کی ہے اور اس کی اسناد حسن ہے۔

۸۴۴۔ سعید بن المسیب نے کہا "جب تم کسی شہر میں داخل ہو، اس میں پندرہ دن ٹھہرو، تو نماز پوری کرو۔"

یہ حدیث محمد بن الحسن نے کتاب الحج میں نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

بَابُ صَلَاةِ الْمُسَافِرِ بِالْمُقِيمِ

۸۴۵۔ عَنْ مُوسَى بْنِ سَلَمَةَ قَالَ كُنَّا مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ بِمَكَّةَ فَقُلْتُ إِنَّا إِذَا كُنَّا مَعَكُمْ صَلَّيْنَا أَرْبَعًا وَإِذَا رَجَعْنَا إِلَى رِحَالِنَا صَلَّيْنَا رَكْعَتَيْنِ قَالَ تِلْكَ سُنَّةُ أَبِي الْقَاسِمِ رضی اللہ عنہ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ۔

بَابُ صَلَاةِ الْمُقِيمِ بِالْمُسَافِرِ

۸۴۶۔ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ كَانَ إِذَا قَدِمَ مَكَّةَ صَلَّى بِهِمَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يَقُولُ يَا أَهْلَ مَكَّةَ اكْمُلُوا صَلَاتَكُمْ فَإِنَّا قَوْمٌ سَفَرٌ

۸۴۵۔ سند احمد ۲۱۶۔

باب۔ مسافر کا مقیم کو نماز پڑھانا

۸۴۵۔ موسیٰ بن سلمہ نے کہا، ہم حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے ہمراہ مکہ میں تھے، میں نے کہا، ہم جب آپ کے ہمراہ ہوتے ہیں، تو چار رکعات پڑھتے ہیں اور جب اپنے خیموں کی طرف لوٹ جاتے ہیں تو دو رکعات پڑھتے ہیں، انہوں نے کہا، یہ ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔
یہ حدیث احمد نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد حسن ہے۔

باب۔ مقیم کا مسافر کو نماز پڑھانا

۸۴۶۔ سالم بن عبد اللہ نے اپنے والد سے روایت کیا کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ جب مکہ کو کہہ آتے تو دو رکعتیں پڑھتے، پھر کہتے، اے اہل مکہ! اپنی نماز پوری کرو، ہم مسافر لوگ ہیں۔

رَوَاهُ مَالِكٌ وَاسْنَادُهُ صَحِيحٌ -

۸۴۷۔ وَعَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَفْوَانَ أَنَّهُ قَالَ جَاءَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رضی اللہ عنہ يَعُودُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَفْوَانَ فَصَلَّى لَنَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَقُمْتُ فَأَتَمَمْتُ - رَوَاهُ مَالِكٌ وَاسْنَادُهُ صَحِيحٌ -

بَابُ جَمْعِ التَّقْدِيمِ بَيْنَ الْعَصَرَيْنِ بِعَرَفَةِ

۸۴۸۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رضی اللہ عنہ فِي حَدِيثٍ طَوِيلٍ فِي حَجَّةِ النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ أَذَّنَ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الْعَصَرَ وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا شَيْئًا - رَوَاهُ مُسْلِمٌ -

۸۴۶ مؤطا اما مالک کتاب قصر الصلوة فی السفر ۳۲ باب صلوة المافر اذا کان اماماً... الخ.
۸۴۷ مؤطا اما مالک کتاب قصر الصلوة فی السفر ۳۲ باب صلوة المافر اذا کان اماماً... الخ.
۸۴۸ مسلم کتاب الحج ۳۹ باب حجة النبی صلی اللہ علیہ وسلم -

یہ حدیث مالک نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۸۴۶۔ صفوان بن عبد اللہ بن صفوان نے کہا، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ عبد اللہ بن صفوان کی عیادت کے لیے آئے تو ہمیں دو رکعات پڑھائیں، پھر انہوں نے سلام پھیرا، تو ہم نے کھڑے ہو کر نماز پوری کی۔
یہ حدیث مالک نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

بَابُ عَرَفَاتٍ مِیْنِ ظُہُرٍ وَعَصْرِ کُوْظُہِرِ کَیْ فِیْ جَمْعِ کَرْنَا

۸۴۸۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کے سلسلہ میں ایک لمبی حدیث میں حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، پھر اذان دی، پھر اقامت کہی، تو آپ نے ظہر کی نماز ادا فرمائی، پھر اقامت کہی تو آپ نے عصر کی نماز ادا فرمائی، اور دونوں نمازوں کے درمیان کچھ نہیں پڑھا۔ یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

۸۴۹۔ وَعَنِ ابْنِ عَمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ مَنَى

مَنْزِلَ الْإِمَامِ الَّذِي يَنْزِلُ بِهِ بِعَرَفَةَ حَتَّى إِذَا كَانَ عِنْدَ
صَلَاةِ الظُّهْرِ رَاحَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مُهْجِرًا فَجَمَعَ بَيْنَ
الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ ثُمَّ خَطَبَ النَّاسَ ثُمَّ رَاحَ فَوَقَفَ عَلَى
الْمَوْقِفِ مِنْ عَرَفَةَ۔ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ۔
۸۵۰۔ وَعَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ سَمِعْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ يَقُولُ
إِنَّ مِنْ سُنَّةِ الْحَجِّ أَنَّ الْإِمَامَ يَرْوُحُ إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ يَخْطُبُ
فَيَخْطُبُ النَّاسَ فَإِذَا فَرَغَ مِنْ خُطْبَتِهِ نَزَلَ فَصَلَّى الظُّهْرَ
وَالْعَصْرَ جَمِيعًا۔ رَوَاهُ ابْنُ الْمُنْذِرِ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ۔

۸۴۹ مسند احمد ۱۲/۲۹۹، ابوداؤد کتاب المناسک ۲۲۵ باب الخروج الى عرفة۔

۸۵۰

۸۴۹۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب صبح کی نماز ادا فرمائی تو منیٰ سے عرفہ کے دن صبح چلے، یہاں تک کہ عرفات میں آئے، تو غمرہ میں تشریف فرما ہوئے اور عرفہ میں آنے والے امام کے ٹھہرنے کی یہی جگہ ہے۔ یہاں تک کہ جب ظہر کی نماز کے وقت دوپہر کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چلے، ظہر اور عصر اکٹھی ادا فرمائی، پھر خطبہ ارشاد فرمایا، پھر چلے تو عرفات میں موقوف پر تشریف فرما ہوئے یہ حدیث احمد اور ابوداؤد نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد حسن ہے۔

۸۵۰۔ قاسم ابن محمد سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا "حج کی سنت میں سے ایک یہ بھی ہے کہ امام سورج ڈھلنے کے بعد خطبہ دینے کے لیے چلے، تو وہ لوگوں کو خطبہ دے، جب وہ اپنے خطبہ سے فارغ ہو تو اترے، ظہر اور عصر اکٹھی ادا کرے۔" یہ حدیث ابن المنذر نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

بَابُ جَمْعِ التَّأخِيرِ بَيْنَ الْعِشَاءَيْنِ بِالْمُزْدَلِفَةِ

۸۵۱۔ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ حَجَّ عَبْدُ اللَّهِ ﷺ فَاتَيْنَا الْمُزْدَلِفَةَ حِينَ الْأَذَانِ بِالْعَتَمَةِ أَوْ قَرِيبًا مِنْ ذَلِكَ فَأَمَرَ رَجُلًا فَاذَّنَ وَأَقَامَ ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ وَصَلَّى بَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ دَعَا بِعِشَائِهِ فَنَعَشَى ثُمَّ أَمَرَ أَرَى رَجُلًا فَاذَّنَ وَأَقَامَ قَالَ عَمْرُو بْنُ وَهَابٍ أَعْلَمُ الشَّكَّ إِلَّا مِنْ زُهَيْرٍ ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ رَكْعَتَيْنِ فَلَمَّا طَلَعَ الْفَجْرُ قَالَ إِنَّ اللَّيْلَ ﷻ كَانَ لَا يُصَلِّي هَذِهِ السَّاعَةَ إِلَّا هَذِهِ الصَّلَاةُ فِي هَذَا الْمَكَانِ مِنْ هَذَا الْيَوْمِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ ﷺ هُمَا صَلَوَتَانِ تُحَوَّلَانِ عَنْ وَقْتِهِمَا صَلَاةُ الْمَغْرِبِ بَعْدَ مَا يَأْتِي النَّاسُ الْمُزْدَلِفَةَ وَالْفَجْرِ حِينَ يَبْزَغُ

باب مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کو مؤخر کر کے عشاء کے وقت میں اکٹھا پڑھنا

۸۵۱۔ عبد الرحمن بن یزید نے کہا، حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے حج کیا تو ہم عشاء کی اذان کے وقت یا اس کے قریب مزدلفہ میں آئے، تو انہوں نے ایک شخص سے کہا، اس نے اذان اور اقامت کہی، پھر مغرب پڑھی، اور اس کے بعد دو رکعتیں پڑھیں، پھر رات کے کھانے کے لیے بلایا، تو رات کا کھانا کھایا پھر ایک شخص سے کہا، اس نے اذان اور اقامت کہی، عمر و نے کہا، میں تو یہ جانتا ہوں کہ شک ظہیر ہی کی طرف سے ہے، پھر آپ نے نماز عشاء دو رکعت ادا فرمائی، پھر جب فجر طلوع ہوئی تو کہا، بلا شبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت کوئی نماز ادا نہیں فرماتے تھے، سوائے اس نماز کے اس جگہ میں، اس دن عبد اللہ نے کہا، یہ دونوں نمازیں اپنے وقت سے پھر گئی ہیں، نماز مغرب بعد اس کے کہ لوگ مزدلفہ آجائیں اور

الْفَجْرُ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَفْعَلُهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .
 قَالَ النِّيمَوِيُّ الْجَمْعُ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ بِعَرَفَةٍ وَالْمُزْدَلِفَةِ
 لِلنَّفْسِ لَا لِلْسَّفَرِ خِلَافًا لِلشَّافِعِيِّ .

بَابُ جَمْعِ التَّقْدِيمِ فِي السَّفَرِ

۸۵۲۔ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا كَانَ فِي سَفَرٍ
 فَزَالَتِ الشَّمْسُ صَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيعًا ثُمَّ ارْتَحَلَ . رَوَاهُ

۸۵۱ بخاری کتاب المناسک ۲۳۷ باب من اذن واقام لكل واحدة منهما .
 ۸۵۲ سنن الکبریٰ للبیہقی کتاب الصلوة ۶۲۲ باب الجمع بین الصلاتین تلخیص الحیر
 کتاب صلوة المسافرین ۶۲۲ باب الجمع بین الصلاتین فی السفر وفتح الباری ۲۳۷
 نقلاً عن الاسطیعی، جعفر الفریابی والبی نعیم۔

فجر جب فجر پھوٹ پڑے، انہوں نے کہا، میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا کرتے ہوئے دیکھا۔
 یہ حدیث بخاری نے نقل کی ہے۔
 نیموی نے کہا، دو نمازوں کو عرفات اور مزدلفہ میں اکٹھا پڑھنا حج کے لیے ہے نہ کہ سفر کے لیے اس
 مسئلہ میں اہم شافعی کا اختلاف ہے۔

باب سفر میں جمع تقدیم (دو نمازوں کو پہلی نماز کے وقت اکٹھا پڑھنا)

۸۵۲۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر میں ہوتے،
 سورج ڈھل جاتا تو ظہر اور عصر کو اکٹھا پڑھ لیتے، پھر سفر فرماتے۔

۸۵۲۔ اہم ذہبی میزان الاعتدال ۸۳۱، مسند احمد بن ابراہیم بن خالد الحافظ، ابو یعقوب الخلیل ابن داہود کے ترجمہ میں یہ
 حدیث نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں۔

جَعْفَرُ الْفَرِیَاجِ وَالْبِیْهَقِیُّ وَالْإِسْمَعِیْلِیُّ وَالْبُوْنَعِیُّ فِی مُسْتَخْرِجِهِ
عَلَى مُسْلِمٍ وَهُوَ حَدِیثٌ غَیْبٌ مَحْفُوظٌ ۔

۸۵۳۔ وَعَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ إِذَا زَاغَتِ
الشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ يَرْتَحِلَ جَمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَإِنْ
يَرْتَحِلُ قَبْلَ أَنْ تَزِيلَ الشَّمْسُ آخَرَ الظُّهْرِ حَتَّى يَنْزِلَ لِلْعَصْرِ
وَفِي الْمَغْرِبِ مِثْلَ ذَلِكَ إِنْ غَابَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ يَرْتَحِلَ جَمَعَ
بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ وَأَنْ يَرْتَحِلَ قَبْلَ أَنْ تَغِيبَ الشَّمْسُ

یہ حدیث جعفر الفریاجی، بیہقی، اسمعیلی اور البوعینم نے مسلم پر اپنی مستخرج میں نقل کی ہے اور یہ حدیث
غیر محفوظ ہے۔

۸۵۳۔ بواسطہ ابوالزبیر، ابوالطفیل، حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک میں تھے، جب چلنے سے پہلے سورج ڈھل جاتا، ظہر اور عصر کو اکٹھا ادا فرماتے
اور اگر سورج ڈھلنے سے پہلے چل پڑتے تو ظہر کو مؤخر فرماتے، یہاں تک کہ عصر کے لیے اترتے اور
مغرب میں اسی طرح اگر سورج چلنے سے پہلے چھپ جاتا، مغرب اور عشاء کو اکٹھا ادا فرماتے اور اگر

”یہ حدیث راویوں کے تقابل کے اعتبار سے منکر ہے، مسلم نے اسے ناقد عن شباہ کے طریق سے روایت کیا ہے، اس
کے الفاظ یہ ہیں: ”جب آپ سفر میں ہوتے اور دو نمازیں اکٹھی پڑھنے کا ارادہ فرماتے تو ظہر کو مؤخر کرتے، یہاں تک کہ عصر کا وقت
ہو جاتا پھر دو نمازیں اکٹھی پڑھتے“ زعفرانی نے بھی شباہ سے روایت کرنے میں ناقد کی پیروی کی ہے اور مسلم نے یہ روایت
عُقَیْلُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسٍ کے طریق سے نقل کی ہے، اس کے الفاظ یہ ہیں: ”جب آپ کو سفر میں جلدی ہوتی تو نماز ظہر
عصر کے ابتدائی وقت تک مؤخر فرماتے، پھر دونوں اکٹھی ادا فرماتے۔ بلاشبہ احنیٰ لوگوں سے زبانی احادیث بیان کرتے تھے،
شاید کہ انہیں متشابہ لگ گیا۔ واللہ اعلم۔“

۸۵۳۔ اس حدیث کی سند میں ہشام بن سعد ابوالعباد المدنی ہے، جس پر کافی جرح موجود ہے، یہ کمزور راوی ہے (میزان الاعتدال
۲۹۸ ص ۹۲۲) ہشام بن سعد کے برعکس ابوالزبیر کے شاگرد اور مضبوط راوی اس حدیث میں جمع تقدیم کا ذکر نہیں کرتے۔

أَخْرَأُ الْمَغْرِبَ حَتَّى يَنْزِلَ لِلْعِشَاءِ ثُمَّ جَمَعَ بَيْنَهُمَا - رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَهُوَ حَدِيثٌ ضَعِيفٌ -

۸۵۴۔ وَعَنْ يَزِيدَ بْنِ حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ فِي غَزْوَةٍ تَبُوكَ إِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ زَيْغِ الشَّمْسِ أَخْرَأَ الظُّهْرَ إِلَى أَنْ يَجْمَعَ إِلَى الْعَصْرِ فَيُصَلِّيهِمَا جَمِيعًا وَإِذَا ارْتَحَلَ بَعْدَ زَيْغِ الشَّمْسِ عَجَّلَ الْعَصْرَ إِلَى الظُّهْرِ وَصَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيعًا ثُمَّ سَارَ وَكَانَ إِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ الْمَغْرِبِ أَخْرَأَ الْمَغْرِبَ حَتَّى يُصَلِّيَهُمَا مَعَ الْعِشَاءِ وَإِذَا ارْتَحَلَ بَعْدَ الْمَغْرِبِ عَجَّلَ

۸۵۳۔ ابوداؤد کتاب الصلوة ۱/۱۱۱ باب الجمع بین الصلاتین -

سورج چھینے سے پہلے چل پڑتے، تو مغرب کو مؤخر فرماتے، یہاں تک کہ عشاء کے لیے اترتے، پھر دونوں کو اکٹھا ادا فرماتے۔

یہ حدیث ابوداؤد نے نقل کی ہے اور یہ حدیث ضعیف ہے۔

۸۵۴۔ ابواسطریذ بن حبیب، ابوالطفیل، حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک میں تھے، جب سورج ڈھلنے سے پہلے کوچ فرماتے، تو ظہر کو مؤخر فرماتے، یہاں تک کہ اس کو عصر کے ساتھ جمع فرماتے، پھر دونوں اکٹھا ادا فرماتے، اور جب سورج ڈھلنے کے بعد کوچ فرماتے عصر کو ظہر کی طرف جلدی کرتے، ظہر اور عصر اکٹھا ادا فرماتے، پھر چل پڑتے اور جب مغرب سے پہلے کوچ فرماتے تو مغرب کو مؤخر فرمادیتے، یہاں تک کہ اُسے عشاء کے ساتھ ادا فرماتے، اور جب مغرب کے بعد کوچ فرماتے

۸۵۴۔ دراصل یہ حدیث بھی عن ابی الزبایں عن ابی الطیفیل عن معاذ بن جبل ہے، جیسا کہ گذشتہ حدیث جو ۸۵۳ پر گزر چکی ہے، لیکن قتیبہ بن سعید نے ابوالزبیر کا نام بدل کر یزید بن حبیب کا نام ذکر کر دیا ہے۔ اہم ابوداؤد اسی بات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہہ رہے ہیں: "قال ابو داؤد لکن فی ہذا الحدیث الاقتیبة وحده" اہم ابوداؤد کہتے ہیں "یہ حدیث منکر ہے اور جمع تقدیم کے بارے میں کوئی مضبوط حدیث نہیں ہے۔ تلخیص المبرر کتاب الصلوة ۱/۱۱۱ باب الجمع بین الصلاتین فی السفر

الْعِشَاءُ فَصَلَّاهَا مَعَ الْمَغْرِبِ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَهُوَ حَدِيثٌ ضَعِيفٌ جِدًّا -

۸۵۵ - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ فِي السَّفَرِ إِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ فِي مَنَزِلِهِ جَمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ قَبْلَ أَنْ يَرْكَبَ فَإِذَا لَوْتِغُ لَهُ فِي مَنَزِلِهِ سَارَحَتْهُ إِذَا حَانَتِ الْعَصْرُ نَزَلَ فَجَمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَإِذَا حَانَتْ لَهُ الْمَغْرِبُ فِي مَنَزِلِهِ جَمَعَ بَيْنَهُمَا وَبَيْنَ الْعِشَاءِ وَإِذَا لَوْتِغُنَّ فِي مَنَزِلِهِ رَكِبَ حَتَّى إِذَا كَانَتِ الْعِشَاءُ نَزَلَ فَجَمَعَ بَيْنَهُمَا - رَوَاهُ أَحْمَدُ وَآخَرُونَ وَإِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ -

۸۵۴ ابوداؤد کتاب الصلوة صلی اللہ علیہ وسلم باب الجمع بین الصلاتین : ترمذی ابواب صلاة السفر صلی اللہ علیہ وسلم باب ما جاء فی الجمع بین الصلاتین -

۸۵۵ مسند احمد صلی اللہ علیہ وسلم -

تو عشاء کو جلدی پڑھتے، تو اسے مغرب کے ساتھ ادا فرماتے۔

یہ حدیث ترمذی اور ابوداؤد نے نقل کی ہے اور یہ حدیث بہت ضعیف ہے۔

۸۵۵ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں تھے، جب آپ کی منزل میں ہی سورج ڈھل جاتا، تو سوار ہونے سے پہلے ظہر اور عصر کو اکٹھا ادا فرماتے، جب آپ کی منزل میں ہی سورج نہ ڈھلتا، تو آپ چل پڑتے، یہاں تک کہ جب عصر کا وقت قریب ہو جاتا، آپ اترتے ظہر اور عصر کو جمع فرماتے، اور جب ان کے ٹھکانے میں مغرب کا وقت قریب ہو جاتا تو مغرب اور عشاء کو جمع فرماتے، جب ان کے ٹھکانے میں مغرب کا وقت قریب نہ ہوتا سوار ہو جاتے، یہاں تک کہ جب عشاء ہوتی، تو انہی کو دونوں کو اکٹھا ادا فرماتے۔

یہ حدیث احمد اور دیگر محدثین نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد ضعیف ہے۔

۸۵۵ - اس حدیث کی سند میں بن عبد اللہ بن عبید اللہ بن عباس الماشی المدنی ہے جس پر کتب اسماء الرجال میں شدید جرح

بَاب مَا يَدُلُّ عَلَى تَرَكِّ جَمْعِ التَّقْدِيمِ بَيْنَ الصَّلَوَتَيْنِ فِي السَّفَرِ

۸۵۶۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ أَنْ تَزِيغَ الشَّمْسُ آخِرَ الظُّهْرِ إِلَى وَقْتِ الْعَصْرِ شَمَّ نَزَلَ فَجَمَعَ بَيْنَهُمَا فَإِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ يَرْتَحِلَ صَلَّى الظُّهْرَ شَمَّ رَكِبَ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ -

۸۵۷۔ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ إِذَا أَعَجَلَهُ السَّيْرُ فِي السَّفَرِ يُؤَخِّرُ صَلَاةَ الْمَغْرِبِ حَتَّى يَجْمَعَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْعِشَاءِ - رَوَاهُ الشَّيْخَانِ -

۸۵۶ بخاری ابواب تفصیل الصلوة ۱۵۱ باب يؤخر الظهر الى العصر اذا ارتحل .. الخ ، مسلم کتاب المسافرین ۲۴۵ باب جواز الجمع بين الصلوتين في السفر -
۸۵۷ بخاری ابواب تفصیل الصلوة ۱۴۹ باب هل يؤذن او يقيم اذا جمع بين المغرب والعشاء ، مسلم کتاب المسافرین ۲۴۵ باب جواز الجمع بين الصلوتين في السفر -

باب جو روایا سفر میں دو نمازوں کو پہلے وقت میں اکٹھا پڑھنے کے ترک پر دلالت کرتی ہیں

۸۵۶۔ حضرت مالک بن انس رضی اللہ عنہ نے کہا ”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سورج ڈھلنے سے پہلے کوچ کا ارادہ فرماتے، ظہر کو عصر کے وقت تک مؤخر فرما دیتے، پھر سواری سے نیچے نثریف لاکر دونوں کو اکٹھا ادا فرماتے جب کوچ سے پہلے سورج ڈھل جاتا، تو ظہر ادا فرماتے، پھر سوار ہو جاتے“ یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے۔
۸۵۷۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا ”میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، جب آپ کو سفر کے دوران میں چلنے میں جلدی ہوتی تو مغرب کی نماز مؤخر فرما دیتے، یہاں تک کہ مغرب اور عشاء کو اکٹھا ادا فرماتے“ یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے۔

ہے۔ ابن مبین کہتے ہیں، ضعیف ہے، اہم احمد کہتے ہیں اس کی احادیث منکر ہیں، علی کہتے ہیں، میں نے ان کی احادیث چھوڑ دی ہیں، البوزاری کہتے ہیں مضبوط نہیں، جب کہ اہم نسائی اسے مترک کہتے ہیں۔ (میزان الاعتدال ص ۵۳ ط ۲۰۱)

بَابُ جَمْعِ التَّأخِيرِ بَيْنَ الصَّلَوَتَيْنِ فِي السَّفَرِ

۸۵۸۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ أَنْ تَزِيغَ الشَّمْسُ آخِرَ الظُّهْرِ إِلَى وَقْتِ الْعَصْرِ ثُمَّ يَجْمَعُ بَيْنَهُمَا وَإِذَا زَاغَتْ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ رَكِبَ. رَوَاهُ الشَّيْخَانِ. وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ آخَرَ الظُّهْرَ حَتَّى يَدْخُلَ أَوَّلُ وَقْتِ الْعَصْرِ ثُمَّ يَجْمَعُ بَيْنَهُمَا.

۸۵۹۔ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ إِذَا عَجَلَ عَلَيْهِ السَّفَرُ يُؤَخِّرُ الظُّهْرَ إِلَى أَوَّلِ وَقْتِ الْعَصْرِ فَيَجْمَعُ بَيْنَهُمَا وَيُؤَخِّرُ الْمَغْرِبَ حَتَّى يَجْمَعَ

۸۵۸ بخاری ابواب تقصیر الصلوة ۱۱۱ باب اذا ارتحل بعد ما زاغت الشمس، مسلم کتاب المسافرين ۲۲۵ باب جواز الجمع بين الصلوتين في السفر۔

باب۔ سفر میں دو نمازوں کے درمیان جمع تاخیر

۸۵۸۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا ”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سورج ڈھلنے سے پہلے کوچ فرماتے، ظہر کو عصر کے وقت تک مؤخر فرماتے، پھر دونوں کو اکٹھا ادا فرماتے اور جب سورج ڈھل جاتا تو ظہر بڑھ کر سوار ہوتے۔“

یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے اور مسلم کی روایت میں یہ الفاظ ہیں، ”ظہر کو مؤخر فرماتے، یہاں تک کہ عصر کا ابتدائی وقت داخل ہو جاتا، پھر دونوں کو اکٹھا ادا فرماتے۔“

۸۵۹۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب آپ کو سفر کی جلدی ہوتی، ظہر کو عصر کے پہلے وقت تک مؤخر فرما دیتے، پھر دونوں کو اکٹھا ادا فرماتے اور مغرب کو مؤخر فرماتے،

بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْعِشَاءِ حِينَ يَغِيبُ الشَّفَقُ - رَوَاهُ مُسْلِمٌ .
 ۸۶۰ - وَعَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رضي الله عنه كَانَ إِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ
 جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بَعْدَ أَنْ يَغِيبَ الشَّفَقُ وَيَقُولُ إِنَّ
 رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ إِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ
 وَالْعِشَاءِ - رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

۸۶۱ - وَعَنْهُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنه قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم إِذَا
 جَدَّ بِهِ السَّيْرُ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ إِلَى رُبْعِ اللَّيْلِ
 رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ .

- ۸۵۹ - مسلم کتاب المسافرین ص ۲۲۵ باب جواز الجمع بین الصلواتین فی السفر -
 ۸۶۰ - مسلم کتاب المسافرین ص ۲۲۵ باب جواز الجمع بین الصلواتین فی السفر -
 ۸۶۱ - دارقطنی کتاب الصلوة ص ۳۹۱ باب الجمع بین الصلواتین فی السفر -

یہاں تک کہ جب شفق غائب ہوتا تو مغرب اور عشاء کو اکٹھا ادا فرماتے۔

یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

۸۶۰ - نافع سے روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کو جب سفر میں جلدی ہوتی، تو غروب شفق کے بعد مغرب اور عشاء کو اکٹھا ادا فرماتے اور ابن عمر کہتے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چلنے میں جلدی ہوتی، تو مغرب اور عشاء کو اکٹھا ادا فرماتے۔

یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

۸۶۱ - نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب چلنے میں جلدی ہوتی تو مغرب اور عشاء کو رات کے چوتھائی حصہ تک اکٹھا ادا فرماتے (یعنی مغرب کو مؤخر فرماتے)، یہ حدیث دارقطنی نے نقل کی ہے۔

قَالَ النَّيْمِيُّ هَذِهِ الزِّيَادَةُ فِي الْمَرْفُوعِ إِنَّمَا هُوَ وَهُمْ
وَالصَّوَابُ وَقَفَّهَا وَفِيهَا اضْطِرَابٌ وَالْمَحْفُوظُ يَدُونُهَا۔
۸۶۲۔ وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ غَابَتْ لَهُ الشَّمْسُ
بِمَكَّةَ فَجَمَعَ بَيْنَهُمَا بِسَرَفٍ۔ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَفِيهِ
أَبُو الزُّبَيْرِ الْمَكِّيُّ وَهُوَ مُدَلِّسٌ۔

۸۶۲ ابوداؤد کتاب الصلوة ص ۱۱۱ باب الجمع بین الصلوتین، نسائی کتاب المواقیت ص ۹۹
باب الوقت الذي يجمع فيه المسافر بين المغرب والعشاء۔

نیموی نے کہا، مرفوع روایت میں یہ زیادة بلاشبہ وہم ہے اور اس کا موقوف ہونا صحیح اور اس میں
اضطراب ہے اور اس (زیادة) کے بغیر یہ روایت محفوظ ہے۔

۸۶۲۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ مکرمہ میں سورج غروب
ہو گیا تو آپ نے (مقام) سرف میں دونوں نمازوں کو اکٹھا ادا فرمایا۔
یہ حدیث ابو داؤد اور نسائی نے نقل کی ہے اور اس میں ابو الزبیر مکی نہیں ہے اور وہ مدلس ہے۔

۸۶۱۔ بعض راوی ربع الليل، بعض هوى من الليل، بعض قريبا من ربع الليل کے الفاظ نقل کرتے ہیں، ابن
خزیمہ میں حتی كان نصف الليل اور قريبا من نصفه کے الفاظ ہیں، یہی اضطراب کی وجہ ہے۔
علاوہ ان میں نافع کے شاگردوں میں سے حفاظ الی ربع الليل کے الفاظ نقل نہیں کرتے، اسی وجہ سے مصنف نے
والد محفوظ بدو نہا کہا ہے۔

مصنف عبد الرزاق میں بطریق مرفوع عن ایوب ووسلی بن عقبہ عن نافع حضرت ابن عمر کے بارہ میں یہ حدیث ہے مرفوع
روایت نہیں، اسی طرح دیگر کتب حدیث میں بھی ہے، اسی وجہ سے مصنف نے کہہ دیا انما هو وهم والصواب بقیة

بَابُ مَا يَدُلُّ أَنَّ الْجَمْعَ بَيْنَ الصَّلَوَتَيْنِ
فِي السَّفَرِ كَانَ جَمْعًا صَوْرِيًّا

٨٦٣. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رضي الله عنه قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي الصَّلَاةَ لَوْ قُتِلَ إِلَّا بِجَمْعٍ وَعَرَفَاتٍ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ.

٨٦٤. وَعَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي السَّفَرِ يُؤَخِّرُ الظُّهْرَ وَيُقَدِّمُ الْعَصْرَ وَيُؤَخِّرُ الْمَغْرِبَ وَيُقَدِّمُ الْعِشَاءَ. رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَأَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

٨٩٣ شافى كتاب مناسك الحج ١٢ باب الجمع بين الظهر والعصر يعرفه -
٨٩٤ طحاوى كتاب الصلوة ١٣ باب الجمع بين الصلوتين، مستند احمد ١٣٥
مستدرک حاکم

باب۔ جو روایات اس سچ دلائل کی ہیں کہ سفر میں نمازوں کو اکٹھا پڑھنا جمع صلوٰی ہے

۸۴۳۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مزدلفہ اور عرفات کے علاوہ نماز اس کے وقت پر ادا فرماتے تھے۔“

یہ حدیث نسائی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۸۷۴۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں نماز ظہر کو پڑھتے اور عصر کو مقدم، نماز مغرب کو آخر فرماتے اور عشاء کو مقدم۔“
یہ حدیث طحاوی، احمد اور حاکم نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد حسن ہے۔

۸۶۳- مکان جمعہ صو ریا۔ جمعہ صوری یہ ہے کہ ہر نماز اپنے وقت میں پڑھی جائے اور صورتاً دونوں اکٹھی پڑھی جائیں یعنی ظہر کی نماز آخر وقت تک مؤخر کی جائے ظہر ادا کرتے ہی ظہر کا وقت ختم ہو جائے گا اور عصر کا

۱۶۵۔ وَعَنْ كَثِيرِ بْنِ قَارِوَنَدٍ قَالَ سَأَلْنَا سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ صَلَاةِ أَبِيهِ فِي السَّفَرِ وَسَأَلْنَاهُ هَلْ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ شَيْءٍ مِّنْ صَلَواتِهِ فِي سَفَرِهِ فذَكَرَ أَنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ أَبِي عُبَيْدٍ كَانَتْ تَحْتَهُ فَكَتَبَتْ إِلَيْهِ وَهُوَ فِي زِرَاعَةٍ لَهُ إِلَى فِيهِ أَخِرِ يَوْمٍ مِّنْ أَيَّامِ الدُّنْيَا وَأَوَّلِ يَوْمٍ مِّنَ الْآخِرَةِ فَرَكِبَ فَاسْرَعَ السَّيْرَ إِلَيْهَا حَتَّى إِذَا حَانَتْ صَلَاةُ الظُّهْرِ قَالَ لَهُ الْمُؤَذِّنُ الصَّلَاةُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ فَلَمْ يَلْتَفِتْ حَتَّى إِذَا كَانَ بَيْنَ الصَّلَواتَيْنِ نَزَلَ فَقَالَ أَقِمْ فَإِذَا سَلَّمْتُ فَأَقِمْ فَصَلَّى ثُمَّ رَكِبَ حَتَّى إِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ قَالَ لَهُ الْمُؤَذِّنُ الصَّلَاةُ فَقَالَ كَفَعَلِكَ فِي صَلَاةٍ

۱۶۵۔ کثیر بن قاروند نے کہا، ہم نے سالم بن عبد اللہ سے سفر میں ان کے والد کی نماز کے بارہ میں پوچھا اور ہم نے ان سے پوچھا، کیا وہ اپنے سفر میں کسی نماز کو اکٹھا اور ملتے، تو انہوں نے بیان کیا "صغیر بنت ابی عبید ان کے نکاح میں تھیں، اس نے ان (عبد اللہ عظمیٰ) کی طرف لکھا اور وہ اپنی زرعی زمین میں تھے (خط میں لکھا) میں دنیا کے دنوں میں سے آخری دن میں اور آخرت کے پہلے دن میں ہوں، تو وہ سوار ہوئے، اس کی طرف تیز رفتاری سے سفر کیا، یہاں تک کہ جب نماز ظہر کا وقت قریب ہوا، مؤذن نے اُن سے کہا، اے ابی عبد الرحمن! نماز تو انہوں نے توجہ نہ فرمائی، یہاں تک کہ دو دنوں نمازوں کا درمیان وقت آگیا (سواری سے) اتر کر کہا، اقامت کہو، پھر جب میں سلام پھیر لوں تو پھر اقامت کہو، پھر انہوں نے نماز (عصر) پڑھی، پھر سوار ہو گئے، یہاں تک کہ جب سورج غروب ہو گیا، تو مؤذن نے ان سے کہا، نماز، انہوں نے فرمایا، ایسا ہی کرو جیسا کہ تم

وقت شروع ہوگا، تو عصر اس کے ابتدائی وقت میں پڑھی جاتے، اسی طرح مغرب اور عشاء کو سمجھ لیں۔
یوں ہر نماز اپنے وقت میں ادا ہوگی جو صورتہ تو اکٹھی پڑھی جا رہی ہیں، لیکن حقیقت میں ہر نماز اپنے اپنے وقت میں جمع حقیقی صرف عرفات اور مزدلفہ میں ہے۔ عرفات میں جمع تقدیم ہے، جب کہ مزدلفہ میں جمع تاخیر۔

الظَّهْرِ وَالْعَصْرِ ثُمَّ سَارَحَتِي إِذَا اشْتَبَكَتِ النُّجُومُ نَزَلَ ثُمَّ
 قَالَ لِلْمُؤَذِّنِ أَقِمْ فَإِذَا اسَلَّمْتُ فَأَقِمْ فَصَلَّى ثُمَّ انْصَرَفَ فَالْتَفَتَ
 إِلَيْنَا فَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ الْأَمْرُ
 الَّذِي يَخَافُ فَوْتَهُ فَأَيُّصَلِّ هَذِهِ الصَّلَاةُ - رَوَاهُ النَّسَائِيُّ
 وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ -

۸۶۶ - وَعَنْ نَافِعٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ وَاقِدٍ أَنَّ مُؤَذِّنَ ابْنِ عُمَرَ
 قَالَ الصَّلَاةُ قَالَ سِرُّ سِرْحَتِي إِذَا كَانَ قَبْلَ غُيُوبِ الشَّفَقِ نَزَلَ فَصَلَّى
 الْمَغْرِبَ ثُمَّ انْتَظَرَ حَتَّى غَابَ الشَّفَقُ فَصَلَّى الْعِشَاءَ ثُمَّ قَالَ
 إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا عَجِلَ بِهِ أَمْرٌ صَنَعَ مِثْلَ الَّذِي

۸۶۵ نسائی کتاب المواقیع ۹۸ باب الوقت الذي يجمع فيه المسافرين بين الظهر
 والعصر -

نے ظہر اور عصر میں کیا تھا، پھر وہ چلے، یہاں تک کہ جب ستاروں نے نجوم کیا (زیادہ ہو گئے)، آپ سواری سے
 اترے اور مؤذن سے کہا اقامت کہو، جب میں اس نواز سے سلام پھیروں، پھر اقامت کہو، آپ نے نماز
 پڑھی، پھر سلام پھیرا تو ہماری طرف متوجہ ہوئے اور کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تم میں سے
 کسی کو جب ایسا کام پیش آجائے جس کے ہاتھ سے نکل جانے سے وہ ڈرتا ہے، تو اُسے چاہیے کہ یہ نماز پڑھے"
 یہ حدیث نسائی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۸۶۶ - نافع اور عبد اللہ بن واقد سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے مؤذن نے کہا، نماز!
 ابن عمر نے کہا، چلو، چلو، یہاں تک کہ شفق کے غروب سے پہلے کا وقت تھا کہ انہوں نے اتر کر مغرب کی
 نماز ادا کی، پھر انتظار کیا، یہاں تک کہ شفق غائب ہو گیا، تو عشاء کی نماز ادا کی، پھر کہا "بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم کو جب جلدی کا کام پیش آ جاتا، آپ بھی ایسا ہی کرتے جیسا میں نے کیا ہے، اس سفر میں ابن عمر رضی

صَنَعْتُ فَسَارَ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ مَسِيرَةً ثَلَاثًا - رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالذَّارِقُطْنِيُّ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ -

۸۶۷ - وَعَنِ ابْنِ جَابِرٍ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ فِي سَفَرٍ يُرِيدُ أَرْضَ آلِهِ فَأَتَاهُ امْرَأَتُهُ فَقَالَ إِنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ أَبِي عُبَيْدٍ لَمَّا بِهَا فَأَنْظُرُ إِنْ تُدْرِكُهَا فَخَرَجَ مُسْرِعًا وَمَعَهُ رَجُلٌ مِّنْ قُرَيْشٍ يُسَافِرُهُ وَغَابَتِ الشَّمْسُ فَلَمْ يُصِلِ الصَّلَاةَ وَكَانَ عَهْدِي بِهِ وَهُوَ يُحَافِظُ عَلَى الصَّلَاةِ فَلَمَّا أَبْطَأْتُ الصَّلَاةَ يَرْحَمُكَ اللَّهُ فَالْتَفَتَ إِلَيَّ وَمَضَى حَتَّى إِذَا كَانَ فِي آخِرِ الشَّفَقِ نَزَلَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ أَقَامَ الْعِشَاءَ وَقَدْ تَوَارَى الشَّفَقُ فَصَلَّى

۸۶۸ ابوداؤد کتاب الصلوة ص ۱۱۱ باب الجمع بین الصلوتین ، دارقطنی کتاب الصلوة ص ۳۹۳ باب الجمع بین الصلواتین فی السفس -

نے اس ایک دن اور رات میں تین دن کی مسافت طے کی۔

یہ حدیث ابوداؤد اور دارقطنی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۸۶۷ - ابن جابر سے روایت ہے کہ مجھ سے نافع نے حدیث بیان کی، انہوں نے کہا ”میں ایک سفر میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے ہمراہ تھا، وہ اپنی زمین میں جانا چاہتے تھے کہ ایک آنے والے نے آکر کہا، صفیہ بنت ابی عبید (ابن عمرؓ کی زوجہ) اپنی کستی تکلیف کی وجہ سے آپ کو بلا رہی ہیں، دیکھو اگر تم اسے (زندہ حالت میں) پالو، تو ابن عمرؓ تیزی سے نکلے اور ان کے ہمراہ قریش کا ایک شخص تھا جو ان کو چلاتا تھا، سورج غروب ہو گیا تو انہوں نے نماز نہ پڑھی اور جب سے میری اُن سے ملاقات تھی، وہ نماز پر پابندی کرتے تھے جب انہوں نے دیر کی تو میں نے کہا، اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائیں، نماز، انہوں نے میری طرف توجہ کی اور چلے، یہاں تک کہ جب شفق کا آخری وقت تھا، اتر کر نماز پڑھی، پھر نماز عشاء کے لیے اقامت کہی گئی، تحقیق شفق

يُنَاسِتُهُ أَقْبَلَ عَلَيْنَا فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا عَجَلَ
بِهِ السَّيْرُ صَنَعَ هَكَذَا رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالْبُؤْدُودُ وَالطَّحَاوِيُّ
وَالدَّارَقُطْنِيُّ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ.

۸۶۸. وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ
عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ عَلِيًّا ﷺ كَانَ إِذَا سَافَرَ سَارَ بَعْدَ مَا تَغَرَّبَ
الشَّمْسُ حَتَّى كَادَ أَنْ تَظْلِمَ ثُمَّ يَنْزِلُ فَيُصَلِّيُ الْمَغْرِبَ ثُمَّ
يَدْعُو بِعِشَاءٍ فَيَتَعَشَّى ثُمَّ يُصَلِّيُ الْعِشَاءَ ثُمَّ يَرْتَحِلُ وَيَقُولُ
هَكَذَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَصْنَعُ. رَوَاهُ الْبُؤْدُودُ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ.

۸۶۷ نسائی کتاب المواقیت ص ۹۹ باب الوقت الذی یجمع فیہ المسافر بین المغرب والعشاء
ابوداؤد کتاب الصلوة ص ۱۱۱ باب الجمع بین الصلوتین، دارقطنی کتاب الصلوة ص ۱۱۱ باب
الجمع بین الصلواتین فی السفر، طحاوی کتاب الصلوة ص ۱۱۱ باب الجمع بین الصلواتین.
۸۶۸ ابوداؤد کتاب الصلوة ص ۱۱۱ باب متى یتیم المسافر.

غروب ہو چکا تھا، تو انہوں نے ہمیں نماز پڑھائی، پھر ہماری طرف چہرہ کر کے کہا، بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو جب جلدی چلنا ہوتا، اسی طرح عمل فرماتے۔

یہ حدیث نسائی، ابوداؤد، ترمذی اور دارقطنی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۸۶۸۔ عبد اللہ بن محمد بن عمر بن علی بن ابی طالب سے بواسطہ ان کے والد، ادا درایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ
جب سفر کرتے تو سورج غروب ہونے کے بعد بھی چلتے، یہاں تک کہ جب اندھیل ہونے کے قریب ہوتا، پھر
آخر کہ مغرب کی نماز ادا کرتے، پھر کھانا طلب کر کے رات کا کھانا کھاتے، پھر عشاء کی نماز ادا کرتے، پھر سفر
کرتے، اور کہتے ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسے ہی عمل فرماتے تھے۔“
یہ حدیث ابوداؤد نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۸۶۹۔ وَعَنْ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ وَقَدْتُ أَنَا وَسَعْدُ بْنُ مَالِكٍ وَنَحْنُ نَبَادِرُ لِلْحَجِّ فَكُنَّا نَجْمَعُ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ نُقَدِّمُ مِنْ هَذِهِ وَنُؤَخِّرُ مِنْ هَذِهِ وَنَجْمَعُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ نُقَدِّمُ مِنْ هَذِهِ وَنُؤَخِّرُ مِنْ هَذِهِ حَتَّى قَدِمْنَا مَكَّةَ۔ رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ۔

بَابُ الْجَمْعِ فِي الْحَضَرِ

۸۷۰۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ جَمَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِالْمَدِينَةِ فِي غَيْرِ خَوْفٍ وَلَا مَطَرٍ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَآخَرُونَ۔

۸۶۹ طحاوی کتاب الصلوٰۃ ص ۱۱۱ باب الجمع بین الصلاتین۔

۸۷۰ مسلوک کتاب المسافرین ص ۲۲۶ باب جواز الجمع بین الصلاتین فی السفر۔

۸۶۹۔ ابو عثمان نے کہا، میں اور سعد بن مالک نے اکٹھا سفر کیا، ہم حج کے لیے مہدی (سفر) کرتے تھے، تو ہم ظہر اور عصر کو اکٹھا پڑھتے، اس نماز کو تھوڑا سا مقدم اور اس کو تھوڑا سا مؤخر کرتے اور ہم مغرب اور عشاء کو اکٹھا ادا کرتے، اس نماز کو کچھ مقدم اور اس کو کچھ مؤخر کرتے، یہاں تک کہ ہم مکہ مکرمہ پہنچ گئے۔
یہ حدیث طحاوی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

باب۔ حضر (اپنے شہر) میں (دونمازوں کو) جمع کرنا

۸۷۰۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر، عصر، مغرب اور عشاء کو مدینہ منورہ میں بغیر خوف اور بغیر بارش کے اکٹھا ادا فرمایا۔
یہ حدیث مسلم اور دیگر محدثین نے نقل کی ہے۔

قَالَ النَّيْمَوِيُّ وَالْعَلَمَاءُ تَأْوِيلَاتٌ فِي هَذَا الْحَدِيثِ كُلِّهَا
سَخِيفَةٌ إِلَّا الْحَمْلَ عَلَى الْجَمْعِ الصُّورِيِّ.

بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْجَمْعِ فِي الْحَضَرِ

۸۷۱۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رضی اللہ عنہ قَالَ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم صَلَّى صَلَاةً إِلَّا لِمِيقَاتِهَا إِلَّا صَلَاتَيْنِ صَلَاةَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِجَمْعٍ وَصَلَّى الْفَجْرَ يَوْمَئِذٍ قَبْلَ مِيقَاتِهَا۔ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ۔

۸۷۲۔ وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ
أَمَّا أَنْتَ لَيْسَ فِي النَّوْمِ تَفْرِيطٌ إِنَّمَا التَّفْرِيطُ عَلَى مَنْ لَمْ يُصَلِّ

۸۷۱ مسلک کتاب الحج ص ۲۱۱ باب زیادة التغلیس بصلوة الصبح ، بخاری کتاب المناسک ص ۲۲۸ باب متى یصلی الفجر بجمع ۔

نیموی نے کہا، علماء کی اس حدیث میں کئی تاویلیں ہیں جو جمع صوری پر محمول کرنے کے علاوہ تمام کی تمام کمزور ہیں۔

بَابُ حَضَرِ رَدِّ نَمَازِ رَدِّ (کُو) اُکٹھا پڑھنے کی ممانعت

۸۷۱۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی نماز اس کے وقت کے بغیر پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا، مگر دو نمازیں، مغرب اور عشاء کی نماز مزدلفہ میں اور فجر کی نماز اس دن اس کے وقت سے پہلے۔

یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے۔

۸۷۲۔ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”خبردار! نیند میں تفریط (کو تاہی) نہیں، بلاشبہ کو تاہی اس پر ہے، جس نے نماز دانہ کی، یہاں تک کہ دوسری نماز

حَتَّى يَجِيءَ وَقْتُ الصَّلَاةِ الْآخِرَى . رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَآخَرُونَ .

۸۷۳۔ وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ سَأَلَ أَبُو هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ مَا التَّفْرِيطُ فِي الصَّلَاةِ قَالَ أَنْ تُؤَخَّرَ حَتَّى يَجِيءَ وَقْتُ الْآخِرَى . رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ .

۸۷۴۔ وَعَنْ طَاءِءِ مَوْسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ لَا يَفُوتُ صَلَاةٌ حَتَّى يَجِيءَ وَقْتُ الْآخِرَى . رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ .

۸۷۲ مسلم کتاب المساجد ص ۲۳۹ باب قضاء الصلوة الفائتة ... الخ ، طحاوی

کتاب الصلوة ص ۱۱۲ باب الجمع بین الصلاتین .

۸۷۳ طحاوی کتاب الصلوة ص ۱۱۲ باب الجمع بین الصلواتین .

۸۷۴ طحاوی کتاب الصلوة ص ۱۱۲ باب الجمع بین الصلاتین .

کا وقت آگیا“

یہ حدیث مسلم اور دیگر محدثین نے نقل کی ہے۔

۸۷۳۔ عثمان بن عبد اللہ بن مَوْهَب نے کہا، حضرت ابوسہیرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا نماز میں تفریط کیا ہے؟

انہوں نے کہا، ”کہ تم نماز لیٹ کر دو، یہاں تک کہ دوسری نماز کا وقت آجائے“

یہ حدیث طحاوی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۸۷۴۔ طاؤس سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا ”نماز قضاء نہیں ہوتی، یہاں تک کہ

دوسری نماز کا وقت آجائے“

یہ حدیث طحاوی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

آبَوَابُ الْجُمُعَةِ بَابُ فَضْلِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ

۸۷۵۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم ذَكَرَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ فِيهِ سَاعَةٌ لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي يَسْأَلُ اللَّهَ تَعَالَى شَيْئًا إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ وَأَشَارَ بِيدِهِ يُقَلِّلُهَا رَوَاهُ الشَّيْخَانِ -

۸۷۶۔ وَعَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ فِيهِ خُلِقَ آدَمُ وَفِيهِ أُدْخِلَ الْجَنَّةَ وَفِيهِ أُخْرِجَ

۸۷۵ بخاری کتاب الجمعة ۱۲ باب الساعة التي في يوم الجمعة، مسلم کتاب الجمعة ۲۸۱

جمعه کے ابواب

باب۔ جمعہ کے دن کی فضیلت

۸۷۵۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے دن کا ذکر فرمایا، آپ نے فرمایا ”اس میں ایک ایسی گھڑی (وقت) ہے، نہیں برابر ہوتا ہے، اس کے کوئی مسلمان شخص کہ وہ اس میں کھڑا ہو نماز پڑھ رہا ہو (یعنی اس وقت جو نماز پڑھے) اللہ تعالیٰ سے جو چیز بھی مانگے گا، مگر وہ اسے ضرور عطا فرمائیں گے“ اور آپ نے اپنے دست مبارک سے اشارہ فرمایا کہ اس کا تھوڑا ہونا بیان فرمایا۔ یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے۔

۸۷۶۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”بہترین دن جس پر سورج طلوع ہوا ہے، جمعہ کا دن ہے، اس میں آدم علیہ السلام پیدا کیے گئے اور اسی دن جنت میں

مِنْهَا وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ إِلَّا فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ - رَوَاهُ مُسْلِمٌ -

۸۷۷۔ وَعَنْ أَبِي لُبَابَةَ الْبَدْرِيِّ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ سَيِّدُ الْأَيَّامِ يَوْمُ الْجُمُعَةِ وَأَعْظَمُهَا عِنْدَ اللَّهِ وَهُوَ أَعْظَمُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ يَوْمِ الْفِطْرِ وَيَوْمِ الْأَضْحَى وَفِيهِ خَمْسٌ خِلَالِ خَلْقِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فِيهِ آدَمُ عليه السلام وَاهْبِطَ اللَّهُ فِيهِ آدَمَ عليه السلام إِلَى الْأَرْضِ وَفِيهِ تَوَقَّى اللَّهُ آدَمَ عليه السلام وَفِيهِ سَاعَةٌ لَا يَسْأَلُ الْعَبْدُ فِيهَا شَيْئًا إِلَّا آتَاهُ اللَّهُ إِيَّاهُ مَا لَمْ يَسْأَلْ حَرَامًا وَفِيهِ تَقُومُ السَّاعَةُ مَا مِنْ مَلَكٍ مُقَرَّبٍ وَلَا سَمَاءٍ وَلَا أَرْضٍ وَلَا رِيَّاحٍ وَلَا جِبَالٍ وَلَا بَحْرٍ إِلَّا هُنَّ يَشْفِقْنَ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ - رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ الْعِرَاقِيُّ إِسْنَادُهُ حَسَنٌ -

۸۷۶۔ مسند کتاب الجمعة ص ۲۸۲ -

۸۷۷۔ مسند احمد ص ۳۳۳، ابن ماجه ابواب اقامه الضلوات ص ۱۰۰ باب فضل الجمعة -

داخل کیے گئے، اسی دن اس سے نکالے گئے، اور قیامت بھی اسی دن قائم ہوگی۔
یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

۸۷۷۔ حضرت ابولبابہ بدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دنوں کا سردار جمعہ کا دن ہے اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک ان سے زیادہ عظمت والا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک عید الفطر، عید الاضحیٰ سے بھی زیادہ عظمت والا ہے اور اس دن میں پانچ چیزیں ہیں، اللہ عزوجل نے اس دن آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا، اسی دن اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو زمین پر اتارا، اسی دن اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو وفات دی، اور اس دن ایک ایسی گھڑی ہے کہ اس میں بندہ جو چیز مانگے، اللہ تعالیٰ اسے ضرور عطا فرماتے ہیں، جب تک کسی حرام کا سوال نہ کرے اور اس میں قیامت قائم ہوگی، کوئی ایسا مقرب فرشتہ نہیں اور نہ آسمان نہ زمین نہ ہوائیں نہ پہاڑ اور نہ سمندر جو جمعہ کے دن سے ڈرتا نہ ہو۔
یہ حدیث احمد، ابن ماجہ نے نقل کی ہے، عراقی نے کہا ہے اس کی اسناد حسن ہے۔

۸۷۸۔ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَاٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قُلْتُ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ جَالِسٌ إِنَّا لَنَجِدُ فِي كِتَابِ اللَّهِ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ سَاعَةً لَا يُؤَافِقُهَا عَبْدٌ مُؤْمِنٌ يُصَلِّي يَسْأَلُ اللَّهَ فِيهَا شَيْئًا إِلَّا قُضِيَ لَهُ حَاجَتُهُ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَأَشَارَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَوْ بَعْضَ سَاعَةٍ فَقُلْتُ صَدَقْتَ أَوْ بَعْضَ سَاعَةٍ قُلْتُ أَيُّ سَاعَةٍ هِيَ قَالَ الْخُرُوسَاءُ مِنْ سَاعَاتِ النَّهَارِ قُلْتُ إِنَّهَا لَيْسَتْ سَاعَةُ الصَّلَاةِ قَالَ بَلَى إِنَّ الْعَبْدَ الْمُؤْمِنَ إِذَا صَلَّى ثُمَّ جَلَسَ لَا يَحْبِسُهُ إِلَّا الصَّلَاةُ فَهُوَ فِي الصَّلَاةِ - رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ -

۸۷۹۔ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ رضی اللہ عنہ وَابْنِ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ

۸۷۸ ابن ماجہ ابواب اقامۃ الصلوات ص ۱۱۱ باب ماجاء فی الساعة الیٰی ترجیٰ فی الجمعة .

۸۷۸۔ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے کہا، میں نے عرض کیا، جب کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے، بلاشبہ ہم اللہ تعالیٰ کی کتاب میں یہ پاتے ہیں کہ جمعہ کے دن میں ایک ایسی گھڑی ہے جس میں موافق ہوتا، اس میں کوئی مومن بندہ کہ وہ نماز پڑھے، اللہ تعالیٰ سے اس گھڑی میں کسی چیز کا سوال کرے مگر اللہ تعالیٰ اس کی حاجت اس کے لیے پوری فرما دیتے ہیں، عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری طرف اشارہ فرمایا، یا گھڑی کا کچھ حصہ ہے (یعنی بہت قلیل وقت ہے) میں نے عرض کیا، آپ نے سچ فرمایا، یا گھڑی کا کچھ حصہ ہے، میں نے عرض کیا یہ کون سی گھڑی ہے؟ آپ نے فرمایا۔ دن کی گھڑیوں میں آخری گھڑی، میں نے عرض کیا، وہ تو نماز کی گھڑی نہیں ہے، آپ نے فرمایا، ہاں بلاشبہ مومن بندہ جب نماز پڑھے پھر بیٹھ جائے، نماز کے علاوہ اسے کوئی چیز روکنے والی نہ ہو، تو وہ نماز میں ہی ہوگا۔ یہ حدیث ابن ماجہ نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد حسن ہے۔

۸۷۹۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوسہرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ

ﷺ قَالَ إِنَّ فِي الْجُمُعَةِ سَاعَةً لَا يُؤَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ تَسْأَلُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ فِيهَا خَيْرًا إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ وَهِيَ بَعْدَ الْعَصْرِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ -

۸۸۰۔ وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اثْنَتَا عَشْرَةَ سَاعَةً لَا يُوْجَدُ فِيهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ تَسْأَلُ اللَّهَ شَيْئًا إِلَّا آتَاهُ إِيَّاهُ فَالْتِمِسُوهَا آخِرَ سَاعَةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابُودَاوُدَ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ -

۸۸۱۔ وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عُرِضَتْ عَلَى الْآيَامِ قَعْرَضٌ عَلَى فِيهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَإِذَا هِيَ

۸۷۹ مسند احمد ۲/۲۲۰ -

۸۸۰ ابوداؤد کتاب الصلوة ص ۱۱۱ باب الاجابة ایتہ ساعۃ ہی فی یوم الجمعة -

علیہ وسلم نے فرمایا "بلاشبہ جمعہ میں ایک ایسی گھڑی ہے کہ نہیں موافق ہوتا اس میں کوئی مسلمان بندہ اللہ عزوجل سے بھلائی مانگے، مگر اللہ تعالیٰ اسے وہ چیز عطا فرمائیں گے اور یہ عصر کے بعد ہے۔ یہ حدیث احمد نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۸۸۰۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جمعہ کا دن بارہ گھڑیاں ہیں (اس میں ایک گھڑی ایسی ہے کہ) نہیں پایا جاتا، کوئی مسلمان بندہ اس میں اللہ تعالیٰ سے کسی چیز کا سوال کرے، مگر اللہ تعالیٰ اسے ضرور عطا فرمائیں گے، تم اسے آخری ساعت میں عصر کے بعد تلاش کرو۔ یہ حدیث نسائی اور ابوداؤد نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد حسن ہے۔

۸۸۱۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "مجھ پر دن پیش کیے گئے، میرے سامنے ان میں جمعہ کا دن بھی پیش کیا گیا، پس اچانک وہ سفید شیشہ کی طرح تھا اور اس کے درمیان

کَمْرَةَ أَبِیْضَاءَ فَإِذَا فِي وَسْطِهَا نُكْتَةٌ سَوْدَاءُ فَقُلْتُ مَا هَذَا
قِيلَ السَّاعَةُ - رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ -

۸۸۲ - وَعَنْهُ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى
لَيْسَ بِتَارِكٍ أَحَدًا مِّنَ الْمُسْلِمِينَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِلَّا غَفَرَ لَهُ - رَوَاهُ
الطَّبْرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ -

۸۸۳ - وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ نَاسًا مِّنْ أَصْحَابِ رَسُولِ
اللَّهِ ﷺ اجْتَمَعُوا فَتَذَكَّرُوا السَّاعَةَ الَّتِي فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ
فَتَفَرَّقُوا وَلَمْ يَخْتَلِفُوا أَنَّهَا آخِرُ سَاعَةٍ مِّنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ - رَوَاهُ
سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ فِي سُنَنِهِ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ -

۸۸۱ المعجم الاوسط ص ۱۶۸ برقم ۴۳۲، مجمع الزوائد كتاب الصلاة ص ۱۶۸ باب في الجمعة في السفر -
۸۸۲ المعجم الاوسط ص ۱۶۸ برقم ۴۸۱، مجمع الزوائد كتاب الصلاة ص ۱۶۸ باب في الجمعة في السفر -
۸۸۳ فتح الباري كتاب الجمعة ص ۱۶۸ باب الساعة في يوم الجمعة نقلًا عن سعيد بن منصور -

ایک سیاح نقطہ تھا، میں نے کہا، یہ کیا ہے (جواباً) کہا گیا، وہ خاص گھڑی ہے۔
یہ حدیث طبرانی نے اوسط میں نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۸۸۲ - حضرت انس بن مالکؓ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ”بلاشبہ اللہ تبارک و تعالیٰ
جمعہ کے دن مسلمانوں میں سے کسی کو بخشے بغیر نہیں چھوڑے۔“

یہ حدیث طبرانی نے اوسط میں نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۸۸۳ - سلمہ بن عبد الرحمن سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرامؓ میں سے کچھ لوگوں نے
جمع ہو کر اس گھڑی کے بارہ میں جو جمعہ کے دن ہوتی ہے، آپس میں بات چیت کی، پھر وہ علیحدہ علیحدہ ہو گئے
اس پر انہوں نے اختلاف نہیں کیا کہ وہ جمعہ کے دن میں سے آخری گھڑی ہے۔

یہ حدیث سعید بن ابی منصور نے اپنی سنن میں نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

بَابُ التَّغْلِيظِ فِي تَرْكِهَا لِمَنْ عَلَيْهِ الْجُمُعَةُ

۸۸۴۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِقَوْمٍ يَتَخَلَّفُونَ عَنِ الْجُمُعَةِ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أُمَرَّ رَجُلًا يُصَلِّي بِالنَّاسِ شَوْءَ أَحْرِقَ عَلَى رِجَالٍ يَتَخَلَّفُونَ عَنِ الْجُمُعَةِ بِمَوْتِهِمْ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔
 ۸۸۵۔ وَعَنِ الْحَكَمِ بْنِ مَيْنَانَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہ وَأَبَا هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ حَدَّثَاهُ أَنَّهُمَا سَمِعَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ عَلَى أَعْوَادٍ مِنْ بَرِّهِ لَيَنْتَهِيَنَّ أَقْوَامٌ عَنْ وُدِّهِمْ الْجُمُعَاتِ أَوْ لَيَخْتِمَنَّ اللَّهُ عَلَى قُلُوبِهِمْ ثُمَّ لَيَكُونَنَّ مِنَ الْغَافِلِينَ

۸۸۴۔ مسلم کتاب المساجد ۲۳۲ بیان فضل صلوٰۃ الجماعة و بیان التشدید فی التخلّف عنہا۔ الخ۔

بَابُ جِسْ شَخْصٍ بِرَجْمَةٍ وَاجِبَةٍ اس کے جمعہ چھوڑنے پر سختی

۸۸۴۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے لوگوں کے بارہ میں فرمایا جو جمعہ سے پیچھے رہتے ہیں ”میں نے سختہ ارادہ کیا کہ کسی شخص سے کہوں کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھاتے پھر میں اُن کے گھروں کو بلادوں جو جمعہ سے پیچھے رہتے ہیں۔“ لیکن عورتوں اور بچوں کی وجہ سے آپ نے شفقتاً ایسا نہیں فرمایا۔

یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

۸۸۵۔ حکم بن مینا سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہما نے حدیث بیان کی کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے منبر کی لکڑیوں (زمینوں) پر یہ فرماتے ہوئے سنا تو میں جمعہ چھوڑنے سے باز آجائیں ورنہ اللہ تعالیٰ ان کے دلوں پر مہر لگا دیں گے، پھر وہ غافلین میں سے ہو جائیں گی۔

رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

۸۸۶۔ وَعَنْ أَبِي الْجَعْدِ الضَّمِرِيِّ رضی اللہ عنہ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ تَرَكَ ثَلَاثَ جُمُعٍ تَهَاوُنًا بِهَا طَبَعَ
اللَّهُ عَلَى قَلْبِهِ . رَوَاهُ الْخَمْسَةُ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ .

۸۸۷۔ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ ثَلَاثًا مِنْ غَيْرِ ضُرُورَةٍ طَبَعَ اللَّهُ عَلَى قَلْبِهِ
رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْأَخْرُونَ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ .

۸۸۸۔ وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ تَرَكَ

۸۸۵ مسلو کتاب الجمعة ص ۲۸۴۔

۸۸۶ ابوداؤد کتاب الصلوة ص ۱۵۱ باب التشديد في ترك الجمعة ، نسائي کتاب الجمعة ص ۱۱۱
باب التشديد في التخلف عن الجمعة ، ترمذی ابواب الجمعة ص ۱۱۱ باب ما جاء في ترك
الجمعة من غير عذر ، ابن ماجه ابواب اقامة الصلوات والسنة فيها منه باب فيمن
ترك الجمعة من غير عذر ، مستد احمد ص ۲۲۴۔

۸۸۷ ابن ماجه ابواب اقامة الصلوات ص ۱۱۱ باب فيمن ترك الجمعة من غير عذر۔

یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

۸۸۶۔ ابو جعد الضمری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، اور یہ صحابی تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جس نے
تین جمعے معمولی سمجھتے ہوئے چھوڑ دیے، اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر لگا دیں گے"
یہ حدیث اصحاب خمسہ نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۸۸۷۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جس شخص نے بغیر
مجبوری تین جمعے چھوڑ دیے، اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر لگا دیں گے"
یہ حدیث ابن ماجہ اور دیگر محدثین نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۸۸۸۔ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جس شخص

الْجُمُعَةَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ مِّنْ غَيْرِ ضُرُورَةٍ طَبَعَ عَلَى قَلْبِهِ - رَوَاهُ
أَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ .

بَابُ عَدْوِ وَجُوبِ الْجُمُعَةِ عَلَى الْعَبْدِ وَالنِّسَاءِ وَالصَّبْيَانِ وَالْمَرِيضِ

۸۸۹۔ عَنْ طَارِقِ بْنِ شَهَابٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْجُمُعَةُ حَقٌّ وَاجِبٌ
عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ فِي جَمَاعَةٍ إِلَّا أَرْبَعَةً عَبْدٌ مَّمْلُوكٌ أَوْ امْرَأَةٌ
أَوْ صَبِيٌّ أَوْ مَرِيضٌ . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَإِسْنَادُهُ مُرْسَلٌ جَيِّدٌ .

۸۸۸ مسند احمد منہج، مستدرک حاکم کتاب الجمعة منہج باب التشديد في ترك الجمعة۔
۸۸۹ ابوداؤد کتاب الصلوة منہج باب الجمعة للمملوك والمرأة۔

نے بغیر مجبوری تین بار جمعہ چھوڑ دیا، اس کے دل پر مہر لگا دی جائے گی۔
یہ حدیث احمد اور حاکم نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد حسن ہے۔

باب۔ غلام، عورتوں، بچوں اور بیمار پر جمعہ واجب نہ ہونا

۸۸۹۔ طارق بن شہاب سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جمعہ حق اور واجب ہے
ہر مسلمان پر جماعت میں مگر چار شخصوں پر، بندہ جو غلام ہو، عورت، بچہ یا بیمار“
یہ حدیث ابوداؤد نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد مرسل جید ہے۔

بَابُ أَنَّ الْجُمُعَةَ غَيْرُ وَاجِبَةٍ عَلَى الْمَسَافِرِ

۸۹۰۔ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَبْصَرَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ﷺ رَجُلًا عَلَيْهِ هَيْئَةُ السَّفَرِ فَسَمِعَهُ يَقُولُ لَوْلَا أَنَّ الْيَوْمَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ لَخَرَجْتُ فَقَالَ عُمَرُ ﷺ أَخْرُجْ فَإِنَّ الْجُمُعَةَ لَا تَحْبِسُ عَنِ السَّفَرِ. رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ فِي مُسْنَدِهِ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ.

بَابُ عَدَمِ وَجُوبِ الْجُمُعَةِ عَلَى مَنْ كَانَ

خَارِجَ الْمِصْرِ

۸۹۱۔ عَنْ عَائِشَةَ ﷺ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ كَانَ النَّاسُ

۸۹۰۔ مسند امام شافعی الباب الحادی عشر فی صلاة الجمعة ﷺ رقم الحديث ۴۳۵.

باب۔ جمعہ مسافر پر واجب نہیں

۸۹۰۔ اسود بن قیس سے روایت ہے کہ میرے والد نے کہا، حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو دیکھا جس پر سفر کی حالت تھی، اُسے یہ کہتے ہوئے سنا، اگر آج کا دن جمعہ کا دن نہ ہوتا، تو میں سفر کے لیے نکلتا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا، ”جاؤ بلاشبہ جمعہ سفر سے نہیں روکتا“ یہ حدیث شافعی نے اپنی مسند میں نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے

باب۔ جو شخص شہر سے باہر ہو اس پر جمعہ واجب نہ ہونا

۸۹۱۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا، لوگ

يَنْتَابُونَ الْجُمُعَةَ مِنْ مَنَازِلِهِمْ وَالْعَوَالِفِ الْحَدِيثُ
رَوَاهُ الشَّيْخَانُ -

۸۹۲۔ وَعَنْ حَمِيدٍ قَالَ كَانَ أَنَسٌ ؓ فِي قَصْرِ أَحْيَانًا يُجْمَعُ
وَأَحْيَانًا لَا يُجْمَعُ. رَوَاهُ مُسَدَّدٌ فِي مُسْنَدِهِ الْكَبِيرِ وَإِسْنَادُهُ
صَحِيحٌ وَذَكَرَهُ الْبُخَارِيُّ تَعْلِيْقًا وَزَادَ وَهُوَ بِالزَّوْبَةِ عَلَى فَرَسَيْنِ.
۸۹۳۔ وَعَنْ أَبِي عُبَيْدٍ مَوْلَى ابْنِ أَزْهَرَ قَالَ شَهِدْتُ الْعِيدَ
مَعَ عُثْمَانَ فَجَاءَ فَصَلَّى ثُمَّ انْصَرَفَ فَخَطَبَ وَقَالَ إِنَّهُ قَدْ

۸۹۱ بخاری کتاب الجمعة ۱۲۳ باب من این توفی الجمعة، مسلوک کتاب الجمعة ۲۸۔

۸۹۲ فتح الباری کتاب الجمعة ۱۲۳ باب من این توفی الجمعة نقلًا عن المسند الکبیر

للمسدد تعلیقاً کتاب الجمعة ۱۲۳ باب من این توفی الجمعة۔

اپنے ٹھکانوں اور ارد گرد کی بستیوں سے جمعہ کے لیے باری باری آتے تھے۔
یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے۔

۸۹۲۔ حمید نے کہا ”حضرت انس رضی اللہ عنہ اپنے مکان میں تھے، کبھی جمعہ پڑھ لیتے اور کبھی جمعہ نہ پڑھتے۔“
یہ حدیث مسدد نے اپنی مسند کبیر میں نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے، اس روایت کو بخاری نے
تعلیقاً ذکر کیا اور یہ الفاظ زیادہ نقل کیے ہیں ”اور وہ دو فرسخ (سولہ کیدو میٹر تقریباً) کے فاصلہ پر زاویہ
(جگہ کا نام) میں تھے۔“

۸۹۳۔ ابو عبیدہ موالی ابن ازہر نے کہا، میں عید پر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ (نماز عید کے لیے حاضر
ہوا، انہوں نے اگر نماز پڑھائی، پھر سلام پھیر کر خطبہ دیا اور کہا ”بلاشبہ تمہارے اس دن تمہارے لیے دو

سلہ یعنی ایک جمعہ ایک شخص آجاتا تھا دوسرا جمعہ دوسرا اکٹھے ہو کر نہیں آتے تھے۔ اگر جمعہ ان پر فرض نہ ہوتا، تو سب لوگ
آتے، کوئی پیچھے نہ رہتا۔

اجْتَمَعَ لَكُمْ فِي يَوْمِكُمْ هَذَا عِيْدَانِ فَمَنْ أَحَبَّ مِنْ أَهْلِ
الْعَالِيَةِ أَنْ يَنْتَظِرَ الْجُمُعَةَ فَلْيَنْتَظِرْهَا وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَرْجِعَ
فَقَدْ أَذْنُتْ لَهُ . رَوَاهُ مَالِكٌ وَابْنُ خَرِشٍ فِي كِتَابِ الْأَضَاحِيِّ .
۸۹۴- وَعَنْ حُذَيْفَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ لَيْسَ عَلَى أَهْلِ الْقُرَى جُمُعَةٌ
إِنَّمَا الْجُمُعَةُ عَلَى أَهْلِ الْأَمْصَارِ مِثْلُ الْمَدَائِنِ . رَوَاهُ أَبُو بَكْرِ
بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْنَادُهُ مُرْسَلٌ .

۸۹۵- وَعَنِ الشَّافِعِيِّ قَالَ وَقَدْ كَانَ سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ رضی اللہ عنہ
وَالْيَوْهَرِيُّ رضی اللہ عنہ يَكُونَانِ بِالشَّجَرَةِ عَلَى أَقْلٍ سِتَّةِ أَمْيَالٍ

۸۹۳ مؤطا امام مالک کتاب العیدین ص ۱۶۵ باب الامر بالطاوة قبل الخطبة ،
بخاری کتاب الاضاحی ص ۳۳۵ باب ما یؤکل من لحوم الاضاحی وما یتزق دمنہا .
۸۹۴ مصنف ابن الجب شعبة کتاب الصلوات ص ۱۱۱ باب من قال لاجمعة ولا تشریق
الاف مصر جامع -

عیدیں اکٹھی ہو گئی ہیں ، ارد گرد کی بستی والوں میں سے جو جمعہ کا انتظار کرنا چاہتا ہے ، اسے انتظار کرنا چاہیے۔
اور جو جانا چاہتا ہے ، تو میں نے اسے اجازت دے دی ہے ۔

یہ حدیث مالک اور بخاری نے کتاب الاضاحی میں نقل کی ہے ۔

۸۹۴- حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا ”دریات والوں پر جمہ نہیں ، بلاشبہ جمعہ ، مدائن جیسے شہر والوں
پر ہے“

یہ حدیث ابو بکر بن ابی شیبہ نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد مرسل ہے ۔

۸۹۵- شافعی نے کہا ، حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ دونوں (مقام)
شجرہ (جو کہ) چھ میل سے کم فاصلہ پر ہے پر بستے تھے ، دونوں جمعہ کے لیے آجاتے اور کبھی اُسے چھوڑ دیتے ،
سے مدائن ۔ مدینہ کی جمع ہے ۔ یہ بغداد کے قریب ایک شہر کا نام ہے جس میں کسری کا محل تھا ، بڑا ہونے کی وجہ سے
اس پر جمع کا اطلاق کیا گیا ہے

يَشْهَدُ اِنَّ الْجُمُعَةَ وَيَدْعَانَهَا وَكَانَ يَرَوِي اَنَّ اَحَدَهُمَا كَانَ
يَكُونُ بِالْعَقِيقِ يَتْرُكُ الْجُمُعَةَ وَيَشْهَدُهَا وَكَانَ يَرَوِي اَنَّ
عَبْدَ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رضي الله عنه كَانَ عَلَى مَيْكَيْنِ مِنَ الطَّائِفِ
يَشْهَدُ الْجُمُعَةَ وَيَدْعُهَا. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الْمَعْرِفَةِ بِإِسْنَادِهِ
الْحَكَّ السَّافِعِيُّ -

بَابُ إِقَامَةِ الْجُمُعَةِ فِي الْقُرَى

۸۹۶- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنه قَالَ اِنَّ اَوَّلَ جُمُعَةٍ جُمِعَتْ فِي
الْإِسْلَامِ بَعْدَ جُمُعَةٍ جُمِعَتْ فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللّٰهِ
بِالْمَدِينَةِ لَجُمُعَةٍ جُمِعَتْ بِجَوَاثِ قَرْيَةٍ مِنْ

۸۹۵ معرفة السنن والآثار كتاب الجمعة ۳۱۵ رقم الحديث ۹۳-۹۲۹۲

اور (اہم شافعی) یہ بھی روایت کرتے کہ ایک ان میں سے (مقام) عقیق پر رہتا تھا، جمعہ چھوڑ بھی دیتا اور
جمعہ کے لیے آ بھی جاتا، اور وہ یہ بھی روایت کرتے تھے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ
طائف سے دو میل کے فاصلہ پر تھے، جمعہ کے لیے آ بھی جاتے اور اسے چھوڑ بھی دیتے۔
یہ حدیث بیہقی نے معرفت میں شافعی تک اپنی اسناد کے ساتھ بیان کی ہے۔

باب۔ دیہات میں جمعہ قائم کرنا

۸۹۶- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا، یقیناً اسلام میں پہلا جمعہ جو مدینہ منورہ میں رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد کے جمعے کے بعد ادا کیا گیا وہ جمعہ ہے جو جواث میں ادا کیا گیا۔
(جواث، بحرین کے دیہاتوں میں سے ایک دیہات ہے، عثمان نے کہا، وہ قبیلہ عبدالقیس کے گاؤں میں

قُرَى الْبَحْرَيْنِ قَالَ عُثْمَانُ قَرْيَةٌ مِّنْ قُرَى عَبْدِ الْقَيْسِ - رَوَاهُ الْبُودَاوْدُ
وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ -

قَالَ الْيَمُومِيُّ قَوْلُهُ قَرْيَةٌ مِّنْ قُرَى الْبَحْرَيْنِ أَوْ قَرْيَةٌ
مِّنْ قُرَى عَبْدِ الْقَيْسِ تَفْسِيرٌ مِّنْ جِهَةِ الرَّاوِيِّ لَا مِنْ
كَلَامِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ وَالْقَرْيَةُ قَدْ تُطْلَقُ عَلَى الْمَدَنِ
وَكَانَتْ بِجَوَازِ بَعْضِ أَشَارِ الْمَدِينَةِ وَقَدْ قَالَ أَبُو عُبَيْدٍ
الْبَكْرِيُّ فِي مُعْجَمِهِ هِيَ مَدِينَةُ الْبَحْرَيْنِ لِعَبْدِ الْقَيْسِ -

۸۹۶ ابوداؤد کتاب الصلوة ۱۵۳ باب الجمعة فی القرى -

سے ایک گاؤں ہے -

یہ حدیث ابوداؤد نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے -

یہودی نے کہا، اس کی یہ بات کہ (جواثا) بحرین کے دیہاتوں میں سے ایک دیہات ہے یا عبد القیس
کے گاؤں میں سے ایک گاؤں ہے - راوی کی طرف سے تفسیر ہے، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا کلام نہیں
اور قریہ کا لفظ کبھی شہر پر بھی بولا جاتا ہے اور جواثا میں شہر کے کچھ آثار تھے، ابو عبید البکری نے اپنی جمع میں
کہا ہے کہ بحرین عبد القیس کا ایک شہر ہے -

۸۹۶ - قریہ جس طرح گاؤں پر بولا جاتا ہے اسی طرح اس کا اطلاق شہر پر بھی ہوتا ہے - قرآن پاک میں ہے -

وَقَالُوا نَوَاقِلُ أَتُؤْتِلُ هَٰذَا الْقُرْآنَ
عَلَى رَجُلٍ مِّنَ الْقُرَيْتَيْنِ عَظِيمًا
(پارہ ۲۵۵ ذخرف ۳۱)

یہاں مکہ اور طائف کو قریہ کہا گیا ہے اور القاموس المحيط ص ۲۴۴ فصل القاف باب الواو والیا میں صراحت ہے القریۃ
المصر الجامع اسی طرح شرح تلح العروس ص ۲۹۹ ولسان العرب ص ۱۱۵ اور دیگر کتب لغت میں موجود ہے - لفظ قریہ سے
چھوٹا گاؤں مراد لے کر ہر چھوٹے گاؤں میں جمعہ جائز قرار دینا حدیث کی رو سے کسی طرح بھی درست نہیں - شیخ الحدیث حضرت
مولانا محمد زکریا صاحب لکھتے ہیں -

۸۹۷۔ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ وَكَانَ قَائِدَ أَبِيهِ
بَعْدَ مَا ذَهَبَ بَصَرُهُ عَنْ أَبِيهِ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّهُ كَانَ إِذَا سَمِعَ
النِّدَاءَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ يَرْحَمُ لِأَسْعَدِ بْنِ زُرَّارَةَ فَقُلْتُ لَهُ إِذَا سَمِعْتَ النِّدَاءَ
تَرْحَمْتَ لِأَسْعَدِ بْنِ زُرَّارَةَ قَالَ لِأَنَّهُ أَوَّلُ مَنْ جَمَعَ بَيْنَ هَزْمِ
النَّبِيتِ مِنْ حَرَّةِ بَنِي بِيَاضَةَ فِي نَقِيعٍ يُقَالُ لَهُ نَقِيعُ
الْخَضَمَاتِ قُلْتُ كَمْ أَنْتُمْ يَوْمَئِذٍ قَالَ أَرْبَعُونَ رَوَاهُ
أَبُو دَاوُدَ وَآخَرُونَ وَقَالَ الْحَافِظُ فِي التَّلْخِصِ إِسْنَادُهُ

۸۹۷ ابوداؤد کتاب الصلوة ۱۵۳ باب الجمعة فی القرآی، ابن ماجہ، ابواب اقامۃ
الصلوات مکہ باب فرض الجمعة، صحیح ابن خزيمة کتاب الجمعة ۱۳۱۱ مرقہ ۱۲۲۔

۸۹۷۔ عبد الرحمن بن کعب بن مالک نے اپنے والد کی نظر ختم ہونے کے بعد ان کے قائد (ہاتھ یا لٹھی
پکڑ کر مظلوم پر لے جانے والے) تھے، اپنے والد حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت بیان
کی کہ وہ جب جمعہ کے دن اذان سنتے تو اسعد بن زرارہ کے لیے ترجمہ (رَحِمَهُ اللہُ عَلَیْہِ) کہتے، میں نے اُن
سے کہا، جب آپ اذان سنتے ہیں تو اسعد بن زرارہ کے لیے رَحِمَهُ اللہُ عَلَیْہِ کہتے ہیں، انہوں نے کہا اُس
لیے کہ پہلا شخص ہے جس نے ہمیں حرہ بنی بیاضہ کے ہنرم البنیت کے نقیع میں جسے نقیع الخدعات کہا جاتا ہے
(ایک مقام کا نام ہے، جمعہ پڑھایا۔ میں نے کہا، تم اس دن کتنے تھے، انہوں نے کہا، چالیس (آدمی)۔

یہ حدیث ابوداؤد اور دیگر محدثین نے نقل کی ہے، حافظ نے تلخیص میں کہا ہے، اس کی اسناد حسن ہے
” حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ہجرت فرما کر مدینہ منورہ تشریف لے گئے، تو جس دن پہنچے وہ جمعہ کا دن تھا
اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے پہلے جمعہ مدینہ منورہ میں نبوہا میں پڑھا، اس پر محدثین و مؤرخین کا اتفاق
ہے اور قبا میں جو وہ یا جو بیس دن قیام فرمایا، مگر ان ایام میں وہاں جمعہ نہیں پڑھا اور سب سے پہلے مسجد نبوی کے بعد جو جمعہ
پڑھا گیا وہ جو اُتی میں جو قریۃ من قری البجرین ہے اور اتنی مدت میں کتنے گاؤں مسلمان ہوئے مگر کہیں جمعہ نہیں پڑھا
گیا، اب چونکہ باوجود بہت سارے گاؤں وغیرہ مسلمان ہو جانے کے پھر بھی قبا اور ان گاؤں میں جمعہ نہیں پڑھا، یہ اجماعی
مسئلہ ہو گیا کہ ہر گاؤں میں جمعہ جائز نہیں، بلکہ اس کی کچھ شرائط ہیں، البتہ اس زمانے کے اہل حدیث جو جی میں آتا ہے کہ گزرتے
ہیں (تقریر بخاری ص ۱۵۶/۱۵۷)“

حَسَنٌ وَلَا بَيْنَ مَاجَةٍ فِيهِ قَالِ أَيُّ بَنِي كَانَ أَوَّلَ مَنْ جَمَعَ بِنَا
صَلَاةَ الْجُمُعَةِ قَبْلَ مَقْدُورِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْ مَكَّةَ -
قَالَ النِّمَوِيُّ إِنَّ تَجْمِيعَهُمْ هَذَا كَانَ بِرَأْيِهِمْ قَبْلَ
أَنْ تُشْرَعَ الْجُمُعَةُ لِأَمْرِ النَّبِيِّ ﷺ كَمَا يَدُلُّ عَلَيْهِ مُرْسَلُ
ابْنِ سِيرِينَ أَخْرَجَهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ !

۸۹۸- وَعَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ جَمَعَ فِي أَوَّلِ
جُمُعَةٍ حِينَ قَدِمَ الْمَدِينَةَ فِي مَسْجِدِ بَنِي سَالِمٍ فِي
مَسْجِدِ عَاتِكَةَ - رَوَاهُ عُمَرُ بْنُ شُبَّةٍ فِي أَخْبَارِ الْمَدِينَةِ
وَلَمْ يَأْقِفْ عَلَى إِسْنَادِهِ !

قَالَ النِّمَوِيُّ إِنَّ كَثِيرًا مِّنْ أَهْلِ التَّارِيخِ وَالسِّيَرِ

ط م مصنف عبد الرزاق كتاب الجمعة ۱۵۹ باب أول من جمع رقم الحديث ۵۱۴۴
۸۹۸ تاريف المدينة المنورة عمر بن شبة ۶۸

اور ابن ماجہ میں اس حدیث کے یہ الفاظ ہیں، انہوں نے کہا "اے بیٹے! پہلا وہ شخص جس نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے مکہ مکرمہ سے ہجرت کرنے سے پہلے ہمیں جمعہ پڑھایا"
نیموی نے کہا، اُن کا جمعہ پڑھانا جمعہ کے شروع ہونے سے پہلے ان کی اپنی رائے سے تھا، نہ کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے، جیسا کہ اس پر ابن سیرین کی مرسل روایت دلالت کرتی ہے جسے
عبد الرزاق نے نقل کیا ہے۔

۸۹۸- حضرت کعب بن عجرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بنی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ منورہ تشریف
لائے تو آپ نے بنی سالم کی مسجد، مسجد عاتکہ میں پہلا جمعہ پڑھایا۔

یہ حدیث عمر بن شبتہ نے اخبار مدینہ میں نقل کی ہے اور میں اس کی اسناد پر مطلع نہیں ہوا۔

نیموی نے کہا، سیرت نگاروں اور مؤرخین میں بہت سے حضرات نے اس بات کو اختیار کیا ہے جو

محدثنا ابو غسان عن ابن ابی یحییٰ عن عبد الرحمن بن عقیب عن ابان بن عثمان عن کعب بن عجرۃ۔ الخ

اخْتَارُوا مَا فِي هَذَا الْخَبَرِ لِكَيْ يُعَارِضَ بِمَا رَوَاهُ
الْبُخَارِيُّ فِي رَوَايَةٍ حَتَّى نَزَلَ بِهِمْ فِي بَنِي عَمْرِو بْنِ
عَوْفٍ وَذَلِكَ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ مِنْ شَهْرِ رَبِيعِ الْاَوَّلِ وَفِي رَوَايَةٍ
فَاقَامَ فِيهِمْ اَرْبَعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً .

قَالَ النِّيمَوِيُّ وَبَنُو سَالِمٍ كَانَتْ مَحَلَّةً مِنْ مَحَلَّاتِ
الْمَدِينَةِ بِشَيْءٍ مِنَ الْفَصْلِ .

۸۹۹۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّهُمْ كَتَبُوا إِلَى عَسْرِ رضی اللہ عنہ
يَسْأَلُونَهُ عَنِ الْجُمُعَةِ فَكَتَبَ جَمْعُوا حَيْثُ مَا كُنْتُمْ . رَوَاهُ
أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَسَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَأَبْنُ خُزَيْمَةَ
وَالْبَيْهَقِيُّ وَقَالَ هَذَا الْأَشْرُ اسْنَادُهُ حَسَنٌ .

۸۹۹۔ مصنف ابن ابی شیبہ کتاب الصلوات ص ۱۱۱ باب من كان يرى الجمعة في القرى وغيرها
صحيح ابن خزيمة ص ۱۱۱، معرفة السنن والآثار كتاب الجمعة ص ۲۲۲ رقم الحديث ۶۳۳۲۔
محل ص ۵۲، تلخيص الخبير ص ۵۲۔

اس حدیث میں ہے، لیکن یہ اس کے مخالف ہے جو بخاری نے ایک روایت میں نقل کی ہے (بخاری کے
الفاظ یہ ہیں، یہاں تک آپ ان کے پاس بنی عمرو بن عوف میں آئے اور یہ ربیع الاول کا سوموار کا دن تھا
اور ایک روایت میں ہے، تو آپ نے ان میں چودہ رات قیام فرمایا۔

نیروی نے کہا، اور بنو سالم مدینہ منورہ کے محلوں میں سے کچھ فاصلہ پر ایک محلہ تھا۔

۸۹۹۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ لوگوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف خط
لکھا، اُن سے جمعہ کے بارہ میں پوچھا، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لکھا، جہاں بھی ہوں جمعہ پڑھیں گا۔

یہ حدیث ابو بکر بن ابی شیبہ، سعید بن منصور، ابن خزيمة اور بیہقی نے نقل کی ہے اور کہا کہ یہ اثر اس کی

اسناد حسن ہے۔

قَالَ الْعَيْنِيُّ مَعْنَاهُ جَمِعُوا حَيْثُ مَا كُنْتُمْ مِنَ الْأَمْصَارِ
الْآتَرَى أَنَّهُ لَا تَجُوزُ فِي الْبَرَارِيِّ -
قَالَ وَفِي الْبَابِ الْآثَارُ الْآخَرَى لَا تَقُومُ بِمِثْلِهَا الْحُجَّةُ -

بَابُ لَأَجْمَعَةَ الْأَفْرِ مِصْرَ جَامِعِ

۹۰۰۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رضی اللہ عنہ فِي حَدِيثٍ طَوِيلٍ فِي
حُجَّةِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ فَأَجَازَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى آتَى عَرَفَةَ
فَوَجَدَ الْقِبَّةَ قَدْ مُسِرَّتْ لَهُ بِمَرَّةٍ فَتَزَلَّ بِهَا حَتَّى إِذَا
زَاغَتِ الشَّمْسُ أَمَرَ بِالْقُصُورِ فَرُحِلَتْ لَهُ فَأَلَى بَطْنِ الْوَادِي
فَخَطَبَ النَّاسَ إِلَى أَنْ قَالَ ثُمَّ أَدْنَى ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى

یعنی نے کہا، اس کا معنی یہ ہے کہ شہروں میں جہاں بھی تم ہو جمعہ ادا کرو، کیا آپ نہیں دیکھتے کہ جنگلات
میں جمعہ جائز نہیں (اگر حضرت عمرؓ کا قول برہنہ کے لیے عام ہوتا، تو جنگلات میں بھی جائز ہونا چاہیے تھا۔
(نبوی نے کہا) اور اس باب میں دوسرے آثار بھی ہیں ان جیسے آثار سے دلیل قائم نہیں ہوتی۔

باب - جمعہ صرف بڑے شہر میں ہے

۹۰۰۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کے سلسلہ میں ایک لمبی حدیث
میں کہا ”تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آگے بڑھ گئے، یہاں تک آپ عرفہ میں تشریف لائے، تو آپ نے
ایک قبہ دیکھا جو آپ کے لیے دھاری دار چادر سے بنایا گیا، آپ اس میں تشریف فرما ہو گئے، یہاں تک کہ
جب سورج ڈھل گیا آپ نے قصور (آپ کی اونٹنی) کے بارہ میں فرمایا تو آپ کے لیے اُس پر کجاوہ ڈالا گیا
آپ بطن وادی میں تشریف لائے، پھر آپ نے لوگوں کو خطبہ دیا، یہاں تک کہ حضرت جابرؓ نے کہا، پھر
اذان کسی، پھر اقامت کسی تو آپ نے ظہر کی نماز پڑھی، پھر اقامت کسی تو عصر کی نماز پڑھی اور ان دونوں نمازوں

الظُّهْرُ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الْعَصْرَ وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا شَيْئًا
رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

قَالَ النَّيْمَوِيُّ وَكَانَ ذَلِكَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ۔

۹۰۱۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ أَوَّلَ جُمُعَةٍ جُمِعَتْ
بَعْدَ جُمُعَةِ فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي مَسْجِدِ عَبْدِ الْقَيْسِ
بِجَوَازِ مِنَ الْبَحْرَيْنِ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

قَالَ النَّيْمَوِيُّ إِنَّ هَذَا الْأَثَرُ يُتَّفَادُ مِنْهُ أَنَّ الْجُمُعَةَ
تَخُصُّ بِالْمَدَنِ كَالْمَدِينَةِ وَجَوَازًا وَلَا تَجُوزُ فِي الْقُرَى۔

۹۰۲۔ وَعَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ
قَالَ لَا تَشْرِيْقَ وَلَا جُمُعَةَ إِلَّا فِي مِصْرٍ جَامِعٍ۔ رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ

۹۰۰۔ مسلم کتاب الحج ۳۹۶ باب حجة النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔

۹۰۱۔ بخاری کتاب الجمعة ۱۲۱۱ باب الجمعة فی القرى والمدن۔

کے درمیان کوئی نماز نہیں پڑھی۔

یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔ نیمیوی نے کہا اور یہ جمعہ کا دن تھا۔

۹۰۱۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں جمعہ کے بعد سب سے
پہلے بحرین کے جوازی (جگہ کا نام) میں مسجد عبد القیس میں جمعہ کی نماز پڑھی گئی۔“
یہ حدیث بخاری نے نقل کی ہے۔

نیمیوی نے کہا، اس اثر سے یہ بات سمجھ آتی ہے کہ جمعہ مدینہ اور جوازا جیسے شہروں کے ساتھ خاص تھا

دیہات میں جائز نہیں۔

۹۰۲۔ ابو عبد الرحمن السلمی سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا، ”جمعہ، تشریق جامع مسجد کے

سوا درست نہیں۔“

وَأَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ يَهُيَىٰ فِي الْمَعْرِفَةِ وَهُوَ أَشْرُ صَحِيحٌ .

۹۰۳. وَعَنِ الْحَسَنِ وَمُحَمَّدٍ أَنَّهُمَا قَالَا الْجُمُعَةُ فِي الْأَمْصَارِ رَوَاهُ أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاسْنَادُهُ صَحِيحٌ .

بَابُ الْفُسْلِ لِلْجُمُعَةِ

۹۰۴. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِذَا أَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ يَأْتِيَ الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ

۹۰۲ مصنف عبد الرزاق کتاب الجمعة ص ۱۶۱ باب القرائی الصغار من قسم ۵۵۵، مصنف ابن ابی شیبہ کتاب الصلوات ص ۱۱۱ من قال لا جمعة ولا تشریق... الخ، سنن الکبریٰ للبیہقی کتاب الصلوة ص ۱۶۱ باب عدد الذین اذا كانوا فی قریة... الخ - معرفة السنن والآثار کتاب الجمعة ص ۳۱۳ رقم الحديث ۳۳۳۳ -
۹۰۳ مصنف ابن ابی شیبہ کتاب الصلوات ص ۱۱۱ باب من قال لا جمعة ولا تشریق الاف مصر جامع .

یہ حدیث عبد الرزاق اور ابو بکر بن ابی شیبہ اور بیہقی نے معرفت میں نقل کی ہے اور یہ ائمہ صحیح ہے۔

۹۰۳۔ حسن بصری اور محمد بن سیرین نے کہا ”جمعہ شہروں میں ہے“

یہ حدیث ابو بکر بن ابی شیبہ نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

باب - جمعہ کے لیے غسل

۹۰۴۔ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ”تم میں سے کوئی جب جمعہ پڑھنے کے لیے اُتے تو اُسے غسل کر لینا چاہیے۔“

رَوَاهُ الشَّيْخَانِ -

۹۰۵۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا رَوَى النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَتْ كَانَ النَّاسُ يَنْتَابُونَ الْجُمُعَةَ مِنْ مَنَازِلِهِمْ وَالْعَوَالِي فَيَأْتُونَ فِي الْغُبَارِ فَيُصِيبُهُمُ الْغُبَارُ وَالْعَرَقُ فَيَخْرُجُ مِنْهُمْ الْعَرَقُ فَاتَى رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم إِنْسَانٌ مِنْهُمْ وَهُوَ عِنْدِي فَقَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم لَوْ أَنَّكُمْ تَطَهَّرْتُمْ لَيَوْمِكُمْ هَذَا رَوَاهُ الشَّيْخَانِ -

۹۰۶۔ وَعَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ النَّاسُ أَهْلَ عَمَلٍ وَلَمْ تَكُنْ لَهُمْ كَفَاهُ فَكَانُوا يَكُونُ لَهُمْ تَفَلُّ فَيَقِيلُ لَهُمْ لَوْ اغْتَسَلْتُمْ

۹۰۴۔ مسلم کتاب الجمعة ۲۹۹ واللفظ له، بخاری کتاب الجمعة ۳۱۱ باب فضل الغسل يوم الجمعة -

۹۰۵۔ مسلم کتاب الجمعة ۲۸۱، بخاری کتاب الجمعة ۳۱۱ باب من أين تولى الجمعة -

یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے۔

۹۰۵۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا، لوگ اپنے ٹھکانوں اور مضامات سے باری باری جمعہ کے لیے آتے تھے، وہ گرد و غبار میں آتے تو انہیں پسینہ اور غبار لگتا، پھر ان سے پسینہ نکلتا، ان میں سے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا، اس وقت آپ میرے پاس تشریف فرما تھے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اگر کاش تم اپنے اس دن کے لیے غسل کر لیتے"

یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے۔

۹۰۶۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا "لوگ محنت و مزدوری والے تھے اور ان کے پاس کوئی جمع کی ہوئی چیز نہ تھی (یعنی روز کھاتے کھاتے اور اس وجہ سے جمعہ کو بھی کام کرتے) تو ان سے بواٹھتی،

يَوْمَ الْجُمُعَةِ - رَوَاهُ الشَّيْخَانِ -

۹۰۷۔ وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ تَوَضَّأَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِيهَا وَلَعِمَتْ وَمِنْ اغْتَسَلَ فَالْفُضْلُ أَفْضَلُ رَوَاهُ الثَّلَاثَةُ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ حَدِيثٌ حَسَنٌ -

۹۰۸۔ وَعَنْ عِكْرَمَةَ أَنَّ أَنَسًا مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ جَاءُوا فَقَالُوا يَا ابْنَ عَبَّاسٍ أَتَرَى الْغُسْلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاجِبًا قَالَ لَا وَلَكِنَّهُ أَطْهَرُ وَخَيْرٌ لِمَنْ اغْتَسَلَ وَمَنْ لَمْ يَغْتَسِلْ فَلَيْسَ عَلَيْهِ بِوَاجِبٍ وَسَأَخْبِرُكُمْ كَيْفَ بَدَأَ الْغُسْلُ كَانَ النَّاسُ مَجْهُودِينَ

۹۰۶۔ مسلم کتاب الجمعة ۲، بخاری کتاب الجمعة ۱۲۳ باب وقت الجمعة اذا زالت الشمس -

۹۰۷۔ ترمذی ابواب الجمعة ۱۱۱ باب فی الوضوء یوم الجمعة، ابوداؤد کتاب الطہارة ۱۱۱ باب الرخصة فی ترك الغسل یوم الجمعة، نسائی کتاب الجمعة ۱۱۱ باب الرخصة فی ترك الغسل یوم الجمعة -

ان سے کہا گیا، کاش تم جمعہ کے دن غسل کر لو۔

یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے۔

۹۰۷۔ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جس نے جمعہ کے دن وضو کیا تو یہ (خصلت) اچھی ہے اور جس نے غسل کیا تو غسل افضل ہے۔"

یہ حدیث اصحاب ثلاثہ نے نقل کی ہے اور ترمذی نے کہا، یہ حدیث حسن ہے۔

۹۰۸۔ عکرمہ سے روایت ہے کہ عراقیوں میں کچھ لوگوں نے آکر کہا، اے ابن عباس! تمہارے خیال میں جمعہ کے روز غسل واجب ہے؟ ابن عباس نے کہا، نہیں، لیکن بہت زیادہ پاکیزہ کام ہے اور غسل کرنے والے کے لیے بہتر ہے اور جس نے غسل نہ کیا، تو اس پر واجب نہیں اور میں تمہیں بتاتا ہوں کہ یہ غسل کیسے شروع

يَلْبَسُونَ الصُّوفَ وَيَعْمَلُونَ عَلَى ظُهُورِهِمْ وَكَانَ مَسْجِدُهُمْ
ضَيْقًا مُقَارِبَ السَّقْفِ إِنَّمَا هُوَ عَرِيضٌ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ فِي يَوْمٍ حَارٍ وَعَرَقَ النَّاسُ فِي ذَلِكَ الصُّوفِ
حَتَّى تَارَتْ مِنْهُمْ رِيَا حُ إِذَى بِذَلِكَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا فَلَمَّا وَجَدَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تِلْكَ الرِّيحَ قَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِذَا كَانَ هَذَا
الْيَوْمَ فَاغْتَسِلُوا وَلَيُمَسَّ أَحَدُكُمْ أَفْضَلَ مَا يَجِدُ مِنْ
دُهْنِهِ وَطَيِّبِهِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ﷺ شَوْجَاءُ اللَّهِ تَعَالَى
ذِكْرُهُ بِالْخَيْرِ وَلَيْسُوا غَيْرَ الصُّوفِ وَكَفُّوا الْعَمَلَ وَوَسَّعَ
مَسْجِدَهُمْ وَذَهَبَ بَعْضُ الَّذِي كَانَ يُؤَدِّي بَعْضُهُمْ بَعْضًا
مِّنَ الْعَرَقِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتَّحَاوِيُّ وَقَالَ الْحَافِظُ إِسْنَادُهُ
حَسَنٌ

۹۰۸ ابوداؤد کتاب الطہارۃ ۴۱۱ باب الرخضۃ فی ترک الغسل یوم الجمعة، طحاوی
کتاب الطہارۃ ۴۱۱ باب غسل یوم الجمعة -

ہوا، لوگ محنتی تھے، اون کے کپڑے پہنتے تھے، اپنی پشتوں پر بوجھ اٹھاتے تھے، ان کی مسجد تنگ تھی،
(مسجد کی چھت قریب (پہنچی) تھی، یقیناً وہ ایک جھونپڑی تھی، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک گرم دن میں
تشریف لائے، لوگوں کو اس اون (کے لباس) میں پسینہ آگیا، یہاں تک کہ ان سے (پسینہ کی) بوبھیل گئی
اس وجہ سے انہیں ایک دوسرے سے تکلیف پہنچی (تکلیف کا سبب بنے) جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے یہ بوجھ دوسرے فرمایا، تو فرمایا "اے لوگو جب یہ دن ہو تو غسل کر لو، اور تم میں سے جس کسی کو اپنے اچھے تیل
یا خوشبو میں سے جو ملے لگائے" ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا، پھر اللہ تعالیٰ نے جمعہ کا ذکر اچھے طریقہ پر فرمایا
اور لوگوں نے غیر اون کی کپڑے پہنے اور کام کاج سے رک گئے، اپنی مسجد کشادہ کی اور پسینہ کی وجہ سے جو ایک
دوسرے کو تکلیف پہنچتی تھی ختم ہو گئی۔

یہ حدیث ابوداؤد اور طحاوی نے نقل کی ہے اور حافظ نے کہا ہے۔ اس کی اسناد صحیح ہے۔

۹۰۹۔ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ قَالَ مِنَ السَّنَةِ الْفُسْلُ
يَوْمَ الْجُمُعَةِ - رَوَاهُ الْبَزَّازُ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ -

بَابُ السَّوَالِ لِلْجُمُعَةِ

۹۱۰۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم
فِي جُمُعَةٍ مِّنَ الْجَمْعِ مَعَاشَرُ الْمُسْلِمِينَ إِنَّ هَذَا يَوْمٌ
جَعَلَهُ اللَّهُ لَكُمْ عِيْدًا فَاغْتَسِلُوا وَعَلَيْكُمْ بِالسَّوَالِ - رَوَاهُ
الطَّبْرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ وَالصَّغِيرِ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ -

۹۰۹ کشف الاستار عن زوائد البزار ابواب الجمعة ۳/۱۱۳ باب من السنة الفسل
يوم الجمعة -

۹۱۰ مجمع الزوائد كتاب الصلوة ۳/۱۱۳ باب حقوق الجمعة من الفسل والطيب
ونحو ذلك ، المعجم الصغير للطبرانی ۱۲/۱۱۳ - المعجم الاوسط ۲۵۹/۳۲۵۷ -

۹۰۹۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا، جمعہ کے دن غسل کرنا سنت میں سے ہے۔ یہ حدیث بزار نے نقل کی
ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

باب - جمعہ کے لیے مسواک کرنا

۹۱۰۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعوں میں سے ایک جمعہ میں
فرمایا ”اے مسلمانوں کی جماعت! بلاشبہ یہ دن اللہ تعالیٰ نے اس دن کو تمہارے لیے عید بنایا ہے، لہذا تم
غسل کرو اور مسواک ضرور کرو۔“

یہ حدیث طبرانی نے اوسط اور صغیر میں نقل کی ہے۔ اور اس کی سند صحیح ہے۔

بَابُ الطَّيِّبِ وَالتَّجَمُّلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

۹۱۱۔ عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَا يَغْتَسِلُ رَجُلٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَيَتَطَهَّرُ مَا اسْتَطَاعَ مِنَ الطُّهْرِ وَيَدَّهْنُ مِنْ دُهْنِهِ أَوْ يَمَسُّ مِنْ طِيبٍ يَتَّبِعُهُ ثَمَّ يَخْرُجُ فَلَا يُفْرِقُ بَيْنَ اثْنَيْنِ ثَمَّ يُصَلِّي مَا كُتِبَ لَهُ ثَمَّ يَنْصِتُ إِذَا تَكَلَّمَ الْأَمِيرُ الْأَغْفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْأُخْرَى. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۹۱۲۔ وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَا سَلْمَانُ هَلْ تَدْرِي مَا يَوْمُ الْجُمُعَةِ قُلْتُ هُوَ الَّذِي جَمَعَ اللَّهُ فِيهِ أَبَاكَ أَوْ أَبَوَيْكَ قَالَ

۹۱۱ بخاری کتاب الجمعة ۱۲ باب الذم للجمعة -

باب - جمع کے دن زینت اختیار کرنا اور خوشبو لگانا

۹۱۱۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے کہا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو شخص بھی جمعہ کے دن غسل کرے اور جتنی طہارت حاصل کرے کی طاقت رکھتا ہے، طہارت حاصل کرے اور اپنے استعمال کے تیل میں سے تیل لگائے یا اپنے گھر کی (استعمال کی جانے والی) خوشبو لگائے، پھر نکلے، تو دو آدمیوں کے درمیان جدائی نہ ڈالے (یعنی جہاں جگہ ملے بیٹھ جائے، آدمیوں میں گھسٹ کر نہ بیٹھے) پھر نماز پڑھے، جو اس کے لیے فرض کی گئی ہے، پھر جب اہم نے کلام (خطبہ) شروع کی، تو خاموش رہے، اس کے لیے اس جمعہ سے دوسرے جمعہ تک کے گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔"

یہ حدیث بخاری نے نقل کی ہے۔

۹۱۲۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے کہا "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اے سلمان! جانتے ہو جمعہ کا دن کیا ہے؟ میں نے عرض کیا، وہ دن ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے آپ کے والد کو یا والدین کو اکٹھا فرمایا،

لَا وَلَكِنْ أَحَدٌ ثَلَاثَ عَشْرَ يَوْمٍ الْجُمُعَةِ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَتَطَهَّرُ وَيَلْبَسُ
أَحْسَنَ ثِيَابِهِ وَيَتَطَيَّبُ مِنْ طِيبٍ أَهْلِيهِ إِنْ كَانَ لَهُ طِيبٌ
وَالْأَمَاءُ شَوْ يَأْتِي الْمَسْجِدَ فَيَنْصِتُ حَتَّى يَخْرُجَ
الْإِمَامُ شَوْ يُصَلِّي إِلَّا كَانَتْ كَفَّارَةً لَهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ
الْجُمُعَةِ الْآخَرَى مَا اجْتَنِبْتَ الْمَقْتَلَةَ وَذَلِكَ الدَّهْرُ كُلُّهُ رَوَاهُ
الطَّبْرَانِيُّ وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ إِسْنَادُهُ حَسَنٌ -

۹۱۳۔ وَعَنْ أَبِي أَيُّوبَ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ مَنْ
اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَمَسَّ مِنْ طِيبٍ إِنْ كَانَ عِنْدَهُ وَلَيْسَ مِنْ
أَحْسَنِ ثِيَابِهِ شَوْ خَرَجَ وَعَلَيْهِ السَّكِينَةُ حَتَّى يَأْتِيَ الْمَسْجِدَ فَيَرْكَعُ

۹۱۲ المعجم الكبير للطبرانی ۲۳۴ رقم الحديث ۶۰۸۹ مجمع الزوائد كتاب
الصلوة ۲۴۱ باب حقوق الجمعة -

آپ نے فرمایا "نہیں لیکن میں نہیں جمعہ کے دن کے بارہ میں بتاتا ہوں، جو مسلمان بھی طہارت حاصل کرے
اپنے اچھے کپڑے پہنے، اپنے گھر کی خوشبو میں سے خوشبو استعمال کرے، اگر ان کے پاس خوشبو ہو، ورنہ سادہ،
پانی (سے غسل کرے) پھر مسجد میں اگر امام کے آنے تک خاموش رہے، پھر (جماعت کے ساتھ) نماز پڑھے
تو یہ اس کے لیے اس جمعہ سے دوسرے جمعہ تک کفارہ ہوگا، جب تک کہ تو تکلیف دینے کی جگہ سے بچے
(یعنی جہاں جگہ ملے بیٹھ جائے، کسی کو تکلیف نہ پہنچائے) اور یہ تمام زمانہ (ہی میں ثواب ملتا ہے)۔

یہ حدیث طبرانی نے نقل کی ہے اور بیہقی نے کہا، اس کی اسناد حسن ہے۔

۹۱۳۔ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے کہا، میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوتے
سنا "جس نے جمعہ کے دن غسل کیا، اگر اس کے پاس ہو تو خوشبو لگائی اور اپنے اچھے کپڑے پہنے، پھر طہارت
ہوتے ہوئے (جمعہ کے لیے) نکلا، یہاں تک کہ مسجد میں آکر اگر اس کو موقع ملا، تو نماز پڑھ لی اور کسی کو

إِنْ بَدَأَ اللَّهُ وَلَمْ يُؤْذِ أَحَدًا شَرًّا أَفْضَتْ إِذَا أَخْرَجَ إِمَامُهُ حَتَّى يُصَلِّيَ
كَانَتْ كَفَّارَةً لَهُ لِمَا بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْآخَرَى رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتَّيْمِيُّ
وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ -

بَابُ فِي فَضْلِ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

۹۱۴- عَنْ أَوْسِ بْنِ أَوْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ
مَنْ أَفْضَلَ أَيَّامِكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِيهِ خُلِقَ آدَمُ وَفِيهِ قُبُضَ
وَفِيهِ النَّفْخَةُ وَفِيهِ الصَّعْقَةُ فَأَكْثَرُوا عَلَى مِنَ الصَّلَاةِ فِيهِ
فَإِنْ صَلَّوْتَكُمْ مَعْرُوضَةً عَلَى قَالَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَيْفَ

۹۱۳- مسند احمد ميں، المعجم الكبير للطبرانی ص ۱۳۱ رقم الحديث ۴۰۰ ،
مجمع الزوائد كتاب الصلوة ص ۱۳۱ باب حقوق الجمعة ... الخ -

تکلیف نہ دی، پھر اپنے امام کے آنے تک خاموش رہا، یہاں تک کہ اس نے نماز پڑھ لی، تو اس کے لیے اس
جمعہ سے دوسرے جمعہ تک کفارہ ہوگا۔

یہ حدیث احمد اور طبرانی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

باب جمعہ کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کی فضیلت

۹۱۴- حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "بلاشبہ تمہارے
دنوں میں افضل دن جمعہ ہے۔ اس میں حضرت آدم علیہ السلام پیدا کیے گئے، اسی دن وفات دے گئے
اور اسی میں صور پھونکا جائے گا اور اسی میں (دوبارہ) صور پھونکا جائے گا، تو تم اس دن مجھ پر کثرت
سے درود بھیجو، بلاشبہ تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے (حضرت اوس نے) کہا، لوگوں نے عرض کیا اے

تَعَرَّضَ صَلَواتُنا عَلَیْكَ وَقَدْ أُرِمْتَ قَالَ يَقُولُونَ بَلَّیْتَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ
عَزَّ وَجَلَّ حَرَّمَ عَلَی الْأَرْضِ أَجْسَادَ الْأَنْبِیاءِ - رَوَاهُ الْخُمْسَةُ إِلَّا
السَّيِّمَذَنِيَّ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ -

بَابُ مَنْ أَجَازَ الْجُمُعَةَ قَبْلَ الزَّوَالِ

۹۱۵۔ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رضی اللہ عنہ قَالَ كُنَّا نَصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ

۹۱۴ ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ منہا باب تفریع البواب الجمعة ، نسائی کتاب الجمعة
۲۳۲ باب اکثار الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم الجمعة ، ابن ماجہ البواب
اقامة الصلوات منہا باب فی فضل الجمعة ، مسند احمد منہا ، مستدرک حاکم کتاب
الجمعة منہا ۲۴۱ باب الامر بکثرة الصلاة فی الجمعة -

اللہ تعالیٰ کے پیغمبر! آپ پر ہمارا درود کیسے پیش کیا جائے گا، جب کہ آپ بوسیدہ ہو چکے ہوں گے، آپ
نے فرمایا "بلاشبہ اللہ عز وجل نے زمین پر انبیاء (علیہم السلام) کے اجسام حرام کر دیے ہیں۔
یہ حدیث ترمذی کے علاوہ اصحاب خمسہ نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

باب۔ جس نے زوال سے پہلے جمعہ پڑھنے کی اجازت دی ہے

۹۱۵۔ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ نے کہا، "ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جمعہ کی نماز پڑھتے

۱۔ لاوی کو شک ہے کہ لوگوں نے ارمت کیلئے بیت معنی دونوں کا ایک ہے۔

۹۱۵۔ قولہ نستظل جبہ یعنی دیواریں چھوٹی ہونے کی وجہ سے اس قدر سایہ نہیں ہوتا تھا کہ ہم اس میں چل سکیں، یہ مطلب
نہیں کہ زوال سے پہلے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نماز جمعہ پڑھتے تھے، کیونکہ بخاری و مسلم کی حدیث (جو مسئلہ پر آ رہی ہے)،
میں صراحت ہے کہ آپ زوال کے بعد جمعہ ادا فرماتے تھے۔

الْجُمُعَةِ ثُمَّ نَضَرَفُ وَلَيْسَ لِلْحَيْطَانِ ظِلٌّ نَسْتَظِلُّ بِهِ
رَوَاهُ الشَّيْخَانِ -

۹۱۶. وَعَنْ سَهْلٍ رضی اللہ عنہ قَالَ مَا كُنَّا نَقِيلُ وَلَا نَتَغَدَّى إِلَّا بَعْدَ
الْجُمُعَةِ - رَوَاهُ الْجَمَاعَةُ وَزَادَ مُسْلِمٌ فِي رِوَايَةٍ وَأَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ
فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ -

۹۱۷. وَعَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ كُنَّا نَصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ الْجُمُعَةَ

۹۱۵ بخاری کتاب المغازی ص ۵۹۹ باب غزوة الحديبية ، مسلم کتاب الجمعة ص ۲۸۳ -
۹۱۶ بخاری کتاب الجمعة ص ۱۲۴ باب قول الله عز وجل فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلَاةُ... الخ ،
مسلم کتاب الجمعة ص ۲۸۳ ، ترمذی ابواب الجمعة ص ۱۱۸ باب في القائلة يوم الجمعة
البوداء کتاب الصلوة ص ۱۵۴ باب وقت الجمعة ، مسند احمد ص ۳۳۶ ، مصنف ابن ابی شیبہ
کتاب الصلوات ص ۱۱۸ باب من كان يقيل بعد الجمعة -

پھر ہم فارغ ہو کر واپس آتے اور ابھی تک دیواروں کا سایہ نہیں ہوتا تھا کہ جس کی اوٹ میں ہم سایہ پکڑتے
(یعنی اس کے سایہ میں چل کر دھوپ سے بچتے)۔
یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے۔

۹۱۶۔ حضرت سہل رضی اللہ عنہ نے کہا، ”ہم جمعہ کے بعد دوپہر کا کھانا کھاتے اور قیلولہ (دوپہر کو سونا) کرتے تھے“
یہ حدیث محدثین کی جماعت نے نقل کی ہے۔ مسلم نے ایک روایت میں احمد اور ترمذی نے یہ الفاظ
زیادہ نقل کیے ہیں ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں“۔

۹۱۷۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا، ”ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جمعہ پڑھتے، پھر آرام کی جگہ آ کر
۹۱۶۔ صحابہ کرامؓ بال اور ناخن تراشنا، غسل کرنا، لباس تبدیل کرنا وغیرہ، جمعہ کی تیاری کے کاموں میں مشغول ہوتے تھے، اس
لیے کھانے اور آرام کا وقت نہیں ملتا تھا، لہذا کھانا اور آرام جمعہ کے بعد ہوتا تھا، چونکہ عام دنوں کھانا اور قیلولہ زوال سے پہلے
ہوتا تھا۔ اس لیے اہتمام کے ساتھ اس کا ذکر کرتے ہیں، یہ طلب نہیں کہ جمعہ زوال سے پہلے ہوتا تھا۔ پھر قیلولہ اور کھانا بھی حسب
معمول زوال سے پہلے۔

ثُمَّ نَرْجِعُ إِلَى الْقَائِلَةِ فَنَقِيلُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ خَرِشٍ.
 ۹۱۸۔ وَعَنْ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَأَلَ مَتَّى كَانَ رَسُولُ اللَّهِ
 ﷺ يُصَلِّي الْجُمُعَةَ قَالَ كَانَ يُصَلِّي ثُمَّ نَذَّهَبُ إِلَى
 جَمَالِنَا فَنَرِيحُهَا زَادَ عَبْدُ اللَّهِ فِي حَدِيثِهِ حِينَ تَزُولُ
 الشَّمْسُ يَعْنِي التَّوَاضُّعَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۹۱۹۔ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ السَّيْدَانِ السُّلَمِيِّ قَالَ شَهِدْتُ يَوْمَ
 الْجُمُعَةِ مَعَ أَبِي بَكْرٍ ﷺ فَكَانَتْ صَلَوَتُهُ وَخُطْبَتُهُ قَبْلَ
 نِصْفِ النَّهَارِ ثُمَّ شَهِدْتُهَا مَعَ عُمَرَ ﷺ فَكَانَتْ صَلَوَتُهُ

۹۱۷۔ مستد احمد ۲۳۴، بخاری کتاب الجمعة ۱۲۸ باب القائلة بعد الجمعة.
 ۹۱۸۔ مسلم کتاب الجمعة ۲۸۳ وفي نسخة المسلموعندى "عن جعفر بن أبيه" الله
 سأل جابر بن عبد الله متى كان... الخ -

قیلولہ (دوپہ کو آرام) کرتے۔

یہ حدیث احمد اور بخاری نے نقل کی ہے۔

۹۱۸۔ حضرت جعفر نے بواسطہ اپنے والد روایت کیا کہ انہوں نے پوچھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کب جمعہ پڑھتے تھے، انہوں نے کہا، آپ جمعہ پڑھتے، پھر ہم اپنے اونٹوں کی طرف جلتے اور انہیں آرام
 کے لیے چھوڑ دیتے۔ عبد اللہ نے اپنی حدیث میں یہ الفاظ زیادہ نقل کیے ہیں، جب سورج ڈھل جاتا (تو وہ
 آرام پاتے) یعنی پانی لانے والے اونٹ۔

یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

۹۱۹۔ عبد اللہ بن السیدان السلمی نے کہا، میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ جمعہ پڑھنے کے
 لیے حاضر ہوا، تو ان کی نماز اور خطبہ نصف النہار (زوال) سے پہلے تھا، پھر میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ
 کے ساتھ جمعہ کے لیے حاضر ہوا، تو ان کی نماز اور خطبہ یہاں تک تھا کہ میں کستا تھا، آدھا دن (زوال) ہو

وَحُطِبَتْهُ إِلَى أَنْ أَقُولَ انْتَصَفَ النَّهَارُ ثُمَّ شَهِدْتُهَا مَعَ
عُثْمَانَ رضی اللہ عنہ فَكَانَتْ صَلَوتُهُ وَحُطِبَتْهُ إِلَيَّ أَنْ أَقُولَ
زَالَ النَّهَارُ فَمَا رَأَيْتُ عَابَ ذَلِكَ وَلَا أَنْكَرَهُ. رَوَاهُ الدَّارِقُطْنِيُّ
وَأَخَرُونَ وَإِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ.

۹۲۰۔ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ صَلَّى بِنَا عَبْدُ اللَّهِ يَعْزِي
ابْنَ مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ الْجُمُعَةَ صُحْبِي وَقَالَ خَشِيتُ عَلَيْكُمْ الْحَرَ
رَوَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْنَادُهُ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ.
۹۲۱۔ وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ صَلَّى بِنَا مَعَاوِيَةَ رضی اللہ عنہ

۹۱۹ سنن الدارقطنی کتاب الجمعة ص ۱۱۱ باب صلاة الجمعة قبل نصف النهار۔

۹۲۰ مصنف ابن ابی شیبہ کتاب الصلوات ص ۱۱۱ باب من كان يقبل بعد الجمعة... الخ۔

چکا ہے، پھر میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے ساتھ جمعہ کے لیے حاضر ہوا تو ان کی نماز اور خطبہ یہاں تک
تھا کہ میں کہتا تھا دن ڈھل چکا ہے تو میں نے نہیں دیکھا کہ انہوں نے اسے عیب قرار دیا اور نہ ہی پالندہ بجا
یہ حدیث دارقطنی اور دیگر محدثین نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد ضعیف ہے۔

۹۲۰۔ حضرت عبداللہ بن سلمہ نے کہا ”ہمیں عبداللہ یعنی ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے دوپہر سے پہلے جمعہ کی
نماز پڑھائی اور کہا ”میں تم پر گرمی کا خوف کھاتا ہوں“

یہ حدیث ابوبکر بن ابی شیبہ نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد قوی نہیں ہے۔

۹۲۱۔ سعید بن سوید نے کہا ”حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے ہمیں دوپہر سے پہلے جمعہ پڑھایا“

۹۱۹۔ اس کی سند میں عبداللہ بن سیدان المطرودی ہے، امام بخاری کہتے ہیں اس کی حدیث میں بیرونی مذکور ہے۔

لا لکائی کہتے ہیں مہول ہے۔ (لاحجۃ فیہ (میزان الاعتدال ص ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸)

۹۲۰۔ عبداللہ بن سلمہ کا حافظ کمزور ہو گیا تھا اس وجہ سے یہ حدیث یس بالقوی ہے۔

۹۲۱۔ سعید بن سوید کمزور راوی ہے، امام بخاری کہتے ہیں، لا یستابع فی حدیثہ (میزان الاعتدال ص ۲۳۹، ۲۴۰)

الْجُمُعَةِ ضَعِيَ رَوَاهُ أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَسَعِيدُ
 بْنُ سُوَيْدٍ ذَكَرَهُ ابْنُ عَدِيٍّ فِي الضُّعْفَاءِ .
 ۹۲۲. وَعَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كَانَ سَعْدٌ يَقِيلُ بَعْدَ الْجُمُعَةِ
 رَوَاهُ أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاسْنَادُهُ صَحِيحٌ وَهَذَا الْأَثَرُ
 لَاحْتِجَةٌ لَهُمْ فِيهِ .

بَابُ فِي التَّجْمِيعِ بَعْدَ الزَّوَالِ

۹۲۳. عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَخْبِرْنِي
 عَنِ الصَّلَاةِ قَالَ صَلَّى صَلَاةَ الصُّبْحِ ثُمَّ أَقْصَرَ عَنِ

۹۲۱ مصنف ابن ابی شیبہ کتاب الصلوات ص ۲۱۰ باب من کان یقیل بعد الجمعة... الخ، الكامل فی ضعفاء الرجال
 لابن عدی ۱۲۳۳ -
 ۹۲۲ مصنف ابن ابی شیبہ کتاب الصلوات ص ۲۱۰ باب من کان یقیل بعد الجمعة... الخ .

یہ حدیث ابو بکر بن ابی شیبہ نے نقل کی ہے اور سعید بن سوید کا ذکر ابن عدی نے ضعفاء میں کیا ہے۔
 ۹۲۲۔ مصعب بن سعد نے کہا "حضرت سعد رضی اللہ عنہ جمعہ کے بعد قیلو کہ کرتے تھے۔"
 یہ حدیث ابو بکر بن ابی شیبہ نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔ اس اثر میں ان (زوال سے پہلے
 جمعہ کے قائلین) کے لیے کوئی دلیل نہیں۔

باب۔ زوال کے بعد جمعہ پڑھنا

۹۲۳۔ حضرت عمر ذہب بن عبسہ رضی اللہ عنہ نے کہا "میں نے عرض کیا، اے اللہ تعالیٰ کے نبی! مجھے نماز کے بارہ
 میں بتائیں، آپ نے فرمایا "صبح کی نماز پڑھو پھر نماز سے رک جاؤ، یہاں تک کہ سورج طلوع ہو جائے اور

الصَّلَاةَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَتَرْتَفِعَ فَإِنَّهَا تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ وَحِينَئِذٍ يَسْجُدُ لَهَا الْكَفَّارُ ثُمَّ صَلَّى فَإِنَّ الصَّلَاةَ مَشْهُودَةٌ مَحْضُورَةٌ حَتَّى يَسْتَقِلَّ الظِّلُّ بِالرُّمَحِ ثُمَّ اقْصُرْ عَنِ الصَّلَاةِ فَإِنَّ حِينَئِذٍ تُسَجَّرُ جَهَنَّمُ فَإِذَا أَقْبَلَ الْفَيْءُ فَصَلِّ فَإِنَّ الصَّلَاةَ مَشْهُودَةٌ مَحْضُورَةٌ حَتَّى تُصَلِّيَ الْعَصْرَ الْحَدِيثُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَمُسْلِمٌ وَآخَرُونَ .

۹۲۴۔ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ وَقْتُ الظُّهْرِ إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ وَكَانَ ظِلُّ الرَّجُلِ كَطُولِهِ مَا لَمْ تَحْضُرِ الْعَصْرُ الْحَدِيثُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

۹۲۳ مسند احمد رحمہ اللہ ، مسند کتاب فضائل القرآن ج ۱ باب الاوقات التي نهى عن الصلوة فيها .

۹۲۴ مسند کتاب المساجد ج ۱ باب الاوقات الصلوات الخمس .

بند ہو جائے ، بلاشبہ وہ شیطان کے دو سینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے اور اس وقت اسے کفار بچہ نہتے ہیں ، پھر نماز پڑھو ، بلاشبہ اس وقت کی نماز گواہی دی ہوئی ، حاضر کی ہوئی (مقبول) ہے ، یہاں تک کہ سایہ نیچے سے کم ہو جائے (یعنی ہر چیز کا سایہ کم از کم ہو جائے اور یہ سایہ اصلی ہے) پھر نماز سے رک جاؤ ، بلاشبہ اس وقت جہنم بھڑکانے لگتی ہے ، پس جب سایہ ڈھل جائے ، تو نماز پڑھو ، بلاشبہ نماز گواہی دی ہوئی ، حاضر کی ہوئی (مقبول) ہے ، یہاں تک کہ تم عصر کی نماز پڑھ لو ، آخر حدیث تک بیان کیا ۔

یہ حدیث احمد ، مسلم اور دیگر محدثین نے نقل کی ہے ۔

۹۲۳۔ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”ظہر کا وقت (ہے) جب سورج ڈھل جاتے ، اور آدمی کا سایہ اس کے قد جتنا ہو جائے ، عصر کا وقت آنے تک ہے“ یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے ۔

۹۲۵۔ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رضی اللہ عنہ قَالَ سَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ وَقْتِ الصَّلَاةِ فَلَمَّا دَلَّكَتِ الشَّمْسُ أَذَانَ بِلَالٍ الظُّهْرِ فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَأَقَامَ الصَّلَاةَ الْحَدِيثَ أَخْرَجَهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ إِسْنَادُهُ حَسَنٌ۔

۹۲۶۔ وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رضی اللہ عنہ قَالَ كُنَّا نَجْمِعُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ نَرْجِعُ نَتَّبِعُ الْفَيْءَ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ۔

۹۲۷۔ وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي الْجُمُعَةَ حِينَ تَمِيلُ الشَّمْسُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۹۲۵ المعجم الاوسط ج ۲، رقم ۶۸۳، مجمع الزوائد كتاب الصلوة ص ۲۷۷ باب الوقت نقلًا عن الطبرانی في الاوسط۔

۹۲۶ مسلم كتاب الجمعة ص ۲۸۳، بخاری كتاب المغازی ص ۵۹۹ باب غزوة الحديبية۔

۹۲۷ بخاری كتاب الجمعة ص ۲۳۱ باب وقت الجمعة اذا زالت الشمس۔

۹۲۵ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہا ”ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز کے وقت کے بارہ میں پوچھا، پس جب سورج ڈھلا حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے ظہر کی اذان کی، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں کہا تو انہوں نے نماز کے لیے اقامت کی“ آخر حدیث تک بیان کیا۔
یہ حدیث طبرانی نے اوسط میں نقل کی ہے، ہیشی نے کہا، اس کی اسناد حسن ہے۔

۹۲۶ حضرت سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ نے کہا، ”ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جمعہ ادا کرنے جب کہ سورج ڈھل جاتا، پھر ہم سایہ تلاش کرتے ہوئے لوٹے (یعنی جہاں کسی دیوار کا سایہ ہوتا، اس میں چلنے کی کوشش کرتے) یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے۔

۹۲۷ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بنی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سورج ڈھل جاتا تو جمعہ ادا فرماتے تھے“ یہ حدیث بخاری نے نقل کی ہے۔

۹۲۸۔ وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ صَلَّى الْجُمُعَةَ فَتَرْجِعُ وَمَا نَجِدُ فَيَأْتِي نَسْطِلُ بِهِ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ وَقَالَ فِي التَّلْخِصِ إِسْنَادُهُ حَسَنٌ -

۹۲۹۔ وَعَنْ مَالِكِ بْنِ أَبِي عَامِرٍ أَنَّهُ قَالَ أَرَى طَنْفَسَةَ لِعَقِيلِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ يَوْمَ الْجُمُعَةِ تُطْرَحُ إِلَى جِدَارِ الْمَسْجِدِ فَإِذَا غَشَى الطَنْفَسَةَ كُلُّهَا ظِلُّ الْحِجَةِ أُرِيخَرَجَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَصَلَّى الْجُمُعَةَ قَالَ شَوْ تَرْجِعُ بَعْدَ صَلَاةِ الْجُمُعَةِ فَتَقِيلُ قَالَتْ أَلَيْتُ الصُّحَى - رَوَاهُ مَالِكٌ فِي الْمُوطَأِ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ -

۹۳۰۔ وَعَنْ أَبِي الْقَيْسِ عُمَرُ بْنُ مَرْوَانَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنَّا

۹۲۸ المعجم الاوسط ۳/۳۳۹ برقم ۶۳۳۹، تلخیص الحیث کتاب الجمعة ص ۵۳

۹۲۹ مؤطا امام مالک کتاب وقوت الصلوة ص ۱۱ باب وقت الجمعة -

۹۲۸۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سورج ڈھل جاتا، تو جمعہ ادا فرمایا کرتے تھے۔ ہم واپس آتے تو ہمیں سایہ نہ ملتا کہ جس میں ہم چلتے۔"

یہ حدیث طبرانی نے اوسط میں نقل کی ہے اور تلخیص میں کہا ہے اس کی اسناد حسن ہے۔

۹۲۹۔ مالک بن ابی عامر نے کہا "میں نے جمعہ کے دن حضرت عقیل بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی چادر کو دیکھا جو مسجد کی دیوار کی طرف ڈالی جاتی تھی، پس جب پوری چادر کو دیوار کا سایہ ڈھانپ لیتا، تو حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ (گھر سے) نکل کر جمعہ کی نماز پڑھاتے، مالک بن ابی عامر نے کہا، پھر ہم نے نماز جمعہ کے بعد واپس آکر دوپہر کا قیلو کہ کیا؟"

یہ حدیث مالک نے مؤطا میں نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۹۳۰۔ ابوالقیس عمر بن مردان نے اپنے والد سے روایت کیا کہ انہوں نے کہا "جب سورج ڈھل جاتا،

نُجِعَ مَعَ عَلِيٍّ ؑ إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ - رَوَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ
الْبُيْهَقِيِّ وَاسْنَادُهُ حَسَنٌ.

بَابُ الْأَذَانَيْنِ لِلْجُمُعَةِ

۹۳۱- عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ ؑ أَنَّ الْأَذَانَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ
كَانَ أَوَّلُهُ حِينَ يَجْلِسُ الْإِمَامُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلَى الْمِنْبَرِ
فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَالْبُيْهَقِيُّ وَعُمَرُ
فَلَمَّا كَانَ فِي خِلَافَةِ عُثْمَانَ ؓ وَكَثُرُوا أَمْرَ عُثْمَانَ
يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِالْأَذَانِ الثَّلَاثِ فَأَذَّنَ بِهِ عَلَى الزُّورِ وَقُبَّتِ
الْأَمْرُ عَلَى ذَلِكَ.

۹۳۲- مصنف ابن ابی شیبہ کتاب الصلوات میں باب من كان يقول وقتها زال الشمس
... الخ -

تو ہم حضرت علی ؑ کے ہمراہ جمعہ ادا کرتے۔

یہ حدیث ابو بکر بن ابی شیبہ نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد حسن ہے۔

باب جمعہ کے لیے دو اذانیں

۹۳۱- حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ نے کہا "بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابو بکر،
حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے دور زمانہ میں جمعہ کے دن پہلی اذان اس وقت ہوتی، جب امام منبر پر بیٹھ جاتا،
پس جب حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی خلافت کا زمانہ ہوا اور لوگ زیادہ ہو گئے۔ حضرت عثمان ؓ نے جمعہ
کے دن تیسری اذان کے بارہ میں فرمایا تو زور زور پر اذان کی گئی، تو یہ معاملہ اسی پر پکا ہو گیا۔"

۹۳۲- اقامت کے لحاظ سے تیسری اذان کہا، یعنی جمعہ کی دو اذانیں اور ایک اقامت۔

۲۷۰ مدینہ منورہ میں ایک مینارہ تھا جس پر مؤذن کھڑا ہو کر اذان دیتا تھا۔

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ .

بَابُ التَّأْذِينَ عِنْدَ الْخُطْبَةِ عَلَى بَابِ الْمَسْجِدِ

۹۳۲۔ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَ يُؤْذَنُ بَيْنَ يَدَيِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِذَا جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلَى بَابِ الْمَسْجِدِ وَإِلَى بَكْرِ رضی اللہ عنہ وَعُمَرَ رضی اللہ عنہ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ .
قَالَ التِّيمُوْنِيُّ عَلَى بَابِ الْمَسْجِدِ غَيْرُ مُحْفُوظٍ .

۹۳۱ بخاری کتاب الجمعة ص ۱۲۲ باب الاذان يوم الجمعة ، نسائی کتاب الجمعة ص ۱۱۲ باب الاذان للجمعة ، ابوداؤد کتاب الصلوة ص ۱۵۵ باب النداء يوم الجمعة .
۹۳۲ ابوداؤد کتاب الصلوة ص ۱۵۵ باب النداء يوم الجمعة .

یہ حدیث بخاری، نسائی اور ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

بَابُ خُطْبَةِ كَيْفِ قَوْلِ مَسْجِدِكَ دَرْدَا زَهْ پَرِ اَذَانِ كَمَا

۹۳۲۔ حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ نے کہا ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن جب منبر پر تشریف فرما ہوتے، تو ان کے سامنے مسجد کے دروازہ پر اذان کی جاتی تھی، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں بھی ایسا ہی تھا“
یہ حدیث ابوداؤد نے نقل کی ہے، تیمونی نے کہا ”مسجد کے دروازہ پر“ کے الفاظ محفوظ نہیں۔

بَابُ مَا يَدُلُّ عَلَى التَّأْذِينِ عِنْدَ الْخُطْبَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عِنْدَ الْإِمَامِ

۹۳۳۔ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ كَانَ بِلَالٌ رضی اللہ عنہ يُؤْذِنُ إِذَا جَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَلَى الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَإِذَا نَزَلَ أَقَامَ مَرْتَمَعًا كَانَ كَذَلِكَ فِي زَمَنِ الْإِبْرَاهِيمِ وَوَعُمَرَ رضی اللہ عنہ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَاحْمَدُ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ۔

بَابُ النَّهْيِ عَنِ التَّفْرِيقِ وَالتَّخَطُّ

۹۳۴۔ عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم

۹۳۳ نسائی کتاب الجمعة ص ۳۱۱ باب الاذان للجمعة ، مسند احمد ۴۲۹۔

باب جو روایت اس کی دلالت کرتی ہے کہ جمعہ کے دن خطبہ کے وقت امام کے پاس اذان کی جائے

۹۳۳۔ حضرت سائب بن یزید نے کہا ”جمعہ کے دن جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف فرما ہوتے تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ اذان کہتے، پھر جب نیچے تشریف لاتے، تو اقامت کہتے، پھر اسی طرح حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے زمانہ میں بھی تھا۔“

یہ حدیث نسائی اور احمد نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

باب۔ لوگوں کو جُدا کرنے اور بچانے کی ممانعت

۹۳۴۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے جمعہ

مِنْ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَتَطَهَّرَ بِمَا اسْتَطَاعَ مِنْ طَهْرٍ ثُمَّ
ادَّهَنَ كَوْمَسَ مِنْ طَيِّبٍ شَمَّ رَاحَ فَلَمْ يُفَرِّقْ بَيْنَ اثْنَيْنِ
فَصَلَّى مَا كُتِبَ لَهُ ثُمَّ إِذَا خَرَجَ الْأَمْرُ انْصَتَ غَيْرَ لَهُ مَا
بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْآخِرَى . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

۹۳۵۔ وَعَنْ أَبِي الرَّاهِرِيِّ قَالَ كُنْتُ مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
بُسَيْرٍ رضی اللہ عنہ صَاحِبِ النَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَجَاءَ رَجُلٌ يَتَخَطَّى
رِقَابَ النَّاسِ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُسَيْرٍ جَاءَ رَجُلٌ يَتَخَطَّى رِقَابَ
النَّاسِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالنَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ
اجْلِسْ فَقَدْ أَذَيْتَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ .

۹۳۴ بخاری کتاب الجمعة ۳۳۱ باب لا یفرق بین اثنین یوم الجمعة .
۹۳۵ ابوداؤد کتاب الصلوة ۱۵۱۱ باب تخطی رقاب الناس یوم الجمعة ، نسائی کتاب الجمعة
۲۱۲ باب النهی عن تخطی رقاب الناس .

کے دن غسل کیا، اور پاکیزگی میں بقدر استطاعت پاکیزگی حاصل کی، پھر تیل لگایا یا خوشبو لگائی پھر چارہ جمعہ کے
نیچے (دو اکٹھے بیٹھے)، آدمیوں (میں گھس کر ان) کو جھانکنا، اور جو نماز اس کے لیے فرض کی گئی ہے پڑھنا پھر
جب اہم نکلا، تو وہ خاموش رہا، اس کے گناہ بخش دیے جائیں گے، جو اس جمعہ سے دوسرے جمعہ کے درمیان ہوئے
یہ حدیث بخاری نے نقل کی ہے۔

۹۳۵۔ ابو الراہر یہ نے کہا "میں جمعہ کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ
کے ہمراہ تھا کہ ایک شخص لوگوں کی گردنیں پھانڈتا ہوا آیا، تو حضرت عبداللہ بن بسر نے کہا، جمعہ کے دن نبی اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ ایک شخص لوگوں کی گردنیں پھانڈتا ہوا آیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے
اس سے فرمایا "بیٹھ جاؤ، تم نے (لوگوں کو) تکلیف دی ہے"

یہ حدیث ابوداؤد اور نسائی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

بَابُ السُّنَّةِ قَبْلَ صَلَاةِ الْجُمُعَةِ وَبَعْدَهَا

۹۳۶۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ مَنِ اغْتَسَلَ ثُمَّ إِلَى الْجُمُعَةِ فَصَلَّى مَا قَدَرَهُ ثُمَّ انْصَتَ حَتَّى يَفْرُغَ مِنْ خُطْبَتِهِ ثُمَّ يُصَلِّيَ مَعَهُ غُفْرَانَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْآخِرَى وَفَضْلُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۹۳۷۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مُصَلِّيًا بَعْدَ الْجُمُعَةِ فَلْيُصَلِّ أَرْبَعًا رَوَاهُ الْجَمَاعَةُ إِلَّا الْبُخَارِيُّ۔

۹۳۶۔ مسند کتاب الجمعة ۲۸۳ فصل من اغتسل أو تَوَضَّأَ وَآتَى الْجُمُعَةَ... الخ۔
۹۳۷۔ مسند کتاب الجمعة ۲۸۸ فصل في أربع ركعات أو الركعتين بعد الجمعة، ترمذي أبواب الجمعة ۱۱۱ باب في الصلوة قبل الجمعة وبعدها، البوداؤد كتاب الصلوة ۱۶۱ باب الصلوة بعد الجمعة، نسائي كتاب الجمعة ۲۱۱ باب عدد الصلوة بعد الجمعة في المسجد ابن ماجة أبواب إقامة الصلوات منه باب ما جاء في الصلوة بعد الجمعة، مسند أحمد ۲۲۹۔

بَابُ جُمُعَةِ كِي نِمَاز سَے پہلے اور اس کے بعد سنتیں

۹۳۶۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جس شخص نے غسل کیا، پھر جمعہ کے لیے آیا اور جتنی اس کے متقدّم نماز پڑھی، پھر امام کے اپنے خطبہ سے فارغ ہونے تک خاموش رہا، پھر امام کے ساتھ نماز پڑھی، تو اس کے لیے گناہ بخش دیے جائیں گے، اس جمعہ سے دوسرے جمعہ تک اور تین دن کے زیادہ۔“ بحديث مسلم نے نقل کی ہے۔

۹۳۷۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”تم میں سے جو شخص جمعہ کے بعد نماز پڑھنا چاہتا ہو تو اسے چاہیے کہ چار رکعت ادا کرے۔“
یہ حدیث بخاری کے علاوہ محدثین کی جماعت نے نقل کی ہے۔

۹۳۸۔ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي بَعْدَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ رَوَاهُ الْجَمَاعَةُ.

۹۳۹۔ وَعَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَ إِذَا كَانَ بِمَكَّةَ فَصَلَّى الْجُمُعَةَ تَقَدَّمَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ تَقَدَّمَ فَصَلَّى أَرْبَعًا وَإِذَا كَانَ بِالْمَدِينَةِ صَلَّى الْجُمُعَةَ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى بَيْتِهِ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَلَمْ يُصَلِّ فِي الْمَسْجِدِ فَقِيلَ لَهُ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَفْعَلُ ذَلِكَ رَوَاهُ الْبُودَاوْدُ وَقَالَ الْعِرَاقِيُّ إِسْنَادُهُ صَحِيحٌ.

۹۳۸ مسلم کتاب الجمعة ص ۱۱۶ فصل فی أربع رکعات (أو الرکتین بعد الجمعة واللفظ له بخاری کتاب الجمعة ص ۱۲۶ باب الصلوة بعد الجمعة وقبلها، ترمذی ابواب صلوة الجمعة ص ۱۱۶ باب فی الصلوة قبل الجمعة وبعدھا، ابوداؤد کتاب الصلوة ص ۱۱۶ باب الصلوة بعد الجمعة نسائی کتاب الجمعة ص ۱۲۶ باب صلوة الاما بعد الجمعة، ابن ماجہ ابواب اقامة الصلوات ص ۱۱۶ باب ماجاء فی الصلوة بعد الجمعة، مسند احمد ص ۱۱۶۔
۹۳۹ ابوداؤد کتاب الصلوة ص ۱۱۶ باب الصلوة بعد الجمعة۔

۹۳۸۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے بعد دو رکعتیں ادا فرماتے تھے۔

یہ حدیث محدثین کی جماعت نے نقل کی ہے۔

۹۳۹۔ عطاء سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا، جب وہ مکہ مکرمہ میں تھے جمعہ پڑھ کر آگے بڑھے تو دو رکعتیں ادا کیں، پھر آگے بڑھ کر چار رکعتیں ادا کیں، اور جب مدینہ منورہ میں تھے، جمعہ پڑھا، پھر اپنے گھر لوٹے تو دو رکعتیں پڑھیں اور مسجد میں نماز سنت یا نفل، نہیں پڑھی، اُن سے کہا گیا کہ آپ نے ایسا کیوں کیا، تو انہوں نے کہا ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کیا کرتے تھے“
یہ حدیث ابوداؤد نے نقل کی ہے اور عراقی نے کہا ہے اس کی اسناد صحیح ہے۔

۹۴۰۔ وَعَنْ جَبَلَةَ بْنِ سَحِيحٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي قَبْلَ الْجُمُعَةِ أَرْبَعًا لَا يَفْصِلُ بَيْنَهُنَّ بِسَلَاوٍ ثُمَّ بَعْدَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ أَرْبَعًا. رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ۔

۹۴۱۔ وَعَنْ خَرِشَةَ بْنِ الْحُرِّ أَنَّ عُمَرَ رضی اللہ عنہ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يُصَلِّيَ بَعْدَ صَلَاةِ الْجُمُعَةِ مِثْلَهَا رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ۔

۹۴۲۔ وَعَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ قَيْسٍ أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ صَلَّى يَوْمَ الْجُمُعَةِ بَعْدَ مَا سَلَّمَ الْإِمَامُ أَرْبَعَ رَكْعَاتٍ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ۔

۹۴۰ طحاوی کتاب الصلوة ۲۳۱ باب التطوع باللیل والنهار کیف هو۔

۹۴۱ طحاوی کتاب الصلوة ۲۳۱ باب التطوع بعد الجمعة۔

۹۴۲ المعجم الکبیر للطبرانی ۳۱۹ رقم الحدیث ۹۵۵۲۔

۹۴۰۔ جبلم بن سحیم نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ وہ (ابن عمر رضی اللہ عنہ) جمعہ سے پہلے چار رکعات ادا کرتے اور ان کے درمیان سلام کے ساتھ فاصلہ نہیں کرتے تھے، پھر جمعہ کے بعد دو رکعتیں پھر چار رکعتیں ادا کرتے۔ یہ حدیث طحاوی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۹۴۱۔ خریشہ بن الحمر سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ جمعہ کے بعد اس کی مثل نماز پڑھنے کو ناپسند کرتے تھے۔ یہ حدیث طحاوی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۹۴۲۔ علقمہ بن قیس سے روایت ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے جمعہ کے دن امام کے سلام پھیرنے کے بعد چار رکعات نماز ادا کیں۔ یہ حدیث طبرانی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۹۴۳۔ وَعَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللَّهِ ﷺ يَأْمُرُنَا أَنْ نُصَلِّيَ قَبْلَ الْجُمُعَةِ أَرْبَعًا رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ.

۹۴۴۔ وَعَنْهُ قَالَ عَلَّمَا ابْنُ مَسْعُودٍ ﷺ النَّاسَ أَنْ يُصَلُّوا بَعْدَ الْجُمُعَةِ أَرْبَعًا فَلَمَّا جَاءَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ ﷺ عَلَّمَهُمْ أَنْ يُصَلُّوا سِتًّا. رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ.

۹۴۵۔ وَعَنْهُ قَالَ قَدِ وَعَلَيْنَا عَبْدُ اللَّهِ ﷺ فَكَانَ يُصَلِّي بَعْدَ الْجُمُعَةِ أَرْبَعًا فَقَدْ وَبَعْدَهُ عَلِيُّ ﷺ فَكَانَ إِذَا صَلَّى الْجُمُعَةَ صَلَّى بَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ وَأَرْبَعًا عَجَبْنَا فَعُلُ

۹۴۳ مصنف عبد الرزاق کتاب الجمعة ۲۳ باب الصلاة قبل الجمعة وبعدھا برقم ۵۵۲۵۔
۹۴۴ طحاوی کتاب الصلوة ۲۳ باب التطوع بعد بعد الجمعة۔

۹۴۳۔ ابو عبد الرحمن السلمی نے کہا ”حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ ہمیں حکم کیا کرتے تھے کہ ”ہم جمعہ سے پہلے چار رکعات ادا کریں“

یہ حدیث عبد الرزاق نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۹۴۴۔ ابو عبد الرحمن السلمی نے کہا ”ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو سکھایا کہ جمعہ کے بعد چار رکعات ادا کریں، پھر جب ان کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ آئے تو انہوں نے لوگوں کو سکھایا کہ چھ رکعات ادا کریں“۔ یہ حدیث طحاوی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۹۴۵۔ ابو عبد الرحمن السلمی نے کہا ”حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ ہمارے پاس آئے تو وہ جمعہ کے بعد چار رکعات ادا کرتے تھے، ان کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ آئے تو وہ جب جمعہ پڑھتے تو اس کے بعد دو رکعتیں اور چار رکعتیں ادا کرتے، تو ہمیں حضرت علی رضی اللہ عنہ کا عمل پسند آیا، تو ہم نے اسے اختیار کر لیا“۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلِخَيْرَتِنَا. رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ -
 ۹۴۶. وَعَنْهُ عَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ كَانَ مُصَلِّيًا بَعْدَ
 الْجُمُعَةِ فَلْيُصَلِّ سِتًّا. رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ -

بَابُ فِي الْخُطْبَةِ

۹۴۷. عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ قَائِمًا
 ثُمَّ يَقْعُدُ ثُمَّ يَقُومُ كَمَا تَفْعَلُونَ الْآنَ. رَوَاهُ الْجَمَاعَةُ.

- ۹۴۵ طحاوی کتاب الصلوة ۲۳۱ باب التلویع بعد الجمعة -
 ۹۴۶ طحاوی کتاب الصلوة ۲۳۱ باب التلویع بعد الجمعة -
 ۹۴۷ بخاری کتاب الجمعة ۲۵۱ باب الخطبة قائمًا، مسلوک کتاب الجمعة ۲۸۱ بترمذی
 ابواب الصلوة الجمعة ۱۱۱ باب ما جاء في الجلوس بين الخطبتين، ابوداؤد کتاب
 الصلوة ۱۱۱ باب الجلوس إذا صعد المنبر، نسائی کتاب الجمعة ۱۱۱ باب الفصل بين
 الخطبتين، ابن ماجه ابواب اقامة الصلوة ۹۱ باب ما جاء في الخطبة يوم الجمعة
 مسند احمد ۳۵۲ -

یہ حدیث طحاوی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔
 ۹۴۷۔ ابو عبد الرحمن السلمی سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا "جو شخص جمعہ کے بعد نماز
 پڑھتا ہے، تو چھ رکعات پڑھنی چاہئیں۔"
 یہ حدیث طحاوی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

باب - خطبہ میں

۹۴۷۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا "نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرماتے، پھر تشریف
 فرما ہوتے، پھر کھڑے ہوتے، جیسا کہ تم اب کرتے ہو۔"
 یہ حدیث محدثین کی جماعت نے نقل کی ہے۔

۹۴۸۔ وَعَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ خُطْبَتَيْنِ يَقْعُدُ بَيْنَهُمَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

۹۴۹۔ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَتْ لِلنَّبِيِّ ﷺ خُطْبَتَانِ يَجْلِسُ بَيْنَهُمَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيَذْكُرُ النَّاسَ رَوَاهُ الْجَمَاعَةُ إِلَّا الْبُخَارِيُّ .

۹۵۰۔ وَعَنْ سَمَاءٍ قَالَتْ أَنْبَأَنِي جَابِرٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَخْطُبُ قَائِمًا ثُمَّ يَجْلِسُ ثُمَّ يَقُومُ فَيَخْطُبُ قَائِمًا فَمَنْ نَبَأَكَ أَنَّهُ كَانَ يَخْطُبُ جَالِسًا فَقَدْ

۹۴۸ بخاری کتاب الجمعة ۱۲ باب القعدة بين الخطبتين يوم الجمعة -

۹۴۹ مسلم کتاب الجمعة ۲۸۳ ، ترمذی ابواب صلوة الجمعة ۱۱۱ باب ماجاء في الجلوس بين الخطبتين ، ابوداؤد کتاب الصلوة ۱۵۱ باب الخطبة قائمًا ، نسائی کتاب الجمعة ۲۹۹ باب السكوت في القعدة بين الخطبتين ، ابن ماجه ابواب اقامة الصلوات ۴۱۱ باب ماجاء في الخطبة يوم الجمعة ، مسند احمد ۹۱۹ -

۹۴۸۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا "نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دو خطبے ارشاد فرماتے اور ان کے درمیان بیٹھ جاتے"۔

یہ حدیث بخاری نے نقل کی ہے۔

۹۴۹۔ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ نے کہا "نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دو خطبے ہوتے تھے ان کے درمیان بیٹھ جاتے (ان میں) قرآن مجید کی تلاوت فرماتے اور لوگوں کو نصیحت فرماتے"۔
یہ حدیث بخاری کے علاوہ محدثین کی جماعت نے کی ہے

۹۵۰۔ سماک نے کہا، مجھے حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرماتے تھے، پھر بیٹھ جاتے، پھر کھڑے ہوتے تو کھڑے کھڑے خطبہ ارشاد فرماتے، پس جس شخص نے تمہیں یہ خبر دی کہ آپ بیٹھ کر خطبہ ارشاد فرماتے تھے تحقیق اس نے جھوٹ بولا، اللہ تعالیٰ کی قسم تحقیق

كَذَبَ فَقَدْ وَاللَّهِ صَلَّيْتُ مَعَهُ أَكْثَرَ مِنَ أَلْفِ صَلَوةٍ
رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۹۵۱۔ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ كُنْتُ أَصَلِّي مَعَ
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَكَانَتْ صَلَوتُهُ قَصْدًا وَخُطْبَتُهُ قَصْدًا
رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَآخَرُونَ۔

۹۵۲۔ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَوْفَى رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ
يُطِيلُ الصَّلَاةَ وَيَقْصُرُ الْخُطْبَةَ۔ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ۔
۹۵۳۔ وَعَنِ الْحَكَمِ بْنِ حَزْنٍ الْكُفَيْيِّ قَالَ قَدِمْتُ إِلَى النَّبِيِّ

۹۵۰۔ مسلوکتاب الجمعة ص ۲۸۳۔

۹۵۱۔ مسلوکتاب الجمعة ص ۲۸۴۔ فصل في الخطبة والصلاة قصداً۔

۹۵۲۔ نسائی کتاب الجمعة ص ۲۸۹۔ باب ما يستحب من تقصير الخطبة۔

میں نے آپ کے ہمراہ دو ہزار سے زیادہ نمازیں ادا کیں۔

یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

۹۵۱۔ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ نے کہا ”میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز ادا کرتا تھا،

تو آپ کی نماز اور آپ کا خطبہ درمیان ہوتا تھا“

یہ حدیث مسلم اور دیگر محدثین نے نقل کی ہے۔

۹۵۲۔ حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ نے کہا، ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کو لمبا اور خطبہ کو

مختصر فرماتے تھے۔“

یہ حدیث نسائی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد حسن ہے۔

۹۵۳۔ حکم بن حزن الکفیفی نے کہا ”میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا، جب کہ میں سات بیس سے

سَابِعَ سَبْعَةٍ أَوْ تَاسِعَ تِسْعَةٍ فَلَيْثَنًا عِنْدَهُ أَيَّامًا
شَهِدْنَا فِيهَا الْجُمُعَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مُتَوَكِّئًا عَلَى قَوْسٍ
أَوْ قَالَ عَلَى عَصَا. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

۹۵۴۔ وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ بَلَّغْنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ
يَبْدَأُ فَيَجْلِسُ عَلَى الْمُنْبَرِ فَإِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ قَامَ فَخَطَبَ
الْخُطْبَةَ الْأُولَى ثُمَّ جَلَسَ شَيْئًا يَسِيرًا ثُمَّ قَامَ فَخَطَبَ
الْخُطْبَةَ الثَّانِيَةَ حَتَّى إِذَا قَضَاهَا اسْتَغْفَرَ اللَّهُ ثُمَّ نَزَلَ
فَصَلَّى قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَكَانَ إِذَا قَامَ أَخَذَ عَصًا فَتَوَكَّأَ عَلَيْهَا
وَهُوَ قَائِمٌ عَلَى الْمُنْبَرِ ثُمَّ كَانَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ

۹۵۳۔ مسند احمد ۲/۲۱۳، ابوداؤد کتاب الصلوة ۱۵۲/۱ باب الرجل يخطب على قوس۔

ساتواں یا نویں سے نواں آدمی تھا، تو ہم آپ کے پاس گئی دن بھرے، اس (مدت) میں ہم جمعہ میں
بھی حاضر ہوتے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قوس یا کمالاٹھی پر ٹیک لگا کر خطبہ ارشاد فرمایا
یہ حدیث احمد اور ابوداؤد نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد حسن ہے۔

۹۵۴۔ ابن شہاب نے کہا، ”ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابتداءً منبر پر تشریف
فرماتے، پھر جب مؤذن (اذان دے کر) خاموش ہو جاتا کھڑے ہو کر پہلا خطبہ ارشاد فرماتے، پھر تھوڑی سی دیر
تشریف رکھتے، پھر کھڑے ہو کر دوسرا خطبہ ارشاد فرماتے، یہاں تک کہ جب اُسے پورا فرماتے تو اسْتَغْفَرَ اللہ
پر ہٹتے، پھر نیچے تشریف لاکر نماز ادا فرماتے، ابن شہاب نے کہا، اور آپ جب کھڑے ہوتے تھے تو لالاٹھی
پر ٹیک لگاتے اور آپ منبر پر کھڑے ہوتے، پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، حضرت عمر

وَعُمَرُ ۞ وَعُثْمَانُ ۞ يَفْعَلُونَ ذَلِكَ. رَوَاهُ الْبُؤْدَاؤُ
فِي مَرَاسِيلِهِ وَهُوَ مُرْسَلٌ جَيِّدٌ.

بَابُ كَرَاهَةِ رَفْعِ الْيَدَيْنِ عَلَى الْمُنْبَرِ

۹۵۵. عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ عَمَّارَةَ بِنِ رُوَيْبَةَ قَالَ رَأَى بِشْرَ
بْنَ مَرْوَانَ عَلَى الْمُنْبَرِ رَافِعًا يَدَيْهِ فَقَالَ قَبِّحَ اللَّهُ هَاتَيْنِ
الْيَدَيْنِ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ۞ مَا يَزِيدُ عَلَيَّ أَنْ
يَقُولَ بِيَدِهِ هَكَذَا وَأَشَارَ بِأَصْبَعِهِ الْمُسَبِّحَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
وَالْأَخَرُونَ.

۹۵۴. مَرَاسِيلُ ابْنِ دَاوُدَ، مِلْحَقَةُ بَنَنِ ابْنِ دَاوُدَ، بَابُ مَا جَاءَ فِي الْخُطْبَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ.

۹۵۵. مَسْلُوكُ كِتَابِ الْجُمُعَةِ ص ۲۸۴ فُصْلٌ فِي الْإِشَارَةِ فِي الْخُطْبَةِ بِالسَّبِّحَةِ.

رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بھی اسی طرح کرتے تھے۔

یہ حدیث ابو داؤد نے اپنے مراسیل میں نقل کی ہے اور اس کی اسناد مرسل جید ہے۔

بَابُ مَنْبَرٍ بِأَمْتِهِ اِطْهَانِي كِي كَرَاهِيَتِ

۹۵۵. حُصَيْنٌ سَمِعَ رَوَايَتَ بَنِي عَمَّارَةَ بِنِ رُوَيْبَةَ نَعَى كَمَا "بَشْرَ بْنَ مَرْوَانَ كُوْمَنِي بِرِ دَوْنُوں بِأَمْتِهِ اِطْهَانِي
هَوْنِي دِيكَا، تَوَكَّمَا، اللّٰهُ تَعَالَى اِنْ دَوْنُوں بِأَمْتَهُوْں كُو قَبِّحَ (مَحْرُوم) كَرِي، تَحْقِيقِي بِيْنِي نَعَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُو دِيكَا، اَبْ اَسْ سِي زِيَادَه نَبِيْسِي كَرْتِي تَحْقِي كِي اَبْنِي دَسْتِ مَبَارَكِ سِي اَسْ طَرَحِ فَرَمَاتِي اَوْر اَبْنِي
شَهَادَتِ كِي اَنْكَلِي سِي اِشَارَه كِيَا۔

یہ حدیث مسلم اور دیگر محدثین نے نقل کی ہے۔

بَابُ التَّنْفِلِ حِينَ يَخْطُبُ الْإِمَامُ

۹۵۶۔ عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ دَخَلَ رَجُلٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالنَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ فَقَالَ أَمَلَيْتُ؛ قَالَ لَا. قَالَ فَصَلَّ رَكْعَتَيْنِ. رَوَاهُ الْجَمَاعَةُ.
۹۵۷۔ وَعَنْهُ قَالَ حَبَاءُ سَلَيْكُ الْغَطَفَانِي يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَخْطُبُ فَجَلَسَ فَقَالَ لَهُ يَا سَلَيْكُ قُمْ فَارْكَعْ رَكْعَتَيْنِ وَتَجَوِّزْ فِيهِمَا شَوْ قَالَ إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ يَوْمَ

۹۵۶ بخاری کتاب الجمعة ۳۱۱ باب اذا رأى الامام رجلاً جاء وهو يخطب ... الخ .
مسلم کتاب الجمعة ۲۸۴ فصل من دخل المسجد والامام يخطب ... الخ ، ترمذی ابواب صلوة الجمعة ۳۱۱ باب في الركعتين اذا جاء الرجل والامام يخطب ، ابوداؤد کتاب الصلوة ۱۵۹ باب اذا دخل الرجل والامام يخطب ، نسائی کتاب الجمعة ۲۰۸ باب مخاطبة الامام رعيته وهو على المنبر ، ابن ماجه ابواب اقامة الصلوات ۳۰۸ باب ما جاء فيمن دخل المسجد والامام يخطب ، مسند احمد ۳۱۱ -

باب۔ امام کے خطبہ کے دوران نفل پڑھنا

۹۵۶ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا، ”ایک شخص جمعہ کے دن (مسجد میں) آیا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ ارشاد فرما رہے تھے، آپ نے فرمایا ”تم نے نماز پڑھ لی ہے“ اس نے کہا، نہیں، آپ نے فرمایا ”تو دو رکعتیں پڑھ لو“

یہ حدیث محدثین کی جماعت نے نقل کی ہے۔

۹۵۷۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا، جمعہ کے دن سلیک الغطفانی آیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ ارشاد فرما رہے تھے، وہ اگر بیٹھ گیا، تو آپ نے فرمایا ”اے سلیک! کھڑے ہو کر دو رکعتیں ادا کرو، اور ان دونوں رکعتوں میں اختصار کرو، پھر فرمایا ”تم میں سے کوئی شخص جب جمعہ کے دن آئے اور امام خطبہ دے رہا ہو، تو

الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ وَلْيَتَجَوَّزْ فِيهِمَا
رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَآخَرُونَ۔

۹۵۸۔ وَعَنْ سُلَيْمٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا جَاءَ
أَحَدُكُمْ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَلْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ۔ رَوَاهُ
أَحْمَدُ وَالتَّيْمِيُّ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ۔

بَابُ فِي الْمَنَعِ مِنَ الْكَلَامِ وَالصَّلَاةِ عِنْدَ الْخُطْبَةِ
۹۵۹۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا قُلْتُ
لِصَاحِبِكَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَنْصِتْ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَقَدْ لَغَوْتَ
۹۵۷۔ مِلَّوْكَتَابِ الْجُمُعَةِ ص ۲۴۴ فصل من دخل المسجد والامام يخطب۔

۹۵۸۔ مسند احمد ص ۳۱۱ المعجم الكبير للطبرانی ص ۱۶۱ رقم الحديث ۶۶۹۷۔

اُسے دو رکعتیں پڑھ لینا چاہیے اور اُسے چاہیے کہ ان میں اختصار کرے (یعنی ہلکی چھکی دو رکعتیں پڑھے)۔
یہ حدیث مسلم اور دیگر محدثین نے نقل کی ہے۔

۹۵۸۔ سلیک رضی اللہ عنہ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”تم میں سے جب کوئی شخص آئے
اور امام خطبہ دے رہا ہو، تو اُسے ہلکی دو رکعتیں پڑھنی چاہئیں۔“
یہ حدیث احمد اور طبرانی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

باب خطبہ کے دوران کلام اور نماز کی ممانعت

۹۵۹۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جب تم نے
جمعہ کے دن جب کہ امام خطبہ دے رہا ہو، اپنے ساتھی سے کہا، خاموش ہو جاؤ، تو تم نے بیہودہ کلام کیا۔“

رَوَاهُ الشَّيْخَانِ -

۹۶۰۔ وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ دَخَلَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ الْمَسْجِدَ وَالنَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم يَخْطُبُ فَجَلَسَ إِلَى جَنْبِ أَبِي بَنِي كَعْبٍ رضی اللہ عنہ فَسَأَلَهُ عَنْ شَيْءٍ أَوْ كَلِمَةٍ يَشْئُرُ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ الْجَبُّ رضی اللہ عنہ فَظَنَّ ابْنُ مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ أَنَّهَا مُوجِدَةٌ فَلَمَّا انْقَلَبَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم مِنْ صَلَوتِهِ قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ يَا أَبُ الْجُبِّ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَرُدَّ عَلَيَّ قَالَ إِنَّكَ لَمْ تَحْضُرْ مَعَنَا الْجُمُعَةَ قَالَ وَلِمَ قَالَ تَكَلَّمْتَ وَالنَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم يَخْطُبُ فَقَامَ ابْنُ مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ فَدَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ رَسُولُ

۹۵۹ بخاری کتاب الجمعة ص ۱۲ باب الانصات يوم الجمعة ، مسلم کتاب الجمعة
۲۸۱ فصل فی عدو ثواب من تكلم والامار یخطب... الخ -

یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے۔

۹۶۰۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ مسجد میں داخل ہوئے، جب کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ ارشاد فرما رہے تھے، تو وہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے پیلوں بیٹھ گئے انہوں نے ان سے کوئی بات پوچھی یا ان سے کوئی بات کی تو حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے ان کو جواب نہ دیا، حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے سمجھا کہ وہ ناراض ہو گئے۔ پس جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی نماز سے پٹے تو ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا، اے ابی! تمہیں میری بات کا جواب دینے سے کس نے روکا! ابی نے کہا، تم ہمارے ساتھ جمعہ کے لیے شریک نہیں ہوتے، ابن مسعود نے کہا، وہ کیوں؟ ابی نے کہا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ ارشاد فرما رہے تھے (جب) تم نے کلام کیا، تو حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ اٹھ کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور آپ سے یہ بات ذکر کی، تو رسول اللہ صلی اللہ

اللہ ﷻ صدقُ البُاطنِ اطعُ اَبیَّارَ وَاہِ ابُوَیْلٰی وَاِسْنَادُهُ صَحِيحٌ
 ۹۶۱۔ وَعَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ اَبِي مَالِكٍ الْقُرَظِيِّ قَالَ اِنَّ حُبْلُوْسَ
 الْاِمَامِ عَلِي الْمُنْبِرِ يَقْطَعُ الصَّلَاةَ وَكَلَامُهُ يَقْطَعُ الْكَلَامَ
 وَقَالَ اِنَّهُمْ كَانُوا يَتَحَدَّثُونَ حِيْنَ يَجْلِسُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ
 عَلَي الْمُنْبِرِ حَتَّى يَسْكُتَ الْمُؤَذِّنُ فَاِذَا قَامَ عُمَرُ ﷻ عَلَي
 الْمُنْبِرِ لَمْ يَتَكَلَّمْ أَحَدٌ حَتَّى يَقْضِيَ خُطْبَتَيْهِ كَلْتَيْهِمَا ثُمَّ
 اِذَا نَزَلَ عُمَرُ ﷻ عَنِ الْمُنْبِرِ وَقَضَى خُطْبَتَيْهِ تَكَلَّمُوا رَوَاهُ
 الطَّحَاوِيُّ وَاِسْنَادُهُ صَحِيحٌ۔

- ۹۶۰۔ سند البی علی مشرق رقم الحدیث ۱۷۹۹، مجمع الزوائد ۱۵/۲۰۰۔
 ۹۶۱۔ طحاوی کتاب الصلوة ۲۵۲ باب الانصات عند الخطبة۔

علیہ وسلم نے فرمایا "اَبی نے سچ کہا ہے، اَبی کی بات مانو"

یہ حدیث ابوعلی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۹۶۱۔ ثعلب بن مالک القرظی نے کہا، امام کا منبر پر بیٹھنا، نماز کو اور اس کا کلام کرنا (خطبہ دینا) گفتگو کو ختم کر دیتا
 ہے، انہوں نے کہا، جب حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ منبر پر بیٹھتے، تو لوگ باتیں کرتے رہتے تھے یہاں
 تک کہ مؤذن (اذان کہہ کر) خاموش ہو جاتا، پھر جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ منبر پر کھڑے ہو جاتے، کوئی بھی کلام
 نہ کرتا، یہاں تک کہ وہ اپنے دونوں خطبے پورے کر لیتے، پھر جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے دونوں خطبے
 پورے کر کے نیچے اترتے تو لوگ باتیں کرتے۔

یہ حدیث طحاوی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

بَابُ مَا يُقْرَأُ بِهِ فِي صَلَاةِ الْجُمُعَةِ

۹۶۲۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ يَقْرَأُ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ السَّمْتَ تَنْزِيلَ السَّجْدَةِ وَهَلْ آتَى عَلَى الْإِنْسَانِ حِينَ مِّنَ الدَّهْرِ وَأَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ يَقْرَأُ فِي صَلَاةِ الْجُمُعَةِ سُورَةَ الْجُمُعَةِ وَالْمُنَافِقِينَ مَرَّوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۹۶۳۔ وَعَنِ ابْنِ أَبِي رَافِعٍ قَالَ اسْتَخْلَفَ مَرْوَانُ أَبَاهُ رِيَّةَ رضی اللہ عنہ عَلَى الْمَدِينَةِ وَخَرَجَ إِلَى مَكَّةَ فَصَلَّى لَنَا الْبُحَيْرَةَ رضی اللہ عنہ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَرَأَ بَعْدَ سُورَةِ الْجُمُعَةِ فِي الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ إِذَا جَاءَكَ الْمُنْفِقُونَ قَالَ فَأَدْرَكْتُ أَبَاهُ رِيَّةَ حِينَ أَنْصَرَفَ فَقُلْتُ لَهُ إِنَّكَ قَرَأْتَ بِسُورَتَيْنِ كَانَ عَلَى بَنِي

۹۶۲ مسلم کتاب الجمعة ۲۸ فصل فی قراءة السمت تنزیل ... الخ۔

باب - جمعہ کی نماز میں کیا پڑھا جاتے

۹۶۲۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن فجر کی نماز میں (سورۃ) السمت تَنْزِيلَ السَّجْدَةِ اور هَلْ آتَى عَلَى الْإِنْسَانِ حِينَ مِّنَ الدَّهْرِ تلاوت فرماتے اور جمعہ کی نماز میں سورۃ جمعہ اور سورۃ منافقون تلاوت فرماتے تھے۔
یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

۹۶۳۔ ابن ابی رافع نے کہا ”مروان نے حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ کو مدینہ منورہ میں ایمر مقرر کیا اور خود وہ مکہ مکرمہ چلا گیا تو یہیں حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ نے جمعہ کے دن نماز پڑھائی، تو انہوں نے سورۃ جمعہ کے بعد دوسری رکعت میں إِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ پڑھی، ابن ابی رافع نے کہا جب حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ نے سلام پھیرا، تو میں اُن سے ہلا، میں نے اُن سے کہا ”آپ نے وہ دوسری پڑھی میں، جو

ابْنِ طَالِبٍ رضی اللہ عنہ يَقْرَأُهُمَا بِالْكُوفَةِ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقْرَأُ بِهِمَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۹۶۴۔ وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقْرَأُ فِي الْعِيدَيْنِ فِي الْجُمُعَةِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَهَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ قَالَ وَإِذَا اجْتَمَعَ الْعِيدُ وَالْجُمُعَةُ فِي يَوْمٍ وَاحِدٍ يَقْرَأُ بِهِمَا أَيْضًا فِي الصَّلَوَتَيْنِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۹۶۵۔ وَعَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَتَبَ الصَّحَّاحُ بْنُ قَيْسٍ إِلَى النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ يَسْأَلُهُ أَيُّ شَيْءٍ قَرَأَ رَسُولُ

۹۶۳۔ مسلم کتاب الجمعة ۲۸۶ فصل فی قراءة سورة الجمعة والمنافقين۔

۹۶۴۔ مسلم کتاب الجمعة ۲۸۶ فصل فی قراءة السَّمِ شَتْنِیْلُ... الخ۔

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو فرمایا پڑھتے تھے، تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا، بلاشبہ میں نے جمعہ کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ دونوں سورتیں پڑھتے ہوئے سنا۔

یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

۹۶۳۔ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نے کہا ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں عیدوں اور جمعہ میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى اور هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ تلاوت فرماتے اور جب عید اور جمعہ ایک دن اکٹھے ہو جاتے تو بھی یہ دونوں سورتیں دونوں نمازوں میں تلاوت فرماتے۔“
یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

۹۶۵۔ عبید اللہ بن عبد اللہ نے کہا ”صحاح بن قیس نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کی طرف خط لکھا ان سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن سورۃ جمعہ کے علاوہ کیا چیز تلاوت فرماتے تھے، تو

٩٢٦. وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جَنْدَبٍ رضي الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْجُمُعَةِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَهَلْ أَتَكَ حَدِيثُ الْفَاشِيَةِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتَّيَمِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ.

٩٦٥ مسند كتاب الجمعة ٢٥١ فصل في... قراءة السورة نزل... الخ
٩٦٦ مسند احمد ٢٤١٤ ، سنن كتاب الجمعة ٢٤١٤ باب القراءة في صلاة الجمعة
سبح اسم ربك الاعلى... الخ ، ابوداود كتاب الصلوة ٢٤١٤ باب ما يقرأ في الجمعة.

حضرت نعمان بن عمارؓ نے کہا ”اے آپ ﷺ! اُنکے حدیثِ بخاریہ کی تعداد تیرہ سو تھی“
یہ حدیثِ مسلم نے نقل کی ہے۔

۹۶۶ حضرت سمرقن جنہب رضی اللہ عنہ نے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ میں سَبَّحَ اسْمُ رَبِّكَ الْأَعْلٰی اور هَسْلُ اَشْدَّكَ خَلِيْلُكَ الْغَاشِيَةِ تلاوت فرماتے تھے۔
یہ حدیث، احمد، نسائی اور ابوداؤد نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

ابواب صلوة العیدین باب التَّجْمُلِ یَوْمَ الْعِیدِ

۹۶۷۔ عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ يَلْبَسُ بُرْدَةَ الْأَحْمَرِ فِي الْعِيدَيْنِ وَالْجُمُعَةِ رَوَاهُ ابْنُ خُرَيْمَةَ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ -

۹۶۸۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَلْبَسُ يَوْمَ الْعِيدِ بُرْدَةً حُمْرَاءَ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ -

۹۶۷۔ رَایضاً اُخْرِجَهُ الْبِیْهَقِيُّ فِي سَنَنِ الْكَبِيرِ كِتَابِ صَلَوةِ الْعِیدِینِ مِنْ ۲۸۵ باب الزینة للعیدين -

۹۶۸۔ الْمُعْجَمُ الْأَوْسَطُ ۲۹۵ بِرَقْمِ ۷۶۰۵، مَجْمَعُ الزَّوَائِدِ ابواب العیدین ۱۹۸ باب اللباس یوم العید -

ابواب عیدین کی نماز

باب عید کے دن زینت حاصل کرنا

۹۶۷۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ اور دونوں عیدوں کے دن سرخ دھاری دار کپڑا پہنتے۔

یہ حدیث ابن خزیمہ نے صحیح اسناد کے ساتھ نقل کی ہے۔

۹۶۸۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید کے دن سرخ دھاری دار کپڑا پہنتے۔

یہ حدیث طبرانی نے اوسط میں نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ الْأَكْلِ قَبْلَ الْخُرُوجِ يَوْمَ الْفِطْرِ وَبَعْدَ الصَّلَاةِ يَوْمَ الْأَضْحَى

- ۹۶۹۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَا يَغْدُو يَوْمَ الْفِطْرِ حَتَّى يَأْكُلَ تَمْرَاتٍ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ وَيَأْكُلُهُنَّ وَشُرْ .
- ۹۷۰۔ وَعَنْ بُرَيْدَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ لَا يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ حَتَّى يَطْعَمَ وَكَانَ لَا يَأْكُلُ يَوْمَ النَّحْرِ شَيْئًا حَتَّى يَرْجِعَ

۹۶۹ بخاری کتاب العیدین ص ۱۳۱ باب الاکل دیور الفطر قبل الخروج۔

باب عید الفطر کے دن عید گاہ میں جانے سے پہلے اور عید الاضحی کے دن از عید بعد کھا نا کھانا مستحب ہوتا ہے

- ۹۶۹۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید کے دن تشریف نہیں لے جاتے تھے، یہاں تک کہ کھجوریں تناول فرماتے تھے۔“
- یہ حدیث بخاری نے نقل کی ہے اور بخاری کی ایک روایت میں ہے کہ آپ کھجوریں تاک (عدویں) تناول فرماتے۔“

- ۹۷۰۔ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر کے دن تشریف نہیں لے جاتے تھے، یہاں تک کہ کھانا تناول فرما لیتے اور قربانی کے دن کوئی چیز تناول نہیں فرماتے تھے، یہاں

فَيَا كُلُّ مَنْ أُضْحِيْتِهِ - رَوَاهُ الدَّارِقُطْنِيُّ وَالْخُرُونُ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ.
 ۹۷۱۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ مِنَ السُّنَّةِ أَنْ لَا تَخْرُجَ يَوْمَ الْفِطْرِ
 حَتَّى تَخْرُجَ الصَّدَقَةَ وَتَطْعَمَ شَيْئًا قَبْلَ أَنْ تَخْرُجَ - رَوَاهُ
 الطَّبْرَاكِيُّ فِي الْكَبِيرِ وَالِدَارِقُطْنِيُّ وَالْبَزَّازُ وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ
 وَإِسْنَادُ الطَّبْرَاكِيِّ حَسَنٌ -

۹۷۲۔ وَعَنْ عَطَاءٍ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ يَقُولُ إِنْ
 اسْتَطَعْتُمْ أَنْ لَا يَغْدُوَ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْفِطْرِ حَتَّى يَطْعَمَ

۹۷۰۔ دارقطنی کتاب العیدین ص ۴۴، مستدرک حاکم کتاب العیدین ص ۲۹۴، ترمذی
 ابواب العیدین منہاج باب الاکل یوم الفطر قبل الخروج -
 ۹۷۱۔ المعجم الکبیر للطبرانی ص ۱۱۲ رقم الحدیث ۱۲۹۶، دارقطنی کتاب العیدین
 ص ۲۵، کشف الاستار عن زوائد البزار، ابواب صلاة العیدین ص ۳۱۳ باب الاکل یوم
 الفطر قبل الصلاة رقم الحدیث ۶۵۱، مجمع الزوائد ابواب العیدین ص ۱۹۹
 باب الاکل یوم الفطر قبل الخروج -

تک کہ (عید گاہ سے) واپس کشریف لے آئے، تو آپ اپنی قربانی سے متبادل فرماتے۔
 یہ حدیث دارقطنی اور دیگر محدثین نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد حسن ہے۔
 ۹۷۱۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا یہ بات سنت سے ہے کہ عید الفطر کے دن (عید گاہ کی طرف)
 صدقہ ادا کرنے سے پہلے نہ نکلے اور نکلنے سے پہلے کچھ کھائے۔

یہ حدیث طبرانی نے کبیر میں دارقطنی اور بزار نے نقل کی ہے، بیہقی نے کہا ہے، طبرانی کی اسناد حسن ہے
 ۹۷۲۔ عطاء سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا "اگر تم ایسا
 کر سکتے ہو کہ عید الفطر کے دن (عید کے لیے) نہ جاؤ، یہاں تک کھا لو، تو ایسا ہی کرو" عطاء نے کہا "میں جلتے

فَلْيَفْعَلْ قَالَ فَلَمْ أَدَعْ أَنْ أَكُلَ قَبْلَ أَنْ أَغْدُو مُنْذُ سَمِعْتُ
 ذَلِكَ مِنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ فَأَكُلُ مِنْ طَرَفِ الصَّرِيفَةِ
 الْأَكْلَةَ وَأَشْرَبُ اللَّيْنِ وَالْمَاءَ فَقُلْتُ عَلَى مَا تَأْوَلُ هَذَا
 قَالَ سَمِعَهُ أَظُنُّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ كَانُوا لَا يَخْرُجُونَ
 حَتَّى يَمْتَدَّ الصُّغَى فَيَقُولُونَ نَطْعَمُ لَيْلًا نَعْمَلُ عَنْ صَلَاتِنَا
 رَوَاهُ أَحْمَدُ وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ رِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ -

بَابُ الْخُرُوجِ إِلَى الْجَبَانَةِ لِصَلَاةِ الْعِيدِ

۹۷۳. عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ

۹۷۲ مسند احمد ۳/۳۱۳، مجمع الزوائد كتاب العيدین ص ۱۱۱ باب الاكل يوم الفطر
 قبل الخروج -

سے پہلے کھانا کھانا نہیں چھوڑتا، جب سے میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے یہ سنا ہے، تو میں
 چپاتی کے کن رہے ایک لقمہ کھا لیتا ہوں، دودھا اور پانی بھی پی لیتا ہوں۔
 (ابن جریر کہتے ہیں) میں نے کہا حضرت ابن عباس نے یہ کہاں سے لیا ہے؟ (عطاء نے) کہا میرا خیال ہے
 کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے سنا ہے عطاء نے کہا لوگ (عید کے لیے) دھوپ پھیلنے تک نہیں نکلتے تھے وہ کہتے تھے
 ہم کھا لیتے ہیں تاکہ اپنی نماز میں جلدی نہ کریں۔ (چونکہ رمضان المبارک میں سحری کھانے کی عادت تھی
 بھوک جلدی لگ جاتی اس لیے عید کے لیے جانے سے پہلے کھا لیتے تاکہ نماز اطمینان سے ادا کر سکیں۔)
 یہ حدیث احمد نے نقل کی ہے اور بیہقی نے کہا اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں۔

باب - نماز عید کے لیے صحرا (کھلی جگہ عید گاہ) کی طرف نکلنا

۹۷۴ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا "نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے

يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ وَالْأَضْحَى إِلَى الْمُصَلَّى الْحَدِيثُ
رَوَاهُ الشَّيْخَانُ۔

بَابُ صَلَاةِ الْعِيدِ فِي الْمَسْجِدِ لِعُذْرِ

۹۷۴۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ أَصَابَ النَّاسَ مَطَرٌ فِي يَوْمِ
عِيدٍ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَصَلَّى بِهِمْ فِي الْمَسْجِدِ
رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَأَبُو دَاوُدَ وَفِي إِسْنَادِهِ عِيسَى بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى
وَهُوَ مَجْمُوعٌ۔

۹۷۵۔ وَعَنْ حَنْشٍ قَالَ قِيلَ لِعَلِيٍّ رضی اللہ عنہ أَنَّ ضُعْفَةَ مِنَ النَّاسِ

۹۷۳ بخاری کتاب العیدین ص ۱۳۱ باب الخروج إلى المصلى، مسلم کتاب صلوۃ العیدین ص ۲۹۔
۹۷۴ ابن ماجہ ابواب اقامۃ الصلوات ص ۱۹۱ باب ما جاء في صلوۃ العید في المسجد اذا
كان مطر، ابوداؤد کتاب الصلوة ص ۱۱۱ باب یصلی بالناس فی المسجد اذا کان یوم مطر۔

دن عید گاہ کی طرف تشریف لے جاتے۔

یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے۔

باب۔ عذر کی وجہ سے مسجد میں عید کی نماز پڑھنا

۹۷۴۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا، ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارکہ میں لوگوں کو
مکے دن بارش پیش آگئی، تو آپ نے انہیں مسجد میں نماز پڑھائی۔“

یہ حدیث ابن ماجہ اور ابوداؤد نے نقل کی ہے، اور اس کی اسناد میں عیسیٰ بن عبد اللہ اعلیٰ ہے جو کہ

ل ہے۔

ہر خش نے کہا، حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کیا گیا کہ کمزور لوگ جہان (جہاں عید گاہ تھی) جانے کی طاقت

لَا يَسْتَطِيعُونَ الْخُرُوجَ إِلَى الْجَبَانَةِ فَأَمَرَ رَجُلًا يُصَلِّي بِالنَّاسِ
أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ رَكَعَتَيْنِ لِلْعِيدِ وَرَكَعَتَيْنِ لِمَكَانِ خُرُوجِهِمْ
إِلَى الْجَبَانَةِ. رَوَاهُ أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَآخَرُونَ وَإِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ.

بَابُ صَلَاةِ الْعِيدَيْنِ فِي الْقَرْيَةِ

۹۷۶. قَالَ الْبُخَارِيُّ أَمَرَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ مَوْلَاهُ ابْنُ أَبِي عُبَيْتَةَ
بِالزَّاوِيَةِ فَجَمَعَ أَهْلَهُ وَبَنِيَهُ وَصَلَّى كَصَلَاةِ أَهْلِ
الْمِصْرِ وَتَكْبِيرُهُمْ أَنْتَهَى وَهُوَ مَعْلُوقٌ.

۹۷۷. وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ بْنِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ

۹۷۵ مصنف ابن ابی شیبہ کتاب الصلوات ص ۸۴ باب القوم يصلون في المسجد كما يصلون.
۹۷۶ بخاری کتاب العیدین ص ۱۳۲ باب اذا فاتته العید یصلی رکعتین وكذلك النساء.

نہیں رکھتے، تو انہوں نے ایک شخص سے کہا کہ ”لوگوں کو چار رکعات پڑھائے، دو رکعتیں عید کے لیے
اور دو رکعتیں ان کے جہانہ جلسے کے بدلہ میں“

یہ حدیث ابو بکر بن ابی شیبہ اور دیگر محدثین نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد ضعیف ہے۔

باب دیہات میں عیدین کی نماز

۹۷۸ بخاری نے کہا، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے زادیہ میں اپنے آزاد کردہ غلام ابن ابی عبیدہ
سے کہا، تو انہوں نے اپنے اہل اور بیٹوں کو اکٹھا کیا اور انکو شہر والوں کی نماز اور تکبیر کی طرح نماز پڑھائی
اسی یہ حدیث معلق ہے۔

۹۷۹ حضرت عبداللہ بن ابی بکر بن انس بن مالک نے کہا کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے جب

كَانَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ إِذَا قَاتَتْهُ صَلَوةُ الْعِيدِ مَعَ الْإِمَامِ جَمَعَ أَهْلَهُ يُصَلِّي بِهِمْ مِثْلَ صَلَوةِ الْإِمَامِ فِي الْعِيدِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَإِسْنَادُهُ غَيْرُ صَحِيحٍ -

۹۷۸۔ وَعَنْ بَعْضِ آلِ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّسَاءَ كَانَ رُبَّمَا جَمَعَ أَهْلَهُ وَحَشَمَهُ يَوْمَ الْعِيدِ فَيُصَلِّي بِهِمْ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي عُثْبَةَ مَوْلَاهُ رُكْعَتَيْنِ. رَوَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ لَكِنْ بَعْضُ آلِ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ مَجْهُولٌ -

بَابُ لَأَصَلَاةِ الْعِيدِ فِي الْقُرَى

۹۷۹۔ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ

۹۷۷ سنن الکبریٰ للبیہقی کتاب صلاوة العیدین ص ۳۳۳ باب صلاوة العیدین سنة اهل الاسلام۔ الخ
۹۷۸ معنی ابن ابی شیبہ کتاب الصلوات ص ۱۸۳ باب الرجل تفوته الصلوة فی العید کہو یصلی۔

ام کے ہمراہ عید کی نماز فوت ہو جاتی، تو اپنے گھر والوں کو اکٹھا کر کے انہیں امام کی نماز عید کی طرح نماز پڑھاتے یہ حدیث بیہقی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح نہیں۔

۹۷۸۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی آل میں سے ایک شخص سے روایت ہے کہ بلاشبہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کبھی اپنے قریب تداروں اور غلاموں کو عید کے دن اکٹھا کرتے، تو انہیں عبد اللہ بن ابی عتبہ حضرت انس کے آزاد کردہ غلام دو رکعتیں پڑھاتے۔

یہ حدیث ابو بکر بن ابی شیبہ نے نقل کی ہے اور اس کے رجال ثقہ ہیں، لیکن بعض آل انس مجہول ہے۔

باب۔ دیہات میں عید کی نماز نہیں

۹۷۹ ابو عبد الرحمن السُّلَمِی سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا ”عید اور جمعہ بڑے شہر کے

لَا تُشْرِيَنَّ وَلَا جُمُعَةَ الْآفِ مِصْرِي حَامِج . رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ
وَاخَرُونَ وَهُوَ أَشْرَحُ صَحِيحٌ .

بَابُ صَلَاةِ الْعِيدَيْنِ بِغَيْرِ آذَانٍ وَلَا نِدَاءٍ وَلَا إِقَامَةٍ

۹۸۰۔ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رضی اللہ عنہ قَالَ لَا سُمْيَ يَوْمَ الْفِطْرِ وَلَا يَوْمَ الْأَضْحَى
رَوَاهُ الشَّيْخَانِ .

۹۸۱۔ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم الْعِيدَيْنِ غَيْرَ مَرَّةٍ وَلَا مَرَّتَيْنِ بِغَيْرِ آذَانٍ وَلَا إِقَامَةٍ
رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

۹۷۹ مسند عبد الرزاق کتاب الجمعة ص ۱۱۱ باب القرى الصغار برق ح ۵۴۷۰ .
۹۸۰ بخاری کتاب العیدین ص ۱۳۱ باب المشی والركوب الى العيد بغیر اذان ولا اقامة
مسلم کتاب صلاة العیدین ص ۱۲۱ .
۱۸۹ مسلم کتاب صلاة العیدین ص ۱۲۱ .

سوائیں

یہ حدیث عبد الرزاق اور دیگر محدثین نے نقل کی ہے اور یہ اثر صحیح ہے۔

باب - اذان، منادی اور اقامت کے بغیر عید کی نماز

۹۸۰۔ عطاء سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا "عید الفطر اور
عید الاضحیٰ کے دن اذان نہیں کی جاتی تھی" یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے۔

۹۸۱۔ حضرت جابر بن سمرة رضی اللہ عنہ نے کہا "میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ کئی بار بغیر اذان
اور اقامت کے عیدین کی نماز پڑھی" یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

۹۸۲۔ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ رضی اللہ عنہ أَنَّ لَا أَذَانَ لِلصَّلَاةِ يَوْمَ الْفِطْرِ حِينَ يَخْرُجُ الْإِمَامُ وَلَا بَعْدَ مَا يَخْرُجُ وَلَا إِقَامَةً وَلَا نِدَاءً وَلَا شَيْءَ رَلَا نِدَاءً يَوْمَئِذٍ وَلَا إِقَامَةً. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

بَابُ صَلَاةِ الْعِيدَيْنِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ

۹۸۳۔ عَنِ ابْنِ عَسَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَالْبُؤَيْكِرُ رضی اللہ عنہ وَعُمَرُ رضی اللہ عنہ يُصَلُّونَ الْعِيدَيْنِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ.

۹۸۴۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ شَهِدْتُ الْعِيدَ مَعَ رَسُولِ

۹۸۲ مسلم کتاب صلوٰۃ العیدین ص ۲۹۔

۹۸۳ بخاری کتاب العیدین ص ۱۳۱ باب الخطبة بعد العید، مسلم کتاب صلوٰۃ العیدین ص ۲۹۔

۹۸۲۔ حضرت جابر بن عبد اللہ الانصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عید الفطر کے دن نماز کے لیے امام کے آتے وقت اور آنے کے بعد اذان نہیں، نہ اقامت، نہ منادی، نہ کوئی اور چیز، اس دن نہ اذان تھی نہ اقامت!

یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

بَابُ خُطْبَةٍ سَبْعَةِ عِيدَيْنِ كِي نِمَاز

۹۸۳۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ خطبہ سے پہلے عیدین کی نماز پڑھتے تھے!

یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے۔

۹۸۴۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہا ”میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابو بکر صدیق

اللہ ﷻ وَالْبُ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ ﷻ فَكُلُّهُمْ
كَانُوا يُصَلُّونَ قَبْلَ الْخُطْبَةِ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ ۔

۹۸۵۔ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ﷻ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ
يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ وَالْأَضْحَى إِلَى الْمُصَلَّى فَأَوَّلُ شَيْءٍ يَبْدَأُ
بِهِ الصَّلَاةُ ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَيَقُومُ مُقَابِلَ النَّاسِ وَالنَّاسُ
جُلُوسٌ عَلَى صُفُوفِهِمْ فَيَعْظُمُهُمْ وَيُوصِيهِمْ وَيَأْمُرُهُمْ
فَإِنْ كَانَ يُرِيدُ أَنْ يَقْطَعَ بَعْثًا قَطَعَهُ أَوْ يَأْمُرَ بِشَيْءٍ
أَمَرَ بِهِ ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ فَلَمْ يُزَلِ النَّاسُ
عَلَى ذَلِكَ حَتَّى خَرَجْتُ مَعَ مَرْوَانَ وَهُوَ أَمِيرُ الْمَدِينَةِ فِي
أَضْحَى أَوْ فِطْرٍ فَلَمَّا أَتَيْنَا الْمُصَلَّى إِذَا مِنْبَرُ بَنَاهُ كَثِيرٌ بَنٌ

۹۸۴ بخاری کتاب العیدین ۱۳ باب الخطبة بعد العید ، مسلم کتاب صلوة العیدین ۲۸۹ -

حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم کے ہمراہ عید (کی نماز) کے لیے حاضر ہوا، وہ سب خطبہ سے پہلے نماز پڑھتے تھے۔
یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے۔

۹۸۵۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا ”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر اور عید الاضحی کے
دن عید گاہ کی طرف تشریف لے جاتے تو سب سے پہلے جس چیز سے ابتداء فرماتے نماز تھی، پھر آپ سلام
پھیرتے تو لوگوں کی طرف چہرہ مبارک کر کے کھڑے ہو جاتے اور لوگ اپنی اپنی صفوں میں بیٹھ جاتے، تو آپ
انہیں وعظ و نصیحت فرماتے اور انہیں کچھ کاموں کا حکم فرماتے، پس اگر آپ کوئی گروہ (جہاد کے لیے،
بھجنا چاہتے تو انہیں مقرر فرما دیتے یا اگر کسی کام کے متعلق حکم دینا چاہتے تو حکم ارشاد فرما دیتے، ابو سعید
نے کہا، لوگ اسی طرح (عمل کرتے) رہے، یہاں تک کہ میں عید الاضحی یا عید الفطر کے دن مروان کے ہمراہ گیا اور وہ
مدینہ منورہ کا امیر تھا، جب ہم عید گاہ میں پہنچے، تو اچانک سامنے منبر تھا، جسے کثیر بن الصلت نے تیار کیا تھا،

الصَّلَاتِ فَإِذَا مَرَّ وَأَنْ يُرِيدَ أَنْ يَرْتَقِيَهُ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ
فَجَبَذَتْهُ بِثَوْبِهِ فَجَبَذَنِي فَأَرْتَفَعَ فَخَطَبَ قَبْلَ الصَّلَاةِ
فَقُلْتُ لَهُ غَيْرَتُكَ وَاللَّهِ فَقَالَ أَبَا سَعِيدٍ قَدْ ذَهَبَ مَا
تَعْلَمُ فَقُلْتُ مَا أَعْلَمُ وَاللَّهِ خَيْرٌ مِمَّا لَا أَعْلَمُ فَقَالَ إِنَّ
النَّاسَ لَمْ يَكُونُوا يَجْلِسُونَ لَنَا بَعْدَ الصَّلَاةِ فَجَعَلْتُهَا
قَبْلَ الصَّلَاةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

بَابُ مَا يُقْرَأُ فِي صَلَاةِ الْعِيدَيْنِ

۹۸۶- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ

۹۸۵ بخاری کتاب العیدین میں باب الخروج الخ المصلى بنين منبر واللفظ له
مسلم کتاب العیدین میں ۲۹ -

پس جب مروان نے نماز سے پہلے منبر پر چڑھنے کا ارادہ کیا، تو میں نے اس کے کپڑے سے پکڑ کر اسے کھینچا
تو اس نے مجھے کھینچ لیا، اور چڑھ گیا، پھر نماز سے پہلے خطبہ دیا، تو میں نے اُسے کہا، خدا کی قسم تم نے (دین
سنت) بدل دیا ہے۔ اس نے کہا، اے ابوسعید! جو تم جانتے ہو، وہ (دو گنہ گار گیا، میں نے کہا، خدا کی قسم
جو میں جانتا ہوں وہ اس سے بہتر ہے، جو میں نہیں جانتا، تو اُس نے کہا، لوگ نماز کے بعد ہمارے لیے بیٹھتے
نہیں تھے، تو میں نے خطبہ نماز سے پہلے کر دیا“
یہ حدیث بخاری نے نقل کی ہے۔

باب - عیدین کی نماز میں کیا پڑھا جائے

۹۸۶- عبید اللہ بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے ابو واقد اللبیدی رضی

سَأَلَ أَبَا وَقْدٍ اللَّيْثِيُّ ۞ مَا كَانَ يَقْرَأُ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ۞ فِي الْأَضْحَى وَالْفِطْرِ فَقَالَ كَانَ يَقْرَأُ فِيهِمَا بِقَافٍ وَالْقُرْآنَ الْمَجِيدَ وَاقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۹۸۷۔ وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ ۞ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ۞ يَقْرَأُ فِي الْعِيدَيْنِ وَفِي الْجُمُعَةِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَهَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ قَالَ وَإِذَا اجْتَمَعَ الْعِيدُ وَالْجُمُعَةُ فِي يَوْمٍ وَاحِدٍ يَقْرَأُ بِهِمَا أَيْضًا فِي الصَّلَوَتَيْنِ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۹۸۶۔ مسلم کتاب صلوۃ العیدین ۲۹۱۔ فصل فی قراءۃ قَا وَالْقُرْآنِ الْمَجِيدِ۔

۹۸۷۔ مسلم کتاب الجمعة ۲۸۸۔ فصل فی قراءۃ سورة الجمعة والمنافقين... الخ۔

سے پوچھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید الاضحیٰ اور عید الفطر کی (نماز) میں کیا تلاوت فرماتے تھے، انہوں نے کہا، آپ ان دونوں میں قَا۔ وَالْقُرْآنِ الْمَجِيدُ اور اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ تلاوت فرماتے تھے۔

یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

۹۸۷۔ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نے کہا ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عیدین اور جمعہ میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى اور هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ تلاوت فرماتے تھے، انہوں نے کہا اور جب عید اور جمعہ ایک دن اکٹھے ہو جاتے، تو بھی آپ دونوں نمازوں میں یہ دونوں سورتیں تلاوت فرماتے“ یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

بَابُ صَلَاةِ الْعِيدَيْنِ بِثِنْتَيْ عَشْرَةَ تَكْبِيرَةً

٩٨٨ مستد احمد ص ٦٦٠، مستد ابن ابى شيبة كتاب الصلوات ص ١٤١ باب ما يقرأ يوم في العيد، المعجم الكبير للطبراني ص ١٨٣ رقم الحديث ٦٤٤٣ -

۹۸۸۔ حضرت سمرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عیدین میں سَبَّحِ اَسْمَکَ رَبِّکَ الْاَوْغَلٰی اور هَلْ اَسْنَعُ حَدِیْثُ الْغَاشِیَةِ تراوت فرماتے تھے۔
یہ حدیث احمد ابن ابی شیبہ اور طبرانی نے کبیر میں نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

باب۔ بارہ تکبیروں کے ساتھ عیدین کی نماز

۹۸۹۔ عمرو بن شعیب سے بواسطہ شعیب، دادا شعیب روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عید کے نماز میں بارہ تکبیریں کیں، سات پہلی رکعت میں اور پانچ دوسری میں۔

۹۸۹. اس کی سند میں عبد الرحمن الطائفی ہے، جس پر جرح ہے (میزان الاعتدال ص ۴۵۴)۔ الجرح النقی علی البیہقی کتاب الصلوة ص ۲۸۸ باب التکبیر فی صلاۃ العیدین)

فِي الْآخِرَةِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ وَالِدَارِقُطْنِيُّ وَابْنُ أَبِي هَاشِمٍ
وَإِسْنَادُهُ لَيْسَ بِالْقَوِيّ.

۹۹۰. وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ الْمُزَنِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَبَّرَ
فِي الْعِيدَيْنِ فِي الْأَوَّلَى سَبْعًا قَبْلَ الْقِرَاءَةِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَابْنُ مَاجَةَ وَإِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ جِدًّا.

۹۹۱. وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَبَّرَ فِي
الْفِطْرِ وَالْأَضْحَى سَبْعًا وَخَمْسًا سِوَى تَكْبِيرَةِ الرَّكْعَةِ

۹۸۹. مسند احمد ۱/۱۸۸، ابن ماجه ابواب اقامه الصلوات ۱۱۱، باب ماجاء في كم يكبر الامام في صلاة العيدين، دارقطني كتاب العيدين ۱/۲۲، سنن الكبري للبيهقي كتاب الصلوة ۲/۲۲۲ باب التكبير في صلاة العيدين.

۹۹۰. ترمذي ابواب العيدين ۱/۱۱۱ باب في التكبير في العيدين، ابن ماجه ابواب اقامه الصلوات ۱۱۱، باب ماجاء في كم يكبر الامام في صلاة العيدين.

یہ حدیث احمد، ابن ماجہ، دارقطنی اور بیہقی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد قوی نہیں ہے۔
۹۹۰۔ عمرو بن عوف المزنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عیدین کی پہلی رکعت میں قراءۃ سے پہلے سات تکبیریں کیں۔

یہ حدیث ترمذی اور ابن ماجہ نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد بہت زیادہ کمزور ہے۔
۹۹۱۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عید الفطر اور عید الاضحیٰ میں رکوع کی تکبیر کے علاوہ سات اور پانچ تکبیریں کیں۔

۹۹۰۔ اس حدیث کی سند میں کثیر بن عبد اللہ بن عمرو بن عوف زید المزنی المدنی ہے جس پر شدید ترین جرح ہے۔ ابن حبان تو یہاں تک کہتے ہیں کہ اس کا عن ابیہ عن جده کے طریق سے ایک من گھڑت نسخہ بھی ہے (میزان الاعتدال ۲/۲۲۲)۔
۹۹۱۔ اس حدیث کی سند میں عبد اللہ بن لیث بن عتبہ الحظرمی، ابو عبد الرحمن پر بہت شدید جرح ہے (میزان الاعتدال ۲/۲۲۲ تا ۲۸۳ عن ۲۵۳)۔

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَابُو دَاوُدَ وَفِي إِسْنَادِهِ ابْنُ لَهْيَعَةَ وَفِيهِ
كَلَامٌ مَشْهُورٌ۔

۹۹۲۔ وَعَنْ سَعْدِ الْمُؤَذِّنِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُكَبِّرُ
فِي الْعِيدَيْنِ فِي الْأَوَّلَى سَبْعًا قَبْلَ الْقِرَاءَةِ وَفِي الْآخِرَةِ
خَمْسًا قَبْلَ الْقِرَاءَةِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَإِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ۔

۹۹۳۔ وَعَنْ نَافِعِ مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
شَهِدْتُ الْأَضْحَى وَالْفِطْرَ مَعَ ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَكَبَّرَ
فِي الرَّكْعَةِ الْأَوَّلَى سَبْعَ تَكْبِيرَاتٍ قَبْلَ الْقِرَاءَةِ وَفِي

۹۹۱ ابن ماجہ ابواب اقامۃ الصلوات مثلاً باب ماجاء فی کم یکبر الاما فی صلوة
العیدین، ابوداؤد کتاب الصلوة ۱۶۱ باب التکبیر فی العیدین۔

۹۹۲ ابن ماجہ ابواب اقامۃ الصلوات مثلاً باب ماجاء فی کم یکبر الاما فی صلوة العیدین۔

یہ حدیث ابن ماجہ اور ابوداؤد نے نقل کی ہے اور اس کی اسنادیں ابن لہیعہ ہے اور اس کے بارہ
میں کلام مشہور ہے۔

۹۹۲۔ سعد المؤذن سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عیدین کی پہلی رکعت میں قراءۃ سے پہلے
سات اور دوسری رکعت میں قراءۃ سے پہلے پانچ تکبیریں کہتے تھے۔
یہ حدیث ابن ماجہ نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد ضعیف ہے۔

۹۹۳۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام نافع نے کہا ”میں عید الاضحیٰ اور عید الفطر
کی نماز میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے ہمراہ حاضر ہوا، تو انہوں نے پہلی رکعت میں قراءۃ سے پہلے سات
تکبیریں اور دوسری رکعت میں قراءۃ سے پانچ تکبیریں کیں“۔

۹۹۲۔ اس حدیث کی سند میں عبدالرحمن بن سعد بن عمار سعد القرظ ضعیف راوی ہے۔ (میزان الاعتدال ص ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹)
نیز اس کی سند میں سعد بن عمار مجہول ہے۔ (میزان الاعتدال ص ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵

الْأُخْرَى خَمْسَ تَكْبِيرَاتٍ قَبْلَ الْقِرَاءَةِ. رَوَاهُ مَالِكٌ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ -

۹۹۴۔ وَعَنْ عَمَّارِ بْنِ أَبِي عَمَّارٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ كَبَّرَ فِي عِيدِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ تَكْبِيرَةً سَبْعًا فِي الْأُولَى وَخَمْسًا فِي الْآخِرَةِ رَوَاهُ أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ -

بَابُ صَلَاةِ الْعِيدَيْنِ بِسِتِّ تَكْبِيرَاتٍ زَوَائِدَ

۹۹۵۔ عَنْ أَبِي عَائِشَةَ جَلِيسٍ لِأَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْعَاصِ سَأَلَ أَبَا مُوسَى الْأَشْعَرِيَّ وَحَدِيفَةَ بْنَ الْيَمَانِ رضی اللہ عنہ كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم يُكَبِّرُ فِي الْأَضْحَى

۹۹۳ مؤطا امام مالک کتاب العیدین مثلًا باب ماجاء فی التکبیر والقراءة فی صلوة العیدین -

۹۹۴ مصنف ابن ابی شیبہ کتاب الصلوات ۱۱۶ باب فی التکبیر فی العیدین واختلافهم فیہ -

یہ حدیث مالک نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۹۹۳۔ عمار بن ابی عمار سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے عید (کی نماز میں بارہ تکبیریں کہیں سات تکبیریں پہلی رکعت میں اور پانچ دوسری رکعت میں۔

یہ حدیث ابوبکر بن ابی شیبہ نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد حسن ہے۔

باب - عیدین کی نماز چھ زائد تکبیروں کے ساتھ

۹۹۵۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ہم نشین ابو عائشہ سے روایت ہے کہ سعید بن العاص نے حضرت ابو موسیٰ اشعرى اور حضرت حدیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہما سے پوچھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید الاضحیٰ

وَالْفِطْرَ فَقَالَ أَبُو مُوسَى كَانَ يُكَبِّرُ أَرْبَعًا تَكْبِيرَةً عَلَى
الْجَنَائِزِ فَقَالَ حُذِيفَةُ صَدَقَ فَقَالَ أَبُو مُوسَى كَذَلِكَ
كُنْتُ أَكْبِرُ فِي الْبَصْرَةِ حَيْثُ كُنْتُ عَلَيْهِمْ قَالَ أَبُو عَالِشَةَ
وَأَنَا حَاضِرُ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ -
۹۹۶۔ وَعَنْ عَلْقَمَةَ وَالْأَسْوَدِ قَالَا كَانَ ابْنُ مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ
جَالِسًا وَعِنْدَهُ حُذِيفَةُ رضی اللہ عنہ وَأَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ رضی اللہ عنہ
فَسَأَلَهُمُ سَعِيدُ بْنُ الْعَاصِ رضی اللہ عنہ عَنِ التَّكْبِيرِ فِي صَلَاةِ
الْعِيدِ فَقَالَ حُذِيفَةُ سَلِ الْأَشْعَرِيَّ فَقَالَ الْأَشْعَرِيُّ سَلِ
عَبْدَ اللَّهِ فَإِنَّهُ أَقْدَمُنَا وَأَعْلَمُنَا فَسَأَلَهُ فَقَالَ ابْنُ
مَسْعُودٍ يُكَبِّرُ أَرْبَعًا ثُمَّ يَقْرَأُ ثُمَّ يَكْبِرُ فَيَرْكَعُ فَيَقُومُ

۹۹۵ ابوداؤد کتاب الصلوة ۱۶۱ باب التکبیر فی العیدین۔

اور عید الفطر میں کیسے تکبیریں کرتے تھے، تو ابو موسیٰ نے کہا، آپ چار تکبیریں کرتے، جیسا کہ آپ جنازوں پر
کرتے، تو حذیفہ نے کہا، اس نے سچ کہا، ابو موسیٰ نے کہا، میں بصرہ میں بھی اسی طرح تکبیر کرتا رہا، جب تک
میں ان پر حاکم رہا، ابو عایشہ نے کہا، میں حضرت سعید بن العاصؓ کے پاس حاضر ہوں۔
یہ حدیث ابوداؤد نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد حسن ہے۔

۹۹۶۔ علقمہ اور اسود نے کہا، حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیٹھے ہوتے تھے اور ان کے پاس حضرت حذیفہ
رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو موسیٰ الاشعری رضی اللہ عنہ تھے کہ ان سے حضرت سعید بن العاص رضی اللہ عنہ نے
نماز عید میں تکبیر کے بارہ میں پوچھا، حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا، اشعریؓ سے پوچھو، تو حضرت اشعریؓ نے
کہا، عبد اللہ سے پوچھو، بلاشبہ وہ ہم میں سے پہلے اور زیادہ عالم ہیں، تو سعیدؓ نے ان سے پوچھا، حضرت ابن
مسعودؓ نے کہا، آپ چار تکبیریں کرتے، پھر قراءۃ فرماتے، پھر تکبیر کرتے، تو رکوع فرماتے، پھر رکعت پوری فرماتے

فِي الثَّانِيَةِ فَيَقْرَأُ ثُمَّ يَكْبِرُ أَرْبَعًا بَعْدَ الْقِرَاءَةِ
رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ -

۹۹۷. وَعَنْ كُرْدُوسٍ قَالَ أَرْسَلَ الْوَلِيدُ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
مَسْعُودٍ وَحَدَّثَنِيهِ وَأَيُّ مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ وَأَيُّ مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ
بَعْدَ الْعَتَمَةِ فَقَالَ إِنَّ هَذَا عِيدٌ لِلْمُسْلِمِينَ فَكَيْفَ الصَّلَاةُ
فَقَالُوا سَلِ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ فَسَأَلَهُ فَقَالَ يَقُومُ فَيَكْبِرُ أَرْبَعًا
ثُمَّ يَقْرَأُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَةَ عَنِ الْمَفْصَلِ ثُمَّ يَكْبِرُ
أَرْبَعًا يَرْكَعُ فِي آخِرِهِمْ فَيَلْكَ تِسْعٌ فِي الْعِيدَيْنِ فَمَا أَنْكَرَهُ
أَحَدٌ مِنْهُمْ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ -

۹۹۶ مصنف عبد الرزاق کتاب صلوة العیدین ص ۲۹۹ باب التکبیر فی الصلوة یوم العید
برقم ۵۶۸۴ -

۹۹۷ المعجم الکبیر للطبرانی ۳/ ۳۵۹ رقم الحدیث ۹۵۱۴ -

کے بعد) دوسری رکعت میں کھڑے ہو جاتے، تو قراءۃ فرماتے، پھر قراءۃ کے بعد چار تکبیریں کہتے
یہ حدیث عبد الرزاق نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۹۹۷۔ کر دوس نے کہا، ولید نے حضرت عبداللہ بن مسعود اور حذیفہ، ابو موسیٰ الاشعری اور ابو مسعود رضی اللہ عنہم
کے پاس ایک تنہا رات کے بعد بیغام بھیجا، اس نے کہا "بلاشبہ یہ دن مسلمانوں کے لیے عید ہے، تو نماز کا کیا
طریقہ ہے؟ انہوں نے کہا، ابو عبد الرحمن سے پوچھو، اس نے ان سے پوچھا، تو انہوں نے کہا "کھڑے ہو کر چار
تکبیریں کہے، پھر سورۃ فاتحہ اور مفضل سورۃوں میں کوئی ایک سورۃ پڑھے، پھر (دوسری رکعت میں) چار تکبیریں کہے، انکے آخر
میں رکوع کہے، تو یہ (مع تکبیر تحریر در رکوع) عیدین میں نو تکبیریں ہیں۔ اس کا ان میں سے کسی ایک نے بھی انکار نہیں کیا۔
یہ حدیث طبرانی نے کبیر میں نقل کی ہے اور اس کی اسناد حسن ہے۔

۱۔ سورۃ حجرات سے سورۃ اناس تک سو تین مفصلات کہلاتی ہیں۔ حجرات سے سورۃ مرسلات طوال مفضل، سورۃ ناز سے سورۃ نوحی تک
اوساط مفضل اور الشرح سے سورۃ ناس تک قصار مفضل کہلاتی ہیں۔ اس میں اور بھی متعدد اقوال ہیں۔ الا اتفاق فی علوم القرآن ص ۲۱۶ طبع طبعی۔

۹۹۸۔ وَعَنْ عَلْقَمَةَ وَالْأَسْوَدِ أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ كَانَ يُكَبِّرُ فِي الْعِيدَيْنِ تِسْعًا أَرْبَعًا قَبْلَ الْقِرَاءَةِ ثُمَّ يُكَبِّرُ فَيَرْكَعُ وَفِي الثَّانِيَةِ يَقْرَأُ فَإِذَا فَرَغَ كَبَّرَ أَرْبَعًا ثُمَّ رَكَعَ رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ۔

۹۹۹۔ وَعَنْ كُرْدُوسٍ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ يُكَبِّرُ فِي الْأَضْحَى وَالْفِطْرِ تِسْعًا تِسْعًا يَبْدَأُ فَيُكَبِّرُ أَرْبَعًا ثُمَّ يُكَبِّرُ وَاحِدَةً فَيَرْكَعُ بِهَا ثُمَّ يَقُومُ فِي الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ فَيَبْدَأُ فَيَقْرَأُ ثُمَّ يُكَبِّرُ أَرْبَعًا ثُمَّ يَرْكَعُ بِأَحَدَاهُنَّ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ۔

۱۰۰۰۔ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ شَهِدْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ

۹۹۸ مصنف عبد الرزاق كتاب صلاة العیدین ۱۱ باب التکبیر فی الصلاة یوم العید برقم ۵۶۸۶
۹۹۹ المعجم الکبیر للطبرانی ۳۵۴ رقم الحدیث ۹۵۱۳۔

۹۹۸۔ علقمہ اور اسود سے روایت ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ عیدین میں نو تکبیریں کہتے تھے، چار تکبیریں قراءۃ سے پہلے، پھر تکبیر کہتے تو رکوع کرتے اور دوسری رکعت میں قراءۃ کرتے، پس جب فارغ ہوتے تو چار تکبیریں کہتے، پھر رکوع کرتے۔

یہ حدیث، عبد الرزاق نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۹۹۹۔ کر دوس نے کہا "حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ عید الاضحیٰ اور عید الفطر میں نو تکبیریں کہتے تھے آپ نماز شروع فرماتے تو چار تکبیریں کہتے، پھر ایک تکبیر کہتے، تو اس کے ساتھ رکوع کرتے، پھر دوسری رکعت میں کھڑے ہو جاتے تو شروع میں قراءۃ کرتے، پھر چار تکبیریں کہتے، پھر ان میں سے ایک کے ساتھ رکوع فرماتے یہ حدیث طبرانی نے کبیر میں نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۱۰۰۰۔ عبد اللہ بن الحارث نے کہا "میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا، انہوں نے بصرہ میں

كَبَّرَ فِي صَلَاةِ الْعِيدِ بِالْبُصْرَةِ تِسْعَ تَكْبِيرَاتٍ وَالْيَبِيتِ
الْقُرَاءَتَيْنِ قَالَ وَشَهِدْتُ الْمَغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ رضي الله عنه فَعَلَ مِثْلَ
ذَلِكَ رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَقَالَ الْحَافِظُ فِي التَّلْخِصِ إِسْنَادُهُ صَحِيحٌ

بَابُ تَرْكِ التَّنْفُلِ قَبْلَ صَلَاةِ الْعِيدِ وَبَعْدَهَا

۱۰۰۱۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم خَرَجَ يَوْمَ الْفِطْرِ
فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ لَمْ يُصَلِّ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا. رَوَاهُ الْجَمَاعَةُ -

۱۰۰۰۔ مصنف عبد الرزاق کتاب صلوٰۃ العیدین ۲۹۴ باب التکبیر فی الصلوة یوم العید برقم ۵۲۸۹ -
۱۰۰۱۔ بخاری کتاب العیدین ۱۳۵ باب الصلوة قبل العید وبعدها، مسلم کتاب العیدین ۲۹۴،
ترمذی ابواب العیدین ۱۱۱ باب لا صلوة قبل العیدین ولا بعدهما، ابوداؤد کتاب الصلوة
۱۶۳ باب الصلوة بعد صلوة العید، نسائی کتاب صلوٰۃ العیدین ۲۳۵ باب الصلوة قبل
العیدین وبعدها، ابن ماجہ ابواب اقامۃ الصلوات ۱۱۱ باب ما جاء فی الصلوة قبل صلوة
العید وبعدها، مسند احمد ۳۵۵ -

عید کی نماز میں نو تکبیریں کہیں۔ دونوں قراعتیں پہلے در پہلے ادا کیں۔ انہوں نے کہا اور میں حضرت مغیرہ بن شعبہ
رضی اللہ عنہ کے پاس بھی حاضر ہوا، انہوں نے بھی اسی طرح کیا۔
یہ حدیث عبد الرزاق نے نقل کی ہے اور حافظ نے تلخیص میں کہا ہے، اس کی اسناد صحیح ہے۔

بَابُ - نَمَازِ عِيدٍ سَہْلے اور اس کے بعد نفل نہ پڑھنا

۱۰۰۱۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر کے دن نکلے، تو
تو دو رکعتیں ادا فرمائیں، نہ اس سے پہلے نماز پڑھی نہ اس کے بعد۔
یہ حدیث محدثین کی جماعت نے نقل کی ہے۔

۱۰۰۲۔ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ خَرَجَ يَوْمَ عِيدٍ فَلَمْ يُصَلِّ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا وَذَكَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم فَعَلَهُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالْحَافِظُ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ۔

۱۰۰۳۔ وَعَنْ أَبِي سَيِّدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَا يُصَلِّي قَبْلَ الْعِيدِ شَيْئًا فَإِذَا رَجَعَ إِلَى مَنْزِلِهِ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ۔

۱۰۰۴۔ وَعَنْ أَبِي مُسْعُودٍ رضی اللہ عنہ قَالَ لَيْسَ مِنَ السُّنَّةِ الصَّلَاةُ قَبْلَ خُرُوجِ الْإِمَامِ يَوْمَ الْعِيدِ۔ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ۔

۱۰۰۲۔ مسند احمد ۵۲۲، ترمذی ابواب العیدین ص ۱۱۱ باب لا صلوة قبل العیدین ولا بعدہما، مستدرک حاکم کتاب العیدین ص ۲۹۵ باب لا یصلی قبل العید ولا بعدہا۔

۱۰۰۳۔ ابن ماجہ ابواب اقامۃ الصلوات ص ۹۳ باب ما جاء فی الصلوة قبل صلوة العید وبعدها۔

۱۰۰۴۔ المعجم الکبیر للطبرانی ص ۲۴۸ رقم الحدیث ۵۰۰۰۰ (۶۹۲)۔

۱۰۰۲۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ عید کے دن نکلے، نہ تو عید کی نماز سے پہلے نماز پڑھی نہ اس کے بعد اور انہوں نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا فرمایا۔

یہ حدیث احمد، ترمذی اور حاکم نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد حسن ہے۔

۱۰۰۳۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید کی نماز سے پہلے کوئی نماز بھی ادا نہیں فرماتے تھے، پس جب آپ اپنے دولت خانہ میں واپس تشریف لاتے، دو رکعتیں ادا فرماتے“ یہ حدیث ابن ماجہ نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد حسن ہے۔

۱۰۰۴۔ حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ نے کہا ”عید کے دن اہم کے آنے سے قبل نماز سنت نہیں ہے۔“ یہ حدیث طبرانی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۱۰۰۵۔ وَعَنِ ابْنِ سِيرِينَ أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ وَحَذِيفَةَ رضی اللہ عنہ كَانَا يَنْهَيَانِ النَّاسَ أَوْ قَالَ يُجَلِّسَانِ مَنْ يَرِيَانِهِ يُصَلِّي قَبْلَ خُرُوجِ الْإِمَامِ فِي الْعِيدِ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَإِسْنَادُهُ مُرْسَلٌ قَوِيٌّ۔

بَابُ الذَّهَابِ إِلَى الْمُصَلَّى فِي طَرِيقِ وَالرُّجُوعِ فِي طَرِيقِ أُخْرَى

۱۰۰۶۔ عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا كَانَ يَوْمَ عِيدٍ خَالَفَ الطَّرِيقَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۱۰۰۷۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا خَرَجَ

۱۰۰۵ المعجم الكبير للطبرانی ۳۵۳ رقم الحديث ۹۵۲۲۔

۱۰۰۶ بخاری کتاب العیدین ۱۳۷ باب من خالف الطريق۔

۱۰۰۵۔ ابن سیرین سے روایت ہے کہ حضرت ابن مسعود اور حذیفہ رضی اللہ عنہما لوگوں کو منع کرتے تھے کہ یا جس شخص کو امام کے آنے سے پہلے نماز پڑھتے ہوئے دیکھتے اسے بٹھا دیتے تھے۔
یہ حدیث طبرانی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد مرسل قوی ہے۔

بَابُ عِيدِ گَاهِ کی طرف ایک راستہ سے جانا اور دوسرے راستہ سے واپس جانا

۱۰۰۶۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا ”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عید کے دن (واپس آتے ہوئے) راستہ تبدیل فرما دیتے تھے“

یہ حدیث بخاری نے نقل کی ہے۔

۱۰۰۷۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا ”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب عید کے لیے تشریف لے جاتے،

الْبَعْدُ يَرْجِعُ فِي غَيْرِ الطَّرِيقِ الَّذِي خَرَجَ فِيهِ
رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ حَبَّانَ وَالْحَاكِمُ وَاسْنَادُهُ
صَحِيحٌ -

۱۰۰۸۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم أَخَذَ يَوْمَ الْعِيدِ
فِي طَرِيقٍ ثُمَّ رَجَعَ فِي طَرِيقٍ الْآخَرَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ
وَابْنُ مَاجَةَ وَاسْنَادُهُ حَسَنٌ -

بَابُ تَكْبِيرَاتِ التَّشْرِيقِ

۱۰۰۹۔ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللَّهِ رضی اللہ عنہ يُكَبِّرُ

۱۰۰۷۔ مسند احمد ۳۳۸، ترمذی البواب العیدین میں باب ماجاء فی خروج النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی العید فی طریق ... الخ، صحیح ابن حبان باب العیدین میں رقم الحدیث ۲۸۰۴، مستدرک حاکم کتاب العیدین میں باب لا یصلی قبل العید ولا بعدھا ۱۰۰۸۔ ابوداؤد کتاب الصلوة میں باب ۱۲۱ یخرج الی العید فی طریق ویرجع فی طریق، ابن ماجہ ابواب اقامۃ الصلوات میں باب ماجاء فی الخروج یوم العید من طریق ... الخ، مسند احمد میں۔

جس راستہ سے گئے تھے واپس اس سے دوسرے راستہ سے تشریف لاتے۔

یہ حدیث احمد، ترمذی، ابن حبان اور حاکم نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۱۰۰۸۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عید کے دن ایک راستہ سے تشریف لے گئے، پھر واپس دوسرے راستہ سے تشریف لاتے۔

یہ حدیث ابوداؤد اور ابن ماجہ نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد حسن ہے۔

باب۔ تکبیرات تشریق

۱۰۰۹۔ ابوالاسود نے کہا "حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ عرفہ کے دن فجر کی نماز سے قربانی کے دن عصر کی نماز

مِنْ صَلَوةِ الْفَجْرِ يَوْمَ عَرَفَةَ إِلَى صَلَوةِ الْعَصْرِ مِنْ يَوْمِ
النَّحْرِ يَقُولُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ
أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ وَلِلَّهِ الْحَمْدُ رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ
وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ -

۱۰۱۰۔ وَعَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَلِيِّ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ كَانَ يُكَبِّرُ بَعْدَ صَلَوةِ
الْفَجْرِ يَوْمَ عَرَفَةَ إِلَى صَلَوةِ الْعَصْرِ مِنْ الْيَوْمِ الْآخِرِ تَشْرِيقًا
وَيُكَبِّرُ بَعْدَ الْعَصْرِ رَوَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ
وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ -

۱۰۰۹ مصنف ابن ابی شیبہ کتاب الصلوات مشہلاً باب التکبیر من ای یوم هو الی ای ساعة۔
۱۰۱۰ مصنف ابن ابی شیبہ کتاب الصلوات مشہلاً باب التکبیر من ای یوم هو الی ای ساعة۔

تک تکبیریں کہتے، آپ (اس طرح) تکبیر کہتے۔

اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
وَاللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ وَلِلَّهِ الْحَمْدُ
اللہ تعالیٰ سب سے بڑے ہیں، اللہ تعالیٰ سب
سے بڑے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور
اللہ تعالیٰ سب سے بڑے ہیں، اللہ تعالیٰ سب سے
بڑے ہیں اور تم تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں،

یہ حدیث ابن ابی شیبہ نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۱۰۱۰۔ شقیق سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ عرفہ (نود و الحج) کی فجر کے بعد سے ایام تشریق کے آخری
دن کی عصر تک تکبیر کہتے اور (آخری دن) عصر کے بعد بھی تکبیر کہتے۔
یہ حدیث ابو بکر بن ابی شیبہ نے نقل کی اس کی اسناد صحیح ہے۔

أَبْوَابُ صَلَوةِ الْكُسُوفِ

بَابُ الْحَثِّ عَلَى الصَّلَوةِ وَالصَّدَقَةِ وَالِاسْتِغْفَارِ فِي الْكُسُوفِ
 ۱۰۱۱۔ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِنَّ
 الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ مِنَ النَّاسِ وَلَكِنَّمَا
 آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمَا فَتُكُفُّوا فَاصَلُّوا
 رَوَاهُ الشَّيْخَانِ -

۱۰۱۲۔ وَعَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ
 يَوْمَ مَاتَ إِبْرَاهِيمُ فَقَالَ النَّاسُ انْكَسَفَ لِمَوْتِ إِبْرَاهِيمَ

(۱۰۱) بخاری ابواب الکسوف ۱۲۴ باب الطلوة فی کسوف الشمس، مسعودی کتاب الکسوف ۲۹۹
 فصل صلوة الکسوف رکعتان ... الخ -

البواب۔ سورج گرہن کے وقت نماز

باب۔ سورج گرہن میں نماز، صدقہ اور استغفار پر آمادہ کرنا

۱۰۱۱۔ حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا ”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”بلاشبہ سورج اور چاند لوگوں
 میں سے کسی کی موت پر گرہن زدہ نہیں ہوتے اور لیکن یہ دونوں اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے نشانیاں ہیں
 تو جب تم انہیں دیکھو کھڑے ہو کر نماز پڑھو۔“
 یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے۔

۱۰۱۲۔ حضرت میسرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے کہا ”جس دن رسول اللہ صلی وسلم کے فرزند ارجمند حضرت ابراہیم ؑ
 نے وفات پائی، لوگوں نے کہا، ابراہیم ؑ کی وفات کی وجہ سے سورج گرہن زدہ ہو گیا ہے، اس پر رسول اللہ

فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمَا فَادْعُوا اللَّهَ وَصَلُّوا حَتَّى يَنْجَلِيَ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ - ۱۰۱۳

وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ فَإِذَا رَأَيْتُمَا ذَلِكَ فَادْكُرُوا اللَّهَ وَكَبِّرُوا وَصَلُّوا وَتَصَدَّقُوا رَوَاهُ الشَّيْخَانِ -

۱۰۱۴- وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ كَانَ يُخْبِرُ عَنِ النَّبِيِّ

۱۰۱۲ بخاری ابواب الکسوف ۱۲۲ باب الصلوة فی کسوف الشمس، مسلم کتاب الکسوف منہ ۳ فصل صلوة الکسوف رکعتان... الخ -

۱۰۱۳ بخاری ابواب الکسوف ۱۲۲ باب الصدقة فی الکسوف، مسلم کتاب الکسوف ۲۹۵ فصل فی صلوة الکسوف رکعتان... الخ -

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”بلاشبہ سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں کسی کی موت اور زندگی پر گرجن زدہ نہیں ہوتے، جب تم اسے دیکھو تو اس کے روشن ہونے تک اللہ تعالیٰ سے دعا کرو اور نماز پڑھو“

یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے۔

۱۰۱۳- ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ فاضلہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بلاشبہ سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں کہ کسی کی موت اور زندگی پر گرجن زدہ نہیں ہوتے تو جب تم انہیں اس طرح دیکھو تو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو، اس کی بڑائی بیان کرو اور صدقہ کرو۔

یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے۔

۱۰۱۴- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ سورج اور چاند کسی ایک کی موت

﴿لَا يَكْسِفَانِ لِمَوْتٍ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ وَلِكُلِّهِمَا آيَاتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمَا فَصَلُّوا رَوَاهُ الشَّيْخَانِ -﴾

۱۰۱۵۔ وَعَنْ أَبِي مُوسَى رضی اللہ عنہ قَالَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ فَهَامَ النَّبِيُّ ﷺ فَرَعَا يَخْشَى أَنْ تَكُونَ السَّاعَةُ فَآلَى الْمَسْجِدَ فَصَلَّى بِأَطْوَلِ قِيَامٍ وَرُكُوعٍ وَسُجُودٍ مَّا رَأَيْتُهُ قَطُّ يَفْعَلُهُ وَقَالَ هَذِهِ الْآيَاتُ الَّتِي يُرْسِلُ اللَّهُ لَا تَكُونُ لِمَوْتٍ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ وَلَكِنْ يُخَوِّفُ اللَّهُ بِهِمَا عِبَادَهُ فَإِذَا رَأَيْتُمْ شَيْئًا مِنْ ذَلِكَ فَافْزَعُوا إِلَى ذِكْرِ اللَّهِ وَدُعَائِهِ

۱۰۱۴ بخاری البواب الکسوف ۳۴۱ باب الصلوة فی کسوف الشمس، مسلم کتاب الکسوف ۲۹۹ فصل صلوة الکسوف رکعتان... الخ۔

اور زندگی پر گمراہی نہ رہے، اور لیکن یہ دونوں اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں جب تم انہیں دیکھو تو نماز پڑھو۔
یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے۔

۱۰۱۵۔ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا ”سورج گرہن زدہ ہو گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گھبرا کر کھڑے ہو گئے آپ گھبراتے تھے کہ قیامت نہ ہو، آپ مسجد میں تشریف لائے، تو آپ نے بہت لمبے قیام، رکوع اور سجود کے ساتھ نماز ادا فرمائی، میں نے آپ کو کبھی بھی ایسا لمبا قیام رکوع، سجود، فرماتے نہیں دیکھا اور آپ نے فرمایا ”یہ نشانیاں اللہ تعالیٰ بھیجتے ہیں، نہ کسی کی موت پر ہوتی ہیں نہ زندگی پر اور لیکن اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ اپنے بندوں کو ڈراتے ہیں، پس جب تم ان میں سے کوئی چیز دیکھو، تو ڈرو، اللہ تعالیٰ کے ذکر، دعا اور اس سے

وَاسْتِغْفَارِهِ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ .
 ۱۰۱۶۔ وَعَنْ أَسْمَاءَ ؓ قَالَتْ لَقَدْ أَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ
 بِالْعِتَاقَةِ فِي كُسُوفِ الشَّمْسِ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

بَابُ صَلَاةِ الْكُسُوفِ بِخَمْسِ رُكُوعَاتٍ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ
 ۱۰۱۷۔ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ ؓ قَالَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ
 رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى بِهِمْ فَقَرَأَ سُورَةَ مِّنَ
 الطُّوْلِ وَرَكَعَ خَمْسَ رُكُوعَاتٍ وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ قَامَ

۱۰۱۵ بخاری ابواب الکسوف ۱۱۴ باب الذکر فی الکسوف ، مسلم کتاب الکسوف ۲۹۹
 فصل صلوٰۃ الکسوف رکعتان ... الخ ۔
 ۱۰۱۶ بخاری ابواب الکسوف ۱۱۴ باب من احب العتاقة فی کسوف الشمس ۔

استغفار کی طرف“

یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے ۔

۱۰۱۶۔ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے کہا ”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج گرہن میں غلام آزاد کرنے
 کے متعلق فرمایا“

یہ حدیث بخاری نے نقل کی ہے ۔

بَابُ نَمَازِ كُسُوفٍ كِي هَر رَكْعَتٍ مِیْنِ پَانچ رُكُوعِ

۱۰۱۶۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے کہا ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں سورج میں
 گمن لگا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو نماز پڑھائی تو آپ نے طوالتوں میں سے ایک سورۃ تلاوت
 فرمائی، آپ نے پانچ رکوع اور دو سجدے فرمائے، پھر دوسری رکعت کے لیے کھڑے ہو گئے، تو بھی طوالتوں

الثَّانِيَةَ فَقَرَأَ سُورَةَ مِنَ الطُّوْلِ وَرَكَعَ خَمْسَ رَكَعَاتٍ وَسَجَدَ
سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ كَمَا هُوَ مُسْتَقْبِلُ الْقِبْلَةِ يَدْعُو حَتَّى
انْجَلَى كُسُوفُهَا. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَفِي إِسْنَادِهِ لِيْنٌ .

۱۰۱۸. وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحُبَّاءِ كَيْلَى قَالَ انْكَسَفَتِ
الشَّمْسُ فَقَامَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام فَرَكَعَ خَمْسَ رَكَعَاتٍ وَسَجَدَ
سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ فَعَلَ فِي الرُّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذَلِكَ
ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ قَالَ مَا صَلَّاهَا أَحَدٌ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ
غَيْرِي رَوَاهُ ابْنُ جَرِيرٍ وَصَحَّحَهُ .

۱۰۱۷ ابو داؤد کتاب الکسوف ص ۱۶۶ باب من قال اربع رکعات .

۱۰۱۸

میں سے ایک سورۃ تلاوت فرمائی، پانچ رکوع اور دو سجدے فرمائے، پھر اسی طرح بیٹھے رہے، جیسا کہ آپ قبلہ
رُخ تھے، دعا فرماتے رہے ہیں، یہاں تک کہ گن ختم ہو گیا۔
یہ حدیث ابو داؤد نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد میں کمزوری ہے۔

۱۰۱۸۔ عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ نے کہا ”سورج میں گن گن گیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر پانچ
رکوع اور دو سجدے کیے، پھر دوسری رکعت میں بھی اسی طرح کیا، پھر سلام پھیرا، پھر کہا ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے بعد میرے سوا یہ نماز کسی نے نہیں پڑھی“

یہ حدیث ابن جریر نے نقل کی ہے اور اسے صحیح قرار دیا ہے۔

۱۰۱۷۔ صلاۃ الکسوف کے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک خاص کیفیت طاری تھی، اسی وجہ سے آپ نمازیں
کبھی آگے بڑھ کر کوئی چیز پڑنا چاہتے اور کبھی آپ پیچھے ہٹتے، تعدد رکوع اور آپ کی یہ کارروائی اس خاص حالت کے
تحت تھی۔

اور یہ بھی ممکن ہے کہ کچھ صحابہ پچھلی صفوں میں ہونے کی وجہ سے یہ کیفیت صحیح معلوم نہ کر سکے ہوں، آپ کے
آگے بڑھنا اور پیچھے ہٹنے کو رکوع سے تعبیر کر دیا ہو۔ واللہ اعلم بالصواب۔

۱۰۱۹- وَعَنِ الْحَسَنِ قَالَ بُدِّتُ أَنَّ الشَّمْسَ كَسَفَتْ وَعَلَى
 بِالْكُوفَةِ فَصَلَّى بِهِمْ عَلَى بَنِ أَبِي طَالِبٍ خُمُسَ
 رَكَعَاتٍ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ عِنْدَ الْخَامِسَةِ ثُمَّ قَامَ
 فَرَكَعَ خُمُسَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ عِنْدَ الْخَامِسَةِ
 قَالَ عَشْرُ رَكَعَاتٍ وَارْبَعُ سَجَدَاتٍ رَوَاهُ ابْنُ جَرِيرٍ -
 قَالَ النِّيمَوِيُّ اتَّصَلَ الْحَسَنُ بِعَلِيٍّ ثَابِتٌ بِوُجُوهِ لِكِنَّةِ
 لَمْ يَشْهَدْ هَذِهِ الْوَاقِعَةَ عَلَى مَا يَقْتَضِيهِ قَوْلُهُ بُدِّتُ -

بَابُ كُلِّ رَكْعَةٍ بِأَرْبَعِ رُكُوعَاتٍ

۱۰۲۰- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم أَنَّهُ صَلَّى فِي

۱۰۱۹

۱۰۱۹- حسن نے کہا مجھے خبر دی گئی ہے کہ سورج میں گمن لگ گیا۔ اس وقت حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خمیس تھے
 تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو نماز پڑھائی، پانچ رکوع کیے پھر پانچویں رکوع کے وقت دو سجدے کیے، پھر
 کھڑے ہو کر پانچ رکوع کیے، پھر پانچویں رکوع کے وقت دو سجدے کیے، کہا "دس رکوع اور چار سجدے"
 یہ حدیث ابن جریر نے نقل کی ہے۔

نیموی نے کہا حسن (بصری) کی حضرت علی سے ملاقات کئی طرح ثابت ہے، لیکن وہ اس واقعہ میں حاضر
 نہیں ہوئے، جیسا کہ (ان کا قول) مجھے خبر دی گئی ہے۔ اس کا تقاضا کرتا ہے۔

باب۔ ہر رکعت چار رکوع کے ساتھ

۱۰۲۰- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج گمن میں نماز پڑھی

كُسُوفٍ قَرَأَ شَمْرَكَ شَمْرَكَ قَرَأَ شَمْرَكَ شَمْرَكَ قَرَأَ
شَمْرَكَ شَمْرَكَ قَرَأَ شَمْرَكَ شَمْرَكَ شَمْرَكَ قَرَأَ وَالْآخِرَى
مِثْلَهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْآخِرُونَ وَفِي رِوَايَةٍ صَلَّى ثَمَانِ رَكَعَاتٍ
فِي أَرْبَعِ سَجَدَاتٍ -

۱۰۲۱۔ وَعَنْ عَلِيٍّ ؓ قَالَ كُسِفَتِ الشَّمْسُ فَصَلَّى عَلِيٌّ ؓ
لِلنَّاسِ فَقَرَأَ يَسَّأَوْ نَحْوَهَا شَمْرَكَ نَحْوًا مِّنْ قَدْرِ السُّورَةِ
شَمْرَكَ رَأْسَهُ فَقَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ شَمْرَكَ قَامَ
قَدْرَ السُّورَةِ يَدْعُو وَيُكَبِّرُ شَمْرَكَ قَرَأَ قَدْرَ قِرَاءَتِهِ
أَيْضًا شَمْرَكَ قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ شَمْرَكَ قَامَ أَيْضًا قَدْرَ
السُّورَةِ شَمْرَكَ قَدْرَ ذَلِكَ أَيْضًا حَتَّى صَلَّى أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ

۱۰۲۰۔ مسلم کتاب الکسوف ۲۹۹ فصل صلوٰۃ الکسوف رکعتان ... الخ -

آپ نے قراءۃ فرمائی، پھر رکوع، پھر قراءۃ، پھر رکوع، پھر قراءۃ، پھر رکوع، پھر قراءۃ، پھر رکوع، پھر سجدہ فرمایا
(ابن عباس نے) کہا "اور دوسری رکعات بھی اسی طرح"۔

یہ حدیث مسلم اور دیگر محدثین نے نقل کی ہے اور ایک روایت میں ہے "آپ نے چار سجدوں میں
آٹھ رکوع فرمائے۔"

۱۰۲۱۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا "سورج میں گھٹن لگ گیا، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لوگوں
کو نماز پڑھائی تو سورۃ یٰسین یا اس جیسی کوئی سورۃ تلاوت کی، پھر سورۃ کی مقدار (طویل) رکوع کیا، پھر سر اٹھایا
تو سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہا، پھر سورۃ کی مقدار کھڑے ہو کر دعا کہنے اور تکبیر کہتے رہے، پھر اپنی قراءۃ کی
مقدار رکوع کیا، پھر کہا، سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ پھر بھی سورۃ کی مقدار کھڑے رہے، پھر اتنی مقدار رکوع

ثُمَّ قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ قَامَ إِلَى
الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ فَفَعَلَ كَفَعْلِهِ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى
ثُمَّ جَلَسَ يَدْعُو وَيَرْغَبُ حَتَّى انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ حَدَّثَهُمْ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَذَلِكَ فَعَلَ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ.

بَابُ ثَلَاثِ رُكُوعَاتٍ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ

۱۰۲۲۔ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ
اللَّهِ ﷺ يَوْمَ مَاتَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ
النَّاسُ إِنَّمَا انْكَسَفَتْ لِمَوْتِ إِبْرَاهِيمَ فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ
فَصَلَّى بِالنَّاسِ سِتَّ رُكُوعَاتٍ بِأَرْبَعِ سَجَدَاتٍ الْحَدِيثُ

۱۰۲۱۔ مسند احمد ۱۳/۱ -

کیا، یہاں تک کہ چار رکوع کیے پھر کہا ”سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ“ پھر سجدہ کیا، پھر دوسری رکعت کے
لیے کھڑے ہو گئے، تو ایسا ہی کیا جیسا کہ پہلی رکعت میں کیا تھا، پھر بیٹھ کر دعا کرتے رہے اور ترغیب دیتے رہے
یہاں تک کہ سورج روشن ہو گیا، پھر حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی عمل فرمایا
یہ حدیث احمد نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

باب - ہر رکعت میں تین رکوع

۱۰۲۲۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں جس دن رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے فرزند ارجمند حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ فوت ہوئے، سورج میں گمن لگ گیا، لوگوں نے
کہا ”حضرت ابراہیمؑ کی وفات کی وجہ سے سورج میں گمن لگا ہے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو نماز
پڑھائی، آپ نے چار سجدوں کے ساتھ چھ رکوع فرمائے“

١٠٢٤- وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ صَلَّى فِي كُوفٍ
فَقَرَأَ ثَمَّ رَكَعَ ثَمَّ قَرَأَ ثَمَّ رَكَعَ ثَمَّ قَرَأَ ثَمَّ رَكَعَ
ثَمَّ سَجَدَ وَالْآخِرَى مِثْلَهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ.

١٠٢٢ - مسلع كتاب الكسوف ٢٩٤ فصل صلوة الكسوف ركعتان ... الخ -
 ١٠٢٣ - نسائي كتاب الكسوف ٢١٥ باب كيف صلوة الكسوف ، مسند أحمد ٣١٣ عن جابر -
 ١٠٢٤ - ترمذي ابواب صلوة الكسوف ٢٥٩ باب في صلوة الكسوف -

۱۰۲۳۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چار سجدوں میں چھ رکوع فرمائے۔

یہ حدیث نسائی اور احمد نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۲۴۱۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ آپ نے سورج گن میں نماز پڑھائی، تو قراءۃ فرمائی، پھر رکوع، پھر قراءۃ پھر رکوع پھر قراءۃ پھر رکوع پھر سجدہ فرمایا اور دوسری رکعت اسی طرح ادا فرمائی۔

یہ حدیث ترمذی نے نقل کی ہے اور اسے صحیح قرار دیا ہے۔

بَابُ كُلِّ رُكْعَةٍ بِرُكُوعَيْنِ

۱۰۲۵۔ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ خُسِفَتِ الشَّمْسُ فِي حَيَاةِ النَّبِيِّ ﷺ فَخَرَجَ إِلَى الْمَسْجِدِ فَصَفَّ النَّاسَ وَرَأَاهُ فَكَبَّرَ فَأَقْرَأَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قِرَاءَةً طَوِيلَةً ثُمَّ كَبَّرَ فَرَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا ثُمَّ قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقَامَ وَلَمْ يَسْجُدْ وَقَرَأَ قِرَاءَةً طَوِيلَةً هِيَ أَدْنَى مِنَ الْقِرَاءَةِ الْأُولَى ثُمَّ كَبَّرَ وَرَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا هُوَ آدَنَى مِنَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ قَالَ فِي الرُّكْعَةِ الْآخِرَةِ مِثْلَ ذَلِكَ فَاسْتَكْمَلَ أَرْبَعَ رُكْعَاتٍ فِي أَرْبَعِ سَجَدَاتٍ وَانْجَلَتْ

باب ہر رکعت دو رکوع کے ساتھ

۱۰۲۵۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا "نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ میں سورج میں گمن لگ گیا، آپ مسجد کی طرف تشریف لے گئے، تو لوگوں نے آپ کے پیچھے صف بنائی، آپ نے تجبیر کئی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لمبی قراءۃ فرمائی، پھر آپ نے تجبیر کہہ کر ایک لمبا رکوع فرمایا، پھر آپ نے سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فرمایا، تو کھڑے ہو گئے اور سجدہ نہیں فرمایا اور لمبی قراءۃ فرمائی، یہ پہلی قراءۃ سے کم تھی، پھر تجبیر کئی اور لمبا رکوع فرمایا اور یہ پہلے رکوع سے کم تھا، پھر سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کہا، پھر سجدہ فرمایا، پھر دوسری رکعت میں بھی اسی طرح عمل فرمایا، تو آپ نے چار رکوع چار سجدوں کے ساتھ کیے، آپ کے سلام پھیرنے سے پہلے سورج

الشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ يَنْصَرِفَ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ .

۱۰۲۶۔ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ انْخَسَفَتِ الشَّمْسُ

عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَامَ قِيَامًا

طَوِيلًا نَحْوًا مِّنْ قِرَاءَةِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا

ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ

رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ

ثُمَّ قَامَ قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ

رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ

قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا

طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ انْصَرَفَ

وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ

۱۰۲۵ بخاری ابواب الکسوف ۱۲۱ باب خطبة الامام في الكسوف، مسلم کتاب الکسوف

۲۹۶ فصل صلوة الکسوف رکعتان ... الخ۔

روشن ہو گیا۔

یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے۔

۱۰۲۶۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں سورج میں

گمن لگ گیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی، تو لمبا قیام فرمایا، تقریباً سورۃ البقرہ کی قراءۃ کی

مقدار، پھر ایک لمبا رکوع فرمایا، پھر رکوع سے اٹھے تو لمبا قیام فرمایا، وہ پہلے قیام سے کم تھا، پھر ایک لمبا

رکوع فرمایا، وہ پہلے رکوع سے کم تھا، پھر سجدہ فرمایا، پھر لمبا قیام فرمایا، وہ پہلے قیام سے کم تھا، پھر ایک لمبا

رکوع فرمایا، وہ پہلے رکوع سے کم تھا، پھر اٹھے تو لمبا قیام فرمایا، وہ پہلے قیام سے کم تھا، پھر ایک لمبا رکوع

فرمایا، وہ پہلے رکوع سے کم تھا، پھر سجدہ فرمایا، پھر سلام پھیرا اور تحقیق سورج روشن ہو چکا تھا۔

رَوَاهُ الشَّيْخَانِ .

۱۰۲۷۔ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رضي الله عنه قَالَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي يَوْمٍ شَدِيدِ الْحَرِّ فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِأَصْحَابِهِ فَأَطَالَ الْقِيَامَ حَتَّى جَعَلُوا يَخِرُّونَ شُمُورَكَعَ فَأَطَالَ شُمُورَكَعَ فَأَطَالَ شُمُورَكَعَ فَأَطَالَ ثُمَّ رَفَعَ فَأَطَالَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ قَامَ فَصَنَعَ نَحْوًا مِمَّنْ ذَلِكَ فَكَانَتْ أَرْبَعُ رَكَعَاتٍ وَأَرْبَعُ سَجَدَاتٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ .

۱۰۲۶ بخاری أبواب الكسوف ص ۱۴۳ باب صلاة الكسوف جماعة ، مسلم کتاب الكسوف ص ۲۹۴ فصل صلاة الكسوف ركعتان .

۱۰۲۷ مسلم کتاب الكسوف ص ۲۹۴ فصل صلاة الكسوف ركعتان ... الخ ، مسند أحمد ص ۳۴۴ ابوداؤد کتاب الكسوف ص ۱۶۴ باب من قال أربع ركعات .

یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے ۔

۱۰۲۷۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارکہ میں سخت گرمی کے دن سورج میں گمن گم گئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کرام کو نماز پڑھائی، آپ نے لمبا قیام فرمایا، یہاں تک کہ صحابہ گرنے لگے، پھر آپ نے مبارک رکوع فرمایا، پھر اٹھے، تو لمبا قیام فرمایا، پھر مبارک رکوع فرمایا، پھر اٹھے تو لمبا (قوم) فرمایا، پھر دو سجدے فرمائے، پھر آپ نے کھڑے ہو کر اسی طرح عمل فرمایا، تو یہ چار رکوع اور چار سجدے ہوئے۔

یہ حدیث مسلم، احمد اور ابوداؤد نے نقل کی ہے ۔

بَابُ كُلِّ رَكْعَةٍ بِرُكُوعٍ وَاحِدٍ

۱۰۲۸۔ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ

فَانْكَسَفَتِ الشَّمْسُ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَجُرُّ رِدَائَهُ حَتَّى دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَدَخَلْنَا فَصَلَّى بِأَرْكَعَتَيْنِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَزَادَ كَمَا تُصَلُّونَ وَأَبْنُ حِبَّانَ وَقَالَ رَكْعَتَيْنِ مِثْلَ صَلَوَاتِكُمْ۔

۱۰۲۹۔ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا أَرْمِي بِأَسْهُمِي فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِذَا انْكَسَفَتِ

۱۰۲۸ بخاری ابواب الکسوف ص ۱۶۱ باب الخلوۃ فی کسوف الشمس، نسائی کتاب الکسوف ص ۱۶۱ باب کیف صلوة الکسوف، صحیح ابن حبان باب صلوة الکسوف ص ۱۶۱ برقم ۲۸۲۲۔

باب۔ ہر رکعت ایک رکوع کے ساتھ

۱۰۲۸۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا ”ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے کہ سورج کو گمن لگ گیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی چادر مبارک گھسیٹتے ہوئے (یعنی جلدی سے) کھڑے ہوئے، یہاں تک آپ مسجد میں تشریف لے آئے، تو ہم بھی مسجد میں داخل ہوئے، آپ نے ہمیں دو رکعتیں پڑھائیں۔“

یہ حدیث بخاری اور نسائی نے نقل کی ہے، نسائی نے یہ الفاظ زیادہ نقل کیے ہیں: ”(دو رکعتیں، جیسا کہ تم پڑھتے ہو)“ اور ابن حبان نے یہ الفاظ زیادہ نقل کیے ہیں۔ ابو بکرؓ نے کہا ”دو رکعتیں تمہاری نماز کی طرح۔“

۱۰۲۹۔ حضرت عبدالرحمن بن سمرہ رضی اللہ عنہ نے کہا ”اس وقت جب کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ میں جب ایک دفعہ میں تیر اندازی کر رہا تھا کہ اچانک سورج گمن زدہ ہو گیا، تو میں نے وہ تیر پھینک دیے

الشَّمْسُ فَنبَذْنَهُمْ وَقُلْتُ لَا تُظِرَّنَّ مَا يَحْدُثُ لِرَسُولِ
اللَّهِ ﷺ فِي انْكِسَافِ الشَّمْسِ الْيَوْمَ فَاَنْتَهَيْتُ إِلَيْهِ وَهُوَ
رَافِعٌ يَدَيْهِ يَدْعُو وَيُكَبِّرُ وَيُحَمِّدُ وَيُهَلِّلُ حَتَّى جَلَى
عَنِ الشَّمْسِ فَقَرَأَ سُورَتَيْنِ وَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
وَالنَّسَائِيُّ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ .

۱۰۳۰۔ رَوَعَنْ قَبِيصَةَ الْهَلَالِيَّ ﷺ قَالَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ
عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَخَرَجَ فِرْعَاوْنُ يَجُرُّ ثَوْبَهُ
وَأَنَا مَعَهُ يَوْمَئِذٍ بِالْمَدِينَةِ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ فَأَطَالَ فِيهِمَا
الْقِيَامَ ثُمَّ انْصَرَفَ وَانْجَلَتْ فَقَالَ هَذِهِ الْآيَاتُ يُخَوِّفُ

۱۰۲۹۔ مسند کتاب الکسوف ص ۲۹۶ فصل صلوة الکسوف رکعتان ، نسائی کتاب الکسوف ص ۲۱۱
باب التسبیح والتکبیر والدعاء عند کسوف الشمس ۔

اور کہا میں ضرور ضرور دیکھوں گا کہ آج کے دن سورج کے گمن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا عمل پیش
آتا ہے۔ میں آپ کے پاس پہنچا، تو آپ ہاتھ اٹھائے ہوئے دعا فرما رہے تھے، تکبیر کہہ رہے تھے، اللہ تعالیٰ
کی حمد اور لا الہ الا اللہ کہہ رہے تھے، یہاں تک کہ سورج سے گمن ختم ہو گیا، تو آپ نے دو سو مرتبہ تلاوت
فرمائیں اور دو رکوع فرمائے۔

یہ حدیث مسلم اور نسائی نے نقل کی ہے اور نسائی نے یہ الفاظ زیادہ نقل کیے ہیں ”عبدالرحمن بن عمرؓ نے
کہا ”تو آپ نے دو رکوع اور چار سجدے ادا فرمائے۔“

۱۰۳۰۔ حضرت قبیصہ السلالی رضی اللہ عنہ نے کہا ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارکہ میں سورج میں
گمن لگ گیا، تو آپ گھبرا کر چادر گھسیٹتے ہوئے باہر تشریف لائے، میں اس دن مدینہ منورہ میں آپ کے ساتھ
تھا، تو آپ نے دو رکعتیں ادا فرمائیں، ان میں قیام لمبا فرمایا ”پھر آپ نے سلام پھیرا اور سورج روشن ہو گیا،

اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهَا إِذَا رَأَيْتُمُوهَا فَصَلُّوا كَأَحَدٍ صَلَوةً صَلَّيْتُمُوهَا مِنَ الْمَكْتُوبَةِ . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَ النَّسَائِيُّ وَ إِسْنَادُهُ صَحِيحٌ .

۱۰۳۱۔ وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا وَعُلَاوٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ نَرْمِي غَرَضَيْنِ لَنَا حَتَّى إِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ قِيَدَ رُمَحَيْنِ أَوْ شَلَاثَةٍ فِي عَيْنِ النَّاطِرِ مِنَ الْأَفْقِ اسْوَدَّتْ حَتَّى أَضَتْ كَأَنَّهَُا تَنُومَةٌ فَقَالَ أَحَدُنَا لِصَاحِبِهِ انْطَلِقْ بِنَا إِلَى الْمَسْجِدِ فَوَاللَّهِ لِيَحْدُثَنَّ شَأْنٌ هَذِهِ الشَّمْسُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي أُمَّتِهِ حَدَّثَنَا قَالَ قَدْ فَعُنَا فَإِذَا هُوَ بَارِزٌ فَاسْتَقْدَمَ

۱۰۳۲۔ أَبُو دَاوُدَ كِتَابُ الْكُسُوفِ ۱۶۵۱ بَابٌ مِّنْ قَالَ أَرْبَعُ رَكَعَاتٍ ، نَسَائِيُّ كِتَابُ الْكُسُوفِ .
۲۱۶۱ بَابٌ كَيْفَ صَلَوةُ الْكُسُوفِ .

تو آپ نے فرمایا ”یہ نشانیاں ہیں، اللہ عزوجل ان کے ساتھ ڈراتے ہیں، پس تم جب یہ نشانیاں دیکھو نماز پڑھو، جیسا کہ تم نے ابھی فرض نماز پڑھی ہے“

یہ حدیث ابو داؤد اور نسائی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۱۰۳۱۔ حضرت سمرة جندب رضی اللہ عنہ نے کہا ”اس وقت جب کہ میں اور انصار کا ایک لڑکا اپنے اپنے نشانوں پر تیر پھینک رہے تھے، یہاں تک کہ بادی النظر میں جب سورج افق سے دو یا تین نیزوں کی مقدار بلند ہوا، تو سورج سیاہ ہو گیا، یہاں تک ہو گیا گویا کہ وہ تنومہ ہے تو ہم میں سے ایک نے اپنے ساتھی سے کہا، ہمارے ساتھ مسجد میں چلو، خدا کی قسم سورج کی یہ حالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اپنی امت کے بارہ میں ضرور کوئی نئی بات پیدا کرے گی راوی نے کہا، ہم تیز رفتاری کے درجہ سے گویا کہ دھکیلے جاتے ہیں اور اچانک ملے تو ہم پودا ہے جس میں چھوٹے چھوٹے سیاہ پھل لگتے ہیں، شاید کلوچی ہے۔

فَصَلَّى فَقَامَ بَيْنَاكَ أَطْوَلَ مَا قَامَ بَيْنَا فِي صَلَوةٍ قَطُّ لَا نَسْمَعُ لَهُ صَوْتًا قَالَ ثُمَّ رَكَعَ بَيْنَاكَ أَطْوَلَ مَا رَكَعَ بَيْنَا فِي صَلَوةٍ قَطُّ لَا نَسْمَعُ لَهُ صَوْتًا قَالَ ثُمَّ سَجَدَ بَيْنَاكَ أَطْوَلَ مَا سَجَدَ بَيْنَا فِي صَلَوةٍ قَطُّ لَا نَسْمَعُ لَهُ صَوْتًا ثُمَّ فَعَلَ فِي الرَّكْعَةِ الْآخِرَى مِثْلَ ذَلِكَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ -

۱۰۳۲۔ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہ قَالَ أَنْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَمْ يَكُنْ يَرْكَعُ ثُمَّ رَكَعَ فَلَمْ يَكُنْ يَرْفَعُ ثُمَّ رَفَعَ فَلَمْ يَكُنْ يَسْجُدُ ثُمَّ سَجَدَ فَلَمْ يَكُنْ يَرْفَعُ ثُمَّ رَفَعَ فَلَمْ

۱۰۳۱۔ ابوداؤد کتاب الکسوف ۱۱۱ باب من قال أربع ركعات ، نسائي كتاب الكسوف ۲۱۸ باب كيف صلوة الكسوف -

حضور صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے تھے۔ آپ نے آگے بڑھ کر نماز پڑھی، آپ نے ہمارے ساتھ اتنا لمبا قیام فرمایا کہ کبھی بھی آپ نے ہمارے ساتھ کسی نماز میں اتنا لمبا قیام نہیں فرمایا، ہم آپ کی آواز نہیں سن رہے تھے۔ سمرہؓ نے کہا، پھر آپ نے اتنا لمبا رکوع فرمایا کہ ہمارے ساتھ کبھی بھی آپ نے کسی نماز میں اتنا لمبا رکوع نہیں فرمایا، ہم آپ کی آواز نہیں سن رہے تھے، انہوں نے کہا، پھر آپ نے ہمارے ساتھ سجدہ فرمایا کہ ہمارے ساتھ کبھی بھی آپ نے اتنا لمبا سجدہ نہیں فرمایا، ہم آپ کی آواز نہیں سن رہے تھے، پھر آپ نے دوسری رکعت میں بھی اسی طرح عمل فرمایا۔

یہ حدیث ابوداؤد اور نسائی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۱۰۳۲۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے کہا "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارکہ میں سورج کو گن لگ گیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں، قیام فرمایا (کافی دیر تک) رکوع نہ فرمایا، پھر رکوع فرمایا، تو اٹھ نہیں، پھر اٹھ تو سجدہ نہیں فرمایا، پھر سجدہ فرمایا، تو اٹھ نہیں، پھر اٹھ تو اٹھ نہیں، پھر اٹھ تو سجدہ نہیں فرمایا، پھر سجدہ فرمایا

يَكْدُ يَسْجُدُ ثُمَّ سَجَدَ فَلَمْ يَكْدُ يَرْفَعُ ثُمَّ رَفَعَ وَقَعَلَ فِي
الرَّكْعَةِ الْآخَرَىٰ مِثْلَ ذَلِكَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالْخَرُوتُ
وَأَسْنَدُهُ حَسَنٌ -

۱۰۳۳۔ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ لَبِيدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ
يَوْمَ مَاتَ إِبْرَاهِيمُ رضی اللہ عنہ ابْنُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَتَالُوا
كَسَفَتِ الشَّمْسُ لِمَوْتِ إِبْرَاهِيمَ رضی اللہ عنہ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ لَا وَانْهَمَا لَا
يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمَا كَذَلِكَ
فَافْزِعُوا إِلَى الْمَسَاجِدِ ثُمَّ قَامَ فَقَرَأَ فِيمَا نَرَى بَعْضَ
الرَّكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ اعْتَدَلَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ
ثُمَّ قَامَ فَفَعَلَ مِثْلَ مَا فَعَلَ فِي الْأُولَى -

۱۰۳۲۔ ابوداؤد کتاب الکسوف ص ۱۱۱ باب من قال یرکع رکعتین -

تو اٹھے نہیں پھر اٹھے اور دوسری رکعت میں بھی اسی طرح فرمایا

یہ حدیث ابوداؤد اور دیگر محدثین نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد حسن ہے۔

۱۰۳۳۔ حضرت محمد بن لبید رضی اللہ عنہ نے کہا ”جس دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرزند ارجمند حضرت
ابراہیم رضی اللہ عنہ فوت ہوئے، سورج میں گمن لگ گیا، تو لوگوں نے کہا، حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کی وفات
کی وجہ سے سورج میں گمن لگا ہے، اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”بلاشبہ سورج اور چاند اللہ
عز وجل کی نشانیوں سے دونشایاں ہیں، آگاہ رہو اب یہ دونوں نہ تو کسی کی موت کی وجہ سے گمن زدہ ہوتے
ہیں اور کسی کی زندگی کی وجہ سے، جب تم انہیں اس طرح دیکھو تو گھر اگر مسجد کی طرف جاؤ، پھر آپ نے قیام
فرمایا تو ہمارے خیال میں آپ نے التَّوَكُّلُتِ کا کچھ حصہ تلاوت فرمایا، پھر آپ نے رکوع فرمایا، پھر آپ سیدھے
کھڑے ہوتے، پھر آپ نے دو سجدے کیے، پھر آپ نے کھڑے ہو کر اسی طرح کیا جس طرح پہلی رکعت میں کیا تھا“

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ -

۱۰۳۴۔ وَعَنِ الثُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم صَلَّى فِي كُسُوفِ الشَّمْسِ نَحْوًا مِّنْ صَلَوتِكُمْ يَرْكَعُ وَيَسْجُدُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ -

۱۰۳۵۔ وَعَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ إِذَا خُسِفَتِ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ فَصَلُّوا كَمَا حَدَّثَ صَلَوةً صَلَّيْتُمُوهَا. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَزَادَ فِي رَوَايَةٍ مِّنَ الْمَكْتُوبَةِ وَإِسْنَادُهُمَا صَحِيحٌ -

۱۰۳۳۔ مسند احمد مشرق ۲۱۱ -

۱۰۳۴۔ مسند احمد مشرق ۲۱۱، نسائی کتاب الکسوف ص ۲۱۱ باب کیف صلوة الکسوف -

۱۰۳۵۔ نسائی کتاب الکسوف ص ۲۱۱ باب کیف صلوة الکسوف -

یہ حدیث احمد نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد حسن ہے۔

۱۰۳۴۔ حضرت ثعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج گمن میں نماز ادا فرمائی، جیسا کہ تمہاری نماز ہے، آپ رکوع اور سجدہ فرماتے۔

یہ حدیث احمد اور نسائی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۱۰۳۵۔ ثعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جب سورج اور چاند میں گمن لگ جائے، تو نماز پڑھو، جیسا کہ تم نے ابھی نماز پڑھی ہے۔“

یہ حدیث نسائی نے نقل کی ہے اور ایک روایت میں نسائی نے یہ الفاظ زیادہ نقل کیے ہیں ”جیسا کہ تم نے

ابھی فرض نماز پڑھی ہے“ اور دونوں کی اسناد صحیح ہے۔

بَابُ الْقِرَاءَةِ بِالْجَهْرِ فِي صَلَاةِ الْكُسُوفِ

۱۰۳۶۔ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم جَهَرَ فِي الْخُسُوفِ بِقِرَاءَتِهِ فَصَلَّى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِي رَكْعَتَيْنِ وَأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ - رَوَاهُ الشَّيْخَانِ -

بَابُ الْإِخْفَاءِ بِالْقِرَاءَةِ فِي صَلَاةِ الْكُسُوفِ

۱۰۳۷۔ عَنْ سَمُرَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم صَلَّى بِهِمْ فِي كُسُوفِ الشَّمْسِ لَا تَسْمَعُ لَهُ صَوْتًا. رَوَاهُ الْخَمْسَةُ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ.

۱۰۳۶۔ مسلم کتاب الکسوف ص ۲۹۹ فصل صلوٰۃ الکسوف رکعتان، بخاری کتاب الکسوف ص ۱۲۵ باب الجہس بالقراءة فی الکسوف۔

۱۰۳۷۔ ترمذی ابواب صلوٰۃ الکسوف ص ۱۲۱ باب کیف القراءة فی الکسوف، ابوداؤد کتاب الکسوف ص ۱۲۱ باب من قال أربع رکعات، نسائی کتاب الکسوف ص ۲۲۲ باب تری الجہس فیہا بالقراءة، ابن ماجہ ابواب اقامۃ الصلوات ص ۱۱۹ باب ملجاء فی صلوٰۃ الکسوف مسند احمد ص ۱۲۸۔

باب۔ سورج گمن کی نمازیں اونچی آواز سے قراءۃ کرنا

۱۰۳۶۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز خسوف میں اپنی قراءۃ کو بلند فرمایا، آپ نے دو رکعتوں میں چار رکوع اور چار سجدے کیے۔ یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے۔

باب۔ نماز کسوف میں قراءۃ آہستہ آواز سے کرنا

۱۰۳۷۔ حضرت سمرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو سورج گمن میں نماز پڑھائی، ہم آپ کی آواز نہیں سنتے تھے۔ یہ حدیث اصحاب خمسہ نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۱۰۳۸۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ صَلَّيْتُ إِلَى جَنْبِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ فَلَمْ أَسْمَعْ لَهُ قِرَاءَةً: رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ۔

بَابُ صَلَاةِ الْإِسْتِسْقَاءِ

۱۰۳۹۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَوْمَ خَرَجَ يَسْتَسْقِي قَالَ فَحَوَّلَ إِلَى النَّاسِ ظَهْرَهُ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ يَدْعُو شِمَّ حَوْلَ رِذَاءَةٍ ثُمَّ صَلَّى لَنَا رَكْعَتَيْنِ۔ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ وَزَادَ الْبُخَارِيُّ جَهَرَ فِيهِمَا بِالْقِرَاءَةِ۔

۱۰۳۸۔ المعجم الکبیر للطبرانی مستدرک ۲۴۱ برقم ۱۱۶۱۲۔

۱۰۳۹۔ بخاری ابواب الاستسقاء ص ۱۳۹ باب کیف حول النبی صلی اللہ علیہ وسلم ظهرہ الی الناس، مسلم کتاب صلوۃ الاستسقاء ص ۲۹۳۔

۱۰۳۸۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا "سورج گھمن کے دن میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو مبارک میں نماز پڑھی تو میں نے آپ کی قراءت نہیں سنی۔" یہ حدیث طبرانی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

باب۔ بارش مانگنے کے لیے نماز

۱۰۳۹۔ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے کہا "میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جس دن آپ بارش مانگنے کے لیے باہر تشریف لے گئے، عبداللہ نے کہا، آپ نے اپنی پشت مبارک لوگوں کی طرف پھیری اور قبلہ کی طرف رخ الود فرما کر دعا کی، پھر اپنی چادر مبارک الٹائی، پھر ہمیں دو رکعتیں پڑھائیں۔" یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے اور بخاری نے یہ الفاظ زیادہ نقل کیے ہیں آپ نے دونوں رکعتوں میں بلند آواز سے قراءت فرمائی۔

۱۰۴۰۔ وَعَنْهُ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى الْمُصَلِّيِّ وَاسْتَسْقَى وَحَوْلَ رِدْآءِهِ حِينَ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَبَدَأَ بِالصَّلَاةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَدَعَا رَوَاهُ أَحْمَدُ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ.

۱۰۴۱۔ وَعَنْهُ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ اسْتَسْقَى وَعَلَيْهِ خَمِيصَةٌ لَهُ سَوْدَاءٌ فَأَرَادَ أَنْ يَأْخُذَ بِأَسْفَلِهَا فَيَجْعَلُهَا أَعْلَاهَا فَثَقُلَتْ عَلَيْهِ فَثَقَلَهَا عَلَيْهِ الْأَيْمَنُ عَلَى الْأَيْسَرِ وَالْأَيْسَرُ عَلَى الْأَيْمَنِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

۱۰۴۲۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ يَتَسَقَى فَصَلَّى بِنَارِ كَعْتَيْنِ بِلَا أَذَانٍ وَلَا إِقَامَةٍ

۱۰۴۰۔ مسند احمد ۳/۳۱۱۔

۱۰۴۱۔ مسند احمد ۳/۳۱۱، ابوداؤد کتاب الصلوة ۱۶۳۷، جامع البواب صلوة الاستسقاء... الخ۔

۱۰۴۰۔ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے کہا ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حید گاہ میں تشریف لے گئے اور بارش طلب فرمائی، اپنی چادر مبارک اٹھی، جب رُخِ النور قبلہ کی طرف فرمایا، خطبہ سے پہلے نماز سے ابتداء فرمائی، پھر قبلہ کی طرف رُخِ النور فرما کر دعا فرمائی“
یہ حدیث احمد نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۱۰۴۱۔ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے کہا ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بارش کے لیے دعا فرمائی آپ پر آپ کی کالی کبلی تھی، آپ نے اس کے نیچے حصہ کو پکڑ کر اوپر فرمانا چاہا، یہ آپ پر مشکل ہو گیا، تو آپ نے اس کے دائیں طرف کو بائیں پر اور بائیں کو دائیں اٹھ دیا“
یہ حدیث احمد اور ابوداؤد نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۱۰۴۲۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لے گئے، جس دن آپ نے بارش کے لیے دعا مانگی، آپ نے ہمیں بیضر اذان اور اقامت دو رکعتیں پڑھائی، پھر ہمیں خطبہ دیا اور اللہ تعالیٰ

شَمَّ حَظْبَنَا وَدَعَا اللَّهَ وَحَوَّلَ وَجْهَهُ تَحَوُّ الْقِبْلَةِ رَافِعًا
يَدَيْهِ شَمَّ قَلْبَ رِدْآءَهُ فَجَعَلَ الْإِيْمَنَ عَلَى الْإِيْسِرِ وَالْإِيْسِرَ
عَلَى الْإِيْمَنِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْخُرُونُ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

۱۰۴۳۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ شَكَا النَّاسُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ

ﷺ قَحُوطَ الْمَطَرِ فَأَمَرَ بِمُنْبَرٍ فَوُضِعَ لَهُ فِي الْمُصَلَّى
وَوَعَدَ النَّاسَ يَوْمًا يَخْرُجُونَ فِيهِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَخَرَجَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حِينَ بَدَأَ أَحَاجِبُ الشَّمْسِ فَقَعَدَ عَلَى الْمُنْبَرِ
فَكَبَّرَ وَحَمِدَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ شَمَّ قَالَ إِنَّكُمْ شَكَوْتُمْ
جَذَبَ دِيَارِكُمْ وَأَسْتِيخَارَ الْمَطَرِ عَنْ إِبْنِ زَمَانٍ
عَنْكُمْ وَقَدْ أَمَرَكُمْ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ تَدْعُوهُ وَوَعَدَكُمْ

ابن ماجہ ابواب اقامۃ الصلوات ص ۱۰۴۲ باب ما جاء فی صلوة الاستسقاء ۔

سے دعا مانگی، اور اٹھ اٹھاتے ہوئے اپنا رخ انور قبلہ شریف کی طرف پھیرا، پھر اپنی چادر مبارک الٹ دی، تودائیں
حصہ کو بائیں پر اور بائیں کو دائیں پر کیا۔

یہ حدیث ابن ماجہ نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد حسن ہے۔

۱۰۴۴۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا ”لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بارش
رکنے کی شکایت کی، آپ نے منبر کے بارہ میں فرمایا، تودوہ آپ کے لیے عید گاہ میں رکھ دیا گیا، اور آپ نے
لوگوں سے ایک دن کا وعدہ فرمایا کہ لوگ اس دن (عید گاہ) کی طرف نکلیں، ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی
لہ عنہا نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت نکلے، جب سورج کا کنارہ ظاہر ہوا، آپ نے منبر پر تشریف فرما
ہو کر تجسیر کھی اور اللہ عز وجل کی حمد بیان کی، پھر فرمایا، بلاشبہ تم نے اپنے شہر دن کی خشک سالی کی شکایت کی
ہے اور اپنے وقت سے بارش کے مؤخر ہونے کی شکایت کی ہے اور اللہ عز وجل نے تمہیں حکم دیا ہے کہ تم اس

أَنْ يَسْتَجِيبَ لَكُمْ شَوْءًا قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ مَلِكٌ يَوْمَ الدِّينِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يَفْعَلُ مَا يُرِيدُ اللَّهُمَّ أَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَنِيُّ وَنَحْنُ الْفُقَرَاءُ أَنْزِلْ عَلَيْنَا الْغَيْثَ وَاجْعَلْ مَا أَنْزَلْتَ قُوَّةً وَبَلَاءً إِلَى حِينٍ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ فَلَمْ يَزَلْ فِي الرَّفْعِ حَتَّى بَدَأَ أَبْيَاضُ إِبْطِئِهِ شَوْحَ حَوْلٍ إِلَى النَّاسِ ظَهْرُهُ وَقَلْبُ أَوْحَوْلٍ رِدَاءُهُ وَهُوَ رَافِعٌ يَدَيْهِ شَوْءًا أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ وَنَزَلَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ

سے مانگو اور تم سے وعدہ فرمایا ہے کہ وہ تمہاری دعا قبول فرمائیں گے، پھر آپ نے یہ دعا فرمائی۔

الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ	اللَّهُمَّ أَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَنِيُّ وَنَحْنُ الْفُقَرَاءُ أَنْزِلْ عَلَيْنَا الْغَيْثَ وَاجْعَلْ مَا أَنْزَلْتَ قُوَّةً وَبَلَاءً إِلَى حِينٍ
مَلِكٌ يَوْمَ الدِّينِ	
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يَفْعَلُ مَا يُرِيدُ	
اللَّهُمَّ أَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ	
الْغَنِيُّ وَنَحْنُ الْفُقَرَاءُ أَنْزِلْ عَلَيْنَا	
الْغَيْثَ وَاجْعَلْ مَا أَنْزَلْتَ قُوَّةً	
وَبَلَاءً إِلَى حِينٍ	

یہ ایک وقت مقررہ تک طاقت اور ضرورت پوری کرنے کا ذریعہ بنا دے۔

پھر آپ نے اپنے دونوں ہاتھ مبارک اٹھائے، انہیں بلند فرماتے رہے، یہاں تک کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی ظاہر ہو گئی، پھر آپ نے اپنی پشت مبارک لوگوں کی طرف پھیری، اور اپنی چادر مبارک الٹ دی۔ آپ ہاتھ اٹھاتے ہوئے تھے، آپ رخ اور لوگوں کی طرف فرما کر منبر سے نیچے تشریف لے آئے اور دو رکعتیں نماز

سہ ماویٰ کو شک ہے کہ قلب کا لفظ کیا بحول کا، معنی دونوں کا ایک ہے۔

فَأَنشَأَ اللَّهُ سَحَابَةً فَرَعَدَتْ وَبَرَقَتْ ثُمَّ أَمْطَرَتْ
 بِإِذْنِ اللَّهِ فَلَمَّا يَأْتِ مَسْجِدَهُ حَتَّى سَأَلَتِ السَّيُّوْلُ فَلَمَّا
 رَأَى سُرْعَتَهُمْ إِلَى الْكِنِّ ضَحِكَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِدُهُ
 فَقَالَ أَشْهَدُ أَنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَإِلَى عَبْدِ اللَّهِ
 وَرَسُولِهِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ إِسْنَادُهُ جَيِّدٌ
 ۱۰۴۴. وَعَنْ إِسْحَقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَنَانَةَ قَالَ أَرْسَلَنِي
 أَمِيرُ مَنْ الْأَمْرَاءِ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ أَسْأَلُهُ عَنِ الْإِسْتِسْقَاءِ
 فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مِمَّا مَنَعَهُ أَنْ يُسْأَلَ لِي خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
 مُتَوَاضِعًا مُبْتَدِئًا لَمْ تُخَشَّعًا مُتَضَرِّعًا فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ كَمَا

۱۰۴۳ ابو داؤد کتاب الصلوة ص ۱۶۵ باب رفع الیدین فی الاستسقاء۔

پڑھائی۔ پس اللہ تعالیٰ نے ایک گھٹا اٹھائی، وہ گرجی اور جھکی، پھر اللہ تعالیٰ کے حکم سے برسا شروع ہو گئی، آپ
 اپنی مسجد تک نہیں پہنچے تھے کہ ندے بہہ پڑے۔ جب آپ اپنے لوگوں کا اپنی پناہ گاہوں کی طرف تیزی سے بھاگ
 دیکھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہنسے، یہاں تک کہ آپ کے دانت مبارک نظر آنے لگے، آپ نے فرمایا،
 ”میں گواہی دیتا ہوں، بلاشبہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہیں اور بلاشبہ میں اس کا بندہ اور رسول ہوں۔“
 یہ حدیث ابو داؤد نے نقل کی ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے، اس کی اسناد جید ہے۔

۱۰۴۴۔ اسحق بن عبد اللہ بن کنانہ نے کہا ”اگر میں سے ایک امیر نے مجھے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ
 کے پاس بھیجا، تاکہ ان سے استسقی (بارش طلب کر لے) کے بارہ میں پوچھوں، تو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا،
 اسے کس چیز نے مجھ سے پوچھنے سے روکا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عاجزی کرتے ہوئے، معمولی لباس
 پہنے خشوع کے ساتھ گڑ گڑاتے ہوئے تشریف لے گئے، تو آپ نے دو رکعتیں ادا فرمائیں جیسا کہ آپ عیدین میں

يُصَلِّي فِي الْعِيدَيْنِ وَلَمْ يَخْطُبْ خُطْبَتَكُمْ هَذِهِ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ
وَأَبُو دَاوُدَ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ -

بَابُ صَلَوةِ الْخَوْفِ

۱۰۴۵۔ عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ أَقْبَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَتَّى
إِذَا كُنَّا بِذَاتِ الرَّقَاعِ قَالَ كُنَّا إِذَا أَتَيْنَا عَلَى شَجَرَةٍ
ظَلِيلَتِ تَرْكُنَاهَا لِلرَّسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ فَجَاءَ رَجُلٌ مِّنَ
الْمُشْرِكِينَ وَسِيفُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مُعَلَّقٌ بِشَجَرَةٍ فَآخَذَهُ
فَاخْتَرَطَهُ ثُمَّ قَالَ لِلرَّسُولِ اللَّهِ ﷺ أَتَخَافُنِي قَالَ لَا
قَالَ فَمَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّي قَالَ اللَّهُ يَمْنَعُنِي مِنْكَ قَالَ فَتَهَكَّدَهُ

۱۰۴۴۔ نسائی کتاب الاستسقاء ۱۲۱ باب کیف صلوة الاستسقاء ، ابوداؤد کتاب الصلوة ۱۲۵
جماع ابواب الاستسقاء ... الخ -

ادا فرماتے ہیں اور خطبہ نہیں دیا جیسا کہ تم یہ خطبہ دیتے ہو۔
یہ حدیث نسائی اور ابوداؤد نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

باب - نماز خوف

۱۰۴۵۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا ”ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلے، یہاں تک کہ جب ہم
ذات الرقاع (جگہ کا نام) میں تھے، انہوں نے کہا، جب ہم کسی سایہ دار درخت کے پاس آتے تو اسے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے آرام کے لیے چھوڑ دیتے تھے، انہوں نے کہا، مشرکین میں سے ایک شخص آیا، رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار مبارک درخت کے ساتھ لٹک رہی تھی، اس نے وہ پکر کر سونت لی پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے کہا، ”کیا تم مجھ سے ڈرتے ہو؟“ آپ نے فرمایا ”نہیں“ اس نے کہا، مجھ سے تمہیں کون بچائے گا۔ آپ نے

أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَغْمَدَ السَّيْفَ وَعَلَّقَهُ قَالَ ثُمَّ
تَوَدَّى بِالصَّلَاةِ فَصَلَّى بِطَائِفَةٍ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ تَأَخَّرُوا وَصَلَّى
بِالطَّائِفَةِ الْآخَرَى رَكْعَتَيْنِ قَالَ فَكَانَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَرْبَعُ
رَكْعَاتٍ وَلِلْقَوْمِ رَكْعَتَانِ - رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ خَرِشٍ تَعْلِيْقًا -

۱۰۴۶۔ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ
اللَّهِ ﷺ قَبْلَ نَجْدٍ قَوَازِينَا الْعَدُوِّ وَفَصَافِنَا لَهُمْ فَقَامَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي لَنَا فَقَامَتْ طَائِفَةٌ مَعَهُ وَأَقْبَلَتْ طَائِفَةٌ
عَلَى الْعَدُوِّ فَكَرَّكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِمَنْ مَعَهُ وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ

۱۰۴۵۔ مسلم کتاب فضائل القرآن ص ۲۶۹ باب صلوة الخوف ، بخاری کتاب المغازی ص ۴۹۷
باب غزوه ذات الرقاع تعلیقاً۔

فرمایا "اللہ تعالیٰ تجھ سے میری حفاظت فرمائیں گے، جاہر نے کہا، اُسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے
دھمکایا، تو اس نے تلوار نیام میں ڈال دی اور اسے لٹکا دیا، انہوں نے کہا "پھر اذان دی گئی، تو آپ نے ایک
گروہ کو دو رکعتیں پڑھائیں، پھر وہ پیچھے ہٹ گئے اور دوسرے گروہ کو دو رکعتیں پڑھائیں۔ انہوں نے کہا
تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی چار رکعتیں تھیں اور لوگوں کی دو رکعتیں۔"
یہ حدیث مسلم نے اور بخاری نے تعلیقاً نقل کی ہے۔

۱۰۴۶۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا "میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نجد کی طرف غزوہ
میں شریک ہوا، ہم دشمن کے سامنے آئے، تو ہم نے ان کے مقابلہ کے لیے صف بندی کی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ہمیں نماز پڑھانے کے لیے کھڑے ہوئے، ایک گروہ آپ کے ساتھ کھڑا ہو گیا اور ایک گروہ دشمن کی طرف
متوجہ ہو گیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کے ساتھ جو آپ کے ہمراہ تھے رکوع اور دو سجدے فرمائے، پھر

ثُمَّ انْصَرَفُوا مَكَانَ الطَّائِفَةِ الَّتِي لَمْ تُصَلِّ فَجَاءُوا فَرَكَعَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِهِمْ رُكْعَةً وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ
فَقَامَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ فَرَكَعَ لِنَفْسِهِ رُكْعَةً وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ
رَوَاهُ الْجَمَاعَةُ -

۱۰۴۷۔ وَعَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہ كَانَ إِذَا سُئِلَ عَنْ
صَلَاةِ الْخَوْفِ قَالَ يَتَقَدَّمُ الْإِمَامُ وَطَّائِفَةٌ مِنَ النَّاسِ فَيُصَلُّونَ
بِهِمُ الْإِمَامُ رُكْعَةً فَتُكُونُ طَّائِفَةٌ مِنْهُمْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ
الْعُدُوِّ وَلَمْ يُصَلُّوا فَإِذَا صَلَّى الَّذِينَ مَعَهُ رُكْعَةً اسْتَخَرُوا
مَكَانَ الَّذِينَ لَمْ يُصَلُّوا وَلَا يُسَلِّمُونَ وَيَتَقَدَّمُ الَّذِينَ لَمْ

۱۰۴۶ بخاری ابواب صلوٰۃ الخوف ص ۱۲۸، مسلم کتاب فضائل القرآن ص ۲۱۱ باب صلوٰۃ
الخوف، ترمذی ابواب الصلوٰۃ والسجدة ص ۱۲۱ باب ماجاء فی صلوٰۃ الخوف ابوداؤد
کتاب الصلوٰۃ ص ۲۱۱ باب من قال یصلی بکل طائفة رکعة، نسائی کتاب صلوٰۃ الخوف ص ۱۲۱،
ابن ماجہ ابواب اقامۃ الصلوات ص ۲۱۱ باب ماجاء فی صلوٰۃ الخوف مسند احمد ص ۱۲۱ -

یہ لوگ اس گروہ کی جگہ چلے گئے، جس نے نماز نہیں پڑھی تھی، وہ آتے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
ان کے ساتھ ایک رکوع اور دو سجدے فرمائے، پھر سلام پھیرا، پھر ہر ایک نے ان میں سے کھڑے ہو کر
اپنے لیے ایک رکوع اور دو سجدے کیے۔

یہ حدیث محدثین کی جماعت نے نقل کی ہے۔

۱۰۴۸۔ نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے جب نماز خوف کے بارہ میں پوچھا جاتا
تو وہ کہتے "امام اور لوگوں کا ایک گروہ آگے بڑھے، امام ان کو ایک رکعت پڑھائے، ان میں سے وہ گروہ جس
نے نماز نہیں پڑھی، امام اور دشمن کے درمیان ہو جائے، جب وہ لوگ امام کے ساتھ ایک رکعت پڑھ لیں
پچھے ہٹ جائیں، ان لوگوں کی جگہ پر جنہوں نے نماز نہیں پڑھی اور سلام نہ پھیریں اور وہ لوگ جنہوں نے نماز

يُصَلُّوْنَ فَيُصَلُّوْنَ مَعَهُ رُكْعَةً ثُمَّ يَنْصَرِفُ الْإِمَامُ وَقَدْ صَلَّى رُكْعَتَيْنِ
فَيَقُومُ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنَ الطَّائِفَتَيْنِ فَيُصَلُّوْنَ لِنَفْسِهِمْ رُكْعَةً رُّكْعَةً بَعْدَ
أَنْ يَنْصَرِفَ الْإِمَامُ فَيَكُونُ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِّنَ الطَّائِفَتَيْنِ قَدْ صَلَّى رُكْعَتَيْنِ
فَإِنْ كَانَ خَوْفًا هُوَ أَشَدُّ مِنْ ذَلِكَ صَلُّوا رَجُلًا قِيَامًا عَلَى
أَقْدَامِهِمْ أَوْ رُكْبَانًا مُسْتَقْبِلِي الْقِبْلَةِ أَوْ غَيْرَ مُسْتَقْبِلِيهَا قَالَ
مَالِكٌ قَالَ نَافِعٌ لَا أَرَى عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رضي الله عنه حَدَّثَهُ إِلَّا عَنْ
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ رَوَاهُ مَالِكٌ فِي الْمُوطَأِ ثُمَّ الْبُخَارِيُّ مِنْ
طَرِيقِهِ فِي كِتَابِ التَّفْسِيرِ مِنْ صَحِيحِهِ -
قَالَ النَّيْمِيُّ إِنَّ صَلَاةَ الْخَوْفِ لَهَا أَنْوَاعٌ مُّخْتَلِفَةٌ وَ
صِفَاتٌ مُّتَنَوِّعَةٌ وَرَدَتْ فِيهَا أَحْبَابُ صَحِيحَةٌ -

۱۰۶۷ مؤطا اماو کتاب صلوٰۃ الخوف منہ ، بخاری کتاب التفسیر منہ ۵۵ باب قوله عز وجل وَإِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالًا... الخ -

نہیں پڑھی، وہ آگے بڑھ کر امام کے ساتھ ایک رکعت پڑھیں، پھر امام سلام پھیر دے اور وہ دو رکعتیں پڑھ چکا ہے، تو امام کے سلام پھیرنے کے بعد ان دونوں گروہوں میں سے ہر ایک کھڑا ہو کر اپنی ایک ایک رکعت پڑھ لیں، پس دونوں گروہوں میں سے ہر ایک دو رکعتیں پڑھ چکا ہوگا، اگر خوف اس سے زیادہ سخت ہو جائے تو لوگ پیدل اپنے قدموں پر کھڑے نماز پڑھیں یا سواری کی حالت میں، قبلہ کی طرف منہ ہوا نہ ہو۔

مالک نے بیان کیا کہ نافع نے کہا، میرا خیال تو یہی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ طریقہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا ہے۔

یہ حدیث مالک نے مؤطا میں پھر بخاری نے انہی کے واسطے سے اپنی صحیح کی کتاب التفسیر میں نقل کی ہے نبوی نے کہا، نماز خوف کی مختلف قسمیں اور مختلف طریقے ہیں جو صحیح احادیث میں آئے ہیں۔

أَبْوَابُ الْجَنَائِزِ

بَابُ تَلْقَيْنِ الْمُحْتَضَرِّ

۱۰۴۸۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَقِنُوا مَوْتَكُمْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ. رَوَاهُ الْجَمَاعَةُ إِلَّا الْبُخَارِيُّ.

۱۰۴۹۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَقِنُوا مَوْتَكُمْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۰۴۸ مسلم کتاب الجنائز منہ ۳۱، ترمذی ابواب الجنائز منہ ۱۹۲، باب ماجاء فی تلقین المریض عند الموت، ابوداؤد کتاب الجنائز منہ ۴۴، باب فی التلقین، نسائی کتاب الجنائز منہ ۲۵۹، باب تلقین المیت، ابن ماجہ ابواب ماجاء فی الجنائز منہ ۱، باب ماجاء فی تلقین المیت... الخ، سند احمد منہ ۳۱۔

۱۰۴۹ مسلم کتاب الجنائز منہ ۳۱۔

ابواب۔ جنازوں کے احکام

باب۔ قریب المرگ کو (کلمہ کی) تلقین کرنا

۱۰۴۸۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اپنے قریب المرگ لوگوں کو لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کی تلقین کرو۔"

یہ حدیث بخاری کے علاوہ محدثین کی جماعت نے نقل کی ہے۔

۱۰۴۹۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اپنے قریب المرگ لوگوں کو لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کی تلقین کرو۔" یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

۱۰۵۰۔ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ كَانَ الْخُرُكَلَامِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَآخَرُونَ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ۔

بَابُ تَوْجِيهِهِ الْمُحْتَضِرِ إِلَى الْقِبْلَةِ

۱۰۵۱۔ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ حِينَ قَدِمَ الْمَدِينَةَ سَأَلَ عَنِ الْبَرَاءِ ابْنِ مَعْرُورٍ فَقَالُوا تُوْفِي وَأَوْصَى أَنْ يُوجَّهَ إِلَى الْقِبْلَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَصَابَ الْفِطْرَةَ شَيْءٌ ذَهَبَ فَصَلَّى عَلَيْهِ رَوَاهُ الْحَاكِمُ فِي الْمُسْتَدْرِكِ وَقَالَ حَدِيثٌ صَحِيحٌ۔

۱۰۵۰۔ ابوداؤد کتاب الجنائز ص ۳۳۶ باب التلقین۔

۱۰۵۱۔ مستدرک حاکم کتاب الجنائز ص ۳۳۶ باب یوجه المحتضر إلى القبلة۔

۱۰۵۰۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جس شخص کا (زندگی میں) آخری کلام لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ہو گیا، وہ جنت میں داخل ہو گیا۔
یہ حدیث ابوداؤد اور دیگر محدثین نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد حسن ہے۔

باب۔ مرنے والے کا قبلہ کی طرف منہ کرنا

۱۰۵۱۔ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ منورہ تشریف لائے تو برابر بن معرور کے بارہ میں دریافت فرمایا، لوگوں نے کہا، "اس نے وفات پائی اور وصیت کی کہ اس کا منہ قبلہ کی طرف کر دیا جائے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اس نے فطرت (دین) کو پالیا ہے، پھر تشریف لے جا کر اس پر نماز جنازہ پڑھی۔"

یہ حدیث حاکم نے مستدرک میں نقل کی ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

بَابُ قِرَاءَةِ لَيْسَ عِنْدَ الْمَيِّتِ

۱۰۵۲۔ عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اِقْرءُوا لَيْسَ عَلَى مَوْتَاكُمْ . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَ النَّسَائِيُّ وَاعْلَاهُ ابْنُ الْقَطَّانِ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ .

بَابُ تَغْمِيزِ الْمَيِّتِ

۱۰۵۳۔ عَنْ أُورَسَلَمَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى الْجُبِّ سَلَمَةً وَقَدْ شَقَّ بَصَرُهُ فَأَغْمَضَهُ ثُمَّ قَالَ ۱۰۵۲ ابوداؤد کتاب الجنائز ص ۹۹ باب القراءة عند الميت، ابن ماجہ ابواب ماجاء في الجنائز ص ۵۱ باب ماجاء في ما يقال عند المريض اذا حضر، صحيح ابن حبان کتاب الجنائز ص ۲۱ فصل في المحتضر رقم الحديث ۲۹۹۱۔

باب - میت کے پاس سورۃ الیسین پڑھنا

۱۰۵۲۔ حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”اپنے مرنے والوں کے پاس سورۃ الیسین پڑھو“۔
یہ حدیث ابوداؤد، ابن ماجہ اور نسائی نے نقل کی ہے، ابن القطان نے اسے معلول قرار دیا ہے اور ابن حبان نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

باب - میت کی آنکھیں بند کرنا

۱۰۵۳۔ ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابو سلمہ کے پاس تشریف لے گئے، ان کی نگاہ پھٹ چکی تھی، تو آپ نے ان کی آنکھیں بند فرمادیں، پھر فرمایا ”جب روح قبض کی جاتی

إِنَّ الرُّوحَ إِذَا قُبِضَ تَبِعَهُ الْبَصَرُ فَضَجَّ نَاسٌ مِّنْ أَهْلِهِ فَقَالَ
لَا تَدْعُوا عَلَيَّ أَنْفُسِكُمْ إِلَّا بِخَيْرٍ فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ يُؤْمِنُونَ
عَلَى مَا تَقُولُونَ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَائِبُ سَلَمَةٍ وَارْفَعْ
دَرَجَتَهُ فِي الْمَهْدِيِّينَ وَاخْلُفْهُ فِي عَقِبِهِ فِي الْغَابِرِينَ
وَاعْفِرْ لَنَا وَلَهُ يَا رَبِّ الْعَالَمِينَ وَافْسَحْ لَهُ فِي قَبْرِهِ وَلَوْزْ
لَهُ فِي قَبْرِهِ - رَوَاهُ مُسْلِمٌ -

۱۰۵۳ مسلم کتاب الجنائز منہ -

ہے تو نگاہ اس کے پیچھے لگتی ہے، اس کے گھر والوں میں سے کچھ لوگوں نے چیخ و پکار کی تو آپ نے فرمایا "اپنے باؤ
میں اچھی ہی دعا کرو، بلاشبہ فرشتے جو تم کہتے ہو، اس پر آمین کہتے ہیں، پھر آپ نے یہ دعا فرمائی۔

”اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَوَيْ سَلَمَةٍ وَارْفَعْ
دَرَجَتَهُ فِي الْمَهْدِيِّينَ وَاخْلُفْهُ
فِي عَقِبِهِ فِي الْغَابِرِينَ وَاعْفِرْ لَنَا
وَلَهُ يَا رَبِّ الْعَالَمِينَ وَافْسَحْ لَهُ
فِي قَبْرِهِ وَلَوْزْ لَهُ فِي قَبْرِهِ“
یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

راے اللہ! السلامہ کو بخش دے اور ان کا درجہ
مہدیین میں بلند فرمائیں اور آپ ان کے پسماندگان
میں ان کے نائب بن جائیں اسے تمام جہانوں کے
پروردگار! ہماری اور ان کی مغفرت فرمائیں، ان کی
قبریں کشادگی فرمادیں اور ان کی قبریں روشنی فرمادیں!

بَابُ تَسْجِيَةِ الْمَيِّتِ

۱۰۵۴۔ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم حِينَ تُؤْفَى سَجَّى بِبُرْدٍ حَبْرَةٍ۔ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ۔

بَابُ غُسْلِ الْمَيِّتِ

۱۰۵۵۔ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةٍ الْأَنْصَارِيَّةِ رضی اللہ عنہا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم حِينَ تُؤْفَى ابْنَتُهُ فَقَالَ اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ إِنْ رَأَيْتُنَّ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَاجْعَلْنِي فِي

۱۰۵۴ بخاری کتاب الجنائز ص ۱۱۱ باب الدخول على الميت بعد الموت ... الخ، مسلمو کتاب الجنائز ص ۱۱۲ فصل في كفن الميت ... الخ۔

باب۔ میت کو کپڑے سے ڈھانکنا

۱۰۵۴۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا ”جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی تو انہیں یمنی چادر سے ڈھانک دیا گیا۔“
یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے۔

باب۔ میت کو غسل دینا

۱۰۵۵۔ ام عطیہ انصاریہ رضی اللہ عنہا نے کہا ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب آپ کی لخت جگر کی وفات ہوئی، تو ہمارے پاس تشریف لائے، آپ نے فرمایا ”اسے تین یا پانچ بار اور اگر تم مناسب سمجھو تو اس سے زیادہ پانی اور بیری (پانی جس میں بیری کے پتے پکائے گئے ہوں) کے ساتھ غسل دو اور آخری بار کا فوراً لگا دو

الْآخِرَةِ كَافُورًا أَوْ شَيْئًا مِّنْ كَافُورٍ فَإِذَا فَرَغْتَ فَانْكَبِي
فَلَمَّا فَرَغْنَا اذْنَابَهُ فَأَعْطَانَا حَقَّوهُ فَقَالَ اشْعِرْنَاهَا إِيَّاهُ
تَعْنِي إِزَارَهُ رَوَاهُ الْجَمَاعَةُ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُمْ إِبْدَانُ بَمَيَّامِنِهَا
وَمَوَاضِعُ الْوُضُوءِ مِنْهَا -

بَابُ غُسْلِ الرَّجُلِ امْرَأَتَهُ

۱۰۵۶۔ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ رَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم مِنَ
الْبَقِيعِ فَوَجَدَنِي وَأَنَا أَجِدُ صَدَاعًا فِي رَأْسِي وَأَنَا أَقُولُ

۱۰۵۵ بخاری کتاب الجنائز ص ۱۲۱ باب غسل الميت... الخ، مسلم کتاب الجنائز ص ۲۲۱ فصل
فی غسل الميت وترًا، ترمذی ابواب الجنائز ص ۱۹۱ باب ما جاء فی غسل الميت أبو داؤد
کتاب الجنائز ص ۹۲ باب کیف غسل الميت، نسائی کتاب الجنائز ص ۲۲۱ باب غسل
الميت وترًا، ابن ماجه ابواب ما جاء فی الجنائز ص ۱۸۱ باب ما جاء فی غسل الميت
وترًا، مسند احمد ص ۶۲۱ -

یا فرمایا کافور میں سے بخور ڈالسا، پھر جب تم فارغ ہو جاؤ تو مجھے اطلاع کر دو۔ پس جب ہم فارغ ہوئے ہم نے
آپ کو اطلاع کر دی، تو آپ نے ہمیں اپنی چادر مبارک دی اور فرمایا، اس چادر کو اس کا شعاہ (یعنی جسم کے ساتھ
لگنے والا کپڑا) بنا دو، یعنی اس کا ازاد بنا دو۔

یہ حدیث محدثین کی جماعت نے نقل کی ہے اور ان کی ایک روایت میں ہے ”غسل دیتے وقت اس
کے دائیں جانب اور وضوء (میں دھونے والی جگہوں) سے ابتداء کرو۔“

باب۔ مرد کے لیے اپنی بیوی کو غسل دینا

۱۰۵۷۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنّت البقیع سے واپس
تشریف لاتے تو مجھے اس حال میں پایا کہ میں اپنے سر میں درد محسوس کر رہی تھی اور میں کہہ رہی تھی، ہائے میرا سر

وَأَرَأَيْتُمْ قَالِ بَلْ أَنَا يَا عَائِشَةُ وَأَرَأَيْتُمْ قَالِ مَا
ضَرُّكَ لَوِ مِتَّ قَبْلِي فَقُمْتُ عَلَيْكَ فَغَسَلْتُكَ وَكَفَّنْتُكَ وَصَلَّيْتُ
عَلَيْكَ وَدَفَنْتُكَ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْأَخْرُونَ قَالَ التِّيمُوْنِيُّ قَوْلُهُ
فَغَسَلْتُكَ غَيْرُ مَحْفُوظٍ -

۱۰۵۷۔ وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ رضی اللہ عنہا قَالَتْ لَمَّا مَاتَتْ فَاطِمَةُ
رضی اللہ عنہا غَسَلْتُ أَنَا وَعَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رضی اللہ عنہ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي
الْمَعْرِفَةِ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ -

۱۰۵۶ ابن ماجہ ابواب ماجاء فی الجنائز ص ۳۱ باب ماجاء فی غسل الرجل امرأته.... الخ
۱۰۵۷ معرفة السنن والآثار کتاب الجنائز ص ۲۳ رقم الحديث ۴۳۵۹ و ۴۳۶۰ -
سنن الکبریٰ للبیہقی کتاب الجنائز ص ۳۹ باب الرجل یغسل امرأته اذا ماتت -

تو فرمایا "بلکہ میں اسے عائشہ! نے میرا سر آپ نے پھر فرمایا، تمہارا کیا نقصان ہے، اگر تم مجھ سے پہلے وفات
پاگئیں، تو میں تم پر کھڑا ہوں گا، تمہیں غسل دوں گا، تمہیں کفن دوں گا اور تم پر نماز جنازہ پڑھوں گا اور تمہیں دفن
کروں گا"

یہ حدیث ابن ماجہ اور دیگر محدثین نے نقل کی ہے تیموٰنی نے کہا، میں تمہیں غسل دوں گا (یہ الفاظ)
محفوظ نہیں۔

۱۰۵۸۔ حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا نے کہا "جب حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے وفات پائی، تو میں
نے اور حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے انہیں غسل دیا"
یہ حدیث بیہقی نے معرفت میں نقل کی ہے اور اس کی اسناد حسن ہے۔

بَابُ غُسْلِ الْمَرْأَةِ لِرُجُوعِهَا

۱۰۵۸۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ أَسْمَاءَ بِنْتَ عُمَيْسٍ امْرَأَةَ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ غَسَلَتْ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ حِينَ تَوَفَّى ثُمَّ خَرَجَتْ فَسَأَلَتْ مَنْ حَضَرَهَا مِنَ الْمُهَاجِرِينَ فَقَالَتْ إِنِّي صَائِمَةٌ وَإِنَّ هَذَا يَوْمٌ شَدِيدُ الْبَرْدِ فَهَلْ عَلَيَّ مِنْ غُسْلٍ فَقَالُوا لَا . رَوَاهُ مَالِكٌ وَإِسْنَادُهُ مُرْسَلٌ قَوِيٌّ .

بَابُ التَّكْفِينِ فِي الثِّيَابِ الْبَيْضِ

۱۰۵۹۔ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ الْبُسُومُ

۱۰۵۸ مؤطا امام مالک کتاب الجنائز ص ۲۴۴ باب غسل الميت -

باب - عورت کے لیے اپنے خاوند کو غسل دینا

۱۰۵۸۔ عبد اللہ بن ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بیوی اسماء بنت عیس نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو جب وہ فوت ہوئے تو غسل دیا، پھر انہوں نے اگر ان مہاجرین صحابہ سے جو اس وقت موجود تھے پوچھا، انہوں نے کہا میں روزہ سے ہوں اور یہ دن سخت سردی کا دن ہے، کیا مجھ پر غسل دینے کی وجہ سے غسل ہے، تو صحابہ نے کہا، نہیں۔ یہ حدیث مالک نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد مرسل قوی ہے۔

باب - سفید کپڑوں میں کفن دینا

۱۰۵۹۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے کپڑوں

ثِيَابِكُمُ الْبَيَاضَ فَإِنَّهَا مِنْ خَيْرِ ثِيَابِكُمْ وَكَفَّنُوا فِيهَا مَوْتَاكُمْ . رَوَاهُ الْخَمْسَةُ إِلَّا النَّسَائِيَّ وَصَحَّحَهُ التِّرْمِذِيُّ وَآخَرُونَ .

۱۰۶۰۔ وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْبَسُوا ثِيَابَ الْبَيَاضِ فَإِنَّهَا أَطْهَرُ وَأَطْيَبُ وَكَفَّنُوا فِيهَا مَوْتَاكُمْ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالْحَافِظُ وَصَحَّحَاهُ .

۱۰۵۹۔ ترمذی ابواب الجنائز میں ۱۹۳ باب ماجاء ما يستحب من الاكفان ، ابوداؤد کتاب اللباس میں ۲۶۸ باب فی البیاض ، ابن ماجہ ابواب ماجاء فی الجنائز میں ۱۸۱ باب ماجاء ما يستحب من الکفن ، مسند احمد میں ۲۲۴ ۔

۱۰۶۰۔ مسند احمد میں ۲۶۸ ، نسائی کتاب الجنائز میں ۲۶۸ باب الامر بتحصین الکفن ، مسند حاکم کتاب الجنائز میں ۲۵۵ باب الکفن فی ثیاب البیض ... الخ .

میں سے سفید کپڑے پہنو، بلاشبہ یہ تمہارے لیے بہتر کپڑے ہیں اور اس میں اپنے مردوں کو کفن دو۔
یہ حدیث نسائی کے علاوہ اصحاب خمسہ نے نقل کی ہے، ترمذی اور دیگر محدثین نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔
۱۰۶۰۔ حضرت سمرۃ بن جندب رضی اللہ عنہ کے کہہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”سفید کپڑے پہنو بلاشبہ وہ زیادہ پاکیزہ اور اچھے ہیں اور ان میں اپنے مردوں کو کفن دو۔“
یہ حدیث احمد، نسائی، ترمذی اور حاکم نے نقل کی ہے، ترمذی اور حاکم نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

بَابُ التَّحْسِينِ فِي الْكَفَنِ

- ۱۰۶۱۔ عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا كَفَنْ أَحَدَكُمْ أَخَاهُ فَلْيُحْسِنْ كَفْنَهُ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .
- ۱۰۶۲۔ وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا وَلِيَ أَحَدَكُمْ أَخَاهُ فَلْيُحْسِنْ كَفْنَهُ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَحَسَنَهُ .

۱۰۶۱۔ مسلم کتاب الجنائز ص ۱۲۱ فصل فی کفن المیت فی ثلاثہ ابواب ... الخ .
 ۱۰۶۲۔ ابن ماجہ ابواب ماجاء فی الجنائز ص ۱۱۱ باب ماجاء ما یستحب من الکفن ، ترمذی ابواب الجنائز ص ۱۹۳ باب ماجاء ما یستحب من الاکفان -

باب۔ اچھا کفن پہنانا

- ۱۰۶۱۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا، ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم میں سے کوئی جب اپنے بھائی کو کفن دے تو اسے چاہیے کہ اچھا کفن دے۔“
 یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔
- ۱۰۶۲۔ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے کہا، ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی کا دلی بنے، تو اسے چاہیے کہ اچھا کفن پہنائے۔“
 یہ حدیث ابن ماجہ اور ترمذی نے نقل کی ہے، ترمذی نے اسے حسن قرار دیا ہے۔

بَابُ تَكْفِينِ الرَّجُلِ فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ

۱۰۶۳۔ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم كَفَّنَ فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ أَبْيَضٍ سَحُولِيَّةٍ لَيْسَ فِيهَا قِمِيصٌ وَلَا عِمَامَةٌ رَوَاهُ الْجَمَاعَةُ۔

۱۰۶۴۔ وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّهُ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقُلْتُ لَهَا فِي كَمُ كَفَّنَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَتْ فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ سَحُولِيَّةٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۱۰۶۳ بخاری کتاب الجنائز ۱۶۹ باب الکفن بلا عمامة ، مسلم کتاب الجنائز ۳۵۵ فصل فی کفن المیت فی ثلثة اثواب... الخ ، ترمذی البواب الجنائز ۱۹۵ باب ماجاء فی کفن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ، ابوداؤد کتاب الجنائز ۹۳ باب فی الکفن ، نسائی کتاب الجنائز ۲۶۸ باب کفن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ، ابن ماجہ البواب ماجاء فی الجنائز مثلاً باب ماجاء فی کفن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ، مسند احمد ۱۶۵۔
۱۰۶۴ مسلم کتاب الجنائز ۳۵۵ فصل فی کفن المیت فی ثلثة اثواب۔

باب۔ مرد کو تین کپڑوں میں کفن دینا

۱۰۶۳۔ ام المؤمنین، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تین سفید سوتی کپڑوں میں کفن دیا گیا، اس میں قمیض اور پگڑی نہیں تھی۔

یہ حدیث محدثین کی جماعت نے نقل کی ہے۔

۱۰۶۴۔ ابوسلمہ نے کہا، میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا میں ان سے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کتنے کپڑوں میں کفن دیا گیا، تو انہوں نے کہا "تین سوتی کپڑوں میں"۔
یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

۱۰۶۵۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ لَمَّا تَقُلَّ أَبُو بَكْرٍ قَالَ أَيُّ يَوْمٍ هَذَا قُلْنَا يَوْمُ الْاِثْنَيْنِ قَالَ فَأَيُّ يَوْمٍ قُبِضَ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قُلْنَا قُبِضَ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ قَالَ فَإِلَى أَرْجُو مَا بَيْنِي وَبَيْنَ اللَّيْلِ قَالَتْ وَكَانَ عَلَيْهِ ثَوْبٌ فِيهِ رَدْعٌ مِّنْ مَّشْقٍ فَقَالَ إِذَا أَنَا مِتُّ فَأَغْسِلُوا ثَوْبِي هَذَا وَضَمُّوا إِلَيْهِ ثَوْبَيْنِ جَدِيدَيْنِ فَكَفَّنُونِي فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ فَقُلْنَا أَفَلَا نَجْعَلُهَا جَدًّا كُلَّهَا قَالَتْ فَقَالَ لَا إِنَّمَا هُوَ لِلْمُهَلَّةِ قَالَتْ فَمَاتَ لَيْلَةَ الثَّلَاثَاءِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ خَرِشٍ وَقَالَ رَدْعٌ مِّنْ زَعْفَرَانٍ -

۱۰۶۵۔ مسند احمد ۴/۵۵ بخاری کتاب الجنائز ۱۸۶۷ باب موت يوم الاثنين -

۱۰۶۵۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا ”جب حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ بیمار ہوئے تو انہوں نے کہا، آج کون سا دن ہے، ہم نے کہا، سوموار کا دن، انہوں نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کس دن وفات دیے گئے، ہم نے کہا سوموار کے دن آپ کی وفات ہوئی، انہوں نے کہا، بلاشبہ میں بھی اس وقت سے رات تک امید رکھتا ہوں کہ ان سے جا ملوں گا، حضرت صدیق اکبرؓ پر ایک کپڑا تھا جس میں گیارہ دہائی سرخ رنگ کی مٹی کا نشان تھا، تو انہوں نے کہا، جب میں فوت ہو جاؤں، تو میرے اس کپڑے کو دھو ڈالنا اور اس کے ساتھ دو نئے کپڑے ملا کر مجھے تین کپڑوں میں کفنا دینا، ہم نے کہا، کیا ہم تمام کپڑے سنتے نہ کر دیں ام المؤمنین نے بیان کیا کہ حضرت صدیق اکبرؓ نے کہا، نہیں بلاشبہ یہ تو آلائشِ بحکمہ لیے ہے، ام المؤمنینؓ نے کہا، حضرت صدیق اکبرؓ نے منگل کی رات (منگل اور سوموار کی درمیانی رات) وفات پائی۔“

یہ حدیث احمد اور بخاری نے نقل کی ہے، بخاری کی روایت میں ہے، زعفران کا نشان تھا۔
 ۱۔ یعنی وفات کے بعد جسم سے جو آلائش نکلتی ہے، مطلب یہ ہے کہ نئے کپڑوں کے ذریعہ زیادہ مستحی ہیں۔

بَابُ تَكْفِيفِ الْمَرْأَةِ فِي خَمْسَةِ أَثْوَابٍ

۱۰۶۶۔ عَنْ لَيْلَى بِنْتِ قَائِفِ الثَّقَفِيَّةِ رضی اللہ عنہا قَالَتْ كُنْتُ فِيمَنْ غَسَلَ أُمَّ كَلْثُومٍ ابْنَةَ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم عِنْدَ وَفَاتِهَا فَكَانَ أَوَّلُ مَا أَعْطَانِي رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم الْحَقَاءُ ثُمَّ الدَّرْعَ ثُمَّ الْخِمَارَ ثُمَّ الْمِلْحَفَةَ ثُمَّ أَدْرَجْتُ بَعْدَ فِي الثَّوْبِ الْأَخْرِ قَالَتْ وَرَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم جَالِسٌ عِنْدَ الْبَابِ مَعَهُ كَفْنُهَا يَنَا وَلَنَا هَا ثَوْبًا ثَوْبًا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَفِي إِسْنَادِهِ مَقَالٌ -

۱۰۶۶۔ ابوداؤد کتاب الجنائز ص ۹۳ باب فی کفن المرأة -

باب - عورت کو پانچ کپڑوں میں کفن دینا

۱۰۶۶۔ حضرت لیلیٰ بنت قائف الثقفیہ رضی اللہ عنہا نے کہا ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا کی وفات کے وقت جن عورتوں نے انہیں غسل دیا، میں ان میں تھی، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں پہلے ازار، پھر درع، پھر اڑھنی پھر چادر عطا فرمائی، پھر وہ ایک دوسرے کپڑے میں لپیٹ دی گئیں، لیلیٰ بنت قائف نے کہا ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دروازہ پر تشریف فرما تھے، آپ کے پاس ام کلثوم کا کفن تھا، آپ ہمیں کفن کا ایک ایک کپڑا کر کے عطا فرما رہے تھے“
یہ حدیث ابوداؤد نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد میں کلام ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْمَيِّتِ

- ۱۰۶۷۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ شَهِدَ الْجَنَازَةَ حَتَّى يُصَلِّيَ فَلَهُ قِيرَاطٌ وَمَنْ شَهِدَ حَتَّى تُدْفَنَ كَانَ لَهُ قِيرَاطَانِ قِيلَ وَمَا الْقِيرَاطَانِ قَالَ مِثْلُ الْجَبَلَيْنِ الْعَظِيمَيْنِ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ.
- ۱۰۶۸۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَا مِنْ مَيِّتٍ تُصَلِّيَ عَلَيْهِ أُمَّةٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يَبْلُغُونَ مِائَةً كُلُّهُمْ يُشْفَعُونَ لَهُ إِلَّا شَفَعُوا فِيهِ - رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

۱۰۶۷ بخاری کتاب الجنائز ص ۳۴۱ باب من انتظر حتى يدفن، مسلوک کتاب الجنائز ص ۳۴۲ فصل حصول ثواب القیراط... الخ -

۱۰۶۸ مسلوک کتاب الجنائز ص ۳۴۲ فصل فی قبول شفاعۃ الاربعین -

باب۔ جو روایات میت پر نماز کے بارہ میں ہیں

۱۰۶۷۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جو شخص جنازہ میں حاضر ہوا یہاں تک کہ اُس نے نماز پڑھی تو اس کے لیے ایک قیراط کا ثواب ہے اور جو شخص دفن تک حاضر رہا اس کے لیے دو قیراط کا ثواب ہے، آپ سے پوچھا گیا، دو قیراط کتنے ہیں۔ آپ نے فرمایا ”دو بڑے پہاڑوں کے برابر“۔ یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے۔

۱۰۶۸۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جو میت کو اس پر ایک سو شخص مسلمان اُمت میں سے نماز جنازہ پڑھیں، سب اس کے لیے شفاعت کریں، تو ان کی شفاعت ضرور قبول ہوگی۔“ یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

۱۰۶۹۔ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَا مِنْ رَجُلٍ مُسْلِمٍ تَمُوتُ فَيَقُومُ عَلَى جَنَازَتِهِ أَرْبَعُونَ رَجُلًا لَا يُشْرِكُونَ بِاللَّهِ شَيْئًا إِلَّا شَفَعَهُمُ اللَّهُ فِيهِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَمُسْلِمٌ وَأَبُو دَاوُدَ.

۱۰۷۰۔ وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا لَمَّا تَوَفَّيَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ رضی اللہ عنہ قَالَتْ ادْخُلُوا بِهِ الْمَسْجِدَ حَتَّى أَصِلَ عَلَيْهِ فَإِنْ كَرَّ ذَلِكَ عَلَيْهَا فَقَالَتْ وَاللَّهِ لَقَدْ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى ابْنِي بَيْضَاءَ فِي الْمَسْجِدِ سَهِيلٍ وَآخِيهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۰۶۹۔ مسند احمد ۲/۲۳۳، مسند کتاب الجنائز ۳/۳۱۱ فصل فی قبول شفاعتہ الاربعین، ابوداؤد کتاب الجنائز ۳/۳۱۱ باب فصل الصلوة علی الجنائز۔

۱۰۷۰۔ مسند احمد ۲/۲۳۳، مسند کتاب الجنائز ۳/۳۱۱ فصل فی جواز الصلوة علی الميت فی المسجد۔

۱۰۶۹۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا ”میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا، ”جو مسلمان شخص فوت ہو جائے، اس کے جنازہ پر چالیس ایسے آدمی کھڑے ہوں جو کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں، تو اللہ تعالیٰ ان کی شفاعت قبول فرمائیں گے۔“
یہ حدیث احمد، مسلم اور ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

۱۰۷۰۔ ابوسلمہ بن عبد الرحمن سے روایت ہے کہ جب حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فوت ہوئے، تو ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا ”اس (جنازہ) کو مسجد میں داخل کرو، تاکہ میں بھی اس پر نماز پڑھوں اس کا ام المؤمنین پر انکار کیا گیا، تو انہوں نے کہا ”خدا کی قسم! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیضاء کے دو بیٹوں سہیل اور اس کے بھائی پر مسجد میں نماز پڑھی۔“
یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

۱۰۷۱۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ صَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ فِي الْمَسْجِدِ فَلَيْسَ لَهُ شَيْءٌ ۖ رَوَاهُ بْنُ مَاجَةَ وَأَبُو دَاوُدَ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ ۔

۱۰۷۲۔ وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَعِيَ النَّجَاشِيَّ فِي الْيَوْمِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ وَخَرَجَ بِهِمْ إِلَى الْمُصَلَّى فَصَفَّ بِهِمْ وَكَبَّرَ عَلَيْهِ أَرْبَعَ تَكْبِيرَاتٍ . رَوَاهُ الْجَمَاعَةُ ۔

۱۰۷۱ ابن ماجہ ابواب ماجاء فی الجنائز مثلاً باب ماجاء فی الصلوة علی الجنائز فی المسجد ، ابوداؤد کتاب الجنائز ص ۹۸ باب الصلوة علی الجنائز فی المسجد ۔
۱۰۷۲ بخاری کتاب الجنائز ص ۱۳۶ ، مسلم کتاب الجنائز ص ۳۱ فصل فی النعی للناس المیت ۔
ترمذی ابواب الجنائز ص ۱۹۸ باب ماجاء فی التکبیر علی الجنائز ، ابوداؤد کتاب الجنائز ص ۱۳۶ باب الصلوة علی المسلم یموت فی بلاد الشریک ، نسائی کتاب الجنائز ص ۲۸ باب عدد التکبیر علی الجنائز ، ابن ماجہ ابواب ماجاء فی الجنائز مثلاً باب ماجاء فی الصلوة علی النجاشی ، مسند احمد ص ۵۲۹ ۔

۱۰۷۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جس شخص نے مسجد میں جنازہ پر نماز پڑھی ، تو اسے کچھ (ثواب) نہیں ملے گا“

یہ حدیث ابن ماجہ اور ابوداؤد نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد حسن ہے ۔

۱۰۷۲۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس دن (شاہ حبشہ) نجاشی فوت ہوا ، اس دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکی وفات کی اطلاع دی ، اور آپ اپنے صحابہ کرام کے ہمراہ عید گاہ کی طرف تشریف لے گئے ، آپ نے صحابہ کرام کے ساتھ صف بنائی اور اس پر (نماز جنازہ میں) چار تکبیریں کیں ۔
یہ حدیث محدثین کی جماعت نے نقل کی ہے ۔

۱۰۷۳۔ وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم صَلَّى عَلَى أَصْحَمَةَ النَّجَاشِيِّ فَكَبَّرَ أَرْبَعًا. رَوَاهُ الشَّيْخَانِ.

۱۰۷۴۔ وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم صَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ يَقُولُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ وَأَعْفُ عَنْهُ وَعَافِهِ وَأَكْرِمْ نُزُلَهُ وَوَسِّعْ مَدْخَلَهُ وَاعْسِلْهُ بِمَاءٍ وَثَلِجٍ وَبَرْدٍ وَنَقِّهِ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنْقَى الثُّوبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ وَأَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِنْ دَارِهِ وَأَهْلًا خَيْرًا مِنْ أَهْلِهِ وَزَوْجًا خَيْرًا مِنْ زَوْجِهِ وَقِهِ فِتْنَةَ الْقَبْرِ وَعَذَابَ

۱۰۷۳ بخاری کتاب الجنائز ص ۱۴۱ باب التكبیر علی الجنائز اربعاً، مسلم کتاب الجنائز ص ۱۴۱ فصل فی التكبیر علی الميت اربعاً.

۱۰۷۴۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے احمدہ نجاشی پر نماز جنازہ پڑھی تو چار تکبیریں کہیں۔

یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے۔

۱۰۷۴۔ حضرت عوف بن مالک الأشجعی رضی اللہ عنہ نے کہا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جنازہ پر نماز پڑھی، میں نے آپ کو یہ دعا کرتے ہوئے سنا۔

”اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ وَأَعْفُ عَنْهُ وَعَافِهِ وَأَكْرِمْ نُزُلَهُ وَوَسِّعْ مَدْخَلَهُ وَاعْسِلْهُ بِمَاءٍ وَثَلِجٍ وَبَرْدٍ وَنَقِّهِ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنْقَى الثُّوبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ وَأَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِنْ دَارِهِ وَأَهْلًا خَيْرًا مِنْ أَهْلِهِ وَزَوْجًا	راے اللہ! اسے بخش دیں اور اس پر رحم فرمائیں اسے معافی اور عافیت عطا فرمائیں، اس کی اچھی نعمانی فرمائیں، اس کی قبر کشادہ فرمائیں، اسے پانی برف اور اشلے سے دھو ڈالیں اور اسے گناہوں سے اس طرح صاف فرمادیں جس طرح سفید کپڑا میل سے صاف کیا جاتا ہے اور اسے اس کے گھر سے بہتر گھر اس کے اہل سے بہتر اہل اس کی

النَّارِ قَالَ عَوْفٌ فَتَمَيَّيْتُ أَنْ لَوْ كُنْتُ أَنَا الْمَيِّتَ لِدُعَاءِ رَسُولِ
اللَّهِ ﷺ عَلَى ذَلِكَ الْمَيِّتِ - رَوَاهُ مُسْلِمٌ -

۱۰۷۵۔ وَعَنْ أَبِي إِبْرَاهِيمَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ
النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْمَيِّتِ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا
وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَذَكْرِنَا وَأُنْثَانَا وَصَغِيرِنَا
وَكَبِيرِنَا رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ -

۱۰۷۴۔ مسلم کتاب الجنائز ص ۳۱۱ فصل فی الدعاء للمیت -
۱۰۷۵۔ نسائی کتاب الجنائز ص ۲۸۱ باب الدعاء، ترمذی ابواب الجنائز ص ۱۹۹ باب ما یقول
فی الصلوة علی المیت -

خَيْرُ أَقْبَرُ وَجْهِهِ وَقِيلَ فَتَنَّهُ الْقَبْرِ
وَعَذَابُ النَّارِ
یہی سے بہتر بڑی عطا فرمائیں، اسے قبر کی آزمائش
اور دوزخ کے عذاب سے بچائیں
عوف نے کہا میں نے تمنا کی کہ کاش اس میت پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حمد دعا فرمائی، اس کے لیے
میں میت ہوتا۔

یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔
۱۰۷۵۔ ابوالبرہیم انصاری نے اپنے والد سے بیان کیا کہ انہوں نے میت پر نماز میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ
دعا کرتے ہوئے سنا۔

”اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَ
شَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَذَكْرِنَا وَ
أُنْثَانَا وَصَغِيرِنَا وَكَبِيرِنَا -
اے اللہ! ہمارے زندہ، مردہ، حاضر، غائب
مردوں، عورتوں، چھوٹے اور بڑے کو بخش دیں

یہ حدیث نسائی اور ترمذی نے نقل کی ہے اور ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۰۷۶۔ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ كَانَ إِذَا صَلَّى عَلَى الْمَيِّتِ قَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَلِأُنَاثِنَا وَلِذُكُورِنَا مَنْ أَحْيَيْتَهُ مِنَّا فَاحْيِهِ عَلَى الْإِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهُ مِنَّا فَتَوَفَّهُ عَلَى الْإِيمَانِ اللَّهُمَّ عَفْوُكَ عَفْوُكَ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ وَالْأَوْسَطِ وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ إِسْنَادُهُ حَسَنٌ

بَابُ فِي تَرْكِ الصَّلَاةِ عَلَى الشَّهَادَةِ

۱۰۷۷۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ

۱۰۷۶۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۳۳۳ برقم ۱۲۶۸، مجمع الزوائد کتاب الجنائز

۳۳۳ باب الصلوة علی الجنائز - المعجم الاوسط للطبرانی ص ۱۱۴ برقم ۱۱۵۸

۱۰۷۷۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب میت پر نماز پڑھتے تو یہ دعا فرماتے۔

”اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَلِأُنَاثِنَا وَلِذُكُورِنَا مَنْ أَحْيَيْتَهُ مِنَّا فَاحْيِهِ عَلَى الْإِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهُ مِنَّا فَتَوَفَّهُ عَلَى الْإِيمَانِ اللَّهُمَّ عَفْوُكَ عَفْوُكَ“

اے اللہ! ہمارے زندہ، مردہ، حاضر، غائب، عورتوں اور مردوں کو بخش دینا ہم میں سے جسے آپ زندہ رکھیں، اسلام پر زندہ رکھیں اور ہم میں سے جسے آپ وفات دیں، ایمان پر وفات دیں اے اللہ! ہم آپ سے معافی مانگتے ہیں۔ آپ سے معافی مانگتے ہیں۔

یہ حدیث طبرانی نے کبیر اور اوسط میں نقل کی ہے، بیہمی نے کلمہ اس کی اسناد حسن ہے۔

باب۔ شہیدوں پر نماز جنازہ نہ پڑھنا

۱۰۷۸۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شہداء احد میں سے دودھ آدمیوں کو ایک

يَجْمَعُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ مَنْ قَتَلَ أَحَدًا فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ ثُمَّ يَقُولُ أَيُّهُمَا أَكْثَرُ أَخَذَ الْقُرْآنَ فَإِذَا أُشِيرَ لَهُ إِلَى أَحَدِهِمَا قَدَّمَ فِي الْحَدِّ وَقَالَ أَنَا شَهِيدٌ عَلَى هَذَا يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَأَمَرَ بِدَفْنِهِمْ فِي دِمَائِهِمْ وَلَمْ يُغْسَلُوا وَلَمْ يُصَلَّى عَلَيْهِمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

بَابُ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الشَّهَادَةِ

۱۰۷۸۔ عَنْ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَعْرَابِ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَأَمَّنَ بِهِ وَاتَّبَعَهُ شِعْرًا قَالَ أَهَاجِرٌ مَعَكَ فَأَوْصَلِي بِهِ النَّبِيُّ ﷺ بَعْضُ أَصْحَابِهِ فَلَمَّا كَانَتْ غَزْوَةً ۱۰۷۷ بخاری کتاب الجنائز ص ۱۱۱ باب الصلوة علی الشہید ۔

کپڑے میں اکٹھا دفن کر فرماتے ”ان میں سے قرآن پاک کو زیادہ حاصل کرنے والا کون ہے“ جب ان میں سے کسی ایک کی طرف اشارہ کر دیا جاتا، تو اسے لحد میں پہلے رکھتے اور آپ نے فرمایا ”قیامت کے دن میں ان پر گواہ ہوں اور آپ نے انہیں ان کے خون کے ساتھ دفن کرنے کا حکم دیا اور نہ انہیں غسل دیا گیا اور نہ ان پر نماز پڑھی گئی“ یہ حدیث بخاری نے نقل کی ہے۔

باب۔ شہداء پر نماز جنازہ پڑھنا

۱۰۷۸۔ حضرت شدا دین البادر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ دیہاتوں میں سے ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا، وہ آپ پر ایمان لایا اور آپ کی پیروی کی، پھر اس نے کہا، کیا میں آپ کے ساتھ ہجرت کروں؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اور اپنے کچھ صحابہ کرام کو وصیت فرمائی، پس جب ایک غزوہ تھا، تو نبی اکرم

عَنْ النَّبِيِّ ﷺ شَيْئًا فَتَسَمَّ وَقَسَمَ لَهُ فَأَعْطَى أَصْحَابَهُ
مَا قَسَمَ لَهُ وَكَانَ يَرْعَى ظَهْرَهُمْ فَلَمَّا جَاءَ دَفَعُوهُ إِلَيْهِ
فَقَالَ مَا هَذَا قَالُوا قَسَمُ قَسَمَهُ لَكَ النَّبِيُّ ﷺ فَآخَذَهُ فَجَاءَ
بِهِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ مَا هَذَا قَالَ قَسَمْتُ لَكَ قَالَ
مَا عَلَى هَذَا أَتَبِعْتُكَ وَلَكِنِّي أَتَبِعُكَ عَلَى أَنْ أُرْمَى إِلَى الْهَمِ
وَأَشَارَ إِلَى حَلْفِهِمْ بِهِمْ فَأَمُوتُ فَأَدْخُلُ الْجَنَّةَ فَقَالَ إِنَّ
تَصَدَّقَ اللَّهُ يُصَدِّقَكَ فَلَبِثُوا قَلِيلًا ثُمَّ نَهَضُوا فِي قِتَالِ
الْعَدُوِّ فَأُتِيَ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ يُحْمَلُ قَدْ أَصَابَهُ سَهْمٌ
حَيْثُ أَشَارَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ أَهْوُوهَا قَالُوا نَعُو قَالَ صَدَقَ

صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی چیز غنیمت حاصل کی تو اسے تقسیم فرمایا، اور اسے بھی حصہ عطا فرمایا، وہ صحابہ کی پھل
طرف سے حفاظت کر رہا تھا، تو آپ نے اس کا حصہ اس کے ساتھیوں کو دے دیا، جب وہ آیا، تو انہوں نے
اس کا حصہ اُسے دے دیا، اس نے کہا، یہ کیا ہے؟ لوگوں نے کہا، یہ حصہ ہے جو تمہارے لیے نبی اکرم صلی اللہ
علیہ وسلم نے تقسیم فرمایا ہے، اس نے وصول کر لیا اور اسے لے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے پاس آیا، اس نے کہا، یہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا "میں نے تمہارے لیے یہ حصہ دیا ہے، اس نے کہا
میں نے آپ کی پیروی اس کے لیے نہیں کی تھی اور لیکن میں نے آپ کی پیروی اس لیے کی تھی کہ مجھے یہاں تیرا
بلتے اور اس نے تیرے ساتھ اپنے ملحق کی طرف اشارہ کیا، پھر میں مجاہدوں اور جنت میں داخل کیا جاؤں، آپ
نے فرمایا "اگر تو نے اللہ تعالیٰ سے سچ بولا ہے، تو وہ تجھے سچا فرما دیں گے، صحابہ تھوڑی دیر ٹھہرے، پھر دشمن
کے ساتھ لڑنے کے لیے اٹھ کھڑے ہوئے، تو وہ شخص اٹھا کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا، اُسے وہیں
تیر لگا تھا، جہاں اُس نے اشارہ کیا تھا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "کیا یہ وہی ہے؟" صحابہ کو رام نے عرض

اللّٰهُ فَصَدَّقَهُ شَعْلُ كَفَنَهُ النَّبِيُّ ﷺ فِي حُبَّةِ النَّبِيِّ ﷺ
 ثُمَّ قَدَّمَهُ فَصَلَّى عَلَيْهِ فَكَانَ مِمَّا ظَهَرَ مِنْ صَلَوَتِهِ اللّٰهُمَّ
 هَذَا عَبْدُكَ خَرَجَ مُهَاجِرًا فِي سَبِيلِكَ فَقُتِلَ شَهِيدًا
 أَنَا شَهِيدٌ عَلَى ذَلِكَ - رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالطَّحَاوِيُّ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ
 ۱۰۷۹ - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ أُلِيَ بِهِمْ رَسُولُ اللّٰهِ
 ﷺ يَوْمَ أُحُدٍ فَجَعَلَ يُصَلِّي عَشْرَةَ عَشْرَةَ وَحَمْزَةً هُوَ
 كَمَا هُوَ يُرْفَعُونَ وَهُوَ كَمَا هُوَ مَوْضُوعٌ - رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ

۱۰۷۸ نسائی کتاب الجنائز ص ۲۱۲ باب الصلوة علی الشہداء ، طحاوی کتاب الجنائز ص ۳۳۹
 باب الصلوة علی الشہداء -

کیا، جی ہاں، آپ نے فرمایا ”اس نے اللہ تعالیٰ سے سچ بولا، اللہ تعالیٰ نے اسے سچا کر دیا“ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
 نے اسے اپنے جبہ مبارک میں کفن دیا، پھر اسے آگے فرما کر اس پر نماز جنازہ ادا فرمائی، آپ کی نماز سے جو الفاظ ظاہر
 ہوئے وہ یہ تھے۔

اللّٰهُمَّ هَذَا عَبْدُكَ خَرَجَ مُهَاجِرًا
 فِي سَبِيلِكَ فَقُتِلَ شَهِيدًا أَنَا
 شَهِيدٌ عَلَى ذَلِكَ -
 (اے اللہ! یہ آپ کا بندہ ہے۔ آپ کے راستہ
 میں ہجرت کرتے ہوئے نکلا ہے، میں اس پر گواہ
 ہوں کہ یہ شہید قتل کیا گیا ہے)

یہ حدیث نسائی اور طحاوی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۱۰۷۹ - حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا ”اُحُد کے دن انہیں (شہداء اُحُد) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
 پاس لایا جاتا، آپ ان پر دس دس کر کے (اکٹھا) نماز جنازہ ادا فرماتے، اور حضرت حمزہؓ وہ اسی طرح تھے، اور دوسرے
 لوگ اُٹھائے جاتے جب کہ حضرت حمزہؓ اسی طرح رکھے ہوئے تھے“

وَالطَّحَاوِيُّ وَالطَّبْرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ وَفِي إِسْنَادِهِ لَيْنٌ .

۱۰۸۰۔ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم أَمَرَ يَوْمَ أُحُدٍ بِحِمْزَةٍ فَسَجَّ بِبُرْدِهِ ثُمَّ صَلَّى عَلَيْهِ فَكَبَّرَ تِسْعَ تَكْبِيرَاتٍ ثُمَّ أُلِيَ بِالْقَتْلِ يُصَفُّونَ وَيُصَلِّي عَلَيْهِمْ وَعَلَيْهِ مَعَهُمْ . رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَإِسْنَادُهُ مُرْسَلٌ قَوِيٌّ وَهُوَ مُرْسَلٌ صَحَابِيٌّ

۱۰۸۱۔ وَعَنْ أَبِي مَالِكٍ الْغِفَارِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَتَلَ أُحُدٍ عَشْرَةَ عَشْرَةَ فِي كُلِّ عَشْرَةٍ حِمْزَةً حَتَّى صَلَّى عَلَيْهِ

۱۰۷۹ ابن ماجہ ابواب ماجاء فی الجنائز من باب ماجاء فی الصلوة علی الشہداء ... الخ ، طحاوی کتاب الجنائز ص ۳۳۸ باب الصلوة علی الشہداء ، سنن الکبریٰ للبیہقی کتاب الجنائز ص ۳۳۸ باب من زعم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی علی شہداء احد ، تلخیص الحبیر کتاب الجنائز ص ۳۳۸ نقلًا عن الطبرانی .

۱۰۸۰ طحاوی کتاب الجنائز ص ۳۳۸ باب الصلوة علی الشہداء .

یہ حدیث ابن ماجہ ، طحاوی ، طبرانی اور بیہقی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد میں کمزوری ہے۔

۱۰۸۰۔ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُحد کے دن حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرمایا، تو انہیں چادر کے ساتھ ڈھانپ دیا گیا، پھر آپ نے اُن پر نماز پڑھی، تو نو تکبیریں کیں، پھر دوسرے شہداء کو لایا گیا، انہیں ترتیب سے رکھا جاتا تو آپ ان پر نماز جنازہ پڑھتے اور ان کے ساتھ حضرت حمزہ پڑھتے۔

یہ حدیث طحاوی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد مرسل قوی ہے اور یہ صحابی رضی اللہ عنہ کی مرسل ہے۔

۱۰۸۱۔ حضرت ابومالک الغفاری سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شہداء ہر احد میں دس دس کر کے نماز جنازہ ادا فرمائی، ہر دس میں حضرت حمزہ بھی ہوتے تھے، یہاں تک کہ اُن پر ستر بار نماز پڑھی گئی۔

۱۔ احد میں کل ستر صحابہ شہید ہوئے۔

سَبْعِينَ صَلَوةً . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ فِي الْمَرَّاسِيْلِ وَالطَّحَاوِيَّ
وَالْبَيْهَقِيُّ وَاسْنَادُهُ مُرْسَلٌ قَوِيٌّ .

بَابُ فِي حَمْلِ الْجَنَازَةِ

۱۰۸۲۔ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَنْ اتَّبَعَ جَنَازَةً فَلْيَحْمِلْ بِجَوَانِبِ السَّرِيْرِ كُلِّهَا فَإِنَّهُ
مِنَ السَّنَةِ شُءٌ إِنْ شَاءَ فَلْيَتَطَوَّعْ وَإِنْ شَاءَ فَلْيَدْعُ رَوَاهُ ابْنُ
مَاجَةَ وَاسْنَادُهُ مُرْسَلٌ جَيِّدٌ .

۱۰۸۳۔ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ مِنْ تَمَامِ أَجْرِ الْجَنَازَةِ أَنْ

۱۰۸۱ طحاوی کتاب الجنائز ص ۳۳ باب الصلوة علی الشہداء ، مراسیل ملحقة بسنن
ابن داود مشد ، سنن الکبری للبیہقی کتاب الجنائز ص ۳۳ باب من زعم ان
النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی علی شہداء احد ، تلخیص الحبیس ص ۳۳ ۔
۱۰۸۲ ابن ماجہ ابواب اقامۃ الصلوات ص ۳۳ باب ماجاء فی شہود الجنائز ۔

یہ حدیث ابو داؤد نے مراسیل میں طحاوی اور بیہقی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد مرسل قوی ہے۔

باب۔ جنازہ اٹھانے میں

۱۰۸۲۔ ابو عبیدہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا جو شخص جنازہ کے پیچھے چلے
تو اس سے چاہیے کہ چار پائی کے تمام پائے اٹھائے ، یہ سنت ہے ، پھر اگر چاہتا ہے تو اور نیکی کرے اور اگر چاہتا
ہے تو چھوڑ دے ۔

یہ حدیث ابن ماجہ نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد مرسل جید ہے۔

۱۰۸۳۔ حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جنازہ کے پورے ثواب میں سے یہ ہے کہ تو اس کے گھر سے

تَشْيَعُهَا مِنْ أَهْلِهَا وَأَنْ تَحْمَلَ بِأَرْكَانِهَا الْأَرْبَعَةِ وَأَنْ تَحْتَوِ
فِي الْقَبْرِ رَوَاهُ أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ فِي مُصَنَّفِهِ
وَأَسْنَدُهُ مُرْسَلٌ قَوِيٌّ.

بَابُ فِي أَفْضَلِيَّةِ الْمَشْيِ خَلْفَ الْجَنَازَةِ

۱۰۸۴۔ عَنْ طَاءُوسٍ قَالَ مَا مَشَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى مَاتَ
إِلَّا خَلْفَ الْجَنَازَةِ رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَأَسْنَدُهُ مُرْسَلٌ صَحِيحٌ .
۱۰۸۵۔ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي زَيْدٍ ﷺ قَالَ كُنْتُ فِي جَنَازَةٍ
وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ ﷺ يَمْشِيَانِ أَمَامَهَا وَعَلِيٌّ ﷺ
يَمْشِي خَلْفَهَا فَقُلْتُ لِعَلِيٍّ أَرَأَيْكَ تَمْشِي خَلْفَ الْجَنَازَةِ وَهَذَانِ

۱۰۸۳۔ مصنف ابن ابی شیبہ کتاب الجنائز صفحہ ۳۳۳ فی المیت یحیی فی قبرہ۔

۱۰۸۴۔ مصنف عبد الرزاق کتاب الجنائز صفحہ ۳۳۴ باب المشی امام الجنائزہ برقمہ ۶۲۶۲۔

اسے الوداع کہے اور چاروں پائے اٹھائے اور قبر میں مٹی ڈالے۔

یہ حدیث ابو بکر بن ابی شیبہ نے اپنے مصنف میں نقل کی ہے اور اس کی اسناد مرسل قوی ہے۔

باب۔ جنازہ کے پیچھے چلنے کی فضیلت

۱۰۸۴۔ طائوس نے کہا "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفات تک جنازہ کے پیچھے ہی چلتے تھے۔"

یہ حدیث عبد الرزاق نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد مرسل صحیح ہے۔

۱۰۸۵۔ حضرت عبد الرحمن بن ابی زید رضی اللہ عنہ نے کہا "میں ایک جنازہ میں تھا، حضرت ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما جنازہ کے آگے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ اس کے پیچھے چل رہے تھے، میں نے حضرت علیؑ سے کہا، میں تمہیں

يَمْشِيَانِ أَمَامَهَا فَقَالَ عَلِيُّ لَقَدْ عَلِمَا أَنَّ فَضْلَ الْمَشْيِ خَلْفَهَا
عَلَى الْمَشْيِ أَمَامَهَا كَفَضْلِ صَلَاةِ الْجَمَاعَةِ عَلَى الْفَدِّ وَلَكِنَّهُمَا
أَحَبُّ أَنْ يَلْسِرَا عَلَى النَّاسِ . رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَالطَّحَاوِيُّ
وَأَسْنَادُهُ صَحِيحٌ .

۱۰۸۶۔ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ أَبَاهُ
قَالَ لَهُ كُنْ خَلْفَ الْجَنَازَةِ فَإِنَّ مُقَدَّمَهَا لِلْمَلَائِكَةِ وَخَلْفَهَا
لِبَنِي آدَمَ . رَوَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَسْنَادُهُ حَسَنٌ .

۱۰۸۵۔ مصنف عبد الرزاق کتاب الجنائز م ۳۳ باب المشی امام الجنائز برقم ۳۲۳، طحاوی
کتاب الجنائز م ۳۲۵ باب المشی امام الجنائز .
۱۰۸۲۔ مصنف ابن ابی شیبہ کتاب الجنائز م ۲۸۴ باب فی الجنائز یسرع بها اذا خرج بها
اولا۔ عن عبد الله بن عمرؓ۔

جنائزہ کے پیچھے اور ان دونوں کو آگے چلتا ہوا دیکھ رہا ہوں، تو حضرت علیؓ نے کہا ”تحقیق یہ جانتے ہیں، آگے
چلنے سے فضیلت جنازہ کے پیچھے چلنے میں ہے، جیسا کہ جماعت کی نماز کی فضیلت ہے۔ اکیلا پڑھنے پر، اور
لیکن ان دونوں (بزرگوں) نے لوگوں پر آسانی کو پسند کیا (اگر پیچھے چلتے تو لوگ احتراماً پیچھے رہتے اور کندھا دینے
میں تکلیف محسوس کرتے)

یہ حدیث عبد الرزاق اور طحاوی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۱۰۸۶۔ حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاصؓ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے والد (عمرو بن العاصؓ)
نے اُن سے کہا ”جنائزہ کے پیچھے ہو جاؤ، بلاشبہ جنازہ سے آگے فرشتوں کے لیے اور اس کے پیچھے بنی آدم کے
لیے ہے“

یہ حدیث ابو بکر بن ابی شیبہ نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد حسن ہے

بَابُ الْقِيَامِ لِلْجَنَازَةِ

- ۱۰۸۷۔ عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُومُوا حَتَّى تَخْلُفَكُمْ أَوْ تَوُضِعَ . رَوَاهُ الْجَمَاعَةُ .
- ۱۰۸۸۔ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رضی اللہ عنہ قَالَ مَرَّ بِنَا جَنَازَةً فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ فَقُمْنَا فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهَا جَنَازَةٌ يَهُودِيٍّ قَالَ إِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُومُوا . رَوَاهُ الشَّيْخَانِ .

۱۰۸۷ بخاری کتاب الجنائز ص ۴۱۱ باب القیام للجنائز، مسلم کتاب الجنائز ص ۳۱۱ فصل فی استحباب القیام للجنائز... الخ، ترمذی ابواب الجنائز ص ۱۱۱ باب ماجاء فی القیام للجنائز، ابوداؤد کتاب الجنائز ص ۹۲ باب القیام للجنائز، نسائی کتاب الجنائز ص ۲۱۱ باب الامر بالقیام للجنائز، ابن ماجہ ابواب اقامۃ الصلوات ص ۱۱۱ باب ماجاء فی القیام للجنائز، مسند احمد ص ۲۲۲۔

۱۰۸۸ بخاری کتاب الجنائز ص ۴۱۱ باب من قام لجنائز یهودی، مسلم کتاب الجنائز ص ۳۱۱ فصل فی استحباب القیام للجنائز... الخ۔

باب۔ جنازہ کے لیے کھڑا ہونا

- ۱۰۸۷۔ حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جب تم جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ، یہاں تک کہ وہ تم سے آگے نکل جائے یا رکھ دیا جائے۔"
- یہ حدیث محدثین کی جماعت نے نقل کی ہے

۱۰۸۸۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا، ہمارے پاس سے ایک جنازہ گزرا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے تو ہم بھی کھڑے ہو گئے، ہم نے عرض کیا، اے اللہ تعالیٰ کے پیغمبر! یہ یہودی کا جنازہ ہے، آپ نے فرمایا "جب تم جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ۔"

یہ حدیث شیخین نے نقل کی ہے۔

بَابُ نَسْخِ الْقِيَامِ لِلْجَنَازَةِ

۱۰۸۹۔ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّ مَسْعُودَ بْنَ الْحَكَمِ الْأَنْصَارِيَّ أَخْبَرَهُ أَنََّّهُ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رضی اللہ عنہ يَقُولُ فِي شَأْنِ الْجَنَازَةِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَامَ ثُمَّ قَعَدَ وَإِنَّمَا حَدَّثَ ذَلِكَ لِأَنَّ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ رَأَى وَاقِدَ بْنَ عَمْرٍو قَامَ حَتَّى وَضَعَتِ الْجَنَازَةُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۰۹۰۔ وَعَنْهُ عَنْ مَسْعُودِ بْنِ الْحَكَمِ الزُّرْقِيُّ أَنََّّهُ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رضی اللہ عنہ بِرَحْبَةِ الْكُوفَةِ وَهُوَ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم أَمَرَنَا بِالْقِيَامِ فِي الْجَنَازَةِ ثُمَّ جَلَسَ بَعْدَ ذَلِكَ

۱۰۸۹۔ مسلم کتاب الجنائز منہ ۳۱ فصل فی استحباب القیام للجنائزہ ... الخ

باب۔ جنازہ کے لیے قیام منسوخ کرنا

۱۰۸۹۔ نافع بن جبیر سے روایت ہے کہ مسعود بن الحکم الانصاری نے مجھے بتایا کہ انہوں نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو جنازوں کے بارے میں یہ کہتے ہوئے سنا "بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے، پھر بیٹھے اور انہوں نے یہ حدیث اس لیے بیان کی کہ نافع بن جبیر نے واقد بن عمرو کو دیکھا وہ کسی جنازہ کے لیے اٹھتے ہوئے یہاں تک کہ جنازہ رکھ دیا گیا۔"

یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

۱۰۹۰۔ نافع بن جبیر سے روایت ہے کہ مسعود بن الحکم الزرقی نے کہا کہ میں نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو کوفہ کے میدان میں یہ کہتے ہوئے سنا "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں جنازہ میں کھڑے ہونے کا حکم فرمایا، پھر اس کے بعد آپ بیٹھ گئے اور ہمیں بھی بیٹھنے کا حکم دیا۔"

وَأَمَرَنَا بِالْجُلُوسِ - رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّحَاوِيُّ وَالْحَازِمِيُّ
فِي النَّاسِخِ وَالْمَنْسُوخِ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ -

۱۰۹۱۔ وَعَنْ إِسْمَاعِيلَ الزُّرْقَانِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ شَهِدْتُ جَنَازَةً
بِالْعِرَاقِ فَرَأَيْتُ رَجُلًا قِيَامًا يَنْتَظِرُونَ أَنْ تُوضَعَ وَرَأَيْتُ
عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ ؑ يُشِيرُ إِلَيْهِمْ أَنْ اجْلِسُوا فَإِنَّ
النَّبِيَّ ﷺ قَدْ أَمَرَنَا بِالْجُلُوسِ بَعْدَ الْقِيَامِ - رَوَاهُ
الطَّحَاوِيُّ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ -

۱۰۹۲۔ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ وَهَبٍ قَالَ تَذَاكُرْنَا الْقِيَامَ إِلَى

۱۰۹۰۔ مسند احمد ۳/۱۱۲، طحاوی کتاب الجنازہ ۳۳۸ باب القیام للجنازہ -

۱۰۹۱۔ طحاوی کتاب الجنازہ ۳۳۸ باب القیام للجنازہ -

یہ حدیث احمد، طحاوی اور حازمی نے الناسخ والمنسوخ میں نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۱۰۹۱۔ اسماعیل الزرقانی سے روایت ہے کہ ان کے والد نے کہا ”میں عراق میں ایک جنازہ دیکھنے کے لیے حاضر ہوا
تو میں نے لوگوں کو کھڑے دیکھا جو جنازہ کے رکے جانے کا انتظار کر رہے تھے اور میں نے حضرت علی بن ابی طالب
رضی اللہ عنہ کو ان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے دیکھا کہ بیٹھ جاؤ، بلاشبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں کھڑے
ہونے کے بعد بیٹھنے کا حکم فرمایا“

یہ حدیث طحاوی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۱۰۹۲۔ زید بن وہب نے کہا ”ہم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس جنازہ کے لیے کھڑے ہونے کے بارے میں

الْجَنَازَةِ عِنْدَ عَلِيٍّ ؓ فَقَالَ أَبُو مَسْعُودٍ قَدْ كُنَّا نَقُومُ
فَقَالَ عَلِيٌّ ؓ ذَلِكَ وَأَنْتُمْ يَهُودٌ رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ
وَأِسْنَادُهُ حَسَنٌ ۔

بَابُ فِي الدَّفْنِ وَبَعْضِ أَحْكَامِ الْقُبُورِ

۱۰۹۳۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ؓ قَالَ لَمَّا تَوَفَّى النَّبِيُّ ﷺ كَانَ
بِالْمَدِينَةِ رَجُلٌ يُلْحِدُ وَآخَرُ يَضْرَحُ فَقَالُوا نَسْتَخِيرُ رَبَّنَا
وَنَبْعَثُ إِلَيْهِمَا فَايُهِمَا سَبَقَ تَرَكْنَاهُ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِمَا فَسَبَقَ

۱۰۹۲۔ طحاوی کتاب الجنازة ۳۲۹ باب القیام للجنازة ۔

بحث کی، تو ابو مسعود نے کہا، ہم بھی کھڑے ہوئے تھے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا، یہ اور تم یہودی ہو۔
یہ حدیث طحاوی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد حسن ہے۔

باب۔ دفن اور قبروں کے بعض احکام میں

۱۰۹۳۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا، جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی، تو مدینہ منورہ
میں ایک شخص (ابو طلحہ) بغلی قبر بند تھے اور دوسرے شخص (ابو عبیدہ) صندوق قبر بند تھے، تو صحابہ کرام نے
کہا "ہم اپنے پروردگار سے بہتری طلب کرتے ہیں اور دونوں کی طرف پیغام بھیجتے ہیں جو بھی ان دونوں میں سے
پہلے آجائے ہم اُسے کام کے لیے چھوڑ دیں گے، (یعنی کام پر لگا دیں گے)، انہوں نے دونوں کی طرف پیغام بھیجا، تو

۱۰۹۲۔ مطلب یہ ہے کہ یہود اپنی شریعت کے مطابق جنازہ کے لیے کھڑے ہوتے تھے پھر شریعت اسلام نے
اسے منسوخ کر دیا ہے۔ (طحاوی کتاب الصلوة ۳۲۹ باب الجنازة تمس بالقوم ایقومون اور لا)

صَاحِبُ اللَّحْدِ فَلَحْدٌ وَلِلنَّبِيِّ ﷺ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْأَخْرُونَ
وَأَسْنَادُهُ صَحِيحٌ -

۱۰۹۴۔ وَعَنْ أَبِي إِسْحَقَ أَوْصَى الْجَارِثُ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَيْهِ
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ ﷺ فَصَلَّى عَلَيْهِ ثُمَّ أَدْخَلَهُ الْقَبْرَ
مِنْ قِبَلِ الرَّجُلِ وَقَالَ هَذَا مِنَ السُّنَّةِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالطَّبْرَانِيُّ
وَالْبَيْهَقِيُّ وَقَالَ إِسْنَادُهُ صَحِيحٌ -

۱۰۹۵۔ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ وَأَبُو بَكْرٍ
ﷺ يُدْخِلُونَ الْمَيِّتَ قِبَلَ الْقَبْلَةِ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ
فِي الْكَبِيرِ وَفِي إِسْنَادِهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ خَرَّاشٍ وَثَّقَهُ

۱۰۹۳۔ ابن ماجہ ابواب اقامۃ الصلوات ص ۱۱۱ باب ماجاء فی الشقی -

۱۰۹۴۔ ابوداؤد کتاب الجنائز ص ۱۱۱ باب کیف یدخل المیت قبرہ، سنن الکبیر للبیہقی -

کتاب الجنائز ص ۱۱۱ باب من قال یدخل المیت من قبل رجل القبر -

۱۰۹۵۔ المعجم الکبیر للطبرانی ص ۱۱۱ برقم ۱۱۱۲ -

بغلی قبر بنانے والے پہلے آگئے، تو صحابہ کرامؓ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے بغلی قبر بنائی۔

یہ حدیث ابن ماجہ اور دیگر محدثین نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد حسن ہے۔

۱۰۹۴۔ ابوالاسحق سے روایت ہے کہ حارثؓ نے وصیت کی ”میری نماز جنازہ حضرت عبداللہ بن یزید رضی اللہ عنہ

پڑھائیں، تو انہوں نے حارثؓ کی نماز جنازہ پڑھائی، پھر انہیں پاؤں کی جانب (قبر کی پائنتی) سے قبر میں داخل کیا اور

کہا ”یہ سنت میں سے ہے“

یہ حدیث ابوداؤد، طبرانی اور بیہقی نے نقل کی ہے اور بیہقی نے کلمہ ”اس کی اسناد صحیح ہے۔“

۱۰۹۵۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا ”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور

حضرت عمر رضی اللہ عنہ میت کو قبلہ کی طرف سے قبر میں داخل فرماتے تھے“

ابْنُ حَبَّانَ وَضَعْنَاهُ جَمَاعَةً ۔

۱۰۹۶۔ وَعَنْ عَلِيٍّ ؓ أَنَّهُ ادْخَلَ يَزِيدَ بْنَ الْمَكْفِفِ مِنْ قَبْلِ الْقَبْلَةِ رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حَزْمٍ فِي الْمَحَلِّ ۔

۱۰۹۷۔ وَعَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ شَهِدْتُ جَنَازَةَ الْحَارِثِ فَمَدُّوا عَلَيَّ قَبْرَهُ ثَوْبًا فَجَبَدَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ ؓ وَقَالَ إِنَّمَا هُوَ رَجُلٌ رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ ۔

۱۰۹۸۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ ؓ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا وَضَعَ الْمَيِّتَ

۱۰۹۶ مصنف عبد الرزاق کتاب الجنائز ص ۳۳۲ باب من حيث يدخل الميت القبر يرقو
۶۲۴۲، مصنف ابن أبي شيبة كتاب الجنائز ص ۳۲۵ من ادخل ميتا من قبل القبلة
محلى ابن حزم و کتاب الجنائز ص ۱۸۴ يدخل الميت كيف امکن... الخ ۔
۱۰۹۷ مصنف ابن أبي شيبة كتاب الجنائز ص ۳۲۲ باب ما قالوا في مد الشوب على القبر ۔

یہ حدیث طبرانی نے کبیر میں نقل کی ہے اور اس کی اسناد میں عبداللہ بن خراش ہے، ابن حبان نے اسے ثقہ اور ایک جماعت نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

۱۰۹۶۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے یزید بن مکفف کو قبلہ کی جانب سے قبر میں داخل کیا۔

یہ حدیث عبد الرزاق اور ابوبکر بن ابی شیبہ نے نقل کی ہے، ابن حزم نے محلی میں اسے صحیح قرار دیا ہے۔
۱۰۹۷۔ ابوالاسخنی نے کہا "میں عارث کے جنازہ کے موقع پر حاضر ہوا، لوگوں نے ان پر کپڑا پھیلایا، تو حضرت عبداللہ بن یزید رضی اللہ عنہ نے کچنچ لیا اور کہا "یہ مروہ ہے۔"

یہ حدیث ابن ابی شیبہ نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۱۰۹۸۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب میت کو قبر میں داخل

فِي الْقَبْرِ قَالَ بِسْمِ اللَّهِ وَعَلَى سُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ رَوَاهُ
أَبُو دَاوُدَ وَآخَرُونَ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ .

۱۰۹۹۔ وَعَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَنَّ سَعْدَ بْنَ
أَبِي وَقَّاصٍ رَوَاهُ ﷺ قَالَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي هَلَكَ فِيهِ الْحَدُّ
لِي لِحَدِّ وَأَنْصَبُوا عَلَى اللَّيْنِ نَصَبًا كَمَا صَنَعَ بِرَسُولِ
اللَّهِ ﷺ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَآخَرُونَ .

۱۱۰۰۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى
عَلَى جَنَازَةِ شَيْءٍ إِلَى قَبْرِ الْمَيِّتِ فَحَثَى عَلَيْهِ مِنْ قَبْلِ رَأْسِهِ

۱۰۹۸۔ ابوداؤد کتاب الجنائز ۲۲۲ باب فی الدعاء للمیت اذا وضع فی قبره ، صحیح
ابن حبان کتاب الجنائز ۲۳ برقم ۳۱۱ -
۱۰۹۹۔ مسلم کتاب الجنائز ۳۱۱ فصل فی استحباب اللحد -

کرتے، تو یہ دعا فرماتے:

بِسْمِ اللَّهِ وَعَلَى سُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اللہ تعالیٰ کے نام سے اور رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی سنت پر (اسے قبر میں رکھتا ہوں)

یہ حدیث ابوداؤد اور دیگر محدثین نے نقل کی ہے اور ابن حبان نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

۱۰۹۹۔ عامر بن سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے اپنی اس بیماری
میں جس میں وہ فوت ہوئے، کہا ”میرے لیے لحد بنانا اور مجھ پر کچی اینٹ کھڑی کرنا، جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے ساتھ کیا گیا۔

یہ حدیث مسلم اور دیگر محدثین نے نقل کی ہے۔

۱۱۰۰۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جنازہ پر نماز
پڑھ کر پیمت کی قبر پر تشریف لائے، تو اس کے سر کی جانب سے تین لپ (مٹی) اس پر ڈالی۔

ثَلَاثًا. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَابْنُ أَبِي دَاوُدَ وَصَحَّحَهُ .

۱۱۰۱۔ وَعَنِ الْقَاسِمِ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ  فَقُلْتُ يَا أُمُّهُ اكْشِفِي لِي عَنْ قَبْرِ رَسُولِ اللَّهِ  وَصَاحِبِيهِ  فَكَشَفَتْ لِي عَنْ ثَلَاثَةِ قُبُورٍ لَا مُشْرِفَةَ وَلَا لَاطِئَةَ مَبْطُوحَةٍ يَبْطُحَاءُ الْعَرْصَةِ الْحَمْرَاءِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَآخَرُونَ وَفِي إِسْنَادِهِ مَسْتُورٌ .

۱۱۰۲۔ وَعَنْ سُفْيَانَ الثَّمَرِيِّ أَنَّهُ رَأَى قَبْرَ النَّبِيِّ  مُسَنَّمًا . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

- ۱۱۰۱۔ ابن ماجہ ابواب ماجاء فی اقامۃ الصلوات ۳۳۱ باب ماجاء فی حثوا التراب فی القبر، تلخیص الحبس کتاب الجنائز ۳۳۱ نقلاً عن ابن ماجہ وابن ابی داؤد فی کتاب التفرید۔
۱۱۰۲۔ ابوداؤد کتاب الجنائز ۳۳۱ باب فی تسویۃ القبور۔
۱۱۰۲۔ بخاری کتاب الجنائز ۳۳۱ باب ماجاء فی قبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔

یہ حدیث ابن ماجہ اور ابن ابی داؤد نے نقل کی ہے اور ابن ابی داؤد نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔
۱۱۰۱۔ قاسم نے کہا "میں ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا، میں نے کہا، اے امی جان! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے دونوں صحابہ رضی اللہ عنہما (حضرت صدیق اکبرؓ و عمرؓ) کی قبریں میرے لیے کھولیں، یعنی حجر مبارک کھولیں، تاکہ میں قبروں کی زیارت کر سکوں، تو انہوں نے میرے لیے تینوں قبریں کھولیں، نہ وہ قبریں زیادہ اونچی تھیں اور نہ بالکل زمین کے ساتھ برابر تھیں، ہوتی تھیں میدان کی سرخ لکیریں ان پر کچی ہوتی تھیں۔

یہ حدیث ابوداؤد اور دیگر محدثین نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد میں مستور الحال ہے۔
۱۱۰۲۔ سفیان الثمار سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف کو کوہان (کی طرح) بنی ہوئی دیکھا۔ یہ حدیث بخاری نے نقل کی ہے۔

۱۱۰۳۔ وَعَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ الرَّشَّ عَلَى الْقَبْرِ
كَانَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ رَوَاهُ سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَابْنُ بَيْهَقٍ
وَإِسْنَادُهُ مُرْسَلٌ قَوِيٌّ۔

۱۱۰۴۔ وَعَنْهُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَشَّ عَلَى قَبْرِ ابْنِهِ إِبْرَاهِيمَ
وَوَضَعَ عَلَيْهِ حَصْبًا رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ وَإِسْنَادُهُ مُرْسَلٌ جَيِّدٌ۔

۱۱۰۵۔ وَعَنْهُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَشَّ عَلَى قَبْرِ الْمَاءِ
وَوَضَعَ عَلَيْهِ حَصْبًا مِّنْ حَصْبِ الْعَرِصَةِ وَرَفَعَ قَبْرَهُ
قَدْ رَشِبَ۔

۱۱۰۳ سنن الکبریٰ للبیہقی کتاب الجنائز ۴/۲۱۱ باب رش الماء علی القبر... الخ،
تلخیص الحبیر کتاب الجنائز ۱۳۳ نقلًا عن سعید بن منصور فی سننہ۔
۱۱۰۴ مسند امام شافعی الباب الثالث والعشرون فی صلوة الجنائز ۲۱۵
رقم الحدیث ۵۹۹۔

۱۱۰۳۔ جعفر بن محمد نے اپنے والد سے روایت کیا کہ قبر پر پانی چھڑکا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ
مبارک میں تھا۔

یہ حدیث سعید بن منصور اور بیہقی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد مرسل قوی ہے۔

۱۱۰۴۔ جعفر بن محمد نے اپنے والد سے دریافت کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے فرزند ابراہیمؑ کی قبر پر
ابراہیمؑ کی قبر پر پانی چھڑکا اور اس پر کنکر رکھے۔
یہ حدیث شافعی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد مرسل جید ہے۔

۱۱۰۵۔ جعفر بن محمد نے اپنے والد سے روایت کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان (ابراہیمؑ) کی قبر پر پانی
چھڑکا اور اس پر میدان کی کنکریوں میں سے کچھ کنکریاں رکھیں اور ان کی قبر کو ایک بالشت ادبچا فرمایا۔

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَهُوَ مُرْسَلٌ -

۱۱۰۶۔ وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُجَصَّصَ الْقَبْرُ وَأَنْ يُقْعَدَ عَلَيْهِ وَأَنْ يُبْنَى عَلَيْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ -

۱۱۰۷۔ وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا فَرَغَ مِنْ دَفْنِ الْمَيِّتِ وَقَفَ عَلَيْهِ فَقَالَ اسْتَغْفِرُوا لِأَخِيكُمْ وَاسْأَلُوا لَهُ بِالتَّثْبِيتِ فَإِنَّهُ الْآنَ يُسْأَلُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَصَحَّحَهُ الْحَاكِمُ -

۱۱۰۵ سنن الکبریٰ للبیہقی کتاب الجنائز ص ۳۱۳ باب لا یزاد علی فی القبر علی اکثر من ترابہ -

۱۱۰۶ مسلم کتاب الجنائز ص ۳۱۳ فصل فی تسویۃ القبر -

۱۱۰۷ ابوداؤد کتاب الجنائز ص ۳۱۳ باب الاستغفار عند القبر... الخ ، مستدرک حاکم کتاب الجنائز ص ۳۱۳ باب الاستغفار وسؤال التثبیت للمیت... الخ -

یہ حدیث بیہقی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد مرسل ہے -

۱۱۰۸۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں کو پختہ بنانے، اس پر بیٹھنے اور اس پر عمارت گنبد وغیرہ بنانے سے منع فرمایا ہے -

یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے -

۱۱۰۹۔ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے کہا ”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب میت کے دفن سے فارغ ہوتے تو اس (قبر) پر ٹھہر کر فرماتے ”اپنے بھائی کے لیے استغفار کرو اور اس کے لیے ثابت قدم رہنے کی دعا کرو، بلاشبہ اب اس سے سوال کیا جائے گا“

یہ حدیث ابوداؤد نے نقل کی ہے اور حاکم نے اسے صحیح قرار دیا ہے -

سج پہلے چونا استعمال ہوتا تھا آج چرنے کی جگہ سیمنٹ نے لے لی ہے، مطلب یہ ہے کہ قبروں کو پختہ کرنے کے لیے سیمنٹ یا چونا استعمال کیا جائے۔

بَابُ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ لِلْمَيِّتِ

۱۱۰۸۔ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْجَلَّاجِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ لِي أَبِي الْجَلَّاجُ أَبُو خَالِدٍ رضی اللہ عنہ يَا بَنِي إِذَا أَنَامْتُ فَالْحَدِّثْ فَإِذَا أَوْضَعْتَنِي فِي لَحْدِي فَقُلْ بِسْمِ اللَّهِ وَعَلَى مِلَّةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ تَسْوِسَنَّ عَلَيَّ التُّرَابَ سَنًا شَمًّا أَقْرَأُ عِنْدَ رَأْسِي بِفَاتِحَةِ الْبَقَرَةِ وَخَاتِمَتِهَا فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ذَلِكَ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْكَبِيرِ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ۔

۱۱۰۸ مجمع الزوائد، کتاب الجنائز ص ۴۴۲ باب ما يقول عند ادخال الميت القبر نقلًا عن الطبرانی فی المعجم الكبير۔

باب۔ میت کے لیے قرآن پاک پڑھنا

۱۱۰۸۔ عبد الرحمن بن العلاء بن الجلاج نے اپنے والد سے بیان کیا کہ مجھ سے میرے والد الجلاج ابو خالد نے کہا، اے میرے بیٹے! جب میں مردہوں کو میرے لیے نقلی قبر بناؤں، جب تم مجھے میری لحد میں رکھو تو ”بِسْمِ اللَّهِ وَعَلَى مِلَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ“ کہنا پھر مجھ پر مٹی برابر کرنا، پھر میرے سر کے پاس سورہ بقرہ کی ابتدائی آیات اور اس کی آخری آیات پڑھنا، بلاشبہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ پڑھتے ہوئے سنا۔

یہ حدیث طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

لے اَسْوَسَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ تک اور آخر سے اللَّهُ مَا فِي السَّمَوَاتِ سے آخر سورہ تک۔

بَابُ فِي زِيَارَةِ الْقُبُورِ

- ۱۱۰۹۔ عَنْ كُبْرَيْدَةَ رضی اللہ عنہا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ فَزُورُوهَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.
- ۱۱۱۰۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ كَيْفَ أَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ قُولِي السَّلَامُ عَلَى أَهْلِ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ وَيَرْحَمُ اللَّهُ الْمُسْتَقْدِمِينَ مِنَّا وَالْمُسْتَأَخِرِينَ وَإِنَّا إِن شَاءَ اللَّهُ بِكُمْ لَلْآحِقُونَ

۱۱۰۹۔ مسلم کتاب الجنائز ص ۳۲۲ فصل فی الذهاب الی زیارة القبور۔

باب۔ قبروں کی زیارت کرنے میں

- ۱۱۰۹۔ حضرت بربیدہ رضی اللہ عنہا نے کہا ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”میں نے تمہیں قبروں کی زیارت سے روکا تھا، تو اب ان کی زیارت کر لیا کرو“
- یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔
- ۱۱۱۰۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا، اے اللہ تعالیٰ کے پیغمبر! (قبرستان میں داخلہ کے وقت) میں کیا کہوں؟ آپ نے فرمایا ”تم یوں کہو“
- السَّلَامُ عَلَى أَهْلِ الدِّيَارِ
مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ
وَيَرْحَمُ اللَّهُ الْمُسْتَقْدِمِينَ
مِنَّا وَالْمُسْتَأَخِرِينَ وَإِنَّا إِن شَاءَ اللَّهُ
بِكُمْ لَلْآحِقُونَ۔
- ان گھروں والے مومنوں اور مسلمانوں پر سلام ہو
اللہ تعالیٰ ہم میں سے پہلے جانے والوں اور
پچھے آنے والوں پر رحم فرمائیں! اور بلاشبہ ہم بھی
اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا، تو تم سے ضرور ملنے والے
(ہیں۔)

رَوَاهُ مُسْلِمٌ -

۱۱۱۱۔ وَعَنْ اَبْرِیْدَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُعَلِّمُهُمْ اِذَا خَرَجُوا اِلَى الْمَقَابِرِ اَنْ يَقُولَ قَائِلُهُمُ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لِلْاَحْقُوْنَ نَسْأَلُ اللّٰهَ لَنَا وَلَكُمْ الْعَافِيَةَ - رَوَاهُ اَحْمَدُ وَمُسْلِمٌ وَابْنُ مَاجَةَ -

۱۱۱۰ مسلم کتاب الجنائز ص ۳۱۲ فصل فی الذهاب الی زیارة القبور -
۱۱۱۱ مسند احمد ص ۲۵۵ ، مسلم کتاب الجنائز ص ۳۱۲ فصل فی الذهاب الی زیارة القبور
ابن ماجه ابواب ماجاء فی اقامته الصلوات ص ۱۱۲ باب ماجاء فیما یقال اذا دخل المقابر

یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

۱۱۱۱۔ حضرت یریدہ رضی اللہ عنہ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام کو سکھاتے تھے کہ جب وہ قبرستان جائیں تو یہ دعا پڑھیں۔

”السَّلَامُ عَلَیْكُمْ اَهْلَ الدِّيَارِ
مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ وَاِنَّا
اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لِلْاَحْقُوْنَ
نَسْأَلُ اللّٰهَ لَنَا وَلَكُمْ الْعَافِيَةَ“
(اے ان گھروں کے رہنے والے مومن اور
مسلمانو! تم پر سلام ہو، ہم بھی انشاء اللہ تم سے
ضرور ملنے والے ہیں، ہم اپنے اور تمہارے لیے
اللہ تعالیٰ سے عافیت کی دعا کرتے ہیں۔)
یہ حدیث احمد، مسلم اور ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

بَابُ فِي زِيَارَةِ قَبْرِ النَّبِيِّ ﷺ

۱۱۱۲۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ زَارَ قَبْرِي وَجَبَتْ لَهُ شَفَاعَتِي . رَوَاهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ فِي صَحِيحِهِ وَالذَّارِقُطْنِيُّ وَابْنُ أَبِي حَتْمٍ وَآخَرُونَ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ .

۱۱۱۳۔ وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ إِنَّ بِلَالًا رَأَى فِي مَنَامِهِ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ يَقُولُ لَهُ مَا هَذِهِ الْجَفْوَةُ يَا بِلَالُ أَمَا إِنْ لَكَ أَنْ تَزُورَنِي يَا بِلَالُ فَأَنْتَبَهُ خَزِينًا

شعب الایمان

صحیح ابن خزیمہ

۱۱۱۲ صحیح ابن خزیمہ ۲/۲۹۹ برقم ۲۱۵۹ ، دارقطنی کتاب الحج ۲/۲۴۹ للبیہقی باب فی المناسک ۲/۲۹۹ برقم ۲۱۵۹ ، دارقطنی کتاب الحج ۲/۲۴۹
کشف الاستار کتاب الحج ۲/۲۴۹ باب زیارة قبر سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برقم الحدیث ۱۱۹۸ ۔

باب۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وضع مبارک کی زیارت میں

۱۱۱۲۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جس نے میری قبر کی زیارت کی

اس کے لیے میری شفاعت لازم ہوگئی“

یہ حدیث ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں دارقطنی، بیہقی اور دیگر محدثین نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد سن ہے

۱۱۱۳۔ حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ نے کہا ”بلاشبہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اپنے خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اُن سے یہ فرماتے ہوئے دیکھا ”اے بلال! یہ کیا زیادتی ہے؟ کیا تمہارے لیے وہ وقت نہیں آیا کہ تم میری زیارت کرو۔ اے بلال! تو بلال غمگین گھبراتے ہوئے خوفزدہ بیدار ہوئے، چنانچہ

وَجِبَلًا خَائِفًا فَرَكِبَ رَاحِلَتَهُ وَقَصَدَ الْمَدِينَةَ فَأَلْفَ
 قَبْرَ النَّبِيِّ ﷺ فَجَعَلَ يَبْكِي عِنْدَهُ وَيُمِرُّ وَجْهَهُ عَلَيْهِ
 فَأَقْبَلَ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ ﷺ فَجَعَلَ يَضُمُّهُمَا وَيُقَبِّلُهُمَا
 فَقَالَ لَهُ نَشْتَهِي سَمْعُ أَذَانِكَ الَّذِي كُنْتَ تُؤَذِّنُ بِهِ لِرَسُولِ
 اللَّهِ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ ففَعَلَ فَمَلَأَ سَطْحَ الْمَسْجِدِ
 فَوَقَفَ مَوْقِفَهُ الَّذِي كَانَ يَقِفُ فِيهِ فَلَمَّا أَنْ قَالَ اللَّهُ
 أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ ارْتَجَّتِ الْمَدِينَةُ فَلَمَّا أَنْ قَالَ أَشْهَدُ
 أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ إِرْدَادَ رَجَّتْهَا فَلَمَّا أَنْ قَالَ أَشْهَدُ أَنَّ
 مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ خَرَجَتِ الْعَوَاتِقُ مِنْ خُدُورِهِنَّ وَقَالُوا
 أَبْعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَمَا رَأَى يَوْمًا أَكْبَرَ بِأَكْيَافًا وَلَا بَالِغَةً

_____ انہوں نے اپنی سواری پر سوار ہو کر مدینہ طیبہ کا ارادہ کیا، بنی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ اطہر پر آئے، تو اس کے پاس رونا شروع کر دیا اور اپنا چہرہ اس پر ملنے لگے، حضرت حسنؓ اور حسینؓ رضی اللہ عنہما آگئے، تو ان سے معاف کرنے لگے اور ان کا بوسہ لینے لگے، ان دونوں نے حضرت بلالؓ سے کہا، ہم آپ کی اذان سننا چاہتے ہیں جو آپ مسجد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کہا کرتے تھے، انہوں نے (قبول) کیا تو مسجد کی چھت پر چڑھ کر اپنی اسی جگہ کھڑے ہو گئے، جہاں کھڑے ہوتے تھے، جب انہوں نے اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ کہا، مدینہ طیبہ دروڑوں کی آوازوں سے گونج اٹھا، پھر جب انہوں نے أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہا تو گونج اور زیادہ ہو گئی، پھر جب أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ کہا، دوشیزائیں پردوں سے نکل آئیں اور لوگوں نے کہا، کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اٹھ کھڑے ہوئے؟

بِالْمَدِينَةِ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْ ذَلِكَ الْيَوْمِ رَوَاهُ ابْنُ
عَسَاكِرَ وَقَالَ الثَّقِيُّ السَّبْكِيُّ إِسْنَادُهُ جَيِّدٌ -

۱۱۱۳ التحفة اللطيفة في تاريخ المدينة الشريفة

لامام السخاوی ص ۲۲۱

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی نے مدینہ منورہ میں اس دن سے بڑا دن مردوں اور عورتوں کے
رونے کے اعتبار سے نہیں دیکھا۔

یہ حدیث ابن عساکر نے نقل کی ہے ثقی السبکی نے کہا ہے کہ اس کی اسناد جید ہے

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ كَمَا تَرَاهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
تَوَفِّيْتَنِي إِلَّا بِاللَّهِ رَبَّنَا اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَإِلَّا سَأَلْتَنِي وَلِلْمُؤْمِنِينَ
يَوْمَ يَقُومُ الْحِسَابُ -

وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى خَيْرِ خَلْقِهِ مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَأَزْوَاجِهِ
وَأَتْبَاعِهِ أَجْمَعِينَ - إِلَى يَوْمِ الدِّينِ -

۴ ربیع الاول ۱۲۸۱ھ مطابق ۶ اکتوبر ۱۹۸۹ء

کتاب الآثار (درسی)

تالیف

الامام الاعظم سید التابعین و رأس المجتہدین ابی حنیفۃ النعمان بن ثابت الکوفیؒ
(المتوفی ۱۵۰ھ)

روایۃ

الامام الربانی ابی عبداللہ محمد بن الحسن الشیبانیؒ (۱۳۲-۱۸۹ھ) عن المؤلف
صَحَّحَهُ حَقَّقَهُ
محمد اشرف گوچر نوالہ
(زیر طبع)

امام عظیم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رضی اللہ عنہ (المتوفی ۱۵۰ھ) کی شہرہ آفاق تصنیف

کتاب الآثار

روایۃ

امام ربانی ابو عبد اللہ محمد بن حسن شیبانیؒ (۱۳۲-۱۸۹ھ)

اُردو ترجمہ، اعراب، حاشیہ، تخریج

محمد اشرف گوچر نوالہ

آسان اور عام فہم اُردو ترجمہ، عمدہ کتابت و طباعت، خواص صوت جلد (زیر طبع)

مَعَ الْعَالِيَيْنَ الْجَنَّةِ

أَشَارُ السَّنَنِ

لِلْعَلَمَةِ الْأَبْلِ وَالْحُدُوثِ الْأَكْمَلِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ النَّيْمِيِّ رَحِمَهُ اللَّهُ

المتوفى ١٣٢٢ هـ

صَحَّحَهُ وَحَقَّقَهُ

مُجَلَّدُ أَشْرِفٍ

فَاضِلُ مَدْرَسَةِ الْعُلُومِ كُوجَرَانَوَالِه وَوَفَاقُ الْمَدَارِسِ الْعَرَبِيَّةِ بِپَاكِسْتَان

مَكْتَبَةُ حُسَيْنِيَّةٍ

قَذَافِي رُودُ، كَرَجَاكِه، كُوجَرَانَوَالِه